اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.zubinovelszone.in

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسپپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WhatsApp Channel Link

Channel Join Now

باکس میں موجود ناولز یا کیٹیگری والے ناولز پڑھنے کے لئے ناول نام یا کیٹیگری نام پر کلک کریں

Famous Youtube Novels

Novel Name : Yaar E Sitamgar

Lams E Junoon By Zoya Ali Shah

Dedar E Yaar By Gumnam Larki

Shehr E Dil Novel By Kitab Chehra

Wajib E Ishq Novel By Gumnam Larki

Dastane Rooh E Basil By Saleha Iqbal

Yaar Yaaron Se Ho Na Juda Novel Season 3

Qarar E Mann Romantic Novel By Zara Hayat

Atish E Ishq An American Monster By Saleha Iqbal

Novels Categories

Web Special

Short Novels

Long Novels

Digest Novels

Romantic Novels

Facebook Novels

Ebook Novels PDF

Youtube Novels PDF

مکمل ناول

پیا میں تیری

حُسن کنول

ZNZ Zubi Novels Zone

نجمہ بنت عبدالرحمان ملک آپ کو محیب ولد اجلال ملک کے نکاح میں "

۔۔۔۔۔۔۔"مولوی صاحب کے اتنے الفاظ سننے کے بعد نجمہ کا ذہن

مفلوج ہو گیا تھا۔۔۔اسے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا۔۔۔

کیسے صرف ایک ہفتے میں اس کی زندگی الٹ پلٹ ہو گئی؟؟۔۔۔

کیسے اس کے سارے خواب چکنا چور ہو گ ئی ے؟؟۔۔۔

کیسے وہ ان ظالموں میں پھنس گ ئی؟؟۔۔۔

اس کی آنکھیں سرخ انگاروں کی مانند لال ہو رہی تھیں۔۔۔جن سے موتی مسلسل بہے جا رہے تھے۔۔۔مگر اس کی ماں کے سوا کوئ ی نہیں تھا جو اس کے آنسو صاف کرتا۔۔۔وہ بھی مجبور کھڑی تھیں۔۔۔

اس کی زندگی کو تباہ ہوتے دیکھ رہی تھیں۔۔۔وہ مجبور خاتون اور کر بھی کیا سکتی تھیں۔۔۔

چلو دولہن صاحبہ۔۔۔"مولوی صاحب اور چند دیگر مہمانوں کے جانے" کے بعد محیب نے سب گھر والوں کے سامنے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے حاکمانہ انداز میں کہا۔۔۔

یہ الفاظ سنتے ہی وہ جو بت بنے بیٹھی تھی۔۔۔۔پوری جان سے کانپ اٹھی۔۔۔۔

میں تمھارے ساتھ نہیں جانے والی۔۔۔ چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔" وہ نازک صفت پوری طاقت سے اس ستم گر سے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

جانا تو تمھیں پڑے گا۔۔۔۔" قطعی انداز میں بھرم سے کہتے ہوئے۔۔۔۔اس نے نجمہ کا ہاتھ کھینچنا شروع کر دیا۔۔۔۔

مام۔۔۔۔بچائیں مجھے۔۔۔۔مجھے نہیں جانا اس گھٹیا انسان کے ساتھ۔۔۔مام۔۔۔۔۔" اس کی چیخوں سے پورا لاونج گونج رہا تھا۔۔۔۔

جانا تو پڑے گا۔۔۔کیونکے اب میں تمھارا ہسبینڈ ہوں۔۔۔"وہ فاتحانہ" مسکراہٹ چہرے پر سجائے گویا ہوا۔۔۔

محیب کیا مزاق ہے یہ؟؟۔۔۔۔تمھیں اچھی طرح علم ہے یہ شادی اِن" مقاصد کے لیے نہیں ہوئی ی۔۔۔میں اس طوائف کی بیٹی کو کبھی تمھارے کمرے کی زینت بنتے نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔"مبشرہ بیگم نجمہ پر حقارت بھری نظر ڈالتے ہوئے اپنے بیٹے سے مخاطب ہو کر۔۔قطعی انداز میں کہنے لگیں۔۔۔۔

مام یہ باتیں بعد میں کر لیں گے۔۔۔ابھی مجھے میرے کمرے میں جانا" ہے۔۔۔"یہ پہلی بار تھا جب محیب مبشرہ بیگم کی کسی بات پر لاپرواہی کا مظاہرہ کر رہا تھا۔۔۔۔

اس کا جواب مبشرہ بیگم کو سخت حیرت میں ڈال گیا تھا۔۔۔۔۔

"محیب بیٹا۔۔۔ تمھاری بیوی کا حق ہے یہ تو۔۔۔ تم یہ حق اِسے کیسے دے سکتے ہو؟؟۔۔۔ چھوڑ دو اس کا ہاتھ۔۔۔ تمھارے کمرے کی زینت بننے کے قابل نہیں ہے یہ۔۔۔ اسے اتنا بڑا درجہ نہ دو۔۔۔" دادو اب مزید اپنے جان سے پیارے پوتے کے ہاتھ میں نجمہ کا ہاتھ برداشت نہیں کر پا رہی تھیں۔۔۔ وہ نجمہ اور اسکا ہاتھ جدا کرنے کی نیت سے آگے بڑھتے ہوئے بولیں۔۔۔

"دادو یہ شادی آپ ہی لوگوں نے کروائی ہے میری۔۔۔" وہ اپنا غصہ ضبط کر۔۔۔ آواز کو باقدرے نارمل رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

ڈیڈ پلیز سمجھائی یں ان سب کو۔۔۔۔۔آپ بخوبی جانتے ہیں مجھے یہ" خواہمخواہ کے تماشے پسند نہیں ہیں۔۔۔۔"اس کی آواز دھیمی تھی مگر لہجہ برف سے زیادہ سرد۔۔۔۔۔

محیب اجلال ملک اپنے فیصلوں میں کسی کا دخل برداشت نہیں" کرتا۔۔۔۔"وہ ایک نگاہ لاونج میں موجود تمام لوگوں پر ڈالتے ہوئے۔۔۔سخت لہجے میں اعلانیہ کہ کر۔۔۔نجمہ کا نازک ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے سیڑھیوں کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔۔۔میں نے کہا چھوڑو۔۔۔۔۔مام بچائی یں۔۔۔۔"وہ" اپنی پوری جان لگا کر اس ظالم کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

اس کے ہاتھوں کی کچھ لال چوڑیاں اس احتجاج میں ٹوٹ کر زمین پر بکھر رہی تھیں۔۔۔تو کچھ اس کے خوبصورت ہاتھوں کو زخمی کر رہی تھیں۔۔۔۔

بہت ہو گیا۔۔۔" وہ غصے سے جز بز ہو کر کہتا ہوا رکا۔۔۔۔"

اگلے ہی لمحے اسنے جھک کر نجمہ کو اپنے کندھے پر بوری کی طرح اٹھالیا۔۔۔۔

اس بے بس لڑکی کی چیخیں پورے گھر میں گونج رہی تھیں۔۔۔مگر اس کی مدد کرنے والا کوئی ی نہ تھا۔۔۔۔۔

💞*****--#Husny_Kanwal----*****💞

-:ایک ہفتہ پہلے

"ایک ہفتے کی تو بات ہے۔۔۔۔پھر میں واپس آجاؤں گی۔۔۔پھر شادی کی ساری شاپنگ ایک ساتھ کریں گے۔۔۔۔"نجمہ نے مسکراتے ہوئے زارون کو دیکھ کہا۔۔۔۔

"اس یار۔۔۔مجھے ابھی بھی تمھارا وہاں اکیلے جانا ٹھیک نہیں لگ رہا۔۔۔۔خوبرو نوجوان کے چہرے پر پریشانی و خوف کے اثار نمایا تھے۔۔۔۔اس کے لہجے میں فکر کا عنصر جھلک رہا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے۔۔دیوار سے ٹیک لگائے۔۔۔۔نجمہ کو سوٹ کیس تیار کرتا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔۔

او۔ہو۔۔۔اتنا پریشان کیوں ہو رہے ہو؟؟۔۔۔۔مام کی کال آئی ی تھی دو'' ہفتوں پہلے۔۔۔۔بہت مس کر رہی ہیں مجھے۔۔۔۔۔ساتھ ساتھ بہت اصرار کر رہی تھیں کے میں پاکستان واپس آؤں۔۔۔کم از کم اپنے کزن کی شادی میں شرکت ہی کر لوں۔۔۔ایک وقت میں نے انھیں ٹالنے کی سوچا بھی۔۔۔اور ٹال بھی دیا تھا۔۔۔مگر پھر کل رات بڑے ابو کی کال آئی ی۔۔۔انھوں نے بھی بہت اصرار کیا۔۔۔۔۔۔میں تو ابھی تک اسی شاکڈ میں ہوں کے بڑے ابو نے خود مجھ سے کہا کے بیٹا اپنے بھائی ی کی شادی میں شرکت نہیں کرؤ گی؟؟؟۔۔۔۔یقین مانو اس لمحے مجھے لگا میں رو دوں گی۔۔۔۔انھوں نے زندگی میں پہلی بار مجھ سے اتنی اچھی طرح بات کی ہے۔۔۔۔میں انھیں منع نہیں کر سکی۔۔۔۔۔۔ویسے بھی اب بہت سال گزر چکے ہیں۔۔۔'' نجمہ نے اسکی جانب دیکھتے ہوئے۔۔۔مسکرا کر کہا۔۔۔۔

وہ دل کی صاف تھی۔۔۔شاید اس لیے اسے دوسری جانب بھی سب اچھا ہی نظر آرہا تھا۔۔۔۔

مجھے پتا نہیں کیوں۔۔۔۔ٹھیک نہیں لگ رہا تمھارا وہاں اکیلے" جانا۔۔۔میری مانو۔۔۔مجھے ساتھ لے چلو۔۔"وہ کافی زور دیتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔۔تمھیں وہاں اپنے ساتھ لے جانا ابھی ٹھیک نہیں" ہو گا۔۔۔۔میں نے مام سے ابھی تک تمھارے بارے میں بات نہیں کی ہے۔۔۔۔پہلے میں وہاں جا کر حالات کا جائزہ لوں گی۔۔۔پھر مام سے بات کرنے کے بعد تمھیں ان سے ملنے کے لئے کسی ریسٹورنٹ میں بلا لوں گی۔۔۔۔میں نہیں چاہتی تم ملک مینشن آؤ۔۔۔۔"پرانی تلخ یادوں نے

جیسے اسے گہر لیا تھا۔۔۔وہ آخری جملہ خاصہ مفاہمانہ انداز میں منہ بسورتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔۔

زارون سمجھتا تھا اسے۔۔۔۔اس لیے مزید کوئی ی بحث نہ کی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔میں انتظار کرؤں گا۔۔۔" وہ اداس لہجے میں " اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

ویسے ایک ہفتے میں کتنے دن ہوتے ہیں؟؟" وہ بیڈ پر آکر بیٹھتے " ہوئے۔۔۔۔معصومیت چہرے پر سجائے۔۔۔۔نجمہ کو دیکھ استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

سات دن۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے۔۔۔اس کا اداس چہرہ" دیکھ۔۔۔جواب دہ ہوئی ی۔۔۔۔۔

سات دن۔۔۔افففف۔۔۔۔میرے اللہ۔۔۔میں کیسے رہوں گا یار" ؟؟۔۔۔یہ تو بہت زیادہ ہیں۔۔۔پھر ہماری شادی کی بھی ابھی تیاری نا مکمل ہے۔۔۔کیوں ناں تم صرف تین دنوں کے ل ئی ے چلی جاؤ۔۔۔۔"اس کی آنکھوں میں چمک ابھری تھی یہ آئی یڈیا دیتے ہوئے۔۔۔

زارون۔۔۔ایک ہفتے کی ہی تو بات ہے۔۔۔دیکھنا یوں گزر جائی یں" گے۔۔۔ویسے بھی تم کون سہ روز میرے اپار ٹمنٹ کے چکر لگاتے ہو؟؟۔۔۔۔۔"وہ کپڑے ہینگر سے نکال۔۔۔سوٹ کیس میں سلیقے سے رکھتے ہوئے۔۔۔اسکی جانب دیکھ کر شکوتا گویا ہوئی ی۔۔۔۔۔

تو کیا؟؟۔۔۔ہر تین چار گھنٹے بعد کال تو کرتا ہوناں۔۔۔"وہ خاصہ جتاتے" ہوئے جوابِ شکوہ دینے لگا۔۔۔۔

جسے سن۔۔۔وہ مسکرادی۔۔۔

اچھا انکل کو یاد سے بتادینا۔۔۔میں جلدی میں انھیں تو بتانا ہی بھول" گئی۔۔۔۔"نجمہ کو کپڑے نکالتے وقت اچانک زارون کے والد کی یاد آئی۔۔۔جس پر اسنے تیزی اپنے سامنے موجود خوبرو نوجوان کو دیکھ کہا۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔ویسے تمھیں ڈیڈ سے بات کرنی چاہیے تھی۔۔اتنا بڑا فیصلہ" لینے سے پہلے۔۔۔۔۔"وہ آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے۔۔۔مشورتاً گویا ہوا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔پر۔۔۔مجھے یقین ہے انکل مجھے میرے فیصلے خود کرنے دیں" گے۔۔۔ جیسے آج تک کرنے دیے۔۔۔۔۔وہ مجھے تمھاری طرح روکنے کی کوشش نہیں کریں گے۔۔۔" وہ بڑی بڑی آنکھیں دیکھاتے ہوئے ۔۔۔۔ تیزی سے بولی۔۔۔۔

اچھا بھ ئی ی۔۔۔ نہیں کر رہا تمھیں روکنے کی کوشش۔۔۔۔ مگر پلیز" یار۔۔۔ مجھ سے وہاں جانے کے بعد مکمل رابطے میں رہنا۔۔۔۔" وہ منتی انداز میں کہنے لگا۔۔۔۔

جس پر وہ مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔"اوکے باس۔۔۔"

ہم باس کہاں۔۔۔باس تو آپ ہیں میڈم۔۔۔۔"وہ شکوتاً منہ بسور کر کہنے"
"لگا۔۔۔۔"اگر ہم ہوتے تو اس وقت آپ یہ پیکنگ نہ کر رہی ہوتیں۔۔۔

اچھا جانے سے قبل۔۔۔اپنے ہاتھ کی بریانی ہی کھلا دو۔۔۔۔ایک ہفتے تک"
ورنہ ترسنا پڑے گا مجھ غریب کو۔۔۔۔"وہ بھولا سہ چہرہ
بنائے۔۔۔۔فرمائش کرنے لگا۔۔۔۔

اب میں جانے کی پیکنگ کروں یا تمھارے لیے بریانی بناؤں؟؟"وہ ایک"
ہاتھ کمر پر ٹکا کر۔۔۔۔منہ بگاڑتے ہوئے بولی۔۔۔۔

یار بنا دو ناں۔۔۔بہت دل چاہ رہا ہے۔۔۔۔"اس نے لچک دار انداز میں"
اپنی فرمائش پر زور دیا۔۔۔۔

اچھا اچھا۔۔۔اب اتنا کیوٹ فیس مت بناؤ۔۔۔بناتی ہوں"

ابھی۔۔۔"بہت محبت تھی اسے زارون سے۔۔۔اور کیو نکر نہ

ہوتی۔۔۔۔وہ پوری دنیا میں جازع کے بعد اس کا واحد دوست تھا۔۔۔۔۔

جازع کے بعد۔۔۔۔آج تک اس نے ایک ہی دوست بنایا تھا اور وہ تھا

زارون۔۔۔۔

اس کا سکھ دکھ کا ساتھی۔۔۔۔

زارون کے سامنے نجمہ کی پوری زندگی کھلی کتاب کی مانند تھی۔۔۔۔شاید

یہی سبب تھا کے وہ بالکل فری ہو کر اس سے اپنی ہر بات شئی رکر لیتی

تھی۔۔۔۔

زارون اس کی فیلنگس کو سمجھتا تھا اور یہی بات اسے نجمہ کی زندگی میں اولین درجے پر رکھتی تھی۔۔۔۔۔

****____******

کیا بریانی بنائی ہے یار۔۔۔دل چاہ رہا ہے ہاتھ چوم لوں" تمھارے۔۔۔۔" وہ پہلا لقمہ کھاتے ہی نجمہ کا ہاتھ پکڑ۔۔۔چومنے کی نیت سے اپنے ہونٹوں کے نزدیک لے جاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

زارون۔۔۔"اس نے احتجاجاً اپنی آنکھیں بڑے کرتے ہوئے۔۔۔اسے" گھورا۔۔۔۔

اُس شرارتی لڑکے کی آنکھوں میں شوخی مچل رہی تھی۔۔۔جسے نجمہ نے پڑھ لیا تھا۔۔۔

اچھا بھئی ی۔۔۔"وہ ہاتھ آہستگی سے نیچے کی جانب کرتے" ہوئے۔۔۔منہ بسور کہنے لگا۔۔۔۔

ہاتھ تو چھوڑو۔۔۔"وہ اپنا ہاتھ چھڑانے کی ہلکی سی کوشش کرتے ہوئے" کہنے لگی۔۔۔۔

مجھے بھی کھانا کھانا ہے۔۔۔"زارون نے اسکی بات کو مکمل اگنور کرتے" ہوئے۔۔۔اس کا ہاتھ تھامے رکھا۔۔۔اور دوسرے ہاتھ سے چمچے میں چاول بھر کر منہ میں ڈالے۔۔۔۔۔جس پر نجمہ نرمی سے احتجاجا کہنے لگی۔۔۔۔

تو کھالو۔۔۔میں نے روکا تھوڑی ہے۔۔۔سیدھا ہاتھ فری ہے" تمھارا۔۔۔"وہ ہاتھ چھوڑنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔

شادی کے بعد بھی ایسے ہی ہاتھ پکڑ کر کھانا کھانا۔۔۔پھر مانو گی کے محبت" کرتے ہو مجھ سے۔۔۔"وہ چیلنج دینے والے انداز میں۔۔۔شرارت بھری نگاہیں اس کے وجود پر ڈالے بولی۔۔۔

صرف ہاتھ؟؟۔۔۔"وہ ذو معنی انداز میں کہ کر۔۔اسکے حسین سراپے" کو تکنے لگا۔۔۔

جس پر وہ جھیپ کر نظریں جھکا گ ئی تھی۔۔۔

افف۔۔۔ایسے نہ شرمایا کرؤ۔۔۔۔میرے دل پر بجلیاں گراتا ہے تمھارا" یوں شرمانا۔۔۔"وہ فدا فدا نظروں سے اسے تکتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

تم کھانا کھاؤ۔۔۔"اس کے گال گلابی گلابی سے ہو گئے" تھے۔۔۔۔مزید اس کی رومانی نظریں اپنے وجود پر برداشت کرنا اب مشکل ہو رہا تھا۔۔۔ بڑی ہمت جمع کر۔۔۔۔۔۔۔شرمیلی سی مسکراہٹ اپنے چہرے پر سجائے اسے ٹوکا۔۔۔۔

جس پر وہ مسکراتے ہوئے۔۔۔اس دلفریب دلربا کا شرمیلا سراپا اپنی آنکھوں میں بسانے لگا۔۔۔۔

کل ائی یر پورٹ کتنے بجے جاؤ گی۔۔۔مجھے بتادو۔۔۔"نجمہ کھانے کا" سامان سمیٹ رہی تھی کھڑے ہو کر۔۔۔۔تو زارون نے پانی کا گلاس منہ سے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

"میں دو بجے تک جاؤں گی۔۔۔مگر تمھیں ضرورت نہیں ہے آفس چھوڑ کر آنے کی۔۔۔میں خود چلی جاؤں گی۔۔۔ویسے بھی ائی یر پورٹ پر محیب ہو گا۔۔۔۔"

محیب کا نام سن۔۔۔زارون پانی پیتے پیتے رکا۔۔۔۔

محیب؟؟۔۔۔۔"اس کے چہرے پر الجھاپن نمایا تھا۔۔۔"

ہاں۔۔۔بڑے ابو نے کہا ہے کے محیب کسی اپنے کام کے سلسلے میں" کیلفورنیا آیا ہوا ہے۔۔۔۔تو میں اس کے ساتھ ہی واپس پاکستان آجاؤں۔ ۔۔۔۔وہ ائی یر پورٹ پر ملے گا مجھے۔۔۔۔"نجمہ نے لاپرواہی سے برتن دھوتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔

اتنے مہربان کیوں ہو رہے ہیں یہ لوگ؟؟؟"زارون فورا ابرو" اچکا کر۔۔۔۔مشکوک انداز میں کہنے لگا۔۔۔۔

نجمہ کچن میں کھڑی برتن دھو رہی تھی۔۔۔۔جب زارون اس کے پیچھے آکر کھڑا ہوا۔۔۔۔

وہ کام سے آیا ہوا ہے۔۔۔خاص طور پر مجھے لینے نہیں آیا۔۔۔تو پھر" مہربانی کیسی؟؟؟" نجمہ نے زارون کی جانب مڑ کر۔۔۔ مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

مگر میں پھر بھی تمھیں ائی یر پورٹ چھوڑنے آؤں گا۔۔۔"زارون نے" قطعی انداز میں کہا۔۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔کہاناں میں نے۔۔۔پاکستان سے واپس" آنے کے بعد مجھے بہت ساری شاپنگ کرنی ہے ہماری شادی کی۔۔۔۔۔جو میں تمھارے ساتھ کرنا چاہتی ہوں۔۔۔پھر تمھارا وہ سڑیل باس چھٹی نہیں دے گا۔۔۔اس لیے ابھی چھٹی لینے کی سوچنا بھی مت۔۔۔"وہ حاکمانہ انداز میں اسے دیکھ کہنے لگی۔۔۔

جس پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔۔

تم؟؟۔۔۔"وہ ابھی سامان لے کر گھر سے نکلی ہی تھی کے سامنے زارون" کو کھڑا دیکھ چونکی۔۔۔۔

ہاں میں۔۔۔کیوں؟؟۔۔۔کسی اور کا انتظار تھا آپ کو؟؟"وہ ابرو اچکاتے" ہوئے۔۔۔۔تفتیشی افسران کی طرح پوچھنے لگا۔۔۔۔

زیادہ اسمارٹ مت بنو۔۔۔۔یہ بتاؤ۔۔۔آفس سے چھٹی کیوں لی" ؟؟۔۔۔منع کیا تھا میں نے"وہ جانتی تھی اس طرح سوالات پوچھ کر وہ اپنی غلطی کور کر رہا ہے۔۔۔جس کے سبب وہ برہم انداز میں دونوں ہاتھ فولٹ کرتے ہوئے۔۔۔استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

یار۔۔۔مجھ سے رہا نہیں گیا۔۔۔" وہ دنیا جہاں کی معصومیت چہرے پر" سجائے گویا ہوا۔۔۔

مقابل کی آنکھوں میں محبت جھلک رہی تھی۔۔۔وہ کیسے نظر انداز کر دیتی اپنی خفگی میں۔۔۔۔اس لیے مزید کوئی ی بحث نہ کی۔۔۔وہ جانتی تھی بہت مشکل ہونے والا یہ ایک ہفتہ۔۔۔۔

اس سے بات کیے بغیر ایک دن گزارنا مشکل ہے۔۔۔۔پھر یہاں تو بات پورے ایک ہفتے کی تھی۔۔۔

وہ خود بھی خوشی و غمی کی ملی جھلی کیفیت سے دوچار تھی۔۔۔۔

خوشی کے اتنے سالوں بعد اپنی ماں اور خاندان والوں سے ملے گی۔۔۔۔۔

غم فقط اتنا۔۔۔کے سامنے کھڑے اس خوبرو نوجوان کو ایک ہفتے تک دیکھ نہیں سکے گی۔۔۔۔

کیا ہوا؟؟۔۔۔۔کچھ زیادہ ہی خوبصورت لگ رہا ہوں کیا آج؟؟؟" وہ اس" کی آنکھوں میں ابھرتی محبت کو بھاپ گیا تھا۔۔۔اس لیے شوخی سے۔۔۔اس کے قریب آکر استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

بند رلگ رہے ہو پورے۔۔۔"اس کی شوخ نگاہیں پڑھتے ہی۔۔۔وہ تیزی" سے اپنے چہرے کے تاثرات بدل گ ئی تھی۔۔۔۔منہ بسور کر کہتی ہوئی ی۔۔۔اپنے چہرے پر آنے والی آوارالٹ کو پھونک مار کر۔۔۔اک ادا سے اتراتے ہوئے۔۔۔۔برابر سے گزر کر لفٹ کی جانب بڑھنے لگی۔۔۔۔

وہ اس کی انھی دلفریب ادائوں پر ہی تو اپنی جان وارتا تھا۔۔۔۔

مسکراتے ہوئے۔۔۔ سر جھٹک کر۔۔۔۔ سوٹ کیس کا ہینڈل پکڑ کر کھینچنے لگا۔۔۔۔

پورے راستے۔۔۔ بس اسکے وجود کو ہی دیوانوں کی طرح تکتا رہا۔۔۔۔

چلو اپنا خیال رکھنا۔۔۔۔ پتا نہیں کیوں یار۔۔۔ میرا دل ابھی بھی مطمئن نہیں ہے تمھیں وہاں بھیجنے پر۔۔۔" وہ ائی ریپورٹ کے ویٹنگ روم میں اس کا ہاتھ پکڑ کر فکر مند لہجے میں کہنے لگا۔۔۔۔۔

پتا نہیں کیوں۔۔۔ مگر دل تو نجمہ کا بھی بہت اداس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔

ایک انجان سہ خطرہ محسوس کرر ہی تھی وہ۔۔۔۔مگر زارون سے اس کا ذکر نہ کیا۔۔۔۔

کیونکے وہ واقف تھی پھر زارون جانے نہیں دے گا۔۔۔چاہے وہ کتنی ہی ضد کرلے۔۔۔۔

"ارے بابا۔۔۔۔پھر شروع مت ہو جانا۔۔۔۔۔مسکراتے ہوئے وادع دو مجھے۔۔۔تاکے مسکراتی ہوئی ہی تمھیں واپس اسی ائی یر پورٹ پر ایک ہفتے بعد ملوں۔۔۔۔"وہ بڑی محبت سے زارون سے وداع لینے لگی۔۔۔۔۔

"ویسے وہ محیب کہاں ہے؟؟۔۔۔"زارون پورے روم میں نظر دوڑاتے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔۔اگر وہ نہ آئے تو ہی اچھا ہے۔۔۔میں اکیلے زیادہ کمفرٹیبل" فیل کرؤں گی۔۔۔۔"نجمہ نے بے نیازی سے کہا۔۔۔۔۔۔

چلو اللہ حافظ۔۔۔"زارون نے مسکراتے ہوئے وداع لی۔۔۔۔"

دل نہیں چاہ رہا تھا اس کا ہاتھ چھوڑنے کا۔۔۔۔

وہ دو تین ثانیوں کے لیے اسکے حسین سراپے کو آنکھوں میں خاموش کھڑا بساتا رہا۔۔۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔"اس کی نگاہوں کی تپش نجمہ کو جھپنے پر مجبور کر رہی" تھی۔۔۔۔وہ نظریں جھکائے۔۔۔ مسکراتے ہوئے ٹوکنے لگی۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔اپنا خیال رکھنا۔۔۔۔یاد رکھنا میری نجمہ تمھارے پاس" امانت ہے۔۔۔۔"اس کے الفاظ اسکے دل کی سچی محبت کی ترجمانی کر رہے تھے۔۔۔۔۔بتا رہے تھے کتنی الفت ہے اسے۔۔۔۔۔

وہ اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔

اللہ حافظ۔۔۔اپنا بھی بہت خیال رکھنا۔۔۔۔اور میرے پیچھے کلب جانے" کی سوچنا بھی مت۔۔۔۔ مسٹر زارون یاد رکھیے گا۔۔۔۔۔میں نے اپنے جاسوس آپ کے پیچھے سے ہٹائی یں نہیں ہیں ابھی۔۔۔۔"وہ خاصہ جتاتے ہوئے۔۔۔تنبیہہ کرنے لگی۔۔۔۔

جی جی یاد ہے مجھے۔۔۔ویسے بھی وہ دونوں مجھے اپنے کم اور تمھارے" والدین زیادہ لگتے ہیں۔۔" وہ منہ بگاڑتے ہوئے۔۔۔خود پر مظلومیت ظاہر کرتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

جس پر وہ مسکرانے لگی۔۔۔۔

اس کا آہستگی سے ہاتھ چھوڑنا۔۔۔جیسے نجمہ کی آنکھوں میں ہی رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

اسے جاتا دیکھ آنکھوں میں نمی اتر آئی ی۔۔۔۔یہ پہلی بار تھا جب وہ اس سے دور جا رہی تھی۔۔۔

_____***

وہ کانوں پر ہینڈ فری۔۔۔اور نظریں سیل پر جمائے دنیا سے لاپرواہ۔۔اپنی ہی دھن میں مگن تھی۔۔۔کے اچانک اسے اپنے پاس رکھے سفید رنگ کے صوفے پر کوئی ی بیٹھتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔اس نے نظر تیزی سے اس شخص کی جانب اٹھائی ی۔۔۔

سفید سوہٹر پر بلیک رنگ کا کوٹ اور جنیز پہنے ایک نہایت وجیہہ مرد اس کی نگاہ کے سامنے پُر وقار انداز میں بیٹھا ہوا نظر آیا۔۔۔

وہ محیب تھا یہ نجمہ نے پہلی ہی نگاہ اس پر ڈالتے ہی جان لیا تھا۔۔۔۔

اسے اتنے سالوں بعد پہلی ہی نظر میں پہچان لینے کی وجہ اس کی خوبصورتی نہیں تھی۔۔۔بلکے اس کی سیدھی ابرو پر لگا وہ کٹ کا نشان تھا جو بچپن میں اسنے ہی دیا تھا۔۔۔۔

وہ نشان اسے اپنی سالوں پرانی فتح یاد دلا گیا تھا۔۔۔جس پر وہ آج بھی دل ہی دل خوش ہوئی ی تھی۔۔۔۔

وہ الگ بات تھی یہی فتح۔۔۔اتنے سالوں سے اسکی ماں سے جدائی ی کا سبب بنی تھی۔۔۔۔

پہلی ہی نگاہ میں نجمہ نے اسے دیکھ۔۔دل ہی دل اعتراف کیا تھا کے کمبخت بڑا ہی حسین ہے۔۔۔۔

اس کی نگاہوں کی تپش نے محیب کو آگاہ کیا کے مقابل اسے ستائی شی نگاہوں سے تک رہی ہے۔۔۔۔

جس پر اس نے ایک بے نیازی سی نگاہ سامنے بیٹھی خوبصورت لڑکی پر ڈالی۔۔۔۔جو سفید رنگ کی شرٹ اور بلیک جینز میں ملبوس تھی۔۔۔۔اس کی گھنی سیاہ زلفیں کمر کو مکمل ڈھانکے ہوئے تھیں۔۔۔کانوں میں ہینڈ فری لگائے۔۔۔وہ اسکی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

دودھیائی رنگت پر۔۔۔لائٹ پنک میک۔اپ کیے وہ کسی پری سے کم معلوم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

"میری کافی اب تک کیوں نہیں آئی؟؟" وہ اپنی سیکرٹری سے متوجہ ہو کر ۔۔۔اپنے مغرور انداز میں استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

سر۔۔۔۔دو منٹ پلیز۔۔۔" نجمہ نے اسکی سیکرٹری کی جانب "
دیکھا۔۔۔۔جو نہایت حسین و جمیل اور مغربی لباس میں ملبوس
تھی۔۔۔۔ محیب کی سیکرٹری لچکدار انداز میں کہ کر وہاں سے تیزی سے چلی
گ ئی۔۔

کمرے میں مکمل خاموشی چھائی ی رہی۔۔۔۔۔

دس سال بعد ملے تھے وہ دونوں کزنز۔۔۔۔ مگر آنکھوں میں دونوں کے ہی
سوائے کدورت کے کوئی ی اور جذبہ نہ تھا۔۔۔۔

محیب اپنے سیل میں کسی سے میسج پر بات کرنے میں مگن تھا۔۔۔۔

ناجانے کیوں اس کی موجودگی ہر پرانے زخم کو تازہ کر رہی تھی۔۔۔۔ جیسے پوری زندگی فلم کی طرح آنکھوں کے سامنے چلنے لگی

میں نجمہ۔۔۔۔۔۔ملک جیسے امیر و کبیر خاندان کی اکلوتی پوتی۔۔۔۔ مگر" مجھے اور میری ماں کو کبھی اس خاندان نے قبول نہیں کیا۔۔۔۔ کیونکے میری ماں ماضی میں ایک ناچ گانا کرنے والی عورت تھی۔۔۔۔۔ میرے مرحوم ڈیڈ کو وہ ایک پارٹی میں ملی تھیں۔۔۔۔ میری مام کبھی بھی ناچ گانے والی نہیں بننا چاہتی تھیں۔۔۔۔ کون سی عورت چاہتی ہے؟؟۔۔۔۔ وہ ایک سائی بان کی تلاش میں تھیں۔۔۔۔ بتایا تھا انھوں نے مجھے۔۔۔۔ کتنی دعائیں کیا کرتی تھیں وہ اس دلدل سے نکلنے کی۔۔۔۔۔ مگر وقت و حالات ان کے مخالف سمت کھڑے تھے۔۔۔۔ وہ چاہ کر بھی ایک مدت تک اس دلدل سے نہ نکل سکیں۔۔۔۔ پھر ایک دن جیسے کوئی ی کرشمہ ہوا۔۔۔۔ ان کی ملاقات میرے ڈیڈ سے ایک رنگین پارٹی میں

ہوئی ی۔۔۔میری مام بہت خوبصورت تھیں۔۔۔اتنی کے نظریں نہیں ٹہر تیں تھیں ان پر۔۔اس رات ان کی پہلی بار بولی لگنی تھی۔۔۔۔ڈیڈ کا دل آگیا ان پر۔۔۔۔۔۔۔۔سب سے اونچی بولی لگا کر انھیں ایک رات کے ل ئی ے خریدا۔۔۔وہ ملک کے امیر و کبیر آدمی اور ایک سیاست دان گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔۔۔۔۔میری مام گندی نہیں تھیں۔۔۔۔بالکل بھی نہیں۔۔۔۔بس مجبور تھیں۔۔۔۔مام بہت ڈر گ ئی یں تھیں۔۔۔۔انھیں زبردستی ڈیڈ کے فارم ہاوس پہنچایا گیا۔۔۔ڈیڈ کے کمرے میں آتے ہی انھوں نے خود کو بچانے کے لیے سائی یڈ ٹیبل پر رکھے لمپ سے ان کے سر پر وار کرنا چاہا۔۔۔۔ڈیڈ کافی پھر تیلے تھے۔۔۔وہ نہ صرف خود کو بچانے میں کامیاب ہوئے بلکے دو تین لمحوں میں ہی انھوں نے مام کو زمین پر زیر کر دیا۔۔۔اس لمحے میری مام بے بسی کے عالم میں چیخ کر کہنے لگیں۔۔۔۔

(میں صرف ناچ گانا کرتی ہوں۔۔۔میں نے کبھی کسی غیر مرد کو خود کو چھونے نہیں دیا۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔اللہ کے واسطے مجھے چھوڑ دیں۔۔۔۔۔یا پھر نکاح کریں۔۔۔۔ورنہ میں یہیں خود کشی کر لوں گی۔۔۔۔ مگر اپنے وجود کو آپ کو حرام طریقے سے چھونے نہیں دوں گی۔۔۔)....ڈیڈ ہکا بکا ہو کر انھیں دیکھنے لگے۔۔۔۔۔ان کی آنکھوں میں سچائی ی تھی۔۔۔۔۔یہ دیکھ وہ ان سے دور ہٹ کر کھڑے ہو گ ئی ے۔۔۔۔۔

کون جانتا تھا کے عبدالرحمان ملک جیسے مرد کو ایک ناچنے والی اتنی اچھی و پاکیزہ لگے گی۔۔۔۔کے وہ اسے نکاح کے مقدس رشتے میں باندھنے کے لیے تیار ہو جائیں گے۔۔۔۔۔

انھوں نے اسی رات فارم ہاوس پر ہی گواہوں کی موجودگی میں میری مام سے نکاح کیا۔۔۔ساتھ ساتھ انھیں زندگی بھر تحفظ دینے کا وعدہ بھی۔۔۔۔۔

میرے ڈیڈ بڑے ہی نڈر قسم کے مرد تھے۔۔۔دوسرے ہی دن میری مام کو ۔۔۔(جو دنیا کی نظر میں ایک ناچنے والی وحشیہ تھی)لے کر ملک مینشن پہنچ گئ ے۔۔۔۔۔

دادا بہت ناراض ہوئے۔۔۔۔دادی نے ان کا نکاح قبول کرنے سے ہی انکار کر دیا۔۔۔۔

ڈیڈ کو گھر سے نکال دیا گیا۔۔۔۔

مگر اس سب کے باوجود انھوں نے مام کا ساتھ نہیں چھوڑا۔۔۔ایک چٹان کی طرح ان کے اور باہری دنیا کے سامنے کھڑے ہو گ ئ ے۔۔۔۔

ایک کمپنی میں جاب کی۔۔۔اور کرائے کے مکان میں رہنے لگے۔۔۔

ان کی زندگی بہت خوشحال گزر رہی تھی۔۔۔

کے پھر ایک دن میرے دادا کے انتقال کی خبر ڈیڈ تک پہنچی۔۔۔۔۔

ڈیڈ مام کو لے کر ان کے جنازے پر گئے۔۔۔۔۔

دادی نے صاف کہا۔۔۔کے انھیں تو ملک مینشن میں آنے دیں گی۔۔۔مگر میری مام کو نہیں۔۔۔۔۔

ڈیڈ اس وقت بہت مجبوری کی حالت میں تھے۔۔۔اپنے باپ کے جنازے کو کندھا دینا چاہتے تھے۔۔۔۔

اس لیے مام کو ڈرائیور کے ساتھ واپس گھر بھیج دیا۔۔۔۔

مام اس وقت پریگننٹ تھیں۔۔۔۔

ڈیڈ ایک ماہ تک واپس نہیں آئے۔۔۔۔۔نہ ہی کوئی ی کانٹیک کیا۔۔۔

مام کے پاس سیل فون نہیں تھا۔۔۔۔

مام بہت پریشان ہو گ ئی یں تھیں۔۔۔۔پیسے بھی ختم ہو رہے تھے۔۔۔۔

اب انھیں یہ خیال ستانے لگا تھا کے ڈیڈ نے انھیں چھوڑ دیا ہے۔۔۔۔

وہ دن رات جائے نماز پر بیٹھی روتی رہتیں۔۔۔۔

بڑی مجبوری کے عالم میں انھوں نے ملک مینشن جانے کی ہمت کی۔۔۔۔

دادی اور بڑی امی نے انھیں ملک مینشن کی دہلیز پار نہیں کرنے دی۔۔۔۔

میری مام دروازے پر ہی چیخ چیخ کر ڈیڈ کا نام پکارنے لگیں۔۔۔۔

تب دادی نے ان پر ایک ہولناک انکشاف کیا۔۔۔۔ جس نے میری مام کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکال دی۔۔۔۔

وہ تھا میرے ڈیڈ کی اچانک موت کا۔۔۔۔۔

مام کو یقین نہیں آیا۔۔۔کے ان پر قیامت آکر گزر گئی۔۔اور انھیں خبر ہی نہ ہوئی ی۔۔۔۔۔۔

ان کا سائی بان اب نہ رہا۔۔۔۔۔

وہ اسی لمحے غش کھا کر گر گئی یں۔۔۔۔

جب آنکھ کھلی تو وہ ایک بڑے سے خوبصورت کمرے کے بیڈ پر تھیں۔۔۔۔

اس کمرے کی دیواروں پر میرے ڈیڈ کی تصویریں لگی تھیں۔۔۔۔ جنھیں دیکھ مام پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔۔۔۔۔

مام کہاں جاتیں؟؟؟۔۔۔۔مکان کا کرایہ تک دینے کے پیسے نہیں تھے ان کے پاس۔۔۔۔۔

انھوں نے میری دادی(رقیہ بیگم)کے پاؤں میں گر کر ملک مینشن میں رہنے کی بھیک مانگی۔۔۔۔۔

مام کو خوش فہمی ہوئی ی کے اس بوڑھی خاتون کو ان پر ترس آگیا۔۔۔۔جبکے اصل میں تو انھیں موقع مل گیا تھا اپنی ساری بھڑاس نکالنے کا۔۔۔۔۔

وہ پریگننٹسی کی حالت میں بھی میری مام سے نوکرانیوں کی طرح کام لیتیں۔۔۔۔

اور صرف وہی کیوں۔۔۔۔ملک مینشن کے تمام ہی افراد میری مام کو ایک نوکرانی کی طرح ٹریٹ کرتے۔۔۔۔۔

جس پر وہ بیچاری کچھ نہ کہتیں۔۔۔صرف رات میں بیٹھ کر روتی رہتیں۔۔۔۔

پھر میں پیدا ہوئی ی۔۔۔۔۔

میری اور محیب کی دشمنی اسی دن سے شروع ہوئی ی۔۔۔۔

وہ مجھ سے پورے دس سال بڑا تھا۔۔۔۔

میں نہیں جانتی کیوں۔۔۔ مگر محیب مجھ سے سخت نفرت کرتا تھا۔۔۔اور باقی گھر کے افراد بھی۔۔۔۔۔ سوائے جازع کے۔۔۔۔۔

محیب "اور" جازع "میرے بڑے ابو کے بیٹے۔۔۔۔"

دونوں بھائی ی۔۔۔ مگر مزاج میں زمین و آسمان کا فرق۔۔۔۔۔

جہاں محیب میری مام کو ناچنے والی کہ کر بلاتا تھا۔۔۔وہیں جازع انھیں بہت تمیز سے چاچی کہ کر مخاطب کرتا۔۔۔۔

محیب کی سالگرہ کا دن تھا۔۔۔وہ پورے انیس سال کا ہو گیا تھا۔۔۔اور میں نو۔۔۔۔ عجیب اتفاق ہے لیکن ہم دونوں ہی 23 اگست کو پیدا

ہوئے۔۔۔مام نے بڑی محبت سے محیب کے لیے کیک تیار کیا۔۔۔۔اور اسی کیک کے بچے ہوئے سامان سے میرے لیے بھی ایک چھوٹا کیک بنا دیا۔۔۔۔

وہ رات مجھے آج بھی اپنی آنکھوں کے سامنے گھومتی ہوئی نظر آتی ہے۔۔۔۔

جب محیب نے میری مام کا بنایا ہوا کیک سارے مہمانوں کے سامنے اٹھا کر زمین پر پھینک دیا۔۔۔اور سب کے سامنے انھیں وحشیہ کہ کر ذلیل کرنے لگا۔۔۔۔

میرے تن بدن میں آگ لگ گ ئی تھی۔۔۔مجھ سے برداشت نہیں ہوا۔۔۔اس کا میری مام کو پوری بھری محفل میں ذلیل کرنا۔۔۔۔

جبکے کوئی ی معقول وجہ بھی نہیں تھی اُس کی اِس ذلیل حرکت کی۔۔۔۔

پھر کیا تھا۔۔۔آخر ہوں تو میں بھی ملک ہی ناں۔۔۔۔رگوں میں تو میرے بھی انہی کا خون دوڑتا ہے۔۔۔۔

میں کچن میں گ ئی۔۔۔وہاں مجھے قینچی رکھی نظر آئی۔۔۔میں اٹھا کر باہر لان میں آئی ی۔۔۔۔

میرا حملہ اس قدر اچانک تھا کہ وہ خود کو بچا نہیں سکا۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

میں نے پوری کوشش کی تھی قینچی اس کے سر کے آر پار کر دوں۔۔۔اسی نیت سے میں نے وہ قینچی۔۔۔اپنی پوری طاقت کے ساتھ اس کے سر پر دے ماری۔۔۔۔

دیکھنے والوں کیلئے یقین کرنا مشکل تھا۔۔۔کے ایک نو سالہ بچی ایک انیس سالہ لڑکے پر قاتلانہ حملہ کر رہی ہے۔۔۔

محیب اسی وقت زمین پر گر گیا۔۔۔اور اس کے سر سے خون کے فوارے نکلنے لگے۔۔۔۔

مجھے یقین جانیں ذرا بھی افسوس نہیں تھا اپنے اس عمل پر۔۔۔۔

مجھے فوراہی بڑے ابو نے ایک زوردار تھپڑ مارا۔۔۔۔

جس سے میں زمین بوس ہوئی ی۔۔۔۔

مجھے میری مام نے جلدی سے آکر زمین سے اٹھایا۔۔۔۔

تب میں نے پوری ملک فیملی کو پاگلوں کی طرح روتے دیکھا۔۔۔۔

میرے دل کو سکون مل رہا تھا وہ منظر دیکھ۔۔۔۔۔

محیب کو میرے سامنے ہی ایمبولینس میں لے جایا گیا۔۔۔۔

میں پُر سکون کھڑی تھی۔۔۔۔

دادی نے آکر میرے چہرے پر طمانچے برسائے۔۔۔مجھے گندی گندی گالیاں دیں۔۔۔۔

لیکن نہ توان کی وہ گالیاں ن ئ ی تھی میرے لیے۔۔۔نہ وہ طمانچے۔۔۔۔

محیب پر قاتلانہ حملہ کرنے پر۔۔۔دادی نے پولیس کو بلوالیا۔۔۔۔

مجھے پولیس کے حوالے کیا جارہا تھا۔۔۔۔

میں بہت ڈرگ ئ تھی۔۔۔میری مام روتے ہوئے دادی کے پاؤں میں گر کر میری طرف سے معافیاں مانگنے لگیں۔۔۔۔۔

دادی تو پتھر دل خاتون تھیں۔۔۔انھیں میری مام کے آنسو کہاں فیصلہ بدلنے پر مجبور کر سکتے تھے۔۔۔۔

لیکن اچانک بڑے ابو ہسپتال سے آئے۔۔۔انھوں نے بتایا محیب اب ٹھیک ہے۔۔۔۔

محیب کی تندرستی کی خبر میرا دل جلا گئی تھی۔۔۔۔

محیب کی سالگرہ میں میرے ڈیڈ کے بچپن کے دوست کی پوری فیملی نے بھی شرکت کی تھی۔۔۔۔

ان کی وائف (عنائی زہ) بہت ہی رحم دل خاتون تھیں۔۔۔۔انھوں نے مجھے دادی کو پولیس کے حوالے نہیں کرنے دیا۔۔۔۔

وہ مجھے اپنے ساتھ امریکہ لے جانا چاہتی تھیں۔۔۔اس ماحول سے بہت دور۔۔۔۔

میری مام کو ملک مینشن میں میرا کوئی ی فیوچر نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

عنائی زہ میڈم اُمریکہ کے ایک کالج کی لیکچرار تھیں۔۔۔۔انھوں نے مام کو مکمل اعتماد میں لیا کے وہ مجھے پڑھا لکھا کر معاشرے کا ایک مفید فرد بنائی یں گی۔۔۔۔

میری مام بہت مجبور تھیں۔۔۔انھیں میرے لیے اس وقت یہی بہتر لگا۔۔۔

کچھ ماہ تک تو میرے لیے بقاعدگی سے پیسے آتے رہے۔۔۔

پھر اچانک پیسے آنا مکمل بند ہو گ ئی ے۔۔۔۔پھر وجہ معلوم کی تو پتا چلا۔۔۔ بڑے ابو نے اپنی بیماری کے سبب سارا بزنس میرے جانی دشمن کے حوالے کر دیا ہے۔۔۔ جس نے بزنس سنبھالتے ہی سب سے پہلے۔۔۔مجھے بھیجے جانے والے پیسے روکے۔۔۔۔

عنائی زہ میڈم نے میری بہت مدد کی۔۔۔ساتھ ساتھ میں نے بھی بہت چھوٹی عمر سے مختلف چھوٹی موٹی جابز کرنا اسٹارٹ کر دیا تھا۔۔۔۔۔

پہلے تو میں عنائی زہ میڈم شفیق انکل اور زارون کے ساتھ ہی ایک اپارٹمنٹ میں رہتی تھی۔۔۔۔

زارون کے میرے دل کے اتنا قریب ہونے کی ایک وجہ شاید۔۔۔اس کا میرے محسن کا بیٹا ہونا ہے۔۔۔۔

عنائی زہ میڈم اور انکل اکثر اپنی جابز کے سلسلے میں پورے پورے دن گھر نہیں آتے تھے۔۔۔تو میں زارون کے ساتھ اکیلے ہی رہا کرتی تھی۔۔۔۔

جب تک میں اسکی اپنے لیے فیلنگس سے انجان تھی۔۔۔۔

میں اس کی پرسنیلٹی کو پسند تو شروع سے ہی کرتی تھی۔۔۔۔مگر منگنی یا شادی کا کبھی تصور نہیں کیا تھا۔۔۔کیونکے میرے نزدیک میں اس قابل نہیں تھی۔۔۔۔

میری پرورش ان کے پیسوں سے ہوئی ی تھی۔۔۔جس کے سبب مجھے بہت کمتری محسوس ہوتی۔۔۔

سالگرہ والے دن زارون نے مجھے سارے فرینڈز اور فیملی th مگر میری 19 کے سامنے پرپوز کیا۔۔۔۔

یہ میرے لیے کسی خوبصورت و حسین خواب سے کم نہیں تھا۔۔۔۔

بہت شاندار سرپرائی زبر تھ ڈے پارٹی ارینج کی تھی زارون نے میرے لیے۔۔۔۔

ساتھ ساتھ مجھے ایک ریٹ رنگ کی لانگ میکسی بھی گفٹ کی۔۔۔جو دیکھنے سے ہی بہت مہنگی معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔۔پر عجیب بندہ ہے۔۔۔۔دینے

کے باوجود مانتا ہی نہیں ہے کے وہ تحفہ اس نے دیا۔۔۔۔ بھلا اس کے علاوہ کون دے سکتا ہے مجھے اتنا خوبصورت و مہنگا تحفہ۔۔۔۔۔۔)۔۔۔۔وہ یادوں کے دریاں میں غوطہ زن تھی۔۔۔۔۔

اپنی انگلی میں زارون کی پہنائی ی انگوٹھی کو بڑی محبت سے دیکھتے ہوئے۔۔۔وہ مسکرا رہی تھی۔۔۔۔

میم۔۔۔۔یہ۔۔۔" نجمہ اس قدر کھوئی ی ہوئی ی تھی کے پیچھے سے " سیکرٹری کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہی۔۔۔۔بغیر یہ دیکھے کے کس نے ہاتھ رکھا ہے۔۔۔۔اس نے چونک کر اپنے کندھے سے اس شخص کا ہاتھ ہٹانے کی نیت سے۔۔۔۔ تیزی سے اپنے ہاتھ سے اس کا ہاتھ جھٹکا۔۔

سیکرٹری کے ہاتھ میں اس کے لیے کافی کا مگ تھا۔۔۔جو اس کے ہاتھ مارنے کے سبب۔۔۔سلپ ہو کر۔۔۔۔محیب کے کپڑوں پر جا گرا۔۔۔۔

اشش۔۔۔"وہ زبان دانتوں میں دبائے تیزی سے کھڑی ہوئی ی۔۔۔۔"

محیب نے مارے صدمے کے اپنے سفید سویٹر کو دیکھا۔۔۔پھر غصیلی نگاہ اٹھا کر سامنے موجود اس سراپا حُسن کو۔۔۔۔جو زبان دانتوں میں دبائے ابھی تک اسے ہکا بکا نگاہوں سے تک رہی تھی۔۔۔۔

گرما گرم کافی اس کے سویٹر سے ہوتے ہوئے اسکے سینے پر جلن مچانے لگی۔۔۔اس نے اپنے ہاتھ سے سویٹر کو پکڑ کر اپنے جسم سے ہلکا سہ دور کیا۔۔۔۔

سوری سوری۔۔۔"نجمہ پھرتی سے رومال اپنی جنیز کی جیب سے نکال" کر۔۔۔اس کے قریب آکر۔۔۔اس کے سینے پر سے کافی صاف کرنے لگی۔۔۔۔

وہ بلاجحک ہی قریب آکر کافی صاف کرنے لگی تھی۔۔۔

واٹ داٹربل ماسٹر۔۔۔۔"محیب نے غصے سے دانت پیستے ہوئے۔۔۔اسے" دیکھ کہا۔۔۔

رومال اسکے خوبصورت ہاتھ سے چھین کر۔۔۔"اپنے گندے ہاتھ دور رکھو مجھ سے۔۔۔"حقارت بھری نگاہ اس کے وجود پر ڈالے۔۔۔کہتے ہوئے۔۔۔تیزی سے کھڑا ہوا۔۔۔۔

گندے ہاتھ؟؟۔۔۔۔دنیا سدھر سکتی ہے۔۔۔پر یہ مینڈک" نہیں۔۔۔۔ بڑا آیا۔۔۔میرے ہاتھوں کو گندا کہنے والا۔۔۔" نجمہ کی ٹھیک ٹھاک تپ گ ئی تھی اس کے الفاظ سن۔۔۔۔وہ دانت پیستی ہوئی ی اپنی جگہ پر واپس بیٹھتے ہوئے۔۔۔منہ بسور بولی۔۔۔۔

****_____*******💞💞💞💞💞

محیب کے سیدھے کان پر بلوٹوتھ رہتا۔۔۔جس پر وہ ہر وقت بزنس کے سلسلے میں مصروف نظر آتا۔۔۔۔۔

افف۔۔۔اندھی ہو کیا؟؟" نجمہ اپنی دھن میں مگن سیڑھیاں چڑھ رہی" تھی۔۔۔کے اچانک سامنے سے محیب سے ٹکرائی ی۔۔۔جس پر وہ بری طرح چڑتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔تم سے نہیں بول رہا۔۔۔ویٹ۔۔۔میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں۔۔۔"سیل کی دوسری جانب موجود شخص نے کچھ کہا۔۔۔جو نجمہ سن نہ سکی۔۔۔۔محیب نے اسے جھنجھلاتے ہوئے جواب دیا اور کال ڈس کنیکٹ کر دی۔۔۔

کہاں؟؟؟۔۔۔گھر کے ملازمین کے کمرے اوپر نہیں ہیں۔۔۔بھول" گ ئی یں کیا؟؟۔۔۔"نجمہ اسے واپس کال پر بات کرتا دیکھ۔۔اوپر کی جانب بڑھنے ہی لگی تھی کے اس نے تیزی سے بازو پکڑ کر روکتے ہوئے طنزیہ استفسار کیا۔۔۔۔

نجمہ کو دیگر مہمانوں کی طرح گیسٹ روم نہیں دیا گیا تھا ملک مینشن میں رہنے کے لیے۔۔۔بلکے اس کے حصے میں وہی چھوٹا سہ کمرہ آیا تھا جہاں وہ

بچپن میں رہا کرتی تھی۔۔۔۔۔مگر وہ ایک ہفتے کے لیے تو آئی ی تھی۔۔۔اس لیے اتنا خاص اسنے اس بات کو اہمیت نہیں دی۔۔۔۔

مجھے یاد ہے محیب اجلال ملک۔۔۔۔۔"اس کا آنکھوں میں آنکھیں ڈال" بے خوف ہو کر نام لینا محیب کے تن بدن میں آگ بھڑکا گیا تھا۔۔۔۔

محیب نے اس کے نازک بازو پر پکڑ مزید مضبوط کی۔۔۔

تمھاری اتنی مجال۔۔۔"وہ جز بز ہو کر۔۔اس کے وجود پر غصیلی نگاہیں" ٹکائے گویا ہوا۔۔۔۔

ہاتھ ہٹاؤ۔۔۔اپنا یہ رعب ودبدبا ان لوگوں کو دیکھاؤ۔۔۔جو تمھارے" پیسوں پر پلتے ہوں۔۔۔اوکے۔۔۔ناؤ پلیز۔۔۔اسکیوزمی۔۔۔"وہ محیب

کی گہری نیلی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔ایک جھٹکے سے اپنا بازو اس کی گرفت سے آزاد کرا کے۔۔اپنے لہجے کو حتی المکان نارمل رکھتے ہوئے ۔۔۔طنزیہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے کہنی لگی۔۔۔۔

وہ اس نازک صفت لڑکی کی جرات پر حیران رہ گیا۔۔۔

اس طرح آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کبھی کسی نے اسکا نام نہیں لیا تھا۔۔۔۔۔

تمھیں نہیں لگتا تمھاری زبان حد سے زیادہ چل رہی ہے؟؟؟" وہ اتراتے ہوئے ابھی ایک قدم بڑھی بھی نہ تھی کے محیب نے اسکا بازو دبوچ کر اپنی جانب موڑا۔۔۔وہ برف کی طرح سرد لہجے میں استفسار کرنے لگا۔۔۔اسکی آنکھیں اسکے غصے کا پتا دے رہی تھیں۔۔۔۔

اور آپ کو نہیں لگتا۔۔آپ کے ہاتھ حد سے زیادہ چل رہے ہیں؟؟"وہ" ترکی پہ ترکی مار رہی تھی۔۔۔اس بار غصے کا جواب غصے میں دیا۔۔۔

آنکھیں اس کی بھی آگ برسا رہی تھیں مقابل پر۔۔۔۔۔

ہاتھ چھوڑیں میرا۔۔۔"وہ اپنا بازو چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے" بولی۔۔۔لیکن اس بار محیب اپنی انا کا مسئلہ بنا بیٹھا تھا۔۔۔

نہ چھوڑوں تو کیا کر لو گی؟؟۔۔۔پھر سے مجھ پر قاتلانہ حملہ کرؤ" گی؟؟"ایک جھٹکے سے اسے اپنے قریب کر۔۔۔اس کی چہرے پر آتی آوارا لٹ کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے۔۔۔زچ کرنے والے انداز میں پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

محیب اجلال ملک بڑی غلط فہمی ہے تمھیں۔۔۔اس بار قاتلانہ حملہ نہیں" کرؤں گی۔۔۔اس بار ڈائی ریکٹ قتل کرؤں گی تمھارا۔۔۔۔"آنکھوں میں جیسے جنون اترا تھا اس لڑکی کے۔۔۔بلا خوف آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر۔۔۔ قطعی انداز میں کہنے لگی۔۔۔

ہیلو۔۔۔"پیچھے سے آنے والی مردانہ و نرم آواز نے ان دونوں کی توجہ اپنی" جانب مبذول کی تھی۔۔۔

جازع۔۔۔"جازع پر پہلی نگاہ پڑتے ہی وہ خوشی سے دو دو فٹ اچھلی" تھی۔۔۔اس کی آنکھیں۔۔۔جو کچھ ثانیوں پہلے آگ برسا رہی تھیں ۔۔۔اس حسین نوجوان کو دیکھتے ہی اب ان میں جگنو جگمگانے لگے۔۔۔

محیب نے جازع کو دیکھ۔۔۔ تیزی سے بازو چھوڑا۔۔۔۔تو وہ خوشی خوشی سیڑھیاں پھیلانگتی ہوئی جازع کے پاس جا پہنچی۔۔۔۔

نجمہ۔۔۔۔واو۔۔۔ کتنی بڑی اور پیاری ہو گئی ہو تم۔۔۔" جازع بھی" بہت خوش ہوا تھا اسے دیکھ۔۔۔۔ تیزی سے اسکے گلے لگ گیا۔۔۔۔۔

جازع کے گلے لگتے ہی نجمہ اور محیب دونوں کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔۔۔

بہت گرم جوشی سے وہ گلے لگا تھا۔۔۔۔

اپنے حصار میں نجمہ کو جکڑے دو تین ثانیوں کے لیے کھڑا رہا۔۔۔۔۔

نجمہ زارون کے علاوہ کسی مرد کو بھی کبھی اپنے اتنے قریب نہیں آنے دیتی تھی۔۔۔جتنا جازع آگیا تھا۔۔۔۔

محیب کی نگاہیں ان دونوں پر ہی ٹکیں تھیں۔۔۔۔

"مجھے نہیں لگتا تھا میں تمھاری زندگی میں اتنی اہمیت رکھتا ہوں کے تم واپس لوٹو گی۔۔۔۔شکریہ۔۔۔بہت بہت شکریہ۔۔۔" وہ مسکرا کر کہتا ہوا اس کے گلے سے ہٹا۔۔۔۔

"ویلکم۔۔۔۔" نجمہ بہت اَنکمفرٹیبل فیل کر رہی تھی۔۔۔نظریں جھکائے ۔۔۔بڑی مشکل سے ہونٹوں پر مسکان سجائے کہا۔۔۔۔۔

آؤ چلو میرے ساتھ۔۔۔میں تمھیں ثوبیہ کی تصویریں دیکھاتا" ہوں۔۔۔" نجمہ بہت چھوٹی تھی جب وہ ملک مینشن سے گ ئی تھی۔۔۔

سوائے جازع کی دی ہوئی ی کچھ اچھی یادوں کے۔۔۔ساری تلخ یادیں ہی بھری تھیں اس کے دامن میں۔۔۔یہی سبب تھا کے جازع کے لیے اس کے دل میں بہت احترام تھا۔۔۔۔

جازع ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ اپنے کمرے کی جانب لے گیا تھا۔۔۔۔

محیب اور جازع کے درمیان کسی بات کو لے کر سخت ناراضگی چل رہی تھی۔۔۔

جازع نے محیب کو مکمل اگنور کیا تھا۔۔۔۔

محیب نے بھی اسکے اگنور کرنے پر کوئی ی خاص توجہ نہ دی۔۔۔کیونکے وہ واقف تھا جازع شدید ناراض اور دکھی ہے۔۔۔۔۔

یہ پہلی بار تھا کے جازع نے اپنی کسی دلی خواہش کا شدت سے اظہار کیا محیب سے۔۔۔اور اس نے صاف انکار کر دیا۔۔۔۔کے اسکی خواہش کبھی پوری نہیں ہو سکتی۔۔۔۔

واو۔۔۔آپ کا کمرہ تو دس سال بعد بھی بالکل نہیں بدلا۔۔۔" نجمہ نے " کمرے میں داخل ہوتے ہی بڑی حیرت و مسرت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔

جازع مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔۔

یاد ہے۔۔۔میں اکثر کھیل کے دوران اسی گلدستے کے پیچھے چھپا کرتی تھی۔۔۔۔" وہ کورنر پر رکھے گلدستے کو دیکھ۔۔۔آنکھوں میں نمی لیے بولی۔۔۔۔۔۔

جازع کے کمرے سے اسکے بچپن کی کچھ حسین یادیں وابستہ تھیں۔۔۔۔

یہ لو۔۔۔" جازع نے اپنی الماری سے ایک پرانی مگر خوبصورت جیکٹ" نکال کر اسکی جانب بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

یہ جیکٹ۔۔۔۔یہ تو۔۔۔" وہ بولتے بولتے رک گ ئی تھی۔۔۔ایک تلخ" و میٹھی یاد کی ملی جھلی کیفیت نے اسے اپنے حصار میں جکڑا۔۔۔۔

یہ بلیک جیکٹ۔۔۔۔مجھے آج بھی اچھی طرح یاد ہے۔۔۔۔اور پھر میں"
اسے بھول بھی کیسے سکتی ہوں۔۔۔۔۔بہت سردی تھی۔۔۔۔۔ملک مینشن
کے ہر کمرے میں ہیٹر کا انتظام تھا سوائے میرے چھوٹے کمرے
کے۔۔۔۔مام ان دنوں بیماری کے سبب ہسپتال میں زیرِ علاج
تھیں۔۔۔میں اکیلی تھی۔۔۔۔مجھے یاد ہے۔۔میں کیسے ٹھٹر رہی
تھی۔۔۔میرے دانت بج رہے تھے۔۔۔۔دو تین کمبل اوڑھنے کے باوجود
میری سردی کم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔اوپر سے مجھے شدید بھوک بھی لگی
ہوئی ی تھی۔۔۔مام گھر پر ہوتیں تو مجھے کبھی بھوکا نہ سونے
دیتیں۔۔۔۔مجھے سردی اور بھوک کے سبب نیند ہی نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔

آخر کار میں نے فیصلہ کیا کچن میں جا کر کچھ کھانے کا۔۔۔۔۔کمرے سے باہر
نکلتے ہی ٹھنڈ کے مارے مجھے اپنے ہاتھ پاؤں سن ہوتے محسوس
ہوئے۔۔۔۔میں اسی حالت میں اپنے وجود میں ہمت جمع کر۔۔۔کچن میں

پہنچی۔۔۔۔وہاں مجھے فریج میں محیب کا چھوڑا ہوا چیس برگر نظر آیا۔۔۔۔ مجھ سے رہا نہیں گیا۔۔۔اور میں نے فریج سے نکال کر ٹھنڈا ہی کھالیا۔۔۔۔گھر کے سارے ملازمین بھی مجھے ایک نوکرانی کی بیٹی کی طرح ٹریٹ کرتے تھے۔۔۔۔جازع اور محیب کو سب ملازمین ماسٹر کہتے جبکے مجھے مس نجمہ۔۔۔۔میں کچن سے برگر کھاتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب تیزی بڑھ رہی تھی کے مجھے جازع لاونج میں صوفے پر بیٹھا نظر آیا۔۔۔۔جازع نے جب مجھے سردی میں سکڑتا ہوا دیکھا۔۔۔۔تو تیزی سے اپنی جیکٹ اتار کر مجھے پہنادی۔۔۔۔۔

(خیال رکھو اپنا۔۔۔جب تک چاچی ہسپتال میں ہیں۔۔)جازع نے مسکرا کر۔۔۔۔میری ہمت بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔

(کہیں جارہے ہیں آپ؟؟)

(ہاں۔۔۔میرا میچ ہے کل اسکول میں۔۔۔اس لیے کوچ نے مجھے بلایا ہے پریکٹس کرنے کے لیے۔۔۔)ہر بار کی طرح نہایت نرمی سے جواب دیا۔۔۔

(اوو۔۔۔اگر آپ باہر جا رہے ہیں۔۔تو آپ یہ واپس پہن لیں۔۔۔ورنہ آپ کو سردی لگ جائے گی۔۔۔)میں نے جیکٹ اتارتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں۔۔نہیں۔۔۔تم پہنی رہو۔۔۔میں کسی ملازم سے کہ کر دوسری منگا (لیتا ہوں اپنے لیے۔۔۔

میں اثبات میں سر ہلاتی ہوئی ی خوشی خوشی جیکٹ کو پہنے اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگی کے اچانک مجھے سامنے سے محیب آتا نظر آیا۔۔۔۔میری جان کا دشمن۔۔۔۔

(تم نے جازع کی جیکٹ کس سے پوچھ کر پہنی ہے؟؟)وہ ہر بار کی طرح مجھ پر چیخنے لگا۔۔۔۔

اس نے جیکٹ مجھ سے چھین لی۔۔۔اور زمین پر پھینکتے ہوئے ملازمہ کو آواز دے کر حاکمانہ انداز میں کہا۔۔۔۔(یہ جیکٹ اس لڑکی نے گندی کر دی ہے۔۔۔۔اسے جلا دو).....

مجھے سمجھ نہیں آیا۔۔۔صرف میرے پہننے سے وہ جیکٹ کیسے گندی ہو گ ئی؟؟۔۔۔اور اگر گندی ہو ہی گ ئی ہے۔۔۔تو پھر مجھے ہی دے دے۔۔۔جلا کیوں رہا ہے وہ ظالم؟؟۔۔۔

(جلوا کیوں رہے ہیں آپ؟؟۔۔۔مجھے دے دیں۔۔۔مجھے ویسے بھی اس کی ضرورت ہے۔۔۔)میں نے منتی انداز میں کہا۔۔۔

(یہ میرے چھوٹے بھائی ی کی جیکٹ ہے۔۔۔تمھاری اوقات نہیں ہے اسے پہننے کی۔۔۔)وہ کہ کر مجھے حقارت بھری نظر سے دیکھتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔۔۔

اس جیکٹ کے چھینے سے کہیں زیادہ اس کی نگاہوں کی حقارت نے اذیت پہنچائی ی تھی میری ننھی سی روح کو۔۔۔"وہ اپنی یادوں میں کھوئی ی

ہوئی ی تھی کے جازع نے اسکی آنکھوں کے آگے چٹکی بجائی ی۔۔۔۔جس پر وہ حواسوں میں لوٹی۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔میں نے ملازمہ سے بعد میں لے لی تھی۔۔۔۔بس تمھیں واپس" دینے کا موقع نہیں ملا۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔۔

یہ آپ اپنے پاس ہی رکھیں۔۔۔۔مجھے اب اس کی ضرورت نہیں" ہے۔۔۔۔۔۔" نجمہ نے جیکٹ لینے سے صاف انکار کر دیا تھا۔۔۔۔کیونکے وہ صرف جیکٹ نہیں تھی۔۔۔اس سے محیب کی حقارت بھری نظریں بھی منسوب تھیں۔۔۔۔اور وہ چھبتی ہوئی ی نظریں۔۔۔اسے آج بھی یاد تھیں۔۔۔۔

وہ تکلیف جو دس سال پہلے اس نے محسوس کی تھی۔۔۔وہ آج بھی ویسی ہی تکلیف محسوس کر رہی تھی۔۔۔

جازع کا منہ لٹک گیا تھا نجمہ کا اتنا صاف انکار سن۔۔۔۔

کیونکے یہ جیکٹ اس نے بڑی مشکل سے محیب سے حاصل کی تھی۔۔۔۔

ویسے بھی میرا قد لمبا ہو گیا ہے۔۔۔۔یہ مجھے اب نہیں آئے گی۔۔۔" جازع کے اداس چہرے کو دیکھ۔۔وہ تیزی سے دل جوئی ی کی نیت سے بولی۔۔۔۔

چلو۔۔۔میں ہی اسے رکھ لیتا ہوں۔۔۔۔" وہ اداسی سے مسکراتے ہوئے۔۔۔جیکٹ لے کر الماری کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

شادی کی تیاریاں اپنے عروج پر تھیں۔۔۔پورا ملک مینشن دولہن کی طرح سجا تھا۔۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں بیٹھی زارون کی کال کا ویٹ کر رہی تھی۔۔۔زارون نے کہا تھا وہ گھر پہنچ کر آرام سے کال کرئے گا۔۔۔۔

"ارے نجمہ اکیلے اپنے کمرے میں کیوں بیٹھی ہو؟؟۔۔۔باہر گارڈن میں چلو۔۔۔سارے مہمان آگ ئے ہیں۔۔۔"اسے کمرے میں تیار ہونے کے باوجود اکیلا بیٹھا دیکھ۔۔عروسہ بیگم مسکراتے ہوئے بولیں۔۔۔۔

"مام۔۔۔مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔"نجمہ کو ابھی تک موقع نہیں مل پایا تھا زارون سے شادی کے متعلق اپنی ماں سے بات کرنے

کا۔۔۔۔وہ جب سے آئی ی تھی اپنی ماں کو نوکرانیوں کی طرح کام کرتا دیکھ رہی تھی۔۔۔جو اسے ناگوار بھی گزر رہا تھا۔۔۔ان کی جانب تیزی سے آکر۔۔۔ہاتھ تھامتے ہوئے بولی۔۔۔۔

ابھی مجھے بہت کام ہیں بچہ۔۔۔بس یہ شادی ہو جائے۔۔پھر ہم آرام سے بیٹھ کر بات کر لیں گے۔۔۔۔۔"وہ بڑی محبت سے جواب دہ ہوئی ی۔۔۔

"مام پلیز چھوڑ دیں اپنی ضد۔۔۔اور میرے ساتھ امریکہ چلیں ہمیشہ کے لیے۔۔۔۔میں بہت محنت کرؤں گی۔۔۔میں آپ کو اپ کے نام کی چھت دلواؤں گی۔۔۔جہاں آپ آرام سے رہ سکیں۔۔۔جہاں آپ کو ملازموں کی طرح کام نہ کرنا پڑے۔۔۔۔م۔۔۔"وہ ابھی روہانسہ لہجے میں بول ہی رہی تھی کے عروسہ بیگم اس کی بات کاٹتے ہوئے۔۔۔۔

نہیں میرا بچہ۔۔۔۔میں نہیں چاہتی میں زندگی بھر تم پر بوجھ بن کر" رہوں۔۔۔مجھے اندازہ ہے تم وہاں پہلے ہی کتنی محنت سے پیسے کما کر اپنی اسٹڈیز اور اپارٹمنٹ کا خرچہ اٹھا رہی ہو۔۔۔۔۔ویسے بھی میں یہاں بہت خوش ہوں۔۔۔۔"

مجھے پتا ہے آپ یہاں کتنا خوش ہیں۔۔" وہ تیزی سے جتاتے ہوئے" بولی۔۔۔۔

مام۔۔۔بس کچھ سال اور۔۔۔میں اپنی اسٹڈی مکمل کر لوں۔۔۔پھر مجھے" یقینا کسی اچھی سی کمپنی میں جاب مل جائے گی۔۔۔۔بس ایک بار میں اپنے پاؤں پر کھڑی ہو جاؤں۔۔۔پھر میں آپ کی ایک نہیں چلنے دوں گی۔۔۔اور آپ کو اپنے ساتھ یہاں سے بہت دور لے جاؤں گی۔۔۔آپ دیکھیے گا۔۔۔۔آپ بھی بڑی امی کی طرح آرام سے اے۔سی والے روم

میں۔۔۔صوفے پر بیٹھ کر۔۔۔ریموٹ ہاتھ میں پکڑے ٹی۔وی دیکھا کریں گی۔۔۔۔اپنے پسند کے اسلامی چینل۔۔۔اور کسی کی ہمت نہیں ہو گی آپ سے ٹی۔وی کا ریموٹ چھیننے کی۔۔۔۔کوئی ی آپ پر آرڈر نہیں چلائے گا۔۔۔۔نہ کوئی ی آپ کو برا بھلا کہے گا۔۔۔۔نہ آپ کو کسی کے گندے کپڑے دھونے پڑئی یں گے۔۔۔نہ کسی کی حقارت بھری نظر برداشت کرنا پڑئے گی۔۔۔۔بس کچھ سال اور۔۔۔۔اور سب بدل جائے گا۔۔۔۔آپ کی یہ بیٹی۔۔۔آپ کو بیٹا بن کر دیکھائے گی۔۔۔۔۔ایسا بیٹا جس پر آپ کو فخر چومتے ہوئے پُر عزم ہو۔۔۔۔" وہ اپنی ماں کا ہاتھ نہایت احترام و محبت سے انداز میں گویا ہوئی ی۔۔۔

"خدا تمھیں بہت کامیابی دے۔۔۔۔۔مگر میرا بچہ میں نے اپنی زندگی جیسے تیسے گزار لی ہے۔۔۔مجھے اب صرف تمھاری فکر ہے۔۔۔۔بس ایک بار جازع کی شادی کی تقریبات سے فارغ ہو جائی یں سب۔۔۔۔پھر میں

تمھاری دادی اور بڑے ابو سے تمھاری کسی اچھی جگہ رشتے کی بات کرتی ہوں۔۔۔۔ تمھیں تمھارے گھر کا کر دوں پھر سکون سے مر سکوں گی۔۔۔۔" وہ اطمینان بخش انداز میں کہنے لگی۔۔۔۔

نجمہ ان کا چہرہ دیکھتی کی دیکھتی رہ گ ئی تھی۔۔۔۔

جب انسان مرنے کو اپنا سکون تصور کرنے لگے تو آپ جان لیں اس کی زندگی کس قدر اذیتوں و تکلیفوں سے بھری ہوئی ہے۔۔۔۔

نجمہ واقف تھی اپنی ماں کی ہر تکلیف سے۔۔۔ مگر بہت مجبور تھی وہ۔۔۔۔۔

آنکھوں میں آنسو امٹ آئے۔۔۔۔۔اپنی ماں کے سینے سے لگ گ ئی۔۔۔۔

شدید نفرت ہو رہی تھی اسے۔۔اس ملک مینشن کے لوگوں سے۔۔۔۔جنھوں نے ملازمین سے بد تر سلوک کیا تھا اس کی ماں کے ساتھ۔۔۔۔

ملازمین کو تو پھر خدمت کے پیسے ملتے ہیں۔۔۔انھیں کیا ملا تھا اتنے سالوں سے؟؟۔۔۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں کا لائی نر رونے کے سبب چہرے پر پھیل گیا تھا۔۔۔۔

"چلو اب رونا بند کرؤ۔۔۔۔سارا لائی نر پھیلا لیا تم نے۔۔۔چلو۔۔۔۔گڈ گرل۔۔۔۔آنسو صاف کرؤ اپنے۔۔۔"عروسہ

بیگم نہایت محبت سے اسے سینے سے ہٹا کر۔۔۔۔اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے بولیں۔۔۔۔

نجمہ حیران تھی ان کے چہرے پر سجی پیاری سی محبت بھری مسکان دیکھ۔۔۔۔

انھیں کیوں غصہ نہیں آتا اس کی طرح؟؟
وہ کیوں کسی کو کبھی برا بھلا نہیں کہتیں؟؟
وہ کیوں ہر وقت بس چہرے پر مسکان سجائے یہ دیکھانے کی کوشش کرتی ہیں کے سب ٹھیک ہے؟؟۔۔۔۔
وہ کیوں کبھی اپنا غم نہیں باٹتیں؟؟۔۔۔۔

نجمہ انھیں دیکھ دل ہی دل تڑپ رہی تھی۔۔۔۔

اس کی زندگی کا مقصد صرف اپنی ماں کو ایک اچھی زندگی دینا تھا۔۔۔۔

وہ ہمیشہ سوچا کرتی تھی۔۔۔۔
کے کوٹھے پر پیدا ہونا کیا اس کی ماں کا قصور تھا؟؟۔۔۔۔

لوگ یہ تو دیکھتے ہیں کے اس کی ماں کوٹھے کی ایک ناچ گانا کرنے والی تھی۔۔۔ مگر کوئی ی یہ کیوں نہیں دیکھتا کے اپنی عزت بچانے کے لیے وہ خودکشی تک کرنے کے لیے تیار تھی۔۔۔۔۔

عروسہ بیگم کی یہی پاکیزگی تو عبدالرحمان ملک جیسے انسان کو ان کا قدردان بنا گئی تھی۔۔۔۔

اوو۔۔۔تو یہاں ہیں میڈم صاحبہ۔۔۔اور میں پاگلوں کی طرح پورے گھر" میں ڈھونڈتی پھر رہی ہوں۔۔۔۔"پیچھے سے آنے والی طنزیہ و غصیلی آواز پر عروسہ بیگم فوراپلٹی تھیں۔۔۔۔

میں بس نجمہ کو لے کر آ ہی رہی تھی۔۔۔"وہ جھمے جھمے لہجے میں کہنے" لگیں۔۔۔

نجمہ کے شرکت نہ کرنے سے باہر ہونے والا فنکشن نہیں رک جائے" گا۔۔۔اس لیے اپنی بیٹی کو چھوڑو اور باہر جا کر مہمانوں کو جوس سرو کرؤ۔۔۔۔"وہ حاکمانہ انداز میں کہتی ہوئی واپس مڑ کر مغرور انداز میں چل دیں۔۔۔

مبشرہ بیگم کی گردن میں تو جیسے سریا لگا تھا۔۔۔وہ بھی محیب کی طرح بہت مغرور انداز میں چلا کرتی تھیں۔۔۔۔

اس عورت کو تو ایک دن میں ٹھیک کرؤں گی۔۔۔۔"نجمہ نے دانت پیستے" ہوئے کہا۔۔۔۔

آہستہ بولو۔۔۔وہ سن لیں گی"عروسہ بیگم ڈرتے ہوئے بولیں۔۔۔"

تو سن لیں۔۔۔۔میں ڈرتی نہیں ان سے۔۔۔"وہ نڈر ہو کر جواب دہ" ہوئی ی۔۔۔

****_____*****

تمھاری وجہ سے آج ہمیں سب کے سامنے اتنا شرمندہ ہونا" پڑا۔۔۔۔" مبشرہ بیگم کے چیخنے کی آواز پر نجمہ تیزی سے اپنے کمرے سے نکل کر لاؤنج میں آئی ی تھی۔۔۔۔

وہ ہاتھ پکڑ رہا تھا میرا۔۔۔۔" عروسہ بیگم بلاشبہ نہایت ہی حسین عورت" تھیں۔۔۔۔اور ان کا یہ حسن ذرا سہ ن ئی ے کپڑے زیب تن کر لینے پر بھی چمک اٹھتا تھا۔۔۔۔

وہ اپنی صفائی ی میں چیختے ہوئے بولیں۔۔۔۔وہ سب برداشت کر سکتی تھیں۔۔۔

مگر کوئی ی انھیں گندی نگاہ سے دیکھے یا چھوئے۔۔۔یہ ان کی برادشت سے باہر کا عمل تھا۔۔۔۔

ہاں ہاں۔۔تم تو کوئی ی مس یونیورس ہوناں۔۔۔کے ہر مرد تمھیں" چھونے کے لیے مچلتا ہے۔۔۔۔"مبشرہ بیگم غصیلی نگاہ ان کے وجود پر ڈالے۔۔۔طنزیہ کہنے لگیں۔۔۔

ان کے الفاظ کی چھبن پورے جسم نے محسوس کی تھی۔۔۔۔

بھابھی۔۔۔۔"عروسہ بیگم اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے۔۔۔۔"

چیخو مت۔۔۔۔۔تم جانتی بھی ہو کتنے بڑے بزنس مین ہیں وہ۔۔۔۔جن" کے چہرے پر طمانچہ مارنے کی جرأت کی ہے تم نے۔۔۔۔"مبشرہ بیگم خاصہ جتاتے ہوئے بولیں۔۔۔۔

ان کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اس عورت کو بالوں سے گھسیٹتے ہوئے گھر سے باہر نکال پھینکیں۔۔۔۔۔۔

"کتنے بھی بڑے ہوں۔۔۔مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔میری عزت میرے لیے سب سے پہلے ہے۔۔۔" عروسہ بیگم دوٹوک انداز میں۔۔۔۔آنکھوں میں آنکھیں ڈال بولیں۔۔۔۔

نجمہ نے پہلی بار اپنی ماں کو جواب دیتے دیکھا تھا۔۔۔۔

دلی طور پر وہ خوش ہوئی ی تھی کے آخر اس کی ماں نے ان ظلموں کے خلاف پہلی بار ہی صحیح مگر آواز بلند کی۔۔۔۔

عزت؟؟۔۔۔تم جیسی کوٹھے پر ناچنے والیوں کی بھی عزت ہوتی ہے" ؟؟"مبشرہ بیگم گردن اکڑا کر۔۔۔حقارت سے ان کے وجود پر نظریں جمائے۔۔۔طنزیہ گویا ہوئی یں۔۔۔

ان کا جملہ تھا یا نشتر۔۔۔نجمہ نے اپنے پورے جسم میں اس کی تکلیف محسوس کی تھی۔۔۔۔

اوو۔۔۔ویٹ۔۔۔ارے یہ ویڈیو دیکھی آپ نے بڑی امی؟؟۔۔"نجمہ" اچانک سے سیل میں ایک ویڈیو لگا کر۔۔۔ان کی جانب آکر مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجائے استفسار کرنے لگی۔۔۔

کیا ہے اس میں؟؟"اس گرما گرمی کے ماحول میں وہ اچانک آکر ویڈیو" دیکھانے لگی تھی۔۔۔

یہ دیکھ۔۔ مبشرہ بیگم اوراس کی دادی دونوں الجھے۔۔۔۔

اس میں۔۔۔آپ کی ہونے والی بہو ثوبیہ ہے۔۔۔۔کیاناچتی ہے"
یہ۔۔۔واہ۔۔۔کمر دیکھیں کیسے ہلا رہی ہے۔۔اور ذرا لٹکے جھٹکے چیک
کریں۔۔۔۔افف۔۔۔۔پانچ ہزار سے زائی دلائی کس۔۔۔۔اور یہ کیااس
کی تو ساری ہی ویڈیوز اسی طرح ناچتی ہوئی ی ہیں۔۔۔اور دیکھیں تو کوٹھے
سے زیادہ اچھا بیک گروانڈ ہے اسکے پیچھے کا۔۔۔۔دیکھیں
دیکھیں۔۔۔۔آپ کی بہو تو پوری دنیا کو مجرا دیکھا رہی ہے۔۔۔" نجمہ نے
جیسے اینٹ کا جواب پتھر سے دیا تھا۔۔۔ مبشرہ بیگم کی بولتی بند کر دی
تھی۔۔۔۔

کوٹھے پر ناچنے والیوں کا حق تو آج کل آپ جیسے شریف خاندانوں کی" بیٹیاں اور بہوئیں مار رہی ہیں۔۔۔۔۔"اس نے جیسے آئینہ دیکھایا تھا۔۔۔وہ آئینہ جسے آج لوگ دیکھنے کے لیے تیار نہیں۔۔۔۔۔۔اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

تمھاری اتنی مجال۔۔کے تم میری ہونے والی بہو کو کوٹھے کی ناچنے والیوں" سے ملاؤ۔۔۔"مبشرہ بیگم کے غصے کا پارہ آسمانوں سے باتیں کرنے لگا تھا۔۔۔۔

یہ میری مام کا قصور نہیں۔۔۔کے وہ ایک کوٹھے پر پیدا" ہوئیں۔۔۔۔وہ صرف اپنی جان کی امان کے لیے ناچ گانا کیا کرتیں۔۔۔۔لیکن آپ کی ہونے والی بہو۔۔۔وہ تو لوگوں کے دل بہلانے کے لیے ناچ رہی ہے۔۔چند لائی کس اور کمنٹس کے لیے۔۔۔۔تواصل

میں شریف کون ہے؟؟۔۔۔۔۔اور کون۔۔۔۔"ابھی اس کا جملہ مکمل بھی نہ ہوا تھا کے مبشرہ بیگم کا ضبط جواب دے گیا۔۔۔انھوں نے ایک زوردار تھپڑ اس حسین گڑیا کے رسید کیا۔۔۔۔۔

مبشرہ بیگم اس نازک گڑیا کے بالوں کو جنونی انداز میں پکڑ کر۔۔۔۔۔اسے دروازے تک کھینچ لائی یں۔۔۔۔۔۔"بہت زبان چل رہی ہے تیری۔۔۔۔۔تجھے تیری اوقات دیکھاتی ہوں آج میں۔۔۔"وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولیں۔۔۔

چھوڑیں مجھے۔۔۔چھوڑیں۔۔۔"نجمہ مسلسل ان کے ہاتھوں سے اپنے" بالوں کو آزاد کرانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

وہ بہت سختی سے اس کے بالوں کی جڑئی یں کھینچتے ہوئے۔۔۔اسے باہر کی جانب لے جا رہی تھیں۔۔۔۔۔

نجمہ کی آنکھوں میں شدتِ تکلیف کے سبب آنسو آنے لگے تھے۔۔۔۔۔

آخر جرم کیا ہے میرا؟؟۔۔۔انھیں سچ بتانا؟؟"وہ دل ہی دل صدمے سے" انھیں اور اپنی ماں، دادی اور گھر کے سارے ملازمین کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جن کے سامنے اس کے ساتھ جانوروں کی طرح سلوک کیا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

بھابھی چھوڑ دیں اسے۔۔۔بچی ہے وہ۔۔۔۔"عروسہ بیگم مسلسل منتیں" کرتے ہوئے ساتھ ساتھ چل رہی تھیں۔۔۔۔

یہ ہے تیری اوقات۔۔۔۔کچھ سال ملک سے باہر کیا رہ لی۔۔۔تو۔تو اپنی" اوقات بھول گ ئی۔۔۔۔" مبشرہ بیگم نے اسے سارے ملازمین کے سامنے مین رروازے سے باہر روڈ پر پھینکا تھا۔۔۔۔

زمین کی خاک نے بوسہ لیا تھا اس حسین گڑیا کے چہرے کا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو جھر جھر بہنے لگے تھے۔۔۔اپنی اِس تذلیل پر۔۔۔۔

خود کو سنبھالتے ہوئے جیسے ہی اٹھنے لگی۔۔۔۔ویسے ہی کسی کے کالے جوتے دھندلی آنکھوں کے سامنے آئے۔۔۔۔

اپنے آنسو پونچھتے ہوئے چہرہ اٹھا کر سامنے کھڑے شخص کو دیکھا۔۔۔۔۔

ایک لمحے کے لیے لگا شاید کوئی ی مدد کرنے آیا ہے میری۔۔۔مگر جب"
سامنے اپنے جانی دشمن کو دیکھا۔۔۔تو اداسی سے میں خود پر ہنس
دی۔۔۔۔پھر میں نے اسکی آنکھیں دیکھیں۔۔۔جن میں غصہ جھلک رہا
تھا۔۔۔۔پھر دل میں ہلکی سی امید جاگی شاید اس ظالم کو مجھ پر رحم
آجائے۔۔۔۔۔۔اور یہ اپنی والدہ کے اس عمل کو غلط کہے۔۔۔احتجاج کرئے
"اس بد سلوکی کے خلاف۔

ناجانے کیوں مگر آنکھوں میں ایک مدھم سی امید کی لو کا دیا جلائے۔۔۔۔وہ
محیب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

کہیں ناں کہیں دل میں اس کے گمان تھا کے وہ اپنی ماں کی بد سلوکی کو غلط
ٹھہرائے گا۔۔۔۔

امی حضور۔۔۔یہ سب کیا کر رہی ہیں آپ؟؟۔۔۔"وہ دانت پیستے" ہوئے۔۔۔۔۔باامشکل اپنے غصے پر قابو پا کر۔۔۔۔اپنی والدہ سے مخاطب ہوا۔۔۔۔

اس لڑکی کو اسکی صحیح اوقات دیکھا رہی ہوں۔۔۔۔کچھ سال باہر کیا رہی" ۔۔اپنی اوقات بھول گ ئی یہ۔۔۔مجھ سے زبان لڑا رہی ہے۔۔۔اس گھر کی مالکن سے۔۔۔اور۔۔۔"وہ ابھی بول ہی رہی تھیں۔۔۔کے محیب نے بات کاٹتے ہوئے تیزی سے کہا۔۔۔۔

امی حضور آپ کو ضرورت ہی کیا ہے ان جیسے گندوں سے بات بھی کرنے" کی۔۔۔۔۔یہ جس کا خون ہے وہ تو ظاہر کرئے گی ناں۔۔۔تماشے کرنا اس کا اور اسکی ماں کا پسندیدہ پیشہ ہے۔۔۔ماں نے تقریب میں کیا۔۔۔بیٹی گھر میں

کر رہی ہے۔۔۔۔ چھوڑئی یں۔۔۔آپ اندر چلیں۔۔۔"اس نے نہایت دل خراش لہجے میں نجمہ کو دیکھ کہا۔۔۔

اس کے الفاظ نشتر کی طرح دل میں پیوست ہوئے تھے۔۔۔۔

اٹھاؤ اسے۔۔۔۔"محیب کے پیچھے اس کی سیکرٹری کھڑی تھی۔۔۔۔وہ" نجمہ پر حقارت بھری نظر جمائے۔۔۔۔حاکمانہ انداز میں کہنے لگا۔۔۔۔

اس کی سیکرٹری تیزی سے نجمہ کو اٹھانے کے لیے آگے آئی ی۔۔۔۔

اووو۔۔۔۔میں کیسے بھول گ ئی یہ محیب اجلال ملک ہے۔۔۔۔اس سے" بھلائی ی کی امید رکھنا بھی صرف بے وقوفی ہے۔۔۔۔"وہ جیسے خود پر ہی غصہ ہوئی ی تھی۔۔۔۔

میں خود اٹھ سکتی ہوں۔۔۔۔ضرورت نہیں ہے مجھے مدد کی۔۔۔"اس"
کے سیدھے گھٹنے سے خون نکل رہا تھا۔۔۔۔ہاتھ پر بھی رگڑ آئی ی
تھی۔۔۔۔بہت مشکل سے اپنے وجود میں ہمت جمع کر۔۔۔کھڑی ہوتے
ہوئے سیکرٹری کو دیکھ۔۔۔دوٹوک انداز میں بولی۔۔۔۔

وہ نہیں چاہتی تھی کے اپنے دشمن کے سامنے کمزور پڑئے۔۔۔۔اسے پھر
ایک بار خوش ہونے کا موقع دے اپنے آنسوؤں سے۔۔۔۔

رسی جل گ ئی بل نہیں گیا۔۔۔۔"محیب نفی میں سر جھٹکتے ہوئے ابھی"
ایک قدم ہی آگے بڑھا تھا کے اس کی نظر روڈ پر پڑئی ی۔۔۔۔

وہاں خون پڑا تھا۔۔۔۔

اس نے تیزی سے نگاہ نجمہ کے وجود پر ڈالی۔۔۔۔اس کے گھٹنوں سے خون نکلتا دیکھ۔۔۔ایک دو ثانیوں کے لیے وہیں کھڑا سوچتا رہا۔۔۔۔

وہ لڑکھڑاتی اسی کے پاس سے گزر کر اندر کی جانب گ ئی۔۔۔

اس نے سختی سے اپنے ہونٹ بھینچ لیے۔۔۔اور خاموشی سے اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔۔یہاں تک کے آہستہ آہستہ اس کے پیچھے چلنے لگا۔۔۔

"اب کیا ہے؟؟۔۔۔"نجمہ کو محسوس ہو گیا تھا کے محیب اس کے پیچھے چل رہا ہے۔۔۔وہ غصے سے پلٹ کر۔۔ابرو اچکائے استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

مگر وہ بغیر کوئی ی جواب دیے۔۔۔تیزی سے آگے چل دیا۔۔۔۔

****_____*******❤❤❤

شکریہ۔۔۔"جازع جیسے ہی اسکے کمرے میں داخل ہوا۔۔وہ مسکرا" کر۔۔۔۔شکریہ ادا کرتے ہوئے ملی۔۔۔۔

وہ بیڈ پر لیٹی ہوئی ی تھی۔۔۔اس کے گھٹنے پر پٹی بندھی تھی۔۔۔۔

کس بات کا؟؟"وہ سامنے رکھے صوفے پر بیٹھتے ہوئے الجھ کر پوچھنے" لگا۔۔۔۔

ڈاکٹر کو بھیجنے کے لیے۔۔۔آپ کے علاوہ اور کون ہے میرا ہمدرد" یہاں۔۔۔"وہ مسکان سجائے مشکورانداز میں گویا ہوئی ی۔۔۔۔

ایک دو ثانیوں کے لیے وہ گڑ بڑایا۔۔۔پھر مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔۔۔

نجمہ نے اس کے چہرے کے تاثرات پر غور نہیں کیا۔۔۔

ویسے سوری۔۔۔میں نے ثوبیہ بھابھی کے خلاف غلط الفاظ کا استعمال" کیا۔۔۔مگر اُس وقت میرے نزدیک وہ ضروری تھا۔۔۔میں ہر وقت نہ تو خود ذلیل ہو سکتی ہوں اور نہ اپنی ماں کو ہوتا دیکھ سکتی ہوں۔۔۔کل آپکی بارات آٹینڈ کر لوں پھر پرسو کی صبح ہی اپنے گھر چلی جاؤں گی۔۔۔میرا یہاں دم گھٹ رہا ہے۔۔۔۔بہت مشکل سے اس ماحول میں سانسیں لے رہی ہوں۔۔۔"وہ صرف جازع کی وجہ سے ابھی تک رکی ہوئی ی تھی۔۔۔۔

جازع کے بہت احسانات تھے اس پر۔۔۔۔ جنہیں وہ چاہ کر بھی فراموش نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

ہمم۔۔۔۔ ٹھیک۔۔۔ چلو تم آرام کرؤ۔۔ مجھے بہت کام ہیں۔۔۔" وہ" نظریں چورا رہا تھا۔۔۔ مگر نجمہ نے اس بات پر زیادہ دھیان نہ دیا۔۔۔۔

نجمہ۔۔۔۔" وہ جاتے جاتے دروازے پر پہنچ کر۔۔۔۔ پلٹ کر نجمہ کی" جانب دیکھ۔۔۔۔ بڑی محبت سے نام پکار کر مخاطب کرنے لگا۔۔۔۔۔

اس کی آواز میں محبت بھی تھی اور اداسی بھی۔۔۔۔

جی؟؟" اس کی آنکھیں بڑی رنجیدہ رنجیدہ معلوم ہوئی ی نجمہ کو اُس" لمحے۔۔۔۔

اگر زیادہ دم گھٹ رہا ہے۔۔۔تو آج ہی چلی جاؤ۔۔۔کل ویسے بھی کس" نے دیکھا ہے"اس نے اداسی سے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

نہ بابا نہ۔۔۔۔۔زندگی بھر آپ سے طعنہ تھوڑی سننا ہے۔۔کے میری" شادی میں تم نے شرکت نہیں کی۔۔۔اور پھر گھر کی مالکن صاحبہ نے میرا گھٹنہ بھی تو توڑ دیا ہے۔۔۔۔ڈاکٹر نے کم از کم ایک دو دن آرام کرنے کا کہا ہے۔۔۔میں چاہوں ناں تو بھی نہیں بھاگ سکتی۔۔۔"وہ مضحکہ انداز میں کہنے لگی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔"وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے۔۔۔اسکے حسین وجود کو" آنکھوں میں بھر کر۔۔۔باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

وہ تو چلا گیا۔۔ مگر اپنی آنکھوں کی حسرت سے مقابل کو الجھا گیا تھا۔۔۔۔

کیوں اتنی حسرت تھی جازع بھائی کی نگاہوں میں؟؟"ناجانے کتنی دیر" تک وہ یہی سوچتی رہی۔۔۔۔۔

ثوبیہ کے ساتھ سب بڑی خوشی خوشی پہلا ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔۔

کے اچانک اجلال صاحب نے عروسہ بیگم کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔

نجمہ اور اسکی والدہ حیرت کے غوطے کھانے لگے۔۔۔

اتنے سالوں میں پہلی بار وہ انھیں پوری فیملی کے ساتھ ناشتے کی ٹیبل پر شریک ہونے کا کہہ رہے تھے۔۔۔

بیٹھو عروسہ۔۔۔مجھے بہت ضروری بات کرنی ہے تم سے۔۔۔۔"انھوں" نے نہایت مہذب انداز میں کہا۔۔۔۔

مام بیٹھیں۔۔۔" نجمہ تیزی سے انھیں مبشرہ بیگم کے برابر والی سیٹ پر" بیٹھانے لگی۔۔۔اور خود ان کے پیچھے کھڑی ہو گ ئی۔۔۔۔

تم بھی بیٹھ جاؤ بیٹا۔۔۔"اجلال صاحب کے محبت سے کہتے ہی وہ بھی" اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنی ماں کے برابر والی چیر پر بیٹھی۔۔۔

وہ بالکل محیب کے سامنے بیٹھی تھی۔۔۔۔

آج زندگی میں پہلی بار وہ محیب کے برابر کے مقام پر بیٹھ کر کھانا تناول فرمانے والی تھی۔۔۔ایک عجیب سی خوشی تھی دل کو۔۔۔۔اس برابری کو پاہ کر۔۔۔۔

اماں آپ بات کریں۔۔۔آپ بڑھی ہیں۔۔۔"اجلال صاحب اپنی والدہ" سے مخاطب ہو کر التجائی ی انداز میں کہنے لگے۔۔۔۔

آج رات جازع اور ثوبیہ کا ولیمہ تھا۔۔۔ نجمہ ولیمے سے واپسی پر گھر کی جگہ ائی یر پورٹ جانے والی تھی۔۔۔۔

فلائی یٹ بک کرلی تھی اسنے۔۔۔۔

سب کچھ اس کے مطابق صحیح چل رہا تھا۔۔۔وہ مطمئن تھی کے اس کا فیصلہ غلط نہیں تھا کراچی آنے کا۔۔۔۔

"نجمہ میری پوتی ہے۔۔اب یہ جوانی کی دہلیز پر قدم رکھ چکی ہے۔۔۔۔میں بہت فکر مند رہتی ہوں اس کے حوالے سے۔۔۔"بس دادی کے اِن الفاظوں کا سننا تھا۔۔۔کے نجمہ حیرت سے انھیں دیکھنے لگی۔۔۔۔

"انھیں بھلا کب سے میری اتنی فکر ہونے لگی؟؟"وہ الجھ کر دل میں سوچنے لگی۔۔۔۔

"اس لیے میں اس کی شادی کا سوچ رہی تھی۔۔۔بھئی ہمارے یہاں تو برادری میں ہی کرتے ہیں۔۔۔مگر تمھارے بیک گراؤنڈ کے سبب کوئی ی برادری سے اچھا رشتہ آنے والا نہیں۔۔۔۔تو میں نے سوچا ہے کے محیب کا

نجمہ سے نکاح کرادیتے ہیں۔۔۔"رقیہ بیگم کے الفاظ تھے یا ایٹم بم ۔۔۔۔دونوں ماں بیٹی سن سی کیفیت میں ایک دوسرے کے چہرے تکنے لگیں۔۔۔

کون نہیں جانتا تھا ملک مینشن میں۔۔۔کے محیب کیسا سلوک کرتا ہے نجمہ اور عروسہ بیگم کے ساتھ۔۔۔۔

مگر اماں۔۔۔۔ محیب کی تو چار ماہ بعد شادی ہے پلوشہ کے ساتھ۔۔۔۔پھر" ۔۔۔"عروسہ بیگم الجھ کر بولیں۔۔۔۔

نجمہ اپنے سامنے بیٹھے محیب کو دیکھ رہی تھی۔۔جو دادی کے اعلان کے بعد بھی مزے سے کھانے میں مگن نظر آرہا تھا۔۔۔جیسے اس نے کچھ سنا ہی نہ ہو۔۔۔۔۔

نجمہ ناسمجھی سے اس کا چہرہ تک رہی تھی۔۔۔۔جو لڑکا اس کا ہاتھ ذرا سہ خود سے مَس ہو جانے کو گندا سمجھتا ہے۔۔۔اُسے حقارت سے دیکھتا ہے۔۔۔وہ بھلا اُسی لڑکی سے نکاح کا سن کر بھی کیسے خاموش بیٹھا ہوا ہے؟؟؟؟

ہاں پتا ہے مجھے۔۔۔۔میں نے محیب کو بڑی مشکل سے راضی کر لیا ہے نجمہ " سے نکاح کے لیے۔۔۔۔ویسے بھی پلوشہ اسلام آباد کی ہے۔۔۔اور وہ شادی کے بعد وہیں رہنا چاہتی ہے۔۔۔اس لیے میں نے سوچا ہے کے نجمہ یہاں ملک مینشن میں رہ لے گی اور پلوشہ اسلام آباد میں۔۔۔۔اسلام میں مرد کو چار شادیوں کی اجازت ہے۔۔۔ایک۔۔۔۔"رقیہ بیگم ابھی بول ہی رہی تھیں کے نجمہ کا صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔۔۔

شکریہ آپ کا بہت بہت۔۔۔۔میرے بارے میں اتنا سوچنے" کے لیے۔۔۔۔ مگر اِس کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔میری منگنی ہو چکی ہے۔۔۔۔اور بہت جلد میں اور زارون شادی بھی کر رہے ہیں۔۔۔۔ سوری مام میں آپ کو اس طرح بتا رہی ہوں۔۔۔ مگر آپ کے پاس ٹائم ہی نہیں تھا میری بات سننے کا۔۔۔۔۔"اس نے کھڑے ہو کر اعلانیہ انداز میں خاصہ جتاتے ہوئے کہا۔۔۔۔آخری جملے پر۔۔۔وہ اپنی ماں کی جانب متوجہ ہو کر شرمندگی سے گویا ہوئی ی۔۔۔۔

پہلے تو اپنی آواز دھیمی رکھو۔۔۔۔دوسرا واپس بیٹھ جاؤ۔۔۔۔دادی جان" کی بات ابھی مکمل نہیں ہوئی ی ہے۔۔۔۔"محیب چمچہ پلیٹ میں رکھ کر۔۔۔اسکی جانب متوجہ ہو کر۔۔برف کی طرح سرد لہجے میں۔۔۔۔رعب دار انداز میں کہنے لگا۔۔۔۔

نجمہ بیٹا ہمارے یہاں برادری سے باہر شادی نہیں ہوتی۔۔۔یہ بات تم" اچھی طرح سمجھ لو۔۔۔"اجلال ملک سمجھانے والے انداز میں اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولے۔۔۔۔

مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔آج تک آپ لوگوں نے مجھے اور مام کو کب اس" فیملی کا حصہ مانا ہے؟؟؟۔۔۔۔۔جو مجھ پر اپنی برادری کے لیبل لگانے اور رولز سمجھانے چلے آئے یں ہیں۔۔۔۔"نجمہ دانت پیستے ہوئے دوٹوک انداز میں بولی۔۔۔۔

صبر کا امتحان نہ لو ہمارا۔۔۔چپ چاپ واپس بیٹھ جاؤ۔۔۔۔"مبشرہ بیگم" کھا جانے والی نگاہ سے اُسے گھورتے ہوئے بیٹھنے کا آرڈر دینے لگیں۔۔۔۔

نہیں۔۔۔مجھے نہیں بیٹھنا آپ لوگوں کے ساتھ۔۔۔۔"وہ سپاٹ سے" لہجے میں انکار کرنے لگی۔۔۔

"نجمہ تم میری پوتی ہو۔۔۔۔اس خاندان کا خون ہے تمھاری رگو میں۔۔۔۔تم کسی غیر برادری سے شادی نہیں کر سکتیں۔۔۔یہ بات اپنے ذہن میں اچھی طرح بیٹھالو۔۔۔۔ تمھارا نکاح کل محیب کے ساتھ ہو گا۔۔۔اور اس معاملے میں، میں مزید بحث نہیں چاہتی۔۔۔۔"رقیہ بیگم بہت دیر سے اپنا غصہ ضبط کرنے کی کوشش کر رہی تھیں مگر نجمہ کا نڈر لہجہ انھیں مجبور کر گیا کھڑے ہو کر اپنا فیصلہ سنانے پر۔۔۔۔۔

وہ اعلانیہ انداز میں محیب اور نجمہ کے نکاح کا کہہ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی یں۔۔۔۔

تم سے تو میں مر کر بھی نکاح نہ کرؤں۔۔۔۔"نجمہ رقیہ بیگم کے فیصلے کو" ماننے کے لیے کسی صورت تیار نہ تھی۔۔۔۔وہ محیب کی نگاہوں میں جھانکتے ہوئے اکڑ کر بولی۔۔۔۔

جس کے جواب میں وہ فقط مسکرا رہا تھا۔۔۔جسے مزا لے رہا ہو اس کی بے بسی کا۔۔۔۔۔

جازع پورے وقت صرف خاموش تماشائی ی بنا رہا۔۔۔۔

"بیٹا جب محیب راضی ہے تو پھر تم کیوں نہیں؟؟۔۔۔تم ویسے بھی محیب کی پہلی بیوی کا رتبہ پاؤ گی۔۔۔پھر مس ئی لہ کیا ہے؟؟۔۔۔۔"عروسہ بیگم اس کے کمرے میں آ کر۔۔۔بڑی محبت سے اسے محیب سے نکاح کر لیے تیار کرنے آئی یں تھیں۔۔۔۔

پہلی بیوی؟؟۔۔۔مام۔۔۔کیا آپ کو سمجھ نہیں آرہا یہ لوگ کیا گیم کھیل" رہے ہیں؟؟۔۔۔یہ لوگ مجھے قید کرنا چاہتے ہیں ہمیشہ کے لیے اس گھر میں ۔۔۔۔میری حیثیت ایک نوکرانی سے زیادہ نہیں ہو گی۔۔۔اور پھر گھر کے سارے فیصلے محیب کرتا ہے تو یہ فیصلہ دادی نے کیسے کیا؟؟۔۔۔مجھے یقین ہے یہ نکاح محیب کروا رہا ہے اپنی نفرت میں۔۔۔تاکے مجھ پر اپنی ساری بھڑاس نکالے۔۔۔۔۔مجھ سے بدلے لے۔۔۔۔وہ بہت کمینا انسان ہے۔۔۔۔وہ مجھ سے میری ساری خوشیاں اور آزادی کا حق چھین لینا چاہتا ہے۔۔۔۔میں زارون سے بہت محبت کرتی ہوں مام۔۔۔۔میں اس کے علاوہ کسی دوسرے سے شادی کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔۔" نجمہ نے اپنا سر پکڑا تھا اپنی ماں کا بھولا پن دیکھ۔۔۔وہ روتے ہوئے انھیں اپنی بات سمجھانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

وہ محیب کے لیے نفرت کے علاوہ کوئی ی جذبہ نہیں رکھتی تھی اپنے دل میں۔۔۔۔

اس سے نکاح کا تصور بھی جان جلا رہا تھا اسکی۔۔۔۔۔

مام میں زارون کو کال کر رہی ہوں۔۔۔وہ مجھے یہاں سے واپس لے جائے گا۔۔۔۔" نجمہ یہ جملے ادا کرتے ہی اپنے آنسو صاف کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

تیزی سے اپنا سیل سائیڈ ٹیبل سے اٹھانے کی نیت سے کھڑی ہوئی ی۔۔۔۔ابھی وہ دو قدم بھی نہ چلی تھی کے۔۔۔۔

زارون سے اگر واقعی محبت کرتی ہو تو اسے ان سب میں شامل کرنے کی" غلطی مت کرئو۔۔۔جان سے مار دیں گے اسے یہ لوگ۔۔۔تم ابھی جانتی

نہیں ہو محیب اجلال ملک کی پاور کو۔۔۔۔"عروسہ بیگم وارننگ دے رہی تھیں۔۔۔

آپ مجھے محیب سے ڈرا رہی ہیں؟؟؟" نجمہ ان کی جانب رخ" کر۔۔۔۔حیرت سے الجھ کر پوچھنے لگی

نہیں۔۔۔۔بس سمجھا رہی ہوں۔۔۔۔محیب اجلال ملک بہت پاور فل" بزنس مین اور سیاستدان ہے۔۔۔۔اس سے لڑائی کسی صورت تمھارے حق میں بہتر ثابت نہیں ہو سکتی۔۔۔اگر محیب تم سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو یہ نکاح ہو کر رہے گا۔۔۔۔۔تمھاری بہتری اسی میں ہے کے تم مان جاؤ۔۔۔۔۔نکاح کے بعد اسے محبت دینا۔۔۔۔مرد محبت کا بھوکا ہوتا ہے۔۔وہ تمھیں بہت خوش رکھے گا۔۔۔۔"عروسہ بیگم کھڑے ہو کر

۔۔۔اس کی جانب آکر۔۔اسکا ہاتھ تھامے۔۔۔بڑی محبت سے سمجھانے لگیں۔۔۔

نجمہ کو یقین نہیں آرہا تھا اپنے کانوں پر۔۔۔۔۔

مام۔۔۔مجھے یقین نہیں آرہا۔۔۔مطلب؟؟؟۔۔۔وہ مجھ سے زبردستی" نکاح کر رہا ہے تاکے مجھے اس گھر میں زندگی بھر اذیت دے سکے۔۔۔اور اپنی بھڑاس نکال سکے۔۔۔اور آپ مجھے محبت کے درس دے رہی ہیں۔۔۔۔کیا ہو گیا ہے آپ کو؟؟۔۔۔۔۔۔" نجمہ اپنا سر پکڑے استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

ایک جوان بیٹی کی ماں ہوں میں۔۔۔۔۔مجھے ڈر لگتا ہے۔۔۔۔ تمھاری" عزت میرے لیے سب سے بڑھ کر ہے۔۔۔اگر وہ پوری فیملی کے سامنے تم

سے نکاح کر کے اپنا رہا ہے تو یہ بہت بہتر ہے۔۔۔اُن اعمال سے۔۔۔۔جو وہ کر سکتا ہے اپنی خود سری اور ضد میں۔۔۔۔تم اس کی ضدی مزاجیت سے واقف نہیں ہو کیا؟؟۔۔۔۔۔"

"میں اُس سے ڈرتی نہیں ہوں۔۔۔۔"نجمہ نڈر انداز میں بھرم سے بولی۔۔۔۔۔

"مگر میں ڈرتی ہوں۔۔۔رحم کرؤ مجھ پر۔۔۔اگر اس نے تمھارے ساتھ کچھ الٹا سیدھا کر دیا تو میں کہاں جاؤں گی؟؟۔۔۔کس سے مدد مانگوں گی ؟؟؟۔۔۔۔۔بیٹا پلیز سمجھو۔۔۔۔وہ بہت طاقتور ہے۔۔۔میں تمھاری حفاظت نہیں کر سکتی اس سے۔۔۔اور نہ تمھارا زارون کر سکتا ہے۔۔۔اس لیے نکاح کر لو۔۔۔۔۔۔تم پہلی بیوی بنو گی اس کی۔۔۔اگر تم اسے خوش رکھو گی تو یقیناوہ تمھارے ساتھ حُسن سلوک کا برتاؤ کرنے لگے گا۔۔۔۔یہ

ملک مینشن، جائی یداد، زمینیں اور فیکٹریاں سب کا سب محیب کے ہاتھ حوالے ہے۔۔۔۔۔یہ سب تمھارا ہو جائے گا۔۔۔۔جیسے بڑی بھابھی راج کرتی ہیں اس گھر پر۔۔۔ویسے ہی کچھ سال بعد تم کرؤ گی۔۔۔۔تم دیکھنا ۔۔۔۔۔۔" نجمہ بے یقینی کے عالم میں اپنی ماں کے چہرے کو تک رہی تھی۔۔۔۔

کس قدر خوش فہمیاں تھیں انھیں۔۔۔۔

وہ اپنا سر پکڑے۔۔۔اپنی ماں کو دیکھنے لگی۔۔۔۔جن سے کوئی ی بھی بات کرنا اسے بے معنی نظر آرہا تھا۔۔۔۔

****_____*******❤❤❤❤❤

وہ بھاگنے کی فراغ میں تھی۔۔۔۔۔سب ولیمے کے لیے نکل رہے تھے۔۔۔۔

"تم تیار نہیں ہوئی یں ابھی تک ؟؟"مبشرہ بیگم اس کے کمرے میں بے دھڑک داخل ہو کر۔۔۔ابرو اچکائے استفسار کیا۔۔۔۔

"بس بال بنانے رہ گ ئی ے ہیں۔۔۔آپ جائی یں میں خود ڈرائی یور کے ساتھ آجاؤں گی۔۔۔۔"نجمہ نے لاپرواہی سے بال بناتے ہوئے ۔۔۔۔آئی ینے میں ان کا عکس دیکھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔۔

"آج کچھ زیادہ ہی فکر نہیں ہو رہی انھیں میری۔۔۔۔"وہ دل میں سوچتے ہوئے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔جلدی آجاؤ۔۔۔۔"وہ کہتی ہوئی ی کمرے کادروازہ بند" کرکے چلی گ ئی یں۔۔۔۔

عجیب بات ہے انھیں تومیں ایک آنکھ نہیں بھاتی۔۔۔۔پھر یہ کیسے راضی" ہیں مجھے اپنی بہو بنانے کے لیے۔؟؟؟۔۔ایک منٹ۔۔۔۔۔۔نجمہ تم بھی کہاں مام کے کہنے میں آگ ئی یں؟؟"وہ جیسے خود پر ہی بگڑی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ نکاح کر رہا ہے تم سے تاکے اپنی سارے پچھلے حساب آرام سے برابر کر سکے۔۔۔۔اورانھیں بھی توایک فری کی نوکرانی مل جائے گی زندگی بھر کے لیے۔۔۔بقول دادی کے محیب صاحب تواپنی دوسری زوجہ کے ساتھ اسلام آباد میں رہیں گے۔۔۔۔"وہ منہ بسورتے ہوئے بولی۔۔۔۔

چلوڈرائی یور۔۔۔۔"نجمہ نے سب کے جانے کا انتظار کیا۔۔۔۔جب"
اسے یقین آگیا کے سب جا چکے ہیں۔۔۔تو وہ کار میں آکر پیچھے کی سیٹ پر
اطمینان سے بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

وہ بلیک رنگ کی فراک اور چوڑیدار پاجامے میں ملبوس تھی۔۔۔۔اس کی
آبشار کھلی اور کمر کو ڈھانکے ہوئے تھیں۔۔۔لائی ٹ سے میک۔اپ میں
بھی وہ کسی حور سے کم معلوم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

اوکے مس نجمہ۔۔۔۔"ڈرائی یور نے یہ کہ کر ابھی کار اسٹارٹ کی ہی تھی"
۔۔۔کے دوسری سائی یڈ کا گیٹ کھلا۔۔۔۔۔

نجمہ محیب کو دیکھ۔۔۔۔بری طرح شاکڈ ہوئی ی تھی۔۔۔۔

وہ نہایت پُر وقار انداز میں کار میں اس کے برابر میں آکر بیٹھا۔۔۔۔

یہ زندگی میں پہلی بار تھا کے وہ دونوں ایک کار میں بیٹھے تھے۔۔۔۔ورنہ محیب کبھی بھی اسے اپنے ساتھ ایک کار میں نہیں بیٹھاتا تھا۔۔۔۔

سفید شرٹ اور بلیک پینٹ کوٹ میں وہ وجیہہ مرد نجمہ کو اک دو لمحوں کے مبہوت کر گیا تھا۔۔۔

اس کے پرفیوم کی مہک نے نجمہ کو اپنے حصار میں جگڑا۔۔۔

وہ سانس لینا بھول گ ئی تھی اسکی موجودگی کے سبب۔۔۔۔۔

چلو۔۔۔"محیب نے ایک سرسری سی نگاہ نجمہ کے پورے وجود پر"
دوڑائی ی۔۔۔۔پھر ڈرائی یور سے مخاطب ہو کر کار چلانے کو کہا۔۔۔۔

نجمہ زارون کو کسی خطرے میں ڈالنا نہیں چاہتی تھی اس لیے اسے سارے
معاملے سے لاعلم رکھنا ہی اسے بہتر لگا۔۔۔۔۔

محیب کی موجودگی میں بھاگنا اب اور بھی مشکل ہو گیا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا؟؟"کار اچانک رکی۔۔۔۔۔محیب جو اپنے سیل میں مگن تھا نظر"
اٹھا کر ڈرائی یور کی جانب دیکھ۔۔۔استفسار کرنے لگا۔۔۔۔۔

سر پتا نہیں۔۔۔ایک منٹ۔۔۔۔میں ذرا اتر کر دیکھتا"
ہوں۔۔۔۔"ڈرائی یور کہ کر کار سے اترا۔۔۔۔

نجمہ نے دانستہ طور پر کار کے ٹائی رکی ہوا کم کر دی تھی۔۔۔تا کے کار ملک مینشن سے تھوڑا سہ آگے جاتے ہی رک جائے۔۔۔۔ڈرائی یور کار ٹھیک کرنے کے لیے اترے۔۔۔اور اس دوران نجمہ آرام سے بھاگ سکے۔۔۔۔

مگر اب محیب کی موجودگی نے اسے پریشانی میں ڈال دیا تھا۔۔۔۔۔

کار میں وہ دونوں اجنبیوں کی طرح بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

کے محیب کے سیل پر کال آئی ی۔۔۔۔

محیب اپنے بزنس کے سلسلے میں بات کرنے پر مصروف ہو گیا۔۔۔۔بات کرتے کرتے ہی وہ کار سے اترا۔۔۔۔

کیاہو گیا؟؟۔۔۔دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔پہلے سے چیک کیوں نہیں کرتے تم" لوگ؟؟؟"وہ غصے سے بپھر کر بولا۔۔۔۔

سوری سر۔۔۔۔بس دو منٹ۔۔۔"ڈرائی یور لچک دار انداز میں معذرت" کرتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔۔

عجیب بات ہے سر۔۔۔کار کے دونوں آگے کے ٹائی رکی ہوا کم ہے" ۔۔۔۔۔"ڈرائی یور کے الجھ کر کہتے ہی۔۔۔۔ محیب کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔۔۔

وہ تیزی سے کار میں جھانک کر دیکھنے لگا۔۔۔اور وہی ہوا جس کا اسے ڈر تھا ۔۔۔۔نجمہ بھاگ چکی تھی۔۔۔۔

بے وقوف لڑکی۔۔۔۔"وہ زور سے کار کے شیشے پر ہاتھ مارتے ہوئے" بولا۔۔۔۔

نجمہ کو گھٹنوں پر چوٹ کے سبب بھاگنے میں بہت مشکل پیش آ رہی تھی۔۔۔۔

پھولی پھولی سانسوں کے ساتھ وہ ایک ٹیکسی روکنے میں کامیاب ہوئی ی۔۔۔۔

جلدی ائی یر پورٹ لے کر چلو۔۔۔۔"نجمہ نے ٹیکسی میں بیٹھ کر۔۔۔" ایک گہرا سانس لینے کے بعد۔۔۔ڈرائی یور سے کہا۔۔۔۔

"کال ریسیو کرؤ۔۔۔۔۔"محیب اسکے سیل پر مسلسل کال کر رہا تھا۔۔۔

سر ٹھیک ہو گئی۔۔۔۔"ڈرائی یور کے کہتے ہی وہ تیزی سے اس سے" چابی لے کر کار کی ڈرائی یور سیٹ پر بیٹھا۔۔۔

وہ جانتا تھا نجمہ اسے کہاں ملے گی۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔کہاں ہے وہ اِس وقت ؟؟؟"محیب نے ایک نمبر پر کال ملا کر غصیلی" آواز میں استفسار کیا۔۔۔۔

سر۔۔۔۔وہ ٹیکسی میں ہیں۔۔۔۔آپ کہیں تو رکوا دوں" ٹیکسی ؟؟؟"مقابل کی جانب سے جواب تیزی سے آیا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔جہاں ہے وہیں رکوادو۔۔۔۔اور مجھے لوکیشن بھیجو۔۔۔۔"اس نے رعب دار انداز میں کہ کر کال کاٹ دی۔۔۔۔۔

"نجمہ۔۔۔۔اتنا آسان نہیں ہے محیب کی پکڑ سے آزاد ہونا۔۔۔جتنا تم نے سمجھ لیا۔۔۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے کہ کر کار کی اسپیڈ بڑھانے لگا۔۔۔۔

"اوئے ٹیکسی روک"ایک گاڑی تیزی سے اس ٹیکسی کے آگے آکر راستہ روک کر کھڑی ہوگئی۔۔۔۔

اس گاڑی میں سے تین چار گارڈز کی یونیفارم میں نوجوان لڑکے نکلے۔۔۔۔۔

انھوں نے ٹیکسی ڈرائی یور کو گن پوائی نٹ پر ٹیکسی سے باہر اتروالیا۔۔۔۔۔

نجمہ کی توسانسیں ہی رک گ ئی یں تھیں ان لڑکوں کو ٹیکسی کو گھرتا ہوا دیکھ۔۔۔۔۔

خوف ودہشت کے مارے اس کا گلا خشک پڑ گیا تھا۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں سے جھر جھر موتی بہنے لگے۔۔۔۔۔

لیکن کچھ لمحے بعد اس نے محسوس کیا کے ان لڑکوں میں سے کوئی ی بھی اس کی جانب نہیں آیا۔۔۔۔

تھوڑی دیر گزرنے کے بعد۔۔۔اچانک اسکی جانب کا گیٹ کھلا۔۔۔۔۔

محیب۔۔۔۔" وہ ہکا بکا نگاہوں سے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔"

ہاں محیب۔۔۔۔ چلو میرے ساتھ۔۔۔۔" محیب کی نگاہیں مقابل پر آگ" برسا رہیں تھیں۔۔۔۔

اس کا بازو کھینچتے ہوئے ٹیکسی سے نکالا۔۔۔۔

نجمہ نے دیکھا ان سارے گارڈز کی نظریں روڈ کی جانب تھیں جیسے کچھ ڈھونڈ رہے ہوں زمین میں۔۔۔

ایسا تو صرف ملک خاندان کی بیٹیوں اور بہوؤں کے لیے احتراماً کیا جاتا تھا۔۔۔۔۔

تو کیا وہ بھی دنیا کی نظر میں ملک خاندان کی بیٹی تھی؟؟۔۔یا ہونے والی بہو ؟؟۔۔۔جو اسے نظر اٹھا کر دیکھنے تک کی کسی گارڈ کی جرأت نہ تھی۔۔۔۔۔

محیب نے غصے سے اسے ڈرائی یور سیٹ کے برابر والی سیٹ پر بیٹھایا۔۔۔۔۔۔

خود کار ڈرائی یور کر کے واپس ملک مینشن پہنچا۔۔۔۔۔

پورے راستے اس نے ایک لفظ نہیں کہا تھا۔۔۔۔

مگر نجمہ واقف تھی یہ طوفان سے پہلے کی خاموشی ہے۔۔۔۔۔

چلو۔۔۔"ملک مینشن پہنچتے ہی۔۔۔وہ تیزی سے کار سے اترا۔۔۔اور"
کار کی دوسری جانب بڑھا۔۔۔۔نجمہ کی جانب کا گیٹ کھول کر۔۔۔اسے
بازو سے کھینچتے ہوئے باہر نکالا۔۔۔۔

کہاں لے جا رہے ہو مجھے؟؟؟۔۔۔۔چھوڑو مجھے۔۔۔۔میں نے کہا محیب"
چھوڑو مجھے۔۔۔۔میں ڈرتی نہیں ہوں تم سے۔۔۔۔"وہ مسلسل جدوجہد
کر رہی تھی اس کی گرفت سے خود کو آزاد کرانے کی۔۔۔۔

یہاں سے باہر نہیں نکلو گی تم اب۔۔۔۔۔سمجھیں۔۔۔۔۔"وہ"
ڈائی ریکٹ اسے۔۔۔اسی کے کمرے میں لا کر۔۔۔بیڈ کی جانب دھکیلتے
ہوئے بپھر کر بولا۔۔۔۔

کیوں کر رہے ہو میرے ساتھ ایسا؟؟۔۔۔کیا بگاڑا ہے میں نے" تمھارا؟؟۔۔۔۔مجھے پتا ہے محبت جیسا کوئی ی رشتہ نہیں ہے ہمارے درمیان۔۔۔۔اور نہ ہی تم ترس کھانے والوں میں سے ہو۔۔۔۔۔پھر کیوں؟؟۔۔۔کیوں کر رہے مجھ سے نکاح؟؟؟۔۔۔۔کیا ملے گا تمھیں مجھے یہاں قید کر کے؟؟۔۔۔۔" نجمہ بیڈ پر اوندھے منہ گرئی ی تھی۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے خود کو سنبھال کر کھڑی ہوئی ی۔۔۔۔اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔۔اپنے سوالوں کا جواب طلب کرنے لگی۔۔۔۔جو اس کا حق تھا۔۔۔۔۔

خاموش۔۔۔۔۔چپ چاپ نکاح کے لیے تیار ہو جاؤ۔۔۔۔یہی تمھارے" لیے بہتر ہے۔۔۔۔اور اگر پھر سے بھاگنے کی کوشش کی تو یاد رکھنا محیب اجلال ملک دوسری غلطی کبھی معاف نہیں کرتا۔۔۔۔۔پھر جو ہو گا اس کی

ذمہ دار تم خود ہو گی۔۔۔۔۔"آخری جملا اس نے خاصہ جتاتے ہوئے ادا کیا۔۔۔۔۔

اس نازک کانچ کی گڑیا کے آنسو اس ستمگر کے لیے بے معنی تھے۔۔۔۔۔

وارننگ دے کر۔۔۔۔وہ وہاں سے جانے لگا۔۔۔۔۔۔

میں صرف زارون سے محبت کرتی ہوں۔۔۔اور نکاح بھی اسی سے کرؤں گی۔۔۔۔۔" وہ اعلانیہ انداز میں۔۔۔۔اپنی آنکھوں سے آنسو پونچھتے ہوئے۔۔۔ بھرم سے بولی۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔اگر مردہ سے نکاح جائز ہو تو کر لینا۔۔۔"اس نے" بغیر پیچھے مڑے۔۔۔مفاہمانہ انداز میں اسے وارننگ دی۔۔۔اور دروازہ بند کرتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

*******❤❤❤

محیب بیٹا تم ولیمے میں کیوں نہیں آئے ہے؟؟۔۔۔سب تمھارا پوچھ رہے تھے"مبشرہ بیگم نے گھر میں داخل ہوتے ہی محیب کو دیکھ فکر مند لہجے میں استفسار کیا۔۔۔۔

محیب میری جان۔۔۔سب خیریت تو ہے ناں؟؟"ابھی وہ جواب دیتا اس" سے قبل ہی رقیہ بیگم تیزی سے پریشان ہو کر پوچھنے لگیں۔۔۔

خیرت ہی تو نہیں ہے۔۔۔آپ کی لاڈلی پوتی بھاگنے کی کوشش کر رہی" تھی۔۔۔"سفید رنگ کے صوفے پر۔۔۔وہ پر وقار انداز میں بیٹھا ہوا خوبرو نوجوان۔۔۔آنکھوں میں غصہ لیے۔۔۔دھیمے مگر سرد لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔اس ذلیل لڑکی نے بھاگنے کی کوشش کی۔۔۔لگتا ہے پر کاٹنے" کا وقت آگیا۔۔۔"محیب کے الفاظ سنتے ہی اجلال ملک اپنی مونچھوں کو مغروریت سے پکڑئے بپھر کر بولے۔۔۔

****_____*****

یہ کیا بدتمیزی ہے؟؟۔۔۔اتنی بھی تمیز نہیں ہے تمھیں کے کسی کے" کمرے میں داخل ہونے سے پہلے اجازت مانگتے ہیں۔۔۔یاد دروازہ نوک

کرتے ہیں" سیل پر زارون اور اپنی تصویر دیکھ کر۔۔۔وہ ابھی بے بسی سے رو ہی رہی تھی کے اچانک اس کے کمرے کا دروازہ کھلا۔۔۔۔ محیب کو بے اجازت کمرے میں داخل ہوتا دیکھ۔۔۔وہ غصے سے چیختے ہوئے بولی۔۔۔

چلو۔۔۔" محیب نے اسکے غصے کو مکمل اگنور کرتے ہوئے۔۔۔اس کی " نازک کلائی پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔۔یہ کیا طریقہ ہے؟؟۔۔۔۔ تمھیں تمیز نہیں ہے " لڑکیوں سے بات کرنے کی۔۔۔۔ چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔" وہ مسلسل اپنی نازک کلائی کو اس ظالم کی مضبوط گرفت سے آزاد کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ مگر یہ اُس نازک جان کے لیے ممکن نہ تھا۔۔۔۔

اُس نازک صفت گڑیا کے پُرزور احتجاج بلند کرنے کے باوجود وہ اسے کھینچتا ہوا لاونج میں لے آیا تھا۔۔۔جہاں پہلے سے ہی ملک مینشن کے تمام افراد موجود تھے۔۔۔۔

بڑے ابو دیکھیں محیب بدتمیزی کر رہا ہے میرے ساتھ۔۔۔۔"نجمہ" اجلال مک کو دیکھ۔۔۔۔روہانسہ لہجے میں شکایت کرنے لگی۔۔۔۔

وہ انجان تھی ابھی تک اجلال ملک صاحب کے اصل روپ سے۔۔۔۔

بڑے ابو۔۔۔"اسنے پھر اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرتے" ہوئے۔۔۔اپنے بڑے ابو کی جانب دیکھ کر۔۔۔پُرامید نظروں سے مدد کی پکار لگائی ی۔۔۔

تم نے بھاگنے کی کوشش کیسے کی؟؟"اجلال ملک جواب تک سر"
جھکائے۔۔۔صوفے پر شاہانہ انداز میں بیٹھے ہوئے۔۔۔ناجانے کن سوچوں
میں مگن تھے۔۔۔۔اس بے بس لڑکی کی پکار پر۔۔۔۔اُس کی جانب نگاہ
اٹھاکر۔۔۔۔آنکھوں میں شعلے لیے۔۔بپھر کر استفسار کرنے لگے۔۔۔

اُن کی آنکھوں میں ذرا بھی ہمدردی یا محبت نہ تھی۔۔۔تھا تو صرف
غصہ۔۔۔۔

بڑے ابو۔۔۔میں یہاں صرف آپ کے دعوت دینے پر آئی ی"
تھی۔۔۔آپ کے بیٹے سے شادی کرنے نہیں۔۔۔۔پلیز۔۔۔مجھے واپس
جانے دیں۔۔۔۔مجھے نہیں کرنی محیب سے شادی۔۔۔۔۔"غم وغصے کی ملی
جھلی کیفیت سے سرشار تھی وہ۔۔۔۔ناچاہتے ہوئے بھی آنکھیں بھیگ رہی
تھیں اس معصوم کی۔۔۔وہ بھری بھری آواز میں التجاء کرنے لگی۔۔۔۔

شادی تو تمھیں کرنی ہی پڑے گی۔۔۔یہ بات سمجھ لو تم۔۔۔۔"اجلال"
ملک صاحب قطعی انداز میں صوفے سے ٹیک ہٹاتے ہوئے گویا ہوئے۔۔۔۔

وہ بتا نہیں رہے تھے۔۔۔جتا رہے تھے۔۔۔۔

وہ سمجھا نہیں رہے تھے۔۔۔دھمکا رہے تھے۔۔۔

میں زارون سے محبت کرتی ہوں۔۔۔۔می۔۔۔۔"ابھی وہ آگے مزید کچھ"
کہتی اِس سے قبل ہی محیب نے اپنی گن نکال کر اُس کی روشن پیشانی سے
لگادی۔۔۔۔

گن کے خوف سے الفاظ منہ میں ہی دم توڑ گ ئی ے تھے اسکے۔۔۔

اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا مارے خوف کے نیچے ہی رہ گیا تھا۔۔۔۔

دوبارا اگر یہ جملہ ادا کیا۔۔۔تو گولی دماغ سے آر پار کرنے میں وقت نہیں" لگاؤں گا۔۔۔۔" وہ دھمکی آمیز لہجے میں ایک ایک لفظ چبا چبا کر گویا ہوا۔۔۔۔

وہ ڈر گئی تھی۔۔۔اسکی جگہ کوئی بھی ہوتا تو ڈر جاتا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ محیب بیٹا۔۔۔ غصہ مت کرؤ۔۔۔میں سمجھاؤں گی" اسے۔۔۔۔" عروسہ بیگم تیزی سے آگے آکر۔۔۔ گن کو اپنے ہاتھوں سے نجمہ کی پیشانی سے ہٹاتے ہوئے۔۔۔ منتی انداز میں کہنے لگیں۔۔۔۔

سمجھادو۔۔۔یہی اچھاہے تم دونوں ماں بیٹی کے لیے۔۔۔۔"محیب نے"
گن کواپنی شہادت کی انگلی میں گھماتے ہوئے نصیحت کی۔۔۔

ماردومجھے۔۔۔۔۔"زارون کے علاوہ کسی اور سے نکاح کا تصور بھی اس"
کے لیے جان لیوا تھا۔۔۔اپنے وجود میں ہمت جمع کر۔۔۔۔۔اپنے دونوں
ہاتھوں سے اس کی گن پکڑ کر۔۔۔اپنی پیشانی پر واپس لگاتے ہوئے
۔۔۔آنکھوں میں جنونیت لیے۔۔۔بھرم سے کہا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں کا جنون ایک دوثانیوں کے لیے رقیہ بیگم کو سٹپٹانے پر مجبور
کر گیا تھا۔۔۔۔

تمھیں کیا لگتا ہے۔۔۔۔میں نہیں مار سکتا تمھیں؟؟"وہ اس نازک لڑکی" کے جنون کو۔۔۔اُس کی بے وقوفی تعبیر کرتے ہوئے۔۔۔طنزیہ مسکراہٹ اپنے حسین چہرے پر سجائے گویا ہوا۔۔۔۔

وہ سوال نہیں کر رہا تھا۔۔۔وہ تو جتا رہا تھا۔۔۔کے اس کی جان لینا اس کے لیے کوئی ی بڑی بات نہیں۔۔۔۔

ہاں مار سکتے ہو۔۔۔ تبھی تو کہہ رہی ہوں مار دو مجھے۔۔۔مگر یہ بات تم بھی" ذہن نشین کر لو محیب اجلال ملک۔۔۔۔نجمہ مر سکتی ہے۔۔۔مگر زارون کے علاوہ کسی کی نہیں ہو سکتی۔۔۔۔"مقابل کی سرخ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے قطعی انداز میں بلا خوف اعلانیہ کہنے لگی۔۔۔۔

محیب۔۔۔۔" نجمہ کا بلا خوف اعلانیہ کہنا۔۔۔ محیب کا غصے کے مارے پارا"
ہائی ی کر گیا تھا۔۔۔اگلے ہی لمحے اس نے طیش میں آکر گن لوڈ
کی۔۔۔۔اس خوبصورت لڑکی کی پیشانی پر گن رکھ کر ابھی وہ چلانے ہی لگا
تھا۔۔۔۔کے پیچھے سے آئی ی رعب دار آواز نے اسکا ہاتھ روکا۔۔۔۔

ٹھیک ہے بہت شوق ہے ناں تمھیں مرنے کا۔۔۔۔تو مرؤ۔۔۔ مگر تم"
اکیلی نہیں مرؤ گی۔۔۔۔ تمھاری ماں کو بھی تمھارے ساتھ ہی قبر میں اتروا
دوں گا میں۔۔۔۔ویسے بھی اس وحشیہ عورت سے ہمارا کیا
واسطہ ؟؟۔۔۔ہم اِسے آج تک صرف اس لیے تحفظ دیتے آئے کیونکے یہ
تمھاری ماں تھی۔۔۔۔۔میرے مرحوم بھائی ی کی آخری نشانی کی
جنت۔۔۔۔ لیکن جب تم ہی نہیں رہو گی تو اس عورت کو تحفظ دینے کا کیا
مطلب۔۔۔۔"ان کے سفاکیت بھرے جملے نجمہ کے پاؤں کے نیچے سے
زمین نکال گ ئی ے تھے۔۔۔۔

"محیب پہلے اِس وحشیہ کو مارُو۔۔۔پھر اِس ذلیل لڑکی کو مارنا۔۔۔جو ہمارے احسانات کا بدلہ ہماری عزت کو تار تار کر کے دینا چاہتی ہے۔۔۔ہماری برسو پرانی روایات کو توڑ کر ہمارے سامنے آواز بلند کرنے کی جرأت دیکھا رہی ہے۔۔۔مار دو اِسے۔۔۔میں آج سے سمجھ لوں گا۔۔۔میرے مرحوم بھائی نے کبھی کوئی اولاد جنی ہی نہیں۔۔۔۔" وہ صوفے سے رعب دار انداز میں کھڑے ہوتے ہوئے۔۔۔ان دونوں ماں بیٹی کو مارنے کا حکم صادر کرنے لگے۔۔۔

اپنی جان کی کس کمبخت کو پرواہ تھی۔۔۔۔وہ تو صرف اپنی ماں کے لیے تڑپی

۔۔۔۔

محیب تو جیسے حکم کے تابع بیٹھا تھا۔۔۔حکم ملتے ہی گن کا رخ عروسہ بیگم کی جانب کر دیا۔۔۔

آپ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔"وہ تڑپ کر اجلال ملک کو دیکھ احتجاجاً گویا" ہوئی ی۔۔۔

اجلال ملک کو آزمانے کی غلطی کی ہے تم نے۔۔۔اب بھگتو۔۔۔"وہ" اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے مغرور لہجے میں کہنے لگے۔۔۔

میں راضی ہوں۔۔۔گن ہٹاؤ میری مام سے۔۔۔"محیب کے چہرے پر" کوئی ی تاثر نہ تھا۔۔۔اس نے گن بلاججک عروسہ بیگم پر تان دی تھی۔۔۔۔نجمہ کو لگا اگر اس نے نہ روکا اس ظالم کو۔۔۔تو اگلے ہی لمحے وہ

گولی چلادے گا۔۔۔ایک وقت اسے اپنی جان پیاری نہ تھی۔۔۔کیونکے اس کے نزدیک زندگی کا کوئی ی مول ہی نہیں تھا زارون کے بغیر۔۔۔مگر اپنی مام کی جان کی خاطر وہ اپنا آپ قربان کرنے کے لیے تیار ہو گئی تھی۔۔۔

وہ روتے ہوئے بے بسی سے۔۔۔محیب کو کدروت بھری نظروں سے تکتے ہوئے۔۔۔ہار ماننے والے انداز میں گویا ہوئی ی۔۔۔

گڈ۔۔۔"آخر کار فیصلہ وہی ہوا تھا جو اجلال ملک کی چاہت تھی۔۔۔"

محیب نے گن نیچے کی جانب کرتے ہوئے اس بے بس لڑکی کو دیکھا۔۔۔اس کے چہرے پر ابھی بھی کوئی ی تاثر نہیں ابھرا تھا۔۔۔

اس نے اپنے جذبات کو آنکھوں سے پڑھنے کی اجازت نہیں دی تھی کسی کو۔۔۔۔۔

وہ کیا سوچتا ہے۔۔کیا کرتا ہے۔۔۔یہ بس وہی جانتا ہے۔۔۔

وہ بغیر کچھ کہے۔۔۔وہاں سے اوپر کی جانب چل دیا۔۔۔

باقی گھر والے بھی اپنے اپنے کمروں کی جانب بڑھ گ ئی ے سوائے جازع کے۔۔۔۔۔۔سب ولیمے سے لوٹے تھے۔۔۔اس لیے تھکن سے چور چور تھے۔۔۔۔

جازع نجمہ کو سہارا دینا چاہتا تھا۔۔۔اس نے قدم نجمہ کی جانب بڑھائے بھی۔۔۔مگر پھر اسے لگا کوئی ی اسے دیکھ رہا ہے۔۔۔اس نے اوپر کی طرف

نگاہ اٹھائی ی۔۔۔تو اپنے بڑے بھائی ی کو کھڑا پایا۔۔۔جو آنکھوں کے اشارے سے اُسے نجمہ سے دور رہنے کا کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ ناچاہتے ہوئے بھی مٹھیوں کو بھینچتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔

نجمہ کی آنکھوں کے سامنے زارون کا مسکراتا چہرہ گھومنے لگا۔۔۔۔۔

اس کے الوداعی الفاظ ''میری نجمہ تمھارے پاس امانت ہے'' کانوں میں گونج رہے تھے۔۔۔۔۔

آنکھوں سے آنسو جھر جھر بہے جا رہے تھے۔۔۔اس کے ہاتھ پاؤں نے جیسے ساتھ چھوڑ دیا تھا۔۔۔وہ لال کارپیٹ پر بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔

اس کی ماں نے روتے ہوئے اسے سینے سے لگالیا۔۔۔۔

"مام۔۔۔وہ مر جائے گا میرے بغیر۔۔۔۔وہ مر جائے گا۔۔۔اور میں بھی۔۔۔۔" وہ چند جملے بار بار دوہراتے ہوئے بلک بلک کر رو رہی تھی۔۔۔۔

"کاش میں نے اس کی بات مان لی ہوتی۔۔۔کاش میں یہاں نہ آتی۔۔۔" یہ پچھتاوا اسے مار رہا تھا کے اس نے زارون کی بات کیوں نہ سنی۔۔۔۔

"اِسے لگتا ہے اگر یہ یہاں خود نہ آتی۔۔۔تو یہ سب نہ ہوتا۔۔۔بے وقوف۔۔۔۔" محیب اوپر فلور پر کھڑا۔۔۔۔ نجمہ کے جملے کا

جواب طنزیہ دیتے ہوئے۔۔۔آہستگی سے خود کلامی کرنے لگا۔۔۔اس کے چہرے پر ایک پُراسرار مسکراہٹ رقصاں تھی۔۔۔

وہ اسے روتا بلکتا دیکھتا رہا۔۔۔یہاں تک کے عروسہ بیگم اسے اپنے کمرے میں لے گئی یں۔۔۔۔

♥**-Husny Kanwal----***♥

لال رنگ کے شرارے میں ملبوس وہ حسین دولہن۔۔۔جسے دیکھ ملک مینشن میں موجود ہر شخص اش اش کر اٹھا تھا۔۔۔۔

اس دن کا انتظار اس نے بڑی شدت سے کیا تھا۔۔۔اپنے خوابوں کے شہزادے کے ساتھ۔۔۔۔۔

مگر حقیقت میں وہ اپنے محبوب کے ساتھ نہیں۔۔۔اپنے جانی دشمن کے ساتھ ایک صوفے پر بیٹھی ہوئی ی تھی۔۔۔

نکاح میں ملک مینشن کے ممبرز اور دو وکیل اور گھر کے سارے ملازمین شریک تھے۔۔۔اس کے علاوہ باہر کا کوئی ی آدمی موجود نہ تھا۔۔۔

یہ شادی بظاہر صرف نجمہ کو محیب کے نکاح میں باندھنے کے لیے کی جارہی تھی۔۔۔تاکے نجمہ ملک برادری سے باہر شادی نہ کر سکے۔۔۔

اس شادی کی خبر کانوں کان کسی کو نہ ہو۔۔۔اس کا مکمل انتظام کیا گیا تھا۔۔۔

نجمہ بنت عبدالرحمان ملک آپ کو محیب ولد اجلال ملک کے نکاح میں ۔۔۔۔۔۔۔۔"مولوی صاحب کے اتنے الفاظ سننے کے بعد نجمہ کا ذہن مفلوج ہو گیا تھا۔۔۔۔اسے سمجھ ہی نہیں آرہا تھا۔۔۔

کیسے صرف ایک ہفتے میں اس کی زندگی الٹ پلٹ ہو گ ئی؟؟۔۔۔

کیسے اس کے سارے خواب چکنا چور ہو گ ئی ے؟؟۔۔۔۔

ک

یسے وہ ان ظالموں میں پھنس گ ئی؟؟۔۔۔۔

اس کی آنکھیں سرخ انگاروں کی مانند لال ہو رہی تھیں۔۔۔۔جن سے موتی مسلسل بہے جا رہے تھے۔۔۔۔مگر اس کی ماں کے سوا کوئ ی نہیں تھا جو اس کے آنسو صاف کرتا۔۔۔۔وہ بھی مجبور کھڑی تھیں۔۔۔۔

اس کی زندگی کو تباہ ہوتے دیکھ رہی تھیں۔۔۔وہ مجبور خاتون اور کر بھی کیا سکتی تھیں۔۔۔

ایجاب و قبول ہوتے ہی محیب نے اپنے برابر میں بیٹھی خوبصورت دولہن کو دیکھا۔۔۔۔

ان نیلی آنکھوں میں اس لمحے بھی کوئی ی تاثر نہیں تھا۔۔۔۔

کوئی ی اس کا چہرہ دیکھ یہ اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کے وہ خوش ہے یا اداس۔۔۔۔

بہت بہت مبارک ہو۔۔۔۔ محیب مجھے بہت خوشی ہے تمھارے اس فیصلے" پر۔۔۔۔اللہ تم دونوں کو ہمیشہ خوش وآباد رکھے۔۔۔۔"سلمان صاحب جو پیشے سے وکیل تھے محیب کے گلے لگ کر مبارکباد دینے لگے۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔آئی یں میں آپ کو باہر تک چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔"محیب نے" نہایت مہذب انداز سے کہا۔۔۔

ہاں ضرور۔۔۔۔چلو۔۔۔"سلمان صاحب نے مسکراتے ہوئے جواب" دیا۔۔۔

نجمہ کا خاص خیال رکھنا بیٹا۔۔۔جیسے آج تک رکھتے آئے ہو۔۔۔۔بن باپ" کے زندگی گزارنا آسان نہیں ہوتا۔۔۔۔اور پھر میڈم عروسہ کا ماضی۔۔۔بہت اچھا کیا تھا تم نے اسے لوگوں کے طعنوں سے بچانے کے

لیے امریکہ بھیج کر۔۔۔۔۔۔مجھے بہت خوشی ہے تم نے اپنا دل اس لڑکی کے لیے بڑا کیا۔۔۔اور اب اسے اپنے نکاح میں لے لیا۔۔۔خدا تمھیں آباد رکھے۔۔۔"سلمان صاحب نے اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ کر حوصلہ افزائی کی۔۔۔

آپ بے فکر ہو جائیں۔۔۔ نجمہ میری ذمہ داری ہے آج سے۔۔۔"وہ" نہایت اطمینان بخش انداز میں گویا ہوا۔۔۔

بالکل۔۔۔بیوی کے بھی حقوق ہیں۔۔۔جس طرح ہر معاملے میں تم" پرفیکٹ ہو۔۔۔مجھے یقین ہے بیوی کے متعلق اپنے فرائض ادا کرنے میں بھی ہو گے۔۔۔"ان کے لہجے میں یہ جملے ادا کرتے وقت نصیحت تھی۔۔۔جنھیں سن۔۔۔وہ اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔

وہ تو مسکرا کر اپنی گاڑی میں بیٹھ کر چل دیے۔۔۔۔

لیکن ان کے کہے آخری جملے کے لفظِ بیوی نے اُس کے پورے وجود کو جیسے جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔۔

ایک وعدہ۔۔۔

ایک پرانی یاد۔۔۔۔

وہ چیخیں۔۔۔

وہ درد۔۔۔۔۔۔۔

وہ جھڑتے ہوئے پتے۔۔۔۔

وہ آنکھوں سے جھلکتا ہوا آنسو کا قطرہ۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

میری بیوی"کھوئے کھوئے انداز میں اسکے ہونٹوں کے کونوں پر ہلکی سی" مسکراہٹ نمودار ہوئی ی۔۔۔۔۔

جب واپس لاونج میں آیا۔۔۔تو وہ جانی دشمن دولہن کے روپ میں بت بنے بیٹھی اپنی قسمت پر ماتم کرتی نظر آئی ی۔۔۔

باقی سب اسے چھوڑ کر حسبِ معمول اپنے کاموں میں لگ گ ئی ے تھے۔۔۔۔۔

کیونکے ملک مینشن کے کسی بھی فرد کے نزدیک اس نکاح کی کوئی ی اہمیت نہ تھی۔۔۔۔

چلو دولہن صاحبہ۔۔۔۔"محیب نے سب گھر والوں کے سامنے اس کا ہاتھ" تھامتے ہوئے حاکمانہ انداز میں کہا۔۔۔

یہ الفاظ سنتے ہی وہ جو بت بنے بیٹھی تھی۔۔۔۔پوری جان سے کانپ اٹھی۔۔۔۔

میں تمھارے ساتھ نہیں جانے والی۔۔۔ چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔"وہ نازک" صفت پوری طاقت سے اس ستم گر سے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

جانا تو تمھیں پڑے گا۔۔۔۔"قطعی انداز میں بھرم سے کہتے" ہوئے۔۔۔۔اس نے نجمہ کا ہاتھ کھینچنا شروع کر دیا۔۔۔۔

مام۔۔۔بچائی یں مجھے۔۔۔۔مجھے نہیں جانااس گھٹیاانسان کے"
ساتھ۔۔۔مام۔۔۔۔۔"اس کی چیخوں سے پورالاونج گونج رہاتھا۔۔۔۔

جاناتوپڑے گا۔۔۔کیونکےاب میں تمھاراہسبینڈہوں۔۔۔"وہ فاتحانہ"
مسکراہٹ چہرے پر سجائے گویاہوا۔۔۔

محیب کیامزاق ہے یہ؟؟۔۔۔۔تمھیں اچھی طرح علم ہے یہ شادی اِن"
مقاصد کے لیے نہیں ہوئی ی۔۔۔میں اس طوائی ف کی بیٹی کو کبھی
تمھارے کمرے کی زینت بنتے نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔"مبشرہ بیگم نجمہ پر
حقارت بھری نظر ڈالتے ہوئے اپنے بیٹے سے مخاطب ہو کر۔۔قطعی انداز
میں کہنے لگیں۔۔۔۔

مام یہ باتیں بعد میں کر لیں گے۔۔۔ابھی مجھے میرے کمرے میں جانا" ہے۔۔۔" یہ پہلی بار تھا جب محیب مبشرہ بیگم کی کسی بات پر لاپرواہی کا مظاہرہ کر رہا تھا۔۔۔۔

اس کا جواب مبشرہ بیگم کو سخت حیرت میں ڈال گیا تھا۔۔۔۔۔۔

محیب بیٹا۔۔۔۔ تمھاری بیوی کا حق ہے یہ تو۔۔۔تم یہ حق اِسے کیسے دے" سکتے ہو؟؟۔۔۔۔ چھوڑ دو اس کا ہاتھ۔۔۔۔ تمھارے کمرے کی زینت بننے کے قابل نہیں ہے یہ۔۔۔۔اسے اتنا بڑا درجہ نہ دو۔۔۔۔" داد واب مزید اپنے جان سے پیارے پوتے کے ہاتھ میں نجمہ کا ہاتھ برداشت نہیں کر پا رہی تھیں۔۔۔وہ نجمہ اور اسکا ہاتھ جدا کرنے کی نیت سے آگے بڑھتے ہوئے بولیں۔۔۔۔

دادو یہ شادی آپ ہی لوگوں نے کروائی ہے میری۔۔۔"وہ اپنا غصہ" ضبط کر۔۔۔آواز کو باقدرے نارمل رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

ہاں شادی ہم نے کروائی ہے۔۔۔مگر کن مقاصد کے لیے یہ تم اچھی" طرح جانتے ہو۔۔۔پھر پلوشہ کا تو سوچو۔۔۔۔۔۔"مبشرہ بیگم نے مانو اسکی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔

سب واقف تھے پلوشہ کیا مقام رکھتی ہے محیب کی زندگی میں۔۔۔۔

ایک دو ثانیوں کے لیے نجمہ نے اس ستمگر کی پکڑ کو اپنے ہاتھوں پر ڈھیلا ہوتا پایا۔۔۔۔

محیب نے ایک بار نجمہ کی جانب دیکھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں سمندر کی مانند گہرائی ی تھی۔۔۔۔ نجمہ نہیں جان سکی وہ کیا سوچ رہا ہے۔۔۔۔۔

ایک لمحے کے لیے لگا جیسے اسکی آنکھوں میں افسردگی ورنج جھلکا ہو۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اس نے نجمہ کے ہاتھ پر مزید اپنی پکڑ مضبوط کی۔۔۔

ایک بار فیصلہ لے لے۔۔۔پھر پیچھے ہٹنے والوں میں سے نہیں تھا وہ۔۔۔۔۔

اجلال ملک شور کی آواز سن۔۔۔اپنے کمرے سے نکلے۔۔۔۔

ڈیڈ پلیز سمجھائی یں ان سب کو۔۔۔۔۔آپ بخوبی جانتے ہیں مجھے یہ خواہمخواہ کے تماشے پسند نہیں ہیں۔۔۔۔"اس کی آواز دھیمی تھی مگر لہجہ برف سے زیادہ سرد۔۔۔۔۔"

اجلال ملک ایک رنگین مزاج شخصیت تھے۔۔۔انھیں محیب کے فیصلے میں کوئی ی برائی ی نظر نہ آئی ی۔۔۔بلکے ان کے چہرے پر خباثت بھری مسکان بکھرئی ی۔۔۔"لے جاؤ۔۔۔مزے کرؤ۔۔۔"ان کے الفاظ سنتے ہی نجمہ بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپنے لگی۔۔۔

جی نہیں۔۔۔یہ وحشیہ کی بیٹی میرے بیٹے کے کمرے کی زینت بننے کے" قابل نہیں ہے۔۔۔اُس کمرے پر حق صرف پلوشہ کا ہے۔۔۔اگر زیادہ دل مچل رہا ہے اس کی خوبصورتی دیکھ کر۔۔۔تو اسے لے کر کسی ہوٹل میں جاؤ۔۔۔جیسے تمھارا باپ ان طوائفوں کو لے کر جاتا ہے۔۔۔جو ان کی اوقات ہے۔۔۔"مبشرہ بیگم اجلال ملک کی طرف سے ملے ہوئے اپرووول پر سخت مخالفت کے ساتھ میدان میں اترئی ی تھیں۔۔۔انھوں نے ثوبیہ کا

بھی لحاظ نہ کیا۔۔۔اجلال ملک کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال غصے سے بپھر کر بولیں۔۔۔

وہ کسی صورت نجمہ کو محیب کے کمرے میں جانے دینے کے لیے تیار نہ تھیں۔۔۔۔

ان کے الفاظ نجمہ کے دل کو چھلی چھلی کر گ ئ ے تھے۔۔۔۔

محیب اجلال ملک اپنے فیصلوں میں کسی کا دخل برداشت نہیں" کرتا۔۔۔۔"وہیں دوسری جانب محیب کے صبر کا پیمانہ بھی اب لبریز ہو رہا تھا۔۔۔وہ بحث کرنے کا عادی نہیں تھا۔۔۔اس لیے دو ٹوک انداز میں ایک نگاہ اپنی ماں پر۔۔۔پھر دوسری لاونج میں موجود تمام لوگوں پر ڈالتے

ہوئے۔۔۔سخت لہجے میں اعلانیہ کہ کر۔۔۔نجمہ کا نازک ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے سیڑھیوں کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے کہا چھوڑو۔۔۔۔۔مام بچائی یں۔۔۔۔"وہ" اپنی پوری جان لگا کر اس ظالم کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

اس کے ہاتھوں کی کچھ لال چوڑیاں اس احتجاج میں ٹوٹ کر زمین پر بکھر رہی تھیں۔۔۔تو کچھ اس کے خوبصورت ہاتھوں کو زخمی کر رہی تھیں۔۔۔۔

بہت ہو گیا۔۔۔"وہ غصے سے جز بز ہو کر کہتا ہوا رکا۔۔۔۔"

اگلے ہی لمحے اسنے جھک کر نجمہ کو اپنے کندھے پر بوری کی طرح اٹھالیا۔۔۔۔

اس بے بس لڑکی کی چیخیں پورے گھر میں گونج رہی تھیں۔۔۔مگر اس کی مدد کرنے والا کوئی ی نہ تھا۔۔۔۔۔

وہ آج زندگی میں پہلی بار محیب کے کمرے میں آئی ی تھی۔۔۔

محیب نے اسے لا کر بے جان گڑیا کی طرح بیڈ پر پھینکا۔۔۔اور خود جا کر کمرے کا دروازہ اندر سے لوک کرنے لگا۔۔۔

وہ نازک سی لڑکی خود کو سنبھالتی ہوئی ی سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔۔

"محیب۔۔۔دور رہو مجھ سے۔۔۔"محیب ایک لمحہ کی دیری کے بغیر اس کے قریب چلا آیا تھا۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔کیوں دور رہوں؟؟۔۔۔۔"اس نے معصوم چہرہ بنائے اس" کا بازو پکڑ کر اپنی جانب کھینچتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔۔

تمھیں تو گھن آتی تھی ناں مجھ سے۔۔۔۔میں گندی ہوں یہی کہتے ہو ناں" تم۔۔۔۔پھر اِس گندی کو چھو کر اپنے ہاتھ کیوں گندے کر رہے ہو؟؟۔۔۔۔۔"وہ اگلے ہی لمحے سینے سے آلگی تھی اس ستمگر کے۔۔۔دوبارا دور جانے کی کوشش کی۔۔۔مگر محیب نے اسکی نازک کمر پر اپنی گرفت مضبوط کی۔۔۔وہ چاہ کر بھی دور نہیں جا پا رہی تھی اس سے۔۔۔۔اس کی نگاہوں میں سوائے کدورت و نفرت کے کچھ نہ تھا یہ دیکھنے کے باوجود محیب پیچھے ہٹنے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔۔وہ اسی کے کہے جملے اسے یاد دلا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

کوئی ی بات نہیں۔۔۔میں ہاتھ بعد میں صابن سے دھولوں" گا۔۔۔۔۔۔۔" وہ لاپرواہی سے کہتے ہوئے اس کے گلابی ہونٹوں پر جھکا۔۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے نجمہ نے اس کے ہونٹوں پر زور سے کاٹا۔۔۔

وہ تیزی سے دور ہٹا۔۔۔۔

اپنے عنابی ہونٹوں کے کنارے سے بہنے والا خون انگوٹھے سے صاف کر۔۔۔۔ جزبز نگاہوں سے سامنے بیٹھی اپنی دولہن کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

اسے یہ اپنی تذلیل معلوم ہوئی ی۔۔۔۔

آنکھوں میں شعلے بھڑکنے لگے تھے اسکے۔۔۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ اپنی پوری طاقت اور برق کی پھرتی کے ساتھ اس نازک صفت لڑکی کو لے کر بیڈ پر گرا۔۔۔۔

جیسے ایک پرندہ قید سے نکلنے کے لیے پھڑ پھڑاتا ہے۔۔ویسے ہی وہ اپنے جانی دشمن کی باہوں کی قید میں پھڑ پھڑاتی رہی۔۔۔۔

محیب اپنا حق لینے کے بعد سکون سے اس کے برابر میں لیٹ گیا تھا۔۔۔بہت جلد اسے میٹھی سی نیند آگ ئی۔۔۔۔

جب صبح اٹھا۔۔۔تو وہ اب بھی چھت کو ہی تک رہی تھی۔۔۔۔اس کی آنکھیں لال تھیں۔۔۔اور مسلسل آنسو بہ رہے تھے۔۔۔۔

اس نے زیادہ دیھان نہ دیا۔۔۔

اور تیزی سے اٹھ کر شاور لینے چلا گیا۔۔۔

واپس آیا تو وہ اب بھی چھت ہی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

اس نے کچھ نہ کہا۔۔اور الماری سے اپنے کپڑے نکال کر تیار ہونے لگا۔۔۔

آئی ینے میں اپنا جائی زہ لیتے وقت اس کی نگاہ اپنی گردن پر موجود نجمہ کے مارے ہوئے ناخنوں کے نشانوں پر گ ئی۔۔۔

ہلکی ہلکی تکلیف پورے جسم میں محسوس ہو رہی تھی اسے۔۔۔۔"جنگلی شیرنی۔۔۔"

"شکر ہے نشان نیچے ہے۔۔۔۔کالر باآسانی چھپا دے گا۔۔۔"اس نے شرٹ کے کالر کا بٹن لگاتے ہوئے۔۔۔۔آہستگی سے خود کلامی کی۔۔۔۔

"سنو۔۔۔۔کسی کو کمرے میں جانے مت دینا۔۔۔۔"اس نے ملازمہ سے حاکمانہ انداز میں کہا۔۔۔اور تیزی سے سیڑھیاں اتر گیا

❤❤❤Husny Kanwal❤❤❤

ناجانے کیوں آج آفس میں بالکل دل نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔

بار بار پچھلی رات کے مناظر اسکی آنکھوں میں آرہے تھے۔۔۔۔

جس کے سبب اسکا دل ناچاہتے ہوئے بھی کھینچ رہا تھا۔۔۔۔

وہ سکون۔۔۔جو اسے کل رات نصیب ہوا تھا۔۔۔وہ اسے دوبارا حاصل کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

اپنے ہاتھوں میں ابھی بھی اُس لڑکی کے نرم و گرم ہاتھوں کا لمس۔۔۔۔۔ اسے محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

ہونٹوں کے کناروں پر ہلکی سی مسکان بکھر ئی ی۔۔۔جب اپنے ہاتھوں کو خود ہی سونگھنے لگا۔۔۔ہاتھوں میں ابھی بھی اس کی مہک موجود تھی۔۔۔۔

"سر آپ کہیں جا رہے ہیں؟؟" وہ خود پر مزید جبر کر کے آفس میں نہیں بیٹھ پا رہا تھا۔۔۔اس لیے واپس گھر جانے کا فیصلہ کیا۔۔۔۔

"ہاں۔۔میری آج کی ساری میٹنگز کینسل کر دو۔۔۔بلکے یوں کرؤ کے دو تین دنوں تک میری ساری میٹنگز جازع کو۔۔۔" وہ ابھی بول ہی رہا تھا کے اس کی سیکرٹری تیزی سے بیچ میں بات کاٹتے ہوئے یاد دلانے کی نیت سے گویا ہوئی ی۔۔۔

"مگر سر۔۔۔جازع سر کی تو ابھی دو دن پہلے ہی شادی ہوئی ی ہے۔۔۔وہ کیسے؟؟۔۔۔"

"تو کیا؟؟۔۔۔میری شادی تو کل ہی ہوئی ی ہے۔۔۔" وہ لاپروائی سے گویا ہوا۔۔۔۔

اس کے کہتے ہی۔۔۔۔صائمہ کے کان کھڑے ہوئے تھے۔۔۔اسے لگا شاید اسے سننے میں کوئی ی غلطی ہوئی ی ہے۔۔۔۔

اوراس کی جگہ کوئی ی اور بھی سنتا تو یہی سمجھتا۔۔۔۔

کیا؟؟"وہ نا سمجھی سے۔۔۔"

کچھ نہیں۔۔۔۔چلو میں خود مینج کر لوں گا۔۔۔میں تو بھول ہی گیا تھا جازع" کی بھی تو شادی ہوئی ی ہے۔۔۔"وہ سر جھٹکتے ہوئے کہ کر آفس سے باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

جبکے اس کا کہا جملہ سن۔۔۔وہ الجھ کر بے ساختہ بول اٹھی "جازع کی بھی "شادی؟؟۔۔۔مطلب؟؟۔۔۔اور کس کی شادی ہوئی ہے؟؟؟

💞💞Husny_Kanwal💞💞

گھر آتے ہی وہ ڈائی ریکٹ اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔۔۔۔

کمرے کا دروازہ کھولا۔۔۔تو وہ سامنے بیڈ پر لیٹی نظر آئی ی۔۔۔۔

جس حالت میں صبح چھوڑ کر گیا تھا وہ اسی حالت میں تھی۔۔۔بس فرق اتنا تھا کے آنکھیں بند تھیں۔۔۔۔

اسے لگا وہ سو رہی ہے۔۔۔اس لیے کورٹ اتار کر صوفے کے کورنر پر ڈال۔۔۔ایک ہاتھ سے اپنی ٹائی ڈھیلی کرتے ہوئے بیڈ کی جانب آیا۔۔۔

جتنا سوچا تھا اتنی بری نہیں۔۔۔"وہ بے تاثر چہرے کے ساتھ اس کے" حسین سراپے کو تکتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

جیسے ہی اس کا ہاتھ تھاما۔۔۔محسوس ہوا جیسے آگ پر ہاتھ رکھ دیا ہو۔۔۔تیزی سے اس کا ٹمپریچر چیک کرنے کے لئے ہاتھ اس کی پیشانی پر رکھا۔۔۔

"اسے تو بہت تیز بخار ہے۔۔۔"

اگلے ہی لمحے اپنا سیل نکال کر لیڈی ڈاکٹر کو کال کی۔۔۔

پھر اپنی الماری سے ایک سفید کرتا شلوار نکال کر اسے پہنایا۔۔۔۔اور اچھی طرح کمبل سے سر تا پاؤں ڈھک دیا۔۔۔

اس کے ہونٹوں کی لپ۔اسٹک پھیل جانے کے سبب عجیب ہی منظر پیش کر رہی تھی۔۔۔اس لیے سائیڈ ٹیبل پر رکھے ہوئے ٹیشو باکس میں سے ایک ٹیشو نکال کر۔۔۔اس کا چہرہ صاف کرنے کی نیت سے قریب ہو کر بیٹھا۔۔۔

کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔ایک دن میں یہ کام بھی کرؤں گا۔۔۔حد" ہے۔۔۔" وہ چڑ کر۔۔۔منہ بسورتے ہوئے۔۔۔لپ۔اسٹک صاف کرنے کے لیے اس کے چہرے پر جھکا۔۔۔۔۔۔۔۔

اس حسین لڑکی کی گرم سانسیں وہ اپنے چہرے پر محسوس کر رہا تھا۔۔۔جو اسے پھر سے ایک بار پچھلی رات کی یاد دلا رہی تھی۔۔۔۔۔

لپ۔اسٹک صاف کرنے کے بعد اپنے مچلتے ارمانوں کو مزید بکھرنے سے نہ روک سکا۔۔۔اور اسکے گلابی ہونٹوں کو نرمی سے چوما۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے کمرے کا دروازہ نوک ہوا۔۔۔

کمنگ" کہتے ہوئے دروازہ کھولنے کے لیے کھڑا ہوا۔۔۔ "

محیب نجمہ کو تو 104 بخار ہے۔۔۔۔اور۔۔۔ نجمہ یہاں"
تمھارے۔۔۔۔۔۔"وہ فیملی ڈاکٹر تھیں۔۔۔۔انھیں اچھی طرح علم تھا کے

نجمہ اس خاندان کی بیٹی ہے۔۔۔اور ایک ہفتے پہلے ہی امریکہ سے لوٹی ہے۔۔۔انھیں شاکڈ لگا تھا نجمہ کو محیب کے بیڈ پر دیکھ۔۔۔پھر اس کا محیب کے کرتے میں ملبوس ہونا۔۔۔ساتھ ساتھ اس کا مرجھایا ہوا چہرہ۔۔۔۔وہ بولنا چاہتی تھیں مگر محیب کے خوف کے سبب ان کے الفاظ منہ میں ہی رہ گ ئ ے تھے۔۔۔۔

بیوی ہے میری۔۔۔۔"محیب ان کے چہرے سے بھاپ گیا تھا وہ غلط" مطلب اخذ کر رہی ہیں۔۔۔اس لیے بھرم سے کہ کر۔۔۔نجمہ کے برابر میں بیٹھا۔۔۔۔

بیوی؟؟؟"وہ حیرت سے۔۔۔۔"

جی۔۔۔کل ہی شادی ہوئی ہے ماسٹر کی۔۔۔"پیچھے کھڑی ملازمہ" تیزی سے بولی۔۔۔۔

اوو۔۔۔مگر۔۔"وہ شاکڈ میں تھیں۔۔۔کے اتنے بڑے بزنس مین کی" شادی ہوئی اور کسی کو کانوں کان خبر نہیں۔۔۔۔یہ کیسے؟؟۔۔۔وہ الجھ کر۔۔۔مزید سوال کرنے کی نیت سے کچھ بولنے ہی لگی تھیں۔۔۔۔کے محیب نے ایک ابرو اچکا کر انھیں گھوری سے نوازا۔۔۔۔

اس کی شارپ نگاہیں کسی کو بھی خوفزدہ کرنے کے لئے کافی تھیں۔۔۔

میں دوائی لکھ دیتی ہوں۔۔۔۔ٹائم پر دے دیجیے گا۔۔"ڈاکٹرنی نے" پرچی ملازمہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

چلیں میں آپ کو باہر تک چھوڑ دوں۔۔" ملازمہ کے کہتے ہی وہ اس کے ساتھ اثبات میں سر ہلا کر چل دیں۔۔۔۔

بیٹا محیب۔۔۔ نجمہ کی طبیعت خراب ہے۔۔ میں اسے اپنے کمرے میں لے جاؤں؟؟" عروسہ بیگم نے لچک دار انداز میں استفسار کیا۔۔۔۔

وہ جو سیگریٹ پی رہا تھا کھڑکی کے پاس کھڑا۔۔۔ ان کے اجازت طلب کرنے پر۔۔۔ لاپرواہی سے سیگریٹ والے ہاتھ سے بغیر پیچھے مڑے۔۔۔۔ لے جانے کا اشارہ دیا۔۔۔۔

نجمہ میری بچی اٹھو۔۔۔۔ چلو میرے ساتھ چلو۔۔۔۔" نجمہ غنودگی کے عالم میں تھی۔۔۔ عروسہ بیگم کو سمجھ نہ آیا کیا کریں۔۔۔ اس لیے اس کے

ایک ہاتھ کو اپنے کندھے پر ڈال کر اسے اٹھانے کی کوشش کرنے لگیں۔۔۔۔

وہ خود بھی بہت کمزور سے جسم کی مالک تھیں۔۔۔اس لیے نجمہ کو اکیلے اٹھا کر نیچے لے کر جانا ان کے لیے بہت دشوار عمل تھا۔۔۔

وہ ابھی سوچ ہی رہی تھیں کے کسی کو مدد کے لیے بلا لائی یں۔۔۔۔

دوسری جانب۔۔۔۔۔ محیب کھڑکی کے عکس میں عروسہ بیگم کو نجمہ کو اٹھانے کی کوشش کرتا دیکھ رہا تھا۔۔۔

ہٹیں۔۔۔۔"سیگریٹ فرش پر پھینک کر۔۔اسے جوتوں سے مسلتے ہوئے" ۔۔۔عروسہ بیگم کی جانب متوجہ ہو کر کہا۔۔۔

محیب کے آتے ہی وہ فوراہٹ کر کھڑی ہو گ ئی یں تھیں۔۔۔۔

محیب نے اس حسین لڑکی کے بخار میں تپتے وجود کو باہوں کے حصار میں بھرا۔۔۔اور باہر کی جانب چل دیا۔۔عروسہ بیگم تیزی سے پیچھے پیچھے آئی یں۔۔۔۔

ملک مینشن کے تمام ملازمین حیرت سے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

کون نہیں جانتا تھا کے یہ ماں بیٹی محیب کو ایک آنکھ نہیں بھا تیں۔۔۔

شکریہ بیٹا۔۔۔"وہ اسے عروسہ بیگم کے بیڈ پر لیٹا کر۔۔بغیر کچھ کہے باہر کی" طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwl*♥

وہ اپنے بیڈ پر لیٹا۔۔۔تو پھر کل کی میٹھی و تیکھی یادوں نے اسے اپنے حصار میں باندھا۔۔۔۔

اس بے بس لڑکی کے اپنے سلف ڈیفنس میں مارے ہوئے ناخ بلی کے پنجوں کی طرح اس کے جسم پر جگہ جگہ اپنا نشان چھوڑ گ ئی ے تھے۔۔۔ان ہی میں سے ایک نشان کو دیکھ۔۔۔جو اس کی سیدھی کلائی ی پر تھا۔۔۔۔۔"یہ زندگی کتنے ہی عجیب اتفاقات و نا ممکنات کا مجموعہ ہے۔۔۔جو انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔۔وہ اتفاقات و نا ممکنات رونما ہو جاتے ہیں۔۔۔میں نے کب سوچا تھا میں اس وحشیہ کی بیٹی کو ایک دن اپنا آپ سونپوں گا۔۔۔اسے اپنے کمرے کی زینت بناؤں گا۔۔۔لوگوں کے سامنے اسے اپنی بیوی کہوں

گا۔۔۔اور وہ لڑکی بدلے میں بجائے میری احسان مند ہونے کے مجھے یہ نشانات دے گی۔۔۔۔۔"وہ چھت کو تکتے ہوئے انھی سوچوں میں مگن تھا ۔۔۔۔۔کے اسے کچھ ماہ پہلے کا وہ وقت یاد آیا جب جازع اس سے ملنے آفس میں آیا تھا۔۔۔

"بھائی ی۔۔۔مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔"

ہاں بولو" وہ بغیر فائی ل سے نگاہ ہٹائے گویا ہوا۔۔۔"

میں نجمہ سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔اور اس سے شادی کرنا چاہتا" ہوں۔۔۔۔۔"ملک مینشن کے سارے فیصلے محیب لیا کرتا تھا۔۔۔اس لیے جازع سب سے پہلے محیب کے پاس چلا آیا تھا۔۔۔اس امید کے ساتھ کے وہ اسے ہر بار کی طرح مثبت جواب کے ساتھ پائے گا۔۔۔۔

پتا ہے مجھے۔۔۔۔تم نے اسے تحفے میں لال رنگ کی میکسی بھیجی ہے اس کا" بھی علم ہے۔۔۔۔"وہ ابھی بھی اپنے کام میں مگن فائ ل میں نظر جمائے لاپرواہی سے کہ رہا تھا۔۔۔

آپ کو کیسے پتا؟؟؟"اس کا انکشاف جازع کو حیرت میں ڈال گیا تھا۔۔۔۔وہ" بن پوچھے رہ نہ سکا۔۔۔

تمھیں لگتا ہے کوئ ی چیز مجھ سے چھپی رہ سکتی ہے؟؟۔۔۔"وہ سوال" نہیں تھا یہ جانتا تھا جازع۔۔۔وہ جتا رہا تھا کے اس کی ہر چیز پر نظر ہے۔۔۔۔۔

چلو یہ تو گریٹ ہو گیا۔۔۔بھائی ی کچھ کریں ناں۔۔۔۔میں واقعی اس سے" بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔"جازع نے پُرامید نگاہیں سامنے بیٹھے خوبرو نوجوان پر ٹکائے منتی انداز میں کہا۔۔۔۔

وہ تمھارے قابل نہیں ہے۔۔۔بھول جاؤ اسے۔۔۔"محیب نے اپنی" نگاہیں اٹھا کر سامنے کھڑے اپنے چھوٹے بھائی کو دیکھ۔۔۔فیصلہ کن انداز میں کہا۔۔۔

بھائی ی میں اس سے محبت کرتا ہوں۔۔۔میں اسے نہیں بھول" سکتا۔۔۔۔"اس کا لہجہ بھر آیا تھا۔۔۔آواز کی نرمی جیسے اب غائب ہو گئی تھی۔۔۔۔

وہ قطعی انداز میں کہہ کر مقابل کے جواب کا منتظر کھڑا تھا۔۔۔۔

تمھاری شادی ثوبیہ سے ہی ہو گی۔۔۔اچھا یہی ہے تم جذباتی ہونے کے" بجائے دماغ سے کام لو۔۔۔۔ثوبیہ کے والد تمھاری بیک مضبوط کر دیں گے۔۔۔۔"

وہ تو نجمہ کا باپ بھی کر دے گا۔۔۔اور یہ بات آپ اچھی طرح جانتے" ہیں۔۔۔۔یہ بولیں آپ مجھے دینا نہیں چاہتے۔۔۔۔"ابھی اس کا جملہ ادا ہی ہوا تھا کے سامنے سے دوٹوک انداز میں جواب آیا۔۔۔۔

جازع تم بہت جذباتی ہو۔۔۔۔۔۔ریلیکس۔۔۔۔۔۔بزنس کبھی بھی" جذباتی ہو کر نہیں کیا جاتا۔۔۔"وہ اپنے چھوٹے بھائی ی کے جذباتی انداز کو مکمل اگنور کر۔۔۔سیٹ سے ٹیک لگائے۔۔۔۔نارمل انداز میں گویا ہوا۔۔۔۔

"ریلیکس؟؟۔۔۔میں کیسے ریلیکس ہو جاؤں جب میرے ہی سامنے اسے زارون پر پوز کر چکا ہے۔۔۔اور اسے اپنے نام کی انگوٹھی پہنا چکا ہے۔۔۔بھائی ی۔۔۔مجھے کوئی ی بزنس نہیں کرنا۔۔۔مجھے صرف نجمہ سے شادی کرنی ہے۔۔۔آپ کا بزنس آپ کو مبارک۔۔۔"اس کی آواز بتا رہی تھی۔۔۔کتنی الفت ہے اس کے دل میں نجمہ کے لیے۔۔۔۔

مقابل اس کے دلی جذبات سے واقف ہونے کے باوجود بھی اپنے فیصلے پر اٹل تھا۔۔۔۔

کیونکے وہ جازع کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتا تھا۔۔۔نجمہ اس کی نظر میں ایک زہر کے پیالے کی مانند تھی۔۔۔۔جسے ان دونوں بھائی یوں میں سے

ایک کے حصے میں ضرور آنا تھا۔۔۔تو اس نے اُس زہر کے پیالے کا انتخاب اپنے لیے کیا۔۔۔۔

ملک مینشن میں کسی کی مجال نہیں تھی کے محیب کے فیصلے کے خلاف جاسکے۔۔۔چاہے پھر وہ جازع ہی کیوں نہ ہو۔۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

Zubi Novels Zone

دو دن گزر چکے تھے۔۔۔مگر نجمہ ایک بار بھی اپنی ماں کے کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی۔۔۔۔

"طبیعت کیسی ہے اب نجمہ کی؟؟"عروسہ بیگم روز معمول کی طرح رات کا کھانا ٹیبل پر سجا رہی تھیں جب محیب نے چیر پر بیٹھتے ہوئے ابرو اچکا کر۔۔۔تفتیشی افسران کی طرح سوال کیا۔۔۔۔

عروسہ بیگم کو امید نہیں تھی کے محیب ان سے نجمہ کی طبیعت کے متعلق استفسار کرے گا۔۔۔۔

"وہ۔۔۔وہ۔۔۔ابھی بیمار ہے۔۔۔"پہلے تو وہ گڑبڑا گئی یں۔۔۔پھر بمشکل اپنے خوف پر قابو پاتے ہوئے دھیمے لہجے میں جواب دیا۔۔۔۔

"ہمم۔۔۔"وہ اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔بغیر کچھ کہے کھانا کھانے لگا۔۔۔

ایسا نہیں تھا کے اس نے عروسہ بیگم کے لہجے میں ابھری گڑبڑاہٹ محسوس نہ کی تھی۔۔۔۔ مگر اس نے دانستہ طور پر نجمہ کو اس کی ماں کے کمرے میں مکمل ٹھیک ہو جانے تک رہنے دیا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

ایک ہفتہ گزرنے کے بعد۔۔۔۔

وہ اب چڑچڑا سہ ہونے لگا۔۔۔

کسی کام میں اس کا دل نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔

اس کی حالت اس بھوکے شیر کی مانند تھی جس کے منہ کو گوشت کا مزہ لگ گیا تھا۔۔۔۔

نجمہ محبت نہیں تھی اسکی۔۔۔۔مگر طلب ضرور بن گ ئی تھی۔۔۔۔

طلب اور محبت میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔۔۔۔حال تو یہ ہے کے طلب محبت کے معنی سے بھی ناآشنا ہے۔۔۔۔

مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کے طلب ہی اکثر نیک مردوں کی محبت بن جاتی ہے۔۔۔۔

وہ آفس سے آج واپسی پر اپنے دوستوں سے ملنے کلب چلا گیا تھا۔۔۔

وہاں سے واپسی رات کے دو بجے کے قریب ہوئی ی۔۔۔پورے ملک مینشن پر خاموشی طاری تھی۔۔۔۔

وہ دوستوں کے ساتھ کھانا کھا کر ہی آیا تھا۔۔۔اس لیے ڈائریکٹ اپنے کمرے کا رخ کیا۔۔۔۔

ابھی آدھی سیڑھیاں بھی نہیں چڑھا تھا کے کچن سے آنے والی آوازوں نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔۔۔۔

گڈ۔۔۔"اسے رات کے وقت شدید بھوک نے ستایا۔۔۔وہ چاہ کر بھی" سو نہیں پا رہی تھی۔۔۔اس لیے دبے پاؤں کمرے سے نکل کر کچن میں آئی ی۔۔۔فریج کھولا۔۔۔تا کے جو بھی ملے وہ کھا کر سونے چلی جائے۔۔۔اس کی نگاہ کسٹرڈ کے بھرے ہوئے کانچ کے بڑے پیالے پر

گ ئی۔۔۔۔اس نے سوچا پہلے چھوٹی پیالی دھو کر لائے تا کے اس میں سے حسبِ ضرورت کسٹرڈ نکال سکے۔۔۔یہی سوچ کر اس نے ایک کانچ کی چھوٹی پیالی اور چمچہ دھویا اور لا کر سلپ پر رکھا۔۔۔اور فریج کی جانب تیزی سے بڑی۔۔۔اسے ڈر لا حق تھا کے کوئی ی آنا جائے۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی محیب کو اسکی تندرستی کا علم ہو۔۔۔وہ اسی خوف میں جلد بازی سے سارے کام کر رہی تھی۔۔۔اس نے تیزی سے فریج کھولا۔۔۔اور کسٹرڈ سے بھرا پیالہ نکال کر فریج بند کیا۔۔۔بس فریج کا گیٹ بند کرنا تھا کے اپنا جانی دشمن اسے روبرو کھڑا نظر آیا۔۔۔اس نازک لڑکی کو دیکھتے ہی محیب کے ہونٹوں پر ایک لمحے کے لیے طنزیہ مسکراہٹ بکھر ئی ی۔۔۔۔

نجمہ اسے دیکھتے ہی ایک دو ثانیوں کے لیے سانس لینا تک بھول بیٹھی۔۔۔

اس کا خوبصورت چہرہ خوف کے مارے مکمل سفید پڑ گیا تھا۔۔۔جیسے اس نے کوئی ی بھوت دیکھ لیا ہو۔۔۔۔۔۔۔

بکرے کی ماں کب تک خیر منائے۔۔۔"ابھی اس کا جملہ مکمل بھی نہ ہوا" تھا۔۔۔کے مقابل کے ہاتھ سے مارے خوف کے کسٹرڈ سے بھرا کانچ کا پیالہ چھوٹ گیا۔۔۔۔

وہ محیب سے اِس قدر خوفزدہ تھی۔۔۔کے اسے یہ خیال بھی نہ رہا کے اس کے ہاتھ سے کانچ کا پیالہ گرا ہے۔۔۔اور وہ ننگے پاؤں ہے۔۔۔۔

اُس ستمگر سے وہ معصوم لڑکی اِس قدر وحشت زدہ تھی کے کانچ کے ٹکڑوں پر سے بھاگتی ہوئی ی اس کے پاس سے گزر گ ئی۔۔۔۔۔

محیب دیکھتا کا دیکھتا رہ گیا تھا۔۔۔

اسے علم تھا وہ نفرت کرتی ہے اُس سے۔۔۔۔ تھوڑا گھبرا بھی گ ئی ہے شادی کی پہلی رات کے بعد سے۔۔۔۔

مگر وہ اِس قدر خوفزدہ ہے کے کانچ کے ٹکڑوں سے خون آلود پیروں کے ساتھ گزر جائے۔۔۔اِس کا اندازہ نہیں تھا۔۔۔۔

وہ تیزی سے اس کے پیچھے عروسہ بیگم کے کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔

نکلو۔۔۔ابھی کے ابھی نکلو کمرے سے۔۔۔یو باسٹرڈ۔۔۔۔دفاع ہو جاؤ" یہاں سے۔۔۔" وہ خود کو بچانے کے لیے کمرے میں رکھا سامان جو بھی ہاتھ

میں آرہا تھا۔۔۔اس پر اندھا دھن پھینک رہی تھی۔۔۔۔یہ پرواہ کیے بغیر کے اس سے مقابل شدید زخمی ہو سکتا ہے۔۔۔۔

محیب اپنے کالج کے زمانے میں کرکٹ ٹیم کا کیپٹن رہ چکا تھا۔۔۔۔اسکی بولنگ اور بیٹنگ دونوں ہی دھواں دھار تھی۔۔یہی وجہ تھی کے وہ نجمہ کا اندھا دھن پھینکے جانے والا سامان باآسانی کیچ کر کے سائیڈ میں رکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے؟؟؟"عروسہ بیگم اپنے کمرے میں ہوتا شور سن۔۔۔نیند" سے ہڑبڑا کر اٹھیں۔۔۔۔۔ان کی نگاہ سب سے پہلے نجمہ پر گئی۔۔۔۔جو محیب پر اندھا دھن سامان پھینک رہی تھی۔۔۔یہ دیکھ وہ پریشان ہو کر بولیں۔۔۔

کمرے سے باہر جائی یں۔۔۔"محیب نے سرد نگاہ ان پر ڈالے غصے سے" کہا۔۔۔۔

بیٹا۔۔۔ابھی بچی ہے یہ۔۔۔میں اسے سمجھاتی ہوں۔۔۔تم تھوڑا وقت دو" اسے۔۔۔یہ ڈر گ ئی۔۔۔"وہ ابھی بیڈ سے اٹھتے ہوئے التجائی یہ انداز میں بول ہی رہی تھیں۔۔۔۔

میں نے کہا۔۔۔باہر جائی یں۔۔"اس بار وہ مزید سخت لہجے میں حکم صادر" کرنے لگا۔۔

تمھاری ہمت کیسے ہوئی ی میری مام سے اس طرح بات کرنے" کی۔۔۔"اس بار اس لڑکی نے ٹیبل لیمپ اٹھا کر محیب کے سر کا نشانہ لیا تھا۔۔۔۔

نجمہ۔۔۔میری بات سنو۔۔۔"وہ ابھی نجمہ کو سمجھانے کی کوشش کر رہی" رہی تھیں۔۔۔کے محیب نے لیمپ سیدھے ہاتھ سے کیچ کر۔۔۔عروسہ بیگم کو گھورتے ہوئے باہر جانے کا اشارہ کیا۔۔۔جس پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی کمرے سے باہر چلی گ ئ یں۔۔۔

مام۔۔۔"جیسے ہی نجمہ نے اپنی ماں کو کمرے سے باہر جاتے دیکھا۔۔۔وہ" تیزی سے ان کے پاس آنے لگی۔۔۔مگر راستے میں ہی محیب نے اس کا بازو اپنی گرفت میں لے کر اسے روک لیا۔۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔۔"وہ مسلسل اپنے دوسرے ہاتھ سے اسکے سینے پر اپنی" پوری جان سے مکے برسا رہی تھی۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے محیب نے اپنی پینٹ کی بیلٹ نکالی۔۔۔جسے دیکھتے ہی نجمہ مزید خوفزدہ ہو کر پوری جان سے کانپ اٹھی۔۔۔

محیب اس کے پُزور احتجاج کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے۔۔۔اسے اٹھا کر بیڈ پر لے گیا۔۔۔۔

اسکے دونوں ہاتھ بیلٹ سے باندھ کر۔۔۔بیلٹ کے دوسرے سرئے کو بیڈ کے سرہانے سے باندھ دیا۔۔

چھوڑ دو مجھے۔۔۔۔"وہ اب مزید لڑ نہیں سکتی تھی۔۔اس لیے اپنی " آنکھیں بند کرتے ہوئے۔۔۔روہانسہ آواز میں گویا ہوئی ی۔۔۔۔

محیب اسے چھوڑ کر دروازے کی جانب آیا۔۔۔۔

یہ کیاہورہاہے محیب؟؟۔۔۔یہ کیسی آوازیں تھیں؟؟۔۔یہ فرش پرخون" کس کاہے؟؟" نجمہ کااحتجاج اتناپُرزور تھاکے ملک مینشن کے تمام افراد کو کمرے سے نکلنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔ مبشرہ بیگم کمرے کے دروازے پر کھڑی اندر جھانک کر معاملے کا جائزہ لینے کی کوشش کرتے ہوئے بولیں۔۔۔۔

وہ الگ بات تھی انھیں اور ثوبیہ کو اچک اچک کر جھانکنے پر بھی کچھ خاص نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔

محیب نے مبشرہ بیگم کے سوالات کو مکمل اگنور کرتے ہوئے ملازمہ سے فرسٹ ایڈ باکس لانے کو کہا۔۔۔ جس پر وہ اثبات میں سر ہلا کر تیزی سے چلی گئی۔۔۔۔

میں کچھ پوچھ رہی ہوں محیب۔۔۔کیا کر رہے ہو؟؟"مبشرہ بیگم ایک بار" پھر اپنا سوال دہرانے لگیں۔۔۔

زیادہ کچھ نہیں۔۔۔۔ریکارڈ توڑنے کی کوشش ہے۔۔۔۔"اس نے" مفاہمانہ انداز میں مبشرہ بیگم پر بڑا گہرا طنز کیا تھا۔۔۔جسے سنتے ہی وہ نظریں شرم سے جھکانے پر مجبور ہوئی ی تھیں۔۔۔جبکے برابر میں کھڑی ثوبیہ کے سر کے اوپر سے فلائے کر گیا تھا محیب کا جواب۔۔۔۔

یہ لیں ماسٹر محیب۔۔۔"ملازمہ سے فرسٹ ایڈ باکس لیتے ہی وہ اندر داخل" ہو گیا۔۔اور دروازہ اندر سے لاک کر لیا۔۔۔۔

دراوزہ لاک ہونے کی آواز پر اس سہمی ہوئی ی لڑکی نے آنکھ کھولی۔۔۔۔

نجمہ نے اس کے ہاتھ میں فرسٹ ایڈ باکس نہیں دیکھا تھا۔۔۔جیسے ہی اسے واپس اپنی جانب آتا دیکھا۔۔۔آنکھیں خوف سے پھر بند کر لیں۔۔۔۔۔۔

اچانک اسے محیب کا ہاتھ اپنے سیدھے پاؤں پر محسوس ہوا۔۔۔اس نے تیزی سے آنکھیں کھولیں۔۔۔۔

یہ دیکھ وہ حیرت کے غوطے کھانے لگی کے محیب اس کا پاؤں پکڑ کر۔۔۔اس میں سے نرمی سے کانچ کے چھوٹے ٹکڑے نکال رہا ہے۔۔۔۔جو اس ستمگر کے خوف کے سبب اسے محسوس ہی نہیں ہوئے تھے۔۔۔۔

آہ۔۔۔"خوف کی شدت کم ہوئی ی۔۔۔تواب پاؤں میں چھبے ہوئے" کانچ کے ٹکڑوں کی تکلیف بھی محسوس ہونے لگی۔۔۔وہ شدتِ کرب سے کراہا اٹھی تھی۔۔

اس کے ری۔ایکشن پر۔۔۔ محیب نے بے یقینی کے عالم میں سر نفی میں جھٹکا۔۔۔"جب بھاگ رہی تھی تب تکلیف نہیں ہوئی اِسے؟؟" وہ منہ میں بڑبڑایا۔۔۔

محیب نے بہت نرمی سے دونوں پیروں پر سے خون پایوڈین سے صاف کیا۔۔ پھر پٹی باندھی۔۔۔

آہستہ سے فرسٹ ایڈ باکس کو سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔۔۔

وہ بہت تھک گیا تھا۔۔۔اپنا کورٹ اتار کر پاس رکھے صوفے پر ڈالا۔۔۔۔۔۔پھر ٹائی ی بھی۔۔۔

اس خوبصورت لڑکی سے بالکل چپک کر لیٹ گیا۔۔۔

نجمہ نے تیزی سے اپنا چہرہ دوسری سمت کیا۔۔۔۔

محیب اجلال ملک جو پاکستان کے ٹاپ بزنس مین کی لسٹ میں نمبر ون پر آتا تھا۔۔۔۔

وہ بیچلر جس کے خواب ناجانے کتنی لڑکیاں دیکھتی ہیں۔۔۔

وہ وجیہہ مرد جس کی ایک نگاہ دل کو دھڑکنے پر مجبور کر دے۔۔۔۔

وہ جو کسی کو ایک نگاہ بھر کر نہ دیکھے۔۔۔۔وہ آج خود بڑھ کر کسی لڑکی کے قریب آیا تھا۔۔۔

وہ عام امیر زادوں جیسا نہیں تھا۔۔۔جو اپنا آپ ہر ایری غیری پر گرا دیتے ہیں۔۔۔۔۔۔اس کے لیے اپنا آپ بہت خاص تھا۔۔۔۔جو اس نے پہلی رات ہی اپنے برابر میں موجود لڑکی کو بیوی ہونے کی حیثیت سے سونپ دیا تھا۔۔۔۔۔

مگر مقابل کی جانب سے احسان مندی کے بجائے اسے سخت بے رخی ملی۔۔۔جو اُسے بے انتہاء ناگوار گزر رہی تھی۔۔

پھر بھی کچھ نہ کہا۔۔۔۔

میرے ہاتھ تو کھول دو۔۔۔"وہ آنکھیں موندیں اس کے نازک کندھے" پر اپنا خوبصورت چہرہ رکھے ابھی سونے ہی لگا تھا۔۔۔کے نجمہ کی آواز نے اسے ڈسٹرب کیا۔۔۔۔

میں نے کہا۔۔۔کھولو مجھے۔۔۔میرے ہاتھ دکھ رہے ہیں۔۔۔"مقابل" نے کوئی ی ری۔ایکشن ہی نہ دیا۔۔۔جیسے سنا ہی نہ ہو۔۔۔۔

بہرے ہو گئی ے ہو کیا محیب۔۔م۔۔۔"نجمہ نے غصے میں اپنا" خوبصورت چہرہ محیب کے روبرو کیا۔۔۔اور جز بز ہو کر ابھی بول ہی رہی تھی ۔۔۔کے اچانک اس خوبرو نوجوان نے آنکھیں کھولیں۔۔۔۔

وہ نیلی آنکھیں آگ برساتی معلوم ہو رہی تھیں۔۔۔اگلے ہی لمحے اس نے اپنی شہادت کی انگلی اس کے گلابی ہونٹوں پر رکھی۔۔۔

خوف کے مارے اس نازک جان نے تھوک گلے میں نگلا۔۔۔۔

اگر اب ہلکی سی بھی آواز آئی ی تمھاری۔۔۔۔تو میں اٹھا کر تمھیں اپنے" کمرے میں لے جاؤں گا۔۔۔" وہ سخت لہجے اور مفاہمانہ انداز میں اسے وارننگ دے رہا تھا۔۔۔۔

اسکی دھمکی سنتے ہی نجمہ کی آنکھوں میں شادی کی پہلی رات گھومنے لگی۔۔۔۔شدتِ کرب سے اس نے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

محیب نے اسکے آنکھیں بند کرتے ہی انگلی اس کے ہونٹوں سے ہٹائی۔۔۔۔

اپنا سیدھا ہاتھ اس کی نازک کمر پر رکھ کر۔۔۔پھر آنکھیں موند لیں۔۔۔۔

کبھی کبھار انسان کو خود میں اور جانوروں میں کوئی فرق محسوس نہیں" ہوتا۔۔۔۔بلکے لگتا ہے وہ بہتر ہیں۔۔۔۔"اس نے بھیگی پلکوں کے ساتھ اپنے قریب لیٹے خوبرو نوجوان کو کدورت بھری نظروں سے تکتے ہوئے سوچا۔۔۔اس کے ہاتھ ابھی بھی بندھے ہوئے تھے۔۔۔

اسی غصے و غم کی ملی جھلی کیفیت میں اس نے ایک بار پھر جنونی انداز میں خود کو آزاد کرانے کی کوشش کی۔۔۔۔

وہ سو نہیں رہا تھا اس بات کا نجمہ کو پورا یقین تھا۔۔۔۔

کوئی ی کیسے سو سکتا ہے ایک انسان کو جانوروں کی طرح باندھ کر؟؟۔۔۔۔

ہاتھ تو آزاد نہ ہوئے البتہ کمر پر اس ستمگر کے ہاتھ کی قید مزید سخت ہوئی ی تھی۔۔۔۔

شادی کی پہلی رات کے ہر لڑکی خواب سجاتی ہے۔۔۔میں نے بھی سجائے'' تھے۔۔۔۔میں نے زارون کو ایک بار بلیک کرتے میں دیکھا تھا۔۔۔تب سے مجھے اس پر بلیک رنگ بہت اچھا لگتا تھا۔۔۔میں نے سوچا تھا اس کے لیے بلیک رنگ کی شیر وانی لوں گی۔۔۔نکاح پاکستان میں مام کے سامنے کریں گے۔۔۔چاہے پھر کسی مسجد میں ہی صحیح۔۔۔۔۔میں لال شرارہ نہیں پہنوں گی۔۔۔میں تو سفید شرارہ زیبِ تن کرؤں گی۔۔۔کیونکے زارون ہمیشہ کہتا

ہے میں سفید رنگ میں آسمانوں سے اترئی ی پری لگتی ہوں

اسے۔۔۔۔زارون۔۔۔۔۔" وہ چھت کی جانب منہ کر۔۔۔زارون کی محبت بھری نگاہوں کو یاد کر کے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع ہو گ ئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اِس ظالم شخص نے مجھے زارون سے زندگی بھر کے لیے جدا" کر دیا۔۔۔اب میں اُس کے قابل نہیں رہی۔۔۔۔سب ختم ہو گیا۔۔۔سب ختم ہو گیا۔۔۔میں تباہ و برباد ہو گ ئی۔۔۔" وہ زور زور سے چیخ چیخ کر رو رہی تھی۔۔۔۔

وہاں کوئ ی بہرا بھی موجود ہوتا تو اس کی درد بھری۔۔۔دل کو لرزا دینے والی چیخیں سن لیتا۔۔۔برابر میں لیٹا شخص تو پھر قوت سماعت والا تھا۔۔۔

خدا کرئے تم بھی ایک دن خون کے آنسو رو محیب اجلال ملک۔۔۔جیسے" میں رو رہی ہوں۔۔۔۔"اب اس نے اپنا چہرہ محیب کی جانب کیا تھا۔۔۔۔وہ اس کے منہ پر اسے کوس رہی تھی۔۔۔۔

پوری رات گزر گ ئی تھی روتے روتے۔۔۔۔

پھر نیند نے کب اس کی آنکھوں میں آکر بسیرا کیا۔۔۔اسے کچھ خبر نہیں۔۔۔۔۔

صبح جب اس کی آنکھ کھلی۔۔۔تو اس کے ہاتھ نہ صرف کھلے ہوئے بلکے محیب کے سینے پر تھے۔۔۔۔وہ اس سے بالکل لگ کر سو رہی تھی۔۔۔۔جیسے کوئی ی بہت محبت کرنے والا کپل سوتا ہے۔۔۔۔محیب کا ایک ہاتھ اس کی

گردن کے نیچے اور دوسرا کمر پر تھا۔۔۔وہ اسکے باہوں کے مکمل حصار میں تھی۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے۔۔۔بوکھلا کر تیزی سے اٹھ بیٹھی۔۔۔۔۔

اس کی حرکت کے سبب محیب کی بھی آنکھ کھلی۔۔۔۔

کمرے میں کھڑکیوں پر پردے ڈلے تھے۔۔۔اس لیے کمرے میں اندھیرا تھا۔۔۔صرف محیب کے سائیڈ والے لیمپ کی دھیمی لائٹ پورے کمرے میں ہلکی ہلکی روشنی کر رہی تھی۔۔۔۔۔

اس نے آنکھیں مسلتے ہوئے سامنے لگی گھڑی کو دیکھا۔۔۔۔

او۔نو۔۔۔"گھڑی دس بجارہی تھی۔۔۔وہ بہت لیٹ ہو گیا تھا۔۔۔"

تیزی سے اپنا کوٹ اٹھا کر۔۔۔کمرے سے باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

اللہ کرئے محیب اجلال ملک تمھارا ایکسیڈنٹ ہو جائے۔۔۔اور تم گھر" واپس ہی نہ آسکو۔۔۔"نجمہ نے اسے جاتا دیکھ زور زور سے بد دعائیں دیں۔۔۔

وہ بے بس لڑکی اور کر بھی کیا سکتی تھی۔۔۔

وہ دوبارا سونے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔مسلسل جاگ جاگ کر۔۔۔اس کے سر اور آنکھوں میں درد رہنے لگا تھا۔۔۔

ابھی اس نے آنکھیں بند کی ہی تھیں کے چھم سے زارون کا مسکراتا چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے آگیا۔۔۔اور وہ پھر سے شدتِ غم کی لذت محسوس کرنے لگی۔۔۔۔

اسے لگا اس کا کلیجہ پھٹ جائے گا اِس غم سے۔۔۔۔۔

پھر اچانک اسے خیال آیا کے ایک ہفتہ گزر گیا۔۔۔ مگر زارون نے اسے کال یا میسج نہیں کیا۔۔۔۔

یہ خیال آتے ہی وہ پریشان ہو گئی۔۔۔۔

وہ اپنے غم میں اتنی ڈوبی ہوئی ی تھی کے اس نے زارون کے ایک ہفتے سے اسے کانٹیک نہ کرنے کو محسوس ہی نہیں کیا تھا۔۔۔۔

وہ اٹھنا چاہتی تھی۔۔۔مگر دونوں پاؤں زخمی ہونے کے سبب وہ ہل بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔۔

مام۔۔۔مام۔۔۔"اس نے زور زور سے عروسہ بیگم کو آواز لگائی ی۔۔۔۔"

جی میڈم۔۔۔"اس کی آواز پر ایک ملازمہ نظریں جھکائے کمرے میں" داخل ہوئی ی۔۔۔

آپ کو کوئی ی کام ہے؟؟"اس نے نہایت مہذب انداز میں سوال" کیا۔۔۔

نجمہ حیرت سے ملازمہ کا چہرہ تکنے لگی۔۔۔۔

ملک مینشن کے ملازمین کب سے اُسے عزت دینے لگے؟؟۔۔۔

ہاں۔۔مام کہاں ہیں؟؟" وہ جیسے ابھی بھی بے یقینی سی کیفیت میں تھی۔۔۔۔پھر سر جھٹک کر۔۔۔استفسار کیا۔۔۔

مس عروسہ کپڑے دھو رہی ہیں۔۔۔" تیزی سے جواب آیا۔۔۔۔"

آپ کو کوئی ی کام ہے تو مجھ سے کہیں" وہ نجمہ کو پریشان ہوتا دیکھ" بولی۔۔۔

تم کیوں میرا کام کرنے لگیں؟؟" نجمہ الجھ کر استفسار کرنے لگی۔۔۔۔"

کیونکے ماسٹر محیب نے مجھے آپ کا خیال رکھنے کی سخت تاکید کی"
ہے۔۔۔ابھی تھوڑی دیر میں ڈاکٹرنی صاحبہ بھی آتی ہوں گی۔۔۔"اس کا
جواب نجمہ کے لیے بالکل غیر متوقع تھا۔۔۔۔

"ڈاکٹرنی کیوں؟؟"

"آپ کے پاؤں پر کل رات چوٹ لگی تھی ناں۔۔۔ویسے بڑی عجیب بات
ہے۔۔۔آپ زخمی پاؤں کے ساتھ کچن سے بھاگتی ہوئی ی کمرے میں
آئی یں کیسے؟؟۔۔۔"وہ حیرت سے پوچھ بیٹھی تھی۔۔۔۔

"سچ کہوں تو اس وقت مجھے ذرا بھی تکلیف نہیں ہوئی ی۔۔۔"وہ سچ کہ رہی
تھی۔۔۔وہ الگ بات ہے اس پر یقین کرنا مشکل تھا کے کوئی ی شخص کانچ

کے ٹکڑوں کے گوشت میں پیوست ہونے کے باوجود کہ رہا ہے۔۔۔اُسے تکلیف نہیں ہوئی ی۔۔۔۔

ایک بات کہوں۔۔۔ چھوٹا منہ اور بڑی بات ہے۔۔۔۔" وہ ڈر رہی تھی" کہنے میں۔۔۔

ہاں کہو۔۔۔" نجمہ نے اسے اجازت دی۔۔۔"

ماسٹر محیب کے خلاف بولنے والی زبانیں اس ملک مینشن میں تو کیا دنیا میں" نہیں رہ پاتیں۔۔۔۔یار ہیں تو زندگی موت سے بدتر ہوتی ہے۔۔۔جبکے آپ نہ صرف ان کے خلاف بول رہی تھیں بلکے انھیں خوب بددعاؤں سے بھی نواز رہی تھیں۔۔۔۔میں حیران ہوں اس کے باوجود انھوں نے پلٹ کر "آپ کو کچھ نہ کہا۔۔۔۔

نجمہ اس کی بات سن۔۔۔طنزیہ مسکرادی۔۔۔پھر بڑے جلے دل سے کہا۔۔۔۔"تمھیں نظر نہیں آتا۔۔۔روح ماردی ہے اس نے میری۔۔۔یہ تو فقط جسم ہے۔۔۔جسے تم صحیح سلامت دیکھ رہی ہو۔۔۔"

اس کی آنکھیں کرب کی شدت سے لال ہو رہی تھیں۔۔۔۔

وہ ملازمہ ایک دو ثانیوں کے لیے نجمہ کا سرخ و سفید چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔

الفاظ نہیں تھے اس کے پاس جواب کے لیے۔۔۔

اس لیے خاموش ہو گئی۔۔۔۔

کچھ لمحوں کے لیے پورے کمرے میں خاموشی طاری رہی۔۔۔

میرا نام قرۃ اُلعین ہے۔۔۔سب پیار سے مجھے عینی بلاتے ہیں۔۔۔آپ کو" کوئی ی کام ہو تو مجھے آواز دے دیجیے گا۔۔۔میں باہر ہی ہوں۔۔۔"اس کے کہنے پر نجمہ اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔

تھوڑی ہی دیر بعد وہ اپنے ساتھ ڈاکٹرنی کو لے کر دوبارا کمرے میں داخل ہوئی ی۔۔۔

Zubi Novels Zone

💞*Husny Kanwal*💞

وہ سر پکڑے اپنے کمرے کے ایک کونے میں بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

کمرے میں مکمل اندھیرا چھایا تھا۔۔۔

اسکی آنکھیں سرخ تھیں۔۔۔

وہ ٹوٹ چکا تھا۔۔۔کرچی کرچی ہو کر اس کا وجود بکھر چکا تھا۔۔۔

وہ نجمہ کو سرپرائی زدینے کی نیت سے پاکستان جانے والا تھا۔۔۔اس نے ٹکٹ بک کرلی تھی۔۔۔۔

آفس سے چھٹی بھی لے لی تھی۔۔۔۔

آفس سے کام نمٹا کر وہ تیزی سے بائی یک پر بیٹھا۔۔۔

وہ بہت خوش تھا۔۔۔آخر پورے پانچ دن بعد وہ اپنی دلربا سے واپس ملنے والا تھا۔۔۔

وہ مسلسل نجمہ سے رابطے میں تھا۔۔اس لیے وہ مطمئن تھا کے وہ پاکستان میں بالکل ٹھیک ہے۔۔۔

اس نے سوچ لیا تھا کے پاکستان جا کر نجمہ کے کزن کی شادی میں شریک ہو گا اور ساتھ ساتھ عروسہ بیگم سے خود نجمہ کا ہاتھ مانگے گا۔۔۔۔۔اسے علم تھا کے نجمہ ابھی تک عروسہ بیگم سے بات نہیں کر سکی ہے اس کے متعلق۔۔۔۔۔

جازع کی بارات میں ابھی ایک دن باقی تھا۔۔۔۔

وہ بائی یک چلاتے وقت یہی امیجن کر رہا تھا کہ نجمہ کا ری۔ایکشن کیا ہو گا اس کا سرپرائز دیکھ۔۔۔۔وہ یقینا بہت خوش ہو گی۔۔۔۔یہ سوچ کر مسکرانے لگا تھا۔۔۔۔

اسکی بائی یک سگنل پر رکی۔۔۔۔وہیں اس نے پہلی بار محسوس کیا کے کچھ لڑکے جو بائی یکس پر سوار ہیں اس کا پیچھا کر رہے ہیں۔۔۔

وہ بائی یک تیزی سے بھگانے لگا۔۔۔۔

ان بائی یکرز نے اسے مکمل طور پر گھیرے میں رکھا ہوا تھا۔۔۔

پھر ایک بائی یکر نے آگے سے آکر اس کا راستہ روکا۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ سمجھ پاتا۔۔۔اس سے قبل ہی وہ بائی یکر زاپنی اپنی بائی یکس سے اتر کر اس کے پاس آئے۔۔۔وہ سب ہیلمٹ پہنے ہوئے تھے۔۔۔

"کیا چاہیے تم لوگوں کو؟؟؟" وہ شریف بندہ تھا۔۔۔فوراہی گھبرا کر استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

"کچھ زیادہ نہیں۔۔۔بس تیری جان۔۔۔" یہ کہتے ہی ان میں سے ایک لڑکے نے زارون کا کالر پکڑ کر اسے بائی یک سے اتارا۔۔۔اور اس کے سر سے ہیلمٹ اتار کر روڈ پر پھینکا۔۔۔۔

"کیا؟؟۔۔۔مگر کیوں؟؟۔۔میں نے کیا کیا ہے؟؟۔۔۔" وہ گڑ بڑا کر پوچھنے لگا۔۔۔۔

اس کی تو کسی سے کوئی دشمنی بھی نہ تھی۔۔۔۔۔

ابھی وہ پوچھ ہی رہا تھا کے پیچھے سے کسی نے اس کی کمر پر زوردار لات ماری۔۔۔جس کے نتیجے میں وہ منہ کے بل زمین بوس ہوا۔۔۔۔

اس کا حسین چہرہ روڈ کی رگڑ سے سرخ ہوا۔۔۔۔

وہ ابھی خود کو سنبھال پاتا۔۔۔کے اس سے قبل ہی انھوں نے اس کے گرے ہوئے وجود پر لاتیں برسانا شروع کر دیں۔۔۔۔

ان ظالموں میں سے ایک نے اسے بے دردی سے روڈ سے اٹھا کر اپنے روبرو کھڑا کیا۔۔۔پھر اس کے منہ پر زوردار مکا دے مارا۔۔

زارون کے منہ سے خون نکل کر زمین پر تیزی سے گرنے لگا۔۔۔۔

آہہہ۔۔۔۔"وہ غصے سے بپھر کر جوابی کارروائی کرنے کی نیت سے" میدان،ل س اترا۔۔۔

اپنی پوری طاقت کے ساتھ اُس مکا مارنے والے کا ایک ہاتھ سے گلا دبانے لگا۔۔۔۔

پیچھے سے ان میں سے ایک نے اس نیہتے لڑکے کے سر پر ہاکی کی اسٹک سے وار کیا۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے اسے اپنے ارد گرد سب گھومتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

ان لڑکوں نے اس کے پیروں پر پے در پے ڈنڈے مارے۔۔۔وہ بری طرح درد کی شدت سے چیخنے لگا۔۔۔۔

یہ تو قسمت نے ساتھ دیا تھا اس لڑکے کی۔۔۔

یا شاید دعاؤں کے حصار میں تھا۔۔۔۔کے پولیس کی گاڑی کے ہارن کی آواز ان لوگوں کے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔۔

وہ سب ڈر کے مارے تیزی سے زارون کو اسی حالت میں چھوڑ کر بھاگے۔۔۔۔۔

زارون درد کی شدت سے بے ہوش ہو گیا تھا۔۔۔۔

جب ہوش آیا تو معلوم ہوا کے وہ چلنے کی صلاحیت سے محروم ہو چکا ہے۔۔۔۔

ڈاکٹر کے مطابق وہ اب کبھی اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکے گا۔۔۔۔

ایک ہفتے سے زیادہ ہو چکا تھا اِس حادثے کو گزرے۔۔۔۔وہ ہسپتال سے کل ہی گھر لوٹا تھا اپنے والدین کے ساتھ۔۔۔۔

یہ صدما اسے مار رہا تھا کے وہ اپاہج ہو چکا ہے۔۔۔۔

اسے بار بار نجمہ کا خیال ستا رہا تھا۔۔۔۔

اس کا کہا جملہ۔۔۔کے واپس آکر شادی کی شاپنگ ساتھ کرے گی۔۔۔اسے پل پل ہزار موتوں سے ہمکنار کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ نہیں چاہتا تھا نجمہ اُسے اِس حال میں دیکھے۔۔۔اور محبت کی جگہ اُس پر ترس کھائے۔۔۔۔

جن آنکھوں میں وہ بے پناہ محبت دیکھنے کا عادی ہے۔۔۔ان میں ترس ابھرتے دیکھنے کی۔۔۔اس لڑکے میں ہمت نہ تھی۔۔۔

اک عاشق کی موت کے مترادف ہے اپنے محبوب کی آنکھوں میں اپنے لیے ترس دیکھنا۔۔۔۔

پھر وہ نجمہ کے پاؤں کی زنجیر بھی تو نہیں بننا چاہتا تھا۔۔۔وہ اچھی طرح واقف تھا نجمہ کے سنہرے خوابوں سے۔۔۔۔

یہی وجہ تھی کے اس نے اپنے والدین سے کہ دیا تھا کے نجمہ کو اس کے ساتھ ہوئے حادثے کے متعلق کچھ نہ بتائی یں۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

Zubi Novels Zone

بہت دیر سے بیل رنگ ہو رہی تھی۔۔۔

اس کا کال ریسیونہ کرنا نجمہ کے دل میں برے برے خیالات لا رہا تھا۔۔۔۔

ایک وقت ذہن میں یہ خیال بھی آیا کے اگر اس نے پوچھا ابھی تک واپس کیوں نہ آئی یں تو کیا جواب دے گی؟؟؟۔۔۔۔۔۔اسے کیسے بتائے گی اپنے پر گزری قیامت کے متعلق۔۔۔۔کیا وہ اتنا حوصلہ رکھتا ہے کے سن سکے؟؟۔۔۔۔

آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے۔۔اور لبوں پر فقط ایک ہی دعا تھی کے وہ صحیح سلامت ہو۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔"وہی جانتا ہے کس دل سے کال ریسیو کی تھی اسنے۔۔۔"

اَلسَلامُ عَلَیکُم"اس کی نرم آواز سنتے ہی جیسے دل میں برپا شور تھوڑا خاموش" ہوا تھا۔۔۔آنکھیں دو تین ثانیوں کے لیے شدتِ کرب سے بند ک ئی یں۔۔۔۔پلکیں بھیگ رہی تھیں اس حسین لڑکی کی۔۔۔۔۔پھر اپنے

بکھرتے جذبات پر قابو پاتے ہوئے اسے سلام کیا۔۔۔جیسے وہ ہمیشہ کیا کرتی تھی۔۔۔

وَعَلَیکُم السَّلَام" مقابل نے بھی کچھ لمحوں کے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔منو" پتھر اپنے دل پر رکھے۔۔۔آواز کو قدرے نارمل رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

مجھے ت تم۔۔۔۔۔ تمھیں کچھ۔۔۔ب۔۔۔ب۔۔۔بتانا ہے۔۔۔"وہ" اپنی ناک سے بہتا پانی ہاتھ سے صاف کر۔۔۔اٹک اٹک کر بولی۔۔۔۔اسکی آواز بھری بھری معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔

تم ٹھیک تو ہو ناں وہاں؟؟"اس کی آواز نے زارون کو فکر مند کیا۔۔۔وہ" اگلے ہی لمحے تیزی سے استفسار کرنے لگا۔۔۔

وہ اسے پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔نہ ہی اسکی جان کو خطرے میں ڈالنا چاہتی تھی۔۔۔اس لیے بمشکل اپنی حالت پر قابو پاتے ہوئے "کہا۔۔۔"ہاں۔۔۔

بس یہ کہتے ہی اس نے اسپیکر پر ہاتھ رکھا۔۔۔اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔

"نجمہ۔۔۔۔۔۔"بے دردی سے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے سیل واپس کان پر لگایا۔۔۔۔

مجھے۔۔۔مجھے بھی بہت ضروری بات شئی رکرنی ہے تم سے"زارون"
نے ایک گہرا سانس ہوا میں خارج کرنے کے بعد کہا۔۔۔جیسے ہمت جمع کی وہ
بولنے کی۔۔۔۔

اچھا۔۔۔کیا؟؟"وہ تجسس سے استفسار کرنے لگی۔۔۔اُس لمحے وہ بالکل"
خالی ذہن تھی۔۔۔۔

اُس کے تو گمان میں بھی نہ گزرا تھا جو مقابل کی جانب سے جواب ملا۔۔۔۔

ایسا جواب جو اس کے دل کو گہرا روگ لگا گیا۔۔۔۔

جسے سنتے ہی اسے اپنے ارد گرد اندھیرا چھاتا ہوا نظر آیا۔۔۔

مجھے۔۔۔۔۔مجھے میرے باس کی بیٹی نے پرپوز کیا تھا۔۔۔۔تم تو جانتی" ہو میں شروع سے بڑا وکامیاب بزنس مین بننے کے خواب دیکھتا آیا ہوں۔۔۔۔باس کی ایک ہی بیٹی ہے۔۔۔شادی کے بعد باس سارا بزنس اپنے داماد کے ہینڈاوور کر دیں گے۔۔۔یہ بہت بڑا موقع تھا مجھ جیسے مڈل کلاس بندے کے لئے۔۔۔میں ڈیڈ کی طرح زندگی بھر مڈل کلاس بن کر نہیں رہنا چاہتا۔۔۔۔نہ ہی میں چاہتا ہوں کے تم مام کی طرح کام کر کر کے پوری زندگی گزارو۔۔مجھے لگتا ہے ہم دونوں ایک دوسرے کے لئے صحیح میچ نہیں ہیں۔۔۔۔اس لیے میں نے عنابیہ کو ہاں کر دی۔۔۔۔ہماری نیکسٹ منتھ شادی ہے۔۔۔۔ایس آفرینڈ میں چاہتا ہوں تم میرے فیصلے میں میرا ساتھ دو۔۔۔۔اگر تم واقعی مجھ سے محبت کرتی ہو تو پلیز مجھے میرے روشن مستقبل کی طرف بڑھنے سے نہ روکنا۔۔۔مجھے عنابیہ کو ہاں کرنے کے بعد ابھی تک یہ گلٹ ہے کے میں تمھارے ساتھ ٹھیک نہیں کر رہا۔۔۔۔مگر۔۔۔یار لائف میں بار بار ایسے مواقع نہیں ملتے۔۔۔۔"دل

پر منو پتھر رکھ۔۔۔اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔آنکھیں اور ناک سرخ تھیں اس کی۔۔۔۔دردِ غم کی شدت سے اُسے اپنا سینہ پھٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

اس نے کہاں سوچا تھا زندگی ایک دن ایسا بھی موڑ لے گی۔۔۔کے وہ خود اپنی جان کو۔۔۔۔خود سے دور کرئے گا۔۔۔۔

وہ نجمہ کی بہتری چاہتا تھا۔۔۔

وہ اپنی نظر میں اُس حسین گڑیا کے قابل نہیں رہا تھا۔۔۔۔

تم سن رہی ہو ناں؟؟" بہتے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ۔۔۔اس نے" استفسار کیا۔۔۔

مگر دوسری جانب سے کوئی ی جواب موصول نہ ہوا۔۔۔۔

نجمہ۔۔۔۔"اس نے پھر مخاطب کیا۔۔۔۔مگر وہ وہاں ہوتی تو جواب دیتی"
ناں۔۔۔۔وہ تو سکتے کی کیفیت میں چلی گ ئی تھی۔۔۔۔

اسے لگا آج وہ پھر ایک بار مر گ ئی۔۔۔۔

وہ واقف تھی زارون کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔۔۔۔اور اتنا سنگین مزاق وہ کر نہیں سکتا۔۔۔۔

سیل اس کے ہاتھ سے بیڈ پر گر گیا۔۔۔۔

زارون۔۔۔اس کی محبت۔۔۔اسکی زندگی۔۔اسکا جنون۔۔۔۔اسکا مان۔۔۔۔جس کا ساتھ پانے کے لیے وہ موت کا سامنا کرنے سے بھی نہیں ڈر رہی تھی۔۔۔۔

اور دیکھو ذرا۔۔۔آج وہ ہی ساتھ چھوڑ گیا تھا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ گھر میں داخل ہوتے ہی عروسہ بیگم کے کمرے کی جانب آیا تھا۔۔۔۔

ملازمہ سے نجمہ کی طبیعت دریافت کی۔۔۔۔اس نے بتایا کے فون پر کسی سے بات کی ہے۔۔۔اس کے بعد سے ابھی تک ان کے کمرے سے کوئی ی آواز نہیں آئی ی۔۔۔۔

کمرے میں داخل ہوا۔۔۔تو وہ سامنے بیڈ پر بیٹھی نظر آئی ی۔۔۔۔

اسے اک نگاہ دیکھ کر۔۔۔دروازے سے ہی واپس لوٹ گیا۔۔۔۔

محیب بیٹا۔۔۔۔ کھانا لگ گیا ہے۔۔۔۔"عروسہ بیگم اسے کمرے سے نکلتے" ہی سامنے سے آتی نظر آئی یں۔۔۔۔وہ جانے لگا تو انھوں نے بڑی محبت سے کہا۔۔۔۔

نجمہ نے کھانا کھایا؟؟؟"اس کے سوال نے عروسہ بیگم کو حیران کیا" تھا۔۔۔ محیب اجلال ملک کب سے کسی کے کھانے پینے کی فکر رکھنے لگا؟؟؟۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

ہمم۔۔۔میں اپنے کمرے سے فریش ہو کر آرہا ہوں۔۔۔جب تک آپ" میرا کھانا اپنے کمرے میں لگوائی یں۔۔۔"وہ سنجید گی سے کہ کر سیڑھیاں چڑ گیا۔۔۔

عروسہ بیگم تو حیرت کے غوطے ہی کھاتی رہ گ ئی یں تھیں۔۔۔

وہ صرف نجمہ کی خاطر ان کے کمرے میں کھانا کھانے والا تھا۔۔۔اتنی مثبت تبدیلی پر وہ کیو نکر خوش نہ ہو تیں۔۔۔۔

وہ فریش ہو کر عروسہ بیگم کے کمرے میں آیا۔۔۔۔

سارا کھانا شیشے کی ٹیبل پر سجا دیا گیا تھا۔۔۔

نجمہ بیٹا۔۔۔کیا ہو گیا ہے تمھیں؟؟۔۔۔۔شام سے اسی حالت میں بیٹھی ہوئی ہو۔۔۔۔"عروسہ بیگم اس کی حالت سے انجان۔۔۔فکر مند لہجے میں۔۔۔۔اس کے چہرے پر بڑی محبت سے ہاتھ رکھ کر کہنے لگیں۔۔۔

نجمہ۔۔۔۔۔بچہ کیا ہوا ہے؟؟۔۔۔"وہ اب نجمہ کے سامنے بیٹھ کر" پریشان ہو کر پوچھنے لگیں۔۔۔۔

میری جان۔۔۔۔کیوں اپنی ماں کو پریشان کر رہی ہو۔۔۔بتاؤ ناں۔۔۔۔" کیا ہوا ہے؟؟۔۔"وہ بڑی محبت سے دونوں ہاتھوں سے اس کے حسین چہرے پر پیالہ بنا کر استفسار کر رہی تھیں۔۔۔

مجھے نہیں بتائے گی کیا ہوا ہے۔۔۔۔میں تو ماں ہوں ناں تیری۔۔۔اور"
"اس سے بھی بڑھ کر تیری دوست۔۔۔

مام۔۔۔۔مام زارون شادی کر رہا ہے۔۔۔"بس اتنا کہ کر وہ اپنی ماں کے"
سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔

اس کا جملہ سنتے ہی۔۔۔۔محیب کے تن بدن میں آگ لگی تھی۔۔۔۔

اس سے زیادہ بے غیرت نہیں بن سکتا میں۔۔۔۔کے میری بیوی میرے"
سامنے بیٹھ کر اپنے عاشق کے لیے روئے۔۔۔اور میں خاموشی سے
سنو۔۔۔"خود سے ہم کلامی کرتے ہوئے۔۔۔اس نے سامنے رکھا کانچ کا
گلاس پوری طاقت سے زمین پر دے مارا تھا۔۔۔

جس کے ٹوٹنے کی آواز پر عروسہ بیگم اور نجمہ چونکے۔۔۔۔اور محیب کی جانب متوجہ ہوئے

عینی بھی تیزی سے کمرے میں آئی ی تھی۔۔۔

دل چاہا سامنے بیٹھی لڑکی کا حشر کر دے۔۔۔۔۔۔ مگر پھر اچانک وہ چیخیں یاد آنے لگیں۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں بیٹھ کر سر جھکائے رونا۔۔۔۔

وہ گرتے ہوئے پتے۔۔۔۔

وہ تکلیف۔۔۔۔۔

وہ وعدہ۔۔۔۔۔

اُس لمحے وہ خون کے گھونٹ پی گیا تھا۔۔۔۔۔

الفاظوں کی مار نہ ماری۔۔۔نہ ہی ہاتھوں کی۔۔۔۔صرف آنکھوں ہی آنکھوں میں اس لڑکی کو بتایا۔۔۔۔یہ حد ہے اس کے صبر کی۔۔۔۔اور دوبارا اسکے صبر کو آزمانے کی غلطی نہ کرئے۔۔۔۔

اس کی آنکھیں آگ بگولہ تھیں۔۔۔

اس سے پہلے عروسہ بیگم نے محیب کو اتنے غصے میں کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔

وہ دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بنا کر۔۔۔جیسے اپنے غصے کو قابو کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

نجمہ کے نزدیک محیب کے غصے کی کوئی ی اہمیت نہ تھی۔۔۔اور نہ ہی وہ خوفزدہ ہوئی ی۔۔۔۔

جس کا سب پہلے ہی تباہ ہو گیا ہو وہ اب کیوں ڈرئے ؟؟۔۔۔۔

ڈر تو محبت سے وابستہ ہوتا ہے۔۔۔۔۔

اور اب محبت نامی کوئی ی جذبہ نہیں بچا تھا اُس لڑکی کے دل میں۔۔۔۔

وہ بلا خوف اس کی نیلی آنکھوں میں جھانک رہی تھی۔۔۔۔جو محیب کے غصے کو مزید ہوا دے رہا تھا۔۔۔۔

جیسی ماں ویسی بیٹی۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے کہ کر کمرے سے چلا" گیا۔۔۔۔

نجمہ جانتی تھی وہ گالی دے کر گیا ہے۔۔۔۔

کیونکے وہ آج تک اسکی ماں کو وحشیہ بلاتا آیا ہے۔۔۔آج وہ اسے بھی وحشیہ کا خطاب دے گیا تھا۔۔۔۔۔

دو دن گزر چکے تھے مگر اسنے پانی تک کو ہاتھ نہ لگایا تھا۔۔۔نا جانے کیوں خود کو سزا دے رہی تھی وہ۔۔۔۔شاید ناراضگی تھی۔۔۔۔مگر کس سے

؟؟۔۔۔زارون سے؟؟۔۔۔اپنی قسمت سے؟؟۔۔۔یا اپنی بے بسی سے؟؟۔۔۔

عروسہ بیگم ہاتھ میں کھانا لیے بیٹھی تھیں۔۔۔بڑی محبت سے اسے سمجھا رہی تھیں۔۔۔۔جب بات نہ بنی۔۔۔تو منتیں کرنے لگیں۔۔۔۔

اپنی جان سے عزیز بیٹی کی حالت پر وہ خون کے آنسو رو رہی تھیں۔۔۔۔

اس کے ہونٹ سفید پڑ گئے تھے۔۔۔۔

جسم کمزور و نڈھال۔۔۔۔

ناجانے کیا ڈھونڈ رہی تھیں اس کی نگاہیں چھت پر؟؟۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

"وہ لائبریری میں بیٹھا کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا کے عینی چائے لے کر آئی۔۔۔

اس نے چائے رکھی اور وہیں ادب سے سر جھکائے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

محیب نے بغیر اسکی جانب دیکھے ہاتھ سے جانے کا اشارہ کیا۔۔۔۔

مگر وہ پھر بھی اپنی جگہ سے نہ ہلی۔۔۔

"ماسٹر محیب۔۔۔۔ نجمہ میڈم نے دو دن سے کچھ کھایا پیا نہیں۔۔۔بس بیڈ پر بے جان بت کی طرح لیٹی رہتی ہیں۔۔۔اور اوپر چھت کو دیکھتی رہتی ہیں۔۔۔میں نے انھیں اسی حالت میں سوتے اور جاگتے دیکھا

ہے۔۔۔اِس طرح تو وہ مر جائیں گی۔۔۔"عینی بہت پریشان ہو گئی تھی نجمہ کو لے کر۔۔۔۔

اسے لگا کے محیب کو نجمہ کی حالت کے متعلق آگاہ کرنا چاہیے۔۔۔۔

عینی محیب کے چہرے کو تک رہی تھی۔۔۔جو پوری بات سننے کے بعد بھی پر سکون انداز میں کتاب پڑھنے میں مگن تھا۔۔۔

شاید انھیں میڈم نجمہ کے جینے مرنے سے کوئی فرق ہی نہیں" پڑتا۔۔۔کتنے سکون سے بیٹھ کر کتاب پڑھ رہے ہیں۔۔۔۔پتھر دل کہیں کے۔۔۔"وہ انتظار میں تھی کے محیب کچھ کہے۔۔۔مگر اسنے صرف ہاتھ ہلا کر جانے کا اشارہ کیا۔۔۔۔جس پر وہ کڑتی ہوئی لائبریری سے نکلی۔۔۔۔

بے وقوف لڑکی۔۔۔"اس نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔۔۔اور کتاب بک" شیل میں رکھ کر لائبریری سے نکلا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

اُسے کمرے میں داخل ہوتا دیکھ۔۔۔عروسہ بیگم بیڈ سے اتر کر سائیڈ میں کھڑی ہو گ ئی یں۔۔۔

اُس نے ہلکا سہ گردن کو جمبش دے کر۔۔۔۔عروسہ بیگم کو باہر جانے کا اشارہ کیا۔۔۔۔جس پر وہ دونوں میاں بیوی کو کمرے میں اکیلا چھوڑ کر باہر چلی گ ئی یں۔۔۔۔

اٹھو۔۔۔ہم ہسپتال جارہے ہیں۔۔۔"وہ نجمہ کے سر پر کھڑے ہو کر" حاکمانہ انداز میں گویا ہوا۔۔۔۔

ایسا لگا جیسے اسکی آواز کمرے کی خاموشی میں کہیں دب گ ئی ہو۔۔۔۔

اس نے نجمہ کا سر تا پاؤں جائزہ لیا۔۔۔آنکھوں کے نیچے کالے کالے حلقے۔۔۔۔سفید خشک ہونٹ۔۔۔نڈھال و کمزور سہ جسم۔۔۔۔بے رونق آنکھیں۔۔۔۔جیسے کوئی ی رنگ ہی نہ ہو ان میں۔۔۔مرجھایا ہوا چہرہ۔۔۔۔اجڑے ہوئے بال۔۔۔۔

کیا حالت کرلی تھی اس لڑکی نے اپنی۔۔۔۔

تھوڑی دیر تک ماحول پر خاموشی طاری رہی۔۔۔

گڈ۔۔۔تو بھوکا پیاسا مرنے کا ارادہ ہے تمھارا۔۔۔کیری اون۔۔۔میں" نہیں روکوں گا تمھیں۔۔۔بلکے ایک کام کرتا ہوں۔۔۔تمھاری ماں کا بھی کھانا پینا رکوا دیتا ہوں۔۔ویسے بھی انھیں اِس گھر سے تحفظ اور کھانا پینا تمھارے توسط سے ملتا آیا ہے۔۔۔جب تم ہی نہیں رہو گی تو ہم۔۔۔۔"اس کے الفاظ سنتے ہی وہ حواسوں میں لوٹی تھی۔۔۔۔۔ابھی اُس ستمگر کا جملہ مکمل بھی نہ ہوا تھا کے وہ تڑپ کر اٹھی۔۔۔۔

کیا چاہیے تمھیں مجھ سے؟؟۔۔۔۔جینے نہیں دے رہے کم از کم مرنے تو" دو۔۔۔میں نے کیا بگاڑا ہے تمھارا؟؟۔۔۔۔"وہ چنگھاڑتے ہوئے استفسار کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ پہلی بار تھا زندگی میں۔۔۔۔کے کوئی ی محیب اجلال ملک پر اونچی آواز سے چیخ رہا تھا۔۔۔اور وہ پھر بھی صبر کا دامن تھامے پُر سکون کھڑا تھا۔۔۔۔

وہ نڈھال لڑکی اُس کا صبر آزما رہی تھی۔۔۔۔

خود چلو گی یا اٹھا کر لے جاؤں؟؟"اس کے سوالوں کو مکمل اگنور" کر۔۔۔۔وہ اپنی پیشانی مسلتے ہوئے لاپرواہی سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

فقط اپنا معزز وجود لے کر یہاں سے دفع ہو جائی یں۔۔۔"نہایت مہذب" انداز میں مقابل کو ذلیل کیا تھا اس نڈھال لڑکی نے۔۔۔۔

اسکا جواب سنتے ہی محیب نے اپنا سر نفی میں جھٹکا۔۔۔جواب توقع کے عین مطابق ہی ملا تھا۔۔۔۔

وہ واقف تھا نجمہ کتنی ٹیڑھی کھیر ہے۔۔۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے اس نازک ونڈھال لڑکی کو اپنی باہوں میں برائیڈل اسٹائل میں اٹھایا۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔۔تم ہر بار زبردستی نہیں کر سکتے میرے" ساتھ۔۔۔۔"بھوکا پیاسا رہنے کے سبب وہ بہت کمزوری محسوس کر رہی تھی اپنے پورے جسم میں۔۔۔۔حالت تو یہ تھی کے ہاتھ پاؤں ٹھیک طرح کام تک نہیں کر رہے تھے۔۔۔۔بچی کچی اپنے وجود میں ہمت جمع کر۔۔۔۔اسنے احتجاج کرنا چاہا تو سوائے زبان کے جسم کے کسی دوسرے اعضاء نے اسکا ساتھ نہ دیا۔۔۔۔

ایک تو مجھے سمجھ نہیں آرہا۔۔آخر محیب اس لڑکی کے اتنے نخرے کیوں'' برداشت کررہاہے''محیب اور نجمہ کو باہر جاتادیکھ۔۔۔۔مبشرہ بیگم چڑتے ہوئے بولیں۔۔۔۔

محیب نے اسے کار میں بیٹھایااور خود اسکی سیٹ بیلٹ باندھی۔۔۔۔

محیب دوسری سائیڈ سے آکر کار کا گیٹ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔۔۔اور کار اسٹارٹ کی۔۔۔۔

کار کا اے۔سی اون ہوتے ہی نجمہ کی آنکھیں نیند سے بند ہونے لگیں۔۔۔۔

بی پی لو کے سبب اسے بہت نیند آرہی تھی صبح سے۔۔۔

اس کے وجود میں ذرا سی بھی ہمت باقی نہ رہی تھی محیب سے لڑنے کی۔۔۔۔

وہ غنودگی کے عالم میں تھی۔۔۔ مگر اس کا ذہن کام کر رہا تھا۔۔۔

اسے لگا وہ مر جائے گی۔۔۔۔

یہ اسکی آخری سانسیں ہیں۔۔۔۔

وہ جیسے دل ہی دل خوش ہوئی ی۔۔۔۔

کے اسے زندگی کے ہر غم سے بس کچھ ہی لمحوں بعد نجات مل جائے گی۔۔۔۔

اسے اچانک اپنے ار گرد دھواں نظر آنے لگا۔۔۔۔

اس دھوئیں میں سے ایک شخص سفید لباس میں اسکی جانب چلتے ہوئے آئے۔۔۔۔

وہ اس کے والد تھے۔۔۔۔ جنھیں دیکھتے ہی اسے لگا وہ مر کر اپنے والد کے پاس پہنچ چکی ہے۔۔۔۔

اس کے چہرے پر ایک دلفریب مسکراہٹ ابھری۔۔۔وہ تیزی سے بھاگتی ہوئی اپنے والد کے سینے سے جا لگی۔۔۔۔

"وہ روہانسہ لہجے میں اپنے والد سے گویا ہوئی۔۔۔۔ڈیڈ۔۔۔۔۔۔۔اب مجھے چھوڑ کر مت جائیے گا۔۔۔۔۔۔"

وہ ان کے سینے سے لگ کر ابھی رو ہی رہی تھی کے اسے اچانک محسوس ہوا کے کسی نے اسکا ہاتھ مضبوطی سے تھاما ہو۔۔۔۔

وارڈ میں vip اس نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں۔۔۔تو وہ ہسپتال کے تھی۔۔۔۔اس کا ذہن ٹھیک طرح کام نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔

اس کی نگاہ سب سے پہلے اپنے الٹے ہاتھ پر گئی۔۔۔

اس کے الٹے ہاتھ میں ڈرپ چڑھائی ی جا رہی تھی۔۔۔۔

پھر اس نے اپنی دائی یں جانب دیکھا۔۔۔۔

ایک لمحے کے لیے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا۔۔۔۔

محیب اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے بیڈ پر اپنا سر رکھ کر سو رہا تھا۔۔۔۔

صرف ہاتھ ہی تو تھام رکھا تھا اُس نے۔۔۔۔ مگر پھر بھی دل کو عجیب سہ کچھ ہوا۔۔۔۔

جیسے دل کے کسی کونے میں اُسکے عمل نے کوئی ی نرم گوشہ پیدا کیا ہو۔۔۔۔

وہ چاہتا تو آرام سے سامنے صوفے پر سو سکتا تھا۔۔۔ پھر اِس طرح آن_ کمفرٹیبل حالت میں سونے کی کیا ضرورت تھی؟؟۔۔۔۔وہ محیب اجلال ملک تھا۔۔۔اس سے وہ نازک صفت لڑکی ویسے بھی کسی اچھائی ی کی امید نہیں رکھتی تھی۔۔۔۔

کیاہو گیا نجمہ ؟؟۔۔۔صرف ہاتھ ہی تو پکڑا ہے اسنے۔۔۔ہو سکتا ہے اس"

"ڈر سے پکڑ رکھا ہو کے کہیں تم بھاگ نہ جاؤ۔۔۔۔

پھر چند لمحوں بعد

اِسے اچھی طرح علم ہے میں بھاگ نہیں سکتی۔۔۔اپنی ماں کو اِن ظالموں"

"میں تنہاء چھوڑ کر۔۔۔۔۔پھر کیوں پکڑا ہے اس نے میرا ہاتھ ؟؟

وہ جیسے خود سے ہی الجھ رہی تھی۔۔۔۔اور خود جواز تلاش کر رہی تھی اُس خوبرو نوجوان کے عمل کا۔۔۔۔جو بے خبر ہاتھ تھامے سو رہا تھا۔۔۔۔

آہستگی سے اپنا ہاتھ اس سے چھڑانے کی کوشش کی۔۔۔مگر کامیاب نہ ہو سکی۔۔۔کیونکے اسکی پکڑ نیند میں ہونے کے باوجود کافی مضبوط تھی۔۔۔۔

یہ بات اسے عجیب لگی۔۔۔کیونکے نیند میں انسان کا پورا جسم ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔۔۔۔

تو پھر اس خوبرو نوجوان کی پکڑ کیوں اس کے ہاتھ پر ڈھیلی نہیں ہوئی ی تھی۔۔۔۔

ایسا تو تب ہوتا ہے جب انسان کی قوت ارادی پختہ ہو۔۔۔تبھی وہ نیند میں" بھی اُس چیز پر پکڑ مضبوط رکھتا ہے۔۔۔۔

تو کیا یہ سونے سے قبل پختہ ارادہ کر کے سویا تھا کے میرا ہاتھ نہیں چھوڑئے گا؟؟؟۔۔۔۔"وہ بے یقینی سے خود کلامی کر رہی تھی۔۔۔۔

افف۔۔۔۔کچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہوں میں۔۔۔لگتا ہے دوائی یوں کا گہرا" اثر ہو رہا ہے میرے ذہن پر"اس نے یہ کہ کر دوبارا آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

پوری رات دونوں نے ہسپتال میں ہی گزاری تھی۔۔۔

صبح جب نجمہ کی آنکھ کھلی تو ایک نرس اس کے پاس کھڑی ڈرپ چینج کر رہی تھی۔۔۔۔

" میم آپ اٹھ گ ئی یں۔۔۔۔اب کیسا محسوس کر رہی ہیں؟؟"نرس نے مسکراتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔

کافی بہتر۔۔۔۔"اس نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

آرام سے۔۔۔ کھانا پینا وقت پر کھایا کریں۔۔۔ڈائٹنگ کے چکر میں آپ" نے اپنے ہسبینڈ کو کتنا پریشان کیا ہے کل۔۔۔پتا ہے کتنا بی پی لو تھا آپ کا۔ "نرس نے اس کی کمر کے پیچھے تکیہ لگا کر۔۔۔اسے بیٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ڈائٹنگ؟؟؟"وہ نا سمجھی سے۔۔۔۔"

ویسے اتنی خوبصورت فیگر ہے آپ کی۔۔۔ بالکل ماڈلز جیسی۔۔۔۔پھر" آپ کو ڈائٹنگ کی کیا ضرورت؟؟؟"نرس الجھ کر پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

میں۔۔۔۔"وہ ابھی جواب دینے ہی لگی تھی کے کمرے میں محیب داخل"
ہوا۔۔۔

او۔۔۔آپ کے ہسبینڈ آگ ئی ے۔۔۔۔"نرس نے محیب کو دیکھتے"
ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔

اور کتنی دیر لگے گی؟؟"محیب نے سنجیدگی سے استفسار کیا۔۔۔۔"

سر بس یہ لاسٹ ڈرپ ہے۔۔۔آدھا گھنٹہ اور ویٹ کر لیں۔۔۔پھر آپ"
پیشنٹ کو ڈس چارج کروا سکتے ہیں"نرس کی آنکھوں میں الگ سی ہی چمک
ابھری تھی اس وجیہہ مرد کو دیکھ۔۔۔۔
جبکے وہ اس نرس کی ستائی شی نگاہوں کو مکمل اگنور کرتے ہوئے نجمہ کی جانب
بڑھا۔۔۔۔

وہ حسین نوجوان نجمہ کے بیڈ کے پاس رکھی چیر پر بیٹھ کر۔۔۔اپنا سیل چلانے لگا۔۔۔۔

کمرے میں مکمل خاموشی چھائی ی تھی۔۔۔۔

نجمہ واپس بیڈ پر لیٹ کر ڈرپ ختم ہونے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

ایسا لگ رہا تھا جیسے وقت تھم گیا ہو۔۔۔۔ گزر ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

وہ بے ست سی پڑی ایک ایک قطرہ ڈرپ سے گرتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ہیلو۔۔۔"کچھ دیر بعد محیب کی آواز نے خاموشی توڑی۔۔۔وہ بلوٹوتھ کان"
پر لگائے۔۔۔کسی سے بات کر رہا تھا۔۔

آج کی میری ساری میٹنگز کینسل کر دو۔۔۔"نجمہ نے اسکی باتوں سے"
اندازہ لگایا کے وہ اپنی سیکرٹری سے بات کر رہا ہے۔۔۔

اوکے سر۔۔۔مگر ایک فائل پر ارجنٹ آپ کے دستخط چاہیے"
۔۔۔۔۔۔"صائمہ نے پریشان ہو کر کہا۔۔۔۔

ٹھیک ہے ہسپتال آجاؤ۔۔۔میں سائن کر دوں گا۔۔۔"اس کا لہجہ ہر بار کی"
طرح سنجیدہ تھا۔۔۔۔

ہسپتال؟؟۔۔۔سر آپ ٹھیک تو ہیں ناں؟؟"صائمہ تیزی سے پریشان" ہو کر استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔۔میری وائف کی طبیعت خراب ہو گئی" تھی۔۔۔"اُس کا کہا آخری جملہ صائمہ کو حیرت میں ڈال گیا تھا۔۔۔اسے لگا جیسے محیب نے اس کے سر پر بم پھوڑا ہو۔۔۔۔

محیب اجلال ملک کی شادی۔۔۔وہ بھی یوں اچانک؟؟۔۔۔

اس کا مطلب میں نے اُس دن ٹھیک سنا تھا۔۔۔"وہ تیزی سے ہمکلامی" کرنے لگی۔۔۔۔

اپنی حیرت چاہ کر بھی بیان نہیں کر سکتی تھی وہ۔۔۔اور نہ محیب جیسے شخص سے کوئی ی سوال کرنے کی حماقت کر سکتی تھی۔۔۔وہ اچھی طرح واقف تھی محیب کے مزاج سے۔۔۔اس لیے صرف اوکے سر کہ کر جواب دیا۔۔۔۔۔۔

دوسری جانب نجمہ بھی حیرت سے منہ کھولے اسے تک رہی تھی۔۔۔۔

اسے یقین نہیں آیا تھا اپنے کانوں پر۔۔۔

محیب نے خود سے منسوب کیا تھا اُسے۔۔۔کہیں وہ کوئی ی خواب تو نہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

نجمہ کو باخوبی علم تھا کے ان کا نکاح پوشیدہ رہے گا دنیا کی نظر سے۔۔۔۔تا کے پلوشہ اور محیب کی شادی میں کوئی ی دشواری پیدا نہ ہو۔۔۔۔

محیب اپنے سیل پر نظریں جمائے کام میں مصروف تھا کے اسے اپنے وجود پر نگاہوں کی تپش محسوس ہوئی ی۔۔۔۔

تعریف کر سکتی ہوا گر زیادہ ہینڈسم لگ رہا ہوں تو۔۔۔" وہ اپنی نیلی آنکھیں " نجمہ کے خوبصورت سراپے پر سرسری سہ ڈالتے ہوئے بولا۔۔۔

ہینڈسم ؟؟۔۔۔۔افففف۔۔۔۔ کتنی خوش فہمیاں ہیں جناب " کو۔۔۔۔" وہ تیزی سے منہ چڑھاتے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔۔۔

اس کا جواب سنتے ہی محیب کے ہونٹوں کے کناروں پر ہلکی سی مسکان رقصا ہوئی ی۔۔۔۔

تو کیا تمھاری جیسی شکل پر خوش فہمیاں پالوں؟"اپنا سیل بیڈ پر رکھ" ۔۔۔۔اس کے وجود پر تنقیدی نظرئی یں جمائے۔۔۔طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ گویا ہوا۔۔۔۔

اس کا جواب نہایت تذلیل آمیز تھا۔۔۔۔جسے سنتے ہی نجمہ کے تن بدن میں آگ لگی۔۔۔

وہ کسی سے بھی ہار برداشت کر سکتی تھی مگر محیب سے نہیں۔۔۔۔اس کی نگاہ میں وہ اُس کا کھلا جانی دشمن تھا۔۔۔۔

میں بہت حسین و جمیل ہوں مسٹر محیب۔۔ تمھاری آنکھیں خراب ہیں تو" اس میں میری کیا غلطی۔۔تم۔۔۔۔۔" وہ نہایت اتراتے ہوئے ابھی بول ہی رہی تھی۔۔۔کے اگلے لمحے الفاظ منہ میں ہی دم توڑ گ ئی ے۔۔۔

وہ ستمگر اچانک سے اسکے چہرے کے قریب اپنا پُر رونق چہرہ لے آیا تھا۔۔۔۔

اس وجیہہ مرد کی گرم سانسیں وہ اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔

آنکھیں اگلے ہی لمحے حیرت سے بڑی بڑی ہوئی یں۔۔۔۔

محیب نے اسکے چہرے کے دونوں طرف ہاتھ حائی ل کیے۔۔۔اور خود اس حسین لڑکی کے چہرے پر جھک کر اسے شرارتی نگاہوں سے دیکھنے لگا۔۔۔

یہ زندگی میں پہلی بار تھا کے محیب کی نگاہوں میں حقارت و نفرت کے علاوہ بھی اس حسین لڑکی نے کوئی ی جذبہ جھلکتا دیکھا تھا۔۔۔۔

ٹھیک کہا تم نے۔۔۔ نظر خراب ہے میری۔۔۔ مگر صرف دور کی" ۔۔۔اس لیے قریب سے دیکھنے چلا آیا۔۔۔۔"اس نے نجمہ کے کہے الفاظ ہی اسکے خلاف استعمال کیے تھے۔۔۔۔

نجمہ اسکے خوف سے سانس لینا تک بھول بیٹھی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا؟؟؟۔۔سانپ کیوں سونگھ گیا؟؟۔۔۔۔بتاؤ ناں مجھے کتنی حسین و" جمیل ہو تم۔۔۔۔دیکھنے کی زحمت میں خود کر لوں گا۔۔۔"اس کی آنکھوں

میں شوخی مچل رہی تھی۔۔۔وہ اسکے گلابی ہونٹوں پر نظر جمائے۔۔۔ایک آنکھ دبا کر۔۔۔گویا ہوا۔۔۔

اسکی نزدیکی سے نجمہ کو چڑچڑاہٹ ہونے لگی تھی۔۔۔اُسے گھن آرہی تھی محیب کی نگاہوں سے۔۔۔۔

ہم ہسپتال میں ہیں محیب۔۔۔اسی کا لحاظ کر لو۔۔۔"اپنے خوف پر قابو" پا کر۔۔۔اس کی نیلی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔کدورت بھرے لہجے میں گویا ہوئی ی۔۔۔۔

کمنگ۔۔۔"ابھی محیب کچھ کہتا اس سے قبل ہی دروازہ نوک ہوا۔۔۔جس" پر وہ سیدھا ہو کر کھڑا ہوا۔۔۔اور دروازے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"گڈ مارننگ سر۔۔۔"صائمہ کو بڑا زبردست شاکڈ لگا تھا بیڈ پر نجمہ کو لیٹا دیکھ۔۔۔۔

کون نہیں جانتا تھا کے محیب اجلال ملک کی منگنی پلوشہ مہروز ملک سے طے پائی ہوئی ہے۔۔۔۔

مہروز ملک جو بزنس انڈسٹری میں ایک جانا مانا نام ہیں۔۔۔۔

"گ۔۔۔گڈ مارننگ میم۔۔۔"صائمہ کے لہجے سے ہی حیرت جھلکتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

"گڈ مارننگ۔۔۔"نجمہ نے آہستگی سے جواب دیا۔۔۔۔

کہاں ہے فائل؟؟"محیب کے سوال پر اس نے تیزی سے فائل محیب"
کے آگے کی۔۔۔

پین؟؟"صائمہ ابھی تک شاکڈ میں تھی۔۔۔اس لیے ذہن ٹھیک طرح"
کام نہیں کر رہا تھا۔۔۔اس نے صرف فائل آگے بڑھائی تھی یہ
دیکھ۔۔۔۔ محیب نے سخت لہجے میں اسے گھورتے ہوئے یاد دلایا۔۔۔

سوری سر۔۔۔"صائمہ نے بوکھلاہٹ کے ساتھ تیزی سے اپنے پرس"
سے نکال کر پین آگے کیا۔۔۔۔

گیٹ ویل سون میم۔۔۔"صائمہ نے نہایت مہذب انداز میں"
مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

"تھینک یو۔۔۔ "

سوری میں جلد بازی میں خالی ہاتھ آگ ئی۔۔۔"وہ معذرت طلب" کرنے لگی۔۔۔

نہیں۔۔۔اٹس اوکے۔۔۔۔"نجمہ نے تیزی سے اسکی شرمندگی دور" کرنے کے لیے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

محیب کی نگاہ ڈرپ پر گ ئی۔۔۔۔وہ بھی اپنے اختتام کے نزدیک تھی۔۔۔۔ محیب نے بیڈ پر لگی بیل دبائی ی۔۔۔۔

دوثانیوں بعد نرس کمرے میں داخل ہوئی ی۔۔۔۔

آہ۔۔۔"اپنے کمزور وجود میں ہمت جمع کر وہ اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔۔مگر جب" بیڈ سے اترنے لگی۔۔۔تو پاؤں نے ساتھ نہیں دیا۔۔۔اور وہ اگلے ہی لمحے لڑکھڑا کر زمین پر گرئی ی۔۔۔۔

اس کے ہاتھ پاؤں مسلسل ایک حالت میں رہنے کے سبب بالکل سن ہو گئی ے تھے۔۔۔

اتارو مجھے۔۔۔۔میں خود چل سکتی ہوں۔۔۔"محیب کھڑکی کے پاس کھڑا" اُس وقت کسی سے فون پر بات کرنے میں مصروف تھا جب نجمہ کے گرنے کی آواز اس کے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔۔۔وہ تیزی سے اس کی جانب آیا۔۔۔بغیر ایک لمحے کی دیری کے اسے اپنی باہوں میں برائیڈل اسٹائی ل میں اٹھالیا۔۔۔۔

وہ تو نظر آ ہی رہا ہے۔۔۔۔"اس نے خاصہ طنزیہ۔۔۔۔منہ بسورتے" ہوئے جواب دیا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ نجمہ کی سیٹ بیلٹ باندھنے کے لیے جھکا۔۔۔تو دونوں کی نظریں ملیں۔۔۔۔

اس کی حسین نیلے سمندر جیسی آنکھیں نجمہ کو ایک دو ثانیوں کے لیے اپنے حصار میں جکڑ گ ئی یں تھیں۔۔۔۔ظالم واقعی بلا کا حسین تھا۔۔۔۔

سفید رنگت پر نیلی آنکھیں۔۔ گھنی لمبی پلکیں۔۔۔کالے بال۔۔۔عنابی ہونٹ۔۔۔۔کھڑی ناک۔۔۔کلین شیو۔۔۔۔۔دراز قد۔۔۔۔ورزشی جسامت۔۔۔نہایت ہی رعب دار پر نسیلٹی کا مالک

وہ وجیہہ مرد کسی بھی عورت کا دل صرف اپنی ایک مسکراہٹ سے جیت سکتا تھا۔۔۔کچھ ایسا چارم تھا اس میں۔۔۔۔

پھر دیکھ رہی ہو''اسکی نگاہوں میں اٹھنے والی ستائش پر وہ خوبرو نوجوان'' مضحکہ خیز انداز میں ٹوکتے ہوئے بولا۔۔۔۔

نجمہ کو لگا جیسے اسکی کوئی چوری پکڑی گئی ہو۔۔۔بوکھلا کر شرمندگی سے چہرہ تیزی سے دوسری جانب کیا۔۔۔

اس کی ادا پر محیب نے سر نفی میں جھٹکا۔۔۔اور دروازہ آرام سے بند کیا۔۔۔۔

ملک مینشن میں داخل ہوتے ہی مبشرہ بیگم اور اجلال ملک صاحب کے لڑنے کی آوازیں دونوں کے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی یں۔۔۔۔

یہ میاں بیوی آج بھی کتے بلی کی طرح لڑتے ہیں۔۔۔" چیخنے کی آوازیں" ان کے بند کمرے سے باہر آرہی تھیں۔۔۔ جس پر نجمہ بے یقینی سے بے ساختہ استہزائی یہ انداز میں بول اٹھی۔۔۔اگلے ہی لمحے اس نے محیب کی آنکھوں کو دیکھا۔۔۔جو اس پر آگ برسا رہی تھیں۔۔۔۔

محیب کا خوبصورت چہرہ غصے سے بالکل سرخ پڑھ گیا تھا۔۔۔

دنیا کو عقل آسکتی ہے پر میرے ماں باپ کو نہیں۔۔۔" وہ دل میں کڑتے "
ہوئے۔۔۔

کچھ لمحوں کے لیے وہ نجمہ کو باہوں میں لیے۔۔۔اپنی جگہ پر منجمد کھڑا
رہا۔۔۔۔۔

پھر سر جھٹک کر ہار ماننے والے انداز میں سیڑھیوں کی جانب بڑھا۔۔۔۔

مجھے اوپر نہیں جانا۔۔مجھے میرے کمرے میں چھوڑ دو۔۔۔" نجمہ نے "
تیزی سے احتجاج بلند کرنا شروع کر دیا تھا۔۔۔

مگر اس نازک سی لڑکی کے احتجاج کو وہ کہاں خاطر میں لانے والا تھا۔۔۔

اسے لے کر اپنے کمرے میں انٹر ہوا۔۔۔۔

آج اسے بیڈ پر پھینکا نہیں تھا۔۔۔بلکے آرام سے بیٹھایا۔۔۔۔

خوف کے مارے اس کا پورا جسم برف کی طرح ٹھنڈا پڑھ گیا تھا۔۔۔۔

محیب اسے بیٹھا کر واش روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

اسے جاتا دیکھ۔۔۔جیسے سانس میں سانس آئی ی تھی۔۔۔۔

محیب کو کالا رنگ بہت پسند ہے اس بات کا اندازہ وہ اس کے کمرے میں موجود فرنیچر اور دوسری چیزوں سے لگا رہی تھی۔۔

کمرے میں موجود ہر چیز کالے رنگ کی تھی۔۔۔کمرے کی دیواریں ۔۔۔۔فرش کے ٹائی لز۔۔۔۔بیڈ۔۔۔بیڈ پر بچھی چادر۔۔۔۔لیمپ۔۔۔۔صوفے۔۔۔ٹیبل۔۔۔۔الماریاں۔۔۔۔ایل سی ڈی۔۔۔۔۔

نہایت ہی سلیقے سے ہر چیز اس کی جگہ پر رکھی تھی۔۔۔۔

کمرہ نہایت ہی خوبصورت و شاندار تھا۔۔۔۔

وہ ایک سرسری سی نگاہ پورے کمرے میں گھوما کر۔۔۔سائیڈ ٹیبل کے سہارے کھڑی ہوئی ی۔۔۔۔

شادی کی پہلی رات کی یادیں فلیش بیک کی طرح اسکی آنکھوں کے سامنے آرہی تھیں۔۔۔خوف کے مارے بڑی مشکل سے لڑکھڑتے وجود کے ساتھ دروازے تک پہنچی۔۔۔

کہاں؟؟" وہ دروازہ کھولنے ہی لگی تھی کے پیچھے سے آئی ی رعب دار" آواز پر اسکا دم خشک ہوا۔۔۔

گلے میں تھوک نگل کر۔۔۔مڑتے ہوئے اس ستمگر کی جانب متوجہ ہوئی ی۔۔۔

جو نہاء کر۔۔۔سفید رنگ کی ٹاول اپنے نیچے کے حصے پر باندھے۔۔۔اور دوسری سفید ٹاول سے اپنے بال سوکھاتے ہوئے اسی کی جانب آرہا تھا۔۔۔

اس کی شارپ نگاہیں نجمہ کے حسین سراپے پر ٹکی تھیں۔۔۔۔

اُس حسین ووجیہہ مرد کے بالوں سے گرتی ہوئی پانی کی بوندیں سفید گردن پر سرایت کر رہی تھیں۔۔۔۔

"میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں۔۔۔" محیب کو دیکھ۔۔اُس کی حالت غیر ہو رہی تھی۔۔۔۔اس نے اپنی آواز کو باقدرے نارمل رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

وہ نہیں چاہتی تھی کے وہ اسے خوفزدہ پا کر مزید غالب آئے۔۔۔

اس لیے اپنا خوف چھپانے کی مکمل کوشش کر رہی تھی۔۔۔

ابھی وہ کہ کر مڑنے ہی لگی تھی کے اس سے قبل محیب نے اپنی ٹاول جس سے وہ بال سوکھا رہا تھا نجمہ کی کمر کے گرد حائی ل کیا۔۔۔پھر ٹاول کو اپنی جانب تیزی سے کھینچا۔۔۔۔

پلک جھپکتے ہی وہ اس کے کشادہ سینے سے آ لگی تھی۔۔۔

اس ستمگر نے حملہ بجلی کی رفتار سے کیا تھا۔۔۔۔اس نازک گڑیا کو سنبھلنے کا موقع تک نہ ملا۔۔۔۔۔

دونوں کی آنکھیں ملیں۔۔۔۔ نجمہ کی آنکھوں سے جھلکتا ہوا خوف وہ بھاپ گیا تھا۔۔۔مگر نجمہ کو اس کی نیلی خوبصورت آنکھوں میں کوئی ی تاثر نظر نہ آیا۔۔۔۔

وہ نہیں جان سکی تھی کے وہ خوبرو نوجوان اس وقت کیا سوچ رہا ہے۔۔۔۔

کہاں لے جا رہے ہو مجھے ؟؟۔۔۔ محیب چھوڑو مجھے۔۔۔میں نے کہا" چھوڑو۔۔۔۔"اس نے جھک کر اسے اپنی باہوں کے حصار میں جکڑا۔۔۔اور واش روم کی جانب لے جانے لگا۔۔۔۔وہ زور زور سے چیخنے لگی۔۔۔ساتھ ساتھ اپنے دونوں ہاتھوں سے مکے بنا کر محیب کے سینے پر برسا رہی تھی۔۔۔۔

اس نے شاور کھول کر۔۔۔اسے کپڑوں سمیت شاور کے نیچے کھڑا کر دیا تھا۔۔۔اور خود دور ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

مجھے گندگی بالکل پسند نہیں۔۔۔اس لیے صفائی کا خاص خیال"
رکھو۔۔۔اپنی بھی اور کمرے کی بھی۔۔۔۔" وہ خاصہ جتاتے ہوئے کہ کر
باہر چلا گیا تھا۔۔۔

نجمہ نے اسکے باہر جاتے ہی پھرتی سے دروازہ اندر سے لاک کیا۔۔۔۔پھر
دروازے سے ہی لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع ہو گئی۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کب تک بھاگ سکتی ہے محیب سے؟؟۔۔۔

اس کے رونے کی آوازیں مسلسل واش روم سے باہر آرہی تھیں۔۔۔

پانچ منٹ میں باہر نکلو نہاء کر۔۔۔ورنہ چھٹے منٹ میں، میں خود اندر" آجاؤں گا۔۔۔"اس نے سخت لہجے میں دروازہ کے پاس آکر۔۔۔اعلانیہ کہا۔۔۔

اس کا اعلان سنتے ہی اس لڑکی نے اپنے آنسو بے دردی سے پونچھے۔۔۔

وہ لڑکی اچھی طرح واقف تھی کے محیب صرف ڈرا نہیں رہا۔۔۔

اس ستمگر کے خوف نے اسے مجبور کیا تھا نہانے پر۔۔۔

محیب کا واش روم ملک مینشن میں نجمہ کو دیے ہوئے کمرے سے بھی بڑا تھا۔۔۔اس میں بھی ہر چیز کالے رنگ کی تھی۔۔۔

وہ نہانے کے بعد پریشان کھڑی تھی کے اب کون سے کپڑے پہنے۔۔۔۔۔جو کپڑے پہلے پہنی ہوئی ی تھی۔۔۔وہ تو پورے گیلے ہو چکے تھے۔۔۔۔

یہ کپڑے لے لو۔۔۔" باہر سے ہلکاسہ دروازہ نوک ہوا۔۔۔اس نے" ڈرتے ڈرتے دروازے کے پیچھے کھڑے ہو کر ہلکاسہ دروازہ کھولا۔۔۔تو اس خوبرو نوجوان نے کپڑے ہاتھ سے بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

نجمہ نے تیزی سے اس کے ہاتھ سے کپڑے لیے اور دروازہ واپس لاک کر لیا۔۔۔

محیب نے اسے اپنی بلیک ٹی۔شرٹ اور جینز کی پینٹ دی تھی۔۔۔۔

جسے پہن کر وہ سہمی سہمی سے باہر نکلی۔۔۔۔

کمرے میں اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔۔صرف ایک سائیڈ لیمپ کی دھیمی سی روشنی کمرے میں اجالے کا سبب تھی۔۔۔

وہ باہر کی جانب آئی ی تو دیکھا محیب ایک ہاتھ اپنے سر کے نیچے لیے بیڈ پر لیٹا ہوا ہے۔۔۔

اس کی نگاہیں اوپر چھت کو تک رہی تھیں۔۔۔شاید وہ کسی گہری سوچ میں تھا۔۔۔۔

نجمہ اسے دیکھتے ہی اپنے نیچے کے ہونٹ کو دانتوں میں چبانے لگی۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ محیب سے بچ کر اس کمرے سے کیسے نکلے۔۔۔۔

پھر دیکھ رہی ہو" وہ گیلے بالوں اور نکھرے نکھرے چہرے کے ساتھ "
کھڑی ابھی محیب کو دیکھ ہی رہی تھی۔۔۔کے اس نے زچ کرنے والے
انداز میں بغیر اسکی جانب دیکھے ٹوکا۔۔۔

میں تمھارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔۔۔"جو دل میں تھا وہ صاف "
گوئی سے اعلانیہ بیان کر دیا۔۔۔

تمھاری چاہت کی یہاں کس کو پرواہ ہے؟؟" وہ مغرور انداز میں سیدھا"
ہو کر بیٹھتے ہوئے تذلیل آمیز لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

گویا کے مقابل کو اس کی حیثیت سے روبرو کروایا تھا۔۔۔جو وہ لڑکی بھول
بیٹھی تھی اسکی نظر میں۔۔۔۔

ہوں کیا میں تمھاری نظر میں ؟؟۔۔۔ سمجھتے کیا ہو تم مجھے ؟؟۔۔۔۔"اس" کا تذلیل کرنا نجمہ کے دل پر لگا تھا۔۔۔وہ آنکھوں میں آنسو بھرے جذباتی ہو کر پوچھ رہی تھی

وہ واقف تھی نفرت و کدورت کے علاوہ کوئی ی جذبہ نہیں رکھتا سامنے بیٹھا شخص اس سے۔۔۔۔پھر نکاح میں کیوں باندھا اپنے ؟؟۔۔۔۔کیوں زبردستی اپنے حقوق ادا کروائے ؟؟۔۔۔۔کیوں زبردستی اسے اپنے کمرے میں لے آیا ہے ؟؟۔۔۔۔کیوں اس کی زندگی پر مکمل قابض ہونے پر تلا ہے ؟؟۔۔۔چاہتا کیا ہے آخر ؟؟۔۔۔

میں بہت تھکا ہوا ہوں۔۔۔۔چپ چاپ آ کر بیڈ پر لیٹ جاؤ۔۔۔"بجائے" سوالوں کے جواب دینے کے۔۔۔اس نے موضوع یکدم تبدیل کیا۔۔۔۔

سنائی نہیں دیا تمھیں؟؟"محیب کے حاکمانہ انداز میں کہنے کے باوجود" نجمہ کمرے سے باہر جانے کی نیت سے بیڈ کے سامنے سے گزر کر دروازے کی جانب بڑھنے لگی۔۔۔اس لڑکی کی جرأت پر محیب تلملا اٹھا تھا۔۔۔غصے سے اسے باہر جاتا دیکھ۔۔۔استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

"وہ کیوں سب کے سامنے اپنا اور میرا روز کا تماشہ بنا رہی ہو؟؟؟۔۔۔" دراوزے کھولنے ہی لگی تھی جب محیب پھرتی سے بیڈ سے اتر کر اس کے پاس آیا۔۔۔اس کی نازک کلائی اپنی گرفت میں لے کر۔۔۔اسے ایک جھٹکے سے کھینچ کر۔۔۔۔اپنے روبرو کیا۔۔۔

"میں تماشہ بنا رہی ہوں یا تم؟؟۔۔۔اگر تم سمجھتے ہو کے مجھ سے زبردستی نکاح کر کے اپنے ہر حکم کا پابند کر سکتے ہو۔۔۔تو میں بتا دوں محیب اجلال

ملک۔۔۔۔۔یہ صرف بھول ہے تمھاری۔۔۔۔۔"وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال طیش کے عالم میں خاصہ جتاتے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔۔۔

میں تمھیں کسی چیز کا پابند نہیں کر رہا۔۔۔میں صرف تم سے اتنا چاہتا ہوں" کے کمرے کی بات کمرے میں رکھو۔۔۔"اس کا لہجہ دھیما تھا مگر برف کی طرح سرد۔۔۔۔

مجھے تمھارے ساتھ نہیں رہنا۔۔۔اتنی سی بات سمجھ کیوں نہیں آ رہی" تمھیں؟؟۔۔۔"وہ اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے۔۔۔۔جھنجھلا کر بولی۔۔۔۔

کیونکے یہ ممکن نہیں۔۔۔اور جو ممکن ہے ہی نہیں وہ میں سمجھ کر کیا" کرؤں گا۔۔۔۔"اس نے خود ہی اچانک اپنی گرفت سے اسکی نازک

کلائی ی کو آزاد کیا۔۔۔پھر دونوں ہاتھ اپنے نائی ٹ ٹراوزر کی جیب میں ڈالتے ہوئے۔۔۔۔لاپرواہی سے گویا ہوا۔۔۔۔

محیب صاف صاف کہو مجھ سے کیا چاہیے تمھیں؟؟۔۔۔۔میں جانتی ہوں'' یہ شادی تم نے کروائی ی ہے۔۔۔۔''۔۔۔محیب اس کے لیے ایک پہیلی کی مانند بنا ہوا تھا۔۔۔وہ سلجھا نہیں پا رہی تھی۔۔۔جتنا سوچتی اتنا اور الجھتی۔۔۔۔اتنی آسانی سے وہ کیسے مان لے کے محیب اجلال ملک جیسے شخص نے اس سے بغیر کسی مقصد کے شادی کی ہے۔۔۔۔

نجمہ کے سوال پر وہ چھوٹی آنکھیں کرتے ہوئے۔۔۔اسے بغور دیکھنے لگا۔۔۔وہ ایسے ظاہر کر رہا تھا جیسے اسے کچھ سمجھ نہ آ رہا ہو۔۔۔کے مقابل اس سے کیا پوچھنا چاہ رہی ہے۔۔۔۔

وہ محیب اجلال ملک جس نے میرے اس کے چھوٹے بھائی ی کی جیکٹ کو" چھونے پر اسے گنداقرار دے کر جل وادیا تھا۔۔۔وہ محیب جس نے مجھے کبھی اپنے برابر میں بیٹھنے تک نہیں دیا۔۔۔۔وہ محیب جو مجھے اور میری ماں کو گالیاں دیتا ہے۔۔۔۔وہ محیب جسے میرا پورا وجود صرف ایک گندگی لگتا ہے۔۔۔۔آخر کیوں وہ مجھے زبردستی اپنے نکاح میں باندھ کر اپنے کمرے میں رکھنا چاہتا ہے؟؟۔۔۔وہ کیوں لوگوں کو دیکھانا چاہتا ہے کہ ہم پیپلی میرڈ کپل ہیں؟؟۔۔۔آخر کیوں؟؟۔۔۔۔" نجمہ کے سوالات سننے کے باوجود اس کے چہرے پر کوئی ی تاثر نہیں ابھرا تھا۔۔۔وہ بہت پُر سکون و مطمئن کھڑا تھا۔۔۔اچانک اس نے نجمہ کی جانب اپنا پہلا قدم بڑھایا۔۔۔

اس کی آنکھوں کو پڑھنا نجمہ کے بس میں نہ تھا۔۔۔بہت پُر اسرار آنکھیں تھیں اس ستمگر کی۔۔۔۔

اسے اچانک اپنے قریب آتا دیکھ۔۔۔وہ بغیر دیکھے پیچھے قدم لینے لگی۔۔۔

مگر دو قدم پیچھے لیتے ہی اسکی کمر دروازے سے ٹکرائی ی۔۔۔

محیب اس کے پاس آکر۔۔۔دروازے پر اپنا ایک ہاتھ ٹکائے۔۔۔۔فرصت سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

اس کا یوں تکنا نجمہ کو نروس کر رہا تھا۔۔۔

اتنا سہ دماغ ہے۔۔۔کیوں اتنا زور ڈال رہی ہو اِس بیچارے پر؟؟۔۔۔چلو" آرام کرتے ہیں۔۔۔"اس خوبرو نوجوان نے اپنی لمبی لمبی انگلیاں نجمہ کی کالی گھنی زلفوں میں الجھاتے ہوئے۔۔۔نرمی سے کہا۔۔۔۔

اس کے ہونٹوں کے کناروں پر پُراسرار مسکراہٹ رقصاں تھی۔۔۔

میں نے کہاناں۔۔۔مجھے نہیں رہنا تمھارے ساتھ۔۔۔"وہ غصے سے اس" کا ہاتھ تیزی سے جھٹکتے ہوئے دوٹوک انداز میں بولی۔۔۔۔

یہی تو مسئلہ ہے۔۔۔محبت کی زبان تمھیں سمجھ ہی نہیں" آتی۔۔۔"محیب کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تھا۔۔۔اس نے دانت پیستے ہوئے کہ کر۔۔۔اگلے ہی لمحے تیزی سے جھک کر اسے بوری کی طرح کندھے پر ڈالا۔۔۔اس لڑکی کے پُرزور احتجاج کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے۔۔۔اسے لاکر بیڈ پر پھینکا۔۔۔۔

وہ ابھی خود کو سنبھال کر اٹھتی۔۔۔اس سے قبل ہی محیب تیزی سے بیڈ پر لیٹا۔۔۔اور اس کے نازک و حسین سراپے کو پیچھے سے اپنی باہوں کے حصار میں جکڑا۔۔۔۔۔

اس کی گیلی آبشار سے آتی مہک نے ایک دو ثانیوں کے لیے محیب کو مبہوت کیا تھا۔۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔۔آخر تمھارا مسئلہ کیا ہے؟؟۔۔۔"وہ پوری کوشش" کر رہی تھی اس کی قید سے خود کو آزاد کرانے کی۔۔۔۔

اس حسین گڑیا کی نازک کمر محیب کے سینے سے مَس تھی۔۔۔۔

اس ستمگر کا سیدھا ہاتھ نجمہ کی گردن پر حائل تھا۔۔۔۔

جب کچھ سوجھا نہیں تواُس ستمگر کے ہاتھ پر ہی اپنے دانت گڑادیے۔۔۔تاکہ وہ تکلیف کی شدت سے اسے اپنی باہوں کی قید سے آزاد کرئے۔۔۔۔

سچ بتانا۔۔۔جنگل سے آئی ہو کیا؟؟۔۔۔"اسے خود کو کاٹتا دیکھ۔۔۔وہ" غصے کا کڑوا گھونٹ پیتے ہوئے۔۔۔اس کے کان کے پاس منہ لا کر طنزیہ پوچھنے لگا۔۔۔۔

وہ اپنے جذبات کو کنڑول میں رکھنا اچھی طرح جانتا تھا۔۔۔

انسان تھا یا پتھر؟؟۔۔۔۔۔ٹچ سے مچ نہ کیا اپنا ہاتھ۔۔۔۔

بیچاری کا منہ دکھ گیا تھا۔۔۔مگر برابر میں لیٹا شخص تو مانو پتھر کا بنا ہو۔۔۔۔

چہرے پر تکلیف کا دور دور تک کوئی ی تاثر نہ تھا۔۔۔۔

"بس؟؟۔۔۔۔اتنا ہی؟؟۔۔۔"اس کے منہ ہٹاتے ہی محیب نے چھیڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔اسکی آواز میں شوخی مچل رہی تھی۔۔۔۔

محیب کی ہاتھ پر پوری گھڑی کی طرح نجمہ کے دانتوں کے نشان آگ ئی ے تھے۔۔۔۔

"اس اچھی گھڑی بنائی ی ہے۔۔۔چاہو تو دوسرے پر بھی بنا سکتی ہو۔۔۔۔"اس نے طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے نرمی سے کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔

مقابل کو اپنا مزاق اڑاتا دیکھ۔۔۔اس کا خون جل گیا تھا۔۔۔

محیب نے اسے مزید اپنی باہوں کے حصار میں جکڑ کر۔۔۔آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

کچھ ہی منٹ لگے اسے گہری نیند میں جانے میں۔۔۔۔

نجمہ کو جیسے ہی محسوس ہوا کے اس کی پکڑ ڈھیلی پڑ رہی ہے۔۔۔وہ تیزی سے اس کے ہاتھ خود سے ہٹا کر۔۔۔تھوڑا دور ہو کر لیٹ گ ئی۔۔۔۔

کمرے میں دو دوا ے۔ سی تھے۔۔۔

وہ نہاء کر نکلی تھی۔۔۔اس کی آبشارا بھی بھی گیلی تھیں۔۔۔۔۔۔۔کمرا برف کی طرح ٹھنڈا ہو رہا تھا۔۔۔۔

اسے اب ٹھنڈ لگنا اسٹارٹ ہو گ ئی تھی۔۔۔

یہ گھٹیا انسان میرے حصے کا بھی اے۔سی اپنے کمرے میں لگوا کر بیٹھا ہوا ہے۔۔۔۔۔" وہ کڑتے ہوئے بڑبڑائی ی۔۔۔۔

اس نے کمبل اوڑھنا چاہا۔۔۔ مگر اس پر محیب کے بھاری پاؤں رکھے تھے۔۔۔

نازک جان اپنی طاقت کے مطابق اس ستمگر کے پاؤں کے نیچے سے کمبل کھینچ کر نکالنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

دو تین بار کوشش کرنے کے باوجود بھی وہ ناکام رہی تھی۔۔۔

تھک ہار کر واپس خود میں ہی سمٹ کر لیٹ گ ئی۔۔۔۔

بہت دیر تک آنکھیں موندیں لیٹی زارون کو یاد کر کے اپنا دل جلاتی رہی۔۔۔۔

اسے اب بھی یقین نہیں آ رہا تھا کے زارون کی محبت اتنی کمزور تھی کے اس کے سامنے سے ہٹتے ہی وہ ہوا کی مانند اڑ گ ئی۔۔۔۔۔۔اور وہ اسے چاہ کر بھی اپنی قید میں نہ رکھ سکی۔۔۔۔

سالوں پرانی محبت چند دنوں کی دوری برداشت نہ کر سکی۔۔۔۔یہ کیسی محبت تھی اس ہرجائی ی کی؟؟۔۔۔۔محبت تھی بھی یا نہیں؟؟۔۔۔۔۔۔نیند میں جانے سے قبل وہ یہی سوال بار بار خود سے پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

محیب کی آنکھ کھلتے ہی سب سے پہلے نگاہ نجمہ کے سردی سے ٹھٹھرتے ہوئے وجود پر پڑی۔۔۔۔

اس نے سائیڈ ٹیبل کی اوپر والی دراز سے اے۔سی کا ریموٹ نکالا۔۔۔اور اے سی کا ٹمپریچر کم کیا۔۔۔۔

پھر خود نجمہ کے سوئے ہوئے وجود سے لگ کر لیٹا۔۔۔۔اس کے سر کو ہلکا سہ اٹھا کر۔۔۔اپنا سیدھا ہاتھ اس کے سر کے نیچے حائل کیا۔۔۔۔دوسرے ہاتھ سے کمبل نجمہ اور خود پر ڈالا۔۔پھر اس کی نازک کمر پر الٹا ہاتھ رکھ۔۔۔۔واپس نیند کی وادی میں چلا گیا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔"سیل کے رنگ ہونے پر۔۔۔اس نے نیند میں ہی سیل فون" سائیڈ ٹیبل سے اٹھا کر اپنے کان سے لگایا۔۔۔

ہیلو۔۔۔ محیب اجلال ملک سے بات ہو سکتی ہے؟؟"دوسری جانب سے" ایک نسوانی آواز نے لچک دار انداز میں پوچھا۔۔۔

محیب اسپیکنگ۔۔۔"اس نے آہستگی سے جواب دیا۔۔۔ "

محیب بیٹا میں عنائی زہ بات کر رہی ہوں۔۔۔ کیلیفورنیا سے۔۔۔مجھے نجمہ" سے بات کروادو۔۔۔"ان کی بات سنتے ہی اس نے زبردستی اپنی آنکھیں کھولیں۔۔۔اور اپنے برابر میں سوتی ہوئی ی نجمہ کو دیکھا۔۔۔

آپ اُس کے سیل پر کال کر لیں۔۔۔"محیب نے لاپرواہی سے کہا۔۔۔"

بیٹا اس کا سیل سوئی چ اف جارہا ہے۔۔۔۔" وہ پریشان ہو کر جواب دہ" ہوئی ی۔۔۔۔

ویٹ۔۔۔۔" محیب نے کہ کر کال ہولڈ پر لگادی۔۔۔۔"

نج۔۔۔۔نج۔۔۔۔" پہلے تو اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے وہ اپنے برابر میں" سوتی جنگلی شیر نی کو کیسے جگائے۔۔۔۔پھر نہایت نرمی سے اسے آواز دی۔۔۔۔

اس کے آواز دینے پر بجائے اٹھنے کے۔۔۔۔کروٹ لے کر۔۔۔اسی کے کشادہ سینے سے آلگی۔۔۔۔

پھر تو جیسے دل ہی بے مان ہو گیا۔۔۔۔

نج۔۔۔۔عنائی زہ انٹی کال پر ہیں۔۔۔۔بات کرؤ گی؟؟"اس کے رخسار" کو نرمی سے سہلاتے ہوئے۔۔۔۔آہستگی سے استفسار کیا۔۔۔۔

عنائی زہ انٹی؟؟"محیب کے رخسار سہلاتے ہی۔۔اس نے چونک کر آنکھ" کھولی۔۔۔۔

اس وجیہہ مرد کو اپنے اتنے قریب دیکھ۔۔ تیزی سے بوکھلا کر اٹھ بیٹھی

۔۔۔۔

سیل کیوں اف کیا ہوا ہے اپنا؟؟۔۔۔"وہ اپنی کونی تکیے سے ٹکا کر۔۔۔اس" کے سہارے اپنا خوبصورت چہرہ اونچا کرتے ہوئے۔۔۔ تفتیشی افسران کی طرح پوچھنے لگا۔۔۔

میری مرضی۔۔۔"وہ لڑکی جھکنا نہیں جانتی تھی۔۔۔۔ہمیشہ شیرنی کی" طرح محیب پر دھاڑنے کے لیے تیار رہتی۔۔۔اس کا جواب سنتے ہی محیب نے اپنے دانت پیسے۔۔۔

مرضی تمھاری ہے اس میں کوئی ی شک نہیں۔۔۔ مگر اپنے چاہنے والوں" کو مجھ سے دور رکھو۔۔۔"اس نے سیل نجمہ کی جانب پھینک کر۔۔۔خاصہ سخت لہجے میں کہا۔۔۔پھر اس سے منہ پھیر کر۔۔۔دوسری سمت کروٹ لے کر آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم انٹی۔۔۔"کچھ لمحے سوچنے کے بعد اس نے فیصلہ کیا۔۔۔کے" وہ بات کرئے گی۔۔۔ محیب کا سیل اٹھا کر۔۔۔۔کمرے کے دوسرے حصے میں جانے کی نیت سے بیڈ سے اتری ی۔۔۔۔

محیب کا بڑا سہ کمرا دو حصوں میں پارٹیشن تھا۔۔۔

کمرے کو دو حصوں میں پارٹیشن کرنے کے لیے۔۔۔کمرے کے درمیان میں ایک بڑے سے کالے شیشے کا دروازہ لگا تھا۔۔۔

نجمہ نے اس شیشے کے دروازے کو کھسکا کر کھولا۔۔۔اور کمرے کے دوسرے حصے میں داخل ہوئی ی۔۔۔۔

اندھیرے میں شیشے کا دروازہ بالکل کالا سہ لگتا۔۔۔جس کے آر پار کچھ نظر نہ آتا۔۔۔۔

مگر روشنی ہو جانے کے بعد وہ کرسٹل کی طرح صاف و شفاف آر پار دیکھاتا ۔۔۔۔

وہ کمرے میں صوفے پر اطمینان سے بیٹھتے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔۔اس کی آواز میں کپکپاہٹ عنائی زہ بیگم اور زارون نے محسوس کر لی تھی۔۔۔۔

عنائی زہ بیگم سے کال زارون نے ہی کروائی ی تھی۔۔۔تا کے وہ اسکا حال چال معلوم کر سکے۔۔۔۔

بہت فکر مند تھا وہ اسے لے کر۔۔۔۔جان بسی تھی آخر اسکی۔۔۔

کال عنائی زہ بیگم نے اسپیکر پر لگا رکھی تھی۔۔۔۔

کیسا ہے میرا بچہ ؟؟"انہوں نے نہایت محبت سے۔۔۔اپنی ممتا والی طرز" میں استفسار کیا۔۔۔

جس پر نجمہ کا دل چاہا وہ پھوٹ پھوٹ کر روئے۔۔۔اور انھیں اپنے ساتھ ہونے والے تمام مظالم کے بارے میں بتائے۔۔۔۔

مگر پھر خیال آیا کہیں عنائی زہ بیگم اس کی حالت جاننے کے بعد اس کی حمایت میں پاکستان نہ چلی آئی یں۔۔۔۔وہ واقف تھی ان کی بے لوث محبت سے۔۔۔۔

وہ انھیں کسی خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتی تھی۔۔۔اس لیے اپنے بکھرتے ہوئے جذبات پر قابو پانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

ہر حال میں اللہ کا کرم ہے۔۔۔۔"اس کا جواب سنتے ہی۔۔۔۔عنائی زہ" بیگم اور زارون ایک دوسرے کا چہرہ تکنے لگے۔۔۔

کیونکہ وہ دونوں اچھی طرح واقف تھے کہ نجمہ یہ جملہ تب ادا کرتی ہے جب وہ بہت تکلیف میں ہو۔۔۔۔

تم ٹھیک نہیں ہو اس کا مطلب؟؟"زارون نے پریشان ہو کر۔۔۔فورا" عنائی زہ بیگم کو اشارہ کیا کہ نجمہ سے پوچھیں کہ اسے کیا تکلیف ہے۔۔۔

وہ بے چین ہو گیا تھا۔۔۔

میری چھوڑئی یں۔۔۔زارون کی۔۔۔"وہ کہتے کہتے رک گ ئی"
تھی۔۔۔

بہت چاہا کے نہ روئے مگر پھر بھی خود کو روک نہ سکی۔۔۔

زارون کی شادی کی تیاری کیسی چل رہی ہے؟؟"بمشکل اپنے بکھرتے"
جذبات پر قابو پا کر۔۔۔بے دردی سے اپنے آنسو صاف کرتے
ہوئے۔۔۔اپنے ادھورے چھوڑے ہوئے جملے کو مکمل کیا۔۔۔۔

اچھ۔۔۔اچھی چل رہی ہے۔۔۔"وہ صرف اپنے بیٹے کی خاطر جھوٹ"
بولنے پر مجبور تھیں۔۔۔۔

زارون کا دل شدتِ کرب سے پھٹ رہا تھا نجمہ کی درد بھری آواز سن۔۔۔۔۔۔

تم کب واپس آ رہی ہو؟؟"زارون بے صبری سے اس کے جواب کا منتظر" تھا۔۔۔

جس کے بغیر ایک ہفتہ گزارنا ممکن نہ تھا۔۔۔اسے دیکھے کہیں ہفتے گزر چکے تھے۔۔۔۔اس نے فیصلہ کیا تھا وہ اپنے ماموں کے گھر چلا جائے گا۔۔۔ مگر جانے سے قبل وہ آخری بار نجمہ کو دیکھ لینا چاہتا تھا۔۔۔۔

اس عاشق کی بس اتنی سی خواہش تھی۔۔۔۔کے جاتے وقت اس کے حسین سراپے کو آنکھوں میں بھر لے اپنی۔۔۔۔

میں واپس آکر اب کیا کرؤں گی؟؟۔۔۔"اس نے صدمے سے دوچار" حالت میں جواب دیا۔۔۔۔

وہ محیب کے نکاح میں بندھے ہونے کے بعد زارون کے خواب کیسے دیکھ سکتی تھی؟؟۔۔۔۔

بے رحموں نے بڑی بے دردی سے آنکھوں سے سارے خواب نوچ ڈالے تھے۔۔۔۔وہ اپنی بربادی کی ساری ذمہ داری صرف محیب پر توعائد نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔کیسے کرتی؟؟؟۔۔۔اگر محیب نے جسم زخمی کیا تھا توزارون نے روح چھلی کرنے میں بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔

ایسا کیوں بول رہی ہو؟؟۔۔۔کیا تم بھول گئی ہو کے صرف زارون" تمھارے یہاں ہونے کی وجہ نہیں تھا۔۔۔۔میں ماں بن کر لائی ی تھی

تمھیں اپنے ساتھ۔۔۔کیا میں نے کبھی اپنی ذمہ داریوں میں کوئی کوتاہی کی؟؟۔۔۔یا تمھارے انکل نے؟؟۔۔۔جو تم ہمیں اتنی سنگین سزا دے رہی ہو۔۔۔۔"عنائی زہ بیگم اس کی دلی کیفیت سمجھتی تھیں۔۔۔۔پھر بھی زور دے رہی تھیں اس کے واپس آنے پر۔۔۔

وہ دلی طور پر خواہش رکھتی تھیں کہ نجمہ واپس آئے۔۔۔تا کے ان کا بیٹا تاریکیوں سے نکل کر واپس زندگی کی جانب لوٹے۔۔۔۔

وہ پُرامید تھیں کے نجمہ اپنی بے لوث محبت سے زارون کو نہ صرف خود سے دور جانے سے روک لے گی۔۔۔۔بلکے اسکے احساس کمتری کو بھی دور کر دے گی۔۔۔اور اسے ہمت دے گی واپس زندگی کو بھرپور جینے کی۔۔۔۔۔

روشن مستقبل کی جانب وہ دونوں ایک ساتھ قدم بڑھائیں۔۔۔۔یہ ہی خواب دیکھتی تھیں عنائی زہ بیگم کی آنکھیں۔۔۔۔

ایسا نہیں ہے۔۔۔آپ نے اور انکل نے مجھے سگے ماں باپ سے زیادہ محبت دی ہے۔۔۔۔۔مجھ میں آج یہ سلف کانفیڈنس صرف آپ کی بدولت ہے۔۔۔میرے واپس نہ آنے کی وجہ صرف زارون نہیں ہے۔۔۔۔"

تو پھر کیا وجہ ہے؟؟" وہ تیزی سے استفسار کرنے لگیں۔۔۔"

م۔۔۔می۔۔۔میری شادی ہو گئی ہے محیب کے ساتھ۔۔۔" وہ بے بس لڑکی ہی جانتی تھی کے کتنی مشکل سے اس نے یہ جملہ ادا کیا ہے۔۔۔۔۔

زارون کی تو مانو دنیا ہی اجڑ گ ئی تھی۔۔۔اسے لگا نجمہ نے اس کے سر پر ایٹم بم پھوڑا ہو۔۔۔۔۔

کیا؟؟؟"عنائی زہ بیگم بھی شاکڈ میں آگ ئی یں تھیں۔۔۔۔"

یہ تم کیا کہ رہی ہو؟؟۔۔۔یہ کیسے ممکن ہے؟؟۔۔۔"زارون کی آنکھوں" سے از خود آنسو بہنے لگے تھے۔۔۔وہ ویل چیئر پر بیٹھا بے یقینی کے عالم میں پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنی ماں کو تک رہا تھا۔۔۔۔دوسری جانب عنائی زہ بیگم بھی حیرت کے غوطے کھا رہی تھیں۔۔۔ان کے لیے اس بات پر یقین کرنا نا ممکن تھا کے محیب اجلال ملک نے نجمہ سے شادی کر لی ہے۔۔۔۔انھوں نے تیزی سے کہا۔۔۔۔

کیوں ممکن نہیں؟؟۔۔۔جب زارون کسی اور سے شادی کرنے جارہا" ہے۔۔تو میں کیوں نہیں کر سکتی؟؟۔۔۔"اسے خود بھی اندازہ نہیں ہوا تھا کے اس کی آواز میں کس قدر غم و غصہ جھلک آیا تھا۔۔۔اس کے سوالات نے عنائی زہ بیگم کو لاجواب کیا۔۔۔

نجمہ۔۔۔"عنائی زہ بیگم جذبات میں آگ ئی یں تھیں۔۔۔انھیں لگا" نجمہ کو علم ہونا چاہیے کے وہ بہت بڑی غلطی کر بیٹھی ہے۔۔۔وہ بتانا چاہتی تھیں اسے۔۔۔کے حقیقت کیا ہے۔۔۔مگر زارون نے فوراان کا ہاتھ تھام کر۔۔۔نفی میں گردن کو جمبش دیتے ہوئے۔۔۔انھیں بتانے سے روکا۔۔۔

عنائی زہ بیگم بلک بلک کر اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر رونے لگیں۔۔۔

انٹی۔۔۔انٹی۔۔"دوسری طرف نجمہ مسلسل انھیں مخاطب کر رہی" تھی۔۔۔

زارون نے اپنے دل پر منو پتھر رکھ کر کال ڈس کنیکٹ کر دی۔۔۔

کیوں کیا زارون تم نے میری بچی کے ساتھ ایسا؟؟۔۔۔دیکھو وہ غموں غصے" میں کتنی بڑی حماقت کر بیٹھی ہے۔۔ محیب اجلال ملک کو یا ملک مینشن والوں کو کیا میں نہیں جانتی۔۔۔۔وہ نجمہ اور اسکی ماں کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہیں کیا مجھے خبر نہیں۔۔۔۔وہ میری بچی کو نوکرانی بنا دیں گے۔۔۔جیسے اس کی ماں کو بنا رکھا ہے۔۔۔۔۔زارون ایک وقت وہ تمھارے ساتھ خوش رہ لیتی۔۔۔مگر ملک مینشن میں۔۔۔ہر گز نہیں رہ سکے گی۔۔۔مجھے پورا یقین ہے ضرور ان ظالموں کا کوئی ی مقصد ہو گا اس شادی کے پیچھے بھی۔۔۔۔۔۔تم نے اچھا نہیں کیا۔۔۔۔تم جانتے تھے وہ تم سے بے لوث

محبت کرتی ہے۔۔۔مجھ سے بہتر میری نجمہ کو کوئی ی نہیں جانتا۔۔۔تم ایک بار اسے بتا کر تو دیکھتے۔۔۔۔وہ تمھاری ڈھال بن جاتی۔۔۔۔۔۔۔۔تم نے میری نجمہ کو توڑ دیا۔۔۔۔اتنا توڑ دیا کے آج وہ اپنی عنائی زہ انٹی کے پاس آنے کے بجائے ان دشمنوں میں رہنا زیادہ بہتر سمجھ رہی ہے۔۔۔۔۔کاش تم نے اسے بتا دیا ہوتا۔۔۔۔"عنائی زہ بیگم شدید رنج و غم و غصے کی کیفیت سے دوچار تھیں۔۔۔۔انھیں لگ رہا تھا کے اگر زارون نجمہ کو اپنے ساتھ ہوئے حادثے کے متعلق بتا دیتا تو یہ سب کبھی نہ ہوتا۔۔۔۔

وہ دوڑی چلی آتی واپس۔۔۔۔اور ڈھال بن جاتی اس کی۔۔۔۔

مگر زارون نے تو الٹا اسے ہی توڑ دیا۔۔۔۔۔

خود سے دور کرنے کے چکر میں اسے ان اندھیروں کی جانب دھکیل دیا جہاں سے عنائی زہ بیگم بہت سال پہلے اسے نکال کر لائی یں تھیں۔۔۔

محیب نے کمرے کی ساری لائی ٹس اون کر لیں تھیں۔۔۔تا کے نجمہ کو دیکھ سکے۔۔۔۔

وہ صوفے پر بیٹھ کر بچوں کی طرح روتی ہوئی ی صاف نظر آ رہی تھی۔۔۔۔

♥Husny Kanwal♥

میرا سیل۔۔۔"ناجانے کتنی دیر وہاں بیٹھی روتی رہی۔۔۔اچانک دروازہ" نوک ہوا۔۔۔تو دروازے کی جانب دیکھا۔۔۔ محیب دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھے۔۔۔نہایت فرصت سے۔۔۔ شیشے کے دروازے سے ٹیک لگائے

کھڑا۔۔۔اسے ہی تک رہا تھا۔۔۔۔کالے رنگ کی ٹی۔شرٹ اور ڈھیلے سے پاجامے میں وہ سولہ سال کا کم عمر لڑکا معلوم ہو رہا تھا۔۔۔

اوپر سے کالے کپڑوں میں اس کا رنگ سفید بلب کی طرح چمک رہا تھا۔۔۔

اس کے آگے کے سلکی کالے بال پیشانی پر بکھرے تھے۔۔۔۔

چہرہ ہر بار کی طرح سنجیدہ تھا۔۔۔۔

مجھ جیسی گندی نے اِسے چھوا ہے۔۔۔کیا اِسے بھی جل وادو گے ؟؟" وہ"

اپنی جگہ سے کھڑی ہو کر اس کے پاس آہستہ آہستہ چلتی ہوئی ی

آئی ی۔۔۔سیل اس کی جانب بڑھایا۔۔۔جیسے ہی وہ لینے لگا۔۔۔برق کی پھرتی سے ہاتھ واپس پیچھے کر لیا۔۔۔اُس کی اِس حرکت پر محیب نے گھور کر

اسے دیکھا۔۔۔مگر وہ خوبصورت گڑیا اُس کی سخت نگاہوں کو مکمل اگنور کر۔۔سیل کو الٹ پلٹ کر دیکھتے ہوئے زچ کرنے والے انداز میں استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔"اگلے ہی لمحے اس وجیہہ مرد نے شیر کی طرح جھپٹ کر اس" سے سیل چھین لیا۔۔۔پھر اپنا سیل پینٹ کی جیب میں ڈال کر۔۔۔۔پلٹ کر جانے لگا۔۔۔۔

کیوں نہیں؟؟۔۔۔"وہ الجھ کر پوچھ رہی تھی۔۔۔۔"

جب اُس کے ہاتھ سے چھوا ہوا جیکٹ گندا ہو گیا تھا تو سیل کیوں نہیں ہوا؟؟۔۔۔۔

اس کے سوال پر۔۔۔ محیب مڑ کر اس کے پاس آنے لگا۔۔۔۔

نجمہ کو لگا اس نے سوال پوچھ کر غلطی کر دی ہے۔۔۔۔

وہ پیچھے قدم لینے لگی۔۔۔۔

جتنا وہ دور جا رہی تھی محیب اتنا ہی اس کے قریب آ رہا تھا۔۔۔۔ یہاں تک کے وہ کمرے کی دیوار سے لگ گ ئی تھی۔۔۔

عربی کا مشہور قاعدہ ہے۔۔۔ نکرہ کی نسبت جب معرفہ کی طرف ہو تو وہ" بھی معرفہ بن جاتا ہے۔۔۔۔" محیب بالکل اس کے نزدیک آ گیا تھا۔۔۔۔ دونوں کی آنکھیں ٹکرائی یں۔۔۔ تو نجمہ کو شادی کی پہلی رات یاد

آگ ئی۔۔۔۔وہ یاد آتے ہی جیسے وہ پوری جان سے کانپ اٹھی تھی۔۔۔ بمشکل اپنا تھوک گلے میں نگلا۔۔۔اور واپس نظریں جھکالیں۔۔۔

محیب نے اس کی ٹھوڑی کو نرمی سے پکڑ کر اونچا کیا۔۔۔تو دونوں کی نظریں دوبارا ملیں۔۔۔

اس کی کالی نشیلی آنکھیں رونے کے سبب مزید نشیلی ہو گ ئی یں تھیں۔۔۔۔

محیب کی دی ہوئی ی کالے رنگ کی ڈھیلی ڈھالی ٹی۔شرٹ اور پاجامے میں وہ کسی حور سے کم معلوم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

اس کے دیے جواب پر وہ نا سمجھی سے اسے تکنے لگی۔۔۔۔

مطلب؟؟؟"وہ پوچھے بغیر رہ نہ سکی۔۔۔۔"

مطلب۔۔۔۔"یہ کہتے ہی۔۔۔اس نے نجمہ کی گھنی کالی زلفوں میں اپنا"
ہاتھ الجھایا۔۔۔اور اس کے چہرے کے بالکل قریب اپنا چہرہ لے
آیا۔۔۔۔اتنا قریب کے دونوں کی ناک مس ہوئی ی۔۔۔۔

اس کی قربت کے سبب نجمہ اگلا سانس نہ لے سکی۔۔۔۔

جب کسی عام کو کسی خاص کی جانب منسوب کر دیا جاتا ہے۔۔۔تو وہ عام"
بھی خاص ہو جاتا ہے۔۔۔۔اب یہ مت کہنا یہ بھی سمجھاؤں۔۔۔"اس نے
آخری جملہ مضحکہ خیز انداز میں کہا۔۔۔۔

میں تم سے منسوب نہیں ہوں۔۔اور نہ کبھی ہوں گی۔۔"مانا خوف زدہ" تھی اسکی نزدیکی سے۔۔۔پھر بھی اپنے وجود میں ہمت جمع کر۔۔۔۔قطعی انداز میں گویا ہوئی ی۔۔۔

تم منسوب ہو چکی ہو۔۔۔مسز محیب اجلال ملک۔۔۔"اس نے کہتے ہی" اس کے ہونٹوں کو نرمی سے چوما۔۔۔۔

جیسے مہر لگائی ی ہو اس پر اپنی۔۔۔۔

دور رہو مجھ سے۔۔۔"نجمہ کو شدید کراہت محسوس ہوئی ی۔۔۔اس" نے اپنے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر مار کر۔۔۔اسے خود سے دور دھکیلا۔۔۔۔

وہ دور تو نہ ہوا۔۔۔البتہ آنکھوں میں غصہ ضرور اتر آیا۔۔۔۔

اب کیا چاہیے تمھیں مجھ سے؟؟۔۔۔سب تو لے چکے ہو تم۔۔۔"وہ"
محیب کو خود سے دور رکھنے کی اپنی پوری جان سے کوشش کر رہی
تھی۔۔۔۔مگر اس ورزشی جسامت والے مرد کے آگے اس نازک صفت
لڑکی کی کوششیں بے کار تھیں۔۔۔۔

محیب نے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ سے قابو کر کے۔۔۔اوپر
دیوار سے لگایا۔۔۔۔

اگر میں سب کچھ لے ہی چکا ہوں تو پھر یہ ڈر کیوں؟؟"وہ اس کی آنکھوں"
میں جھانکتے ہوئے تفتیشی انداز میں۔۔ابرو اچکا کر استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

ڈرتی نہیں ہوں میں تم سے۔۔۔اپنی یہ خوش فہمی نکال دو۔۔۔۔"اس"
نازک لڑکی کا پورا وجود کپکپا رہا تھا۔۔۔اس کے باوجود مقابل کی آنکھوں میں
جھانک کر دوٹوک انداز میں کہا۔۔۔۔

محیب کی نگاہیں اُس لمحے اِس کی کپکپاتی ٹانگوں پر گ ئی یں۔۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔۔"وہ اپنے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کر رہی"
تھی۔۔۔جبکے محیب فرصت سے اس کے حسین چہرے کو تک رہا تھا۔۔۔۔

کیا چاہتے ہو آخر مجھ سے؟؟۔۔۔"وہ اب روہانسہ لہجے میں پوچھنے"
لگی۔۔۔اس کے پاؤں بری طرح کپکپا رہے تھے۔۔۔کچھ خوف اور کچھ
کمزوری کے سبب۔۔۔اگر اس سنگدل نے ہاتھوں کو نہ پکڑ رکھا ہوتا تو وہ کب
کی گر چکی ہوتی فرش پر۔۔۔۔

سکون۔۔۔"اس نے گہری بولتی نظروں سے نجمہ کے حسین وجود کو" تکتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

"تو چھوڑ دو مجھے۔۔۔آزاد کر دو۔۔۔ تمھیں بھی سکون آ جائے گا۔۔۔اور مجھے بھی۔۔۔ویسے بھی میرا سب چھین چکے ہو تم۔۔۔ تمھیں وہ مل چکا ہے جو تمھیں چاہیے تھا۔۔۔" نجمہ اس کا جواب سمجھ نہیں سکی تھی اِس بات کا اندازہ وہ لڑکا اس کے دیے جواب سے لگا رہا تھا۔۔۔

"یہ کیا تمھیں واقعی لگتا ہے مجھے وہ مل گیا ہے جو میں چاہتا ہوں؟؟۔۔۔" جملہ ادا کرتے وقت اس کی آنکھیں متلاشی تھیں۔۔۔جیسے کچھ ڈھونڈ رہا ہو۔۔۔ نجمہ کو پہلی بار اس کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لیے شدید کرب

نظر آیا۔۔۔مگر اِس سے پہلے وہ سمجھتی۔۔۔محیب نے نگاہیں چورا لی تھیں۔۔۔۔

"مجھے یہ جاننے میں کوئی ی انٹرسٹ نہیں ہے کے تمھیں کیا چاہیے اور کیا نہیں۔۔۔تم بس میرے ہاتھ چھوڑو۔۔۔مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔۔" وہ جھنجھلاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"انسان کو سکون کب تک چاہیے ہوتا ہے؟؟؟" اس نے اچانک ہی سوال کیا۔۔۔۔جو نجمہ کو موقع محل کے اعتبار سے عبث معلوم ہوا۔۔۔۔

"دونوں جہانوں میں۔۔۔انسان چاہتا ہے وہ مرنے کے بعد بھی سکون میں رہے یعنی جنت میں۔۔۔۔مل گیا جواب۔۔۔اب اگر تمھارے یہ عجیب

سوالات ختم ہو گئے ہوں۔۔۔تو چھوڑو گے مجھے۔۔۔۔"وہ منہ بسور کر نہایت چڑتے ہوئے جواب دہ ہوئی ی۔۔۔۔

محیب نے اس کا جواب سنتے ہی۔۔۔اس کے ہاتھوں پر اپنی پکڑ ڈھیلی کی۔۔۔۔۔

اس لمحے وہ کچھ سوچ رہا تھا۔۔۔مگر اسکی آنکھیں اس قدر پُر اسرار تھیں کے نجمہ چاہ کر بھی نہ جان سکی کے اسکے ذہن میں کیا چل رہا ہے۔۔۔۔۔

وہ واقف تھا کے اس کے ہاتھ چھوڑتے ہی وہ نازک لڑکی فرش پر گر ئے گی۔۔۔اس لیے ہاتھ چھوڑتے ہی۔۔۔ایک لمحے کی دیری کے بغیر اسے باہوں میں بھر لیا۔۔۔۔

اب کہاں لے جارہے ہو مجھے ؟؟" وہ اسکے سوالات کو مکمل خاطر میں نہ لاتے ہوئے۔۔۔اسے نیچے لے آیا تھا۔۔۔۔

اس لڑکی نے کیا کالا جادو کر دیا ہے محیب پر ؟؟۔۔۔جب دیکھو گود میں لیے پھرتا رہتا ہے۔۔۔" مبشرہ بیگم کھانے کی میز پر بیٹھی ہوئی ی تھیں۔۔۔۔ عروسہ بیگم اور باقی ملازمین کھانا میز پر سجا رہے تھے۔۔۔۔کے محیب نے نجمہ کو لا کر چی ئی ر پر بیٹھایا۔۔۔۔اور خود برابر والی چی ئی ر پر ٹک گیا۔۔۔۔

مبشرہ بیگم تو گویا انگارے چبا رہی تھیں۔۔۔۔

جب سے نکاح ہوا تھا ان کی نظر میں نجمہ مہارانیوں کی طرح کمرے میں بیٹھی ہوئی ی تھی۔۔۔اور اگر کبھی باہر نظر بھی آتی تو محیب کی باہوں کے حصار میں۔۔۔۔۔

نجمہ بے یقینی سے محیب کا خوبصورت چہرہ تک رہی تھی۔۔۔۔

اُس لمحے نجمہ کو لگا وہ کوئی ی اور ہے۔۔۔

وہ محیب نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔

کبھی بھی نہیں۔۔۔۔

وہ جس محیب کو جانتی تھی وہ تو اسے کبھی بھی اپنی برابری پر بیٹھنے نہیں دیتا تھا۔۔۔۔پھر یہ برابر میں بیٹھا شخص کون تھا؟؟۔۔۔جو مزے سے کھانا اپنی پلیٹ میں نکال رہا تھا اور اسکی بھی۔۔۔۔

عروسہ بیگم کی آنکھیں چمک اٹھیں تھیں۔۔۔نجمہ کو پوری فیملی کے ساتھ کھانے کی میز پر پُر وقار انداز میں بیٹھا دیکھ۔۔۔۔

پھر دیکھ رہی ہو؟؟؟" محیب کے آہستہ مگر استہزائی یہ انداز میں ٹوکتے ہی وہ" حواسوں میں لوٹی۔۔۔۔

نجمہ گڑبڑا کر پلیٹ کے پاس رکھا چمچہ اٹھانے لگی۔۔۔

او۔۔۔تو کیا آج سے نجمہ بھابھی بھی ہمارے ساتھ کھانا کھائیں گی؟؟؟"ثوبیہ نے مسکرا کر چیر پر بیٹھتے ہوئے۔۔۔نجمہ پر حقارت بھری نظر ڈال کر مضحکہ خیز انداز میں پوچھا۔۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔۔کوئی تکلیف ہے؟؟"نجمہ جواب دیتی اس سے قبل ہی" ۔۔۔۔محیب نے سپاٹ سے لہجے میں اسے گھورتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔۔

محیب نے جواب تو کیا دیا تھا۔۔مانو ثوبیہ کے منہ پر بے عزتی کا طمانچہ لگایا تھا۔۔۔۔

وہ ابھی نئی تھی ملک مینشن میں۔۔۔اس لیے محیب کے رویے سے واقف نہیں تھی۔۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی کے محیب دو لمحے نہیں لگاتا سامنے والے کو ذلیل کرنے میں۔۔۔۔

محیب کے سوال پر وہ جھٹ پٹا سی گ ئی تھی۔۔۔۔

میں نے تو ایسے ہی پوچھ لیا تھا۔۔۔"اس نے تیزی سے لچکدار انداز میں" جواب دیا۔۔۔۔

کھانا شروع کرؤ بیٹا۔۔۔"مبشرہ بیگم نے ثوبیہ کی جانب دیکھتے ہوئے نرمی" سے کہا۔۔۔۔پھر محیب سے مخاطب ہو کر۔۔۔۔"محیب وہ تو بس پوچھ رہی تھی۔۔۔۔اگر تمھیں برا لگ رہا ہے۔۔تو ٹھیک ہے آج سے اس ملک مینشن میں تھاری مہارانی سے کوئی ی بات نہیں کرئے گا۔۔۔"مبشرہ بیگم نے

ثوبیہ کی سائی یڈلی تھی۔۔۔۔ساتھ ساتھ آخری جملہ خاصہ جتاتے ہوئے طنزیہ ادا کیا۔۔۔۔

گڈ۔۔۔۔"اس نے نہایت مغرور لہجے میں۔۔۔فقط اتنا جواب دے کر پانی" کا گلاس اپنے عنابی ہونٹوں سے لگایا۔۔۔۔

مبشرہ بیگم تلملا اٹھی تھیں۔۔۔۔ان کے ساتھ ساتھ رقیہ بیگم اور ثوبیہ بھی۔۔۔۔جبکے جازع خاموشی سے کھانا کھانے میں مگن تھا۔۔۔۔

جب سے نجمہ اور محیب کا نکاح ہوا تھا جازع کو تو مانو چپ لگ گ ئی تھی۔۔۔۔۔

وہ کھانا کھانے کے بعد اسے واپس کمرے میں لے آیا تھا۔۔۔۔

پورا دن سو کر گزارا تھا اس لیے اب نیند آنا مشکل تھی۔۔۔۔

وہ اپنی پسند کی فلم لگا کر۔۔۔۔ صوفے پر بیٹھ کر دیکھنے لگا۔۔۔۔جبکے نجمہ بیڈ پر لیٹی اوپر چھت کو تک رہی تھی۔۔۔۔

💖Husny Kanwal💖

اس کے ہاتھ سے ریموٹ ٹیبل کے نیچے گر گیا تھا۔۔۔۔

اف" وہ جھنجھلا کر تیزی سے ریموٹ اٹھانے کے لیے جھکی۔۔۔۔"

ٹیبل کے شیشے کے کورنر کی نوک نکلی ہوئی ی تھی۔۔۔۔۔جو اس کے بے دیھانی میں اٹھنے کے سبب لگ سکتی تھی۔۔۔

محیب صوفے پر بیٹھ کر سیل پر بلوٹوتھ لگائے کسی سے بات کر رہا تھا۔۔۔اس نے بات کرتے کرتے ہی اس شیشے کے کورنر کو اپنے ایک ہاتھ سے کور کیا۔۔۔۔

جب نجمہ ریموٹ لے کر آرام سے اٹھ گ ئی۔۔۔تو لاپرواہی سے ہاتھ ہٹا کر۔۔۔۔ کھڑا ہو کر الماری کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

کبھی کبھار انسان کا چھوٹا سہ عمل بھی کسی کے دل پر وار کرتا ہے۔۔۔۔

بظاہر تو محیب بالکل لاپرواہی کا مظاہرہ کرتا نجمہ کی کمرے میں موجودگی کو لے کر۔۔۔۔۔۔

کوئی ی خاص بات بھی نہ کرتا۔۔۔

اپنے ایک ن ئی ے بزنس پروجیکٹ کو لے کر کافی بیزی تھا وہ ایک ہفتے سے۔۔۔۔اس لئے روزانہ گھر بھی لیٹ آرہا تھا۔۔ لیکن اُس کے اِس عمل سے نجمہ کو پہلی بار احساس ہوا وہ اُس کا خیال رکھتا ہے۔۔۔۔وہ اتنا لاپرواہ نہیں ہے جتنا وہ دیکھاتا ہے۔۔۔۔

"کیا یہ شخص میرا خیال رکھنے لگا ہے؟؟؟" وہ محیب کے خوبصورت سراپے پر نظریں ٹکائے سوچنے لگی۔۔۔۔

یہ میں کیا سوچ رہی ہوں۔۔۔ محیب اور میرا خیال رکھے۔۔۔اچھا مزاق ہے۔۔۔" پھر جیسے وہ خود ہی اپنے ذہن میں آنے والے خیال پر طنزیہ ہنسی تھی۔۔۔۔

💖Husny Kanwal💖

زارون۔۔۔میرے بیٹے۔۔۔پلیز اپنی زندگی کی طرف واپس" لوٹو۔۔۔۔زندگی بھر کیا اس کمرے میں ہی خود کو قید رکھو گے؟؟۔۔۔۔بیٹا جو ہونا تھا ہو چکا۔۔۔۔ہم نہیں بدل سکتے۔۔۔ مگر آنے والا کل تو بدلا جا سکتا ہے ناں؟؟۔۔۔کیوں آج کی طرح آنے والے کل کو بھی تاریک میں ڈال رہے ہو؟؟۔۔۔تم ہماری اکلوتی اولاد ہو زارون۔۔۔۔اپنا نہیں تو کچھ ہمارا ہی خیال کر لو۔۔۔۔" عنائی زہ بیگم جب کمرے میں داخل ہوئی یں تو کمرے میں مکمل اندھیرے کا راج تھا۔۔۔ جیسے روز ہوتا ہے۔۔۔انھوں نے

لائی ٹس اون کی۔۔۔کھانے کی ٹرے سائی یڈ ٹیبل پر رکھ کر اپنے بیٹے کی طرف آئی یں۔۔۔جو ویل چیئر پر بیٹھا۔۔۔ناجانے کن سوچوں میں گم سم تھا۔۔۔وہ ایسے ہی گھنٹوں بیٹھا رہتا تھا۔۔۔۔

وہ لڑکا شدید ڈپریشن کا شکار ہو چکا تھا۔۔۔۔عنائی زہ بیگم اور ان کے ہسبینڈ بہت پریشان رہ رہے تھے اپنے اکلوتے بیٹے کی حالت کو دیکھ۔۔۔۔۔

عنائی زہ بیگم نے اپنی ایک سہیلی سے زارون کا مس ئی لہ ڈسکس کیا۔۔۔تو انھوں نے امید دلائی ی کے دنیا میں اب ایسی فزیو تھراپی ہیں جن کے ذریعے زارون واپس چل سکتا ہے۔۔۔۔بس وہ ہمت نہ ہارئی یں۔۔۔۔۔

وہ اس کے پاؤں کے پاس بیٹھ کر۔۔۔اس کے ہاتھ بڑی محبت سے چوم کر۔۔۔اسے ڈپریشن سے نکالنے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔۔

اسے سمجھا رہی تھیں کے ابھی زندگی ختم نہیں ہوئی ہے۔۔۔۔

آپ نے سنا تھا ناں۔۔۔۔ڈاکٹر نے کیا کہا تھا" وہ ناامیدی سے گویا"
ہوا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ مگر وہ دنیا کا واحد ڈاکٹر نہیں ہے۔۔۔۔ہم کسی اور ڈاکٹر کے پاس"
جائیں گے۔۔۔۔مجھے یقین ہے تم ایک دن دوبارا اپنے پاؤں پر کھڑے
ہو گے۔۔۔" وہ جھلملاتی آنکھوں کے ساتھ اسکی امید بندھانے لگیں۔۔۔۔

مجھے بھی۔۔۔"اس کے والد نے پیچھے سے اسکے کندھے پر اپنا بھاری ہاتھ"
رکھ کر پُرامید لہجے میں کہا۔۔۔۔

پتا چلاان لڑکوں کے بارے میں ؟؟۔۔۔کون تھے وہ؟؟"اپنے والد کو" دیکھتے ہی وہ بے صبری سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

ان میں سے ایک پکڑا گیا ہے۔۔۔مگر وہ کہ رہا ہے اسے کچھ معلوم" نہیں۔۔۔۔پولیس اس سے اگلوانے میں لگی ہوئی ہے۔۔۔۔"ان کے بتاتے ہی اس کی آنکھوں میں بدلے کی آگ جلی تھی۔۔۔

بس ایک بار پتا چل جائے کس نے کیا ہے میرے ساتھ یہ سب۔۔۔یقین" جانیں اس کی زندگی موت سے بدتر کر دوں گا میں۔۔۔۔"زارون دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے۔۔۔پُر عزم لہجہ میں گویا ہوا۔۔۔۔

اور کیسے کرؤ گے ؟؟۔۔۔اس کمرے میں بند رہ کر؟؟۔۔۔"عنائی زہ بیگم" نے چوٹ کرنے والے انداز میں کہا۔۔۔۔

اگر تمھیں اس شخص سے بدلا لینا ہے جس نے تمھیں اس حال میں" پہنچایا۔۔۔ تمھاری ہنستی بستی زندگی تباہ کی۔۔۔۔ تمھاری نجمہ کو ہمیشہ کیلئے تم سے جدا کیا۔۔۔۔ تو پلیز کمرے سے نکلو۔۔۔۔ان اندھیروں سے نکلو۔۔۔۔ایک بار صرف ایک بار دوبارا کوشش تو کرؤ جینے کی۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔"عنائی زہ بیگم منتی انداز میں روتے ہوئے۔۔۔۔ اُسے زندگی کی جانب واپس لوٹنے پر مجبور کرنے لگیں۔۔۔۔

انہیں یقین تھا کہ زارون ایک عقلمند لڑکا ہے وہ کبھی بھی اپنے لئے ان تاریکیوں کو نہیں چنے گا۔۔۔۔

نجمہ کا نام سنتے ہی جیسے اسکا جنون جاگ اٹھا تھا۔۔۔۔

عنائی زہ بیگم اسے کھانا دے کر دانستہ طور پر اس کے والد کے ساتھ اکیلا چھوڑ آئی یں تھیں۔۔۔۔۔

"بیٹا تمھاری مام بالکل ٹھیک کہ رہی ہیں۔۔۔ویسے بھی مجھے لگتا ہے ضرور حملہ آور کوئی طاقتور شخص ہے۔۔۔۔۔ تبھی پولیس ابھی تک تمھارے مجرموں کو ڈھونڈ نہیں پارہی۔۔۔۔اور جو ایک ان کے ہاتھ لگ گیا ہے اس سے کچھ اگلوا نہیں پارہی۔۔۔۔تم اچھی طرح جانتے ہو ہماری دنیا میں امیر اور غریب کے لیے قانون الگ ہیں۔۔۔۔۔اگر تمھیں انصاف چاہیے تو پہلے تمھیں ان اندھیروں سے نکلنا ہو گا۔۔۔ مضبوط بنانا ہو گا خود کو۔۔۔۔۔ایک باپ کا وعدہ ہے اپنے بیٹے سے۔۔۔چاہے کتنے بھی طاقتور کیوں نہ ہوں وہ لوگ۔۔۔۔تمہارا باپ انہیں چھوڑے گا نہیں۔۔۔۔بس تم اپنے اس بوڑھے باپ کا سہارا بنے رہو۔۔۔۔اکیلے میں شاید میں کمزور پڑ

جاؤں۔۔۔"ان کی آنکھیں بھر آئی یں تھیں۔۔۔آنسو آنکھوں سے بہ کر چہرے پر جھلکنے لگے۔۔۔۔

اس نے پیچھے گردن موڑ کر اپنے والد کے الٹے ہاتھ کو دیکھا جو نیچے کی جانب ہوا میں لٹکا تھا۔۔۔۔پھر ایک لمحے کی دیری کیے بغیر اپنے دونوں ہاتھوں سے مضبوطی سے اس لٹکے ہوئے ہاتھ کو تھام لیا۔۔۔۔

میں کبھی آپ کو کمزور نہیں پڑنے دوں گا۔۔۔آپ فکر نہ کریں۔۔۔"وہ" روہانسہ آواز میں سرخ چہرے اور نم آنکھوں کے ساتھ گویا ہوا۔۔

تم؟؟۔۔۔"وہ ڈاکٹر کے پاس سے گھر لوٹا۔۔۔تو دروازہ کھلتے ہی سامنے" کھڑی خوبصورت لڑکی کو دیکھ چونکا۔۔۔۔

کم از کم دوست ہی سمجھ لیتے اپنا۔۔۔"اس کی بھوری آنکھوں میں آنسو"
جھلکنے کے لیے بے تاب نظر آرہے تھے۔۔۔۔

وہ نیلے اور سفید رنگ کی شرٹ اور نیلے رنگ کی جنیز میں ملبوس
تھی۔۔۔۔اس کے گولڈن بال پونی میں قید تھے۔۔۔۔کچھ آوارا لٹیں
اس کے حسین چہرے کا بوسہ لے رہی تھیں۔۔۔اس لڑکی کا بس نہیں
چل رہا تھا کے وہ بچوں کی طرح بلک بلک کر روئے۔۔۔مگر خود کو بمشکل
سنبھال رکھا تھا۔۔۔

"ڈاکٹر نے کیا کہا زارون؟؟"عنائی زہ بیگم اس کی آواز سنتے ہی تیزی سے
کچن سے نکل کر۔۔۔اسکی جانب آئی یں تھیں۔۔۔

وہ اور عنابیہ بے صبری سے اسکے مثبت جواب کے منتظر تھے۔۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔وہی کہا جو پہلے والے نے کہا تھا۔۔۔"وہ منہ بسور کر۔۔۔" ہاتھ زور سے ویل چی ئی ر پر مارتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔۔۔۔

وہ تو جیسے خود سے ہی خفاء ہو گیا تھا۔۔۔۔

وہ کسی سے ملنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔اسے لگ رہا تھا لوگ اس کے اپاہج ہونے کا مزاق اڑائیں گے۔۔۔یا پھر اسے ترس بھری نگاہ سے دیکھیں گے۔۔۔۔

اسے عنابیہ کا آنا بھی ناگوار گزرا تھا۔۔۔۔

اسے لگ رہا تھا وہ مزاق اڑائے گی اس کی بے بسی کا۔۔۔ہنسے گی اس پر۔۔۔۔

اپنے کمرے میں مت جاؤ۔۔۔ تھوڑی دیر ہمارے ساتھ بیٹھ" جاؤ۔۔۔دیکھو عنابیہ آئی ہے۔۔۔خاص تم سے ملنے۔۔۔۔"اسے ویل چی ئی رکے پہیوں کو کھسکا کر۔۔۔اپنے کمرے کی جانب بڑھتا ہوا دیکھ۔۔۔عنائی زہ بیگم اسے روکنے کی نیت سے بولیں۔۔۔

آنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔"وہ بغیر پیچھے مڑے۔۔۔بے رخی سے" جواب دے کر اپنے کمرے میں داخل ہو گیا تھا۔۔۔۔

زارون کے الفاظ نشتر کی طرح اسے چبھتے ہوئے محسوس ہوئے۔۔۔۔

آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔

وہ غصے سے اس کے پیچھے پیچھے کمرے میں داخل ہوئی ی۔۔۔۔

کیوں ضرورت نہیں تھی میرے آنے کی؟؟۔۔۔" وہ تیزی سے اس کی "
ویل چی ئی ر کے آگے آکر کھڑی ہوئی ی۔۔۔ غم وغصے کی ملی جلی کیفیت
میں اس کی چی ئی ر پر دونوں ہاتھ جما کر۔۔۔مقابل کے چہرے کے برابر
جھک کر۔۔۔اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

کیا دیکھنے آئی ی ہو؟؟۔۔۔کے میں اپاہج ہو کر کیسا لگ رہا ہوں۔۔۔تم تو"
بہت خوش ہو رہی ہو گی ناں۔۔۔۔دل ہی دل مزاق اڑا رہی ہو گی
میرا۔۔۔۔تم یہی دیکھنے آئی ی ہو ناں کے جس زارون نے تمھارا پروپوزل

ٹھہرایا تھا وہ ویل چی ئی ر کو گھسیٹتے ہوئے کیسا۔۔۔" وہ ابھی بول ہی رہا تھا کے مقابل بیچ میں بات کاٹتے ہوئے احتجاجاً بولی۔۔۔۔

مجھے نہیں پتا تھا تم میرے بارے میں ایسے خیالات رکھتے ہو۔۔۔ہاں" ہو گ ئی غلطی تمھیں تمھاری مرضی کے خلاف جا کر چاہنے کی۔۔۔ تمھیں شادی کے لیے پرپوز کرنے کی۔۔۔۔ مگر اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں مسٹر "زارون کے آپ میرے بارے میں اتنے برے خیالات رکھیں۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو موتی بن بن کر گر رہے تھے۔۔۔۔

وہ سیدھی ہو کر کھڑی ہوئی ی۔۔۔اور بے دردی سے اپنے آنسو پونچھے۔۔۔۔وہ آنسو جن کی مقابل کو ذرا قدر نہ تھی۔۔۔۔

کاش میں تمھیں اپنا دل چِیر کر دیکھا سکتی۔۔۔تو تم دیکھتے۔۔۔۔میں کتنی" تکلیف میں ہوں تمھیں اِس حالت میں دیکھ کر۔۔۔۔۔اِس دل پر زور نہیں چلتا میرا۔۔۔۔ جیسے ہی ڈیڈ سے تمھارے ساتھ ہوئے حادثے کا پتا چلا مجھ سے رہا نہیں گیا۔۔۔اور بغیر کچھ سوچے سمجھے تم سے ملنے چلی آئی ی۔۔۔۔ مگر اب لگتا ہے پہلے کی طرح پھر ایک بار غلطی کی اِس دل کی سن کر۔۔۔"اس کے الفاظ کرب سے بھرے معلوم ہو رہے تھے۔۔۔۔وہ اپنی شہادت کی انگلی کو بار بار اپنے دل کے مقام پر رکھ رہی تھی۔۔۔۔۔یہ بتانے کے لیے۔۔۔۔کے کتنی اذیت میں ہے وہ۔۔۔۔۔

زارون اُس حادثے کے بعد سے بہت چڑچڑا سہ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔اپنے والدین سے بھی بہت کم بات کرتا۔۔۔۔۔زیادہ تر اپنے کمرے میں خاموش بیٹھا رہتا۔۔۔۔

وہ اسے شکوئے بھری نگاہ سے تکتے ہوئے۔۔۔کمرے سے چلی گ ئی تھی۔۔۔۔

اسکے جانے کے بعد زارون کو شدید احساس ہوا کے اس نے عنابیہ کے ساتھ غلط کیا۔۔۔۔

عنائی زہ بیگم نے دونوں کے درمیان ہونے والی بحث سنی تھی۔۔۔مگر پھر بھی زارون سے کچھ نہ کہا۔۔۔۔کیونکے وہ واقف تھیں۔۔۔۔ان کا بیٹا کس تکلیف واذیت سے گزر رہا ہے۔۔۔۔

عنابیہ بیٹا۔۔۔"وہ روتے ہوئے اپنا پرس لاونج میں رکھے صوفے سے" اٹھا کر کندھے پر ڈال کر باہر جانے ہی لگی تھی کے عنائی زہ بیگم نے تیزی سے آکر اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔۔۔۔

وہ بہت شرمندہ دیکھائی دے رہی تھیں۔۔۔

"برامت ماننا۔۔۔زارون ابھی۔۔۔۔"وہ مزید آگے بولتیں اس سے قبل ہی عنابیہ نے بیچ میں بات کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔

"میں جانتی ہوں زارون کس نیچر کا مالک ہے۔۔۔آپ شرمندہ نہ ہوں۔۔۔۔"وہ یہ کہ کر تیز قدم بڑھاتی ہوئی گھر سے نکل گئی۔۔۔۔

جیسے ہی اپنی کار میں بیٹھی۔۔۔۔زارون کا ویل چیئر پر بیٹھا ہونا اسکی آنکھوں میں گھومنے لگا۔۔۔۔

وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔۔

وہ حسین لڑکا پہلی نظر کی محبت تھا اس کی۔۔۔۔۔

فقط اس کا دل جانتا تھا کے اسنے کیسے خود کو روک رکھا تھا اس کے سامنے نہ بکھرنے سے۔۔۔۔۔

یا اللہ۔۔۔۔ پلیز زارون کو ٹھیک کر دے۔۔۔ میں اُسے اِس حالت میں " نہیں دیکھ سکتی۔۔۔" وہ روتے ہوئے دعا گو ہوئی ی تھی۔۔۔

♥Husny Kanwal♥

وہ آفس سے گھر لوٹا تو سب سے پہلے اپنے کمرے کا رخ کیا۔۔۔۔

وہ بغیر ایک لمحے کی دیری کیے۔۔۔کوٹ اور ٹائی ی اتار۔۔بیڈ پر ڈال کر ۔۔۔تیزی سے فریش ہونے واش روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

نہاء کر۔۔۔۔اپنا نائی ٹ ڈریس پہن کر۔۔۔۔جیسے ہی شیشے کے دروازے کے پاس سے گزرا۔۔۔آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔

وہ حسین لڑکی صوفے پر بے ڈھنگے طریقے سے لیٹی ہوئی ی تھی۔۔۔سر کے نیچے کشن لگائے۔۔۔ایک پاؤں صوفے کے اوپر کے حصے پر اور دوسرا نیچے حصے کے کورنر پر رکھے۔۔۔

ببل گم چباتے ہوئے۔۔۔۔بڑی سی ایل سی ڈی پر فلم دیکھنے میں مگن تھی۔۔۔

صوفے کے کچھ کشن فرش کا بوسہ لے رہے تھے۔۔۔

سامنے میز پر کولڈ رنگ کا خالی گلاس۔۔۔۔بوتل۔۔۔ میگی کا خالی پیالہ۔۔۔چائے کا خالی کپ۔۔۔۔پاپ کارن کچھ بڑے سے کانچ کے پیالے میں۔۔اور کچھ میز پر بکھرے ہوئے۔۔۔

محیب جتنا صفائی ی پسند تھا وہ اتنی ہی اِس معاملے میں لاپرواہ تھی۔۔۔۔

اب وہ اِس کمرے کو اپنا عارضی قید خانہ تصور کرنے لگی تھی۔۔۔۔

وہ پورا پورا دن لیٹ کر رومانٹک فلمیں دیکھتی رہتی۔۔۔۔

اس کے پاس کرنے کے لیے کوئی ی کام بھی تو نہیں تھا۔۔۔

کمرے سے باہر جا کر مبشرہ بیگم اور ملک مینشن کے دوسرے لوگوں کے چہرے دیکھنے سے کہیں بہتر اسے فلمیں دیکھنا لگتا تھا۔۔۔۔

محیب کافی دنوں سے بہت بیزی رہ رہا تھا۔۔ جس وجہ سے وہ صبح ہی کمرے سے نکل جاتا۔۔۔اور رات کو لیٹ گھر لوٹتا۔۔۔۔

نجمہ آرام سے پورے دن کمرے میں اکیلے رہتی۔۔۔۔

اس نے سوچا ہوا تھا جب فلم ختم ہو جائے گی تو روزانہ کی طرح کمرہ صاف کر دے گی۔۔۔ مگر آج محیب جلدی گھر آ گیا تھا۔۔۔

محیب کو تو جیسے ایک دوثانیوں کے لیے اپنے کمرے کی حالت دیکھ ۔۔۔صدمہ سہ لگ گیا تھا۔۔۔۔

"یہ سب کیا ہے نج؟؟۔۔۔"نجمہ فلم دیکھنے میں اتنی مگن تھی کے اسے کمرے میں محیب کی موجودگی کا ذرا علم نہ ہوا۔۔۔اچانک اس کی آواز سن ۔۔۔وہ چونکی۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے اسے مکمل اگنور کر۔۔۔واپس فلم دیکھنے لگی۔۔۔

"میں کچھ پوچھ رہا ہوں؟؟"اس بار اس خوبرو نوجوان نے ذرا سختی سے استفسار کیا۔۔۔۔

"پہلے تو اپنا پاؤں نیچے رکھو۔۔۔۔لڑکیاں اسطرح نہیں لیٹتیں۔۔۔"اس نے محیب کے سوال کو مکمل نظر انداز کیا تھا۔۔۔اسے لگا جیسے وہ دیواروں

سے باتیں کر رہا ہے۔۔۔اپنا یوں اگنور ہونا اسے غصہ دلا گیا تھا۔۔۔وہ ایل سی ڈی اور نجمہ کے درمیان حائل ہو کر۔۔غصے سے اسے گھورنے لگا۔۔۔۔جواب میں وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔اس حسین گڑیا کی معصومیت پر محیب کا بلڈ پریشر ہائی ہوا تھا۔۔۔اس نے تیزی سے اس کے سیدھے پاؤں کو صوفے کے اوپری حصے سے نیچے جھٹک کر۔۔۔۔خاصہ جتاتے ہوئے تمیز کا پارٹ سیکھایا۔۔۔۔

میری مرضی۔۔میرا قید خانہ ہے۔۔۔میں جیسے چاہے لیٹوں۔۔۔ تمھیں" زیادہ تکلیف ہے تو مجھے کمرے سے نکال دو۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ بھرم سے بولی۔۔۔۔اور آخر میں اس کی مدد کے لیے تجویز بھی پیش کر دی۔۔۔۔

اس کی دی ہوئی ی تجویز پر وہ دانت پیسنے پر مجبور ہوا تھا۔۔۔۔

مجیب کو گندگی ایک لمحے کے لیے بھی برداشت نہ تھی۔۔۔وہ لڑکی مانو اس کے صبر کا اچھا خاصہ امتحان لے رہی تھی۔۔۔۔

"کتا بھی جب زمین پر بیٹھتا ہے تو اپنے ارد گرد کی گندگی کو صاف کر کے بیٹھتا ہے۔۔۔۔" وہ اپنی کمر پر ایک ہاتھ ٹکا کر۔۔۔نہایت چڑ چڑے انداز میں ۔۔۔خاصہ جتاتے ہوئے۔۔۔ سمجھانے لگا۔۔۔

"تو میں کیا کروں؟؟" وہ معصومیت سے آنکھیں ٹم ٹماتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔۔

"فقط اتنا کے کمرے کی صفائی ی کرؤ۔۔۔۔" اس کے معصومانہ سوال پر ۔۔۔۔وہ جز بز ہو کر تیزی سے جواب دہ ہوا۔۔۔

فلم دیکھنے کے بعد کر دوں گی۔۔۔اب سامنے سے ہٹو۔۔۔"وہ لاپرواہی" سے گویا ہوئی ی۔۔۔

جی نہیں۔۔۔ابھی کے ابھی کرؤ۔۔۔"وہ حاکمانہ انداز میں غراتے ہوئے" بولا۔۔۔۔

میں نہیں کر رہی۔۔۔زیادہ ہے تو خود کر لو۔۔۔"محیب کا حکم صادر کرنا" اسے سخت ناگوار گزرا تھا۔۔پہلے تو وہ خودی صاف کرنے کا ارادہ رکھتی تھی فلم ختم ہونے کے بعد۔۔۔ مگر اب وہ بھی اَڑ گ ئی تھی۔۔۔۔اس نے لیٹے لیٹے ایک پاؤں کو اونچا کر۔۔۔دوسرے پاؤں کو اس پر ٹکا کر۔۔۔۔ببل گم چباتے ہوئے۔۔۔طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ۔۔۔۔اکڑ کر کہا۔۔۔۔

اگر وہ نارمل انداز میں بھی کہ دیتی کے ملازمہ کو بلوا کر صفائی کروالو۔۔۔تو وہ ملازمہ سے کروالیتا۔۔۔۔ مگر اس نے اکڑ دیکھائی ی۔۔۔۔جو محیب کو کسی صورت برداشت نہیں تھی۔۔۔

اگلے ہی لمحے اس کی جان نکلی۔۔۔جب محیب نے اس کا کھڑا کیا ہوا پاؤں تیزی سے کھینچا۔۔وہ جو کورنر پر کشن لگا کر۔۔اُس پر سر ٹکائے۔۔۔اونچی ہو کر لیٹی ہوئی ی تھی۔۔اِس حملے کے نتیجے میں کورنر سے نیچے صوفے کے حصے پر آگ ئی۔۔۔۔۔۔۔۔

محیب برق کی پھرتی سے اس کے اوپر آگیا تھا۔۔۔۔

اس کی کالی نشیلی آنکھیں حیرت سے بڑی بڑی ہو گ ئی یں تھیں۔۔۔۔

دونوں کی آنکھیں ٹکرائی یں۔۔۔

نجمہ کو شدید احساس ہوا کے اس نے غلطی کی محیب کو غصہ دلا کر۔۔۔۔

شاید مجھے صفائی ی کر دینی چاہیے تھی۔۔۔۔"وہ دل میں خوفزدہ ہو کر" بڑ بڑائی ی۔۔۔

محیب اس کے حسین چہرے کے قریب اپنا چہرہ لایا۔۔۔تو لگا۔۔۔۔گلا خوف کے مارے خشک پڑ گیا ہے۔۔۔۔

"یک۔۔۔۔نج بدبو آ رہی ہے تم سے۔۔۔دو دن سے ایک ہی سوٹ میں ہو۔۔۔۔۔نہانے پر ٹیکس نہیں لگتا۔۔۔اس لیے نہاء بھی لیا کرؤ۔۔۔گندی۔۔۔۔۔"محیب خوشبوں کا عادی تھا۔۔۔اور وہ لڑکی جیسے

بس اپنی زندگی کا وقت گزار رہی تھی۔۔وہ تو خود کو زندہ لوگوں میں شمار ہی نہیں کرتی تھی۔۔۔۔

پھر خوشبو لگانا۔۔۔روز سجنا سورنا۔۔۔کپڑے بدلنا۔۔۔بال بنانا۔۔۔میک۔اپ کرنا۔۔۔جیولری پہننا۔۔۔۔یہ سارے کام تو زندہ دل والے کرتے ہیں۔۔۔مردہ دل تھوڑی۔۔۔۔۔

پھر وہ کس کے لیے خود کو سوارتی۔۔۔محیب کے لیے۔۔۔اپنے جانی دشمن کے لیے۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔۔وہ واقف تھی کے اگر اُس نے ذرا بھی بناؤ سنگھار کیا تو محیب اسے نہیں چھوڑے گا۔۔۔۔

محیب نے جیسے ہی اس کی گردن پر جھکنا چاہا۔۔۔ہلکی سی بدبو نے اسے کراہیت کا شکار کیا۔۔۔اور وہ تیزی سے پیچھے ہٹ کر منہ بسورتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"اتنی ہی بدبو آرہی ہے میرے وجود سے۔۔۔تو دور ہٹ جاؤ۔۔میں نے کوئی دعوت نہیں دی تمھیں اپنے قریب آنے کی۔۔"اس کی تو جیسے جان میں جان آئی تھی محیب کو خود سے دور ہٹتا دیکھ۔۔۔۔فوراہی آنکھیں چھوٹی کر کے۔اسے گھورتے ہوئے جواب دہ ہوئی۔۔۔۔

"نہاء کر آؤ ابھی۔۔۔۔اور یہ کپڑے چینج کرؤ۔۔۔"وہ زیادہ بحث کرنا پسند نہیں کرتا تھا۔۔اس لیے نجمہ کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔۔۔۔اس سے دور ہٹ کر بیٹھتے ہوئے۔۔۔۔حاکمانہ انداز میں گویا ہوا۔۔۔

اس کے ہٹتے ہی وہ تیزی سے سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔۔

اور نہ کرؤں تو؟؟"اس نے چیلنج دینے والے انداز میں کہا۔۔۔۔"

میں خود کرادوں گا۔۔۔۔"وہ نہایت دھیمے لہجے اور طنزیہ مسکراہٹ اپنے" عنابی ہونٹوں کے کناروں پر سجائے۔۔اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے شوخی سے بولا۔۔۔

بس اتنا سننا تھا کے وہ بجلی کی رفتار سے صوفے سے اٹھ کر الماری کی طرف لپکی۔۔۔۔

الماری کھولتے ہی محیب کے کپڑوں سے الماری کو بھرا دیکھ۔۔۔۔اسے یاد آیا کے اُس کے کپڑے تو نیچے کمرے میں ہیں۔۔۔

واش روم اِدھر ہے۔۔۔" وہ بھی پیچھے پیچھے چلتا ہوا آیا۔۔۔جب اسے "
الماری بند کر کے باہر دروازے کی طرف بڑھتا دیکھا۔۔۔تو یاد دہانی کی نیت
سے۔۔۔دونوں ہاتھ پاجامے کی جیب میں ڈالے ٹوکا۔۔۔۔اور آنکھوں کے
اشارے سے واش روم کے راستے کی رہنمائی ی کی۔۔۔۔

میرے کپڑے نیچے کمرے میں ہیں" وہ بغیر پیچھے مڑے۔۔جواز پیش کر "
کے دروازے کا لاک کھولنے لگی۔۔۔۔

یہ پہن لو۔۔۔" وہ الماری سے ایک سفید شرٹ اور بلیک پینٹ ہینگر سے "
نکال کر بیڈ پر ڈالتے ہوئے۔۔۔حکم صادر کرنے لگا۔۔۔۔

جب سے میں اِس کمرے میں آئی ی ہوں تمھارے ہی کپڑے پہن رہی ہوں۔۔۔۔" وہ احتجاجاً بولی۔۔۔

تو؟؟؟" اسے سمجھ نہیں آیا کے اِس بات پر احتجاج کا کیا مطلب۔۔۔"

اس کے نزدیک وہ احتجاج کرتے ہوئے تب اچھی لگتی جب وہ اُسے اپنے پرانے کپڑے پہننے کے لے دے رہا ہوتا۔۔۔

جیسے وہ خود مہنگے و برینڈیڈ کپڑے پہننا پسند کرتا تھا ویسے ہی اُسے دے رہا تھا۔۔۔

تو مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔۔ تمھاری چیزیں یوس کرنا۔۔۔" وہ اُس کی جانب مڑ کر صاف لفظوں میں گویا ہوئی ی۔۔۔

یہ بھول جاتی ہے کیا۔۔۔کے یہ خود پوری کی پوری میری" ہے۔۔۔۔۔۔۔میری ہے تو میری ہی چیزیں یوس کرئے گی ناں۔۔بے وقوف۔" وہ منہ میں بڑبڑایا۔۔۔۔

یہ پہن لو۔۔۔۔دوبارا بولنے کی اب ضرورت نہ پڑئے۔۔" ۔۔اس کے وجود پر نگاہیں ٹکائے۔۔۔دھیمے مگر سرد لہجے میں کہا۔۔۔۔

وہ واقف تھی اس کی بات ٹالنا بے وقوفی ہے۔۔اس لیے ناچاہتے ہوئے بھی کپڑے اٹھا کر منہ بسورتی ہوئی ی... واش روم کی جانب بڑھ گ ئی۔۔۔۔۔

❤Husny Kanwal❤

وہ نہاء کر بغیر بال سوکھائے صوفے والے حصے میں چلی آئی ی تھی۔۔۔

کمرے کی ملازمین سے صفائی ی کروانے کے بعد۔۔۔وہ وجیہہ مرد صوفے پر نہایت ادا سے بیٹھ کر۔۔ایل۔سی ڈی کا ریموٹ ایک ہاتھ میں پکڑے فلم دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

ہیئر ڈرائے کرؤ نج۔۔۔سردی لگ جائے گی۔۔"اسے گیلے بالوں میں " دیکھ۔۔۔اس خوبرو نوجوان کی روشن پیشانی پر بل نمودار ہوئے۔۔۔اسنے گھوری سے نوازتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے لگے گی ناں۔۔۔۔تمھیں کیا تکلیف ہے۔۔۔"وہ جھنجھلاتے ہوئے" ۔۔سپاٹ لہجے میں کہ کر ریموٹ لینے لگی۔۔۔۔

اس کے منہ توڑ جواب پر۔۔۔۔ محیب نے سر کو نفی میں جھٹکا۔۔۔۔

"میری فلم چل رہی تھی۔۔۔۔۔۔"اس نے ریموٹ چھیناچاہا مگر محیب کی پکڑ مضبوط تھی۔۔اس لیے وہ نازک جان کامیاب نہ ہو سکی۔۔۔۔

"تھی۔۔۔"اُس نے خاصہ جتاتے ہوئے۔۔۔اُس حسین گڑیا کو احساس دلایا کے وہ ماضی تھا جس میں وہ اپنی رومانٹک فلم دیکھ رہی تھی۔۔۔۔اب حال چل رہا ہے۔۔۔ جس میں ریموٹ اُس کے ہاتھ میں ہے۔۔۔۔اور سب جانتے ہیں جس کے ہاتھ میں ریموٹ ہو مرضی اسی کی چلتی ہے۔۔۔۔

"ریموٹ واپس کرؤ۔۔۔۔"وہ محیب کے برابر میں بیٹھتے ہوئے ریموٹ لینے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

یہ پہلی بار تھا زندگی میں۔۔کے کوئی ی اس سے ریموٹ کے لیے لڑ رہا تھا۔۔اسے یہ عجیب لگ رہا تھا مگر برا نہیں۔۔۔۔

مزا تو اُسے تب آنا شروع ہوا جب وہ لڑکی ریموٹ لینے کے چکر میں بلا جھجک اس کے قریب آنے لگی۔۔۔۔

نجمہ اس خوبرو نوجوان کے سیدھے ہاتھ پر بیٹھی تھی۔۔۔ محیب نے ریموٹ اس کی پہنچ سے دور کرنے کی نیت سے تیزی سے ریموٹ سیدھے ہاتھ سے الٹے ہاتھ میں لیا۔۔۔

پھر ایک دم اس کے قریب ریموٹ واپس لایا۔۔۔وہ چھیننے کی نیت سے جیسے ہی جھپٹی۔۔۔وہ تیزی سے دور لے گیا۔۔۔۔

اس نے یہی عمل دو تین بار کیا۔۔۔

جب چوتھی بار اُس نے یہ عمل کیا۔۔تو وہ ایک لمحے کی دیری کے بغیر ۔۔۔بجلی کی رفتار سے جھپٹی۔۔۔۔اسی لمحے محیب نے اپنا چہرہ اس کی جانب کیا۔۔۔۔

دونوں کے چہرے ایک دوسرے کے بہت قریب آگ ئی ے تھے۔۔۔۔

نجمہ کی گرم سانسوں کو وہ اپنے چہرے پر محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔

دل بہکا تھا اس لڑکے کا۔۔۔۔اُس حسینہ کی قربت کے سبب۔۔۔

جبکے مقابل کا پورا دیھان ابھی بھی ریموٹ پر تھا۔۔۔

پہلے میں دیکھوں گی۔۔۔ویسے بھی میری فلم اینڈ پر ہے۔۔۔۔صرف بیس" منٹ کی بچی ہے۔۔۔"محیب اس کے مزید قریب آتا اس سے قبل ہی وہ ریموٹ اس کے ہاتھ سے چھین کر دور ہو کر بیٹھ گ ئی۔۔۔۔واپس اپنی رومانٹک فلم لگا کر بھرم سے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔تب تک میں تمھیں دیکھ کر کام چلا لیتا ہوں۔۔۔"اس نے" صوفے کے کورنر سے ٹیک لگا کر۔۔۔۔گہری بولتیں نظروں سے اسکے حسین وجود پر نظریں جمائے کہا۔۔۔۔

اسے یقین تھا مقابل اس کی نظروں سے نروس ہو کر ریموٹ اسے خود واپس دے گی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔ہاں تمھارے پاس یہ آپشن بھی ہے کیونکے میں بہت" خوبصورت ہوں۔۔۔ مگر میرے پاس نہیں۔۔۔۔ تمھیں پندرہ بیس منٹ دیکھنا تو بہت دور کی بات۔۔۔میں دو منٹ سے زیادہ دیکھ لوں تو بوریت محسوس کرؤں گی۔۔۔"اس لڑکی نے تو جیسے ٹکا کر ذلیل کیا تھا محیب اجلال ملک کو۔۔۔۔ منہ بسورتے ہوئے کہ کر۔۔۔۔واپس اپنی فلم دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

اس کا جواب سنتے ہی اس وجیہہ مرد کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ رقصا ہوئی ی۔۔۔۔

کیا؟؟"اچانک ہی وہ قریب آیا۔۔۔تو نجمہ چونک کر صوفے کے کورنز" سے جا لگی۔۔۔۔۔۔۔

اگر پوری رات میں ایک لمحے کے لیے بھی تمھیں بوریت محسوس ہوئی ی" تو یہ محیب اجلال ملک تمھیں زبان دیتا ہے آئی یندہ تمھاری مرضی کے بغیر قریب بھی نہیں آئے گا۔۔۔۔۔۔" وہ اس کے گلابی ہونٹوں پر نظریں ٹکائے۔۔۔۔ذو معنی انداز میں گویا ہوا۔۔۔۔

تم ریموٹ رکھ لو۔۔۔۔میں اپنے سیل پر دیکھ لوں گی۔۔۔" وہ اس کے" سینے پر ہاتھ پر مار کر خود سے دور دھکیلتے ہوئے غصے سے بولی۔۔۔

اور مجھے اب اپنی فلم دیکھنے میں انٹرسٹ نہ رہا ہو تو؟۔۔۔" وہ شوخی سے" بولا۔۔۔۔اس کی آنکھوں کی شوخی نجمہ کو خوفزدہ کرنے کے لیے کافی تھی۔۔۔

وہ سوال نہیں پوچھ رہا تھا۔۔۔وہ تو جتا رہا تھا اس لڑکی کو۔۔۔کے انٹرسٹ اب اُس کی جانب متوجہ ہو چکا ہے اُس کا۔۔۔۔

"تم آج جلدی کیسے آگ ئی ے؟؟" نجمہ نے موضوع بدلنے کی کوشش کی تھی۔۔اس کا ذہن خوف سے مفلوج ہوئے جا رہا تھا۔۔۔

"موضوع بدلنے کی کوشش نہ کرؤ۔" وہ اس کی ٹھوڑی کو نرمی سے اپنے انگوٹھے سے مسلتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

اس کے ہاتھ کا لمس نجمہ کا گلا خشک کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ بس بھاگنا چاہتی تھی۔۔۔۔

محیب قریب آنے لگا۔۔تواس نے سلف ڈیفنس میں اپنے ہاتھوں سے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کی۔۔۔مگر کامیاب نہ ہو سکی۔۔۔۔

اسے کراہت محسوس ہوتی تھی محیب کے چھونے سے۔۔۔۔

پورے وجود میں اِس قدر جھنجھلاہٹ سرایت کر رہی تھی کے اس کا دل چاہ رہا تھا کے وہ مر جائے یا کہیں بھاگ جائے۔۔۔۔۔۔۔کسی ایسی جگہ جہاں محیب اسے زندگی بھر نہ ڈھونڈ سکے۔۔۔۔

تم مجھے جانور سمجھتے ہو ناں؟؟۔۔۔"وہ اپنا حق لینے کے بعد۔۔۔صوفے پر" آنکھیں موندیں لیٹا ہوا تھا جب اس کے کانوں کی سماعت سے اس بے بس لڑکی کی روہانسہ ولرزتی آواز ٹکرائی ی۔۔۔۔

اگر اتنی ہی زہر لگتی ہوں تو ایک بار میں ہی مار کر ختم کر دو۔۔۔کیوں بار بار" موت دیتے ہو؟؟۔۔۔"وہ جانتی تھی محیب جاگ رہا ہے۔۔۔۔وہ نیچے کارپیٹ پر بیٹھی اس ستمگر کو آرام سے آنکھیں موندیں دیکھ۔۔۔دل جلے انداز میں چیختے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

محیب۔۔یو باسٹرڈ۔۔۔۔"اس ستمگر کی جانب سے کوئی ی جواب نہ ملتا" دیکھ۔۔۔وہ غم و غصے سے گالیاں دینے لگی۔۔۔۔

وہ اس لڑکے کی برداشت کی انتہاء تھی۔۔۔

اچھی لڑکیاں گالیاں نہیں دیتیں۔۔۔۔خاص طور پر اپنے ہسبینڈ" کو۔۔۔۔"وہ آگ بگولہ ہو کر۔۔۔اٹھ کر بیٹھا۔۔۔مقابل کو ایک ایک لفظ چبا چبا کر رعب دار انداز میں کہنے کے بعد وہاں سے اٹھ کر باہر چلا گیا۔۔۔۔

نجمہ واقف تھی یہ نصیحت نہیں ہے۔۔۔۔یہ اس کی دی ہوئی پہلی اور آخری وارننگ ہے۔۔۔۔

اس خوبرو نوجوان کے جانے کے بعد وہ صوفے سے سر لگا کر۔۔۔بلک بلک کر رونے لگی۔۔۔۔

♥Husny Kanwal♥

آنکھ کھلی تو خود کو صوفے پر کمبل میں لپٹا ہوا پایا۔۔۔۔

اے۔سی کا ٹمپریچر بھی کم تھا۔۔۔۔

بہت زیادہ رونے کی وجہ سے اس کی آنکھوں کی بینائی ی کمزور ہونے لگی تھی۔۔۔۔جس کے سبب سر درد سے پھٹا جارہا تھا۔۔۔

نج۔۔۔۔یہ رکھو۔۔۔"وہ اپنی پیشانی مسلتے ہوئے ابھی اٹھی ہی تھی کے" محیب اس کے پاس آکر۔۔۔اپنے پینٹ کی جیب سے والیٹ نکال کر۔۔۔اس میں سے کارڈ اور کچھ نقدر قم نکال کر اس کی جانب بڑھانے لگا۔۔۔۔۔

نجمہ کا دماغ گھوما تھا یہ دیکھ۔۔۔۔۔

یہ اسے اپنی شدید توہین اور اپنے کردار پر ایک گہرا طمانچہ معلوم ہوا۔۔۔۔

گھٹیا انسان۔۔۔۔ تمھاری ہمت بھی کیسے ہوئی ی؟؟؟۔۔۔۔۔۔پہلے" میرے ساتھ زبردستی کرنے اور پھر مجھے پیسے دینے کی۔۔۔۔۔تم نے سمجھ کیا رکھا ہے مجھے؟؟۔۔۔۔تم مجھے کیا وحشیہ سمجھتے ہو؟؟۔۔۔۔"۔۔اس کی آنکھیں سرخ انگارے کی مانند لال تھیں۔۔۔۔وہ تیزی سے صوفے سے اتر کر۔۔۔اس ستمگر کے روبرو کھڑی ہوئی ی۔۔۔۔وہ غصے سے پاگل ہو کر بے ترتیب جملے ادا کر رہی تھی۔۔۔۔۔

اسکیوزمی؟؟۔۔۔" نجمہ کے سوالات سنتے ہی محیب کا پارہ ہائی ی ہوا" تھا۔۔۔۔ایک دو ثانیوں کے لیے تو وہ نیچے منہ کر کے۔۔۔۔۔اپنی پیشانی مسلنے لگا۔۔۔۔غصے کی شدت اِس قدر تھی کے اس کا پورا چہرہ سرخ پڑھ گیا تھا۔۔۔۔ بمشکل اپنے غصے پر قابو پا کر۔۔۔مقابل کو گھور کر دیکھا۔۔۔۔۔

ایسالگا جیسے روبرو کھڑی اس نازک صفت لڑکی کو آج آنکھوں سے ہی جلا دے گا۔۔۔۔

اسے بالکل اندازہ نہیں تھا کے وہ لڑکی اس کی دی ہوئی ی جیب خرچی کو اتنے غلط نظریے سے لے گی۔۔۔۔

دنیا کا ہر مرد اپنی بیوی کو جیب خرچی دیتا ہے۔۔۔۔تو کیا تمھارے نزدیک " "وہ سب اپنی بیوی کو وحشیہ سمجھتے ہیں؟؟

اس کے سوال نے نجمہ کو لاجواب کیا۔۔۔۔

جیب خرچی؟؟" "اس کے چہرے کے تاثرات بدلے۔۔۔۔اگلے ہی لمحے " اس کا غصہ غائب ہوا۔۔۔۔

وہ کنفیوز نظر آرہی تھی۔۔۔۔

اور کیوں ناں ہوتی۔۔۔اس نے کب سوچا تھا کے محیب اجلال ملک اسے اپنی بیوی کی حیثیت سے جیب خرچی دے گا۔۔۔۔

کیا یہ وہ محیب اجلال ملک نہیں تھا جس نے اس کے پیسے روک دیے تھے کاروبار سنبھالتے ہی۔۔۔اسے کوڑی کوڑی کا لوگوں کے سامنے محتاج بنائے رکھا۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ ہمیشہ عنائی زہ بیگم، ان کے ہسبینڈ اور زارون کے احسانات تلے دبی رہی۔۔۔۔۔

اپنی ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے لیے اس نے کتنی مشکلات سہی تھیں۔۔۔۔

وہ انیس سال کی کم لڑکی تھی۔۔۔۔مگر وقت وحالات نے اسے اپنی عمر سے کہیں گنا بڑا کر دیا تھا۔۔۔

رکھنا ہے تو رکھو۔۔۔ورنہ پھینک دینا۔۔۔۔۔" وہ کارڈ اور پیسے اس کے ہاتھ میں تھاما کر۔۔۔۔لمبے لمبے قدم لیتا۔۔۔کمرے سے باہر چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ اپنے ہاتھوں میں اس کی دی ہوئی ی جیب خرچی کو دیکھ۔۔۔بے یقینی کے عالم میں کھڑی تھی۔۔۔۔

عورت سسرال میں اپنے شوہر کی دی ہوئی ی عزت کے مطابق اپنا مقام دیکھتی ہے۔۔۔۔اور وہ عزت دے رہا تھا۔۔۔۔

وہ فرائض پورے کر رہا تھا۔۔۔۔

اپنے حقوق زبردستی ادا کروا رہا تھا۔۔۔۔

مگر کیوں؟؟۔۔۔۔

وہ پیسے احسان نہیں تھے۔۔۔اس نے نظریں جھکا کر کسی کا شکریہ ادا نہیں کرنا تھا انھیں لینے کے بعد۔۔۔۔۔وہ اس کے شوہر کے دیے پیسے تھے۔۔۔۔جو اُس کا حق تھا۔۔۔۔۔۔

یہ سوچ کر ہی اس کی آنکھوں سے آنسو جھلکنے لگے۔۔۔۔

جس نے زندگی احسانات کے تلے گزاری ہو۔۔۔وہ خوب جانتا ہے حق اور احسان میں فرق۔۔۔۔۔۔

وہ کیسے پھینک سکتی تھی ان پیسوں کو؟؟۔۔۔۔۔

بس ان پیسوں کو دیکھ دیکھ کر رونا آرہا تھا۔۔۔کیوں آرہا تھا؟؟۔۔۔۔۔وہ نہیں جانتی۔۔۔۔۔

یہ زندگی میں پہلی بار تھا جب محیب نے اس کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو دیے تھے۔۔۔۔۔

وہ اپنے نیچے کے ہونٹوں کو دانتوں میں دباتے ہوئے۔۔۔ان پیسوں اور کارڈ کو نا جانے کتنی دیر تک بے یقینی سے تکتی رہی۔۔۔۔

وہ اپنے کپڑوں کا سوٹ کیس پیک کر کے عینی کو آواز دینے لگی۔۔۔

"جی میڈم" عینی تیزی سے سر جھکا کر اس کے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔۔

"یہ سوٹ کیس محیب کے کمرے میں رکھوا دو۔۔۔" عینی کے چہرے پر اس کی بات سنتے ہی مطمئن سی مسکراہٹ رقصاء ہوئی۔۔۔۔۔

"یہ سوٹ کیس اوپر کیوں لے کر جا رہی ہو؟؟؟" مبشرہ بیگم کی تو نظریں ہر وقت نجمہ پر ہی رہا کرتی۔۔۔مانو وہ تو خون کے گھونٹ پی رہی تھیں۔۔۔ نجمہ کو محیب کے کمرے میں پُر وقار انداز میں رہتا دیکھ۔۔۔۔۔

ان کی تو شروع سے یہی چاہ تھی کے نجمہ اپنی ماں کی طرح ملک مینشن میں ایک نوکرانی کی طرح رہے۔۔۔۔

محیب سے نکاح کراتے وقت ان کا یہی ذہن تھا کے وہ گھر کے ایک کونے میں پڑئی ی رہے گی۔۔۔۔ محیب جتنی اِن ماں بیٹی سے نفرت کرتا تھا۔۔۔وہ کہاں انھیں گھاس ڈالنے والا تھا۔۔۔۔۔

مگر یہاں تو پوری بساط ہی الٹی پڑتی نظر آ رہی تھی۔۔۔۔

مبشرہ بیگم کی سمجھ سے باہر تھا کے آخر اس لڑکی نے ایسا کیا کیا ہے ان کے بیٹے کے ساتھ۔۔۔کے وہ ہر وقت اسے اپنی باہوں میں اٹھائے پھرتا ہے۔۔۔۔

اس کے ناز نخرے اٹھاتا ہے۔۔۔۔

وہ گالیاں اور بد دعائیں دیتی ہے وہ بھی سنی اَن سنی کر دیتا ہے۔۔۔۔

کیونکے میں نے کہا ہے۔۔۔"عینی سے کیے جانے والے سوال کا جواب" نجمہ نے دونوں ہاتھ فولٹ کر۔۔۔سینے پر باندھتے ہوئے۔۔۔بھرم سے کہا۔۔۔۔

تم اپنی اوقات مت بھولو۔۔۔وہ میرے بیٹے اور میری ہونے والی بہو پلوشہ" کا کمرا ہے۔۔۔۔اگر کچھ وقت کے لیے میرے بیٹے نے تمھیں دل لگی کے لیے رکھ لیا ہے۔۔۔تو اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں کے وہ تمھارا کمرا ہو گیا۔۔۔۔"اتنا زہر اگل کر بھی ان کے دل کو قرار نہیں آیا تھا۔۔۔وہ نجمہ کے قریب آکر۔۔۔اسے حقارت بھری نظروں سے سر تا پاؤں دیکھتے ہوئے" یاد رکھنا مرد زیادہ دیر تک ایک ہی عورت سے دل لگی نہیں

کر سکتا۔۔۔اسے رشتے میں باندھنا پڑتا ہے۔۔۔اور وہ رشتہ پلوشہ کے ساتھ ہو گا اس کا پوری دنیا کی نظر میں۔۔۔۔تم بس ایک خوبصورت شو پیس ہو۔۔۔جسے وہ اپنی بیوی کے آتے ہی کمرے سے باہر نکال دے گا۔۔۔۔اگر یقین نہ آئے۔۔۔تو میں تمھیں اس کی چھوٹی سی جھلک بہت جلد ہی دیکھا دوں گی۔۔۔۔"ان کے چہرے پر خباثت سی ہنسی تھی۔۔انھیں لگا نجمہ پلٹ کر جوابی کروائی ی کرئے گی مگر وہ بالکل خاموش رہی۔۔۔۔

نجمہ واقف تھی کے مبشرہ بیگم غلط نہیں کہ رہیں۔۔۔اس لیے اسنے اپنی طاقت لڑنے میں ضائی ع نہیں کی۔۔۔۔

مگر نا چاہتے ہوئے بھی وہ ان کی باتوں کے سبب بہت اداس ہو گ ئی تھی۔۔۔۔

کیا کرؤں؟؟۔۔۔واپس آپ کے کمرے میں ہی رکھ دوں؟؟"مبشرہ" بیگم کے جاتے ہی نجمہ کا اداس چہرہ دیکھ۔۔۔۔عینی نے آہستگی سے استفسار کیا۔۔۔۔

عجیب پاگل ہیں۔۔۔بیٹا کمرے سے نکلنے نہیں دے رہا۔۔۔اور ماں" ۔۔۔۔رہنے نہیں دے رہی۔۔۔۔"وہ جھنجھلا کر بولی۔۔۔۔

تم محیب کے کمرے میں ہی رکھ دو۔۔۔۔"عینی اسے ترس بھری نگاہوں" سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔جس کی وجہ سے وہ شرمندگی محسوس کرنے لگی۔۔۔

وہ نہیں چاہتی تھی کے کوئی ی اس پر ترس کھائے۔۔۔۔

میں نہیں چاہتی کے محیب کا سامان استعمال کرؤں۔۔"وہ نظریں جھکائے" جواز پیش کرنے لگی۔۔۔

"اوکے۔۔۔تو کیا الماری میں بھی سیٹ کر دوں؟؟؟"

نہیں۔۔۔۔بس تین مہینے کی تو بات ہے۔۔۔یا شاید اس سے بھی" کم۔۔۔کیا خبر جلاد شہزادے کا دل کچھ دنوں میں ہی بھر جائے۔۔۔۔تم بس کمرے کے کسی کونے میں رکھ دو۔۔۔۔۔"نجمہ نے اداسی سے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔

جس پر عینی اثبات میں سر ہلا کر سوٹ کیس لے کر سیڑھیوں کی جانب بڑھی۔۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

وہ نہاء کر ٹاول سے اپنے بال سوکھاتے ہوئے باہر نکلا تو نظر بیڈ پر لیٹی نجمہ پر گئی۔۔۔۔

وہ اپنے ہاتھ سے اپنا سر دبا رہی تھی۔۔۔۔

آنکھیں بند تھیں اس کی۔۔۔۔

سر میں زیادہ درد ہو رہا ہے؟؟"اس نے نرم آواز میں استفسار کیا۔۔۔"

تمھیں اس سے کیا؟؟"وہ آنکھیں کھول کر۔۔۔چڑتے ہوئے بولی۔۔۔۔"

یہ سوٹ کیس؟؟"محیب کی نظر الماری کے پاس رکھے سوٹ کیس پر" گ ئی تھی۔۔۔

میرا ہے۔۔۔"وہ آہستگی سے جواب دہ ہوئی ی۔۔۔"

میں اپنی الماری کا ایک حصہ تمھارے لیے خالی کروادوں گا۔۔۔تم" اپنا۔۔۔"وہ ابھی بول ہی رہا تھا کے نجمہ تیزی سے بیچ میں بات کاٹتے ہوئے۔۔۔۔

تمھاری اس احسان مندی کا بہت شکریہ۔۔۔مگر مجھے نہیں" چاہیے۔۔۔"وہ سپاٹ سے لہجے میں۔۔۔۔

کیوں؟؟"وہ ابرو اچکائے۔۔۔اس کا سفید چہرہ تکتے ہوئے۔۔۔۔"

کیونکے میں ویسے بھی زیادہ دن یہاں نہیں رہنے والی۔۔۔"وہ اٹھ کر" بیٹھتے ہوئے۔۔۔اترا کر بولی۔۔۔

بھول ہے تمھاری۔۔۔"وہ جز بز ہو کر کہتا ہوا۔۔۔اپنی ٹی۔شرٹ پہنے" لگا۔۔۔۔۔

کھانا کھالیں۔۔۔پھر ڈاکٹر کے چلتے ہیں۔۔۔۔مجھے لگ رہا ہے تمھاری" ہو گئیں ہیں۔۔۔"محیب نے آئی ینے کے eyesight weak سامنے کھڑے ہو کر اپنے بال بناتے ہوئے کہا۔۔۔

کتنا اچھا ہو ناں میں اندھی ہو جاؤں۔۔۔کم از کم مجھے ہر وقت تمھاری یہ" شکل تو نہ دیکھنی پڑے۔۔۔۔"وہ منہ بسورتے ہوئے مقابل پر طنز کا تیر چلانے لگی۔۔۔

مگر اُس خوبرو نوجوان نے کوئی ری ری۔ایکشن ہی نہ دیا۔۔۔

اس کاری۔ایکشن نہ دینا نجمہ کو اپنی تذلیل محسوس ہوئی ی۔۔۔۔

بہرا کہیں کا۔۔۔صرف اپنے مقصد کی بات سنتا ہے۔۔۔۔"وہ کڑتے" ہوئے۔۔۔اپنا سر اور زور زور سے دبانے لگی۔۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد وہ اسے آنکھیں چیک کروانے لے گیا تھا۔۔۔۔

آپ کی آنکھیں بہت سوجھی ہوئی ی ہیں۔۔۔اور بہت زیادہ لال" بھی۔۔۔اس کی کیا وجہ ہے؟؟"ڈاکٹر کے سوال پر نجمہ اپنے برابر میں بیٹھے ستمگر کو تکنے لگی۔۔۔۔

وہ کیا بتاتی ڈاکٹر کو؟؟۔۔۔۔۔اور کیسے؟؟۔۔۔۔

پتا نہیں" وہ آہستگی سے نظریں جھکائے جواب دہ ہوئی ی۔۔۔"

کیا آج کل ٹی وی بہت زیادہ دیکھ رہی ہیں آپ؟؟۔۔یا سیل فون کا استعمال" زیادہ کر رہی ہیں؟؟۔۔۔یا کمپیوٹر۔۔۔"ابھی ڈاکٹر بول ہی رہے تھے کے محیب نے ان کا جملہ مکمل نہ ہونے دیا۔۔۔۔

روتی بہت ہیں۔۔۔"اس کے کہتے ہی نجمہ حیرت سے اُس کا چہرہ دیکھنے" لگی۔۔۔۔ساتھ ساتھ ڈاکٹر نے بھی الجھ کر دیکھا۔۔۔۔

مگر کیوں؟؟"ڈاکٹر نے تیزی سے پوچھا۔۔۔۔"

یہ تو یہی بتا سکتی ہیں۔۔۔۔"محیب نے نجمہ کی جانب نظر کر۔۔۔بے تاثر" چہرے کے ساتھ جواب دیا۔۔۔۔

سر میں درد کی وجہ سے"پہلے تو کچھ لمحے اسے سمجھ ہی نہ آیا کے کیا جواب" دے۔۔۔پھر جو سب سے پہلا بہانا ذہن میں آیا وہ بول کر اپنی جان چھڑائی ی۔۔۔۔

اس کی نظر کمزور ہونے کے سبب نظر کا چشمہ لگ گیا تھا۔۔۔۔

میں چشمہ نہیں لگاؤں گی۔۔۔۔۔۔مجھے بالکل پسند نہیں ہے۔۔۔"اس" نے کار میں بیٹھتے ہی منہ بسورتے ہوئے محیب کو دیکھ کہا۔۔۔۔۔

تو میں نے کہا تھا ہر وقت بیٹھ کر روتی رہو۔۔۔"وہ تپے ہوئے لہجے میں" جواب دہ ہوا۔۔۔۔

تمھاری ہی وجہ سے مجھے آج چشمہ لگا ہے۔۔۔"وہ حسین گڑیا غراتے" ہوئے۔۔۔۔سارا الزام اس کے سر پر عائد کرنے لگی۔۔۔۔

غلطی تمھاری اپنی ہے۔۔۔"مقابل کی جانب سے نہایت سخت لہجے میں" جواب ملتا دیکھ۔۔۔وہ خاموش ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ محیب اجلال ملک جس کی ایک نگاہ کے لیے لڑکیاں ترستی ہیں۔۔۔جو ناجانے کتنے ہی دلوں کی دھڑکن ہے۔۔۔۔۔۔۔اس کی اپنی بیوی نے کسی اور مرد کے غم میں رو رو کر اپنی آنکھوں کی بینائی ی کمزور کر لی تھی۔۔۔آخر وہ کیسے آگ بگولہ نہ ہوتا؟؟؟۔۔۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

زارون بیٹا دیکھو تو صحیح۔۔۔تم سے ملنے کون آیا ہے"عنائی زہ بیگم اس" کے کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے۔۔۔مسرت بھرے لہجے میں بولیں۔۔۔۔

کون؟؟؟"وہ تو جیسے ہر جذبے سے عاری تھا۔۔۔بے تاثر لہجے میں استفسار" کیا۔۔۔۔

میں"وہ مسکراتے چہرے کے ساتھ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے"
بولی۔۔۔۔

تم؟؟۔۔۔پھر سے؟؟۔۔۔"زارون چڑتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔"

اس کا گمان تھا کے عنابیہ اس دن کے بعد۔۔۔پھر کبھی اس کے گھر نہیں آئے گی۔۔۔مگر وہ تو ایک ہفتے بعد ہی دوبارا آن پہنچی تھی۔۔۔۔

بیٹا۔۔۔کیا ہو گیا ہے تمھیں؟؟۔۔وہ مہمان ہے ہماری۔۔۔۔"عنائی زہ"
بیگم فوراٹوکتے ہوئے۔۔۔سمجھانے والے انداز میں کہنے لگیں۔۔۔۔

سوری۔۔۔اگر میرا آنا تمھیں برا لگتا ہے۔۔۔۔تو لگتا رہے۔۔۔مگر میں" آؤں گی۔۔۔کیونکے ایس آفرینڈ میں اپنے پرانے دوست کی مدد کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔اور تم مجھے اس سے نہیں روک سکتے۔۔۔"عنابیہ اپنا بیگ کندھے سے اتار کر۔۔۔اس کے بیڈ پر ڈالتے ہوئے۔۔۔بھرم سے گویا ہوئی ی۔۔۔۔

کیسی مدد؟؟۔۔۔تمھیں نظر نہیں آتا مدد کرنے کے لیے کچھ ہے ہی" نہیں۔۔۔"زارون سپاٹ سے لہجے میں کہنے لگا۔۔۔

اس کا لہجہ بتا رہا تھا وہ ہمت ہار چکا ہے۔۔۔۔

کیوں نہیں ہے۔؟؟؟۔۔۔۔۔یہ بولو تم ہمت ہار بیٹھے ہو۔۔۔"وہ دونوں" ہاتھ اس کی ویل چی ئر پر جماتے ہوئے۔۔۔اس کے چہرے کے برابر جھک کر۔۔۔بے رونق آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولی۔۔۔۔

اس کی آنکھیں جو کبھی بہت پُر رونق اور شوخ و چنچل ہوا کرتی تھیں۔۔وہ آج کتنی ویران تھیں۔۔۔یہ دیکھ۔۔۔اس کا دل چاہا وہ پھوٹ پھوٹ کر روئے۔۔۔۔مگر اپنے جذبات کو قابو کیا۔۔۔کیونکے اس کی ہمت بڑھانے آئی ی تھی۔۔۔۔۔توڑنے نہیں۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے تمھیں بار بار میری بے بسی پر ہنسنے میں مزا آرہا ہے۔۔۔۔ تبھی" ۔۔"وہ بول ہی رہا تھا کے عنابیہ اس کے پیروں کے پاس نیچے بیٹھی۔۔۔جسے دیکھ۔۔۔۔وہ چونک کر خاموش ہوا۔۔۔۔

کیا کر رہی ہو؟؟"عنابیہ نے اسکے سیدھے پاؤں کو اپنے ہاتھ میں لیا۔۔تو وہ" الجھ کر استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

یااللہ مجھے صرف تیری ذات پر بھروسہ ہے۔۔۔مالک میری مدد" کر۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔"وہ دل ہی دل دعا گو ہوئی ی۔۔۔۔پھر وہ تیزی سے اٹھ کر اپنے پرس سے ایک پین نکال کر لائی ی۔۔۔۔اور واپس اس کے پاؤں اپنے ہاتھ میں لے کر بیٹھ گ ئی۔۔۔

میرا پاؤں چھوڑو عنابیہ۔۔۔یہ کیا کر رہی ہو تم؟؟"زارون الجھ کر" جھنجھلاتے ہوئے بولا۔۔۔

جبکے عنائی زہ بیگم خاموش کھڑی اسے تجسس سے دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔

عنابیہ نے اس کے پاؤں کے تلے پر پین ہلکے ہلکے ہاتھ سے مارا۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے اس کی خوشی کا ٹھکانا نہ رہا۔۔۔۔جب اسنے زارون کے پاؤں میں سنسیشن ہوتی دیکھی۔۔۔۔

وہ ایک ہفتے سے نیٹ پر پیروں سے معذور لوگوں کے علاج کا ٹریٹمنٹ دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

پاؤں میں سنسیشن کا ہونا ایک گڈ سائن تھا۔۔۔۔

وہ خوشی سے اچھل کر عنائی زہ بیگم کے گلے لگی۔۔۔۔

انٹی سنسیشن موجود ہے۔۔۔اس کا مطلب امید ہے کے زارون واپس" اپنے پیروں پر کھڑا ہو سکتا ہے۔۔۔" وہ مسرت بھرے لہجے میں عنائی زہ بیگم کو بتانے لگی۔۔۔

اُن کا دل مسرت سے بھر آیا تھا عنابیہ کا جملہ سنتے ہی۔۔۔

تم۔۔۔میری مام کو جھوٹی امیدیں مت دو۔۔۔ڈاکٹر نے صاف کہا" ہے۔۔۔میں کبھی نہیں چل سکتا۔۔۔" وہ چڑھ کر چیختے ہوئے بولا۔۔۔

ہاں۔۔۔میں مانتی ہوں ڈاکٹر نے کہا ہے۔۔۔مگر ناممکنات ممکن ہوتے" ہیں۔۔۔اگر انسان کرنا چاہے تو۔۔۔تم نے شاید جانا ہی نہیں کے خودی کیا قوت ارادی کا نام سنا ہے کبھی؟؟۔۔ (will power) ہے۔۔۔ خودی کو کر بلند اتنا۔۔۔

کے ہر تقدیر سے پہلے۔۔۔۔

خدا بندے سے خود پوچھے۔۔۔۔

بتا تیری رضا کیا ہے۔۔۔۔

تم چاہو تو پوری دنیا تمھاری۔۔۔تم نہ چاہو۔۔۔تو یہ تاریک کمرا تمھارا مقدر۔۔۔۔

فیصلہ تمھارا ہے۔۔۔۔

وقت و حالات انسان خود بدلتا ہے اپنے۔۔۔۔ہمت تو کرؤ۔۔۔۔اتنی جلدی ہار مان بیٹھے۔۔۔۔ہار مان لی تو ابھی موت۔۔۔نہ مانی تو۔۔۔جب تک لڑائی ی تب تک کی زندگی۔۔۔۔کم از کم گِلٹ نہیں رہے گا کے ایک بار کوشش نہیں کی۔۔۔۔پلیز زارون تھوڑی سی ہمت کرؤ۔۔۔واقعی مستقبل بدلا جا سکتا ہے۔۔۔پلیز اتنی جلدی مت ہارو۔۔۔کیونکے صرف تم نہیں ہار

رہے۔۔۔تم سے پیار کرنے والے بھی ساتھ ہار رہے ہیں۔۔۔"وہ اس کی جانب آکر۔۔۔اُس خوبرو نوجوان کے پاس بیٹھ کر۔۔۔اس کا ہاتھ اپنے نرم ہاتھ میں گرم جوشی سے پکڑتے ہوئے۔۔۔۔بڑی محبت سے اُس ٹوٹے ہوئے شخص کی ہمت بڑھانے لگی۔۔۔۔۔

زارون چاہ کر بھی اس کی آنکھوں میں ابھری امید کی چمک کو اگنور نہیں کر سکتا تھا۔۔۔اور نہ محبت سے لبریزان حسین بھوری آنکھوں کو۔۔۔

"دیکھو عنابیہ یہ باتیں سننے میں بہت اچھی لگتی ہیں۔۔۔مگر۔۔۔۔"

"یہ اگر مگر چھوڑ دو۔۔۔ایک بار بس مجھ پر یقین کر لو۔۔۔"اس نے روہانسہ لہجے میں۔۔۔اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔۔

بیٹا۔۔۔عنابیہ دوست ہے تمھاری۔۔۔اگر تمھاری مدد کرنا چاہتی ہے تو" کیوں روک رہے ہو؟؟۔۔۔اپنی نہیں تو ہماری خاطر۔۔۔ تھوڑی سی ہمت کرلو۔۔۔"عنائی زہ بیگم پیچھے کھڑے ہو کر۔۔۔اس کے دونوں کندھوں کو پکڑ کر۔۔۔۔۔ منتی انداز میں گویا ہوئی یں۔۔۔۔

💖Husny Kanwal 💖

وہ چاروں ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔جب مبشرہ بیگم کی اچانک چیخ چیخ کر کمرے سے آنے والی آوازوں نے ان چاروں کی توجہ اپنی جانب مبذول کی۔۔۔۔

میں تمھیں طلاق دے دوں گا۔۔۔۔ سمجھی تم۔۔۔"اجلال ملک کے اس" جملے کو سنتے ہی ثوبیہ اور نجمہ ہکا بکا ہو کر ان دونوں بھائی یوں کو دیکھنے لگیں

۔۔۔جو بغیر چہرے پر کوئی ی تاثر لیے۔۔۔۔ناشتہ کرنے میں مصروف تھے۔۔۔۔

یہ چل کیا کر رہا ہے؟؟۔۔۔۔ابو امی کو طلاق دینے کا کہہ رہے ہیں۔۔۔اور" تم آرام سے بیٹھ کر ناشتہ کر رہے ہو"ثوبیہ حیران و پریشان حالت میں جازع کو دیکھ بولی۔۔۔۔

جس پر اس نے کوئی ی جواب نہ دیا۔۔۔۔

ہاں ہاں دے دو۔۔۔میں ڈرتی نہیں ہوں۔۔۔۔میرے بیٹے جوان" ہو گئی ے ہیں اب۔۔۔اب تم مجھے گھر سے نکالنے کی دھمکی نہیں دے سکتے۔۔۔۔۔" وہ لوگ دیکھ نہیں رہے تھے۔۔۔مگر تصور کر سکتے تھے کے مبشرہ بیگم نے کس قدر اکڑ کر یہ جملہ ادا کیا ہو گا۔۔۔۔

سکون سے ناشتہ بھی نہیں کرنے دیتے۔۔۔۔"جازع کی برداشت جیسے" جواب دے گ ئی تھی۔۔۔وہ غصے سے کہتے ہوئے اٹھ کر چل دیا۔۔۔

اس کے جاتے ہی محیب بھی بغیر کچھ کہے۔۔۔۔ناشتہ چھوڑ کر کھڑا ہونے لگا۔۔۔۔

اس لمحہ نجمہ نے پہلی بار اس کی آنکھوں میں شدید کرب دیکھا۔۔۔۔۔

"اگر آپ لوگوں کے تماشے ہو گ ئی ے ہوں تو پلیز یہی خیال کر لیں کے اب آپ کی دو بہوئی یں بھی گھر میں موجود ہیں۔۔۔۔"محیب نے آہستہ سے ان کے کمرے کا دروازہ نوک کیا۔۔۔کمرے کا ماحول نہایت گرما گرمی کا تھا۔۔۔جس سے اسے شدید گھٹن محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔اس

لیے وہ دروازے پر ہی کھڑا رہا۔۔۔۔۔۔۔ مبشرہ بیگم محیب کو دیکھتے ہی بیڈ کے ایک سائی یڈ پر بیٹھ کر رونا شروع ہو گ ئی یں تھیں۔۔۔۔جبکے اجلال ملک صاحب سینہ تانے دروازے کو پکڑے کھڑے تھے۔۔۔۔وہ والدین تھے اسکے۔۔۔وہ کیا کہ سکتا تھا انھیں۔۔۔ سوائے اِس کے۔۔۔۔۔کے انھیں یاد دہانی کروائے کے ان کا کیا مقام ہے۔۔۔اور وہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔ان کی بہوئی یں موجود ہیں گھر میں۔۔۔ کم از کم اپنے عزت و رتبے کا ہی لحاظ رکھ لیں۔۔۔۔

وہ کہنے کے بعد۔۔۔۔اک لمحہ بھی وہاں نہ رکا۔۔۔۔۔

"یہ سب کیا چل رہا ہے نجمہ بھابھی؟؟؟"ثوبیہ کنفیوز ہو کر نجمہ کو دیکھ پوچھنے لگی۔۔۔۔

مجھے خود نہیں پتا۔۔۔"وہ کندھے لاعلمی میں اچکاتے ہوئے۔۔۔"

"مگر آپ تو اِس گھر کی بیٹی بھی ہیں۔۔۔"

ہاں۔۔لیکن۔۔۔میں بہت چھوٹی عمر میں یہاں سے چلی گ ئی" تھی۔۔۔"نجمہ تیزی سے جواب دہ ہوئی ی۔۔۔۔

اس لمحے اسے احساس ہوا۔۔۔کے ثوبیہ کتنی عزت سے اس سے بات کر رہی ہے آج۔۔۔۔

دل کے کسی کونے میں وہ یہ اعتراف کر رہی تھی۔۔۔کے اس عزت کی وجہ صرف محیب ہے۔۔۔۔۔

اووو۔۔۔۔"ثوبیہ نے ہونٹوں کو گول کرتے ہوئے کہا۔۔۔"

ویسے ایک بات تو بتائی یں"ثوبیہ سرگوشی کرنے والے انداز میں نجمہ کو" دیکھ۔۔۔کہنے لگی۔۔۔

کیا؟"وہ ابرو اچکا کر۔۔۔"

امی کہتی ہیں آپ نے جادو کر دیا ہے محیب بھائی ی پر۔۔۔مجھے بھی" بتادیں۔۔۔ان کے چھوٹے بیٹے پر کرنا ہے۔۔۔"آخری جملہ اس نے شوخی سے ادا کیا۔۔۔اسکا چہرہ شرمگی سے پورا لال ہو رہا تھا۔۔۔۔

غلط فہمی ہے انھیں۔۔۔"وہ حسین گڑیا سنجیدگی سے جواب دہ" ہوئی ی۔۔۔

نہیں۔۔۔میں نے خود بھی دیکھا ہے۔۔۔وہ کتنا لووی ڈووی والا پیار کرتے" ہیں آپ سے۔۔۔آپ کی خاطر نہ صرف امی سے بلکے دادی سے بھی لڑتے رہتے ہیں۔۔۔۔"وہ اپنی بات پر خاصہ زور دیتے ہوئے۔۔۔گویا ہوئی ی۔۔۔۔۔

پیار؟؟؟۔۔۔۔اور محیب اجلال ملک۔۔۔دو الگ چیزیں ہیں۔۔۔۔وہ پیار" نہیں کرتا۔۔۔۔وہ صرف مجھے اپنے قبضے میں رکھنا چاہتا ہے۔۔۔اگر یہ واقعی کسی کی نظر میں محبت ہے تو میں کہوں گی وہ شخص جانتا ہی نہیں محبت کس جذبے کا نام ہے۔۔۔وہ جو بھی کر رہا ہے۔۔۔مجھے پورا یقین ہے اس کا کوئی ی ناں کوئی ی مقصد ضرور ہے۔۔۔۔۔"مانو اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا تھا ثوبیہ نے۔۔۔۔۔وہ دل جلے انداز میں بولی۔۔۔۔۔

ہممم۔۔۔۔ مگر ان کے پاس تو پہلے سے ہی سب کچھ ہے۔۔۔۔مجھے نہیں" لگتا ان کے اس نائی س رویے کے پیچھے کوئی ی مقصد ہو سکتا ہے۔۔۔۔مجھے لگتا ہے آپ کچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہیں۔۔۔۔"ثوبیہ اپنی رائے دیتے ہوئے چائے کا کپ منہ سے لگانے لگی۔۔۔۔

تم محیب اجلال ملک کو نہیں جانتیں۔۔۔۔وہ ایسے ہی ٹاپ بزنس مین نہیں" ہے پاکستان کا۔۔۔اگر وہ اتنا میٹھا بن رہا ہے تو یہ بلاوجہ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔" نجمہ اپنے تجربے کی روشنی میں محیب کے کردار پر تبصرہ کرنے لگی۔۔۔

لیکن میرے نزدیک شاید آپ بھی انھیں نہیں جانتیں۔۔۔۔"ثوبیہ نے" کچھ سوچتے ہوئے گمبھیر لہجے میں کہا۔۔۔۔

تمھیں کیا لگتا ہے یہ کوئی ی رومانٹک ناول چل رہا ہے جس میں ہیرو" ہیروین پر دکھوں کے پہاڑ توڑے۔۔۔ لیکن ہیروین یہی سوچتی رہے کے ضرور میری محبت میں یہ سب کر رہا ہے۔۔۔۔۔ وہ اس کی ماں کو گالیاں دے ۔۔۔ لیکن وہ ہیرو ہے۔۔۔ وہ زبردستی کرے۔۔۔ مگر وہ پھر بھی ہیرو کی کرسی پر ٹکا ہوا ہے۔۔۔۔ وہ اپنے مقصد کے لیے لوگوں کی زندگیوں سے کھیلے۔۔۔ مگر بھ ئی ی اُس کے لیے جائی زہے۔۔۔۔ کیونکے وہ تو ہیرو ہے نجمہ نے آنکھیں ٹم ٹماتے ہوئے" How childish "ناں۔۔۔۔۔ ۔۔۔ ثوبیہ کو دیکھ.... طنزیہ جملے ادا کیے۔۔۔

ہاں۔۔۔۔ مجھے تو ایسا ہی لگتا ہے۔۔" 😁۔۔۔ وہ مضحکہ خیز انداز میں" بولی۔۔۔

اس کا جواب سنتے ہی نجمہ کا صدمے سے اپنا سر پیٹنے کا دل چاہا۔۔۔۔

ویسے کم ہی بزنس پارٹیز میں شریک ہوا کرتا تھا وہ۔۔۔لیکن یہ پارٹی اس کے جگری دوست کی جانب سے تھی۔۔۔تو اسے دوستی کی خاطر شرکت کرنی ہی پڑئی ی۔۔۔۔

او۔۔۔ محیب سر۔۔۔آپ یہاں۔۔۔مجھے لگا نہیں تھا کے آپ آئی یں" گے۔۔۔میں بہت خوش ہوں آپ کو یہاں دیکھ کر۔۔۔" وہ اکیلا کھڑا ۔۔۔بلوٹوتھ پر بات کرنے میں مگن تھا جب پیچھے سے آکر مسٹر وقاص نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔

میں بعد میں بات کرتا ہوں۔۔۔" وہ خوبرو نوجوان کال ڈس کنیکٹ" کرتے ہوئے۔۔۔مسٹر وقاص کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

ہمم۔۔۔"محیب بہت کم گو تھا۔۔۔اسنے فقط گردن کو اثبات میں ہلا کر" جواب دیا۔۔۔

لوگ اس کی کم گوئی کی عادت کو اس کا غرور سمجھتے۔۔۔

آپ اکیلے؟؟۔۔۔آپ کو ایک حسین پارٹنر کی ضرورت ہے" شاید۔۔۔"وہ مفاہمانہ انداز میں مسکراتے ہوئے بولے۔۔۔

محیب باخوبی جانتا تھا ان کا کیا مطلب ہے۔۔۔۔

اچانک سے وہ کسی کو بلانے لگے۔۔۔

دو لمحے بھی نہ گزرے تھے کے محیب کے سامنے ایک نہایت ہی حسین و جمیل لڑکی بلیک ساڑھی میں ملبوس کھڑی تھی۔۔۔اس کی ساڑھی کا بلوس اس کے خوبصورت و پُر شاداب جسم کو چھپانے کے لیے ناکافی تھا۔۔۔۔سرخ رنگ کی لپ۔اسٹک اس لڑکی پر مانو قیامت ڈاہ رہی تھی۔۔۔۔

یہ ہے میری وائی ف فرحا۔۔۔اور فرحا یہ ہیں محیب اجلال" ملک۔۔۔۔" وقاص صاحب مسکراتے ہوئے ان دونوں کا ایک دوسرے سے تعارف کرانے لگے۔۔۔

ہیلو مسٹر محیب۔۔۔نائ س ٹو میٹ یو۔۔۔"اس نے لہک کر محیب کی" جانب ہاتھ بڑھا کر پہل کی۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔"اس کے ہاتھ سے ہاتھ مس ہوتے ہی۔۔۔ محیب کے پورے" جسم میں کرنٹ برقی روح کی طرح پھیلا۔۔۔۔

آپ بات کریں۔۔۔میں آتا ہوں۔۔۔"وقاص صاحب دانستہ طور پر فرحا" کو محیب کے پاس چھوڑ گ ئ ے تھے۔۔۔

وہ سترہ سال کی کم عمری سے بزنس کو سنبھال رہا تھا۔۔۔وہ اچھی طرح واقف تھا۔۔کے کچھ بزنس ڈیلز عورتوں کے ذریعے طے پاتی ہیں۔۔۔وقاص صاحب بہت وقت سے محیب کے ساتھ ایک ڈیل فائ نل کرنا چاہ رہے تھے۔۔۔جس کے لیے اب انھوں نے اپنی خوبصورت بیوی کو محیب کے آگے پیش کر دیا تھا۔۔۔۔

چلیں بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔۔۔"فرحا نے شرمگی سے مسکرا کر اپنے بال" کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

فرحا کی ہر ادا کھلی گناہ کی دعوت تھی۔۔۔۔

ایسے ہی ٹھیک ہے۔۔۔"اس نے دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالتے" ہوئے۔۔۔ مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجائے کہا۔۔۔۔

او۔۔۔ مگر میں تھک جاؤں گی کھڑے کھڑے۔۔۔"اس نے اپنی" شہادت کی انگلی محیب کے کندھے پر مس کرتے ہوئے۔۔۔ لہک کر کہا۔۔۔۔

وہ لڑکی واقعی اتنی حسین تھی کے کسی بھی مرد کو بہکا دے۔۔۔۔

گرمی کا احساس شدت سے محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔

آپ کو تو پسینے آرہے ہیں۔۔۔ چلیں کمرے میں چلتے ہیں" وہ لڑکی نہایت "
بے شرمی سے اسے دعوت دینے لگی۔۔۔

وہ مرد تھا۔۔۔ناچاہتے ہوئے بھی بہک رہا تھا۔۔۔۔

اسے اپنی حالت غیر ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

اسکی طلب بڑھ رہی تھی۔۔۔۔

اسے نفرت تھی ایسی عورتوں سے۔۔۔۔مگر جب وہ حد سے زیادہ قریب آ کر کھلی دعوت دینے لگی۔۔۔تو اس پر طلب غالب آنے لگی۔۔۔۔

اور مرد کی سب سے بڑی کمزوری طلب کا غالب آجانا ہے۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

اچانک ہی ہلکی ہلکی بارش شروع ہو گئی تھی۔۔۔وہ ریموٹ سے ایل۔سی ڈی بند کر کے ابھی کمرے سے نکلنے ہی لگی تھی کے سامنے سے اچانک کسی کے سینے سے ٹکرائی ی۔۔۔

غلطی اس کی تھی۔۔۔وہ نظریں جھکائے اپنی ہی سوچوں میں مگن چل رہی تھی۔۔۔۔

نظر میری کمزور ہوئی ہے۔۔۔مگر لگتا ہے نظر تمھیں بھی نہیں"
آر۔۔۔۔"وہ محیب کو دیکھ چڑتے ہوئے ابھی بول ہی رہی تھی کے اس نے محسوس کیا۔۔۔کے محیب گہری گہری سانسیں لے رہا ہے۔۔۔۔وہ ابھی سمجھ پاتی کے کیا چل رہا ہے۔۔۔اِس سے قبل ہی وہ اسے شیشے کے دروازے سے لگا کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔

نجمہ کی خوف کے مارے آنکھیں بڑی ہوئی یں۔۔۔۔

اس کی نگاہیں ترسی ترسی معلوم ہو رہی تھیں۔۔۔۔

نرمی سے اسکے ہونٹوں کو چوما۔۔۔۔

مقابل نے آج احتجاج نہیں کیا۔۔۔یہ دیکھ۔۔۔اس کے حسین چہرے پر پہلی بار ایک دلفریب مسکراہٹ بکھری۔۔۔۔

اس نے آنکھیں زور سے میچ لی۔۔۔

اور دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں مضبوطی سے بھینچ لیں۔۔۔۔جیسے اسے کھلی اجازت دی ہو۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اسے اپنی باہوں کے حصار میں اٹھا کر۔۔بیڈ پر لے آیا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اپنا حق لینے کے بعد جو پہلا جملہ اس کے منہ سے ادا ہوا وہ نجمہ کے دل کو ہلا گیا تھا۔۔۔"۔۔۔تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے میرے پیارے اللہ۔۔۔جو تو نے میری طلب کو جائز طریقے سے پورا فرمایا۔۔۔۔"

یہ کہہ کر اسنے آنکھیں پُر سکون انداز میں بند کیں۔۔۔۔

اس لمحے کو یاد کرنے لگا جب فرحانے اس کی پیشانی پر آتا پسینہ اپنے ہاتھ میں پکڑے رومال سے صاف کرتے ہوئے اسے کمرے میں چلنے کی دعوت دی۔۔۔۔

"ہاتھ ہٹاؤ۔۔۔۔پتا نہیں کتنوں کے منہ لگی ہو تم۔۔۔۔میں گندگی پسند کرنے والا مرد نہیں۔۔۔۔تم جیسی عورتیں گھر بیٹھی پاکیزہ عورتوں کے حق مارتی ہیں۔۔۔۔۔یہی وجہ ہے مجھے نفرت ہے تم جیسیوں سے۔۔۔۔"وہ

کدورت بھرے لہجے میں اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہ کر۔۔۔ تیزی سے پارٹی چھوڑ کر باہر آ گیا۔۔۔۔

اف۔۔۔۔"گاڑی میں بیٹھتے ہی اس نے ایک گہرا سانس ہوا میں خارج کیا" تھا۔۔۔۔

وہ ہی جانتا تھا کتنی مشکل سے وہ اس لڑکی کی دعوت کو چھوڑ کر آیا تھا۔۔۔۔

یقین نہیں آتا کے اس لڑکی کی خوبصورتی مجھ پر اتنی زیادہ اثر انداز" ہوئی ی۔۔۔۔دفاع کرؤ۔۔۔جو اس کے پاس ہے وہ میری بیوی کے پاس بھی ہے۔۔۔"جیسے خود کو ہی بہلا رہا تھا وہ۔۔۔۔

اپنے منچلے دل و جذبات پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

تیزی سے گاڑی اسٹارٹ کی۔۔۔۔اور ملک مینشن پہنچا۔۔۔۔۔

ہلکی ہلکی ہونے والی بارش نے اسے بھیگو دیا تھا۔۔۔۔

جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔

نجمہ کو دیکھتے ہی سارے جذبات از خود بکھرنے لگے۔۔۔۔

دوسری جانب نجمہ بے ست سی لیٹی چھت کو تک رہی تھی۔۔۔۔آنکھوں سے آنسو بہے جا رہے تھے۔۔۔۔وہ یاد کر رہی تھی اس وقت کو جب عینی اس کے کمرے میں آکر صفائی ی کر رہی تھی۔۔۔۔

میڈم آپ مسٹر محیب کو کیا بالکل پسند نہیں کرتیں؟؟" نجمہ اپنے سیل پر "
ٹک۔ٹاک دیکھ رہی تھی جب عینی کے کیے جانے والے سوال نے اسے اپنی
جانب متوجہ کیا۔۔۔۔

غلط مت سمجھیے گا۔۔۔وہ آپ کی آوازیں کمرے سے باہر آتی ہیں۔۔۔تو"
میں اور باقی دیگر ملازمین اکثر سنتے ہیں۔۔۔۔" نجمہ کے اسے دیکھتے ہی وہ
گھبرا کر اپنی بات کی وضاحت دینے لگی۔۔۔۔

اس نے زبردستی کی ہے میرے ساتھ۔۔۔وہ ہمیشہ کرتا ہے۔۔۔ تمھیں"
لگتا ہے ایک عورت ایسے شخص کو پسند کر سکتی ہے؟؟۔۔" نجمہ نے الٹ اس
سے سوال کیا۔۔۔اس کے لہجے میں کدورت نمایا تھی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔مگر" عینی بولنے میں ہچکچاہٹ کا شکار نظر آرہی تھی۔۔۔۔"

مگر کیا؟؟؟"وہ تجسس سے ایک ابرو اچکا کر پوچھنے لگی۔۔۔۔"

وہ۔۔۔مجھے لگتا ہے آپ کو اپنا مس ئلہ کسی مفتی یا مقتیہ سے بیان کرنا" چاہیے۔۔اور ان سے پوچھنا چاہیے کے اب آپ کے لیے شریعت کا کیا حکم ہے۔۔۔۔"عینی کے کہتے ہی نجمہ اسے الجھی نگاہ سے تکنے لگی۔۔۔۔

"کیا مطلب ہے اس بات کا؟؟۔۔۔"

دیکھیں۔۔۔ہمارے لیے ہر معاملے میں شریعت سے رہنمائی لینا" ضروری ہے۔۔۔تو۔۔۔۔یہ تو پھر ایک بہت بڑا مس ئلہ ہے۔۔۔۔بات صرف آپ کی یا ماسٹر محیب کی نہیں ہے۔۔۔بات ایک فیملی کی ہے۔۔۔۔ایک خاندان کی۔۔۔۔آپ اپنی آنے والی نسل کو کیا دیں گے

؟؟۔۔بلکے جس طرح آپ لوگ لڑ رہے ہیں کیا آپ اسے دنیا میں بھی آنے دیں گے ؟؟۔۔۔۔اگر وہ دنیا میں آ بھی جاتا ہے تو اپنے والدین کو یوں لڑتا جھگڑتا دیکھ۔۔اس کے ذہن پر کیا اثر ہو گا۔۔۔ کبھی سوچا ہے آپ

"نے ؟؟۔۔۔۔

تم تو ایسے بول رہی ہو۔۔۔ جیسے یہ سب میں نے خود کیا ہو۔۔۔۔شاید تم" بھول گ ئی ہو کے میرے ساتھ تو خود زبردستی ہوئی ی ہے۔۔۔۔" وہ خاصہ جتاتے ہوئے روہانسہ لہجے میں بولی۔۔۔۔

میں جانتی ہوں۔۔۔۔ تبھی تو چاہتی ہوں۔۔۔آپ شریعت سے اپنے لیے" رہنمائی ی لیں۔۔۔دیکھیں میں اسلامک اسٹڈی کی اسٹوڈنٹ ہوں۔۔۔مجھے پتا ہے آپ مظلوم ہیں۔۔۔اور ماسٹر محیب ظالم۔۔۔۔ مگر آپ دونوں دو گواہوں کی موجودگی میں نکاح کے مقدس رشتے میں بندھے ہیں۔۔۔آپ

دونوں پر اب ایک دوسرے کے حقوق و فرائض کی ادائیگی لازم ہے۔۔۔اس لیے میں آپ سے پھر ایک بار کہوں گی کسی مفتی صاحب یا مفتیہ سے فتوی لیں۔۔۔۔کیا آپ کا ماسٹر محیب کو اپنے قریب نہ آنے دینا درست ہے؟؟۔۔۔جسے آپ زبردستی کہہ رہی ہیں کیا وہ شریعت کی نظر میں زبردستی ہے؟؟؟۔۔۔۔یاد رکھیں ہم مسلمان ہیں۔۔۔اور ہم اپنی اٹکل یا عقل سے کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکتے۔۔۔۔ہم خدا تعالی کے حکم کے پابند ہیں ہر معاملے میں۔۔۔۔"عینی کا انداز بیاں بہت خوبصورت تھا۔۔۔وہ بہت ٹھہر ٹھہر کر اسے سمجھا رہی تھی۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔مگر میں تو کسی مولوی صاحب سے فتوی لینے نہیں" جاسکتی۔۔۔"وہ پریشان ہو کر بولی۔۔۔۔

مولوی صاحب کے پاس جا کر آپ کو فتوی لینے کی ضرورت نہیں ہے "
اب۔۔۔اب مفتیان کرام نے لوگوں کے لئے بہت زیادہ آسانیاں پیدا کر دی ہیں۔۔۔لوگ اب اپنے مسائل واٹس ایپ اور میسنجر پر آسانی سے معلوم کر سکتے ہیں۔۔۔واٹس ایپ پر تو مفتیان کرام نے بہنوں اور بھائی یوں کے لیے الگ الگ گروپس بھی تشکیل دے رکھے ہیں۔۔۔جہاں آپ باآسانی اپنے مسائل کا حل معلوم کر سکتی ہیں۔۔اور اگر آپ گروپ میں بات نہیں کرنا چاہتیں اپنے مسئلے کے متعلق۔۔۔تو ان سے آپ پرسنلی بھی بات کر سکتی ہیں۔۔۔"عینی نے اپنا سیل یونیفارم کی جیب میں سے نکالتے ہوئے بتایا۔۔۔

اچھا۔۔۔یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔۔مجھے بھی گروپ میں ایڈ" کر لو۔۔۔"نجمہ کو دلی مسرت محسوس ہوئی عینی کی بات

سن۔۔۔۔کیونکے اب اسے اپنا فتوی لینے کے لیے کہیں جانے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔۔

آپ اپنا نمبر دیں۔۔۔میں کرتی ہوں۔۔۔"عینی نے مسکراتے ہوئے" کہا۔۔۔۔

عینی کے جانے کے بعد۔۔۔وہ سوگ ئی تھی۔۔۔۔

جب آنکھ کھلی تو رات کے نو بج رہے تھے۔۔۔۔کمرے میں مکمل خاموشی طاری تھی۔۔۔۔

نجمہ نے واٹس ایپ اون کیا۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ اپنا سوال کس طرح کرے۔۔۔

پھر آخر کار میسج کر ہی دیا۔۔۔۔

۔۔۔۔اگر ایک لڑکا ایک لڑکی سے زبردستی اَلسَلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اَللہِ وَبَرَکاتُہُ" "نکاح کرتا ہے گن پوائی نٹ پر۔۔۔تو کیا وہ گناہگار ہو گا؟؟؟

سوال کرنے کے بعد وہ سیل کی اسکرین کو بے صبری سے تکنے لگی۔۔۔۔

وَعَلَیکُم السَّلَام وَرَحمَۃُ اَللہِ وَبَرَکاتُہُ

اگر کوئی شخص زبردستی کیسی سے نکاح کرتا ہے اس کی مرضی کے بغیر تو وہ شخص اس لڑکی کے ساتھ ظلم کرتا ہے۔۔۔

ظلم کسی چیز کو اس کی جگہ سے ہٹا کر رکھنے اور حد سے تجاوز کرنے کو کہتے ہیں۔یعنی اگر کوئی شخص کسی دوسرے کے مال یا زمین پر ناجائز قبضہ کر لے تو وہ ظلم ہے کیونکہ اس میں مال یا زمین پر اصل مالک کا حق چھین لیا جاتا ہے۔ اسی طرح شرک کرنا بھی ظلم ہے کیونکہ اس میں اللہ کا حق مارا جاتا ہے۔اسی طرح زبردستی نکاح کرنا بھی ظلم ہے اس میں اس بندے کا حق مارا جاتا ہے اور نکاح کا مقصد بھی فوت ہو جاتا ہے میاں بیوی کا رشتہ ایک مقدس رشتہ ہے جس میں ان کیلئے جائز ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ پُر لطف اور خوبصورت زندگی گزار سکیں شادی نبی پاک ﷺ کی سنت کا اہم حصہ بھی ہے نبی پاک ﷺ نے فرمایا نکاح کرنا میری سنت ہے اگر دونوں میں سے کوئی ایک بھی راضی نہ ہو اخوش نہ ہو تو آپس میں محبت کے بجائے نفرتیں پیدا ہوں گی نبی اکرم حدیث قدسی میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنے اوپر بھی حرام کیا ہے اور تم پر بھی حرام کیا ہے لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔'' (صحیح مسلم)

اللہ۔ پاک فرماتا ہے کہ

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۬ؕ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ۙ(۴۲)

ترجمہ: کنزالایمان

اور ہر گز اللہ کو بے خبر نہ جاننا ظالموں کے کام سے انہیں ڈھیل نہیں دے رہا ہے مگر ایسے دن کے لیے جس میں آنکھیں کُھلی کی کُھلی رہ جائیں گی

بھی کا اُخروی عذاب تو اپنی جگہ، دنیا میں یاد رہے کہ ظالموں

حضرت ابو موسیٰ اشعری کی گرفت فرماتا ہے، چنانچہ تعالیٰ ظالموں اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ سے روایت ہے، حضور اقدس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل دیتا رہتا ہے اور اللہ نے ارشاد فرمایا "بے شک وَسَلَّمَ

صَلَّی اللہُ دیتا۔ پھر آپ جب اس کی پکڑ فرمالیتا ہے تو پھر اسے مہلت نہیں نے یہ آیت تلاوت فرمائی تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۰۲: ہود) وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِیَ ظَالِمَةٌ ؕ- اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ

اور تیرے رب کی گرفت ایسی ہی ہوتی ہے جب وہ: کنزُالعرِفان ترجمہ بیشک اس کی پکڑ بڑی کو پکڑتا ہے جبکہ وہ بستی والے ظالم ہوں بستیوں ۔۔۔شدید دردناک ہے۔

پانچ منٹ بھی نہ لگے تھے کے ان کا ریپلائے آیا۔۔۔۔جسے وہ بغور پڑھنے لگی۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے۔۔۔آخری آیت مبارکہ پڑھ کر تو جیسے اس کے دل کو سکون پہنچا تھا۔۔۔اس نے آنکھیں بند کیں تو آنسو از

خود چہرے پر بہنے لگے۔۔۔۔۔"بے شک۔۔۔ تیرا وعدہ سچا ہے۔۔۔۔اور "تو بہتر انصاف فرمانے والا ہے۔۔۔

پھر ذہن میں اپنے متعلق سوال آیا۔۔۔اور اس نے تیزی سے ٹائپنگ کی" اُس زبردستی کے نکاح کے بعد لڑکی اسے اپنے قریب آنے نہیں دیتی۔۔۔تو "اس صورت میں لڑکی پر کیا حکم ہو گا؟؟؟

گواہوں کی موجودگی میں اگر زبان سے قبول کر لیا تو شرعاً نکاح ہو* جائے گا خواہ زبردستی ہوا ہو یا گن پوائنٹ پر. اب وہ دونوں شرعا میاں بیوی ہیں دونوں پر ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی لازم ہے۔

شوہر اگر اپنی بیوی کو بستر پر بلائے اور وہ انکار کر دے تو ایسی عورت کے لیے سخت وعید ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امرَأَتَهُ إِلٰى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ، فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا، لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ یعنی جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو قربت کے لیے بلائے اور وہ (بغیر کسی صحیح عذر کے) اِنکار کر دے، اور وہ شخص اس سے ناراضگی کی حالت ہی میں رات بسر کر لے تو فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں (کیونکہ یہ طرزِ عمل شوہر کے دِین اور ایمان کی تباہی کا باعث بن سکتا ہے)۔

مشکاۃ المصابیح، کتاب ا لنکاح، باب عشرۃ النساء

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهُ إِلٰى فِرَاشِهَا فَتَأْبٰى عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهَا.

اُس رب کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جس شخص نے اپنی بیوی کو (ازدواجی تعلق کے لیے) بلایا اور وہ (بغیر عذر کے) اِنکار کر دے

تواُس سے آسمانوں میں موجود رب (تعالیٰ) اُس وقت تک ناراض رہتا ہے جب تک اُس کا شوہر اس سے راضی نہ ہو جائے۔۔۔رواہ مسلم.

(ا لنکاح/1736)

ان کا دیا جواب وہ بار بار پڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔

اس کا مطلب میں گناہگار ہوتی ہوں مجیب کو خود سے دور دھکیل" کر۔۔۔ مگر۔۔۔۔" وہ ابھی خود کلامی کرتے ہوئے رو ہی رہی تھی کے اسے عینی کے کہے جملے یاد آئے۔۔

یاد رکھیں ہم مسلمان ہیں۔۔۔اور ہم اپنی اٹکل یا عقل سے کسی نتیجے پر نہیں" پہنچ سکتے۔۔۔۔ہم خدا تعالی کے حکم کے پابند ہیں ہر معاملے میں۔۔۔۔یہ تو منافقیں کی علامت ہے جو دین کا حصہ انھیں پسند آئے اختیار کر لیں۔۔۔اور

جوان کے نفس پر بھاری ہو اسے چھوڑ دیں۔۔۔ایس آ مسلم اگر میرے نفس پر شریعت کا کوئی ی حکم بھاری گزرتا ہے تو میں اسے تب بھی چھوڑوں گی نہیں۔۔۔بلکے اپنے نفس کو جبراً اس کے لیے راضی کرنے کی کوشش کرؤں گی۔۔اگر اپنا سو فیصد دینے کے بعد بھی میں نہیں کر پا رہی۔۔۔تو اپنے رب سے کہوں گی کے آسانی کرئے میرے لیے۔۔۔اور کہوں گی میری اس معاملے میں پکڑ نہ کرئے۔۔۔کیونکے میرا دل میرے اختیار میں نہیں ہے۔۔۔۔"

اس کا مطلب عینی جانتی تھی کے شریعت کے نزدیک میں گناہگار ہو رہی ہوں۔۔۔"اس نے روتے ہوئے اپنی آنکھیں مسلیں۔۔۔۔"

اس نے اپنا چشمہ اتار کر صوفے پر رکھا۔۔۔

رونے کے سبب اس کے سر میں درد شروع ہو گیا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے اگر میرا رب یہی چاہتا ہے مجھ سے۔۔۔تو میں اپنے نفس کو جبراً" اِس کے لیے قائل کرؤں گی۔۔۔۔لیکن یا میرے خدا اگر میں نہ کر سکوں تو مجھے گناہ نہ دینا۔۔۔کیونکے مجھے جھنجھلاہٹ ہوتی ہے اس کے چھونے سے بھی۔۔۔۔کراہت آتی ہے۔۔۔گھن محسوس ہوتی ہے اپنے وجود سے جسے وہ چھوتا ہے۔۔۔۔میرا بس نہیں چلتا اسے خود سے دور پھینک دوں۔۔۔۔میری انگلیوں کا اک اک پور پور اس کے لمس سے جھنجھلاہٹ واذیت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔۔۔۔مجھے بہت اذیت ہوتی ہے۔۔۔اور یہ تو مجھ سے بہتر جانتا ہے مالک۔۔۔۔" وہ بلک بلک کر روتے ہوئے اپنے رب سے چھپکے چھپکے باتیں کر رہی تھی۔۔۔کے اچانک اسے کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی ی۔۔۔

اپنے آنسو بے دردی سے پونچھتے ہوئے کھڑی ہوئی ی۔۔۔۔

وہ باہر جانے کی نیت سے کھڑی ہوئی ی تھی۔۔۔کے محیب نے راستہ روک کر۔۔۔شیشے کے دروازے سے لگا دیا۔۔۔۔

اس کی نیلی آنکھیں طلب سے بھری معلوم ہو رہی تھیں۔۔۔

اس کی پھولی پھولی سی گرم سانسیں نجمہ کے پورے چہرے کو جھلسا رہی تھیں۔۔۔۔

شدید جھنجھلاہٹ محسوس ہوئی ی اس کی قربت سے۔۔۔۔مگر پھر احادیث مبارکہ یاد آگ ئی۔۔۔۔

آنکھیں زور سے میچ لیں۔۔۔۔جیسے کبوتر بلی کو دیکھ کر میچتا ہے۔۔۔۔

اسے خود سے دور نہ دھکیلے اس کے لیے خود پر جبر کرنے لگی۔۔۔۔اپنی مٹھیاں مضبوطی سے بھینچیں۔۔۔۔

وہ بس یہ یاد رکھ رہی تھی کے محیب کے حقوق اس پر فرض ہیں۔۔۔۔

اگر وہ اپنی اِس طلب کے سبب گناہ میں پڑتا ہے۔۔۔تو وہ بھی گناہگار ہو گی۔۔۔۔

بیڈ پر لیٹی اب وہ مسلسل چھت کو تکتے ہوئے روئے جا رہی تھی۔۔۔۔

محیب کے لیے وہ اپنے دل میں سوائے کدورت و نفرت کے کچھ نہیں پاتی تھی۔۔۔۔

نج۔۔۔رونا بند کرؤ۔۔۔۔اس فالتوہ کے رونے دھونے کے سبب آنکھیں" پہلے ہی کمزور ہو چکی ہیں تمھاری۔۔۔۔" پہلے تو وہ برداشت کرتا رہا۔۔۔ مگر جب حد پار ہوئی ی تو جھنجھلا کر۔۔۔اٹھ کر بیٹھتے ہوئے۔۔اس نشیلی آنکھوں والی لڑکی کے وجود کو غصے سے تکتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

جو اس کی نظر میں اپنی آنکھوں کی بینائی ی کی کھلی دشمن بنی ہوئی ی تھی۔۔۔۔

اگر اتنی ہی فکر ہو رہی ہے میری۔۔۔تو آزاد کر دو ناں مجھے۔۔۔۔"وہ غم و" غصے کے عالم میں تھی۔۔۔ تیزی سے اٹھ کر۔۔۔۔اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بپھر کر بولی۔۔۔۔

وہ لڑکی نہیں جانتی۔۔۔۔اس لمحے اس کی نشیلی آنکھیں کس قدر قاتلانہ تھیں۔۔۔

سرخ و نشیلی سیاہ آنکھیں جو مقابل کو خود میں ڈوبو دینے کا ہنر لیے ہوئے تھیں۔۔۔۔

وہ لڑکا اس لمحے اپنے دل میں عجیب سی ہل چل ہوتی محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔

تمھاری فکر؟؟۔۔۔اور مجھے؟؟۔۔۔۔میری طرف سے بھاڑ میں" جاؤ۔۔۔"اس نے استہزائی یہ انداز میں کہا۔۔۔۔پھر اپنے کپڑے اٹھا کر۔۔۔۔آخری جملہ سرد لہجے میں کہتا ہوا واش روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

خدا کرئے تمھیں کل کی صبح دیکھنا نصیب نہ ہو۔۔۔۔محیب اجلال ملک تم" ایک جلاد ہو۔۔۔۔"وہ نہاتے وقت مسلسل خود کو دی جانے والی بد دعائیں سن رہا تھا۔۔۔۔مگر پھر بھی چہرے پر کوئی ی تاثر نہ تھا۔۔۔۔

یہ پہلی بار ہوا ہے۔۔۔کے ہم ساتھ سوئے مگر جنگلی شیرنی نے کوئی ی" رات کی حسین نشانی نہیں دی مجھے۔۔۔"وہ اپنے ہاتھوں پر اس کے دیے پرانے نشان دیکھ۔۔۔مضحکہ خیز انداز میں خود کلامی کرنے لگا۔۔۔۔۔

وہ الجھا ہوا تھا نجمہ کے اچانک عمل پر۔۔۔۔۔مگر اس لڑکی پر ظاہر نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔۔۔۔

❤❤Husny Kanwal❤❤

امی آپ بھی بیٹھ جائیں ناں ہمارے ساتھ۔۔۔مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا" آپ کا کھڑا رہنا۔۔۔۔۔"سب ناشتہ کرنا اسٹارٹ کر چکے تھے۔۔۔۔عروسہ بیگم دیگر ملازمین کی طرح کھڑی ہوئی ہیں تھیں۔۔۔۔کے نجمہ سیڑھیوں سے اتر کر نیچے آئی ی۔۔۔اپنی ماں کو یوں ملازمین کی طرح کھڑا دیکھ۔۔۔اس کا دل شدید کرب میں مبتلا ہوا۔۔۔۔

لگتا ہے تمھارا دماغ ساتوے آسمانوں پر اڑ رہا ہے آج کل۔۔۔۔اپنی اوقات" بالکل ہی بھول بیٹھی ہو۔۔۔تم صرف میرے بیٹے کی وجہ سے ہمارے ساتھ

بیٹھ کر کھاتی ہو۔۔۔ورنہ تمھاری اوقات ہے؟؟"مبشرہ بیگم نے جب نجمہ کو عروسہ بیگم کو چی ئی رپر بیٹھاتا دیکھا۔۔۔تو مغرور انداز میں خاصہ جتاتے ہوئے کہنے لگیں۔۔۔آخری جملہ انھوں نے طنزیہ ادا کیا۔۔۔۔

میری اوقات پر مت جائیں۔۔۔۔ محیب اجلال ملک کی بیوی ہوں" میں۔۔۔۔"نجمہ نے بھی انھی کی طرز میں جواب دیا تھا۔۔۔جو نا صرف انھیں بلکے رقیہ بیگم کو بھی دو دو فٹ اچھالنے کا سبب بنا تھا۔۔۔۔

بیوی؟؟۔۔۔۔اور وہ بھی محیب کی؟؟۔۔۔۔خواب دیکھنا بند کرؤ" لڑکی۔۔۔۔۔ محیب کی بیوی صرف پلوشہ ہو گی۔۔۔۔پلوشہ مہروز ملک۔۔۔۔۔تم صرف اس خاندان پر لگا داغ ہو۔۔۔۔ جس کے بارے میں پوری دنیا جانتی ہے۔۔۔۔۔ محیب کی چار دن کی دل لگی کے سبب خوش فہمی

میں مبتلا مت ہو۔۔۔۔۔" مبشرہ بیگم کھڑے ہو کر۔۔۔ نجمہ پر حقارت بھری نگاہ ڈالتے ہوئے زہر اگلنے لگیں۔۔۔۔

وہ بالکل خاموش ہو گ ئی تھی کیونکے وہ واقف تھی کے مبشرہ بیگم ٹھیک کہ رہی ہیں۔۔۔۔ محیب صرف دل لگی کر رہا ہے۔۔۔۔ جب دل بھر جائے گا تو اسے اٹھا کر اسی ملک مینشن کے ایک کونے میں زندگی بھر کے لیے پھینک دے گا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں ناچاہتے ہوئے بھی آنسو آگ ئی ے تھے۔۔۔۔ وہ ان ظالموں کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔ مگر آنسوؤں پر قابو نہ رکھ سکی۔۔۔۔

عروسہ بیگم نے اس کے ہاتھ کو تھامتے ہوئے دلاسہ دیا۔۔۔۔

تم کھڑی کیا ہو۔۔۔چائے لے کر آؤ کچن سے"مبشرہ بیگم نے عروسہ "
بیگم کو دیکھ۔۔۔حاکمانہ انداز میں کہا۔۔۔

نجمہ واقف تھی وہ صرف اسے نیچا دیکھانے کے لیے اسکے سامنے اس کی ماں
سے کام کروا رہی ہیں۔۔۔۔

ناشتہ کرؤ۔۔۔"وہ اپنی آنکھوں سے آنسو پونچھ ہی رہی تھی کے محیب آکر "
چی ئی ر پر بیٹھا۔۔۔نجمہ کو کھڑا دیکھ۔۔۔اس نے حاکمانہ انداز میں
کہا۔۔۔۔

تم ہی کر لو۔۔۔"وہ اپنا غصہ محیب پر نکال رہی تھی۔۔۔سپاٹ سے لہجے "
میں کہ کر وہاں سے جانے لگی۔۔۔

سمجھ نہیں آئی ی تمھیں۔۔۔ناشتہ کرؤ بیٹھ کر۔۔۔۔"اس نے تیزی سے" اس کے ہاتھ کی کلائی ی کو گرفت میں لے کر۔۔۔ سخت لہجے میں کہا۔۔۔۔

ہاتھ چھوڑو میرا۔۔۔۔"وہ رعب دار انداز میں گویا ہوئی ی۔۔۔۔"

"پہلے ناشتہ کرؤ۔۔۔۔"

ثوبیہ کی تو آنکھیں چمک رہی تھیں ان دونوں میاں بیوی کو لڑتا دیکھ۔۔۔۔۔"واو۔۔۔۔ صبح ہی صبح دھماکے دار سین دیکھنے کو مل رہے ہیں۔۔۔۔"

میں نے کہا۔۔۔ہاتھ چھوڑو میرا۔۔۔۔"اس بار اس کی آواز میں مزید سختی" ابھر آئی ی تھی۔۔۔۔۔

تمیز نہیں ہے تمھیں اپنے شوہر سے بات کرنے کی۔۔۔۔"رقیہ بیگم ڈپٹنے" والے انداز میں نجمہ کو گھورتے ہوئے بولیں۔۔۔۔

ارے واہ۔۔۔۔ابھی کچھ لمحوں پہلے تو آپ ہی لوگ مجھے بتا رہے تھے کے" میں محیب کی بیوی نہیں۔۔۔وہ تو پلوشہ ہو گی۔۔۔۔تو۔۔۔"ابھی وہ رقیہ بیگم کو جواب دے ہی رہی تھی کے محیب تیزی سے کھڑا ہوا۔۔۔اور اسے کھینچتا ہوا ان لوگوں کے سامنے سیڑھیوں کی جانب لے گیا۔۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔۔میں نے کہا چھوڑو۔۔۔۔"وہ نازک گڑیا مسلسل اپنا ہاتھ" چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

جتنا لڑنا ہے لڑ لو مجھ سے۔۔۔۔ مگر کمرے کے باہر اس رشتے کی عزت" رکھو۔۔۔۔۔"کمرے میں لاتے ہی اس کا ہاتھ اپنی گرفت سے آزاد کیا۔۔اور اپنی پیشانی مسلنے لگا۔۔۔۔۔کچھ ثانیوں کے لیے بالکل خاموش رہا جیسے غصے پر ضبط کر رہا ہو اپنے۔۔۔۔ پھر نجمہ کی جانب دیکھ۔۔۔۔ سخت لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔

مجھے کوئی ی رشتہ ہی نہیں رکھنا۔۔۔ تم عزت کی بات کر رہے" ہو۔۔۔۔۔"وہ غصے سے جھنجھلاتے ہوئے۔۔۔اک اک لفظ چبا چبا کر بولی۔۔۔۔

اس کا جواب سنتے ہی وہ جز بز ہو کر۔۔۔اپنے آفس کا بریف کیس اٹھا کر ۔۔۔کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔

دروازہ اتنی زور سے بند کیا تھا جیسے سارا غصہ بے جان دروازے پر اتارا ہو۔۔۔۔

♥Husny Kanwal♥

اس کے کار میں بیٹھتے ہی ڈرائیور نے گیٹ بند کیا۔۔۔

اس نے سیٹ سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لیں تھیں۔۔۔ جیسے ہی آنکھیں بند ہوئی یں۔۔۔ کل رات کا پورا سین اسکی آنکھوں میں فلم کی طرح چلنے لگا۔۔۔۔

اس حسین لڑکی کے ہونٹوں کی نرمی۔۔۔

اس کے ہاتھوں کا نرم و گرم سہ لمس۔۔۔۔

اس کے بالوں کی مہک۔۔۔۔۔

اسکی سانسوں کی خشبو۔۔۔۔

وہ لمحہ تو جیسے آنکھوں میں بسیرا کر کے بیٹھ گیا۔۔۔جب نرمی سے ہونٹوں کو چومنے پر اس لڑکی نے احتجاج نہیں کیا۔۔۔۔

وہ خوبرو نوجوان واقف تھا اس کا احتجاج نہ کرنا رضامندی نہیں تھی ۔۔۔۔۔کیونکے اگر رضامندی ہوتی تو وہ بعد میں روتی نہیں۔۔۔۔

اس لڑکی نے صرف کل رات اسے روکا نہیں۔۔۔۔۔مگر کیوں؟؟۔۔۔۔

اس نے کیوں نہیں روکا؟؟ جتنا سوچتا اتنا الجھتا۔۔۔۔

مگر عجب سرور تھا اس الجھن میں بھی۔۔۔۔

وہ لڑکی نشے کی طرح اس کے ذہن پر غالب آگ ئی تھی۔۔۔۔

آنکھوں کے کھلے یا بند ہونے سے کوئی تعلق ہی نہیں تھا ان حسین لمحوں کا۔۔۔۔۔

وہ بار بار ان حسین لمحوں کو جی رہا تھا۔۔۔۔

وہ میٹنگ میں ہو کر بھی وہاں نہیں تھا۔۔۔وہ کیسے ہوتا۔۔۔وہ تو ان حسین لمحوں کی یادوں میں بد مست تھا۔۔۔

اس کے ہونٹ اور گلا خشک ہو رہا تھا۔۔۔۔

بس نہیں چل رہا تھا کے اڑ کر اس حسین دلربا کے پاس پہنچ جائے۔۔۔۔اور پھر سے کچھ حسین یادیں بنائے۔۔۔۔۔

وہ اپنے اندر مزید طلب بڑھتی ہوئی ی محسوس کر رہا تھا۔۔۔

سر اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟؟"ایک ایمپلائی نے اپنی " پریزنٹیشن دینے کے بعد اس کی رائے طلب کی۔۔۔۔

وہ وہاں ہوتا تو جواب دیتا ناں۔۔۔۔وہ تو ذہنی طور پر وہاں تھا ہی نہیں۔۔۔۔

سر؟؟۔۔۔"اس کی سیکرٹری نے دوبارا مخاطب کیا۔۔۔۔"

جس پر وہ حواسوں میں لوٹا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔اس بارے میں بعد میں بات کریں گے۔۔۔"ایک دو" ثانیوں کے لیے وہ بالکل خاموش ہو گیا تھا۔۔۔۔اس نے پریزنٹیشن نہیں سنی۔۔۔یہ اپنے ایمپلائز پر ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔پین کا کیپ لگا کر۔۔۔۔فائل میں رکھ کر اپنی سیکرٹری کے آگے بڑھاتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

پھر اپنی چیئر سے پُر وقار انداز میں کھڑا ہو کر۔۔۔لمبے لمبے قدم لیتا۔۔۔۔ میٹنگ روم سے باہر نکل آیا۔۔۔۔

❤Husny Kanwal❤

جی؟؟؟" وہ دونوں میاں بیوی سو رہے تھے جب دروازہ نوک ہوا۔۔۔"

پلوشہ آرہی ہے۔۔۔راستے میں ہے۔۔۔ تمہیں سرپرائز دینا چاہتی ہے"
۔۔۔وہ تو اچھا ہوا کہ اس نے پہلے مجھے کال کر کے بتا دیا ورنہ الٹا خود ہی سرپرائی زہو جاتی۔۔۔" مبشرہ بیگم نے محیب کو پلوشہ کے آنے کی اطلاع دی۔۔۔۔

ان کے دروازہ نوک کرنے کے سبب نجمہ بھی اٹھ گ ئی تھی۔۔۔۔

جلدی سے اپنا کمرا صاف کرؤ۔۔۔۔اور کچرے کو اٹھا کر باہر پھینکو۔۔۔۔" مبشرہ بیگم نے نجمہ کو حقارت بھری نظر سے تکتے ہوئے ۔۔۔۔ محیب سے مخاطب ہو کر کہا۔۔۔۔۔۔۔

دل کو چھلی کیا تھاان کے لفظوں نے۔۔۔وہ ظالم عورت اسکے وجود کوایک کچرے سے تعبیر کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ آفس سے لوٹاتواسے کمرے میں بیڈ پر لیٹا ہوا پایا۔۔۔۔دروازہ لاک کر کے ۔۔۔کوٹ اتار کر۔۔۔ٹائی ڈھیلی کرتے ہوئے الماری کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔

وہ فریش ہوا۔۔۔۔پھر بلیک ٹی۔شرٹ اور ڈھیلے ڈھالے پاجامے میں ملبوس ہو کر بیڈ کی جانب آیا۔۔۔۔۔

کچھ نہ کہا۔۔۔بس برابر میں لگ کر لیٹ گیا۔۔۔۔

دونوں کے چہرے ایک دوسرے کے روبرو تھے۔۔۔۔

وہ اپنی کونی تکیے پر ٹکائے۔۔۔ہاتھ کے سہارے اپنا چہرہ اونچا کر۔۔۔فرصت سے اسکے حسین چہرے کو تکنے لگا۔۔۔۔

کبھی اس کی زلفوں سے کھیلتا۔۔۔تو کبھی اس کے نرم و ملائم گالوں کو سہلاتا۔۔۔۔۔

اس کے گلابی ہونٹ کل رات کی یاد دلا رہے تھے۔۔۔۔

تم واقعی اتنی بری نہیں ہو۔۔۔جتنا میں سوچا کرتا تھا۔۔۔" وہ آہستگی سے" اس کے ہونٹوں پر اپنا انگوٹھا پھیرتے ہوئے۔۔۔طلب بھری نگاہ۔۔۔اس

کے گلابی ہونٹوں پر ٹکائے۔۔۔۔گویا ہوا۔۔۔۔مگر مقابل کہاں سے سنتی ۔۔۔وہ تو بے خبر سو رہی تھی۔۔۔۔

اچانک سیل رنگ ہونے کی آواز خاموش کمرے میں گونجی۔۔۔جس کے سبب نجمہ کی آنکھ کھلی۔۔۔۔

محیب نے کال کاٹ دی تھی۔۔۔بغیر نام پڑھے۔۔۔۔

وہ اُس پُر سکون لمحے میں کسی کا دخل نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔

محیب کو اپنے ہونٹوں پر انگلی پھیرتا دیکھ۔۔۔اس نے غصے سے بپھر کر۔۔۔ تیزی سے اس کا ہاتھ جھٹکا۔۔۔۔

وہ ابھی تک بھولی نہیں تھی مبشرہ بیگم کی باتیں۔۔۔۔

وہ کیا تھی اُس کی نظر میں ؟؟۔۔۔۔

کیوں اپنے نکاح میں باندھا جب بیوی ہونے کا حق ہی نہیں دینا تھا دنیا کے سامنے ؟؟۔۔۔

کیا وہ اسے اپنے دل بہلانے کا ایک معمولی سہ کھلونا سمجھ رہا تھا۔۔۔جسے جب تک دل چاہے کھیلے گا اور جب دل چاہے اٹھا کر پھینک دے گا؟؟۔۔۔۔

اوو۔۔۔تو محیب اجلال ملک اپنا حق لینے آئی یں ہیں۔۔"اس کی آنکھیں" سرخ تھیں۔۔۔اس کا لہجہ دھیما تھا مگر ہر لفظ سے کدورت جھلک رہی تھی۔۔۔وہ طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے گویا ہوئی ی۔۔۔

لو۔۔۔اپنا حق لو۔۔۔آخر کو۔۔۔میں دل لگی کا کھلونا ہی تو ہوں تمھاری" نظر میں۔۔۔" وہ لال رنگ کی شرٹ اور بلیک ٹراوزر میں ملبوس لڑکی۔۔۔غصے سے اپنی شرٹ کے آگے کے بٹن کھولنے لگی۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں کے سارے خواب چکنا چور ہو گ ئی ے تھے۔۔۔کیونکے سامنے بیٹھے ظالم شخص نے اسے قید کر لیا تھا اِس خوبصورت گھر نما پنجرے میں۔۔۔

پنجرہ کتنا بھی خوبصورت اور آسائی شوں سے بھرا کیوں ناں ہو۔۔۔ہوتا پنجرہ ہی ہے۔۔۔۔

وہ اب آگے پڑھ لکھ نہیں سکتی تھی۔۔۔

کوئی ی برائی ٹ فیوچر اس کا منتظر نہیں تھا۔۔۔

وہ اپنی ماں کو وہ عزت نہیں دلوا سکتی تھی جو وہ دلوانے کے خواب دیکھا کرتی تھی۔۔۔

وہ ہی جانتی تھی۔۔۔۔وہ کتنی اذیت میں ہے۔۔۔۔۔

یہ سوچ بھی شدید کرب میں مبتلا کر رہی تھی کے اپنا آپ اُس شخص کو دے رہی ہے جو صرف وقتی دل لگی کر رہا ہے۔۔۔جو دنیا کے سامنے اسے اپنی بیوی ہونے کی عزت کبھی نہیں دے گا۔۔۔۔

وہ اسے اپنا شوہر تسلیم نہیں کر پائی ی تھی اب تک۔۔۔مگر اس سے کیا فرق پڑتا تھا؟؟۔۔۔جیسا وہ ستمگر کہتا ہے۔۔۔۔اُس کی چاہ کی کس کو پرواہ ہے۔۔۔

صبح سے رو رو کر آنکھیں سوجھ گ ئی یں تھیں۔۔۔سر درد سے پھٹ رہا تھا۔۔۔مگر کیا اُس بے رحم شخص کو کوئی ی سروکار تھا اِس سے۔۔۔۔۔وہ تو بس اپنا حق لینا جانتا تھا۔۔۔۔

محیب اُس لڑکی کی جرأت دیکھ۔۔۔اٹھ کر بیٹھا۔۔۔

وہ روتے روتے اپنی شرٹ کے بٹن کھول رہی تھی۔۔۔

دودھیائی ی رنگت ظاہر ہونے لگی۔۔۔لیکن اُس وجیہہ مرد کی نگاہ کا مرکز تو سیاہ نشیلی آنکھیں تھیں۔۔۔

جب وہ تیسرا بٹن غم وغصے سے سرشار حالت میں کھولنے لگی۔۔۔تو محیب نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔۔۔

کیا؟؟" وہ الجھی نگاہ سے اسکی نیلی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔ابرو" اچکا کر استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

محیب نے اپنا الٹا ہاتھ اس کی گھنی سیاہ زلفوں میں ڈالا۔۔۔اور ہلکا ہلکا اس پر جھکنے لگا۔۔۔۔وہ بھی آہستہ آہستہ پیچھے کی جانب گر رہی تھی۔۔۔یہاں تک کے اس کا سر تکیے سے جا لگا۔۔۔

حیرت سے تو آنکھیں تب پھیلیں۔۔۔۔جب اسے بجائے دعوت قبول کرنے کے۔۔۔خود کو کمبل اوڑھاتے دیکھا۔۔۔۔

وہ بے یقینی سے اس خوبرو نوجوان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

کمبل اوڑھانے کے بعد اس نے نجمہ کے چہرے پر جھک کر گرم جوشی سے پیشانی کا بوسہ لیا۔۔۔۔

یہ پہلی بار تھا جب نجمہ کو اُس ستمگر کے چھونے سے کوئی ی کراہت محسوس نہیں ہوئی ی تھی۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ اپنے تکیے پر کوئی ٹکا کر۔۔۔اس پر اپنا حسین چہرہ رکھے۔۔۔۔اسے فرصت سے تکنے لگا۔۔۔۔

ہونا تو یہ چاہیے تھا کے وہ غصے کا جواب غصے سے دیتا۔۔۔آخر وہ محیب اجلال ملک تھا۔۔۔نجمہ کو اس سے کسی قسم کی بھلائی ی یا رحم کی امید نہیں تھی۔۔۔۔مگر یہ دیکھ وہ شاکڈ رہ گ ئی تھی کے محیب نے اپنی دوسرے ہاتھ کی لمبی لمبی انگلیوں سے اس کا سر دبانا شروع کر دیا۔۔۔۔

وہ بہت نرمی سے دبا رہا تھا۔۔۔

اِسے کیسے پتا کے میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔۔۔"وہ الجھ کر سوچنے لگی۔۔۔۔

محیب اجلال ملک۔۔۔اس کا جانی دشمن۔۔۔آج اس کا سر دبا رہا ہے۔۔۔کیا وہ کھلی آنکھوں سے خواب دیکھ رہی تھی؟؟۔۔۔

اگر خواب نہیں تھا تو حقیقت ہونا بھی ممکن نہ تھا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں کی حیرت پڑھ لی تھی اُس لڑکے نے۔۔۔۔

آہستہ سے اس کی آنکھوں پر جھکا۔۔۔۔

محیب کو اپنے قریب آتا دیکھ۔۔اس نے زور سے آنکھیں میچ لیں تھیں۔۔۔اسے لگا اب وہ اپنا حق لے گا۔۔۔۔

مگر مقابل تو نرمی سے دونوں آنکھوں کو اپنے لبوں سے چوم کر ۔۔۔۔۔واپس ہلکے ہلکے ہاتھ سے سر دبانے لگا۔۔۔۔

اگر کوئی ی اس لمحے محیب اجلال ملک کو دیکھ لیتا۔۔۔تو پکا اسے زن مرید کا خطاب دے دیتا۔۔۔۔

وہ آنکھیں بند کرئے۔۔۔۔اس حقیقت پر یقین کرنے کی کوشش کر رہی تھی کے محیب جیسا بے رحم و سنگدل شخص اس کی دی ہوئی کھلی دعوت پر اپنی طلب پوری کرنے کے بجائے۔۔اس کا بیٹھ کر سر دبا رہا ہے۔۔۔۔

وہ الجھی ضرور تھی۔۔۔ مگر کچھ کہا نہیں۔۔۔۔

محیب کے سر دبانے سے اسے سکون مل رہا تھا۔۔۔وہ پھر سے نیند کی آغوش میں چلی گ ئی تھی۔۔۔

محیب کافی دیر تک اس کا سر دباتا رہا۔۔۔۔یہاں تک کے اس کی نیلی آنکھوں میں نیند کا خمار جھلکنے لگا۔۔۔

اس نے آہستگی سے نجمہ کا سر اونچا کیا۔۔۔اور اپنا ہاتھ نیچے حائی ل کیا۔۔۔۔اس حسین دلربا کی جانب کروٹ لے کر۔۔۔اسے دیکھتے دیکھتے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔

جی؟؟" وہ دونوں میاں بیوی سو رہے تھے جب دروازہ نوک ہوا۔۔۔"

پلوشہ آ رہی ہے۔۔۔راستے میں ہے۔۔۔ تمہیں سرپرائز دینا چاہتی ہے" ۔۔۔وہ تو اچھا ہوا کہ اس نے پہلے مجھے کال کر کے بتا دیا ورنہ الٹا خود ہی سرپرائی ز ہو جاتی۔۔۔" مبشرہ بیگم نے محیب کو پلوشہ کے آنے کی اطلاع دی۔۔۔۔

ان کے دروازہ نوک کرنے کے سبب نجمہ بھی اٹھ گ ئی تھی۔۔۔۔

وہ اٹھ کر بیٹھی۔۔۔تو مبشرہ بیگم کی نگاہ سب سے پہلے اس کی شرٹ کے کھلے بٹنوں پر گئی۔۔۔۔

ان کا دل جل کر خاک ہوا تھا۔۔۔۔

بے شرم کہیں کی۔۔۔" وہ نجمہ کو دیکھ۔۔۔دانت پیستے ہوئے بولیں۔۔۔"

نجمہ بہت گہری نیند سے اٹھی تھی اسکا ذہن ٹھیک طرح ابھی کام نہیں کر رہا تھا۔۔۔اسے سمجھ نہیں آیا کے وہ اسے بے شرم کیوں کہ رہی ہیں۔۔۔

جبکے ان کے کہتے ہی محیب پیچھے مڑا۔۔۔وہ دروازہ کھولنے سے قبل۔۔۔ نجمہ کو مکمل کمبل میں ڈھک کر سوتا ہوا چھوڑ کر آیا تھا۔۔۔اسے خبر نہیں تھی وہ اٹھ چکی ہے۔۔۔۔

محیب نے آنکھوں کے اشارے سے اُسے بٹن بند کرنے کا کہا۔۔۔

جس پر وہ فوراً سٹپٹا کر۔۔شرمندگی سے بٹن لگانے لگی۔۔۔۔

بے شرم کی کیا بات ہے؟؟۔۔۔غلطی آپ کی ہے امی حضور۔۔۔آپ کو" اب خیال رکھنا چاہیے میں شادی شدہ ہوں۔۔۔میرے کمرے میں اس طرح بے دھڑک داخل نہ ہوں۔۔۔"محیب نے مبشرہ بیگم کو دیکھ ۔۔۔۔سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔۔۔۔

محیب کی بات سن۔۔۔پہلے تو وہ حیرت سے محیب کا چہرہ دیکھنے لگیں۔۔۔ان کے لیے یہ یقین کرنا بہت مشکل عمل تھا کے محیب اس لڑکی کی خاطر انھیں پلٹ کر جواب دے رہا ہے۔۔۔

محیب۔۔۔۔۔شاید تم بھول گ ئی ے ہواِس شادی کا مقصد۔۔۔۔مگر ''
میں نہیں بھولی ہوں۔۔۔۔یہ شادی صرف اِس لڑکی کو برادری میں رکھنے
کے لیے کی گ ئی تھی۔۔۔ تمھیں اِسے پلوشہ کا حق دینے کی ضرورت نہیں
تھی۔۔۔۔۔اور نہ ہی اِس کمرے میں لانے کی۔۔۔۔۔مجھے نظر آرہا ہے یہ
کس طرح تمھیں اپنی اداؤں میں پھنسا کر رکھ رہی ہے۔۔۔۔۔فلحال یہ ان
باتوں کا وقت نہیں ہے۔۔۔ابھی جو ضروری ہے وہ تمھارا کمرا صاف کرنا
ہے۔۔۔۔۔۔۔ تمھاری منگیتر آرہی ہے۔۔۔۔اچھا یہی ہے کے تم جلدی
سے اپنا کمرا صاف کرؤ۔۔۔۔اور کچرے کو اٹھا کر باہر پھینکو۔۔۔۔'' مبشرہ
بیگم نے نجمہ کو حقارت بھری نظر سے تکتے ہوئے۔۔۔۔ محیب سے مخاطب
ہو کر کہا۔۔۔۔۔۔۔

دل کو چھلی کیا تھاان کے لفظوں نے۔۔۔وہ ظالم عورت اسکے وجود کوایک کچرے سے تعبیر کررہی تھی۔۔۔۔

ان کے جاتے ہی نجمہ بیڈ سے اترئی ی۔۔۔۔

اس نے صبح سے کچھ کھایاپیا نہیں تھا۔۔۔جس کے سبب اسے بیڈ سے اترتے وقت ہلکے سے چکر آنے لگے۔۔۔۔

لیکن خود کو سنبھالتی ہوئی ی۔۔۔اپناسوٹ کیس کاہینڈل پکڑ کر۔۔۔۔محیب کی جانب آئی ی۔۔۔۔

وہ دروازے کے پاس ہی دونوں ہاتھ سینے پر باندھے پُر سکون انداز میں کھڑا تھا۔۔۔۔

کہا تھا ناں۔۔۔میں زیادہ دن یہاں نہیں رہنے والی۔۔۔۔"فاتحانہ"
مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔وہ اُس ستمگر کی آنکھوں میں جھانکتے
ہوئے۔۔۔بھرم سے بولی۔۔۔۔

"یہ تو وقت بتائے گا۔۔۔"وہ مطمئن انداز میں جواب دہ ہوا۔۔۔۔"

نجمہ کوشش کر رہی تھی اس کی آنکھیں پڑھنے کی۔۔۔یہ جاننے کی۔۔۔کے
کیا اس ستمگر کو کوئی ی فرق پڑ رہا ہے اس کے جانے سے؟؟۔۔۔۔۔

مقابل کی آنکھیں اِس قدر پُر اسرار تھیں کے وہ بھاپ نہیں سکی کے اس کے
ذہن میں اس وقت چل کیا رہا ہے۔۔۔۔

پھر دیکھ رہی ہو۔۔"محیب نے مضحکہ خیز انداز میں ٹوکا۔۔۔تو وہ گڑبڑا" کر۔۔۔تیزی سے اپنا سوٹ کیس ہینڈل سے کھینچتی ہوئی باہر کی جانب چل دی۔۔۔

❤Husny Kanwal❤

کالا کالا کُرتا تجھ پہ جچتا ہے بڑا۔۔۔۔

ہائے ئے ئے۔۔۔۔

دل پہ میرا قابو نہ رہا۔۔۔۔

یہ تو نے ٹھان لی ہے کیا؟؟۔۔۔

تو میری جان لے گا کیا؟؟۔۔۔

نجمہ کے جانے کے بعد۔۔۔وہ اپنے خالی کمرے کو ابھی دیکھ ہی رہا تھا۔۔۔کے اچانک پیچھے سے کسی کی سریلی آواز نے اسے متوجہ کیا۔۔۔۔

وہ مڑا۔۔۔تو سامنے کھڑی حسین دوشیزہ اسے دیکھ کر فدافدا انداز میں گانا گاہ رہی تھی۔۔۔

وہ واقعی کالے رنگ میں بڑا جچتا تھا۔۔۔۔

اس لڑکی کی آنکھوں سے جھلکتی ستائی ش سے کہیں زیادہ اس کی دلفریب مسکراہٹ نے محیب کو اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔۔۔

ہائے ئے۔۔۔۔تم تو اور ہینڈسم ہو گ ئی ے ہو یار۔۔۔۔"پلوشہ تیزی"
سے آکر۔۔۔بڑی گرم جوشی سے اس کے کشادہ سینے سے لگی
تھی۔۔۔محیب نے آگے بڑھ کر مسکراتے ہوئے اس کا خیر مقدم کیا۔۔۔۔

وہ دیوانہ وار تھی اپنے منگیتر کے پیچھے۔۔۔۔اور کیوں ناں ہوتی۔۔۔وہ تھا ہی
اتنا حسین و جمیل۔۔۔۔۔

وہ کیا تھا جو محیب اجلال ملک کے پاس نہیں تھا۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

تم ٹھیک تو ہو ناں؟؟"وہ سیڑھیوں سے اتر کر ابھی اپنے کمرے تک پہنچی"
بھی نہیں تھی۔۔۔کے اسے اچانک اپنے گرد سب گھومتا ہوا محسوس

ہوا۔۔۔وہ گرتی اس سے قبل ہی اسے کسی نے تھاما۔۔۔جب آنکھ کھلی۔۔۔تو وہ لاونج کے صوفے پر لیٹی ہوئی ی تھی۔۔۔اور جازع اسے فکر مند نظروں سے تک رہا تھا۔۔۔اس کے استفسار پر۔۔۔نجمہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے۔۔۔"میں ٹھیک ہوں۔۔۔بس تھوڑے چکر آگ ئی ے تھے۔۔۔۔"

"وہ تو آئی یں گے ہی ناں۔۔۔صبح سے کچھ کھایا پیا جو نہیں ہے تم نے۔۔۔"جازع خفگی سے گویا ہوا۔۔۔

نجمہ حیرت سے آنکھیں بڑی کرتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

جازع بھائی کو کیسے پتا کے میں نے صبح سے کچھ کھایا پیا نہیں"
ہے۔۔۔"وہ ابھی یہ سوچ ہی رہی تھی۔۔۔کے عینی نے اس کے سامنے
شیشے کی میز پر۔۔۔کھانے کی ٹرائے لگائی ی۔۔۔۔

آرام سے اٹھ کر بیٹھو۔۔۔اور کھانا کھاؤ۔۔۔۔۔۔"جازع نے بڑی محبت"
سے حاکمانہ انداز میں کہا۔۔۔۔

مجھے نہیں کھانا۔۔۔میرا دل نہیں ہے۔۔۔"اس نے اٹھ کر بیٹھتے"
ہوئے۔۔۔۔اداس لہجے میں جواب دیا۔۔۔۔

کھانا دل کے لیے نہیں۔۔۔پیٹ بھرنے کے لیے کھاؤ۔۔۔"جازع نے"
تیزی سے پلیٹ میں بریانی ڈال کر۔۔۔اس کے آگے پلیٹ بڑھاتے ہوئے
کہا۔۔۔۔

وہ زیادہ دیر جازع کو ٹال نہیں سکتی تھی۔۔۔اس لیے ناچاہتے ہوئے بھی کھانا شروع کیا۔۔۔جس پر جازع مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

اوو۔۔۔آپ ثوبیہ بھابھی ہیں ناں؟؟"پلوشہ نے نجمہ کو جازع کے ساتھ" بیٹھا دیکھ۔۔۔ثوبیہ گمان کیا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔میں نجمہ ہوں۔۔۔۔"وہ تیزی سے نفی میں گردن کو جمبش" دیتے ہوئے بولی۔۔۔

نجمہ؟؟۔۔۔او۔۔۔تو تم وہ لڑکی ہو ناں جس نے محیب کی ابرو پر وہ مارک دیا" ہے؟؟۔۔۔"پلوشہ بے ساختہ ہی پوچھ اٹھی تھی۔۔۔

اس کا سوال نجمہ کے چہرے پر مسکان بکھیر لایا تھا۔۔۔اسے اپنی سالوں پرانی فتح یاد آئی ی تھی۔۔۔جسے وہ جب بھی یاد کرتی۔۔۔۔اپنے دل کو مسرور ہوتا پاتی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔"نجمہ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔"

"تم امریکہ سے کب آئی یں؟؟۔۔۔"وہ تیزی سے نجمہ کے برابر میں آکر بیٹھتے ہوئے دوستانہ انداز میں سوال کرنے لگی۔۔۔

"جازع بھائی ی کی شادی پر۔۔۔"

اوو۔۔۔میرے پیپرز تھے۔۔اس لیے میں نہیں آسکی تھی۔۔۔مگر جازع" تم فکر نہ کرؤ۔۔۔ویڈنگ گفٹ لائی ہوں تمھارا۔۔۔"وہ آخری جملہ جازع سے مخاطب ہو کر مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔۔

نجمہ کو پلوشہ بہت اچھی لگی تھی۔۔۔بالکل ایک پرانی سہیلی جیسی۔۔۔ذرا بھی غرور نام کی چیز نہیں تھی اس لڑکی میں۔۔۔۔

نجمہ تو سوچ میں پڑھ گ ئی تھی کے اتنی پیاری اور شرارتی سی لڑکی کو آخر محیب جیسے کھڑوس و جلاد لڑکے میں کیا نظر آیا۔۔۔

وہ اسکی جگہ ہوتی تو اس کا انتخاب کبھی بھی محیب جیسا لڑکا نہ ہوتا۔۔۔۔

تم بہت کیوٹ ہو یار۔۔۔۔اور تمھارا فیگر تو بالکل ماڈلز جیسا ہے۔۔۔۔"
آئی تھنک تمھیں ماڈلنگ کرنی چاہیے۔۔۔۔سچ آنائی س باڈی۔۔۔۔"اس کی تعریف نے نجمہ کو جھینپنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔اس کے گال گلابی گلابی سے ہو گ ئی ے تھے۔۔۔۔

وہ لڑکی مسلسل نجمہ سے طوطے کی طرح بولے چلی جا رہی تھی۔۔۔۔اور وہ اپنا کھانا کھانے کے ساتھ ساتھ اس کی باتوں کا بیچ بیچ میں جواب بھی دے رہی تھی۔۔۔۔

محیب سیڑھیوں سے اتر کر نجمہ کے کمرے کی جانب آیا۔۔۔

مگر کمرے کے دروازے پر سوٹ کیس رکھا دیکھ۔۔۔وہ اِدھر اُدھر نظریں چلانے لگا۔۔۔۔

لاونج سے آتیں آوازوں نے اسکی توجہ اپنی جانب مبذول کی۔۔۔۔

وہ لاونج میں آکر۔۔۔ نجمہ کے سامنے والے صوفے پر ٹک گیا تھا۔۔۔

نجمہ کو بے وقت کھانا کھاتا دیکھ۔۔۔اس کی پیشانی پر ایک دو ثانیوں کے لیے بل نمودار ہوئے۔۔۔۔ مگر اس نے نجمہ سے کچھ کہا نہیں۔۔۔۔

وہ اپنا سیل نکال کر۔۔۔اس میں کام کرنے لگا۔۔۔۔

نجمہ تمھارا کوئی بوائے فرینڈ ہے؟؟۔۔۔"اس کے سوال پر نجمہ نے نفی" میں گردن ہلائی۔۔۔

چلو۔۔۔یہ تو بہت اچھا ہو گیا۔۔۔میرا کزن بالکل تمھاری ہم عمر" ہے۔۔۔تم چاہو تو میں تمھیں اس سے ملوا سکتی ہوں۔۔۔"پلوشہ کی بات پر محیب اور جازع نے کوئی خاص توجہ نہیں دی تھی۔۔۔۔وہ دونوں ہی اپنے اپنے سیل پر مگن نظر آ رہے تھے۔۔۔

ضرور۔۔۔اگر کیوٹ ہو تو" نجمہ نے چلبلے انداز میں ایک آنکھ دبا کر جواب" دیا۔۔😉۔۔

اسکا جواب دینا تھا کے محیب اور جازع دونوں کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ دونوں ہی اسے گھوری سے نوازنے لگے۔۔۔۔

ان کی توقع سے بالکل برعکس جواب دیا تھا اُس لڑکی نے۔۔۔۔

جازع کی آنکھوں کو دیکھ۔۔۔اسنے زبان دانتوں میں دبائی ی۔۔۔

مگر جیسے ہی اپنے جانی دشمن پر نظر پڑئی ی۔۔۔۔ایک ادا سے اپنے بال کان کے پیچھے کیے۔۔۔۔ گویا اسکی نیلی غراتی آنکھوں کو مکمل اگنور کیا ہو۔۔۔۔

بالکل۔۔۔ تمھاری طرح کیوٹی کیوٹی سہ ہے وہ بھی۔۔۔۔۔مجھے یقین ہے" تم دونوں کا معاملہ سیٹ ہو سکتا ہے۔۔۔"پلوشہ ایکسائٹڈ ہو کر گویا ہوئی ی۔۔۔۔

محیب کا چہرہ غصے سے لال پڑنے لگا تھا۔۔۔۔ مگر نجمہ کو کوئی ی پرواہ نہ تھی۔۔۔۔

وہ واقف تھی جب تک اسکی منگیتر یہاں موجود ہے۔۔۔۔وہ سوائے دانت پیسنے کے۔۔۔۔کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

تمھیں پکا یقین ہے ناں۔۔۔کے محیب کی شادی نہیں ہوئی ی؟؟" وہ ایک "بار پھر تصدیق کر رہی تھیں۔۔۔۔

ہاں۔۔۔اگر ہوتی۔۔۔تو کیا ہمیں پڑوسی ہو کر بھی پتا نہ" چلتا۔۔۔۔" مقابل کی جانب سے مطمئن اور سو فیصد انداز میں جواب آیا تھا۔۔۔۔

جسے سنتے ہی عنائی زہ بیگم خوشی سے اچھل پڑئی ی تھیں۔۔۔۔

اس کا مطلب نجمہ نے جھوٹ کہا تھا ہم سے۔۔۔۔۔"عنائی زہ بیگم اپنے" دل پر ہاتھ رکھ۔۔۔ مسرت بھرے لہجے میں بولیں۔۔۔۔

ویسے ابھی تو محیب کی منگیتر آئی ہوئی ہے اسلام آباد سے۔۔۔سنا ہے" تین ماہ بعد شادی ہے۔۔۔۔"وہ مصالحے دار خبر سنانے والے انداز میں عنائی زہ بیگم کو بتانے لگیں۔۔۔

اچھا۔۔۔ٹھیک۔۔۔میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں ثناء۔۔ابھی مجھے" ذرا ایک ضروری کام یاد آگیا ہے۔۔۔"عنائی زہ بیگم کی تو مانو ساری سوئی ہوئی امیدیں جاگ اٹھی تھیں۔۔۔۔۔

وہ کال ڈس کنیکٹ کر کے تیزی سے زارون کے کمرے کی جانب گ ئی یں۔۔۔۔

زارون۔۔۔مجھے تمھیں ایک بہت بڑی خوشخبری سنانی ہے۔۔۔۔"عنائی زہ بیگم نے اسے بیڈ پر لیٹا دیکھ۔۔۔خوشی سے کھنکتی ہوئی ی آواز کے ساتھ کہا۔۔۔"

خوشخبری؟؟۔۔۔"اس نوجوان لڑکے کی آنکھوں سے جیسے زندگی کے سارے رنگ روٹھ گ ئی ے تھے۔۔۔۔وہ بے رونق نگاہیں اپنی ماں پر ڈالتے ہوئے۔۔۔الجھ کر گویا ہوا۔۔۔۔"

نجمہ نے جھوٹ کہا ہے کے اسکی شادی محیب اجلال ملک سے ہو گ ئی ہے۔۔میری ابھی ثناء سے بات ہوئی ی ہے۔۔۔اسنے بتایا مجھے۔۔۔کے"

محیب کی شادی تو تین مہینے بعد ہو گی مہروز ملک کی بیٹی سے۔۔۔۔۔"بس عنائی زہ بیگم کا پہلا جملہ سننا تھا کے اس کی آنکھوں کی بے رونقی واپس چمک میں تبدیل ہوئی ی۔۔۔۔

کیا واقعی؟؟۔۔۔آپ سچ کہ رہی ہیں مام؟؟۔۔۔"وہ اٹھ کر بیٹھنے کی" کوشش کرتے ہوئے۔۔۔عنائی زہ بیگم کو دیکھ۔۔۔تجسس سے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔مجھے لگتا ہے اس نے تم سے دور رہنے کے چکر میں یہ شادی والا" جھوٹ بولا ہم سے۔۔۔تا کے ہم اسے واپس یہاں امریکہ آنے پر مجبور نہ کریں۔۔۔۔"عنائی زہ بیگم نے تیزی سے اسے سہارا دے کر سیدھا بیٹھایا۔۔۔ساتھ ساتھ اندازاً گویا ہوئی یں۔۔۔۔

اسے روگ لگ گیا تھا نجمہ کی شادی کی خبر سن کر۔۔۔اس نے کھانا پینا بہت کم کر دیا تھا۔۔۔جسکے سبب اسکا جسم پہلے سے کافی کمزور ہو گیا تھا۔۔۔۔

یااللہ۔۔۔۔"وہ اچانک بلندی کی جانب دیکھتے ہوئے رونے لگا۔۔۔۔"

زندگی جینے کی جیسے پھر ایک امید ملی تھی اسے۔۔۔وہ جینا چاہتا تھا۔۔۔اپنی حسین دلبرا کے ساتھ۔۔۔۔

وہ سارے خواب ایک بار پھر آنکھوں میں چمک اٹھے تھے۔۔۔جو وہ نجمہ کے ساتھ مل کر دیکھا کرتا تھا۔۔۔ایک خوشحال زندگی کے خواب۔۔۔۔۔ سنہرے رنگوں بھرے خواب۔۔۔۔۔ جگنوؤں کی طرح چمکتے ہوئے خواب۔۔۔۔

زارون۔۔۔۔ تمھیں زندگی نے ایک موقع دیا ہے اسے ضائع نہ" کرنا۔۔۔۔وہ تم سے بہت محبت کرتی ہے۔۔۔۔مجھے یقین ہے تم دونوں ایک خوشحال زندگی گزاروگے۔۔۔بس خود پر یقین کرؤ میرے بچے۔۔۔۔عنابیہ کی بات مان لو۔۔۔۔کیا خبر۔۔۔واقعی تم اپنے پیروں پر کھڑے ہو سکو۔۔۔۔ایک بار کوشش کرنے میں کیا حرج ہے؟؟؟۔۔۔۔یہ سوچ کر ہی ایک قدم بڑھالو۔۔۔کے نجمہ منتظر ہے تمھاری۔۔۔۔وہ اور تمھاری خوشیاں راہ تک رہی ہیں۔۔۔صرف تمھاری ایک ہاں کا۔۔۔۔پلیز۔۔۔عنابیہ کی بات مان لو۔۔۔۔"عنائزہ بیگم نے روہانسہ لہجے میں اسے تحمل کے ساتھ سمجھانے کی ایک بار پھر کوشش کی۔۔۔۔

ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ۔۔۔۔ایک بار کوشش کرنی چاہیے مجھے۔۔۔۔وہ" انتظار کر رہی ہو گی میرا۔۔۔۔"زارون نے اپنی آنکھوں سے بہتے آنسو صاف کرتے ہوئے۔۔۔۔چمکتی آنکھوں کے ساتھ کہا۔۔۔۔

وہ نجمہ کو دوبارا کھونے کا تصور بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔کیونکے یہ تصور بھی اسے پل پل موت دیتا تھا۔۔۔۔

کتنے وقت بعد انھوں نے اپنے بیٹے کی آنکھوں میں زندگی کے رنگ دیکھے تھے۔۔۔۔

انھوں نے فوراً عنابیہ کو کال کی۔۔۔اور اسے تھراپی شروع کرنے کو کہا۔۔۔۔۔

عنابیہ خود سے ساری اسٹڈی کر رہی تھی فزیو تھراپی کے متعلق۔۔۔۔

وہ تو جیسے انتظار میں بیٹھی تھی زارون کی ہاں کے۔۔۔

عنائی زہ بیگم کی کال ریسیو ہوتے ہی۔۔۔سارے آفس کے کام چھوڑ چھاڑ کر ۔۔۔۔زارون کے گھر چلی آئی ی تھی۔۔۔۔

تم نے بہت اچھا فیصلہ کیا زارون۔۔۔مجھے پورا یقین ہے تم دوبارا اپنے پیروں پر ضرور کھڑے ہوگے۔۔۔" وہ ویل چی ئی ر پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔جب وہ کمرے کا دروازہ نوک کر کے داخل ہوئی ی۔۔۔وہ بہت خوش نظر آرہی تھی۔۔۔مانو اسے سو فیصد یقین تھا کے زارون واپس اپنے پاؤں پر ضرور کھڑا ہوگا۔۔۔۔۔

ایک ہلکی سی امید کی کرن تھی۔۔۔وہ اس امید کی کرن کو کھونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔کیونکے اس کے نزدیک یہ پہلا اور آخری موقع تھا جو زارون نے اسے دیا تھا اپنی مدد کرنے کا۔۔۔۔۔۔۔

وہ خدا کی ذات پر کامل یقین رکھے ہوئے تھی۔۔۔کے وہ اسکی امید کو ٹوٹنے نہیں دے گا۔۔۔۔

نا ممکنات ممکن ہوتے ہیں۔۔۔اور اسے پورا یقین تھا یہ نا ممکن کام بھی ممکن ضرور ہو گا۔۔۔۔

چلو آج سے ہی تمھارے پیروں کی ایکسو سائز شروع کرتے ہیں۔۔۔مجھے یقین ہے بہت جلد تمھارے پاؤں کی موومنٹ شروع

ہو جائے گی۔۔۔۔"اس کے لہجے کی پُر اعتمادی۔۔۔زارون کی ہمت بڑھا رہی تھی۔۔۔۔

اوکے۔۔۔"اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔"

وہ بہت دنوں بعد خوش نظر آرہا تھا آج۔۔۔اور کیوں ناں ہوتا۔۔۔جینے کی ایک امید نظر آئی ی تھی اسے۔۔۔۔

عنابیہ اس کے پیروں کے پاس نیچے بیٹھ گ ئی تھی۔۔۔۔اس کے پاؤں کی ایکسو سائی زکرانے کی نیت سے۔۔۔۔جیسے ہی اس کے سیدھے پاؤں کو چھوا۔۔۔دل مانو پہلے کی طرح بے قابو ہوتا محسوس ہوا۔۔۔۔

اتنی زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔گویا باہر ہی نکل آئے گا۔۔۔۔

کیاہوا؟؟۔۔"زارون نے اسے منجمد حالت میں دیکھ۔۔۔ابرواچکا کر" استفسار کیا۔۔۔

وہ کیابتاتی۔۔۔۔کیاہوا تھا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔"اس نے تیزی سے نفی میں گردن کو جمبش دیتے ہوئے" کہا۔۔۔پھر اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔ایک گہرا سانس ہوا میں خارج کیا۔۔۔۔جیسے ہمت جمع کی ہو اس خوبرو نوجوان کو چھونے کی۔۔۔۔۔

زارون کی شیو کافی بڑھی ہوئی ی تھی۔۔۔آنکھیں بھی اندر کی جانب دھنسی دھنسی سی۔۔۔۔نہایت کمزور ونڈھال جسم۔۔۔۔لیکن ان سب کے باوجود ۔۔۔وہ اِس حولیے میں بھی عنابیہ کے دل کی دھڑکنیں تیز کر رہا تھا۔۔۔۔

ون۔۔۔ٹو۔۔۔تھری۔۔۔۔"وہ آہستہ سے اس کا پاؤں ہوا میں اٹھاتی"
۔۔اور پھر واپس اس کے مقام پر لے آتی۔۔۔۔۔وہ بار بار یہی عمل کر رہی
تھی دونوں پاؤں کے ساتھ۔۔۔۔۔

پھر اس نے نیم گرم پانی سے اس کے پیروں کو صاف کیا۔۔۔

آج کے لیے بہت ہو گئی ایکسو سائی ز۔۔۔۔اب اٹھ جاؤ بیٹا۔۔۔آؤ"
ہمارے ساتھ کھانا کھالو۔۔۔۔"عنائی زہ بیگم نے اسے کھانے کی دعوت
دی۔۔۔۔جسے اسنے باخوشی قبول کیا۔۔۔۔۔

زارون تم ہمارے ساتھ کھاؤ گے باہر آکر؟"عنائی زہ بیگم نے لچکدار انداز"
میں پوچھا۔۔۔۔

انٹی یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے۔۔۔۔مجھے کمپنی کون دے گا اگر یہ" نہیں آئے گا تو۔۔۔۔"زارون کو جواب دینے کا موقع ہی کہاں دیا تھا عنابیہ نے۔۔۔۔۔وہ تیزی سے اس کی ویل چی ئر کھسکاتی ہوئی ی۔۔۔۔کمرے سے باہر کی جانب چل پڑی تھی۔۔۔۔۔

مجھے ابھی بھوک نہیں ہے۔۔۔تم مجھے۔۔۔"وہ ابھی احتجاجاً بول ہی رہا" تھا۔۔۔کے عنابیہ اس کی بات کاٹتے ہوئے۔۔۔

تمھیں نہیں لگ رہی تو کیا؟؟۔۔۔کم از کم ایس آفرینڈ مجھے کمپنی تو دو" ۔۔۔"اس نے ہلکی سی خفگی سے کہا تو زارون مجبور ہوا تھا اس کی بات ماننے پر۔۔۔۔

اس حادثے کے بعد یہ پہلی بار تھا جب زارون اپنے والدین کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہا تھا۔۔۔عنائی زہ بیگم اور ان کے ہسبینڈ اس مثبت تبدیلی کے سبب بہت خوش تھے۔۔۔۔

زارون نے جیسے ہی عنائی زہ بیگم کے ہاتھ کی بنی بریانی کا پہلا لقمہ لیا۔۔۔اسے نجمہ کے ہاتھ کی آخری بار کھائی ی ہوئی ی بریانی شدت سے یاد آئی ی۔۔۔۔۔

وہ جنون کی حد تک پاگل تھا نجمہ کے عشق میں۔۔۔۔

آنکھیں سرخ ہو گ ئی یں۔۔۔۔

جذبات بکھرنے لگے۔۔۔

مگر اس نے خود کو سمجھایا۔۔۔کے بہت جلد وہ اسے اپنی زندگی میں واپس لے آئے گا۔۔۔۔۔

سوری"اس نے پانی پینے کی نیت سے جیسے ہی گلاس پکڑا۔۔۔ٹھیک اسی" لمحے عنابیہ نے بھی پکڑا۔۔۔دونوں کے ہاتھ ٹچ ہوئے۔۔۔۔تو عنابیہ کا دل پھر باولا ہونے لگا۔۔۔۔

وہ کوئی ی عام لڑکی نہیں تھی۔۔۔۔وہ کیلیفورنیا کے ایک امیر وکبیر بزنس مین کی اکلوتی بیٹی تھی۔۔۔۔پیسہ،دولت، عیش وعشرت کی زندگی۔۔۔۔سب کچھ تو تھا اس شہزادی کے پاس۔۔۔۔۔پھر بھی سکون میسر نہیں تھا اسے۔۔۔۔۔اور ہوتا بھی کیسے؟؟۔۔۔۔دل جو ہار بیٹھی تھی اپنی کمپنی کے ایک معمولی سے ایملائی ی پر۔۔۔۔۔

وہ لڑکی جسے حاصل کرنے کی ناجانے کتنے امیر زادے چاہ رکھتے تھے۔۔۔اس لڑکی کو صرف مقابل کی چاہ تھی۔۔۔۔

وہ زارون کے ساتھ سادگی سے بیٹھ کر اسکی ماں کے ہاتھ کا بنا کھانا کھا رہی تھی۔۔۔۔۔

اس کی محبت بے لوث تھی۔۔۔کوئی ی طلب یا غرض شامل نہیں تھی اس میں۔۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

مبشرہ بیگم کے لاونج میں آتے ہی پلوشہ خوش ہو کر سلام کرتی ہوئی ی ان کے گلے لگی۔۔۔۔

انھوں نے بھی بڑی گرم جوشی سے اسے سینے سے لگایا۔۔۔

"نجمہ بیٹا۔۔۔۔ذرا آنا۔۔۔۔" پلوشہ سے بات چیت کرنے کے بعد۔۔۔ مبشرہ بیگم نے بڑی نرمی سے نجمہ کو دیکھ کہا۔۔۔۔

ان کے کہتے ہی محیب اور جازع احتجاجی نظروں سے مبشرہ بیگم کو دیکھنے لگے۔۔۔۔وہ اچھی طرح واقف تھے وہ اس لڑکی کو اپنے ساتھ کیوں لے جا رہی ہیں۔۔۔۔

محیب نے تیزی آنکھوں کے اشارے سے انھیں کہا۔۔

"میں اسے خود سمجھادوں گا۔۔۔آپ چھوڑدیں۔۔۔"

وہ نجمہ کو سمجھانے کی نیت سے ہی نیچے آیا تھا۔۔۔مگر پلوشہ کو اس کے ساتھ بیٹھا دیکھ۔۔۔۔موقع نہ پاسکا۔۔۔۔۔

تم چھوڑدو۔۔۔ہم خود سمجھادیں گے۔۔۔"مبشرہ بیگم نے بھی آنکھوں" ہی آنکھوں میں جواب دیا۔۔۔

نجمہ نے دیکھ لیا تھا ان ماں بیٹے کو آنکھوں کے اشاروں سے باتیں کرتے ہوئے۔۔۔۔

چلو بیٹا۔۔۔تمھارے بڑے ابو بلا رہے ہیں۔۔۔"مبشرہ بیگم دوبارا بڑے" میٹھے لہجے میں گویا ہوئی یں۔۔۔

نجمہ بھاپ گ ئی تھی کچھ گڑ بڑ چل رہی ہے۔۔۔اسے خوف لا حق ہوا۔۔۔۔

وہ جانتی تھی اجلال ملک کا بلاوا اس کے لیے بھلائی ی کی خبر نہیں لا سکتا۔۔۔

یا اللہ میری حفاظت فرما۔۔۔مجھے ایک انجانا خطرہ محسوس ہو رہا ہے اپنی" جانب آتے ہوئے۔۔۔۔" وہ حسین گڑ یا سہمی سہمی سی اپنی جگہ سے اٹھی۔۔۔۔

مبشرہ بیگم آگے آگے۔۔۔اور وہ پیچھے پیچھے ان کے کمرے میں داخل ہوئی ی۔۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی سگریٹ کے دھوئیں نے اس کی ناک کو جکڑا۔۔۔جس پر وہ بری طرح کھانسنا شروع ہو گئی۔۔۔۔

اس لڑکی کا کھانسنا۔۔۔اجلال ملک کو الجھن میں ڈال گیا تھا۔۔۔کیونکے سگریٹ تو محیب بھی پیتا تھا۔۔۔اور وہ ایک مہینے سے اُس کے ساتھ تھی۔۔۔تو اب تک ان کے نزدیک اس لڑکی کو سگریٹ کے دھوئیں کا عادی ہو جانا چاہیے تھا۔۔۔۔

نجمہ نے کھانستے ہوئے ہی اپنی ناک پر ہاتھ رکھا۔۔۔اسے سانس لینے میں دشواری پیش آ رہی تھی۔۔۔

پانی دو اسے۔۔۔"اجلال ملک شاہانہ انداز میں اپنی کرسی پر بیٹھے" بیٹھے۔۔۔مبشرہ بیگم کو دیکھ۔۔۔حکم صادر کرنے لگے۔۔۔جس پر وہ اثبات

میں سر ہلا کر اس کے لیے جگ سے پانی نکال کر لائی یں۔۔۔اور اس کی جانب بڑھایا۔۔۔۔

یہ لو۔۔۔"انھوں نے منہ بسورتے ہوئے۔۔۔اس کی جانب پانی کا گلاس" بڑھایا۔۔۔۔

نجمہ نے تیزی سے پانی کے گلاس کو منہ سے لگالیا۔۔۔۔

لڑکی۔۔۔ویسے تو تم عقل مند ہو۔۔۔۔ تمھیں خود بھی علم ہو گا کے" تمھیں پلوشہ کے سامنے کیسے رہنا ہے۔۔اور کیا بولنا ہے۔۔۔۔ مگر میں نے سوچا کے ایک بار تمھیں اچھی طرح پھر سے سمجھا دیا جائے تو بہتر رہے گا۔۔۔۔"یہ کہتے ہی انھوں نے گن اپنی کوٹ کی اندرونی جیب سے نکال کر

اس کے سامنے شیشے کی میز پر رکھی۔۔۔جسے دیکھتے ہی اس کا چہرہ خوف کے مارے زرد پڑ گیا تھا۔۔۔

پلوشہ صرف محیب کی منگیتر نہیں۔۔بلکے ہمارے ہونے والے بزنس" پارٹنر کی بیٹی بھی ہے۔۔۔۔اگر ذرا سی بھی اسے تمھارے اور محیب کے درمیان کے تعلق کی بھنگ لگی۔۔۔۔تو یاد رکھنا۔۔۔۔تم اور تمھاری ماں "اتنا کہتے ہوئے وہ گن ہاتھ میں لے کر نجمہ کے روبرو کھڑے ہوئے ۔۔۔اور اسے خوفزدہ کرنے کی نیت سے۔۔۔گن اسکی روشن پیشانی سے لگادی۔۔۔۔"دوسرے دن کا سورج طلوع ہوتے نہیں دیکھ سکیں گے۔۔۔"ان کا کہا آخری جملہ۔۔مانو اس کا خون جما گیا تھا۔۔۔۔

اس کے ہاتھ پاؤں خوف و دہشت سے بالکل ٹھنڈے پڑھ گ ئ ے تھے۔۔۔۔

اس کے گلابی ہونٹوں کو لرزتے ہوئے مبشرہ بیگم دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔

کیوں بڑے ابو؟؟۔۔۔۔میرا اور محیب کا تعلق کوئی گالی یا گناہ ہے" ۔۔۔جسے میں سب سے چھپاتی پھروں؟؟۔۔۔۔ہمارا نکاح ہوا ہے۔۔۔میں بیوی ہوں اس کی۔۔۔۔" وہ نہیں جانتی اس میں وہ ہمت کہاں سے آئی۔۔۔۔ مگر وہ اپنی حق تلفی ہوتی دیکھ۔۔۔خاموش نہ رہ سکی۔۔۔۔

دیکھ رہے ہیں آپ۔۔۔۔آپ کے احسانات کا بدلہ کیسے منہ پر آکر دے" رہی ہے یہ لڑکی۔۔۔۔ تبھی میں کہہ رہی تھی۔۔اسے اوقات سے باہر نہ جانے دیں۔۔۔پر آپ نے میری نہیں سنی۔۔۔۔۔" مبشرہ بیگم تو سر سے پاؤں تک تلملا اٹھی تھیں اس نڈر لڑکی کی جرأت دیکھ۔۔۔۔وہ فورا اجلال ملک سے مخاطب ہو کر بولیں۔۔۔۔

بیوی؟؟۔۔۔اوقات ہے تیری۔۔۔میرے بیٹے کی بیوی بننے"
کی؟؟۔۔۔"مبشرہ بیگم کا بس نہیں چل رہا تھا کے نجمہ کا منہ نوچ
لیں۔۔۔۔وہ حقارت سے اسکے وجود کو تکتے ہوئے۔۔۔۔اسے ذلیل کرنے
لگیں۔۔۔۔

میری اوقات پر مت جائیں۔۔۔محیب اجلال ملک کی بیوی ہوں"
میں۔۔۔آپ کے چھپانے سے یہ سچ بدلنے والا نہیں۔۔۔"وہ بڑے مان و
بھرم سے بولی۔۔۔

یہ مان۔۔۔یہ بھرم۔۔۔کہاں سے آیا اُس کے لہجے میں؟؟۔۔

وہ نہیں جانتی۔۔۔۔شاید یہ مان اس ستمگر نے دیا تھا۔۔۔۔۔ماناوہ الفاظوں سے ساتھ نہیں دیتا۔۔۔ مگر اس کی ہر ادا۔۔۔ہر فکر۔۔۔۔ہر خیال ۔۔۔۔۔اِس بات کا گواہ ہے۔۔۔کے وہ اپنی بیوی مانتا ہے اسے۔۔۔

وہ ڈر کر اپنا حق چھوڑنے والوں میں سے نہیں تھی۔۔۔۔

اجلال ملک اس لڑکی کو اپنے حق پر اڑتا دیکھ۔۔۔غصے سے بپھر اٹھے۔۔۔

انھوں نے اسی طیش کے عالم میں گن لوڈ کی۔۔اور دوبارا نجمہ کی پیشانی سے لگانا چاہی۔۔۔۔

نجمہ ان کی گن لوڈ ہوتی دیکھ۔۔خوف کے مارے برف کی بن گ ئی تھی۔۔۔۔

اس لڑکی کوان ظالموں سے کوئی ی بھلائی ی کی امید نہیں تھی۔۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔۔"وہ خوبرونوجوان کہاں سے اس کے برابر میں آکر کھڑا ہوا" ۔۔۔اسے علم نہیں۔۔۔۔ محیب نے آتے ہی گن کو پکڑ لیا تھا۔۔۔اس کی آواز دھیمی تھی۔۔۔ مگر برف کی طرح سرد۔۔۔۔۔

تم اپنے کمرے میں جاؤ۔"کمرے کا ماحول گرما گرمی کا تھا۔۔۔اس نے" نجمہ کو دیکھ۔۔۔رعب دار انداز میں کہا۔۔۔

وہ نازک صفت لڑکی گن سے شدید خوف زدہ تھی۔۔۔ محیب کے کہتے ہی۔۔۔وہ تیزی سے کمرے سے نکل گ ئی۔۔۔۔

میں نے کہا تھا آپ سے۔۔۔میں خود سمجھادوں گا اسے۔۔۔"مبشرہ بیگم کو تکتے ہوئے۔۔۔غصے سے گویا ہوا۔۔۔

اس کا سفید چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑ چکا تھا۔۔۔۔

"یہ تمھاری ہی دی ہوئی ی شہ ہے۔۔۔جو وہ طوائف کی بیٹی ہمارے منہ کو آ رہی ہے آج۔۔۔۔"اجلال ملک طیش کے عالم میں اسے الزام ٹھرانے لگے۔۔۔

"ہاں ٹھیک کہ رہے ہیں تمھارے ڈیڈ۔۔۔اگر تم نے اس لڑکی کو اس کی اوقات میں رکھا ہوتا۔۔۔تو آج وہ ہمارے سامنے کھڑے ہو کر تمھاری بیوی ہونے کا دعوہ نہ کر رہی ہوتی۔۔۔۔"مبشرہ بیگم کی بات سنتے ہی۔۔۔اس کی آنکھوں میں ایک دوثانیوں کے لیے چمک ابھری۔۔۔۔جیسے وہ خوش ہوا

ہو۔۔۔مگر اِس سے پہلے مبشرہ بیگم اس کے چہرے کے تاثرات پڑھ پاتیں ۔۔۔وہ چہرہ جھکا گیا تھا۔۔۔

اگلے ہی لمحے۔۔جب اس نے چہرہ اٹھایا۔۔۔تو وہ معمول کی طرح بے تاثر تھا۔۔۔

اس لڑکی کو اس کی اوقات دیکھاؤ محیب۔۔۔۔ورنہ معاملات پر قابو پانا" بہت مشکل ہو جائے گا۔۔" مبشرہ بیگم نے گمبھیر لہجے میں اسے وارن کیا۔۔۔۔۔

اس کا نجمہ کے ساتھ کیا جانے والا حُسنِ سلوک اب اجلال ملک کی آنکھوں میں کھٹک رہا تھا۔۔۔۔

اگر پرانا محیب ہوتا تو پہلے اُس لڑکی کو معافی مانگنے پر مجبور کرتا اُن سے۔۔۔پھر اسے کمرے سے جانے دیتا۔۔۔مگر سامنے کھڑے لڑکے نے ایسا نہیں کیا تھا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔"اس نے کوئی ی جواب نہیں دیا۔۔۔بلکے اپنے والد کے ہاتھ" سے گن لے کر۔۔۔اپنی پینٹ میں لگا کر۔۔۔خاموشی سے باہر جانے لگا۔۔۔

محیب دل لگی کرؤ۔۔۔دل مت لگاؤ۔۔۔۔"اجلال ملک سمجھاتے" ہوئے۔۔۔۔اپنی رعب دار آواز میں بولے۔۔۔

"بیوی ہے میری۔۔۔۔میں دل لگی کرؤں یا دل لگاؤں۔۔۔کوئی ی حق" نہیں رکھتا اس معاملے میں بولنے کا۔۔۔۔۔"وہ ایک ادا سے مڑا۔۔۔۔اپنے

والدین کے سامنے اعلانیہ کہ کر۔۔۔یہ بیان کر دیا کے وہ کسی کو اپنے معاملے میں بولنے کا حق نہیں دیتا۔۔۔۔

جاؤ۔۔دیکھ کر آؤ۔۔۔وہ ٹھیک تو ہے" وہ دانستہ طور پر نجمہ کے کمرے" میں اس وقت نہیں گیا۔۔۔کیونکے وہ خود بھی چاہتا تھا کے وہ خوفزدہ ہی رہے۔۔۔عینی کو دیکھ۔۔۔بے تاثر چہرے کے ساتھ حکم صادر کیا۔۔۔جس پر وہ اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔تیزی سے کمرے میں چلی گ ئی۔۔۔

کچھ چاہیے میڈم آپ کو؟؟"عینی جب کمرے میں داخل ہوئی ی تو وہ لڑکی" بیڈ پر اوندھے منہ پڑئی ے رو رہی تھی۔۔۔اس نے نہایت مہذب انداز میں استفسار کیا۔۔۔

ہاں۔۔۔۔آزادی۔۔۔اِن ظالموں سے۔۔۔"وہ اس کی آواز"
پر۔۔سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔۔اپنے آنسو بے دردی سے پونچھتے ہوئے
بے بسی کے عالم میں گویا ہوئی ی۔۔۔

خدا سب بہتر کرئے گا۔۔۔۔آپ صبر کریں۔۔۔۔"عینی خود بھی بہت"
اداس ہو گئی تھی۔۔اس کی سرخ نشیلی آنکھوں کو برستا دیکھ۔۔۔۔اسے
صبر کی تلقین کر کے۔۔۔کمرے سے واپس چلی آئی ی۔۔۔۔

محیب اس کے کمرے کے دروازے پر ہی کھڑا تھا۔۔۔

رو رہی ہیں۔۔۔۔"عینی نے نظریں جھکا کر۔۔۔۔اسے اطلاع دی۔۔۔"

واپس اندر جاؤ۔۔۔اور باتیں کر کے اس کا ذہن بٹاؤ۔۔۔رونے نہ دینا" اسے۔۔۔۔اگر سر میں درد زیادہ ہو تو دوائی دے کر سلا دینا۔"اس کے سنجیدگی سے کہتے ہی۔۔عینی بے یقینی سے اس کا حسین چہرہ تکنے لگی۔۔۔

اس وجیہہ مرد کے چہرے پر فکر کا کوئی تاثر نہ تھا۔۔۔مگر ادا کیا ہوا جملہ از خود بتا رہا تھا۔۔۔کمرے میں موجود لڑکی کی کتنی فکر ہے اسے۔۔۔

اس کی آنکھوں میں جھلکتی بے یقینی پڑھ لی تھی اسنے۔۔۔

ایک ابرو اچکا کر۔۔۔۔اسے گھورا۔۔۔۔

اس کی شارپ نگاہیں عینی کو ڈرانے کے لیے کافی تھیں۔۔۔

وہ تیزی سے اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔۔واپس کمرے میں چلی گ ئی۔۔۔

اف۔۔۔۔" وہ ایک گہرا سانس ہوا میں خارج کر کے۔۔۔واپس لاونج کی "
جانب چل دیا۔۔۔۔جہاں باقی سب پلوشہ کے ساتھ محفل جمائے بیٹھے
تھے۔۔۔۔

💖*Husny Kanwa*💖

وہ اپنے کمرے میں آ کر لیٹا۔۔۔۔تو کمرے میں چھائی ی خاموشی۔۔ناجانے
کیوں آج چھبتی ہوئی ی محسوس ہوئی ی۔۔۔۔

آنکھیں بند ک ئی یں۔۔۔تو تنہائی ی کا احساس مزید بڑھا۔۔۔

باہیں خالی تھیں آج۔۔۔۔

چاہے کتنی بھی لڑائی ی ہو۔۔۔اس نازک صفت مجسمے کو۔۔۔آخر میں اپنے سینے سے لگا کر۔۔۔باہوں میں بھینچ کر۔۔۔سویا کرتا تھا وہ۔۔۔۔

اب وہ نہیں تھی۔۔۔تو اس کی کمی دل کو شدید خل رہی تھی۔۔۔

کیا یار۔۔۔یہ بیڈ آج اتنا سخت کیوں ہو رہا ہے؟؟۔۔۔"وہ نیند نہ آنے کا" سارا الزام بیڈ پر ڈال کر۔۔۔جھنجھلاتے ہوئے کھڑا ہوا۔۔۔

نجمہ کے کمرے میں آنے سے قبل بھی اسے نیند نہیں آیا کرتی تھی۔۔۔

وہ پوری پوری رات بیٹھ کر آفس کا کام کرتا۔۔۔۔خود کو حتی المکان بیزی رکھنے کی کوشش کرتا۔۔۔۔ذہنی سکون کے لیے سگریٹ پھونکتا۔۔لیکن اس دشمنِ جاں کے آنے کے بعد بہت کچھ بدل گیا تھا۔۔۔۔

اس حسین لڑکی کی موجودگی جیسے تنہائی سے رہائی دلاتی۔۔۔۔

اگر وہ کمرے سے اتنا اکڑ کر نہ گئی ہوتی۔۔۔تو اب تک اس کے پاس پہنچ چکا ہوتا۔۔۔۔

وہ چاہتا تھا اُس مغرور لڑکی کو بھی کمی محسوس ہو اس کی۔۔۔۔

اسے بھی احساس ہو تکیے سے کہیں زیادہ نرم اس کی باہیں ہیں۔۔۔۔

دنیامیں سب سے زیادہ محفوظ وہ اس کے حصار میں ہوتی ہے۔۔۔۔۔

یہی سوچتے ہوئے۔۔۔۔ سگریٹ کا ڈبہ اپنی دراز سے نکال کر ٹیرس کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

نجمہ آرام سے صوفے پر بیٹھ کر لاونج میں چائے پی رہی تھی۔۔۔کے اپنے جانی دشمن کو سامنے سے آتا دیکھ۔۔۔ منہ بسور کر۔۔۔اٹھ کر جانے لگی۔۔۔۔

نج۔۔۔واپس بیٹھ جاؤ۔۔۔"وہ سامنے صوفے پر آکر ٹک گیا" تھا۔۔۔اسے جاتا دیکھ۔۔۔رعب دار آواز میں حکم صادر کیا۔۔۔۔

نجمہ کے نزدیک جو کل رات ہوا وہ سب محیب نے ہی کروایا تھا۔۔۔کیونکے اس نے آنکھوں کے اشاروں سے بات کرتے دیکھا تھا اسے اور مبشرہ بیگم کو۔۔۔۔

مگر وہ الجھی ہوئی ی تھی۔۔۔

اس کے سامنے اچھا بننے کی اداکاری کیوں کر رہا تھا وہ ستمگر؟؟؟۔۔۔۔۔

نجمہ ہمارے ساتھ شاپنگ پر چلو گی؟؟"ابھی اس نے محیب کو منہ توڑ" جواب دینے کی نیت سے منہ کھولا ہی تھا کے پیچھے سے آتی آواز نے اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کی۔۔۔۔

شاپنگ؟؟۔۔۔"وہ سوچ میں پڑھ گ ئی تھی۔۔۔کے کیا جواب دے کر" پلوشہ کو ٹالے۔۔۔۔

چلوناں یار۔۔۔بہت مزا آئے گا۔۔۔۔مجھے ابھی ثوبیہ بھابھی نے بتایا کے" تم نے ابھی تک ہمارا پاکستان نہیں دیکھا۔۔۔اچھا ہے ناں۔۔۔میں تمھیں آج روشنی کے شہر کراچی کی سیر کراؤں۔۔۔یقین مانو۔۔۔یولوو اٹ۔۔۔۔"پلوشہ اس کے پاس آکر۔۔۔بے حد اصرار کرنے لگی۔۔۔۔

اس نے کنکھیوں سے مجیب کو دیکھا۔۔۔۔

وہ واقف تھی اس کا ایک بھی غلط قدم اس کی اور اسکی ماں کی جان پر بن سکتا ہے۔۔۔۔

محیب اپنے لیپ ٹائی پ پر کام کرنے میں مگن دیکھائی ی دے رہا تھا۔۔۔ایسالگ رہا تھامانواس نے پلوشہ کی بات سنی ہی نہ ہو۔۔۔۔

نجمہ علم رکھتی تھی وہ سب سن کر بھی اَن سنی کر رہا ہے۔۔۔کیا اسکا مطلب۔۔۔۔وہ اجازت سمجھے ؟؟۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔چلتے ہیں۔۔۔"اس کی آنکھوں کی کنارے محیب کے" چہرے کے ایکسپریشن پر ہی ٹکے ہوئے تھے۔۔۔مگر پلوشہ کو جواب دینے کے بعد بھی محیب نے کوئی ی تاثر نہ دیا۔۔۔۔

اوکے میں جلدی سے تیار ہو کر آتی ہوں۔۔۔پھر میں ثوبیہ بھابھی اور تم" چلتے ہیں۔۔۔۔"پلوشہ مسکراتے ہوئے کہ کر وہاں سے چلی گ ئی تھی۔۔۔۔

جبکے نجمہ ابھی بھی اپنی چائے کا کپ ہاتھ میں پکڑے محیب کو الجھی نگاہ سے تک رہی تھی۔۔۔۔

تم پھر دیکھ رہی ہو۔۔۔"اس نے لیپ ٹائی پ پر اپنی لمبی انگلیوں سے" ٹائی پنگ کرتے ہوئے۔۔۔بغیر اسکی جانب نظر کیے ٹوکا۔۔۔۔۔

دینا۔۔۔"اس کے ٹوکتے ہی۔۔۔وہ وہاں سے جانے sip چائے کا ایک" لگی تھی۔۔۔جب محیب کی آواز نے اس کے بڑھتے قدموں کو روکا۔۔۔۔

؟؟۔۔۔۔۔"وہ حیرت سے مڑ کر۔۔اس کی جانب دیکھتے sip چائے کا"

ہوئے۔۔۔

ہاں۔۔۔"اس نے سرسری سی نگاہ اس حسین لڑکی پر ڈالتے ہوئے" کہا۔۔۔پھر واپس لیپ ٹاپ کی اسکرین پر نظر جمالی۔۔۔۔

مگر یہ میری جھوٹی ہے۔۔۔"وہ خاصہ جتاتے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔۔"

تو؟؟"نا سمجھی سے اس کے حسین وجود پر نگاہ ٹکائے۔۔۔ابرو" اچکا کر۔۔۔لاپرواہی سے جواب دہ ہوا۔۔۔۔

میں نے کہا۔۔۔یہ میری جھوٹی چائے ہے۔۔۔۔"وہ پھر جتاتے ہوئے" بتانے لگی۔۔۔۔

محیب کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ لڑکی بار بار ایک ہی بات اسے کیوں بتا رہی ہے۔۔۔۔

تم میرا جھوٹا پیو گے ؟؟" وہ ابرو اچکا کر بے یقینی سے استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

کیا میں فارسی میں بول رہا ہوں اِس سے۔۔۔جو اسے سمجھ نہیں آ رہی۔۔۔" وہ یہ سوچ کر جھنجھلاتے ہوئے۔۔۔لیپ ٹائی پ سامنے میز پر رکھ کر کھڑا ہوا۔۔۔اور اس حسین لڑکی کی جانب آیا۔۔۔۔

نجمہ اچھی طرح واقف تھی کے پلوشہ کے گھر میں ہوتے ہوئے محیب اس کے زیادہ نزدیک نہیں آئے گا۔۔۔

مگر پھر بھی اس وجیہہ مرد کے ذرا قریب آتے ہی خوف کے مارے گلا خشک ہوتا محسوس ہوا۔۔۔۔

اُس نے اِس بار نجمہ سے مانگا نہیں۔۔۔بلکے پورے حق سے۔۔اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا کپ۔۔۔اس کے ہاتھ کے ساتھ پکڑ کر۔۔۔اپنے عنابی ہونٹوں سے لگایا۔۔۔۔

وہ لمحہ۔۔۔مانو دل پر ایک گہرا اثر کر گیا ہو۔۔۔۔

محیب اجلال ملک جو اسے گندی کہہ کر گھن کھایا کرتا تھا۔۔۔وہ آج اسی کا جھوٹا اتنے مزے سے اپنے لبوں سے لگا کر پی رہا تھا۔۔۔۔

وہ خواب نہیں تھا۔۔۔مگر وہ حقیقت سے بھی بہت دور تھا۔۔۔اتنا دور کے وہ کبھی تصور بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

صرف ایک جھوٹا ہی تو پیا تھا اسنے۔۔۔اِس میں کیا بڑی بات تھی؟؟؟۔۔۔۔

پھر بھی اُس جانی دشمن کا یہ عمل دل پر کیوں اثر کر رہا تھا وہ نہیں سمجھ پا رہی تھی۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں بے یقینی و بے اعتباری تھی۔۔۔۔

اس نے ایک ہی سانس میں ساری چائے پی کر۔۔۔اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے ہٹایا۔۔۔۔ نجمہ کا ہاتھ ہوا میں ہی بلند رہ گیا تھا چائے کے خالی کپ سمیت۔۔۔۔۔

وہ واپس اپنی جگہ آ کر بیٹھا۔۔۔پھر اپنے والیٹ سے ایک کریڈٹ کارڈ نکال کر شیشے کی میز پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"یہ رکھ لو۔۔۔۔کوئی ی بھی

ضرورت ہو۔۔۔تو کال کر لینا۔۔۔۔"اس کے بولتے ہی وہ حواسوں میں لوٹی تھی۔۔۔۔

یہ کیسی نفرت ہے تمھاری؟؟۔۔۔۔ کبھی کبھار محبت کا گمان دیتی" ہے۔۔۔۔" نجمہ بے ساختہ ہی پوچھ اٹھی تھی۔۔۔۔شاید اُس کی جگہ کوئی ی بھی ہوتا تو یہی سوچتا۔۔۔۔

کون کرتا ہے ایسی نفرت؟؟؟ جیسی وہ ستمگر کر رہا تھا۔۔۔۔

تمھیں لگتا ہے میں تم سے محبت کرتا ہوں؟؟"اس کے سوال پر محیب کے" چہرے پر پُراسرار سی مسکراہٹ بکھرئی ی۔۔۔اس نے اپنی نیلی آنکھیں نجمہ کے حسین سراپے پر جمائے۔۔دل ٹٹولنے والے انداز میں استفسار کیا۔۔۔۔

اس کی آنکھیں بتا رہی تھیں۔۔۔وہ محظوظ ہوا ہے نجمہ کے اِس سوال پر۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔اور اہم بات یہ ہے کے میں جاننا بھی نہیں چاہتی۔۔۔۔"اس" نے تو جیسے ایک جملے میں ہی پوری گفتگو کو سمیٹ دیا تھا۔۔۔سپاٹ سے لہجے میں۔۔۔اکڑ سے کہ کر۔۔۔وہ خالی کپ شیشے کی میز پر پٹک کر چلی گ ئی تھی۔۔۔۔

اس کا جواب محیب کو سخت ناگوار گزرا تھا۔۔۔۔

وہ کام میں مصروف تھا کے جازع چلتا ہوا آ کر۔۔۔اس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھا۔۔۔۔

اس نے سیل اون کیا۔۔۔۔

اور ایک بیان فل والیوم کے ساتھ چلانا شروع کیا۔۔۔۔

قرآن پاک کی آیت جب محیب کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔۔تو اس کا ہاتھ از خود ٹائی پنگ کرتے کرتے رکا۔۔۔۔۔

ایک شخص کے نہایت شعلہ بار انداز میں بیان کرنے کی آواز پورے لاونج میں گونجنے لگی۔۔۔۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَاۡکُلُوۡنَ اَمۡوَالَ الۡیَتٰمٰی ظُلۡمًا اِنَّمَا یَاۡکُلُوۡنَ فِیۡ بُطُوۡنِہِمۡ نَارًا ؕ وَ سَیَصۡلَوۡنَ سَعِیۡرًا(10)(سورہ النساء)

ترجمہ

وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں اور کوئی دم جاتا ہے کہ بھڑکتے دھڑے (آتش کدے) میں جائیں گے۔

تفسیر

{اِنَّ الَّذِیۡنَ یَاۡکُلُوۡنَ اَمۡوَالَ الۡیَتٰمٰی ظُلۡمًا: بیشک وہ لوگ جو ظلم کرتے ہوئے یتیموں کا مال کھاتے ہیں۔} اس سے پہلی آیات میں یتیموں کا مال ناحق کھانے سے منع کیا گیا اور اس آیت میں یتیموں کا مال ناحق کھانے پر سخت وعید بیان کی گئی ہے اور یہ سب یتیموں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کیونکہ وہ انتہائی کمزور اور عاجز ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے مزید لطف و کرم کے

حقدار تھے۔اس آیت میں جو یہ ارشاد فرمایا گیا کہ ''وہ اپنے پیٹ میں بالکل آگ بھرتے ہیں''اس سے مراد یہ ہے کہ یتیموں کا مال ناحق کھانا گویا آگ کھانا ہے کیونکہ یہ مال کھانا جہنم کی آگ کے عذاب کا سبب ہے۔(تفسیر کبیر، النساء، تحت الآیۃ: ۱۰، ۳/۵۰۶)

احادیثِ مبارکہ میں بھی یتیموں کا مال ناحق کھانے پر کثیر وعیدیں بیان کی گئی ہیں

حضرت بریدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے دن ایک قوم اپنی قبروں سے اس طرح اٹھائی جائے گی کہ ان کے مونہوں سے آگ نکل رہی ہو گی۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وہ کون لوگ ہوں گے؟ارشاد فرمایا ''کیا تم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو نہیں دیکھا ''اِنَّ

الذِّیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًاؕ-وَ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا" بیشک وہ لوگ جو ظلم کرتے ہوئے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں بالکل آگ بھرتے ہیں اور عنقریب یہ لوگ بھڑکتی ہوئی آگ میں جائیں گے۔(کنز العمال، کتاب البیوع، قسم الاقوال، ۹/۲، الجزء الرابع، الحدیث: ۹۲۷۹)

حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں نے معراج کی رات ایسی قوم دیکھی جن کے ہونٹ اونٹوں کے ہونٹوں کی طرح تھے اور ان پر ایسے لوگ مقرر تھے جو ان کے ہونٹوں کو پکڑتے پھر ان کے مونہوں میں آگ کے پتھر ڈالتے جو ان کے پیچھے سے نکل جاتے۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل! عَلَیْہِ السَّلَام، یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: ''یہ وہ لوگ ہیں جو یتیموں کا مال

ظلم سے کھاتے تھے۔(تہذیب الآثار، مسند عبداللہ بن عباس، السفر الاول، ذکر من روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ رأی، ۲/۴۶۷، الحدیث: ۷۲۵

اس کی طبیعت اب غیر ہونے لگی۔۔۔۔

پیشانی پر پسینہ جھلکنے لگا۔۔۔۔۔

ابھی بیان چل رہا تھا۔۔ مگر اس میں ہمت نہیں تھی اور سننے کی۔۔۔۔

جازع اگر تمھیں بیان سننا ہے تو اپنے کمرے میں جا کر سنو۔۔۔۔مجھے کام" کرنا ہے۔۔۔۔" وہ اپنی حالت کو جازع پر ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔اور نہ ہی وہ مزید بیان سننا چاہتا تھا۔۔۔اس لیے سخت لہجے میں جازع کو دیکھ کہا۔۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔کوئی ی تکلیف ہو رہی ہے آپ کو اِس بیان سے؟؟۔۔۔۔یا'' آپ کا ضمیر سن نہیں پا رہا؟؟۔۔۔کہیں آپ کو ڈر تو نہیں لگ رہا کے آپ کا ضمیر جاگ نہ جائے؟؟۔۔۔۔۔'' جازع نے بیان روک کر۔۔۔محیب کی جانب دیکھ۔۔۔۔طنزیہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے۔۔۔چوٹ کرنے والے انداز میں کہا۔۔۔۔

شٹ اپ'' محیب غصے سے اپنی حالتِ غیر کو کور کرنے کی کوشش کر رہا'' تھا۔۔۔۔

جازع نے اسکے غصے کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے۔۔۔واپس بیان اسٹارٹ کر دیا تھا۔۔۔۔

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''چار شخص ایسے ہیں جنہیں جنت میں داخل نہ کرنا اور اس کی نعمتیں نہ چکھانا اللہ تعالیٰ پر حق ہے۔(1) شراب کا عادی۔ (2) سود کھانے والا۔(3) ناحق یتیم کا مال کھانے والا۔(4) والدین کا نافرمان۔(مستدرک، کتاب البیوع، انّ اربی الربا عرض الرجل المسلم، ۲/ ۳۳۸، الحدیث: ۲۳۰۷)

محیب کے ہاتھ باقاعدہ لرزنے لگے تھے۔۔۔وہ چاہ کر بھی دوبارا اپنے کام پر فوکس نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

احادیث مبارکہ اس کے کان کے رستے سے دل میں اتر رہی تھیں۔۔۔۔

وہ واقف تھا جازع یہ بیان دانستہ طور پر۔۔۔خاص اسے ہی سنانے آیا ہے۔۔۔۔

یتیم کا مال ناحق کھانا کبیرہ گناہ اور سخت حرام ہے۔قرآنِ پاک میں) نہایت شدت کے ساتھ اس کے حرام ہونے کا بیان کیا گیا ہے۔افسوس کہ لوگ اس میں بھی پرواہ نہیں کرتے۔ عموماً یتیم بچے اپنے تایا، چچا وغیرہ کے (ظلم و ستم کا شکار ہوتے ہیں، انہیں اِس حوالے سے غور کرنا چاہیے۔۔۔۔

بیان کے یہ جملے سنتے ہی اُس کی انتہا ہوئی ی تھی۔۔۔وہ لیپ ٹائی پ بند کر کے۔۔۔اسے لے کر لاونج سے تیزی سے نکلنے لگا۔۔۔۔

"بھاگ رہے ہیں آپ؟؟" جازع کے جملے نے اس کے بڑھتے قدموں کو رکنے پر مجبور کیا۔۔۔۔

جازع بس کرؤ۔۔۔۔یہ سب ہمارا ہے۔۔۔"اس نے جازع کی جانب" پلٹ کر۔۔۔۔ بڑے بھرم سے کہا۔۔۔۔

اگر واقعی ایسا ہے۔۔۔تو پھر تو آپ کو اس بیان کو سننے میں کوئی ی" مس ئی لہ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔ مگر مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے۔۔۔کے محیب اجلال ملک۔۔۔اپنے ضمیر کی آواز سے بھاگ رہا ہے۔۔۔۔"جازع اس کے روبرو آکر۔۔۔۔اسکی نیلی گہری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔دوٹوک انداز میں آئی ینہ دیکھانے لگا۔۔۔۔

یہ وہ آئی ینہ تھا جو سوائے جازع کے کوئی ی اور اسے دیکھانے کی ہمت نہیں رکھتا تھا۔۔۔۔

جازع میں نے پہلے بھی تمھیں سمجھایا ہے۔۔۔ایک بار پھر سمجھا رہا" ہوں۔۔۔۔یہ سب ہمارا ہے۔۔۔صرف ہم دونوں بھائی یوں کا۔۔۔۔تم خواہ مخواہ اس میں حصے دار مت پیدا کرؤ۔۔۔۔"وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر۔۔۔سمجھانے والے انداز میں اعلانیہ گویا ہوا۔۔۔

اگر ایسا ہے۔۔۔تو نجمہ سے شادی کرنے کی آپ کو کیا ضرورت آن" پڑی ی؟؟"جازع کی آنکھیں سرخ انگارے کی طرح لال ہو رہی تھیں۔۔۔۔وہ سوال نہیں پوچھ رہا تھا۔۔۔وہ تو شادی کی اصل وجہ سے پردہ ہٹا رہا تھا۔۔۔۔

کون نہیں جانتا آپ کو وہ کتنی ناپسند تھی۔۔۔۔پھر۔۔۔"وہ ابھی بول ہی" رہا تھا کے۔۔۔۔

کیاہو گیاہے تم دونوں بھائی یوں کو؟؟۔۔۔بھول گ ئی ے ہو دیواروں" کے بھی کان ہوتے ہیں" رقیہ بیگم وہاں آکران دونوں بھائی یوں کو لڑتا دیکھ۔۔۔ڈپٹنے والے انداز میں بولیں۔۔۔۔۔۔۔

جازع بس کر دو تم۔۔۔ تمھاری شادی ہو چکی ہے۔۔۔کیوں ابھی تک " اس کا پیچھا نہیں چھوڑ رہے۔۔۔۔اس لڑکی کی محبت میں اتنے اندھے ہو گ ئی ے۔۔۔کے اپنے ہی بڑے بھائی ی سے لڑ رہے ہو آج۔۔۔" مبشرہ بیگم بھی ان کے پیچھے پیچھے لاونج میں آئی یں تھیں۔۔۔۔وہ آتے ہی جازع پر بھڑ کیں۔۔۔۔۔۔۔ان کے نزدیک جازع کو محبت نے اندھا کر رکھا تھا۔۔۔۔۔

مام۔۔۔مجھے محبت نے اندھا نہیں کیا۔۔۔آپ لوگوں کو جائیداد کے" لالچ نے کر رکھا ہے۔۔۔۔۔" وہ جوابی کاروائی کر رہا تھا۔۔۔۔

افف۔۔۔کیا کرؤں میں جازع تمھارا؟؟۔۔۔یہ تو اچھا ہے گھر میں" ہمارے علاوہ کوئی ی نہیں۔۔ورنہ ناجانے کیا ہو جانا تھا آج۔۔۔"مبشرہ بیگم نے اپنا سر پکڑ کر ہار ماننے والے انداز میں کہا۔۔۔

جازع۔۔۔ایک بات اپنے ذہن میں اچھی طرح بیٹھالو۔۔۔وہ میری بیوی" ہے اب۔۔۔ تمھارا اُس سے کوئی ی تعلق نہیں۔۔۔بہتر ہے۔۔۔ہمارے معاملات سے دور رہو۔۔۔"محیب نے نصیحت آمیز لہجے میں وارن کیا۔۔۔اور وہاں سے لمبے لمبے قدم بھرتا۔۔۔نجمہ کے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

شاپنگ کر کے وہ واپس لوٹی۔۔۔تو اپنے کمرے کا دروازہ کھولتے ہی ایک دو ثانیوں کے لیے شاکڈ میں مبتلا ہوئی ی۔۔۔۔

وہ اے سیوں کا شہزادہ اس کے پنکھے والے کمرے میں بیڈ پر لیٹا سو رہا تھا۔۔۔

حیرت تو تب بڑھی۔۔جب اسے اتنی گرمی میں بغیر فین کھولے ۔۔۔ٹھٹرتی ہوئی ی حالت میں پایا۔۔۔۔

جس طرح وہ خود میں سمٹا ہوا تھا۔۔ایسا لگا جیسے اسے شدید سردی لگ رہی ہو۔۔۔۔

نجمہ نے تیزی سے دروازہ بند کیا۔۔۔اِس خوف سے کے پلوشہ اس کے پیچھے پیچھے کمرے میں نہ آجائے۔۔۔

لگتا ہے محیب اجلال ملک کا شوق ختم ہو گیا ہے دوسری شادی کا۔۔۔ تبھی" اتنے دھڑلے سے اپنی منگتیر کی موجودگی میں میرے کمرے میں سو رہا ہے۔۔۔۔" وہ جل ککڑے لہجے میں۔۔اسے دیکھ گویا ہوئی ی۔۔۔۔

اس ستمگر کی موجودگی نجمہ کو اپنے کمرے میں بالکل اچھی نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

اور نہ ہی اس کا وجود اپنے بیڈ پر لیٹا ہوا برداشت ہو رہا تھا۔۔۔۔

آخر کتنا تذلیل کر کے کمرے سے نکالا تھا ماں بیٹے نے۔۔۔۔وہ بھولی نہیں تھی اب تک۔۔۔۔

محیب۔۔۔۔اٹھو۔۔۔۔۔"اس نے پاس کھڑے ہو کر۔۔۔منہ بسورتے" ہوئے۔۔۔اسے اٹھانا چاہا۔۔۔۔

کیا ہوا؟؟؟" نجمہ کی پہلی ہی آواز پر۔۔۔وہ اٹھ بیٹھا تھا۔۔۔۔لہجے میں ہلکی" سی چڑچڑاہٹ تھی۔۔۔۔

نجمہ کو اس لمحے وہ کوئی ی چھوٹا سہ بچہ لگا۔۔۔۔جو گہری نیند سے جگائے جانے پر چڑچڑاہٹ کا اظہار کرتا ہے۔۔۔

یہ میرا کمرا ہے۔۔۔۔۔تم یہاں کیا کر رہے ہو؟؟۔۔۔"وہ چھوٹی آنکھیں" کرتے ہوئے۔۔۔ایک ہاتھ کمر پر ٹکا کر۔۔۔استفسار کرنے لگی۔۔۔۔۔

ڈبل بیٹری بننے کے بعد بھی تمھیں نظر نہیں آرہا؟؟؟۔۔۔میں کیا کر رہا تھا۔۔"وہ نجمہ کو دیکھ۔۔۔خاصہ چڑتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

"زیادہ اسمارٹ مت بنو۔۔۔۔یہ میرا کمرا ہے۔۔۔۔سونا ہے تو اپنے کمرے میں جا کر سو۔۔۔۔"وہ منہ بسورتے ہوئے دوٹوک انداز میں بولی۔۔۔۔

"میرے لیے کیا لائی یں تم؟؟"اسی لمحے محیب کی نگاہ شاپنگ بیگز پر گ ئی۔۔۔۔۔جو صوفے پر رکھے تھے۔۔۔انھیں دیکھتے ہی۔۔۔وہ نجمہ سے بڑے اشتیاق سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

"تمھارے لیے؟؟"اس کے سوال نے نجمہ کو حیران کیا تھا۔۔۔۔وہ پیشانی پر بل ڈالے۔۔۔الجھ کر بولی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔میرے لیے"وہ خاصہ جتاتے ہوئے۔۔۔۔"

وہ خوبرو نوجوان واقعی دل میں امید رکھ رہا تھا کے نجمہ اس کے لیے کچھ ناں کچھ تو لائے گی۔۔۔۔آخر وہ اس کی بیوی ہے۔۔۔۔۔۔

میں بھلا تمھارے لیے کیوں شاپنگ کرنے لگی؟؟"وہ نا سمجھی سے پوچھنے لگی۔۔۔"

ہسبینڈ ہوں تمھارا۔۔"وہ خاصہ جتاتے ہوئے یاد دہانی کرانے لگا۔۔۔۔۔۔۔"

ان کا رشتہ کب اتنا بہتر ہوا کے وہ اس کے لیے شاپنگ کرتی پھرے؟؟۔۔۔

محیب اجلال ملک جاگتی آنکھوں سے خواب دیکھنا بند کرؤ۔۔۔میں کیوں" تمھارے لیے شاپنگ کرنے لگی۔۔۔۔ہاں البتہ تمھاری منگیتر نے بہت کی ہے۔۔۔"اسے خود بھی علم نہیں ہوا تھا۔۔۔اسکے لہجے میں آخری جملہ ادا کرتے وقت کتنی جلن تھی۔۔۔۔

تم پھر لیٹ گ ئی ے۔۔۔۔سونا ہے تو اپنے کمرے میں جاؤ۔۔۔۔"اس" کا جواب کہیں ناں کہیں اس خوبرو نوجوان کے دل کو اداس کر گیا تھا۔۔۔۔وہ منہ بسور کر واپس لیٹ گیا۔۔۔۔اسے واپس لیٹتا دیکھ۔۔۔۔نجمہ فورا جھنجھلاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

نج۔۔۔۔سونے دو مجھے۔۔۔۔"اسے زبردستی اپنے بیڈ سے ہٹانے کی" ہمت تو وہ نازک لڑکی ویسے بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔صرف تھوڑا فاصلے پر کھڑی ہو کر۔۔۔اپنی پُرزور آواز سے احتجاج کر رہی تھی۔۔۔۔لیکن یہ

احتجاج بھی تب دم توڑ گیا جب اس ستمگر نے گھوری سے نوازتے ہوئے۔۔۔ سخت لہجے میں کہا۔۔۔۔

وہ واقف تھی وہ سوتا ہوا شیر ہے۔۔۔اسے اٹھانا اپنے پاؤں پر خود کلھاڑی مارنے کے مترادف ہے۔۔۔۔

کیا مجھے محیب کے لیے شاپنگ کرنی چاہیے تھی؟؟" وہ شاپنگ بیگز کو دیکھتے" ہوئے۔۔ کھڑے کھڑے سوچنے لگی۔۔۔

یہ سوال کبھی اس کے ذہن میں نہ آتا۔۔۔اگر محیب نے اپنا اشتیاق نہ دیکھایا ہوتا اس کی لائی ی ہوئی ی چیزوں کے متعلق۔۔۔۔۔

وہ کیوں چاہتا تھا کے نجمہ اس کے لیے شاپنگ کرے؟؟۔۔۔

وہ کیوں نجمہ سے عام بیویوں والی امیدیں رکھ رہا تھا؟؟۔۔۔

یہ میں کیا سوچ رہی ہوں۔۔۔میں کیوں بھلا اس ظالم آدمی کے لیے" شاپنگ کرنے لگی۔۔۔۔پھر میں تو دنیا کی نظر میں صرف اس کی کزن ہوں۔۔۔۔۔میرا کوئی حق نہیں بنتا ایک منگنی شدہ شخص کے لیے شاپنگ کرنے کا۔۔۔۔یہ حق صرف اس کی منگیتر کا ہے۔۔۔۔۔۔" نجمہ جیسے خود سے ہی الجھ رہی تھی۔۔۔۔اور خود کو مطمئن کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ بیڈ پر اس کے ساتھ نہیں لیٹی۔۔۔بلکے تکیہ اٹھا کر۔۔۔۔۔فین اون کر کے۔۔۔۔۔نیچے کارپیٹ پر لیٹ کر سوچنے لگی۔۔۔اس کی نگاہیں چلتے ہوئے فین پر ٹکی تھیں۔۔۔۔

مجھے اتنا برا کیوں لگ رہا ہے اس لڑکی کا میرے لیے کچھ خرید کر نہ لانا؟؟؟۔۔۔کیا ہو گیا ہے محیب تجھے؟؟؟۔۔۔۔دنیا کی ایسی کون سی چیز ہے جو محیب اجلال ملک اپنے لیے نہیں خرید سکتا۔۔۔۔۔"وہ سو نہیں رہا تھا۔۔۔اس نے تو صرف آنکھیں موند رکھی تھیں۔۔۔۔وہ جیسے خود سے ہی سوال کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ خفگی ظاہر کرنا چاہتا تھا۔۔۔مگر وہ واقف تھا مقابل کو اسکی خفگی سے کوئی ی فرق نہیں پڑے گا۔۔۔بلکے یہ اس سے دوری کا سبب بنے گی۔۔۔۔جو وہ کسی صورت نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔

تھوڑی دیر تک وہ انتظار کرتا رہا۔۔۔۔کے نجمہ اس کے برابر میں آکر لیٹے ۔۔اور وہ اپنی باہیں اس کے گرد حائی ل کرے۔۔۔۔۔لیکن جب انتظار

کرتے کرتے تھک گیا تو آنکھیں کھولیں۔۔۔کمرے میں فین کے علاوہ کسی دوسری چیز کی آواز معلوم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

کیا وہ مجھے کمرے میں اکیلا چھوڑ گئی؟؟"کمرے میں چھائی ی خاموشی کو" دیکھ۔۔۔سب سے پہلے یہی بات اس کے ذہن میں آئی ی۔۔۔۔

وہ تیزی سے اٹھ کر بیٹھا۔۔۔

اگلے ہی لمحے راحت ملی آنکھوں کو۔۔۔جب اس حُسن سراپا کو نیچے کارپیٹ پر لیٹا ہوا پایا۔۔۔

محیب اندھیرا کر کے سونے کا عادی تھا اور وہ لڑکی اس کے بالکل برعکس۔۔۔۔

کمرے میں اس وقت بھی ساری لائی ٹس اون تھیں۔۔۔

محیب کی نظروں سے بے خبر۔۔۔وہ اپنی دنیا میں مگن۔۔۔ چھت پر نگاہیں ٹکائے۔۔۔۔۔لیٹی ہوئی ی تھی۔۔۔۔

تم یہاں؟؟؟"اچانک محیب کو اپنے برابر میں تکیہ لگاتا دیکھ۔۔۔وہ الجھ کر" احتجاجاً گویا ہوئی ی۔۔۔۔

اس سے دوری برقرار رکھنے کے چکر میں ہی وہ نیچے کارپیٹ پر لیٹی تھی۔۔۔ وہ جانی دشمن سکون برباد کرنے وہاں بھی چلا آیا تھا۔۔۔یہ دیکھ وہ کیسے نہ کڑتی؟؟۔۔۔

محیب نے اس کے احتجاج کو مکمل اگنور کیا۔۔۔اور خود آرام سے اس سے لگ کر لیٹنے لگا۔۔۔۔

نجمہ اس خوبرو نوجوان کو اپنے قریب ہو کر لیٹتا دیکھ۔۔۔فورا اسے غراتے ہوئے۔۔۔اپنے تکیے سمیت۔۔۔بغیر پیچھے دیکھے۔۔۔۔پیچھے کی جانب کھسکی۔۔۔

اس لڑکی کو خود سے دور ہوتا دیکھ۔۔۔محیب نے تیزی سے اپنا تکیہ پھر اس کے تکیے سے ملایا۔۔۔۔

دونوں کے چہرے ایک دوسرے کے روبرو تھے۔۔۔۔

وہ غصے سے گھورتے ہوئے۔۔۔ایک بار پھر پیچھے کی جانب کھسکی۔۔۔۔

محیب بھی اس کا پیچھا چھوڑنے کے لیے تیار نہ تھا۔۔۔۔

تیزی سے دوبارا اس سے لگ کر لیٹا۔۔۔۔ساتھ ساتھ ہلکا سہ اپنے ہونٹوں کو سو کیڑ کر۔۔۔ چھوٹی آنکھیں کر کے اسے گھوری سے نوازا۔۔۔۔ جیسے آنکھوں ہی آنکھوں میں وارننگ دی ہو۔۔۔کے اب پیچھے نہ کھسکے۔۔۔۔

وہ نڈر لڑکی کہاں اس کے رعب میں آیا کرتی تھی۔۔۔جواب آتی۔۔۔۔

اس کی رعب دار نیلی سمندر جیسی حسین آنکھوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے۔۔۔وہ پھر پیچھے کی جانب بغیر دیکھے تکیے سمیت کھسکی۔۔۔۔ محیب اک لمحے کی دیری کے بغیر پھر اپنا تکیہ اس حسین دشمنِ جاں سے ملانے میں کامیاب ہوا۔۔۔۔

نجمہ کا پارہ اب ہائی ہونے لگا تھا۔۔۔اس ستمگر کو بار بار اپنے قریب آتا دیکھ۔۔

وہ غصے سے اسے گھورتے ہوئے۔۔۔۔اس بار جب پیچھے بغیر دیکھے کھسکی۔۔۔۔تو محیب نے تیزی سے اس کے سر کے پیچھے کے حصے پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔

نجمہ نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔تو اسکے پیچھے الماری تھی۔۔۔۔اسے اندازہ ہی نہیں ہوا تھا کے وہ اپنے غصے میں کھسک کھسک کر الماری کے پاس پہنچ گ ئی ہے۔۔۔۔

اگر محیب نے اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر کورنہ کیا ہوتا تو اس کا سر الماری سے ٹکرا جاتا۔۔۔۔

اب تو اسے بھی لگنے لگا تھا کے محیب اجلال ملک اسکی حفاظت کرتا ہے۔۔۔ مگر پھر ذہن میں فورا سوال ابھرا۔۔۔ کیوں؟؟۔۔۔۔ کیوں کرتا ہے وہ حفاظت؟؟۔۔۔۔

کون سہ دشمن اپنے جانی دشمن کی حفاظت کرتا ہے۔۔ جو وہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

بھلا کون کرتا ہے ایسی نفرت۔۔۔ جس سے محبت کا گمان ہونے لگے۔۔۔۔۔

ابھی وہ یہی سوچ رہی تھی۔۔۔کے اس وجیہہ مرد نے اسکا بازو پکڑ کر اپنی جانب تیزی سے کھینچا۔۔۔۔

حملہ اچانک تھا اس لیے وہ سنبھل نہ سکی۔۔۔۔اگلے ہی لمحے وہ اس کے کشادہ سینے سے آ لگی تھی۔۔۔۔

اس ستمگر نے ایک لمحے کی دیری کے بغیر اس حسین دلربا کے گرد اپنا ہاتھ حائل کیا۔۔اور پُر سکون ہو کر آنکھیں موند لیں۔۔۔۔

"محیب چھوڑو مجھے۔۔۔۔میرا ہاتھ دب رہا ہے۔۔۔۔"وہ خود کو آزاد کرانے کی کوشش میں لگی ہوئی ی تھی۔۔۔۔"بھئی ی مجھے گرمی لگ رہی ہے۔۔۔ہٹو۔۔۔۔"وہ خاصہ چڑتے ہوئے اسے دور ہٹانے کی سعی کر رہی تھی۔۔۔

مگر اس ستمگر کے کان میں تو مانو جوں بھی نہیں رینگ رہی تھی۔۔۔

وہ یہ دیکھ حیران تھی کے اے سی میں رہنے والا شہزادہ کتنے آرام سے فین والے چھوٹے سے کمرے میں کارپیٹ پر لیٹ کر سو رہا تھا۔۔۔

وہ اتنے قریب تھی کے اسے محیب کی دل کی دھڑکنیں سنائی دے رہی تھیں۔۔۔

سانسوں کی گرمی۔۔۔ہاتھوں کا نرم و گرم لمس۔۔۔۔اس کے بالوں کی مہک۔۔ایک ایک چیز محسوس کر رہی تھی وہ۔۔۔

رومانٹک فلموں میں تو اس طرح کپل کا سونا بہت کیوٹ لگتا ہے۔۔ مگر" ریل لائف میں یہ بالکل بھی کمفرٹیبل نہیں ہے۔۔۔اف۔۔۔۔"ہمت آزمائی کر کے جب وہ تھک گئی۔۔۔تو احتجاج کرنا بند کیا۔۔۔اسے اپنا پورا وجود محیب کے حصار میں جکڑا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ جس پر وہ سوائے چڑنے کے اور کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

"مجھے پتا ہے تم جاگ رہے ہو۔۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔۔میں اس طرح نہیں سو پا رہی۔۔۔۔۔میری کمر میں بھی درد شروع ہو گیا ہے۔۔۔۔ہاتھ بھی سن پڑ رہے ہیں دبے دبے۔۔۔۔"تھوڑی دیر گزرنے کے بعد۔۔۔وہ حسین لڑکی پھر ایک بار خود کو آزاد کرانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

"واقعی چھوڑ دیا"اس کے کہتے ہی محیب نے اپنی باہوں کی قید سے اسے رہائی دی۔۔۔اور کروٹ لے کر لیٹ گیا۔۔۔۔ نجمہ حیرت سے اسکی کمر

تک رہی تھی۔۔۔اس کے لیے یقین کرنا مشکل تھا کے محیب نے اسکی کمر میں درد کا سنتے ہی اسے اپنی قید سے آزاد کر دیا۔۔۔۔

اس ستمگر کا ہر عمل جیسے چیخ چیخ کر خود کہ رہا تھا کے وہ فکر کرتا ہے اسکی۔۔۔۔ خیال رکھتا ہے اسکا۔۔۔۔۔

مگر کیوں؟؟۔۔۔۔۔

وہ اسی الجھن میں اس کی پشت کو تکنے لگی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ بہت دیر سے اس کے پیروں کی ایکسو سائی زکروا رہی تھی۔۔۔

عنائی زہ بیگم کو فکر لاحق ہونے لگی تھی دونوں کی۔۔۔

دو گھنٹے سے زیادہ ہو چکے تھے۔۔۔ مگر نہ وہ ایکسو سائی زکرانے والی تھک رہی تھی۔۔۔نہ کرنے والا۔۔۔۔

جس لگن وجوش سے وہ لڑکی محنت کر رہی تھی۔۔۔اسے دیکھ گمان ہوتا۔۔۔وہ کل کا چلتا آج ہی چلا کے چھوڑے گی۔۔۔

اس لڑکی کا جوش وجذبہ ہی زارون کو مزید ہمت دیتا۔۔۔

نیچے بیٹھے بیٹھے اب اس کے پاؤں سن ہو رہے تھے۔۔۔۔

بیٹا۔۔۔۔تم تھک گ ئی ہو گی۔۔۔۔۔۔۔اب تھوڑا سہ آرام"
کر لو۔۔۔"ان کے فکر مند لہجے میں کہنے پر۔۔وہ مسکراتی ہوئی ی۔۔۔
اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔

بیٹا تم فری ہو جاؤ تو مجھے بتا دینا۔۔۔میں کھانا لگا دوں گی۔۔۔"ان کے کہتے"
ہی وہ شرمگی سی کیفیت میں مبتلا ہوئی ی۔۔۔۔روز روز کسی کے گھر کھانا کھانا
۔۔کسی کو بھی شرمندہ کر سکتا ہے۔۔۔اسے بھی کر رہا تھا۔۔۔۔

"نہیں انٹی۔۔۔پلیز کھانا مت لگائی یے گا۔۔۔مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔۔۔"

ارے کیوں اچھا نہیں لگتا بھ ئی ی؟؟۔۔۔اپنی فیس سمجھ کر کھا"
لو۔۔۔۔ویسے بھی تم جیسی ہائی ی فائی ی ڈاکٹرنی کی فیس کے پیسے نہیں ہیں
میرے پاس۔۔۔"زارون مضحکہ خیز انداز میں گویا ہوا۔۔۔

مجھے کوئی ی بدل نہیں چاہیے۔۔۔۔"اس سنہری گڑیا کے دل پر لگ گیا تھا"
زارون کا مزاق۔۔۔۔وہ خفگی سے دوٹوک انداز میں بولی۔۔۔۔

جس فعل میں انسان کی اپنی خوشی شامل ہو اس کا بدل کیسا؟؟۔۔۔۔

بیٹا۔۔۔یہ تو مزاق کر رہا تھا۔۔۔تم برا مت مانو۔۔۔"عنائی زہ بیگم نے"
تیزی سے اس کی دل جوئی ی کے لیے کہا۔۔۔۔

کبھی کبھار انسان بہت حساس ہو جاتا ہے۔۔۔خاص طور پر اپنی بے لوث
محبت کو لے کر۔۔۔۔

لوگ نہیں سمجھ سکتے۔۔۔کے ہوتے ہیں کچھ خاص۔۔۔جن کی محبت طلب کی خواہش نہیں رکھتی۔۔۔۔

عنائی زہ۔۔۔" باہر سے آتی آواز پر عنائی زہ بیگم ان دونوں کو کمرے میں " چھوڑ کر۔۔۔باہر چلی گ ئی یں۔۔۔۔

میں مزاق کر رہا تھا یار۔۔۔تم تو بہت جلدی سیر س ہو جاتی " ہو۔۔۔"زارون لچکدار انداز میں۔۔معصومانہ چہرہ بنا کر گویا ہوا۔۔۔۔

اس سے ناراضگی اختیار کرنا عنابیہ کے لیے نا ممکن ہی تھا۔۔۔وہ نفی میں گردن کو جمبش دیتے ہوئے۔۔۔کھڑی ہونے لگی۔۔۔۔مگر پاؤں سن ہونے کے سبب۔۔۔اگلے ہی لمحے۔۔۔لڑکھڑا کر گرنے لگی۔۔۔

زارون نے ہاتھ پکڑ کر اسے سہارا دینا چاہا۔۔۔ مگر وہ سہارا کافی نہیں تھا۔۔۔۔

وہ بہت کمزور ہو گیا تھا اس لیے عنابیہ کے وجود کو اپنے ہاتھ کے سہارے سے سنبھال نہیں سکا۔۔۔۔

وہ بیچاری فرش پر گر گ ئی۔۔۔۔اس کے سیدھے پاؤں میں موچ آگ ئی تھی۔۔۔ جس کے وجہ سے وہ تکلیف سے کراہنے لگی۔۔۔

"تم ٹھیک تو ہو؟؟" زارون شدید گلٹ میں مبتلا ہو گیا تھا کے وہ اپنے محسن کو سہارا نہ دے سکا ضرورت کے وقت۔۔۔

وہ لمحہ۔۔۔جب ہاتھ پکڑنے کے باوجود وہ عنابیہ کو سنبھال نہ سکا۔۔۔زارون کی آنکھوں میں رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔شاید موچ آگ ئی ہے پاؤں میں۔۔۔"تکلیف کی شدت سے اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔مگر پھر بھی مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجائے گویا ہوئی ی۔۔۔۔

"مام مام۔۔۔۔۔جلدی آئی یں۔۔۔۔"زارون نے عنابیہ کی مدد کے لیے عنائی زہ بیگم کو آوازیں لگائی یں۔۔۔۔

انھوں نے تیزی سے آکر عنابیہ کو سہارا دے کر اٹھایا۔۔۔اور زارون کے بیڈ پر بیٹھا دیا۔۔۔۔۔

یہ سب کیسے ہو گیا؟؟"عنائی زہ بیگم پریشان ہو کر بولیں۔۔۔"

وہ۔۔۔میرا پاؤں سن ہو گیا تھا۔۔۔کھڑی ہوئی ی تو بیلنس برقرار نہیں" رکھ سکی۔۔۔۔اور گر گئی۔۔۔"عنابیہ شرمندگی محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔وہ یہاں زارون کی مدد کرنے آئی ی تھی نہ کے اسے اور اسکی والدہ کو مزید پریشان کرنے۔۔۔۔۔

اسے خود پر غصہ آرہا تھا۔۔۔کے وہ ایک کام ٹھیک سے نہیں کر سکتی۔۔۔۔

"زارون تم نے ڈاکٹر کو کال کی؟؟"

جی مام۔۔۔وہی کر رہا ہوں۔۔۔آپ فکر نہ کریں۔۔۔"زارون سیل کان" پر لگائے۔۔۔انھیں پُر سکون انداز میں جواب دہ ہوا۔۔۔۔

ڈاکٹر کے چیک۔اپ کر کے جانے کے بعد عنائی زہ بیگم نے اسے آج رات کے لیے گھر پر ہی روک لیا تھا۔۔۔۔

یہ لو۔۔۔دوائی ی کھاؤ۔۔"زارون نے اس کے آگے دوائی ی اور پانی کا" گلاس بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔

اس نے نظریں جھکا کر اس کے ہاتھ سے پہلے دوائی ی پھر پانی کا گلاس لیا۔۔۔۔۔۔۔۔

دوائی ی کھلانے کے بعد۔۔۔وہ اسکے اداس چہرے کو تکنے لگا۔۔۔۔

وہ بہت افسردہ نظر آ رہی تھی۔۔۔

بھئی ی مجھے تواپنی خدمت کے عوض بدل چاہیے"زارون اچانک سے"
اس کے چہرے کے قریب اپنا حسین چہرہ لایا۔۔۔تواسے اپنا سانس رکتا ہوا
محسوس ہوا۔۔۔وہ پہلے کبھی اتنا قریب نہیں آیا تھا۔۔۔اس نے
مسکراتے ہوئے چھیڑنے والے انداز میں کہا۔۔۔

اور وہ۔۔۔وہ کیا؟؟"وہ خوبرو نوجوان نہیں جانتا اسکی ذرا سی نزدیکی بھی"
مقابل کے دل کی اسپیڈ بڑھا دیتی ہے۔۔۔اس کی نزدیکی کے سبب الفاظ
ساتھ نہیں دے رہے تھے۔۔۔وہ بمشکل اتنا ہی پوچھ سکی تھی۔۔۔

تھوڑی سی مسکراہٹ۔۔۔"اس کا جواب سنتے ہی۔۔۔از خود ہی"
مسکراہٹ چہرے پر بکھر آئی ی تھی۔۔۔

تمھیں شاید علم نہیں۔۔۔روتو چہرے میں تم کتنی خوففففف صورت لگتی ہو۔۔۔"زارون نے نہایت شرارتی انداز میں کہا۔۔۔

یعنی مسکراتے چہرے کے ساتھ تمھیں اچھی لگتی ہوں؟؟۔۔۔"زارون تو" صرف اس کا ذہن بٹانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔مگر وہ مزاحیہ گفتگو کو سیرس مقام پر پہنچا گ ئی تھی۔۔۔۔

ناجانے کیا جاننا چاہتی تھی وہ؟؟۔۔۔کیا سننا چاہتی تھی مقابل سے؟؟۔۔۔۔

نہیں۔۔مگر روتو چہرے سے تو بہتر ہی لگتی ہو۔۔۔"زارون نے لاپرواہی" سے جواب دیا۔۔۔

جھوٹے منہ ہی تعریف کر دیتے۔۔۔۔میں خوش ہی ہو جاتی۔۔۔ تمھارا کیا" جاتا۔۔۔" دنیا جہاں کی معصومیت چہرے پر سجائے۔۔۔وہ شکوتا گو لی۔۔۔۔

چلو۔۔۔ تم آج میرے کمرے میں سو جاؤ۔۔۔میں گیسٹ روم میں چلا" جاتا ہوں۔۔۔" وہ سیدھا ہو کر بیٹھتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔وہ واقف تھا اس لڑکی کی اپنے لیے فیلنگس سے۔۔۔۔اس لیے کوئی ی ایسی بات نہیں کرنا چاہتا تھا جو اس کی جھوٹی امید بندھائے۔۔۔۔

سوری۔۔۔۔میری وجہ سے تمھیں اتنی پریشانی اٹھانی پڑ رہی ہے۔۔" وہ" شرمندگی سے بولی۔۔۔۔

اٹس اوکے۔۔۔۔تم آرام کرؤ۔۔۔۔" وہ دل جوئی ی کے لیے مسکرا" کر۔۔۔۔اپنی چی ئی رکھسکاتا ہوا۔۔۔باہر کی جانب چل دیا تھا۔۔۔

اس نے باہر سے دروازہ بند کر دیا۔۔۔

اس کے کمرے سے جاتے ہی۔۔۔عنابیہ نے اس کے تکیے کو ہاتھ میں اٹھا کر سونگھا۔۔۔

اس میں سے زارون کی مہک آ رہی تھی۔۔۔جس پر وہ اسے بے اختیار سینے سے لگا کر بیٹھ گ ئی۔۔۔

عجب سکون تھا اس دلبر کی مہک میں بھی۔۔۔

ارے ہاں۔۔۔اگر کچھ چاہیے ہو تو بتا دینا۔۔۔"وہ لڑکا دو بار ادروازہ نوک کر کے اندر آیا۔۔۔تو بوکھلا کر اس کا تکیہ واپس جگہ پر رکھنے لگی۔۔۔۔

اس کے گال گلابی گلابی سے ہو گ ئی ے تھے۔۔۔جیسے کوئی ی چوری پکڑئی ی گ ئی ہو اسکی۔۔۔۔

اوکے۔۔"اس نے نظریں چورا کر۔۔۔جواب دیا۔۔۔۔"

میرا تکیہ اگر پسند آرہا ہے تو لے لو۔۔۔اس میں اتنا شرمانے کی کیا بات ہے؟؟"زارون نے دیکھ لیا تھا اسے تکیہ سینے سے لگائے۔۔۔پھر اسے دیکھ کر بوکھلا کر واپس رکھتے ہوئے۔۔۔۔وہ نا سمجھی سے استہزائی یہ انداز میں بولا۔۔۔۔

وہ لڑکا کیا جانے عنابیہ کے لیے کتنا خاص تھا وہ تکیہ۔۔۔بلکے اس کمرے کی ہر چیز۔۔۔۔جس میں اس حسین دلبر کی مہک بسی تھی۔۔۔

واقعی لے لوں؟؟"وہ بے صبری سے استفسار کرنے لگی۔۔۔"

ہاں۔۔۔لے لو۔۔۔واٹ آبگ ڈیل۔۔۔"وہ کندھے اچکاتے ہوئے لاپرواہی سے گویا ہوا۔۔۔

اگر اس دلبر کی مہک سے وابستہ کوئی ی معمولی چیز بھی بکتی تو اس دیوانی کے نزدیک اُس چیز کو کروڑوں روپے میں خریدنا بھی گھاٹے کا سودا نہ تھا۔۔۔۔پھر یہاں تو وہ خود دے رہا تھا۔۔۔وہ کیسے چھوڑ دیتی۔۔۔۔

سچ تو یہ ہے کے جو شخص دل کی گہرائی یوں میں اترا ہوا ہو۔۔۔اس سے وابستہ چیزیں کبھی معمولی نہیں ہوتیں۔۔۔۔

وہ انمول ہوتی ہیں۔۔۔۔

تھینکس" وہ مسکان چہرے پر سجائے۔۔۔اس کے حسین وجود کو شکرانہ "
نظروں سے تکتے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔۔۔

ناشتہ کرنے چلو۔۔۔" وہ واش روم سے فریش ہو کر آئی ی۔۔۔تو محیب "
کو لگا کے اس کے ساتھ ناشتہ کرنے باہر جائے گی۔۔۔ مگر یہ دیکھ۔۔۔اسکی
پیشانی پر بل نمودار ہوئے۔۔۔کے وہ لڑکی بجائے باہر جانے کے الٹا بیڈ پر
لیٹ کر۔۔۔۔ پھر سے سونے کی تیاری کر رہی تھی۔۔۔۔

مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔" اس نے اپنا خوبصورت چہرہ تکیے میں چھپاتے "
ہوئے کہا۔۔۔

کس نے پوچھا ہے تم سے۔۔۔کے تمھیں بھوک ہے یا نہیں۔۔۔۔میں" نے جتنا کہا ہے اتنا کرؤ۔۔۔چلو ابھی۔۔"وہ حاکمانہ انداز میں کہ کر اسکا نازک ہاتھ پکڑ کر اٹھانے لگا۔۔۔

نہیں جانا مجھے۔۔۔۔سونے دو اب۔۔۔"وہ ہاتھ ایک جھٹکے سے آزاد کرا" کے۔۔۔واپس لیٹتے ہوئے۔۔۔غصے سے بولی۔۔۔

سمجھ کیوں نہیں آتی تمھیں ایک بار کی؟؟"اس نازک صفت لڑکی کا ہاتھ" جھٹکنا۔۔۔ محیب اجلال ملک کو سخت ناگوار گزرا۔۔۔اس بار اس نے بازو پر گرفت مضبوط کر کے۔۔اسے بیڈ سے اتار کر۔۔اپنے روبرو سیدھا کھڑا کر۔۔۔غصے سے بپھر کر استفسار کیا۔۔۔۔

مبشرہ بیگم سے ہوئی ی لڑائی ی کے بعد سے اسنے سب کے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ اور کھانا پینا چھوڑ دیا تھا۔۔۔

وہ اپنی ماں کو نوکروں کی صف میں کھڑا نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔خاص طور پر تب جب وہ خود چی ئی ر پر بیٹھی ہوئی ی ہو۔۔۔۔

سمجھ تو تمھیں نہیں آتی۔۔۔۔جب کہ رہی ہوں نہیں کرنا ناشتہ تم جیسے " بڑے لوگوں کے ساتھ۔۔۔تو اِس معمولی سی بات کو اپنی انا کا مس ئی لہ بنانے کی کیا ضرورت ہے؟؟؟۔۔۔۔"اس کی نشیلی سیاہ آنکھوں میں غصے کے سبب سرخی جھلکنے لگی تھی۔۔۔

اناکامس ئی لہ نہیں بنارہا بے وقوف لڑکی۔۔۔بس اتنا چاہتا ہوں کے اپنے" سامنے ناشتہ کرا کے آفس جاؤں۔۔۔تا کے کوئی ی ٹینشن نہ رہے مجھے۔۔۔" وہ دل میں سوچتے ہوئے۔۔۔۔

عینی نے اسے بتایا تھا کے دو تین دنوں سے وہ کھانا بہت کم کھا رہی ہے۔۔۔جس کی وجہ سے وہ ناچاہتے ہوئے بھی فکر مند ہو گیا تھا۔۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔محیب اجلال ملک یہ مت بھولو باہر تمھاری منگیتر آئی ی" ہوئی ی ہے۔۔۔میں کوئی ی لحاظ نہیں رکھوں گی۔۔۔اگر تم نے میرا ہاتھ نہیں چھوڑا تو۔۔۔۔" وہ حسین لڑکا جواب دینے کے بجائے۔۔۔اس کا بازو پکڑ کر۔۔۔زبردستی کمرے سے باہر لے جانے کی نیت سے چلا۔۔۔ابھی وہ کمرے کا دروازہ کھول ہی رہا تھا کے نجمہ اسے ڈرانے کی نیت سے دھمکی آمیز لہجے میں گویا ہوئی ی۔۔۔

محیب۔۔۔"اسے لگا تھا کے وہ اسکی دھمکی سے ڈر کر ہاتھ چھوڑ دے"
گا۔۔۔مگر وہ محیب اجلال ملک تھا یہ شاید بھول بیٹھی تھی وہ۔۔۔اس کی
دھمکی سنتے ہی۔۔۔اسکے ہونٹوں کے کناروں پر ہلکی سی اسمارٹ مسکراہٹ
رقصا ہوئی ی۔۔۔

اس لمحے اسکی آنکھیں چیلنج دیتی ہوئی ی معلوم ہوئی یں۔۔۔۔

اگلے لمحے ہی نجمہ کو محسوس ہو گیا تھا اس نے غلطی کی محیب کو ڈرانے کی
کوشش کر کے۔۔۔۔۔۔

اس نے تیزی جھک کر اسے بوری کی طرح اپنے کندھے پر ڈالا۔۔۔اور
دروازہ کھول کر۔۔۔بڑی شان سے کمرے سے نکلا۔۔۔۔

وہ بالکل خاموش ہو گ ئی تھی۔۔۔کیونکے وہ تھک گ ئی تھی ملازمین اور گھر والوں کے سامنے تماشہ بن بن کر۔۔۔۔

وہ اب مہمانوں کے سامنے تماشہ نہیں بننا چاہتی تھی خاص طور پر پلوشہ کے سامنے۔۔۔جو اسے ایک اچھی سہیلی کی طرح ٹریٹ کر رہی تھی۔۔۔۔

حیرت تو اسے اِس بات پر تھی کے محیب اجلال ملک اپنی منگیتر سے بھی نہیں ڈر رہا۔۔۔۔

وہ جس طرح نڈر ہو کر اسے کمرے سے اٹھا کر لایا۔۔۔اگر پلوشہ دیکھ لے ۔۔۔تو کیا سوچے گی اسکے بارے میں۔۔۔۔وہ اِس بات کی بھی پرواہ نہیں کر رہا تھا۔۔۔

یااللہ۔۔۔۔اگر پلوشہ نے مجھے اسطرح محیب کے ساتھ دیکھ لیا۔۔۔تو وہ کیا" سوچے گی میرے بارے میں۔۔۔۔" نجمہ بہت ڈر رہی تھی پلوشہ کے ری۔ایکشن سے۔۔۔۔ایک پلوشہ ہی تو تھی اِس ملک مینشن میں۔۔۔جو اسے اور اسکی ماں کو گھر کے افراد کی طرح ٹریٹ کرتی۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کے پلوشہ جیسی اچھی سہیلی کو کھوئے۔۔۔۔

مگر وہ اپنے منگیتر کو اسکے ساتھ دیکھ کر۔۔۔کیسے اس کے ساتھ دوستی رکھ سکتی تھی۔۔۔۔یہی سوچ سوچ کر نجمہ کا دل بیٹھے جا رہا تھا۔۔۔۔

اس نے چی ئی رپر لا کر اسے آرام سے بیٹھایا۔۔۔۔

نجمہ نے چی ئی رپر بیٹھتے ہی سب سے پہلے نگاہ پورے ہال پر

دوڑائی ی۔۔۔۔۔

اسکی سانس میں سانس آئی ی تھی یہ دیکھ۔۔۔کے پورے ہال مں سوائے ملازمین کے کوئی ی دور دور تک نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔

مجھے نفرت ہے تم سے۔۔۔"وہ اس کی نیلی حسین آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔کدورت بھرے لہجے میں بولی۔۔۔

بول تو ایسے رہی ہو۔۔۔جیسے محیب اجلال ملک تو مرئے جارہا ہو تمھاری" محبت پانے کے لیے۔۔۔کرتی ہو نفرت۔۔۔تو کرتی رہو۔۔۔یہاں کسے پرواہ ہے؟؟؟۔۔۔"اس کی ٹھوڑی پکڑ کر۔۔۔چہرہ ہلکا سہ اونچا کر۔۔۔۔۔سیاہ نشیلی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے۔۔دھیمی آواز اور

طنزیہ لہجے میں جواب دہ ہوا۔۔۔۔اس نے آخری جملہ خاصہ لاپرواہی سے ادا کیا تھا۔۔۔ جیسے مقابل کو یاد دلا رہا ہو۔۔۔کے وہ کوئی ی اہمیت نہیں رکھتی اس کی نظر میں۔۔۔۔

پھر پُر سکون انداز میں برابر والی چی ئی ر پر بیٹھا۔۔۔۔۔

نجمہ اسے کھا جانے والی نگاہوں سے تک رہی تھی۔۔۔۔

پھر دیکھ رہی ہو۔۔۔" وہ ناشتہ کرنا اسٹارٹ کر چکا تھا۔۔۔ مگر برابر میں" بیٹھی لڑکی صرف اسے ہی تک رہی تھی۔۔۔۔ نگاہوں کی تپش نے اسے مجبور کیا تھا ٹوکنے پر۔۔۔۔

ہاں۔۔۔دیکھ رہی ہوں۔۔۔۔کچھ لوگ کتنے انا پرست ہوتے ہیں۔۔۔انھیں دوسروں کی فیلنگس کی کوئی ی پرواہ نہیں ہوتی۔۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔۔طنز کے تیر چلانے لگی۔۔۔۔

محیب کو بحث کرنے کا عمل سخت ناپسند تھا۔۔۔اس لیے وہ خاموش ہو گیا تھا۔۔۔۔

جبکے مقابل کو انتہائی زہر معلوم ہو رہی تھی اسکی یہ خاموشی۔۔۔۔

وہ لڑنا چاہتی تھی۔۔۔۔اسے بتانا چاہتی تھی کے ہر بار وہ اپنی مرضی نہیں چلا سکتا۔۔۔۔وہ انسان ہے۔۔۔اس کے بھی جذبات ہیں۔۔۔احساسات ہیں۔۔۔خواب ہیں۔۔۔۔خیالات ہیں۔۔۔۔سوچنے سمجھنے کی صلاحیت رکھتی ہے وہ بھی۔۔۔کوئی ی چیز اسے بھی پسند یا ناپسند ہو سکتی

ہے۔۔۔کوئی ی چیز اس کے نفس پر بھی بھاری ہو سکتی ہے۔۔۔جیسے اُس وقت تھی۔۔۔اس کی ماں نوکروں کے ساتھ کھڑی ناشتہ لگا رہی تھی۔۔۔وہ کیسے ناشتہ کر سکتی تھی؟؟؟۔۔۔مگر وہ ستمگر یہ بات کہاں سمجھتا؟؟؟۔۔۔۔اسے تو اپنی انا پیاری تھی۔۔۔۔

"ناشتہ شروع کرو۔۔۔"وہ صرف بیٹھ کر اسے گھورنے کا کام سرانجام دے رہی تھی۔۔۔مقابل اِس کام کے لیے تو نہیں لایا تھا اسے۔۔۔اپنی چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے۔۔۔اسے دیکھ۔۔۔سخت لہجے میں کہا۔۔۔

"گڈ مارننگ۔۔"نجمہ جواب دیتی اس سے قبل ثوبیہ چی ئی رپر بیٹھتے ہوئے۔۔۔مسکرا کر بولی۔۔۔

اس کے پیچھے پیچھے جازع اور مبشرہ بیگم بھی اپنی اپنی کرسیوں کو کھسکا کر بیٹھے۔۔۔۔

"گڈ مارننگ دادی جان۔۔۔" رقیہ بیگم کے آتے ہی ثوبیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ جس پر وہ اثبات میں سر ہلا کر اپنی جگہ پر بیٹھیں۔۔۔

"عروسہ فریش جوس کہاں ہے؟؟۔۔۔ کل بھی تم سے کہا تھا کے پلوشہ ناشتے میں فریش جوس پیتی ہے۔۔۔ جاؤ۔۔۔ اس کے آنے سے پہلے لے کر آؤ۔۔۔۔" مبشرہ بیگم نے دانستہ طور پر نجمہ کو جلانے کے لیے عروسہ بیگم کو آرڈر دیا۔۔۔

جس پر وہ بیچاری اثبات میں سر ہلا کر ابھی جانے ہی لگی تھیں۔۔۔۔

چھوڑیں مام۔۔۔۔میں لے آتی ہوں۔۔۔"نجمہ اپنی چی ئی رسے کھڑے"
ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

اس کا ناشتہ چھوڑ کر کھڑا ہونا محیب کو غصہ دلانے کے لیے کافی تھا۔۔۔۔۔

ملازمہ نہیں ہو تم اِس گھر کی۔۔۔۔"محیب چائے کا کپ غصے سے ٹیبل پر"
پٹکتے ہوئے۔۔۔اس کی جانب اپنی غصیلی نگاہ اٹھا کر۔۔۔سرد لہجے میں گویا
ہوا۔۔۔۔

میری مام بھی نہیں ہیں۔۔۔۔مگر وہ کر رہی ہیں۔۔۔تو میں کیوں نہیں"
کر سکتی؟؟؟۔۔۔۔"وہ بھی تپی بیٹھی تھی۔۔۔۔تیزی سے دل جلے انداز میں
جواب دہ ہوئی ی۔۔۔۔

کیونکے تم محیب اجلال ملک کی بیوی ہو۔۔۔۔"اس نے نہایت رعب دار" انداز میں اسے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔گویا اس کے رتبے کی یاد دہانی کرائی ی تھی۔۔۔۔۔

"اس نے خاصہ(oh really)اووا قعی؟؟۔۔۔۔۔؟؟ استہزائی یہ انداز میں...ہونٹوں کو گول کرتے ہوئے۔۔۔استفسار کیا۔۔۔۔

"بس کرؤ لڑکی۔۔۔کیوں صبح ہی صبح تماشہ لگا رہی ہو؟؟۔۔۔۔گھر میں مہمان آئے ہیں اِسی کا لحاظ رکھ لو۔۔۔اگر تمھیں ناشتہ نہیں کرنا تو اپنے کمرے میں چلی جاؤ۔۔۔۔"مبشرہ بیگم محیب کا جواب سنتے ہی ہکا بکا ہو گئی تھیں۔۔۔۔

اس کے لہجے میں جو مان و عزت تھی انھوں نے وہ محسوس کر لی تھی۔۔۔۔

انھیں ڈر لاحق ہوا کہیں پلوشہ نہ سن لے۔۔اس لیے تیزی سے وہ بیچ میدان میں کود پڑی ی تھیں۔۔۔۔

"جی بہتر۔۔۔"وہ کون سہ وہاں رکنا چاہتی تھی۔۔۔اکڑ کر مبشرہ بیگم کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتی ہوئی ی۔۔۔ابھی وہ ایک قدم ہی بڑھی تھی۔۔۔۔

"آج سے آپ ہمارے ساتھ بیٹھا کریں۔۔۔"اس کے الفاظ سنتے ہی ۔۔۔نجمہ نے حیرت سے پلٹ کر محیب کی جانب دیکھا۔۔۔۔

وہ واقعی اس کی ماں کو سب کے ساتھ بیٹھانے کے لیے تیار تھا۔۔۔

مگر کیسے؟؟۔۔۔وہ بے یقینی سے اسکا حسین چہرہ تک رہی تھی۔۔۔۔

ایسالگا۔۔ایک لمحے کے لیے ہی صحیح مگر اس نے دل کو چھوا ہو۔۔۔۔

محیب؟؟''مبشرہ بیگم تیزی سے احتجاجاً بولیں۔۔۔''

یہ کیا بول رہے ہو بیٹا؟؟''رقیہ بیگم کو بھی زبردست شاکڈ لگا تھا۔۔۔اسکا'' فیصلہ سن۔۔۔۔۔وہ خاموش نہ رہ سکیں۔۔۔

پلیز۔۔۔اب آپ لوگ شروع مت ہوں۔۔۔مجھے سکون سے ناشتہ'' کر لینے دیں۔۔۔''محیب نے چڑتے ہوئے کہ کر۔۔۔واپس چائے کا کپ منہ سے لگایا۔۔۔

محیب کے فیصلے کے بعد۔۔۔اب کسی کی مجال نہیں تھی کے عروسہ بیگم کو اپنے برابر میں بیٹھنے سے روکے۔۔۔۔۔

نجمہ عجیب سی کیفیت میں مبتلا ہو گئی تھی۔۔۔اُس کے لیے یقین کرنا بہت مشکل تھا کے محیب اجلال ملک جیسا ظالم شخص صرف اُس کی خاطر اسکی ماں کو عزت دے رہا ہے۔۔۔۔

کیا وہ اُس ستمگر کے لیے اب اہمیت رکھنے لگی تھی؟؟۔۔یہ سوال ناچاہتے ہوئے بھی اس کے ذہن میں گردش کرنے لگا۔۔

مام بیٹھیں ناں۔۔۔"نجمہ نے تیزی سے خوشی خوشی عروسہ بیگم کو اپنے" برابر والی چیئر پر بیٹھایا۔۔۔۔

اور خود اپنی چی ئی ر پر بیٹھ گ ئی۔۔۔۔

اس نے اب باخوشی ناشتہ شروع کر دیا تھا۔۔جبکے رقیہ بیگم احتجاجا ناشتہ چھوڑ کر۔۔۔پاؤں پٹکتی ہوئی وہاں سے اٹھ کر چلی گ ئی تھیں۔۔۔

او۔۔سوری میں لیٹ ہو گ ئی۔۔۔"پلوشہ نے آتے ہی معذرت طلب" کی۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے اس کی نگاہ محیب کے برابر والی چی ئی ر پر گ ئی۔۔۔"نجمہ یہ تو میری جگہ ہے۔۔۔"اس نے بے ساختہ اس حسین لڑکی کو ٹوکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

نجمہ اس کے ٹوکتے ہی شرمگی سی کیفیت میں گرفتار ہوئی ی۔۔۔جیسے اس نے کچھ غلط کیا ہو۔۔۔۔

"واو۔۔۔اب آئے گا ناں اصل مزا۔۔۔دیکھتے ہیں اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے"ثوبیہ نے مسکراتے ہوئے خود کلامی کی۔۔۔

"سوری۔۔۔تم بیٹھ جاؤ۔۔۔میں۔۔۔"ابھی وہ شرمندہ شرمندہ سے لہجے میں بول کر کھڑی ہونے ہی لگی تھی۔۔۔۔

"چی ئی رپر نام لکھا ہے تمھارا؟؟"کے محیب اس کی بات بیچ میں کاٹتے ہوئے۔۔۔۔پلوشہ کو دیکھ۔۔۔سپاٹ سے لہجے میں طنزیہ استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

ساتھ ساتھ اس نے نجمہ کو آنکھوں کے اشارے سے اپنی جگہ بیٹھے رہنے کا کہا۔۔۔۔

پلوشہ اور باقی سب کو پہلے تو یقین ہی نہیں آیا کے محیب اس سے کس طرح دل خراش طرز میں بات کر رہا ہے۔۔۔

وہ بھی شرمگی سی کیفیت میں مبتلا ہو گ ئی تھی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔وہ۔۔۔"محیب نے اِس لہجے میں پہلے کبھی اُس سے بات نہیں کی" تھی۔۔۔اسے سمجھ نہیں آیا وہ کیا جواب دے۔۔۔۔

نجمہ واقف تھی جو کچھ ہو رہا ہے۔۔اس میں پلوشہ کا کوئی ی قصور نہیں۔۔۔۔بلکے وہ بیچاری تو ابھی جانتی بھی نہیں کے محیب اجلال ملک کا اصل روپ کیا ہے۔۔۔۔

پاکستان آنے کے بعد وہ اس کی پہلی سہیلی تھی۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کے محیب کی وجہ سے وہ اسے بھی کھو دے۔۔۔

اگر اجلال ملک اور مبشرہ بیگم نے اسے دھمکایا نہ ہوتا تو وہ اسے محیب کے اصل چہرے سے روبرو ضرور کراتی۔۔۔۔کیونکے اس کے نزدیک محیب اجلال ملک اس جیسی اچھی لڑکی کے قابل نہیں تھا۔۔۔۔۔

قابل تو وہ اپنے بھی نہیں سمجھتی تھی اسے۔۔۔۔مگر وہ پھنس چکی تھی۔۔۔

آئی یندہ خیال رکھنا۔۔۔کسی کو کھانا کھاتے وقت نہیں اٹھاتے۔۔۔"وہ"
بہت نازو سے پلی تھی۔۔کانچ جیسے دل کی مالک۔۔۔۔محیب کا سخت رویہ اس
کی آنکھوں میں آنسو لے آیا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں آنسو تیرتے
دیکھ۔۔۔محیب کا غصہ جیسے چھو منتر ہوا۔۔۔وہ فوراہی اپنی چی ئی رسے
کھڑا ہو کر اس کے بازو کو نرمی سے سہلاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

چلو تم میری جگہ پر بیٹھ جاؤ۔۔۔"اس نے نہایت نرمی سے کہ کر اسے خود"
اپنی چی ئی رپر بیٹھایا۔۔۔۔۔۔

نجمہ کے علاوہ وہاں موجود ہر شخص نے اِس بات کو نوٹ کیا تھا کے محیب
اجلال ملک نے نجمہ کی جگہ پلوشہ کو بیٹھنے نہیں دیا۔۔۔۔

سب واپس اسطرح ناشتہ کرنے لگے۔۔جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔۔۔۔

جبکے نجمہ اور پلوشہ شرمگی سی کیفیت میں گرفتار تھے۔۔۔

مبشرہ بیگم پوری کوشش کر رہی تھیں ماحول کو واپس نارمل کرنے کی۔۔۔۔ مگر پلوشہ محیب کے جاتے ہی اٹھ کر تیزی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گ ئی۔۔۔

اس کے یوں اٹھ کر چلے جانے سے مبشرہ بیگم کی آنکھیں نجمہ پر انگارے برسانے لگیں۔۔۔۔ مگر اس نڈر لڑکی نے مکمل اگنور کیا۔۔۔۔

وہ اٹھ کر نہیں گ ئی۔۔۔۔ کیونکے اس کے نزدیک یہ عزت اس کے شوہر نے اسے دی تھی۔۔۔ جس پر اس کا حق تھا۔۔۔اور وہ اپنا حق چھوڑنے والوں میں سے نہیں۔۔۔

اسے لگا وہ فتح یاب ہوئی۔۔۔اس کی ماں نوکروں کی صف میں نہیں کھڑی تھی اب۔۔۔وہ اسی طرح عزت سے بیٹھ کر ناشتہ کر رہی تھیں جیسے مبشرہ بیگم کرتیں۔۔۔

"مبشرہ تمھارے بڑے ابو کو آجانے دو۔۔۔پھر تمھیں بتاتی ہوں۔۔۔" بیگم جزبز ہو کر۔۔۔ نجمہ کو دھمکی آمیز لہجے میں کہتی ہوئی۔۔۔ناشتہ چھوڑ کر چلی گ ئی یں تھیں۔۔۔۔

"ان کی دھمکی سنتے ہی عروسہ بیگم خوفزدہ ہو کر اپنی بیٹی کو دیکھنے نجمہ۔۔۔ لگیں۔۔۔۔

آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔"ایسا نہیں تھا وہ خوفزدہ نہیں ہوئی تھی ان کی" دھمکی سے۔۔۔بس اپنی ماں پر ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

ٹینشن نہ لیں چاچی۔۔۔۔ محیب بھائی کے فیصلے کے آگے کسی کی نہیں " چلتی۔۔۔۔"ثوبیہ دلاسہ دینے والے انداز میں آہستگی سے بولی۔۔۔۔

جس پر وہ اثبات میں سر ہلانے لگیں۔۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ جانتی تھی بھلے دیر سے ہی صحیح وہ ستمگر کمرے میں آئے گا ضرور۔۔۔۔

ناجانے کیوں دل کو بے چینی لگی ہوئی ی تھی۔۔۔۔

وہ چاہ کر بھی سو نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔

تھک ہار کر اپنا سیل اون کر کے بیٹھ گ ئی۔۔۔۔

اچانک پلوشہ کی پوسٹ کی ہوئی ی کپل پکس نظر آئی یں۔۔۔جو آج کی تھیں۔۔۔

محیب اور پلوشہ ان تصویروں میں بہت خوش نظر آ رہے تھے۔۔۔بالکل ایک خوبصورت کپل کی طرح۔۔۔۔

انھیں دیکھ۔۔۔دل شدید اداس ہو گیا۔۔۔۔

تنہائی ی کا احساس بڑھنے لگا۔۔۔

وہ کتنی اکیلی تھی۔۔۔کوئی ی نہیں تھا اس کے ناز اٹھانے والا۔۔اس سے محبت کرنے والا۔۔۔اس کی پرواہ کرنے والا۔۔۔۔

محیب پلوشہ کی ناراضگی دور کرنے کے لیے اسے گھومانے پھرانے لے گیا تھا۔۔۔۔

تصویریں گواہ تھیں وہ ایک کیئر نگ اور لوونگ منگیتر ہے۔۔۔اور کوئی ی بعید نہیں کے اس کے لیے فیوچر میں ایک اچھا ہسبینڈ بھی بنے۔۔۔۔وہ نجمہ رحمان ملک تھوڑی تھی۔۔۔جس سے وہ نفرت کرتے ہوئے بڑا ہوا تھا۔۔۔وہ تو پلوشہ مہروز ملک تھی۔۔۔اسکی محبت۔۔۔اسکی

منگیتر۔۔۔۔پوری دنیا کے سامنے محیب اجلال ملک کی بیوی ہونے کا رتبہ پانے والی عورت۔۔۔۔وہ چاہے بھی تو اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو موتی بن کر سیل کی اسکرین پر گرنے لگے۔۔۔۔

وہ محیب کے لیے نہیں رو رہی تھی۔۔۔وہ تو اپنی تنہائی پر ماتم کر رہی تھی۔۔۔۔

ابھی وہ رو ہی رہی تھی کے کمرے کا دروازہ کھلا۔۔۔۔۔

دروازہ کھلتا دیکھ۔۔۔۔اسنے تیزی سے اپنے آنسو پونچھے۔۔۔۔

نجمہ اس ستمگر کو اگنور کر کے لیٹنے ہی لگی تھی کے اسکی نظر محیب کے گلابی ہونٹوں پر گئی۔۔۔۔

جیسی چمک دیکھی۔۔۔اس کا دل(lip glow لپ۔گلو) ہونٹوں پر جل اٹھا تھا۔۔۔۔

میرے کمرے میں کیوں آئے ہو؟؟۔۔۔ تمھاری منگیتر کا کمرا اوپر ہے۔۔۔" وہ خاصہ دل جلے انداز میں بولی۔۔۔۔

شٹ۔اپ۔۔" محیب اس وقت لڑنے یا بحث کرنے کے بالکل مونڈ میں نہیں تھا۔۔۔پیشانی ایک ہاتھ سے مسلتے ہوئے۔۔۔لاپرواہی سے گویا ہوا۔۔۔

اس کا جواب نجمہ کو اپنی سخت تذلیل محسوس ہوا۔۔۔

میں بہت تھک گیا ہوں۔۔۔اس۔۔۔" وہ ابھی بول ہی رہا تھا۔۔ٹائی ی"
اتارتے ہوئے۔۔۔۔

وہ تو مجھے نظر آ ہی رہا ہے۔۔۔۔"اس نے چھوٹی آنکھیں کرتے ہوئے"
.....خاصہ طنزیہ کہا۔۔۔

نج۔۔۔۔کہاں جا رہی ہو؟؟" وہ فریش ہونے کے بعد۔۔ جیسے ہی بیڈ پر"
لیٹا۔۔۔ نجمہ تیزی سے اپنا تکیہ ہاتھ میں لے کر بیڈ سے اتر کر جانے
لگی۔۔۔۔جس پر وہ ایک ابرو اچکا کر۔۔۔ تفتیشی افسران کی طرح استفسار
کرنے لگا۔۔۔۔

سونے۔۔۔"وہ لاپرواہی سے جواب دے کر۔۔۔اس کے سامنے ہی" کارپیٹ پر تکیہ لگا کر لیٹ گ ئی۔۔۔۔

بیڈ پر کانٹے لگیں ہیں؟؟"اس کی حرکت پر جز بز ہو کر پوچھنے لگا۔۔۔۔"

ہاں۔۔۔"اس نے آنکھیں موند کر جواب دیا۔۔۔۔"

نج۔۔۔۔ڈرامہ بند کرؤ اپنا۔۔۔اور واپس بیڈ پر آؤ۔۔۔"گزشتہ رات" کارپیٹ پر سونے کے سبب اس کی کمر میں درد ہو گیا تھا۔۔۔۔پورا دن کمر کا درد برداشت کرتے ہوئے گزارا۔۔۔۔۔۔لیکن کسی پر ظاہر نہیں ہونے دیا۔۔۔وہ ایسا ہی تھا۔۔۔کبھی کسی سے اپنی تکلیف شئ ر نہیں کرتا۔۔۔۔نہ ہی ظاہر ہونے دیتا۔۔۔۔

کہاناں میں نے۔۔۔۔ تمھاری منگیتر کا کمرا اوپر ہے۔۔۔۔"اس نے اپنا" سیدھا ہاتھ ازو۔۔۔اپنی آنکھوں پر رکھتے ہوئے۔۔۔دھیمے مگر طنزیہ جواب دیا۔۔۔۔

وہ خود بھی واقف نہیں تھی۔۔کتنا غصہ تھا اس کے لہجے میں۔۔۔۔ کتنی جلن۔۔۔۔۔ کتنی حسرت۔۔۔۔۔

نج۔۔۔۔"اس نے کوئی ی جواب نہیں دیا۔۔۔ایسے ظاہر کرنے" لگی۔۔۔ جیسے سوگ ئی ہو۔۔۔۔ محیب کی دی ہوئی ی دو تین آوازیں مانو کمرے کی خاموشی میں کہیں غائی ب ہو گ ئی یں تھیں۔۔۔۔ جس پر وہ جز بز ہو کر۔۔۔اٹھ کر بیٹھا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔"اسے کار پیٹ پر سوتا ہوا دیکھ۔۔۔وہ غصے سے واپس" لیٹ گیا۔۔۔۔

آنکھیں موندتے ہی۔۔۔۔گاڑی میں ہونے والی باتیں دوبارا ذہن میں گھومنے لگیں۔۔

گڈ۔۔۔۔شہریار کو پک پسند آگ ئی۔۔"پلوشہ اپنے سیل کی اسکرین تکتے" ہوئے۔۔۔مسرت بھرے لہجے میں بولی۔۔۔۔

محیب آج خود گاڑی ڈرائی یف کر رہا تھا۔۔۔۔پلوشہ ڈرائیونگ سیٹ کے برابر والی سیٹ پر بیٹھی۔۔۔۔اپنے سیل پر نظریں جمائے۔۔۔۔واٹس ایپ پر میں لگی ہوئی ی تھی۔۔۔۔ chat مسلسل کسی سے چیٹ

کس کی پک؟؟"محیب نے ابرو اچکا کر تجسس سے استفسار کیا۔۔۔"

نجمہ کی۔۔۔اور کون ہے تمھارے گھر میں۔۔۔جس کی پک میں" شہریار کو بھیج سکتی ہوں۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔

بس اس کا جملہ سننا تھا کے محیب کا پارہ ہائی ہوا۔۔۔

پتا ہے میری طرح شہریار کو بھی نجمہ کا فیگر بہت پسند آیا۔۔۔میں نے تو" کہ دیا۔۔۔ابھی بہت چھوٹی ہے نجمہ اور سنگل بھی۔۔۔وہ چاہے تو کراچی آجائے۔۔۔میں ان دونوں کو مل۔۔۔"وہ ابھی بول ہی رہی تھی کے محیب بیچ میں بات کاٹتے ہوئے۔۔۔شیر کی طرح چنگھاڑا۔۔۔

کس سے پوچھ کر تم نے نج کی تصویر اپنے کزن کو بھیجی؟؟۔۔۔اور وہ کمینا" ہوتا کون ہے اس کے فیگر کی تعریف کرنے والا۔۔۔۔" وہ بیوی تھی اسکی۔۔۔اس کی عزت۔۔۔۔وہ کیسے برداشت کر لے۔۔۔۔کے کوئی ی غیر مرد اس کی بیوی کی فیگر کی تعریف کر رہا ہے۔۔۔۔

نجمہ سے بات ہوئی ی تھی میری۔۔۔جب اسے کوئی ی اعتراض نہیں تو" تمھیں کیوں ہو رہا ہے؟؟" پلوشہ الجھ گ ئی تھی اس کاری۔ایکشن دیکھ۔۔۔ سمجھ نہیں پا رہی تھی وہ کیوں اتنا آگ بگولہ ہوئے جا رہا ہے۔۔۔۔

اس کا خود پر یوں چیخنا سخت ناگوار گزر رہا تھا اسے۔۔۔۔

کیونکے ملک مینشن کے ہر فرد کی ذمہ داری مجھ پر عائ د ہوتی" ہے۔۔۔۔ابھی کے ابھی اس تصویر کو ڈیلیٹ کرؤ۔۔۔اور اس سین کو

۔۔۔۔۔۔میں مزید اس بارے میں کوئی ی بحث نہیں(off اف)
چاہتا۔۔۔"اس کی آنکھیں آگ برسا رہی تھیں۔۔۔وہ ایک ایک لفظ
چبا چبا کر۔۔۔خاصہ زور دیتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

بہت ضبط کر رہا تھا وہ اپنے غصے کو۔۔۔۔۔

سوری۔۔۔مگر میں یہ سین اب ختم نہیں کر سکتی۔۔۔۔میرے کزن کو" نجمہ پسند آگ ئی ہے۔۔۔کیا برائی ہے اگر ان دونوں کا کپل بن جائے تو۔۔۔۔ویسے بھی ارینج میرج ہونا تو بہت مشکل ہے بیچاری کی۔۔۔۔اس کی والدہ کے ماضی کی وجہ سے۔۔۔۔مگر لو میرج ہو سکتی ہے۔۔۔۔میرا کزن برادری کا ہی ہے۔۔۔پھر کیا مس ئی لہ ہے تمھیں؟؟۔۔۔"وہ اپنی بات پر ابھی بھی قائم تھی۔۔۔جس پر محیب انگارے چبانے لگا۔۔۔۔

وہ اس پر غصہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔مگر وہ لڑکی مسلسل اس کا صبر آزما رہی تھی۔۔۔

پلوشہ۔۔۔نج کی فکر کرنا تمھارا کام نہیں ہے۔۔۔"اس نے کار کا زوردار" بریک لگاتے ہوئے۔۔۔بپھر کر کہا۔۔۔

بریک اچانک لگنے کے سبب۔۔۔وہ تیزی سے آگے کی جانب گرنے لگی۔۔۔وہ تو سیٹ بیلٹ نے اس کا توازن برقرار رکھنے میں مدد کی۔۔۔ورنہ وہ ڈیش بورڈ سے یقیناً ٹکرا جاتی۔۔۔

خود کو سنبھالتی ہوئی ی۔۔۔اسے بغور احتجاجی نگاہوں سے تکنے لگی۔۔۔۔

تم چاہتے کیا ہو آخر؟؟۔۔۔تم بھی جانتے ہو ہمارے یہاں برادری سے" باہر شادی نہیں ہو سکتی۔۔۔اور برادری سے اس بیچاری کے رشتے نہیں آئیں گے۔۔۔اب ایسے میں اگر میں اس کی مدد کرنا چاہ رہی ہوں تو تم مجھے کیوں روک رہے ہو؟؟۔۔۔مجھے تو لگا تھا تم میرا ساتھ دو گے اِن سب میں۔۔۔آخر کو۔۔۔وہ تمھاری چھوٹی بہن جیسی ہے۔۔۔بچپن کی ہوئی لڑائی یوں کو کیا اب بھی دل پر لگائے بیٹھے ہو تم؟؟۔۔۔پلیز اپنی نفرت و دشمنی میں اس بیچاری لڑکی کا حال اپنی خالہ جیسا نہ کرؤ۔۔۔تم کیا چاہتے ہو۔۔۔وہ بھی ایک دن ناامید ہو کر تمھاری خالہ کی طرح خودکشی کر لے؟؟۔۔۔پلیز۔۔۔و۔۔۔" ابھی وہ جذباتی ہو کر بول ہی رہی تھی۔۔کے محیب نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔"جسٹ شٹ اپ۔۔۔ایک لفظ منہ سے مت نکالنا اب۔۔۔۔۔

اس کی خالہ کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا۔۔۔وہ اسے یاد بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

ہر یاد اسے درد کے سوا کچھ نہیں دیتی تھی۔۔۔۔

بڑی مشکل سے وہ خود کو سنبھال کر آج اِس مقام پر پہنچا تھا۔۔۔۔

اپنی خالہ کا ذکر سنتے ہی وہ تڑپ اٹھا تھا۔۔۔۔

اس کے ہونٹ لرز رہے تھے۔۔۔

وہ خون میں لت پت۔۔۔۔اپنی جان سے پیاری خالہ کا بے جان جسم اسے آج بھی یاد تھا۔۔۔۔۔وہ کیسے بھول سکتا تھا؟؟۔۔۔وہ کچھ نہیں بھولا تھا۔۔۔۔وہ تو بس غموں کو سینے سے لگا کر۔۔۔ مسکرانا سیکھ گیا تھا۔۔۔۔۔

اتنے سال گزر گ ئی ے تھے۔۔۔ مگر ننھے دل پر لگے زخم اسے آج بھی ہرے محسوس ہوئے۔۔۔۔

اتنے تازہ کے ذراسہ چھیڑ دینے پر۔۔ان میں سے خون رسنے لگے۔۔۔۔

میں چپ نہیں ہوں گی۔۔۔ نجمہ بہت پیاری لڑکی ہے۔۔۔۔ تمھیں رحم" نہیں آتا اس کی کم عمری پر؟؟۔۔۔اتنی چھوٹی عمر میں۔۔۔ تم نے اسے گھر میں قید کر لیا ہے۔۔۔۔جو غلط ہے۔۔۔۔اس کی عمر ابھی پڑھنے لکھنے کی ہے۔۔۔۔مجھے پتا ہے تم اپنی نفرت میں اندھے ہو گ ئی ے ہو۔۔۔ مگر

سوری۔۔۔میں نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔"پلوشہ دل کی صاف اور انصاف پسند تھی۔۔۔وہ جب سے آئی ی تھی یہی نوٹ کر رہی تھی کے نجمہ کو گھر سے باہر نہیں جانے دیا جاتا۔۔اس کی والدہ اور وہ بہت ڈرئی ی ڈرئی ی سی رہتی ہیں۔۔۔۔تعلیم یا فیوچر کے متعلق الگ سے کوئی ی بات کرؤ۔۔تو وہ جواب نہیں دیتی۔۔۔ساتھ ساتھ اس کے حسین چہرے پر مایوسی واداسی جھلکنے لگتی ہے۔۔۔۔

پلوشہ واقف تھی ماضی میں ہوئی ی محیب اور نجمہ کی لڑائی ی سے۔۔۔۔

اس کے نزدیک محیب اپنی نفرت میں اندھا ہو گیا تھا۔۔۔جو اس کم عمر لڑکی کو تعلیم کے زیور سے محروم کر رہا تھا۔۔۔وہ اس کے خلاف احتجاج کرنا چاہتی تھی۔۔۔چاہے پھر کتنا ہی سخت رد عمل کیوں ناں دیکھنا پڑے محیب کے

جانب سے۔۔۔۔وہ ذہن بنا کر آئی ی تھی۔۔۔۔نجمہ کے متعلق بات کرنے کا۔۔۔۔

گیٹ اوٹ اف داکار۔۔۔۔"محیب غصے سے پاگل ہوئے جارہا" تھا۔۔۔۔مزید ایک لمحہ بھی وہ پلوشہ کی صورت برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔اس لیے غصے سے چنگھاڑتے ہوئے سرخ آنکھوں کے ساتھ کہا۔۔۔۔

محیب؟؟؟۔"پلوشہ اس کا جملہ سنتے ہی حیرت سے اسکا چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔"

اسے یقین نہیں آرہا تھا کے محیب اسے بیچ رستے میں کار سے اتار رہا ہے۔۔۔۔

میں نے کہا۔۔۔کار سے اترو۔۔"اس وجیہہ مرد نے اس بار مزید سخت" لہجے میں کہا۔۔۔تو وہ مجبورا اپنے ہونٹوں کو بھینچتے ہوئے۔۔۔اپنا پرس اٹھا کر۔۔۔کار سے اتر گئی۔۔۔۔

پلوشہ کو یہ اپنی سخت تذلیل معلوم ہوئی ی۔۔۔۔

وہ وہیں روڈ پر کھڑے ہو کر رونے لگی۔۔۔۔

محیب نے کار تھوڑی سی دور لے جانے کے بعد روک دی۔۔۔

غصے سے کار کے اسٹیر نگ پر زور سے ہاتھ مارے۔۔۔۔جیسے ان پر اپنا سارا غصہ اتارنے کی کوشش کر رہا ہو۔۔۔

اف۔۔واٹ دا ہیل۔۔۔"ایک دو ثانیوں کے لیے۔۔۔اسنے اپنی آنکھیں" بند کر ئی یں اور سر سیٹ سے ٹکایا۔۔۔۔

پھر ہوا میں ایک گہرا سانس خارج کیا۔۔۔اور کار واپس اسٹارٹ کی۔۔۔۔

کار واپس موڑ کر۔۔۔۔اسی جگہ آیا۔۔جہاں پلوشہ کو اتارا تھا۔۔۔۔

اندر بیٹھو۔۔"اس نے کار کا گیٹ کھولتے ہوئے۔۔اسے بیٹھنے کی دعوت" دی۔۔۔

میں ٹیکسی لے لوں گی۔۔۔تم جاؤ۔۔"وہ اپنے آنسو پونچھتے" ہوئے۔۔۔خفگی سے گویا ہوئی ی۔۔۔۔

کار میں بیٹھ کر آرام سے بات کرتے ہیں۔۔"اس نے پلوشہ کا بازو اپنی"
گرفت میں لیتے ہوئے۔۔اسے زبردستی کار میں بیٹھایا۔۔۔اور خود جھک کر
اسکی سیٹ بیلٹ باندھی۔۔۔۔

آئی یندہ اس ٹاپک پر بات مت کرنا۔۔۔۔"اس خوبرو نوجوان نے نرمی"
سے اس کے گال کو سہلاتے ہوئے۔۔۔ذرا لچکدار انداز میں کہا۔۔۔

وہ خفگی سے اپنا منہ موڑ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

اب اپنا مونڈ ٹھیک کرؤ۔۔۔۔خواہ مخواہ ہماری آج کی اتنی پیاری شام کو"
خراب کیا تم نے۔۔۔اس ٹاپک کو چھیڑ کر۔۔۔۔چلو۔۔۔آئی س کریم
کھلاؤں تمھیں۔۔۔"محیب صرف اسے منانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

مجھے نہیں کھانی۔۔۔"خفگی ابھی بھی سر چڑھ بول رہی تھی۔۔۔مگر محیب" کو باخوبی آتا تھا اسے منانا۔۔۔۔

وہ زیادہ دیر چاہ کر بھی اس سے ناراض نہیں رہ سکتی تھی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ سونا چاہتا تھا۔۔۔مگر پلوشہ کے کہے جملے اسے اپنے کانوں میں گونجتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔

پلوشہ کی باتوں نے اسے پہلی بار احساس دلایا کے نجمہ اس سے عمر میں کتنی چھوٹی ہے۔۔۔۔

واقعی اپنی نفرت میں اس نے نجمہ کے بھولے چہرے اور کم عمری کو کبھی محسوس کیا ہی نہیں۔۔۔۔

وہ بیڈ سے اتر کر۔۔۔اس دشمنِ جاں کے پاس پہنچا۔۔۔

نجمہ نے اس کے قدموں کی آواز سن لی تھی۔۔۔

وہ واقف تھی کے وہ ستمگر اسی کی جانب آرہا ہے۔۔۔

نج۔۔نج۔۔"محیب نے ایک دو بار نرمی سے آواز دی۔۔۔مگر نجمہ" آنکھیں موندیں لیٹی رہی۔۔۔۔

وہ محیب کے سامنے گہری نیند میں ہونے کی اداکاری کر رہی تھی۔۔۔

اس مجسمہِ حسن کو بے خبر سوتا دیکھ۔۔۔۔ محیب نے جھک کر اسے باہوں میں بھر لیا۔۔۔۔

اِسے سمجھ کیوں نہیں آتی۔۔۔مجھے نہیں سونا اِس کے ساتھ۔۔۔۔جائے" ناں اپنی منگیتر کے پاس۔۔۔۔اس سے دل نہیں بھرا کیا۔۔۔جو میرے پاس چلا آیا۔۔۔۔" نجمہ دل ہی دل کڑھے جا رہی تھی۔۔۔

اسے یہ سوچ کر ہی کراہت آ رہی تھی کے وہ ایک لڑکی کے ساتھ اپنے ہسبینڈ کو شئیر کر رہی ہے۔۔۔۔

اس کے پاس آنے سے پہلے وہ دوسری عورت کے ہونٹوں کی مہک لے کر آیا ہے۔۔۔۔

اس کی محبت کی نشانی اس ستمگر کے عنابی ہونٹوں پر ابھی بھی چمک رہی ہے۔۔۔۔

وہ جتنا اس بارے میں سوچ رہی تھی۔۔اتنا ہی اس کا دل محیب سے بھاگ رہا تھا۔۔۔۔

جب ایک مرد بے وفائی ی برداشت نہیں کر سکتا تو عورت سے کیسے امید رکھ لیتا ہے اسے برداشت کرنے کی۔۔۔۔

نجمہ کی نظر میں محیب نے بے وفائی ی کی تھی اس کے ساتھ۔۔۔۔

جیسے ایک مرد چاہتا ہے کے اس کی بیوی کے ذہن و گمان میں بھی دوسرا مرد نہ آئے۔۔۔۔ویسے عورت بھی خواہش رکھتی ہے۔۔۔۔۔

محیب نے اسے بیڈ پر لیٹایا۔۔۔اور خود بالکل اس سے لگ کر لیٹ گیا۔۔۔۔

نجمہ اپنے چہرے پر اس کی آنکھوں کی تپش محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

اس خوبرو نوجوان کی گہری بولتی نگاہوں سے بچنے کی نیت سے۔۔۔اس نے کروٹ لینا چاہی۔۔۔۔

مگر اسی لمحے۔۔۔۔اس خوبرو نوجوان نے اسے اپنی باہوں کے حصار میں جکڑ لیا۔۔۔۔

وہ بغور اس کے بھولے چہرے کو تک رہا تھا۔۔۔۔

آج پہلی بار اسے احساس ہو رہا تھا۔۔۔مقابل کتنی خوبصورت اور کم عمر ہے۔۔۔۔

اس کی ریشمی زلفیں جو چہرے پر بکھر آئی یں تھیں۔۔۔انھیں کان کے پیچھے کرتے ہوئے۔۔۔اس کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ لے آیا۔۔۔

نجمہ اپنے چہرے پر۔۔۔اسکی گرم سانسوں کو محسوس کرنے لگی۔۔۔۔

اس نے ان گلابی ہونٹوں کو چومنا چاہا۔۔۔تو مقابل نے آج اسے اجازت نہ دی۔۔۔۔اگلے ہی لمحے اس نے زور سے کانٹ کر خود سے دور کیا۔۔۔

محیب چونک کر تیزی سے اٹھ کر بیٹھا۔۔۔اس کے نیچے کے ہونٹ سے خون نکل رہا تھا۔۔۔

کہاناں میں نے۔۔۔اپنی منگیتر کے پاس جاؤ۔۔۔"وہ دل جلے انداز میں۔۔۔اس کے وجود پر نگاہیں ٹکائے۔۔۔اکڑ کر بولتے ہوئے۔۔اٹھ کر بیٹھی۔۔۔

وہ جز بز ہو کر۔۔اپنے انگوٹھے سے خون صاف"bad kisser ۔۔۔" کرتے ہوئے۔۔۔اسے خطاب دینے لگا۔۔۔

اگر تمھیں اس سے تکلیف ہوتی ہے۔۔۔تو میرے لیے اعزاز سے کم" نہیں۔۔۔"وہ خاصہ اتراتے ہوئے۔۔۔اپنی شرٹ کا کالر اچکاتے ہوئے بولی۔۔۔

اب جاؤ۔۔۔ی۔" وہ یہ کہتے ہوئے لیٹنے لگی۔۔۔اس کا جملہ ابھی مکمل بھی "
نہ ہوا تھا۔۔۔کے مقابل نے اس کے بالوں میں اپنی لمبی انگلیاں ڈال کر
۔۔۔جڑ سے پکڑتے ہوئے۔۔۔واپس اس کے حسین چہرے کو اپنے رعب
دار چہرے کے روبرو کیا۔۔۔۔

ستمگر کے اس اچانک عمل نے اُسے خوفزدہ کیا۔۔۔۔۔اس کی سیاہ نشیلی
آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئی ہیں۔۔۔

چلا جاؤں۔۔۔۔وہ بھی میری بیوی کے اتنی محبت دینے کے بعد۔۔۔نو "
وے۔۔۔۔اتنی محبت کے بعد جوابِ محبت تو بنتا ہے ناں میری
جان۔۔۔"اس کے ہونٹوں کے کناروں پر سجی اسمارٹ مسکراہٹ نجمہ کا
خون خشک کرنے کے لیے کافی تھی۔۔۔

اس حسین دلربا کی نشیلی سیاہ آنکھوں میں خوف جھلکتا دیکھ۔۔۔وہ محظوظ ہوا تھا۔۔۔

نجمہ کو احتجاج کرنے کی بھی مہلت نہ دی اس ستمگر نے پھر۔۔۔۔

وہ فریش ہو کر لیٹنے ہی لگی تھی کے سیل پر میسج کی ٹون رنگ ہوئی ی۔۔۔۔

اس نے سیل اٹھایا تو اسکرین پر شہریار کا نام چمک رہا تھا۔۔۔

میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔۔۔دیکھنا چاہتا ہوں تصویر میں جتنی" خوبصورت ہے اتنی اصل میں ہے یا نہیں۔۔۔آج کل فلٹر بہت عام

ہیں۔۔۔اس لیے میری ڈئی یرکزن میں کل کراچی آرہاہوں۔۔ تمھاری سسرال۔۔۔۔"اس کا میسج پڑھتے ہی پلوشہ پریشان ہوگ ئی تھی۔۔۔۔

اس نے فوراکال ملائی ی۔۔۔۔دوسری جانب سے تیزی سے کال ریسیو ہوئی ی۔۔۔ جیسے وہ انتظار میں ہی بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

"ہیلو شہریار۔۔۔یار برامت ماننا۔۔۔مگر تم میری سسرال مت آؤ۔۔۔میں تمھیں نجمہ سے کہیں باہر مل وادوں گی۔۔۔۔"وہ سرگوشی والے انداز میں گویاہوئی ی۔۔۔۔

"کیوں؟؟۔۔میں تمھاری سسرال نہیں آسکتا کیا؟؟"وہ دیکھ نہیں رہی تھی۔۔۔مگر وہ اندازالگاسکتی تھی کے اسکے چہرے کے تاثرات کیاہوں گے یہ جملہ ادا کرتے وقت۔۔۔۔

نہیں۔۔ایسی بات نہیں ہے۔۔۔مگر نجمہ سے ملنے ڈائی ریکٹ نہیں آ" سکتے۔۔۔۔"وہ آہستگی سے سمجھانے والے انداز میں بولی۔۔۔

ایسا کیوں؟؟۔۔۔"وہ الجھ کر۔۔۔"

کیونکے محیب نے منع کیا ہے۔۔۔مجھے تو لگ رہا ہے وہ چاہتا ہی نہیں ہے" کے نجمہ کا کہیں رشتہ ہو۔۔۔وہ یقیناً اس بیچاری سے اپنی پرانی دشمنی نکال رہا ہے۔۔۔ تمھیں پتا ہے وہ صرف انیس سال کی ہے۔۔۔مگر پورے دن اپنے کمرے میں قید رہتی ہے۔۔۔کوئی ی دوست نہیں۔۔۔کوئی ی بات کرنے والا نہیں۔۔۔میں نے نوٹ کیا ہے فیملی ممبرز بھی اس سے ٹھیک طرح بات نہیں کرتے۔۔۔۔وہ امریکہ جیسے آزاد ماحول سے آئی ی ہے۔۔۔اس کا تو دم گھٹ جائے گا ایک کمرے میں رہ رہ کر۔۔۔اور نہ بھی

گھٹا تو پاگل تو یقیناً ہو ہی جائے گی۔۔۔۔ مگر یہاں کسی کو اس کی کوئی ی پرواہ نہیں۔۔۔اس لیے تو میں چاہتی ہوں وہ تم سے ملے۔۔۔۔پتا نہیں کیوں ۔۔۔جب جب اسے دیکھتی ہوں دل میں تمھارا خیال آتا ہے۔۔۔۔تم۔۔" وہ ابھی بول ہی رہی تھی کے مقابل نے بات تیزی سے کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"ویٹ ویٹ۔۔۔ تمھاری امیدوں کی گاڑی تو بہت فاسٹ ہے۔۔۔میں تو ابھی اس سے ملا تک نہیں ہوں۔۔۔اس لیے اتنی امیدیں مت باندھو۔۔۔"

"ہاں۔۔ مگر مجھے پوری امید ہے وہ تمھیں ضرور اچھی لگے گی۔۔۔" وہ پُرامید لہجے میں گویا ہوئی ی۔۔۔

ہمم۔۔۔۔چلو پھر کہاں ملیں۔۔۔بتاؤ"وہ سنجیدگی سے بولا۔۔۔"

میں اسے فلم دیکھنے کے بہانے لے آؤں گی۔۔۔پھر وہاں سے"
ریسٹورنٹ۔۔۔۔۔تم وہیں آکر مل لینا۔۔اوکے۔۔۔"وہ پورا پلین
سمجھانے لگی۔۔۔

اوکے۔۔۔چلو پھر کل ملتے ہیں۔۔۔"یہ کہہ کر اس نے کال ڈس کنیکٹ"
کردی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ ناشتہ کرنے آئی ی۔۔تو اپنی جگہ پلوشہ کو بیٹھا دیکھ۔۔۔سوچ میں پڑھ
گ ئی۔۔۔۔وہ ابھی پلوشہ کے پاس سے گزر کر آگے بڑھتی اس سے قبل

ہی۔۔۔اس کا ہاتھ ایک انجانی گرفت میں محسوس ہوا۔۔۔وہ مڑی تو چہرے پر ماسک لگائے وہ خوبرو نوجوان اپنی چی ئی رکھسکا کر۔۔۔اسے آنکھوں کے اشارے سے بیٹھنے کا کہ رہا تھا۔۔۔۔

سب کی نگاہ کا مرکز وہ ہی دونوں تھے۔۔۔۔

بیٹھو۔۔۔" وہ بے یقینی کے عالم میں تھی۔۔۔۔محیب اجلال ملک اسے اپنی" جگہ پر بیٹھا رہا تھا۔۔۔صرف وہی کیوں۔۔۔وہاں موجود ہر شخص کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں کی حیرت کو مکمل اگنور کرتے ہوئے۔۔۔اسے ہاتھ پکڑ کر ۔۔۔۔اپنی جگہ خود ہی بیٹھا دیا۔۔۔

اور خود جا کر پلوشہ کے برابر والی کرسی پر بیٹھا۔۔۔

سب اسے ابھی بھی الجھی نگاہ سے تک رہے تھے۔۔۔

کیا؟؟"اس نے جیسے ہی ابرو اچکا کر گھورتے ہوئے پوچھا۔۔سب نے" تیزی سے نظریں چورا لیں۔۔۔۔

یہ ماسک کیوں لگا رکھا ہے؟؟"پلوشہ نے تجسس سے استفسار کیا۔۔۔"

دل چاہ رہا تھا۔۔"وہ جل ککڑے انداز میں جواب دہ ہوا۔۔۔۔"

مگر ناشتہ کرنے کے لیے تو ہٹاؤ۔۔"پلوشہ کے لچکدار انداز میں کہتے" ہی۔۔۔اس نے اپنا ماسک ہٹایا۔۔۔۔

اس کے چہرے سے ماسک ہٹاتے ہی سب کی نگاہ اس کے زخمی ہونٹوں پر گئی۔۔۔۔

یہ کیا ہوا؟؟۔۔۔اور کیسے؟؟۔۔۔"پلوشہ تیزی سے تفتیشی افسران کی" طرح سوالات کرنے لگی۔۔۔

جب کے مبشرہ بیگم انگارے چبانے لگیں تھیں۔۔۔"بے شرم لڑکی۔۔کوئی لحاظ شرم ہے ہی نہیں اِس میں۔۔۔"وہ نجمہ کو کھا جانے والی نگاہ سے دیکھنے لگیں۔۔۔۔

اچھا ہوا محیب بھائی شادی شدہ نہیں ہیں۔۔۔ورنہ لوگ اس کا مطلب" بڑا غلط اخذ کر لیتے"ثوبیہ سے مزید اپنی ہنسی دبانا مشکل ہو گیا تھا۔۔وہ مضحکہ

خیز انداز میں بولی۔۔۔جسے سن کر نجمہ کے گال شرمگی کے مارے سرخ پڑ گ ئی ے تھے۔۔۔وہ بھی ناچاہتے ہوئے دبی دبی ہنسی ہنسنے لگی۔۔۔

"میں نے تمھیں کل لپ گِلو دیا تھا لگانے کے لیے۔۔۔کیا یہ اس کی وجہ سے ہو گیا؟؟؟" محیب کا چہرہ بتا رہا تھا۔۔۔کے اِس وقت اُس سے کوئی ی بات کرنے کی غلطی نہ کرئے۔۔۔۔پلوشہ انداز اًڈرتے ڈرتے پوچھنے لگی۔۔۔۔

"جی ہاں۔۔۔یہ اسی کا نتیجہ ہے۔۔۔" وہ خاصہ جتاتے ہوئے بولا۔۔۔ساتھ ساتھ اس نے نجمہ کو گھوری سے نوازا۔۔۔۔

نجمہ الجھ کر تیزی سے بولی۔۔۔۔" lip glow لپ۔گِلو؟؟؟"

ہاں۔۔۔کل محیب کے ہونٹ بہت خشک ہو رہے تھے۔۔۔ہلکا سہ خون" بھی نکل رہا تھا۔۔۔تو میں نے اسے اپنی لپ۔گِلو دے دی تھی۔۔۔مگر وہ تو برینڈیڈ ہے۔۔۔کیسے سائیڈ افیکٹ دے سکتی ہے؟؟۔۔"پلوشہ الجھ کر۔۔۔پریشان لہجے میں گویا ہوئی ی۔۔۔

اس کی پوری بات سنتے ہی نجمہ ندامت سے محیب کو دیکھنے لگی۔۔۔۔جب کے مقابل کی آنکھیں اس پر آگ برسا رہی تھیں۔۔۔

ہو سکتا ہے محیب کی اسکن کو راز نہ آئی ی ہو۔۔۔ہوتا ہے کبھی کبھار" ایسا۔۔۔"مبشرہ بیگم نے لاپرواہی سے پلوشہ کو دیکھ جواب دیا۔۔۔۔

اچھا امی۔۔۔کیا میں نجمہ کو لے کر آج فلم دیکھنے جا سکتی ہوں۔۔۔"اس" نے دانستہ طور پر محیب کی جگہ مبشرہ سے سے اجازت طلب کی تھی۔۔۔

اسے باخوبی علم تھاوہ اسے انکار نہیں کریں گی۔۔۔۔

نجمہ کو؟؟۔۔۔"مبشرہ بیگم گمبھیر لہجے میں سوچتے ہوئے۔۔۔"

آنکھوں کے کناروں سے محیب کے چہرے کے ایکسپریشن بغور دیکھنے لگیں۔۔۔

محیب نے ہلکاسہ گردن کو جمبش دی اثبات میں۔۔۔۔جس کا مطلب ہاں تھا۔۔۔

اس کی اجازت ملتے ہی انھوں نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

شکریہ۔۔۔۔ نجمہ تیار ہو جانا۔۔۔اوکے۔۔۔آج ہم مووی دیکھنے جائیں گے۔۔۔" پلوشہ نے اس کی رضامندی معلوم کرنے میں وقت ضائع نہیں کیا تھا۔۔۔بلکے اسے دوستانہ انداز میں اطلاع دی۔۔۔

"اوکے۔۔۔ثوبیہ بھابھی آپ بھی چلوناں۔۔۔" نجمہ نے فوراہی ثوبیہ کو دعوت دی۔۔۔۔

اسے ثوبیہ کو دعوت دیتا دیکھ۔۔۔پلوشہ کے چہرے کا رنگ زرد پڑا تھا۔۔۔اس کے پلین میں ثوبیہ شامل نہیں تھی۔۔۔

"نہیں یار۔۔۔تم لوگ جاؤ۔۔۔آج میں اور جازع ڈنر پر جا رہے ہیں۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔۔

اس کا انکار سنتے ہی پلوشہ کی جان میں جان آئی تھی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ آفس سے گھر لوٹا۔۔۔تو لاونج میں ایک سفید پینٹ شیٹ میں ملبوس لڑکی پر نظر پڑئی ی۔۔۔۔

وہ ایک لمحے کے لیے اس کے حسن کو دیکھ مبہوت سہ ہو گیا۔۔۔۔

پہلی بار دل نے از خود اعتراف کیا بہت خوبصورت ہے وہ۔۔۔۔

اچانک وہ جھک کر سینڈل کے اسٹیپ لگانے لگی۔۔۔

اس کے جھکنے سے پیچھے کا حصہ نمایاہو رہا تھا۔۔۔

اس کا فیگر اتنا خوبصورت و پرفیکٹ تھا کے اُس سے نگاہ ہٹانا کسی بھی مرد کے لیے بڑا مشکل عمل تھا۔۔۔

محیب نے دیکھ لیا تھا کے اس کے جھکتے ہی جازع نے اپنی نظریں جھکا لیں تھیں۔۔۔جو اس کے پیچھے ہی صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

مگر پھر بھی اسے شدید غصہ آیا۔۔۔

وہ لمبے قدم لیتا اس کے پاس پہنچا۔۔۔

سیدھی کھڑی ہو۔۔۔"وہ سخت لہجے میں حکم صادر کرنے لگا۔۔۔"

مگر مجھے اسٹیپ لگانے ہیں۔۔۔"وہ لاپرواہی سے بولتے ہوئے اپنے جھکے" ہونے کی وجہ بیان کرنے لگی۔۔۔

سیدھی کھڑی ہو فورا۔۔۔"وہ اس کے بازو کو جھنجھوڑتے ہوئے۔۔۔اسے" سیدھا کھڑا کرنے لگا۔۔۔

مجھے اسٹیپ لگانے دو۔۔ورنہ تم لگاؤ گے کیا؟؟"وہ جھنجھلا کر۔۔۔۔طنزیہ" بولی۔۔۔

ہاں۔۔۔میں لگادوں گا۔۔۔"اس نے تو صرف طنز کیا تھا۔۔۔ذرہ برابر" بھی امید نہ تھی کے وہ ستمگر واقعی نیچے بیٹھ کر اس کے سینڈل کے اسٹیپ لگانے لگے گا۔۔۔۔

پلوشہ اور ثوبیہ اسی وقت باتیں کرتے ہوئے سیڑھیوں سے اتر رہے تھے جب ان کی نظر اِس دلکش منظر پر پڑی ی۔۔۔

نجمہ تو خود پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس لمحے پر اعتبار کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔کے محیب اس کے لیے نیچے جھک کر سینڈل کے اسٹیپ لگا رہا ہے۔۔۔

اسے ائی یر پورٹ پر۔۔۔اس کے قریب آکر شرٹ صاف کرنا یاد آیا تھا ۔۔جس پر محیب نے اسکے ہاتھ سے رومال چھین کر۔۔۔حقارت سے جھٹکا تھا۔۔۔کیا یہ وہی محیب اجلال ملک نہیں تھا؟؟۔۔۔۔

وہ کیسے یقین کر لے کے وہ ستمگر اتنا بدل گیا ہے؟؟۔۔۔

مگر کیوں بدلا؟؟۔۔۔وہ تو کوئی ی محبت کا دعوے دار بھی نہیں۔۔۔۔

پلوشہ کے دل کو اس لمحے شدید کرب محسوس ہوا۔۔۔اسے بالکل اچھا نہیں لگا تھا محیب کا اس طرح جھک کر۔۔۔نجمہ کے سینڈل کے اسٹیپ لگانا۔۔۔

وہ بہت اچھے دل کی مالک تھی مگر محیب کے معاملے میں وہ کچھ زیادہ ہی حساسیت کا شکار تھی۔۔۔

"آئی یندہ کمرے سے اسٹیپ لگا کر نکلنا۔۔۔"وہ اسٹیپ لگانے کے بعد ۔۔۔کھڑا ہو کر۔۔۔۔تنبیہہ کرنے لگا۔۔۔اسکی آنکھیں ابھی بھی غصے سے بھرپور تھیں۔۔۔۔

وہ کہہ کر تیزی سے اوپر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

پلوشہ منتظر کھڑی تھی اسکی۔۔۔ مگر اپنے غصے میں اس نے نگاہ ہی نہ ڈالی۔۔۔ جس پر اس بیچاری کا دل مزید اداس ہوا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ اسی گمان میں کمرے میں داخل ہوا کے وہ خالی ہو گا۔۔۔

مگر کمرے کا دروازہ کھولتے ہی اس حُسنِ مجسم کو دیکھ۔۔اس کی خالی آنکھیں چمک سی اٹھیں۔۔۔

تم گ ئی ی نہیں ابھی تک ؟؟" وہ لمبے قدم لیتا اس کے پاس آ کر کھڑا"
ہوا۔۔

وہ آئی ینے کے سامنے کھڑی ہو کر۔۔۔لال رنگ کی لپ۔اسٹک لگا رہی
تھی۔۔۔

لپ۔اسٹک کیوں چینج کی ؟؟" محیب کو اچھی طرح یاد تھا کے اسنے جب"
لاونج میں اسے دیکھا تھا تو اس کے ہونٹوں پر لائی ٹ رنگ کی پنک
لپ۔اسٹک لگی ہوئی ی تھی۔۔۔پھر اب کیوں چینج کر رہی تھی
وہ؟؟۔۔۔۔

کیے ہوئے تھے۔۔۔میک۔اپ لائی ٹ curl اس نے اپنے بال رول تھا۔۔۔مگر لال رنگ کی ڈارک لپ۔اسٹک خاصہ جان لیوا معلوم ہو رہی تھی۔۔۔

سفید شرٹ پر اب بلیک رنگ کی چوٹی کوٹی بھی زیبِ تن کر لی تھی۔۔۔جو اس کے حسن کو مزید بڑھا رہی تھی۔۔۔

میں کچھ پوچھ رہا ہوں؟؟"محیب کو لگا جیسے وہ دیواروں سے باتیں کر رہا" ہے۔۔۔مقابل کوئی ی جواب ہی نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔اپنا یوں اگنور ہونا اسے سخت ناگوار گزرا۔۔۔اس کا بازو پکڑ کر۔۔۔اپنی جانب موڑا۔۔۔نیلی آنکھوں سے اس کے حسین چہرے کو تکتے ہوئے۔۔۔خاصہ جتاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میں لپ۔اسٹک لگا رہی ہوں نظر نہیں آ رہا تمھیں۔۔۔میک۔اپ کرتے" وقت کوئی ی مجھے تنگ کرے یہ مجھے بالکل پسند نہیں۔۔۔۔" وہ دنیا جہاں کی بیزاری آنکھوں سے جھلکاتے ہوئے۔۔۔۔خاصہ چڑتے ہوئے جواب دہ ہوئی ی۔۔۔۔

حسن والوں پر جچتے ہیں یہ نخرے۔۔۔" جیسے ہی وہ لڑکی آنکھوں کے" قریب ہوئی ی۔۔اپنے دل کو باقاعدہ دھڑکتے ہوئے محسوس کیا اس نے۔۔۔۔ خفگی تو ایک طرف۔۔۔مقابل کے حسین چہرے سے نگاہ ہٹانا بھی مشکل لگ رہا تھا۔۔۔ مگر اپنے بکھرتے جذبات پر مکمل قابو پاتے ہوئے۔۔۔منہ بگاڑ کر خاصہ جتاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

الحمداللہ میں بہت خوبصورت ہوں۔۔۔ تمھاری ہی آنکھیں خراب" ہیں۔۔۔۔(دور اور قریب دونوں کی)۔۔۔تو اِس میں میرا کیا

قصور؟؟؟"اسے پچھلی بار ہسپتال میں کی جانے والی بحث اچھی طرح یاد تھی۔۔۔اس لیے مطلق کلام نہ کیا۔۔۔بلکے دور اور قریب دونوں کی قید لگائی ی۔۔۔تاکے پھر قریب آنے کا موقع نہ مل سکے اسے۔۔۔۔۔آخری جملہ اس نے نہایت معصومانہ چہرہ بنا کر ادا کیا۔۔۔

اس کا جواب سن۔۔۔بمشکل اپنی مسکراہٹ ہونٹوں میں دبائی ی۔۔۔۔

اتنا تو وہ بھی علم رکھتا تھا کے مقابل کو اپنے حسن پر بڑا ناز ہے۔۔۔

ویسے تمھیں مجھ سے معافی مانگنی چاہیے۔۔۔۔۔"اس نے یکدم موضوع" بدلا۔۔۔اس کی آنکھوں میں یہ جملہ ادا کرتے وقت خاصہ خفگی جھلک رہی تھی۔۔۔۔

وہ صبح سے ندامت میں مبتلا تھی۔۔۔۔مگر معافی مانگنا۔۔۔وہ بھی اپنے جانی دشمن سے۔۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔۔

یہ اسے اپنی شان کے خلاف معلوم ہوا۔۔۔۔

کس بات کے لیے؟؟؟" وہ انجان بننے کی اداکاری کرتے ہوئے۔۔۔۔"

اس کے لیے۔۔۔" وہ باخوبی جانتا تھا وہ جان کر بھی انجان بن رہی ہے۔۔۔مگر پھر بھی اپنا ماسک اتار کر۔۔۔اسے یاد دہانی کرائی ی۔۔۔۔

او۔۔یہ۔۔۔تم نے اِس کا بدلا لے لیا تھا کل رات ہی۔۔۔" اس حسین گڑیا نے ستمگر کے عنابی ہونٹوں کو دیکھا۔۔۔جو زخمی ہونے کے سبب اسے

واپس ندامت میں مبتلا کر رہے تھے۔۔۔فوراً دوسرے ہی لمحے نظریں چورا کر۔۔۔اکڑ کر بولی۔۔۔۔

"یہ بات اب بدلے سے نہیں۔۔۔تمھاری معافی سے ختم ہو گی۔۔۔۔"اس نے سرد لہجے میں۔۔۔اس کے چہرے کو گھورتے ہوئے ۔۔۔۔سنجیدگی سے کہا۔۔۔

"کھلی آنکھوں سے خواب دیکھنا بند کرؤ محیب اجلال ملک۔۔۔۔میں تم سے معافی نہیں مانگنے والی۔۔۔۔۔غلطی تمھاری اپنی تھی۔۔۔لڑکیوں والا لپ۔گِلو کیوں لگایا تم نے؟؟۔۔۔میں کیا۔۔۔میری جگہ کوئی بھی ہوتا۔۔۔تو وہی مطلب اخذ کرتا جو میں نے کیا۔۔۔۔"محیب نے ماضی میں اس کے ساتھ کتنا کچھ غلط کیا تھا۔۔۔اسنے تو کبھی معافی نہیں مانگی۔۔۔۔پھر

وہ اس سے کیسے امید رکھ سکتا تھا۔۔۔کے وہ جھک کر معافی مانگ لے گی؟؟۔۔۔

جانے انجانے میں ہی صحیح دونوں کے درمیان انا آرہی تھی۔۔۔اور انا کبھی کسی رشتے کو پھلنے پھولنے نہیں دیتی۔۔۔۔

دونوں میں سے ایک کا جھکنا ضروری تھا۔۔۔

اکثر یہ قربانی عورت دے کر اپنا گھر بناتی ہے۔۔۔

انا تو بہت دور کی بات۔۔۔اس بیچاری کو عزت نفس تک مارنی پڑتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔یہ معاشرہ عورت سے ہی ساری قربانیوں کی امید رکھتا ہے۔۔۔۔مرد کو کوئی ی کچھ نہیں کہتا۔۔۔۔

جبکے گھر کا حاکم مرد کو بنایا گیا ہے عورت کو نہیں۔۔۔۔

مرد اس لیے حاکم تھوڑی ہے کے وہ ایک کمزور عورت کو مارے پیٹے ڈرائے دھمکائے۔۔۔اپنی مردانگی کا شواف کرئے۔۔۔وہ اس لیے حاکم قرار پایا خدا کی جانب سے کیونکے اس میں صبر زیادہ ہے۔۔۔ برداشت زیادہ ہے۔۔۔۔ قوت ارادی کی طاقت زیادہ ہے۔۔۔ فیصلوں کو لینے کی سمجھ زیادہ ہے۔۔۔۔رشتوں کو نبھانے کا ہنر زیادہ ہے۔۔۔۔ایثار کرنے کا جذبہ زیادہ ہے۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔ٹھیک ہے مت مانگو معافی"۔وہ سنجیدگی سے بولا۔۔۔ نجمہ کو" لگا اب وہ غصہ کرئے گا۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے وہ آنکھوں میں شوخی بھرے۔۔۔اس کے بالوں میں اپنی لمبی و پتلی انگلیاں الجھا کر۔۔۔انگوٹھا اس

کے گلابی گالوں پر نرمی سے مَس کرتے ہوئے۔۔۔ذو معنی انداز میں "بولا"۔ مگر پھر مجھے رومانٹک سی پارٹی چاہیے

اس کی ڈیمانڈ سنتے ہی نجمہ کے گلابی گال شرمگی سے شدید سرخ پڑ گ ئ ے تھے بالکل ٹماٹر کی طرح۔۔۔۔

وہ اس کے چہرے کو سرخ پڑھتا دیکھ کافی محظوظ ہو رہا تھا۔۔۔

اس نے معافی کو انا کا مس ئ لہ نہیں بنایا۔۔۔بلکے ہلکا سہ جھک کر۔۔۔اپنے رشتے کو بہتر بنانے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔

بھول جاؤ۔۔" وہ اپنے پورے وجود میں شدید گرمی کا احساس پا رہی" تھی۔۔۔ایسا لگا جیسے کانوں سے دھواں نکلنے لگا ہو۔۔۔اور آنکھیں۔۔۔وہ تو

اب مقابل کو دیکھنے کی ہمت ہی نہیں کر پا رہی تھیں۔۔۔اسے بہتر وہاں سے فراغت حاصل کرنا لگا۔۔۔وہ تیزی سے کہ کر باہر کی جانب جانے لگی۔۔۔

نووئے۔۔۔پورے دن چہرے پر ماسک لگا کر گھوما ہوں میں" آج۔۔۔اس کی بھرپائی تو میری جان تمھیں کرنی ہی پڑئے گی۔۔۔" دروازہ کھولنے کے لیے جیسے ہی ہاتھ لاک پر رکھا۔۔۔اس خوبرو نوجوان کا ہاتھ خود سے پہلے اس لاک پر پایا۔۔۔وہ پیچھے سے اپنے حصار میں باندھتے ہوئے۔۔۔آہستگی سے اس کے کان کے پاس منہ لا کر سرگوشی کرنے لگا۔۔۔

محیب کی نزدیکی اسے خوف میں مبتلا کر رہی تھی۔۔۔

دور دور سے بات کرئے تو ٹھیک۔۔۔ مگر ذرا بھی نزدیک آکر چھوتا تو وہ اپنے پورے جسم میں کراہت و ناپسندیدگی محسوس کرتی۔۔۔۔

محیب چھوڑو مجھے۔۔۔پلوشہ انتظار کر رہی ہے میرا باہر۔۔۔"وہ جھنجھلاتے" ہوئے بولی۔۔۔۔

اس کے لہجے میں اچانک آنے والی جھنجھلاہٹ محیب نے محسوس کرتے ہی اسے اپنے حصار سے آزاد کیا۔۔۔

وہ بغیر مڑئے۔۔۔دروازہ کھولنے لگی۔۔۔

ویٹ۔۔۔"وہ کہ کر اندر کی جانب گیا۔۔۔۔"

نجمہ ناچاہتے ہوئے بھی رکنے پر مجبور تھی۔۔۔

پلٹ کر دیکھا۔۔۔تو وہ اس کا سیل اور پرس جو وہ صوفے پر بھول کر جا رہی تھی۔۔۔اٹھا کر لا رہا تھا۔۔۔۔

نجمہ کا جھنجھلا جانا اسے ناگوار گزرا تھا۔۔۔مگر پھر بھی اس نے ظاہر نہیں ہونے دیا۔۔۔

سیل اپنے پاس رکھنا۔۔۔۔کوئی ی بھی ضرورت ہو کال می۔"وہ سیل" اور پرس اس کے ہاتھ میں پکڑاتے ہوئے نرمی سے گویا ہوا۔۔۔

ہمم۔۔۔"وہ اثبات میں سر ہلا کر مڑتی اس سے قبل ہی۔۔۔ محیب نے" گرم جوشی سے اس کی پیشانی کا بوسہ لینے کے بعد کہا۔۔۔"في أمان اللہ"۔۔۔۔

اس کا عمل والفاظ۔۔۔ نجمہ کو چند ثانیوں کے لیے بالکل ساکت کر گ ئ ے تھے۔۔۔۔

وہ دم بخود ہو کر اس کا حسین چہرہ تکنے لگی۔۔۔۔

دل کو جیسے ایک لمحے میں ہی جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا اس ستمگر نے۔۔۔

وہ کیوں ایسا ظاہر کر رہا تھا جیسے دنیا کی سب سے معزز شے وہی ہو اس کے لیے؟؟؟۔۔۔۔

مانا رعب دار چہرے پر فکر کا دور دور تک کوئی ی تاثر نہ تھا مگر الفاظ گواہ تھے۔۔۔وہ فکر مند ہے۔۔۔۔

پھر دیکھ رہی ہو؟" وہ ٹوکے بغیر نہ رہ سکا۔۔۔۔"

اس کے ٹوکتے ہی ہر بار کی طرح وہ گڑبڑا گ ئی تھی۔۔۔

تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گ ئی۔۔۔۔۔

پلوشہ نج کو اتنا تیار کروا کر کیوں لے کر جا رہی ہے؟؟"اس کے ذہن میں" یہ بات ابھی بھی کھٹک رہی تھی۔۔۔

وہ کار میں آکر پیچھے کی سیٹ پر پلوشہ کے ساتھ بیٹھی۔۔۔اس کا دل ابھی بھی قابو میں نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

وہ لمحہ ناجانے کتنی ہی دیر آنکھوں کے آگے گھومتا رہا۔۔۔

اس نے اپنی انگلیوں کے پوروں سے اپنی پیشانی کو چھوا۔۔۔جہاں اس ستمگر کا شدت بھرا لمس ابھی بھی موجود تھا۔۔۔۔

کیا وہ نفرت نہیں کرتا مجھ سے؟؟"اس نے خود کلامی کی۔۔۔۔"

کچھ کہا تم نے؟؟"پلوشہ کو محسوس ہوا کے اسنے کچھ کہا ہو۔۔۔"

نہیں۔۔۔کچھ بھی تو نہیں" وہ اپنے حواسوں میں لوٹی تھی۔۔۔تیزی سے "
اپنا ہاتھ پیشانی سے ہٹایا۔۔۔

وہ تھوڑی بوکھلائی ی بوکھلائی ی سی معلوم ہوئی پلوشہ کو۔۔۔

"تم ٹھیک تو ہو ناں؟؟"

ہاں۔۔۔"وہ مصنوعی مسکان چہرے پر سجائے گویا ہوئی ی۔۔۔۔"

اگلے ہی لمحے۔۔۔اس کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے سیل پر مسیج کی ٹون رنگ
ہوئی ی۔۔۔

اسکرین پر نظر کی۔۔۔تو(جلاد)نام چمک رہا تھا۔۔۔

پلوشہ نے کنکھیوں سے وہ نام پڑھا۔۔پھر بے اختیار مسکرا دی۔۔۔

"میں منتظر ہوں۔۔۔یاد رکھنا۔۔۔"اس کا میسج پڑھ کر۔۔۔تیزی سے ریپلائے کیا۔۔۔

"کس چیز کے منتظر؟؟"وہ الجھی تھی۔۔۔

"رومانٹک پارٹی کا۔۔۔😍😜"اس نے ایموجی کے ساتھ میسج بھیجا تھا۔۔۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی اس کے گال میسج پڑھ کر ٹماٹر کی طرح لال ہو گ ئی ے تھے۔۔۔

محیب ٹیر س کی دیوار سے ٹیک لگائے۔۔۔ میسج سینڈ کرنے کے بعد تصور کر رہا تھا کے اس حسین دلر با کا چہرہ کس قدر سرخ پڑ گیا ہو گا۔۔۔اُس کے میسج کو پڑھ کر۔۔۔۔

اس کے چہرے پر ایک حسین ودلفریب مسکراہٹ رقصا تھی۔۔۔

یہ جلاد کون ہے؟؟" پلوشہ مزید اپنے پیٹ میں ہوتے درد کو روک نہیں" سکی تھی۔۔۔ بڑے تجسس سے استفسار کیا۔۔۔

وہ۔۔۔وہ میرا کلاس میٹ ہے۔۔ نہیں بلکے تھا۔۔۔"پلوشہ کے سوال پر وہ" بوکھلا گ ئی تھی۔۔۔ تیزی سے بہانا بنا کر۔۔۔ سیل کو پرس میں رکھ کر ۔۔۔۔کھڑکی سے باہر روشنیوں کے شہر کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

صرف کلاس میٹ یا دوست ؟؟"پلوشہ نے چھیڑنے والے انداز میں ایک" ابرو اچکا کر پوچھا۔۔۔۔

دوست۔۔"وہ نظریں چوراتے ہوئے بولی۔۔۔"

لگتا ہے بہت قریبی دوست ہے۔۔۔ تبھی اتنا خطرناک نام سیف کیا" ہے۔۔۔"وہ مضحکہ خیز انداز میں بولی۔۔۔جس کے جواب میں وہ اثبات میں سر ہلا کر۔۔زبردستی اپنے چہرے پر مسکان سجانے پر مجبور تھی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

محیب بھائی ی بہت رومانٹک پر سنیلٹی ہیں۔۔۔آج دیکھا تھا تم" نے۔۔۔کیسے سب کے سامنے جھک کر نجمہ بھابھی کی سینڈل کا اسٹیپ لگا رہے تھے۔۔۔"اچانک باتوں ہی باتوں میں ثوبیہ نے جازع کو دیکھ۔۔۔ بڑی حسرت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔

جازع اس سے بالکل بھی محبت نہیں جتاتا تھا۔۔۔یہی وجہ تھی کے محیب کی پر سنیلٹی وہ کافی پسند کرنے لگی تھی۔۔۔

محیب بھائی ی اور رومانٹک پر سنیلٹی؟؟۔۔اچھا مزاق ہے۔۔۔"جازع" گاڑی کا اسٹیر نگ گھماتے ہوئے۔۔۔آگے کی جانب دیکھ۔۔۔طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے گویا ہوا۔۔۔۔

مزاق نہیں ہے یہ۔۔۔مجھے تو لگتا ہے وہ بہت محبت کرتے ہیں نجمہ بھابھی" سے۔۔۔" وہ اپنے اندازے کے مطابق محیب کی پرسنیلٹی پر تبصرہ کرنے لگی۔۔۔

محبت؟؟۔۔۔مائے فٹ۔۔۔۔" جازع ثوبیہ کی بات سنتے ہی جزبز ہو کر" بولا۔۔۔۔

تم جانتی کیا ہو ان کے بارے میں ابھی؟؟۔۔" وہ اس کی جانب دیکھ۔۔۔" تفتیشی افسران کی طرح ایک ابرو اچکا کر استفسار کرنے لگا۔۔۔اس کا لہجہ کافی طنزیہ و سرد معلوم ہو رہا تھا۔۔۔۔

مانا میں نہیں جانتی انھیں۔۔۔ مگر آنکھیں ہیں میرے پاس۔۔۔۔مجھے نظر" آتا ہے سب کچھ۔۔۔۔" وہ خاصہ جتاتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

جی نہیں۔۔۔خوش فہمی ہے تمھاری۔۔۔ تمھیں وہی نظر آرہا ہے اب" تک۔۔۔جو وہ دیکھانا چاہ رہے ہیں۔۔۔۔وہ نجمہ سے کوئی ی محبت نہیں کرتے۔۔۔وہ اپنے انتقام کا نشانہ بنا رہے اس بیچاری کو۔۔۔۔" جازع غم و غصے سے ملی جھلی کیفیت میں ثوبیہ کو دیکھتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں سرخی نمایا تھی۔۔۔۔

ایک لمحے کے لیے ثوبیہ کو محسوس ہوا جیسے وہ رو رہا ہو۔۔۔۔ مگر اس سے پہلے وہ مزید غور سے اس کی آنکھوں کو دیکھتی۔۔۔وہ نظریں چورا گیا تھا۔۔۔۔

انتقام؟؟۔۔۔کیسا انتقام؟؟" وہ تجسس سے پوچھنے لگی۔۔۔۔"

"محیب بھائی ی کی ابرو پر کٹ کا نشان دیکھا ہے تم نے؟؟"

ہاں۔۔۔دیکھا ہے۔۔۔"وہ تیزی سے جواب دہ ہوئی ی۔۔۔"

وہ نجمہ کا دیا تحفہ ہے۔۔۔جو اس نڈر لڑکی نے ان کے سارے اسکول" فرینڈز، رشتے داروں اور عزیز و اقارب کے سامنے دیا تھا۔۔۔انھیں کوئی ی کھروچ بھی مارے تو جواب میں پنجا توڑ دیتے ہیں اُس کا۔۔۔پھر نجمہ نے تو انھیں بھرے مجمعے میں ذلیل کیا تھا۔۔۔وہ اُسے کیسے چھوڑ دیں؟؟؟۔۔۔۔وہ بدلے کی آگ آج بھی سینے میں جلائے پھرتے ہیں۔۔۔۔وہ اپنی جھوٹی محبت کا اسیر بنا کر۔۔۔۔چھوڑ دیں گے اسے۔۔۔اور ساتھ ساتھ چاچا جان کی چھوڑی ساری جائیداد بھی چھین لیں گے۔۔۔۔"جازع کی آواز بتا رہی تھی وہ شدید کرب میں مبتلا ہے۔۔۔سب کچھ جاننے کے باوجود وہ نجمہ کو بچا نہیں سکتا اس ظالم سے۔۔۔

جائی یداد؟؟۔۔۔مگر میں نے تو سنا تھا کے نجمہ کے ڈیڈ کو دادا نے عاق" "کر دیا تھا۔۔۔جب انھوں نے تمھاری خالہ سے نکاح کا انکار کیا۔۔۔

یہی تو ڈیڈ اور محیب بھائی کا سب سے بڑا غم ہے۔۔۔دادا نے صرف" "اعلانیہ کہا تھا۔۔۔کیا نہیں۔۔۔۔۔ان کے مرنے کے بعد جب وصیت کھلی تو پتا چلا دونوں بھائیوں کا آدھا آدھا حصہ ہے۔۔"اس کا انکشاف ثوبیہ کو حیرت میں ڈال گیا تھا۔۔۔۔

دادا کے مرنے کے بعد پوری برادری میں یہی بات مشہور کی گ ئی تھی کے وصیت میں ساری جائی یداد اجلال ملک کے نام کی گ ئی ہے۔۔۔۔

نجمہ کے والد اور ڈیڈ 50%50% کے مالک تھے ہر چیز میں؟؟۔۔"وہ"
منہ کھولے حیرت سے پوچھ رہی تھی۔۔۔۔۔

بالکل۔۔۔"وہ اثبات میں سر ہلا کر تائی ید کرنے لگا۔۔۔۔"

اس کا مطلب نجمہ بھابھی پوری آدھی جائی یداد کی مالکن ہیں؟؟"ثوبیہ"
حیرت کے غوطے کھا رہی تھی۔۔۔۔کے وہ لڑکی جو گھر کے نوکروں جیسے
کمرے میں رہتی ہے۔۔۔جو قیدیوں کی طرح اپنی زندگی گزار رہی
ہے۔۔۔وہ دراصل ملک خاندان کی آدھی جائی یداد کی مالکن ہے۔۔۔۔

ہاں۔۔۔نجمہ کا ہر چیز میں ہم دونوں بھائی یوں سے ڈبل حصہ"
ہے۔۔۔۔حتی کے ملک مینشن میں بھی۔۔"جازع کی بات سنتے ہی اس نے
اپنے منہ پر شاکڈ کے مارے ہاتھ رکھ لیا تھا۔۔۔۔

کتنا ظلم کیا تھا اس بیچاری یتیم لڑکی پر۔۔۔۔اور اب بھی کر رہے تھے۔۔۔۔

تو محیب بھائی نے اس جائیداد کے بڑے حصے کی خاطر نجمہ بھابھی سے "شادی کی تھی؟؟۔۔۔۔ہے ناں" اب اسے پوری بساط سمجھ میں آنے لگی تھی۔۔۔۔

اور نہیں تو کیا؟؟۔۔ تمھیں کیا لگا وہ محبت میں اس لڑکی کے اتنے نخرے اٹھا رہے ہیں۔۔۔۔وہ اسے ہر طرح سے توڑ دینا چاہتے ہیں۔۔۔چاہتے ہیں۔۔۔اس کی زندگی موت سے بدتر ہو جائے۔۔۔۔وہ کتنی نفرت کرتے ہیں اس سے۔۔۔یہ بات پوری دنیا جانتی ہے۔۔۔۔" وہ دل جلے انداز میں گویا ہوا۔۔۔۔

اگر نجمہ بھابھی انھیں اپنی جائیداد کا حصہ نہ دیں تو؟؟۔۔۔وہ بہت ذہین"
ہیں۔۔۔۔میں نے ان سے بات کی تھی ایک بار۔۔۔وہ بھی یہی کہہ رہی
تھیں کے انھیں یقین ہے محیب بھائی کے اچھے رویے کے پیچھے کوئی ی
ناں کوئی ی مقصد پوشیدہ ہے۔۔۔وہ اتنی آسانی سے محیب بھائی ی کی جھوٹی
محبت کے جال میں نہیں پھنسنے والی۔۔"ثوبیہ گمبھیر لہجے میں۔۔۔جازع کو
دیکھ۔۔۔اپنی رائے دینے لگی۔۔۔۔

اور کب تک؟؟۔۔۔کب تک بھاگ سکتی ہے وہ اس جال"
سے؟؟۔۔۔۔جیسے تمھیں گمان تھا وہ چھپی ہوئی ی محبت ہے۔۔۔۔اسے
بھی جلد ہونے لگے گا۔۔۔۔محیب بھائی ی نے کچی گولیاں نہیں
کھیلیں۔۔۔بیوی بنایا ہے اسے اپنی۔۔۔۔بہت جلد اسے شیشے میں اتار لیں
گے وہ۔۔۔۔اس بیچاری کو پتا بھی نہیں چلے گا کب وہ اس ریشمی مایا جال میں
پھنس گ ئی۔۔۔۔اور تمھیں کیا لگتا ہے وہ نجمہ کی رضامندی سے اس کی

جائی یدادا اپنے نام ٹرانسفر کریں گے ؟؟۔۔۔"اس نے آخری جملہ خاصہ طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ ادا کیا تھا۔۔

تو پھر ؟؟۔۔۔"وہ الجھ کر تیزی سے بولی۔۔۔"

سب پلا ننگ سے ہو گا۔۔۔ جیسے آج تک سب ہوتا آیا ہے۔۔اس بیچاری کو" خبر بھی نہیں ہو گی کب اسے۔۔۔اس کے حق سے محروم کر دیا گیا۔۔۔ محیب بھائی نے جب سے بزنس سنبھالا ہے تب سے سلمان صاحب کو اپنے اعتماد میں رکھا ہے۔۔۔۔"وہ ابھی بول ہی رہا تھا کے مقابل تیزی سے بیچ میں بات کاٹتے ہوئے۔۔۔۔ تجسس سے استفسار کرنے لگی۔۔۔

"سلمان صاحب کون ؟؟ "

چاچاجان کے وکیل۔۔۔تم نے دیکھا ہے انھیں۔۔۔وہ ہماری شادی میں" اپنی پوری فیملی کے ساتھ آئے تھے۔۔۔بلکے وہ محیب بھائی کے نکاح کی چھوٹی سی تقریب میں بھی شامل تھے۔۔۔۔نکاح کے گواہوں میں ان کے بھی دستخط ہیں۔۔۔وہ اندھا یقین کرتے ہیں محیب بھائی پر۔۔۔خاص طور پر اس نکاح کے بعد۔۔۔غلطی سلمان صاحب کی نہیں۔۔۔چاچاجان بہت محبت کرتے تھے محیب بھائی سے۔۔۔۔اور یہ بات سلمان صاحب جانتے تھے۔۔۔محیب بھائی نے اسی محبت کا فائدہ اٹھایا۔۔۔۔وہ انھیں اسی خوش فہمی میں مبتلا رکھتے ہیں کے چاچاجان کی دی ہوئی بے لوث محبت کے عوض وہ ان کی بیٹی کا خیال رکھتے ہیں۔۔۔" جازع کے لہجے میں شدید اداسی جھلکنے لگی تھی۔۔۔

وہ چاہ کر بھی اپنے بھائی سے لڑ نہیں پا رہا تھا۔۔۔

اس لیے سارا تماشہ بے بسی کے عالم میں خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

سب کچھ جانتے ہوئے بھی زبان پر قفل لگائے رکھنے پر مجبور تھا۔۔۔

اگر آپ کسی بے زبان جانور کو بھی اپنے ساتھ رکھیں۔۔۔ بھلے آپ اسے پسند نہ کرتے ہوں۔۔ پھر بھی انس ہو ہی جاتا ہے۔۔۔ عادت ہو جاتی ہے۔۔۔ خیال پیدا ہو ہی جاتا ہے دل میں اس کا۔۔۔۔۔ پھر وہ تو انسان تھی۔۔۔ جیتی جاگتی انسان۔۔۔۔ اشرف المخلوقات۔۔ چلتی، پھرتی، مسکراتی، روتی، باتیں کرتی ہوئی ی۔۔۔۔۔ ثوبیہ کو کیسے خیال نہ آتا اس کا؟؟؟؟۔۔۔۔ وہ بہت افسردہ سی ہو گئی تھی یہ جاننے کے بعد کے نجمہ کے ساتھ برا کرنے والے کوئی ی غیر نہیں۔۔۔۔ بلکے اسکے اپنے ہیں۔۔۔۔

خون کتنا سفید ہو جاتا ہے جب بات دولت کی آجائے۔۔۔۔

اکثر لوگ یتیم بچوں کا مال کھا جاتے ہیں۔۔۔کوئی ی خوف خدا ہی نہیں۔۔۔۔یہ احساس ہی نہیں کے دنیا فانی ہے۔۔۔ایک دن خدا کی بارگاہ میں جواب دہ ہونا ہے۔۔۔۔یہ دولت۔۔یہ عیش و عشرت سب یہیں رہ جائے گا۔۔۔۔اسی دنیا میں۔۔۔خالی ہاتھ آئی یں ہیں اور خالی ہاتھ ہی جانا ہے۔۔۔۔مگر مال کی ہوس مانو اچھے اچھوں کی عقل پر پردے ڈال دیتی ہے۔۔۔۔اور یہی حال ملک مینشن کے لوگوں کا تھا۔۔۔۔

ثوبیہ کی آنکھوں میں وہ لمحے گھومنے لگے جب محیب نجمہ کا خیال رکھ رہا تھا۔۔۔اس کے لیے لڑ رہا تھا۔۔۔وہ سب جال تھا۔۔۔۔ریشمی مخملی جال۔۔۔۔۔جس میں پھنسنے کے بعد اس لڑکی کے پاس کچھ نہیں بچے گا۔۔۔۔

ثوبیہ کو شدید ترس آرہا تھا اس پر۔۔۔۔

وہ جان چکی تھی جس دن وہ لڑکی اس محبت کے جال میں پھنسے گی ۔۔۔۔بس۔۔۔۔وہیں سے اصل تباہی شروع ہو گی اس کی زندگی کی۔۔۔۔

اب تو وہ جیسے دل ہی دل دعا گو تھی کے نجمہ کبھی محیب اجلال ملک کی جھوٹی محبت میں گرفتار نہ ہو۔۔۔۔

اگر الٹا ہو گیا تو۔۔۔"اس کے پوچھتے ہی جازع نے گاڑی پارکنگ میں" لگائی ی۔۔۔اور الجھ کر اس کی جانب دیکھا۔۔

"کیا الٹا ہو گیا؟؟؟"

پلان۔۔۔اگر نجمہ کی جگہ الٹا محیب بھائی ی اس کی محبت میں گرفتار" ہوگ ئی ے تو؟؟۔۔۔"وہ خاصہ سیر س لہجے میں سوچتے ہوئے بولی۔۔۔

تیرا سال سے اس پر نظر رکھ رہے ہیں۔۔۔تب محبت نہیں ہوئی ی تو" اب کیا خاک ہو گی۔۔۔پھر پلوشہ کے ساتھ کیا گلی ڈنڈا کھیل رہے ہیں اتنے سالوں سے ؟۔۔آپ کی انفار میشن میں اضافہ کرتا چلوں۔۔۔وہ محیب بھائی ی کی سچی محبت ہے جس سے وہ خود شادی کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔۔۔کسی نے زبردستی نہیں کی۔۔۔ان کی منگنی۔۔۔سو پلیز۔۔۔۔اپنا دماغ فالتو ہ چلانا بند کرؤ۔۔۔۔۔۔۔میں مزید اس موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتا۔۔۔"وہ اپنی سیٹ بیلٹ کھولتے ہوئے جھنجھلا کر گویا ہوا۔۔۔

اوکے۔۔"اس کی جھنجھلاہٹ کو محسوس کرتے ہوئے۔۔وہ خاموش ہو کر"

۔۔۔اپنی سیٹ بیلٹ کھولنے لگی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

فلم دیکھانے کے بعد۔۔۔۔پلوشہ اسے ریسٹورنٹ لے گ ئی تھی۔۔۔

آرڈر دینے کے بعد پلوشہ اِدھر اُدھر نظر دوڑانے لگی۔۔۔۔

نجمہ کو محسوس ہوا جیسے وہ کسی کا انتظار کر رہی ہو۔۔۔

اچانک اس کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی ی۔۔۔

وہ نجمہ کے پیچھے دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔۔ نجمہ نے تجسس سے پلٹ کر دیکھا۔۔۔ تو ایک حسین نوجوان جو دیکھنے سے ہی کم عمر معلوم ہو رہا تھا۔۔۔ سفید شرٹ پر نیلے رنگ کا کوٹ اور پینٹ زیبِ تن کیے۔۔۔ مسکراتا ہوا انھی کی جانب آنے لگا۔۔۔۔

پلوشہ ویلکم کے لیے کھڑی ہوئی ی تو نجمہ بھی اس کے پیچھے پیچھے اپنی چی ئی ر سے اٹھی۔۔۔

ہیلو۔۔۔ نائی س ٹو میٹ یو۔۔" پلوشہ سے رسمی سلام و بات چیت کے بعد۔۔۔ وہ نجمہ کی جانب ہاتھ مصافحے کی نیت سے بڑھاتے ہوئے بولا۔۔۔

اس کی آنکھیں ستائی شی تھیں۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔" نجمہ اس کی آنکھوں کی چمک سے تھوڑا سہ اَن کمفرٹیبل فیل "
کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ نجمہ کا سر تا پاؤں جائزہ لے رہا تھا۔۔۔۔دل ہی دل اس نے اعتراف
کر لیا تھا۔۔۔کے وہ بہت خوبصورت ہے۔۔۔خاص طور پر فیگر کے اعتبار
سے۔۔۔۔

تم دونوں باتیں کرو۔۔میں محیب سے بات کر کے آتی ہوں۔۔۔وہ کب "
سے میسج کر رہا ہے۔۔۔بات نہیں کی تو ناراضگی کا سامنا کرنا پڑ جائے
گا۔۔۔" وہ نہایت صفائی سے جھوٹ بول کر۔۔۔ مسکراتی ہوئی اپنا
سیل ہاتھ میں لے کر۔۔۔باہر کی جانب چل دی تھی۔۔۔۔

تو کیا وہ میرے ساتھ ساتھ پلوشہ سے بھی میسج پر بات کر رہا تھا؟؟۔۔۔"وہ" نہیں جانتی کیوں۔۔ مگر یہ سوچ کر ہی اس کا دل اداس ہو گیا تھا۔۔۔۔

اس کے چہرے کے رنگ اداسی میں بدلتے دیکھ۔۔۔ شہریار نے مسکراتے "ہوئے کہا۔۔۔"میری کمپنی اتنی بھی بری نہیں۔۔۔

نہیں۔۔ایسی بات نہیں ہے۔۔۔"وہ مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجائے" گویا ہوئی ی۔۔۔

پلوشہ اور شہریار نے نجمہ کے سامنے ایسے ہی ظاہر کیا تھا کے وہ دونوں اس ریسٹورینٹ میں اتفاقاً ملے ہیں۔۔۔۔پھر پلوشہ دانستہ طور پر اسے شہریار کے ساتھ اکیلا چھوڑ گ ئی تھی۔۔۔۔

چلیں بیٹھتے ہیں۔۔۔"وہ چی ئی ر کو کھسکا کر بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔۔نجمہ "
نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔اور واپس اپنی جگہ بیٹھ گ ئی۔۔۔

وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے تھے۔۔۔

مجھے نہیں پتا تھا ہماری برادری میں اتنے خوبصورت لوگ بھی موجود "
ہیں۔۔۔"اس نے ستائی شی نظریں نجمہ کے حسین چہرے پر ٹکائے
۔۔۔خاصہ فدا فدا لہجے میں کہا۔۔۔

ہمم۔۔۔"اس کے تعریفی کلمات سن۔۔۔نجمہ مزید آن کمفرٹیبل محسوس "
کرنے لگی۔۔۔۔

وہ بار بار کبھی سیل کی اسکرین کو۔۔۔تو کبھی باہر کی جانب پلوشہ کو دیکھتی۔۔۔جو شیشے کے دروازے سے پار کھڑی۔۔کسی سے فون پر بات کرتی ہوئی نظر آرہی تھی۔۔۔

ایسی کیا باتیں کر رہے ہیں دونوں جو ایک گھنٹے سے ختم ہونے کا نام ہی نہیں" لے رہیں۔۔۔" وہ باہر کی جانب پلوشہ کو دیکھتے ہوئے۔۔۔جل ککڑے انداز میں خود کلامی کرنے لگی۔۔۔

اور سنائی یں۔۔۔کیا کیا شوق ہیں آپ کے؟؟" وہ ایک کے بعد ایک سوال" پوچھ کر اسے اکتاہٹ کا شکار کر رہا تھا۔۔۔

وہ بھلا کیوں کسی انجان شخص کو اپنے متعلق انفارمیشن دے۔۔۔

صرف پلوشہ کے کزن ہونے کالحاظ رکھتے ہوئے جوابات دینے لگی۔۔۔

اب یہ توحد ہورہی ہے۔۔۔کیاوہ نہیں جانتامیں پلوشہ کے ساتھ آئی ی" ہوئی ی ہوں۔۔۔کیادیکھاناچاہ رہاہے وہ مجھے؟؟۔۔۔"اب اس کی برداشت سے باہر ہونے لگی تھی۔۔۔وہ جزبز ہوکراپناپرس ہاتھ میں لے کر کھڑی ہوئی ی۔۔۔

اچانک کیاہوا؟؟۔۔۔آپ کھڑی کیوں ہوگ ئی یں؟؟"شہریار بھی اس" کے ساتھ کھڑاہوتے ہوئے۔۔۔پریشان ہوکراستفسار کرنے لگا۔۔۔

اس نے پلوشہ کاانتظار نہیں کیاتھا۔۔۔بلکے تیزی سے مین دروازے سے باہر نکل گ ئی تھی۔۔۔۔

کیاہوا؟؟۔۔۔وہ ایسے اٹھ کر باہر کیوں چلی گ ئی؟؟۔۔۔تم نے کچھ غلط" کہااس سے"اسے جاتادیکھ۔۔۔پلوشہ تیزی سے شیشے کادروازہ کھول کر واپس اندر کی جانب۔۔۔۔۔شہریار کے پاس آئی ی۔۔۔اس کے چہرے پر الجھن نمایا تھی۔۔۔ایک ابرواچکا کر پریشان لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔۔

کیاہو گیا بھ ئی ی۔۔۔مجھے بھی پتاہے کے ایک لڑکی سے پہلی ملاقعات میں" کیسے بات کرتے ہیں۔۔۔ہم ٹھیک بات کررہے تھے۔۔۔پتا نہیں اچانک کیا ہوااسے۔۔۔ناجانے کیوں ایسے اٹھ کر چلی گ ئی"وہ خود بھی الجھاہوا تھا۔۔۔اس لڑکی کے یوں اچانک اٹھ کر چلے جانے پر۔۔۔۔

پلوشہ کو سمجھ نہیں آرہاتھاوہ کیا کرے۔۔۔دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑے۔۔۔ایک دوثانیوں کے لیے کھڑی رہی۔۔۔

چلو۔۔۔میں اس کے پیچھے جاتی ہوں۔۔۔"اس نے تیزی سے کہ کر"
۔۔ٹیبل سے اپنا پرس اٹھایا۔۔۔اور باہر کی جانب چل پڑئی ی۔۔۔

کیا میں نے کچھ غلط پوچھ لیا اس سے؟؟"وہ اپنا سر نا سمجھی سے کھجاتے"
ہوئے۔۔۔خود کلامی کرنے لگا۔۔۔۔

پلوشہ نے کار میں بیٹھ کر نجمہ سے بات کرنا چاہی۔۔۔مگر وہ آنکھیں
موندیں۔۔۔سر سیٹ سے لگائی ے۔۔۔۔ایسے ظاہر کرنے لگی جیسے سو رہی
ہو۔۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

تم کیسے رہ لیتے ہو ایک کمرے میں۔۔۔میں تو دو دن میں ہی بور ہو گ ئی۔۔۔" وہ زارون کو دیکھ۔۔منہ بسورتے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔۔

عادت ہو گ ئی ہے اب۔۔" وہ اداس لہجے میں جواب دہ ہوا۔۔۔"

عادت بدلی جا سکتی ہے۔۔۔اگر تم چاہو تو۔۔۔ویسے بھی کب تک ایک کمرے میں بیٹھے رہو گے ؟؟۔۔۔میری مانو۔۔۔۔تو واپس جاب شروع کرنے کا سوچو۔۔۔اتنے ٹیلنٹڈ ہو تم۔۔۔کیوں اپنے ٹیلنٹ کو یوں ضائ ع کر رہے ہو ؟؟۔۔" وہ چائے کا کپ منہ سے ہٹاتے ہوئے۔۔۔ سنجید گی سے تجویز پیش کرنے لگی۔۔۔

تم کیا چاہتی ہو لوگ میرا مزاق اڑائیں؟؟۔۔۔ویسے بھی کون لے گا مجھ" جیسے اپاہج کو جاب پر؟؟۔۔۔" وہ خاصہ غصیلی آواز میں جواب دے کر اپنی چیئر رکھسکاتے ہوئے وہاں سے جانے لگا۔۔۔

عنابیہ سمجھ نہیں پا رہی تھی اسے کیوں لگتا ہے ہر کوئی اس کا مزاق اڑائے گا۔۔۔۔۔

یہ تو ایک حادثہ تھا۔۔۔اور حادثے تو کسی کے ساتھ بھی رونما ہو سکتے ہیں۔۔۔۔

پھر وہ خود کو کیوں لوگوں کی نظروں سے چھپا رہا تھا؟؟۔۔۔

تم ایسا کیوں سوچنے لگے ہو؟؟۔۔۔کوئی مزاق نہیں اڑائے گا" تمھارا۔۔۔اور میں تمھیں جاب ڈھونڈنے کا نہیں کہ رہی۔۔۔بلکے اپنی

جاب واپس جوائی نٹ کرنے کا کہہ رہی ہوں۔۔۔"وہ تیزی سے اسے سمجھانے کی نیت سے بولی۔۔۔۔

احسان کرنا بند کرؤ پلیز۔۔۔۔مجھے نہیں چاہیے تمھارے احسانات" ۔۔۔۔"وہ پلٹ کر۔۔۔اس کی بھوری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔آگ بگولہ ہو کر چیخنے لگا۔۔۔۔

اس کے نزدیک وہ اب اس جاب کے قابل نہیں رہا تھا۔۔۔۔سامنے بیٹھی لڑکی اپنی محبت میں اسے اس جاب پر رکھ کر احسان کر رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ ایک غیرت مند شخص تھا۔۔۔اس کے احسان تلے دب کر دم گھٹ جاتا اس کا۔۔۔۔

میں کوئی ی احسان نہیں کر رہی۔۔۔ تمھارے اسپیشل ہو جانے سے" تمھاری جاب کا کیا تعلق؟؟۔۔۔وہاں تمھاری قابلیت دیکھ کر جاب دی گ ئی تھی۔۔۔ تمھارے پاؤں دیکھ کر نہیں۔۔۔۔تم پہلے جیسے کام کر رہے تھے ویسے ہی اب کرنا۔۔۔کیوں زندگی کی طرف جانے والا ہر رستہ بند کر کے بیٹھ گ ئی ے ہو؟؟۔۔۔اس طرح تو زندگی نہیں گزرے گی ناں؟؟۔۔۔۔" وہ دیوانی اُس سے اسی کی خوشیوں و کامیابیوں کے لیے لڑ رہی تھی۔۔۔۔

وہ چاہتی تو لفظ معذور استعمال کر سکتی تھی۔۔۔وہ مانتا تھا وہ معذور ہو گیا ہے۔۔۔مانا یہ لفظ بھی دل کو گھایل کرتا۔۔ مگر اس دردناک حقیقت کو اب تسلیم کر لیا تھا اس نے۔۔۔۔ مگر سامنے بیٹھی اس لڑکی نے معذور نہیں کہا۔۔۔بلکے اسپیشل جیسے عزتدار لفظ کا استعمال کیا۔۔۔۔

اس کا معذورنہ کہنا۔۔۔زارون کے دل پر ایک گہرا اثر کر گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ بے یقینی سے اس سنہری گڑیا کو دیکھنے لگا۔۔۔۔جس کی آنکھیں درد بھری معلوم ہو رہی تھیں۔۔۔۔

کبھی کبھار اس کی آنکھیں دیکھ۔۔۔زارون کو محسوس ہوتا وہ لڑکی اس سے کہیں زیادہ تکلیف میں ہے۔۔۔۔

کوئی ی بغیر غرض کے اتنا اچھا کیسے ہو سکتا تھا؟؟؟۔۔۔جتنا وہ تھی؟؟۔۔۔زارون یہی سوچ رہا تھا۔۔۔۔

محبت بھی غرض سے خالی نہیں ہوتی۔۔۔طلب غرض ہی تو ہے۔۔۔۔۔۔۔جیسے زارون کو نجمہ کی تھی۔۔۔۔پھر وہ لڑکی کیسے بغیر

غرض کے محبت کیے جارہی تھی؟؟۔۔۔کیاوہ اسے بتانہیں چکا تھا کے اس کی زندگی کا حاصل نجمہ ہے۔۔۔۔

تو میں سمجھوں کے کل سے تم آفس واپس جوائی نٹ کر رہے ہو؟؟"وہ" پُرامید نظریں اس کے حسین وجود پر ٹکائے استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

لوگ میرا مزاق اڑائیں گے۔۔۔سوری۔۔۔مگر ابھی مجھ میں ہمت نہیں" ہے لوگوں کی نظروں کو فیس کرنے کی۔۔۔"وہ نظریں شرمندگی سے جھکائے۔۔۔اعتراف کرنے لگا کے لوگوں کی حقارت و ترس بھری نظروں سے ڈر رہا ہے۔۔۔۔

اتنے بڑے حادثے کے بعد یہ ڈر پیدا ہو جانا ایک عام بات ہے۔۔۔۔

لوگ مزاق نہیں اڑائی یں گے۔۔۔یقین جانو۔۔۔یہ ایک حادثہ"
تھا۔۔۔اور حادثے کسی کے ساتھ بھی ہو سکتے ہیں۔۔۔۔بہادر بنو
زارون۔۔۔۔مجھے دیکھو۔۔۔۔۔میرے ساتھ بھی چھوٹاسہ حادثہ پیش آگیا
ہے۔۔۔میں بھی کل آفس جب جاؤں گی توایک ہاتھ میں سہارے کے لیے
اسٹک ہو گی۔۔۔۔میں تمھیں نہیں بتارہی۔۔۔مگر میرے دل میں بھی یہ
ڈر ہے کے لوگ میرا مزاق اڑائی یں گے۔۔۔۔۔تو کیا میں لوگوں کے ڈر
سے اپنی کمپنی چھوڑ کر ایک کمرے میں بیٹھی اس پاؤں کے ٹھیک ہونے کا
انتظار کرتی رہوں؟؟۔۔۔نووئے۔۔۔۔میں لوگوں کے ڈر سے ایک کمرے
میں چھپ کر نہیں رہ سکتی۔۔۔۔اور تمھیں بھی نہیں رہنا
چاہیے۔۔۔۔بہادر بنو۔۔۔۔یہ تمھارے اندر کا خوف ہے کے لوگ مجھے
ترس بھری نظروں سے دیکھیں گے۔۔۔میرا مزاق اڑائی یں
گے۔۔۔۔۔جب تم باہر نکلو گے تو یقین جانو کوئی ی تمھارا مزاق نہیں اڑائے
گا۔۔۔بچی ترس بھری نظروں کی بات۔۔۔تو۔۔۔یہ تو تم پر ڈیپینٹ کرتا

لوگوں کی نظروں میں کیسے بن کر رہنا چاہتے ہو۔۔۔۔دنیا میں ہے کے تم ناجانے کتنی ہی اسپیشل لوگوں کی مثالیں موجود ہیں۔۔۔جنھوں نے دنیا کو مجبور کر دیا خود کو قابلِ رشک نگاہوں سے دیکھنے پر۔۔۔۔۔۔۔۔تم بھی کر سکتے ہو۔۔۔ہمت تو کرؤ۔۔"اس نے اپنی جانب سے پوری کوشش کی تھی اس کا حوصلہ بڑھانے کی۔۔۔۔

تمھیں ڈائریکٹر کس نے بنا دیا؟؟۔۔۔"چھوٹی آنکھیں کرتے ہوئے۔۔" اسے بغور دیکھ کہا۔۔۔

وہ اس سوال پر نا سمجھی سے مقابل کو تکنے لگی۔۔۔

"تمھیں تو motivational speaker ہونا چاہیے تھا۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے اپنی رائے دینے لگا۔۔۔

میرا مزاق اڑا رہے ہو تم؟؟"وہ ابھی بھی سمجھ نہیں سکی تھی وہ تعریف" کر رہا ہے یا مزاق اڑا رہا ہے۔۔۔

سچ میں۔۔تم واقعی مردہ لوگوں کے دلوں میں زندگی کی روح بھر سکتی ہو" اپنے الفاظوں سے۔۔۔۔اور یہ بہت بڑا کمال ہے۔۔۔۔۔میں ہار جاتا ہوں تم سے۔۔۔"اس خوبرو نوجوان کا اعترافِ ہار مقابل کے دل کو مسرت سے سرشار کر گیا تھا۔۔۔۔

تو۔۔۔۔۔کیا کل ہم چاروں ساتھ چلیں گے آفس؟؟"اس کے سوال پر" وہ الجھا۔۔۔

"چار؟؟"

ہاں۔۔میں۔۔۔تم۔۔۔۔تمھاری چی ئی ر۔۔۔اور میری"

اسٹک۔۔۔ہوئے ناں چار۔۔"وہ پیاری سی مسکان چہرے پر سجائے گویا ہوئی ی۔۔۔۔

جس کے جواب میں وہ بھی مسکرا دیا۔۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں داخل ہوئی ی۔۔تو وہ ستمگر موجود نہ تھا۔۔۔۔

وہ کپڑے چینج کر کے۔۔۔۔فین اون کرتی ہوئی ی بیڈ کے برابر والی دراز سے ہینڈ فری نکلنے لگی۔۔۔

وہ اس وقت اکیلے رہنا چاہتی تھی۔۔۔۔

ہینڈ فری کان میں لگا کر۔۔۔آنکھیں موند کر لیٹ گ ئی۔۔۔۔

آنکھوں سے آنسو بہے جا رہے تھے۔۔۔۔

وہ نہیں سمجھ پا رہی تھی محیب نے یہ حرکت کیوں کی؟؟۔۔۔۔

اس کے نزدیک وہ ستمگر اسے۔۔۔اس کی اوقات دیکھا رہا تھا۔۔۔کے وہ کوئی ی اہمیت نہیں رکھتی اس کی نظر میں۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

کچھ ہی دیر گزری تھی کے اسے ایک میسج ریسیو ہوا۔۔۔وہ اس کی کالج کی فرینڈ کا تھا۔۔جو اس کا حال چال معلوم کر رہی تھی۔۔۔ساتھ ساتھ اس کے اچانک غائب ہو جانے کی وجہ بھی پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

نجمہ نے محیب سے نکاح کے بعد کبھی اپنے کسی فرینڈ کے میسج کا ریپلائے نہیں کیا تھا۔۔۔جس کی وجہ سے اب اس کے دوستوں نے میسجز کرنا ہی چھوڑ دیے تھے۔۔۔۔مگر ماریہ ابھی بھی اس کے لیے فکر مند نظر آ رہی تھی۔۔۔۔

وہ اس لمحے خود کو بہت تنہا محسوس کر رہی تھی۔۔۔ایسے میں ایک پرانے دوست کا ساتھ۔۔۔کسے برا لگ سکتا ہے۔۔۔۔

وہ اپنا دل ہلکا کرنا چاہتی تھی۔۔۔کسی سے اپنا غم شیئر کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

اپنی دوست کو بتانا چاہتی تھی کے کتنا ظلم کیا ان اپنے نما ظالموں نے اُس کے ساتھ۔۔۔۔

وہ پھوٹ پھوٹ کر رونا چاہتی تھی۔۔۔۔

اس سے رہا نہ گیا۔۔۔اور ماریہ کو اپنے ساتھ ہونے والا پورا واقعہ بتانے لگی۔۔۔۔

سچے و ہمدرد دوست کی طرح اس نے پوری بات سنی۔۔۔۔اور دلاسے دینے لگی۔۔۔۔وہ اور کر بھی کیا سکتی تھی۔۔۔۔

اچانک نجمہ کو زارون کا خیال آیا۔۔۔

"کیا زارون کی شادی ہو گئی؟؟؟" اس نے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے ہوئے۔۔۔۔ڈرتے ڈرتے پوچھا۔۔۔۔

وہ واقف تھی جواب اثبات میں ملنے کے بعد وہ مزید تکلیف و کرب میں مبتلا ہو جائے گی۔۔۔ مگر پھر بھی اس ہرجائی ی کے بارے میں جاننا چاہتی تھی۔۔۔

نجمہ اپنے دل کی دھڑکنوں کو پل پل بڑھتا ہوا محسوس کر رہی تھی۔۔۔ایسا لگ رہا تھا۔۔۔ مثبت جواب ملتے ہی یہ جان اِس جسم سے جدا ہو جائے گی۔۔۔۔

سوری ڈئی یر۔۔۔۔پر مجھے اس بارے میں کوئی ی معلومات نہیں۔۔۔تم" چاہو تو میں معلوم کر سکتی ہوں۔۔۔"اس کا رپلائے پڑھ کر۔۔۔اس نے آنکھیں کرب سے بند کر لیں۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ چھوڑ دو۔۔۔جان کر اور تکلیف ہی ہو گی۔۔۔"وہ بس اپنے دل" کو بہلا رہی تھی۔۔۔۔کے شاید شادی رک گ ئی ہو۔۔۔شاید اس ہر جائی ی نے کسی اور کا ہاتھ نہ تھاما ہو اب تک۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے۔۔۔۔دل نے اسے جھنجھوڑا۔۔۔

وہ کیا کر رہی ہے؟؟۔۔۔

اگر محیب اس کے لیے مخلص نہیں۔۔تو کیا وہ اب تک مخلص ہوئی ی ہے؟؟۔۔۔

کیا اس نے کبھی محیب کو پسند کرنے کی کوشش بھی کی ہے؟؟۔۔۔۔

کیا وہ اس ہر جائی ی کی خاطر اپنے آج اور آنے والے کل کو تباہ نہیں کر رہی تھی؟؟۔۔۔

مانا محیب اچھا نہیں۔۔۔۔ مگر کیا وہ بھول بیٹھی ہے کے وہ اس کا شوہر ہے۔۔۔ قانونا اور شرعاً۔۔اور اپنے شوہر کے ہوتے ہوئے۔۔۔وہ کسی اور مرد کے لیے کیسے رو سکتی ہے؟؟؟۔۔۔۔

مانا دل پر زور نہیں۔۔۔مگر کیا اس نے اپنا سو فیصد دینے کے بعد یہ آنسو بہائے۔۔۔؟؟؟۔۔۔۔

نہیں۔۔۔"وہ آہستگی سے اپنے آگے کے بال جڑ سے پکڑتے" ہوئے۔۔۔خود کلامی کرنے لگی۔۔۔وہ واقف تھی ابھی سو فیصد کوشش نہیں کی اس نے۔۔۔۔

ماریہ سے باتیں کرتے کرتے کب رات گزری اسے خبر نہیں۔۔۔وہ تو جب دل نے جھنجھوڑا۔۔اور فجر کی آذان کانوں کی سماعت سے ٹکراتی معلوم ہوئی ی۔۔۔اسے تب احساس ہوا محیب پوری رات کمرے میں نہیں آیا۔۔۔۔

دل میں اگلا خیال یہی آیا کے اپنی منگیتر کے ساتھ ہو گا۔۔۔

یہ خیال دل کے کسی کونے میں شدید اذیت کا باعث تھا۔۔۔جسے وہ ماننا نہیں چاہتی تھی۔۔۔مگر جھٹلا بھی نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔

وہ بند دروازے کی جانب دیکھ۔۔۔۔رونے لگی۔۔۔

ماریہ سے اپنا غم شیئر کرنے کے باوجود۔۔۔جس سکون کی متلاشی تھی وہ میسر نہیں آ رہا تھا۔۔۔

وہ اِسی حالت بے چینی میں کھڑی ہوئی ی۔۔۔۔۔۔۔

اس کے پاس ایک ہی کرتا شلوار تھا لائٹ پنک رنگ کا سادہ سہ۔۔۔وہ زیبِ تن کر کے۔۔۔وضو کیا۔۔۔

پھر اپنے کمرے سے سفید دوپٹہ سر پر باندھے ہوئے نکلی۔۔۔

آج وہ پہلی بار ملک مینشن میں موجود جائے نماز کے ہال میں داخل ہوئی ی۔۔۔

وہاں کا منظر آنکھوں میں آنسو امٹ لایا۔۔۔

رقیہ بیگم اور اس کی والدہ برابر برابر میں کھڑے ہو کر فجر کی نماز ادا کر رہے تھے۔۔۔

یہ ہے اسلام کا حُسن۔۔۔۔کوئی ی امیر کوئی ی غریب نہیں۔۔۔کوئی ی کالا کوئی ی گورا نہیں۔۔۔کوئی ی اونچا کوئی ی نیچا نہیں۔۔۔

وہ رقیہ بیگم جو اس کی والدہ کے ساتھ برابری پر بیٹھ کر کھانا تناول کرنا اپنی ذلت سمجھتی ہیں۔۔۔وہ ہی رقیہ بیگم خدا کے سامنے اس کی ماں کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہی تھیں۔۔۔۔

وہ منظر جیسے دل کی گہرائی یوں تک اترا۔۔۔جب اپنی ماں کو اور رقیہ بیگم کو ایک ساتھ سجدہ ریز حالت میں دیکھا۔۔۔۔

بتائے کوئی ی۔۔۔کہاں ہے وہ غرور؟؟۔۔کہاں ہے وہ امیری؟؟۔۔۔کہاں ہے وہ ملک ہونے کا تکبر؟؟۔۔۔خدا کے آگے سب برابر ہی تو ہیں۔۔۔۔۔

وہ انھیں نم آنکھوں کے ساتھ رقیہ بیگم کے برابر میں جو جگہ خالی تھی وہاں کھڑی ہوئی ی۔۔۔۔

یہ پہلی بار تھا زندگی میں۔۔۔جو وہ اپنی دادی کے ساتھ نماز ادا کر رہی تھی۔۔۔۔

ہم جانتے ہیں دلوں کا سکون اسی (اللہ تعالی) کے ذکر میں پوشیدہ ہے۔۔۔۔پھر بھی متلاشی بنے رہتے ہیں۔۔۔۔شاید ہم خود ہی خودی کے دشمن ہیں۔۔۔

ہم اصل میں چاہت ہی نہیں رکھتے اسکی (خدا)۔۔۔۔۔اگر رکھتے تو کیونکر نہ پاتے۔۔۔۔۔

اس کی طرف سے کیا بلاوا نہیں آتا دن میں پانچ بار؟؟۔۔۔وہ ہم ہی ہیں۔۔۔جو رحمتوں سے منہ پھیرے کھڑے ہیں۔۔۔۔وہ ہم ہی ہیں جو دعوت قبول نہیں کرتے۔۔۔۔۔وہ نکمے ہم ہی تو ہیں۔۔۔۔

اس لمحے وہ خود کو شدید نکما و ذلیل محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔کیونکے یہ زندگی کی پہلی نماز تھی اس لڑکی کی۔۔۔۔

نماز پڑھنا سیکھا تھا بچپن میں عنائی زہ بیگم سے۔۔۔مگر کبھی ادا نہیں کی۔۔۔۔

یہی سبب تھا کے جب رکوع و سجود کرتی تو پاؤں میں درد محسوس ہوتا۔۔۔مگر وہ درد بھی بڑا میٹھا تھا۔۔۔۔۔

نماز میں جب پہلا سجدہ کیا۔۔۔تو پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔

وہ ایک ایسے بچے کی مانند تھی۔۔۔۔جو بڑی مشکل سے شدید دکھ درد جھیلنے کے بعد اپنی ماں سے ملی ہو۔۔۔

جب انسان تکلیف میں ہو۔۔۔تو وہ خدا کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔۔۔۔اور اس لڑکی سے زیادہ تکلیف میں کون تھا؟؟۔۔۔۔

اس کی دادی اور ماں دونوں نے سلام پھیرنے کے بعد اسے روتے دیکھا تھا۔۔۔۔

یہ پہلی بار تھا جب رقیہ بیگم کے دل میں اپنی پوتی کے لیے ہمدردی جاگی۔۔۔۔

وہ ہر سجدے میں ایسے ہی رو رہی تھی۔۔۔۔

جب سلام پھیرا۔۔۔تو ڈائی ریکٹ سجدے میں گر گ ئی۔۔۔اس بار وہ رحم مانگ رہی تھی۔۔۔رحمت مانگ رہی تھی۔۔۔اپنی مشکلوں سے رہائی ی مانگ رہی تھی۔۔۔۔

وہ نہیں جانتی کیوں۔۔۔مگر اس نے محیب کی محبت مانگی اور اپنے دل میں اُس کی طلب۔۔۔۔

بے شک تو کسی جان پر ضرورت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔۔۔۔"وہ بار بار" روتے ہوئے یہ جملہ ادا کر رہی تھی۔۔۔

لوگ تھے جو اسے تباہ کرنے کے منصوبے بنا رہے تھے۔۔۔اور ایک وہ تھی۔۔۔جو منصوبوں کے پورا کرنے پر قادر ہے (اللہ تعالی)۔۔۔اسے منا رہی تھی۔۔۔۔

اٹھاؤ اسے۔۔۔اس طرح رو رو کر ہلکان ہو جائے گی یہ۔۔"کافی دیر تک" رقیہ بیگم اور اس کی والدہ اسکے اٹھ جانے کا انتظار کرتے رہے۔۔۔ مگر وہ نہ اٹھی۔۔۔تو دادی کی سوئی ہوئی ممتا نے۔۔۔۔مانو انگڑائی لی۔۔۔۔وہ فکر مند لہجے میں عروسہ بیگم سے مخاطب ہو کر بولیں۔۔۔

فکر مند تو وہ بھی تھیں۔۔۔۔

وہ تیزی سے اسے اٹھانے آئی یں۔۔۔مگر جب اسے اٹھانا چاہا تو وہ بے ہوش ہو گئی۔۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

ڈاکٹر نی اس کا چیک۔اپ کرنے کے بعد۔۔۔ مسکراء کر "بولیں۔۔۔ "مبارک ہو۔۔۔ تم پریگننٹ ہو۔۔

ان کے الفاظ سنتے ہی شاکڈ کے مارے اس کا منہ کھل گیا تھا۔۔۔جبکے کمرے میں موجود عینی کے لب پر مسرت بھری مسکان رقصا تھی۔۔۔

میں ابھی صرف انیس سال کی ہوں۔۔۔" وہ تیزی سے احتجاجاً بولی۔۔۔"

وہ قبول نہیں کر پا رہی تھی کے وہ محیب اجلال ملک کے بچے کی ماں بننے والی ہے۔۔۔

اس ستمگر کے۔۔۔جو دوسری شادی کرنے کے لیے تیار بیٹھا ہوا ہے۔۔۔

جہاں اسے اپنے حقوق نہیں مل پا رہے تھے۔۔۔۔وہاں وہ اپنے بچے کو کہاں سے دلواتی۔۔۔۔

وہ بچہ کیا پائے گا دنیا میں آکر؟؟۔۔۔وہ یہی سوچنے لگی تھی۔۔۔۔

یک بعد دیگر فکریں اس کے ذہن میں گردش کرنے لگی تھیں۔۔۔

"ایسا کیوں لگ رہا ہے تم خوش نہیں ہو یہ نیوز سن کر؟؟"ڈاکٹرنی نے اس کے چہرے کے تاثرات پڑھتے ہوئے کہا۔۔۔

خوش؟؟۔۔۔"وہ کھوئے کھوئے انداز میں بولی۔۔۔"

ہاں خوش۔۔۔اولاد بہت بڑی نعمت ہے نجمہ۔۔۔۔تمھیں خوش ہونا" چاہیے۔۔۔۔"ڈاکٹرنی نے محسوس کر لیا تھا وہ بالکل بھی خوش نہیں ہوئی ی اپنی پریگننٹسی کا سن کر۔۔۔۔

مجھے آپ کی مدد کی ضرورت ہے ڈاکٹر۔۔۔"نجمہ نے آہستگی سے راز" داری والے انداز میں کہا۔۔۔

نو وئے۔۔۔ایسا سوچنا بھی مت لڑکی۔۔۔یہ گناہ ہے جو تم کرنا چاہتی" ہو۔۔۔ایک قتل۔۔۔وہ بھی اپنی ہی اولاد کا۔۔۔"وہ بغیر نجمہ کی پوری بات سنے۔۔۔اعتراضاً بولیں۔۔۔۔

نہیں۔۔۔آپ غلط سمجھ رہی ہیں۔۔۔۔میں ابورشن کی بات نہیں" کر رہی۔۔۔"انھوں نے نجمہ کی بات کا غلط مطلب اخذ کر لیا تھا۔۔۔جس پر وہ شرمندگی سے دوچار ہوتے ہوئے۔۔۔تیزی سے ان کی غلط فہمی دور کرنے لگی۔۔۔

تو پھر؟؟"وہ الجھ کر۔۔۔ایک ابرو اچکا کر۔۔تجسس سے استفسار کرنے" لگیں۔۔۔

میں چاہتی ہوں آپ میرے پریگننٹ ہونے کی خبر ابھی کسی کو نہ" بتائیں۔۔۔پلیز۔۔۔۔"وہ خاصہ التجائی یہ لہجے میں۔۔۔انھیں دیکھتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔

"مگر؟؟"

پلیز۔۔۔۔میں خود ٹھیک وقت آنے پر سب کو بتادوں گی۔۔۔۔مگر ابھی" نہیں۔۔۔۔"اس کا زرد پڑتا چہرہ بتا رہا تھا وہ بہت تکلیف میں ہے۔۔۔۔اس کے اصرار پر وہ اثبات میں سر ہلانے لگیں۔۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔"

ان کے کمرے سے نکلتے ہی عروسہ بیگم تیزی سے کمرے میں آئی یں۔۔۔" "خیریت؟؟۔۔کیا کہا ڈاکٹر نے؟؟۔۔

ان کے سوال پر۔۔۔عینی اور نجمہ ایک دوسرے کا چہرہ دیکھنے لگے۔۔۔۔

ڈاکٹرنی نے کہا کمزوری کی وجہ سے میں بے ہوش ہوئی ی"
تھی۔۔۔۔" نجمہ نے نظریں چوراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

جس پر وہ اس کے پاس آکر۔۔۔ بڑی محبت سے اسے اپنے سینے سے لگانے
لگیں۔۔۔۔

پلیز۔۔۔" نجمہ نے آنکھوں ہی آنکھوں میں سامنے کھڑی عینی کو"
التجائی یہ۔۔۔اِس پر یگنننٹسی کی خبر کو راز رکھنے کا کہا۔۔۔۔

اس نے بغیر ایک لمحے کی دیری کے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

عینی نجمہ کی خاص ملازمہ تھی۔۔۔ مگر وہ لڑکی اس بات سے واقف نہ تھی
کے عینی کا کام صرف خیال رکھنا یا حکم ماننا نہیں۔۔۔بلکے اس پر نظر بھی رکھنا

ہے۔۔اور اسکے پل پل کی خبر محیب اجلال ملک تک پہنچانا ہے۔۔۔۔۔اسے اسی بات کی تنخواہ دی جاتی تھی۔۔۔۔

نجمہ کی التجائی نظریں اسے مجبور کر رہی تھیں محیب سے اتنا بڑا سچ چھپانے پر۔۔۔

وہ واقف تھی جس دن محیب کو پتا چلا اس بارے میں۔۔۔وہ سب سے پہلے اُس کی گردن دبوچے گا۔۔۔۔مگر اس کے باوجود وہ نجمہ کو انکار نہ کر سکی۔۔۔۔

تم آرام کرؤ۔۔۔۔میں تمھارے لیے کچھ کھانے کے لیے لاتی ہوں۔۔۔"عروسہ بیگم کہ کر کمرے سے نکلیں تو عینی نے۔۔۔اگلے ہی لمحے کمرے کا دروازہ آہستگی سے بند کیا۔۔۔

آپ کا کیا ارادہ ہے؟؟۔۔۔مجھے بتائی یں۔۔۔شاید میں آپ کی کوئی ی مدد" کر سکوں۔۔۔"عینی کی آنکھوں میں سچائی ی تھی۔۔۔

وہ یقین کر سکتی تھی اس پر۔۔۔

کوئی ی ارادہ نہیں۔۔۔میں بس تھوڑا سہ وقت چاہتی ہوں۔۔۔تم خود بھی" جانتی ہو میرے ساتھ کیا چل رہا ہے۔۔۔۔میں تو یہی سوچ سوچ کر پاگل ہوئے جا رہی ہوں کے جب لوگ مجھ سے پوچھیں گے۔۔۔کے یہ بچہ کس کا ہے؟؟۔۔۔۔تو میں کیا جواب دوں گی۔۔۔۔کیا اِس کا باپ اسے اپنا نام دے گا دنیا کے سامنے؟؟۔۔۔اور اس کی دادی۔۔۔وہ ظالم عورت۔۔۔کیا دنیا میں آنے دے گی اِسے؟؟۔۔۔مجھے ان ظالموں سے کوئی ی اچھی امید نہیں ہے۔۔۔۔تم نہیں سمجھ سکتیں۔۔۔میں پھنس گ ئی ہوں۔۔۔۔"وہ

اپنی لمبی لمبی انگلیوں سے آگے کے بال پکڑتے ہوئے۔۔۔روہانسہ و بے بس لہجے میں بولی۔۔۔

اُس کی آنکھیں۔۔۔اُس کے کرب کا پتا دے رہی تھیں۔۔۔

آپ آرام کریں۔۔۔اللہ سب بہتر کرئے گا۔۔۔۔کون جانے۔۔۔یہی" خوش خبری ماسٹر محیب کے دل کو آپ کی جانب کھینچ لائے۔۔۔۔۔آخر کو آپ ان کے بچے کی ماں بننے والی ہیں۔۔۔۔"عینی اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔اسے دلاسہ دینے لگی۔۔۔۔۔

وہ کل پوری رات کمرے میں نہیں آیا۔۔۔تمھیں پتا ہے؟؟۔۔۔اِس کا" مطلب سمجھتی ہو تم؟؟۔۔۔اسے میری کوئی پرواہ نہیں ہے۔۔۔اور جسے میری پرواہ نہیں۔۔۔۔وہ میرے بچے کی پرواہ کیا خاک کرئے

گا؟؟۔۔۔۔۔وہ صرف دل لگی کرنے آتا ہے میرے پاس۔۔۔جیسا اس کی ماں کہتی ہے۔۔۔اور دل لگی میں مرد ذمہ داریاں نہیں اٹھاتے۔۔۔۔۔وہ مجھے اپنا نام نہیں دے رہا دنیا کے سامنے۔۔۔اِس بچے کو دے گا۔۔یہ کیسے سوچ رہی ہو تم؟؟۔۔۔۔۔پلیز اس طرح کی پُرامید باتیں کر کے میری جھوٹیں امیدیں مت جگاؤ۔۔۔۔۔"وہ غم و غصے کی ملی جلی کیفیت میں۔۔۔روتے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔۔۔

اسے محیب اجلال ملک سے کوئی ی اچھائی ی و بھلائی ی کی امید نہ تھی۔۔۔۔

اچھا آپ روئی یں مت۔۔۔آرام کریں۔۔۔آپ کو اب اپنے ساتھ ساتھ" اپنے بچے کا بھی خیال رکھنا ہے۔۔۔۔"عینی اسے آرام سے واپس بیڈ پر لیٹاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

وہ اسے لیٹا کر۔۔۔کمرے سے باہر جانے کی نیت سے چلی۔۔۔مگر اک خیال کے اچانک آجانے پر مڑ کر نجمہ کو دیکھ کہا۔۔۔"ماسٹر محیب کل رات آپ کے کمرے میں اس لیے نہیں آئے کیونکے ان کی اور پلوشہ میڈم کی لڑائی ی ہوئی ی تھی۔۔۔انھوں نے اس سے پہلے کبھی بھی پلوشہ میڈم سے اتنے غصے سے بات نہیں کی جتنی کل رات کر رہے تھے۔۔۔۔پہلی بار میں نے ان کی آنکھوں میں خون اترتا دیکھا۔۔بہت غصے کے عالم میں گھر سے نکلے تھے وہ۔۔۔ابھی تک واپس بھی نہیں آئی یں ہیں۔۔۔مجھے لگا آپ کے علم میں یہ بات ہونی چاہیے کے ماسٹر محیب پلوشہ میڈم کے ساتھ رات بھر نہیں تھے۔۔۔۔آپ بد ظن نہ ہوں ان سے۔۔۔۔شیطان کا پسندیدہ مشغلہ ہے میاں بیوی کو ایک دوسرے سے بد ظن کرنا اور آپس میں لڑوانا۔۔۔۔اچھا سوچیں۔۔۔سب اچھا ہو گا۔۔۔۔"وہ مسکرا کر آخری جملہ ادا کرتی ہوئی ی باہر چلی گ ئی۔۔۔

اچانک اتنے لووی ڈووی کپل میں لڑائی ی کیسے ہو گ ئی؟؟۔۔کل رات" تک تو دونوں کی باتیں ہی ختم نہیں ہو رہی تھیں۔۔اور پلوشہ کا چہرہ دیکھ کر تو نہیں لگ رہا تھا کے وہ محیب سے فون پر لڑ رہی ہے۔۔۔" وہ الجھ کر خود کلامی کرنے لگی۔۔۔

اسے اچھی طرح یاد تھا کے اس نے پلوشہ کو ہنس ہنس کر باتیں کرتے دیکھا تھا۔۔۔پھر اچانک لڑائی ی؟؟۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

ایک ہفتہ گزر گیا تھا مگر محیب گھر نہیں آیا۔۔۔ناشتے کی ٹیبل ہر باتوں ہی باتوں میں جازع سے معلوم ہوا وہ اپنی کسی ڈیل کے سلسلے میں نیو یارک چلا گیا ہے۔۔۔

پلوشہ بھی اسی رات اسلام آباد کے لیے روانا ہو گ ئی تھی۔۔۔

وہ جیسے اچانک آئی ی تھی ویسے ہی اچانک چلی گ ئی۔۔۔

ان دونوں کے درمیان لڑائی ی کس بات پر ہوئی ی۔۔یہ کوئی ی نہیں جانتا تھا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

نجمہ۔۔۔"وہ نماز پڑھ کر اپنے کمرے کی جانب لوٹ رہی تھی کے راستے" میں جازع نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔۔۔۔

جی؟؟" وہ ابرو اچکا کر۔۔۔اس کے چہرے پر نظر کیے۔۔۔"

یہ کون ہے؟؟۔۔۔۔" نجمہ نے پہلی بار جازع کی نگاہوں میں سختی" دیکھی۔۔۔وہ اپنے سیل کی اسکرین دیکھاتے ہوئے۔۔۔استفسار کرنے لگا۔۔۔۔۔

اس کے سیل کی اسکرین پر وہ لمحہ چمک رہا تھا۔۔۔جس میں نجمہ شہریار سے ہاتھ ملا رہی تھی۔۔۔

میں نے پوچھا کون ہے یہ؟؟" جازع اس کی خاموشی پر مزید سخت لہجے میں" بولا۔۔۔وہ بے صبرا ہوا جا رہا تھا۔۔۔

نجمہ الجھی نگاہ سے اسکرین پر تصویر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

شہریار۔۔۔"اسے آگے بولنے کا موقع ہی نہ دیا تھا مقابل نے۔۔۔۔"

"اور میں جان سکتا ہوں تم اِس سے کب سے مل رہی ہو؟؟۔۔۔"اس کے سوالات کا انداز بتا رہا تھا وہ غلط مطلب اخذ کر رہا ہے۔۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے جازع بھائی ی آپ کو؟؟۔۔۔کیسے سوال کر رہے ہیں آپ؟؟۔۔۔۔یہ شہریار ہے پلوشہ کا کزن۔۔۔۔میری اس کی ملاقعات صرف ایک بار ہوئی ی ہے۔۔۔وہ بھی محض اتفاق سے۔۔۔اور یہ تصویر اسی اتفاقی ملاقعات کی ہے۔۔۔ مگر یہ تصویر آپ کے پاس کیسے؟؟۔۔۔کیا آپ مجھ پر نظر رکھوا رہے ہیں؟؟"اپنی جانب سے بات صاف کرنے کے بعد۔۔۔اس نے پلٹ کر اب۔۔۔جازع سے سوال کیا۔۔۔۔

وہ الجھی ہوئی ی تھی۔۔۔جاننا چاہتی تھی کے جازع کے پاس یہ تصویر کہاں سے آئی ی؟؟۔۔۔اور کیوں؟؟۔۔۔

اس کے سوالات سنتے ہی ایک دو ثانیوں کے لیے جازع گڑ بڑا گیا۔۔۔۔

میں تم پر کیوں نظر رکھوں گا؟۔۔۔مجھے تو کسی نے واٹس ایپ پر بھیجی" تھی۔۔۔میں نے سوچا شاید تم محیب بھائی ی کے ساتھ خوش نہیں ہو۔۔۔اس لیے۔۔" وہ بولتے بولتے۔۔۔اپنا جملہ دانستہ طور پر ادھورا چھوڑ گیا تھا۔۔۔

خدا کا خوف کریں۔۔۔مجھے آپ سے اس طرح کی گھٹیا سوچ کی امید نہیں" تھی۔۔۔۔"جازع کے آخری جملے نشتر سے زیادہ دل خراش معلوم ہوئے اسے۔۔۔۔۔۔۔اگلے ہی لمحے اس نے غصے سے بپھر کر کہا۔۔۔۔

وہ واقعی شدید افسردہ ہوئی ی تھی جازع کے جملوں سے۔۔۔۔

گھٹیا سوچ کی کیا بات ہے اِس میں؟؟۔۔۔اگر میاں بیوی ایک دوسرے" کے ساتھ خوش نہیں ہیں تو اپنی راہیں الگ کر سکتے ہیں۔۔۔اس میں کوئی ی برائی ی نہیں۔۔۔۔کم از کم نفرتیں پروان نہیں چڑھیں گی۔۔۔۔نکاح کا مقصد خوشگوار زندگی گزارنا ہے۔۔۔ایک دوسرے سے لطف لینا ہے۔۔نہ کے ہر وقت کڑتے جلتے لڑتے اور مرتے رہنا۔۔۔۔کبھی سوچا ہے آگے کا فیوچر کیا ہے تمھارا محیب بھائی ی کے ساتھ؟؟۔۔۔"مقابل کو سوچنے یا بولنے کا موقع دیے بغیر "میں بتاتا ہوں۔۔۔تنہائی ی۔۔۔فقط تنہائی ی۔۔۔کیا تمھیں نہیں پتا وہ ہمیشہ کے لیے پلوشہ کے ساتھ اسلام آباد شفٹ ہو جائیں گے شادی کے بعد۔۔۔"وہ خاصہ جتاتے ہوئے۔۔۔۔"میں تو چاہتا ہی یہی ہوں کے تم بھاگ جاؤ یہاں

سے۔۔۔۔۔۔میں بہت بے بس تھا ماضی میں۔۔۔ تمھاری مدد نہیں کر سکا۔۔۔ مگر وعدہ کرتا ہوں فیوچر میں ایسا نہیں ہو گا۔۔۔۔میں تمھاری پوری مدد کرؤں گا محیب بھائی سے خلع لینے میں۔۔۔۔"اس نے نجمہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے اپنے الفاظوں پر یقین دلانے کی کوشش کی۔۔۔۔

کیا باتیں ہو رہی ہیں یہاں؟؟" نجمہ کچھ کہتی اس سے قبل ہی ثوبیہ نے آکر" مداخلت کی۔۔۔۔جازع نے اسکی آواز سنتے ہی نجمہ کا ہاتھ تیزی سے چھوڑا۔۔۔

نجمہ کو یہ بات تھوڑی عجیب لگی۔۔۔وہ ایسے کیوں ظاہر کر رہا تھا جیسے کوئی ی چوری کرتے پکڑا گیا ہو۔۔۔

اس کی نظر میں وہ جازع کی چھوٹی بہن جیسی تھی۔۔۔۔پھر ثوبیہ کو بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے ان کے بات کرنے یا ہاتھ پکڑنے سے؟؟۔۔۔۔

کچھ خاص نہیں۔۔۔۔جازع بھائی ی آئی یڈ یاد ے رہے ہیں کے بھاگ جاؤ۔۔"اس نے مضحکہ خیز انداز میں ثوبیہ کو دیکھ جواب دیا۔۔۔جس پر وہ بجائے ہنسنے کے جازع کی تائید میں بولی۔۔۔

ٹھیک کہ رہے ہیں تمھارے بھائی ی۔۔۔بھاگ جاؤ۔۔۔مجھے بھی یہی بہتر لگتا ہے۔۔۔"وہ پہلی بار نجمہ کو کافی سنجیدہ معلوم ہوئی ی۔۔۔اس کے لہجے میں ترس تھا جسے نجمہ چاہ کر بھی اگنور نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

اس کے لہجے کے ترس نے نجمہ کو عجیب کیفیت میں مبتلا کیا۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ شرمندہ ہو یا غصہ ؟؟۔۔۔کس مقام پر لے آیا ہے وہ ستمگر اسے۔۔۔۔کے لوگ اب اس پر ترس کھا رہے ہیں۔۔۔۔

کیوں ؟؟؟اچانک کیا ہو گیا؟؟۔۔۔محیب تو آپ کے رومانٹک ناول کے" ہیرو جیسا تھا ناں ؟؟۔۔۔" وہ اپنی شرمساری و اداسی ہنسنی میں چھپاتے ہوئے ۔۔۔استہزائی یہ انداز میں ثوبیہ سے استفسار کرنے لگی۔۔۔

نہیں۔۔۔ناول اور ریل لائف میں بہت فرق ہوتا ہے۔۔۔۔۔اتنی" اذیتیں دینے والا شخص کبھی ہیرو نہیں بن سکتا۔۔۔ہیرو رول ماڈل ہوتا ہے۔۔۔اور ایک یتیم لڑکی کو اذیت دینے والا کہاں سے رول ماڈل کا مقام پا سکتا ہے ؟؟" وہ نہایت افسردگی سے جواب دہ ہوئی ی۔۔۔

نجمہ حیرت سے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔۔

دیکھ لیا۔۔میرے ساتھ ساتھ ثوبیہ کی رائے بھی یہی ہے۔۔۔"جازع نے" موضوع دوبارا چھیڑا۔۔۔

یہ ایک اچھا موقع ہے۔۔۔ محیب بھائی یہاں موجود نہیں ہیں۔۔۔تم" بھاگ سکتی ہو۔۔۔میں تمھاری مدد کردوں گا۔۔۔تم فکر نہ کرؤ۔۔۔"جازع نے اسے پُراعتماد لہجے میں کہا۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے آپ کو؟؟۔۔۔وہ شوہر ہے میرا۔۔۔۔میں اس سے بھاگ کر" کہاں جاؤں گی؟؟۔۔اور کیوں؟؟۔۔۔۔۔"نجمہ نے خاصہ جتاتے ہوئے اعتراض کیا۔۔۔۔

(وہ شوہر ہے میرا)۔۔۔۔جازع کا ذہن تو اِس ایک ہی جملے پر اٹک کر رہ گیا تھا۔۔۔وہ ایک لمحے کی دیری کے بغیر۔۔۔ تفتیشی افسران کی طرح استفسار کرنے لگا۔۔۔ ''شوہر؟؟۔۔۔تم محیب بھائی کو اپنا شوہر مانتی ہو؟؟''

نجمہ اس کے سوال پر دو تین ثانیوں کے لیے خاموش ہو گئی۔۔۔''میں الحمدُ للہ مسلم ہوں۔۔اور ایک مسلم پابند ہوتا ہے شریعت کا۔۔۔۔۔اور شریعت کہتی ہے۔۔۔وہ میرا شوہر ہے۔۔۔۔۔۔''اس نے سادہ الفاظ میں اقرار کیا۔۔۔کے وہ اپنا شوہر مانتی ہے اسے۔۔۔۔

دیکھ لو۔۔۔ کہیں بعد میں پچھتانا نہ پڑے'' جازع اسے تکتے'' ہوئے۔۔۔نصیحت آمیز لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

کوئی ی نہیں۔۔۔پھر روتی ہوئی ی ہر بار کی طرح آخر میں آپ کے پاس" آجاؤں گی۔۔۔اس بار تو مجھے ثوبیہ بھابھی کا کندھا بھی مل جائے گا رونے کے لیے۔۔۔"وہ مضحکہ خیز انداز میں ہنستے ہوئے بولی۔۔۔۔

اس کی کھوکھلی ہنسی۔۔۔اس کا دکھ چھپانے میں ناکام ہو رہی تھی۔۔۔۔

وہ دونوں میاں بیوی افسردگی سے اس کا حسین چہرہ دیکھنے لگے۔۔۔۔جو بے تحاشہ ہنسنے کے سبب سرخ پڑھ رہا تھا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

پندرہ دن گزر گئ ے۔۔۔مگر اس ستمگر کی کوئی ی خبر نہ تھی۔۔۔

نجمہ اس کی منتظر تھی۔۔۔۔

وہ نماز پڑھنے کے علاوہ کمرے سے بالکل نہیں نکل رہی تھی۔۔۔

اس کا بی۔پی بھی لو رہتا۔۔۔

عینی اس کا پہلے سے زیادہ خیال رکھنے لگی تھی۔۔۔۔

اپنے کمرے میں اسے شدید گرمی و گھٹن محسوس ہوتی۔۔ جس کی وجہ سے وہ ہر پندرہ یا بیس منٹ بعد واش روم جا کر منہ ہاتھ دھو کر آتی۔۔۔۔

رات کافی ہو چکی تھی۔۔۔۔

وہ اپنے بیڈ پر لیٹی پریگننٹسی کے متعلق نیٹ سے معلومات لے رہی تھی کے اچانک اس کے کمرے کا دروازہ نوک ہوا۔۔۔

ثوبیہ بھابھی آپ؟؟"اس نے آہستہ سے اٹھ کر دروازہ کھولا۔۔۔تو" سامنے ثوبیہ کو دیکھ چونکی۔۔۔۔

ہاں میں۔۔۔۔ محیب بھائی ی آگ ئی ے ہیں۔۔۔"وہ مسرت بھرے" لہجے میں اسے اطلاع دینے لگی۔۔۔۔

اوو۔۔۔"نجمہ کا دل یہ سنتے ہی زور زور سے خوف کے مارے دھڑکنے لگا" تھا۔۔۔۔

جلدی سے اپنا حلیہ ٹھیک کرؤ۔۔۔وہ تھک کر آئی یں ہوں گے۔۔۔۔مرد" کو سفر کے بعد صرف اپنی بیوی چاہیے ہوتی ہے۔۔۔ سمجھیں۔۔۔"وہ مفاہمانہ انداز میں اسے سمجھاتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

جی۔۔"اس کا ذہن خوف سے مفلوج ہوئے جا رہا تھا۔۔۔اسے سمجھ نہیں" آ رہا تھا وہ محیب کو اس پر یگننٹسی کا کیسے بتائے گی۔۔اس کا کیا ری۔ایکشن ہو گا؟؟۔۔۔کیا وہ قبول کرے گا؟؟۔۔۔۔اگر قبول نہ کیا تو؟؟۔۔۔پھر وہ کیا کرے گی؟؟۔۔۔

لڑکی۔۔۔بات سنو میری۔۔۔"اس نے نجمہ کو مکمل سن حالت میں" دیکھ۔۔۔بازو سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

عورت اتنی کمزور نہیں ہوتی جتنی تم بن رہی ہو۔۔۔خاص طور پر ایک" بیوی۔۔۔جب بھاگنے کا ارادہ نہیں ہے تو پھر جم کر دیکھاؤ میدان میں۔۔۔۔۔۔ سجو سورو۔۔۔۔ لہکو۔۔۔ شرماؤ مسکراؤ۔۔۔کچھ ادائیں دیکھاؤ۔۔۔۔ملک خاندان کے شہزادے کا دل جیتنا ہے۔۔۔کوئی کھیل نہیں ہے۔۔۔۔ جتنا ممکن ہو حسن کی پری بن کر ان کی آنکھوں کے سامنے رہو۔۔۔۔ پھر میں دیکھتی ہوں بساط کیسے نہیں پلٹتی۔۔۔ نکاح کے بعد محبت خدا ڈالتا ہے دلوں میں۔۔۔بس اس کو جگانا تمھارا کام ہے۔۔۔اب جلدی کرؤ۔۔۔وہ اندر آتے ہی ہوں گے۔۔۔"ثوبیہ نے بہت سوچا تھا اِس بارے میں۔۔۔۔وہ نجمہ کی مدد کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔اسے اُس کا حق دلانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

اسے صرف ایک ہی رستہ نظر آیا تھا مدد کا۔۔۔وہ تھا بساط کا عین موقع پر پلٹ جانا۔۔۔۔

اورا گروہ نہ آیا تو؟؟" نجمہ کو کوئی امید نہیں تھی کے وہ اس کے کمرے" میں آئے گا۔۔۔

کوئی بات نہیں۔۔۔ تم چلی جانا اوپر۔۔۔۔ وہ تمھارا ہی کمرا" ہے۔۔۔ اپنے کمرے میں جانے میں کیسی شرم؟؟۔۔۔" وہ ایک آنکھ دبا کر۔۔۔ شوخی سے بولی۔۔۔

وہ ظالم ہے۔۔۔ دروازہ منہ پر بند کر دے گا۔۔۔۔" وہ واقف تھی اسکی" ستمگری سے۔۔۔۔ اس لیے تیزی سے اعتراضاً بولی۔۔۔

پاگل ہو کیا؟؟؟۔۔۔اتنے دن بعد آئی یں ہیں۔۔۔۔تھکے ہوئے" ہیں۔۔۔اور بھوکے بھی۔۔۔۔ایسے ہی موقع پر تو بیوی کی سب سے زیادہ "ضرورت محسوس ہوتی ہے مرد کو۔۔۔

پیٹ بھرا ہو گا اس کا۔۔۔نیو یارک سے آیا ہے وہ۔۔۔۔۔۔۔"وہ مفاہمانہ" طور پر۔۔دل جلے انداز میں جواب دہ ہوئی ی۔۔۔۔

نجمہ کا گمان یہی تھا کے محیب بھی اپنے باپ کی طرح عیاش شخصیت کا مالک ہو گا۔۔۔۔

یار نج۔۔۔۔ منفی سوچنا بند کرؤ۔۔۔اچھا سوچو گی تو اچھا ہو گا ناں۔۔۔چلو" اب جلدی تیار ہو۔۔۔"ثوبیہ تیزی سے بول کر۔۔۔۔وہاں سے چلی گ ئی۔۔۔

اس کا ذہن بہت الجھا ہوا تھا۔۔۔اِس حالت میں وہ کیا میک۔اپ کرتی؟؟۔۔۔

بس آئی ینے کے سامنے جا کر الجھے ذہن کے ساتھ اپنے بال بنانے لگی۔۔۔۔

آدھا گھنٹہ گزر گیا۔۔۔۔ مگر وہ ستمگر نہ آیا۔۔۔۔

پھر جیسے وہ آئی ینے میں اپنا عکس دیکھ کر۔۔۔خودی کا مزاق اڑانے لگی۔۔۔۔خودی پر ہنسنے لگی۔۔۔آہستہ آہستہ وہ ہنسی رونے میں بدلی۔۔۔۔آنکھوں سے آنسو موتی بن کر بہنے لگے۔۔۔۔پھر وہ زمین پر گر کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔

اپنے پیٹ کے مقام پر ہاتھ رکھ۔۔۔وہ زار و قطار بس روئے جا رہی تھی۔۔۔۔

ابھی وہ رو ہی رہی تھی۔۔۔۔کے دروازہ نوک ہوا۔۔۔

اپنے آنسو صاف کر۔۔۔خود کو سنبھالتی ہوئی ی دروازے کی جانب بڑھی۔۔۔

کہا تھا ناں۔۔۔ محیب بھائی ی نہ آئی یں۔۔۔تو تم چلی جانا۔۔۔"ثوبیہ" ڈپٹ والے انداز میں گھورتے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔۔۔

اگلا جملہ ادا کرنے کا موقع بھی نہیں دیا تھا اس نے۔۔۔۔

تیزی سے کھینچتی ہوئی اوپر لے جانے لگی۔۔۔۔

"یہ کیا کر رہی ہیں آپ؟؟۔۔ چھوڑئیں مجھے۔۔۔۔اس نے اور اسکی ماں نے مجھے کچرا کہ کر کمرے سے نکالا تھا۔۔۔میں اتنی ذلت کے بعد دوبارا بے غیرت بن کر اس کمرے میں نہیں جا سکتی۔۔۔۔" وہ اسے روکنے کی کوشش کرتے ہوئے۔۔۔پُر زور احتجاج کرنے لگی۔۔۔۔

"چپ۔۔۔ایک کونے میں زندگی بھر سڑنے سے بہتر ہے تھوڑا بے غیرت بن جاؤ۔۔۔ویسے بھی تمھارے ہسبینڈ ہیں وہ۔۔۔۔میاں بیوی بھی جتنے بھی مس ئی لے ہوں بستر کبھی الگ نہیں کرنا چاہیے۔۔۔یہ میری بات گراہ سے باندھ لو۔۔۔اور چپ چاپ چلو اب۔۔۔" وہ اس کے احتجاج کو خاطر میں نہ لائی۔۔۔

اسے محیب کے کمرے کے دروازے کے سامنے لا کر کھڑا کر دیا۔۔۔

"گڈ لک" مسکرا کر کہتے ہوئے اسنے دروازہ نوک کیا۔۔۔اور پھر تیزی سے دبے پاؤں وہاں سے بھاگ گ ئی۔۔۔

اسے یقین تھا وہ اپنے کمرے میں داخل نہیں ہونے دے گا اسے۔۔۔

وہ یہی سوچ کر شرمندہ ہوئے جا رہی تھی... کے اگر اسنے منہ پر دروازہ بند کیا۔۔۔تو چلو بھر پانی میں ڈوب مرنے کا مقام ہو گا۔۔۔

وہ سمجھے گا میں خود کو پیش کر رہی ہوں اس کے سامنے۔۔۔وہ مزاق اڑا کر" ۔۔دروازہ منہ پر بند کر کے چلا جائے گا۔۔۔" وہ اپنے دونوں انگوٹھوں کو ایک دوسرے سے رگڑتے ہوئے خود کلامی کرنے لگی۔۔۔ساتھ ساتھ وہ شرمساری کے مارے اپنے ہونٹ بھی چبائے جا رہی تھی۔۔۔۔

دروازہ کھلا۔۔۔تو اسنے تیزی سے نظریں جھکا لیں۔۔۔۔

مقابل کی نگاہوں کی تپش وہ اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

اس نے ایک لفظ نہ کہا۔۔۔بس دروازہ کھلا چھوڑ کر۔۔۔۔واپس اندر کی جانب چل دیا۔۔۔۔

کیادروازہ میرے لیے کھلا چھوڑا ہے؟؟" وہ آہستگی سے خود سے ہی الجھ کر" بے یقینی سے پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر تک باہر کھڑی سوچتی رہی اندر جائے یا نہیں۔۔۔۔

یہ وہ ہی کمرہ تھا جس سے اسے کچرا کہ کر نکالا تھا ماں بیٹے نے۔۔۔۔اتنی تذلیل کے بعد واپس اس کمرے میں جانا۔۔۔وہ بھی خود سے۔۔۔اسے بے غیرتی معلوم ہو رہا تھا۔۔۔

نہیں۔۔وہ سمجھے گا میں مری ی جا رہی ہوں اسکے لیے۔۔۔۔آنا اسے" چاہیے تھا مجھے لینے۔۔۔۔چلو ایک وقت مجھے لینے نہ آتا۔۔۔جیسے ہر رات حق سے میرے کمرے میں آکر رہتا تھا ویسے ہی آجاتا۔۔۔" وہ جتنا سوچ رہی تھی اتنا ہی اس کا دل کمرے اور کمرے والے سے بھاگ رہا تھا۔۔۔۔

انھی سوچوں میں اسکی نظر اپنے پیٹ کے مقام پر گ ئی۔۔۔

مجھے یہ بھولنا نہیں چاہیے میرے ساتھ اب ایک اور جان وابستہ ہے۔۔۔جسے اپنے باپ کا نام چاہیے دنیا میں آنے کے بعد۔۔۔" وہ لڑکی پوری زندگی اپنے والد کی شفقت و محبت کے لیے ترسی تھی۔۔۔

وہ واقف تھی ایک بچے کی زندگی میں باپ کی اہمیت کیا ہوتی ہے۔۔۔۔

دنیا کا ہر کھلونا اپنا ہے جب باپ ساتھ ہے۔۔۔

نجمہ شاید کبھی نہ جھکتی۔۔۔۔مگر ایک بچے کی ماں جھکی۔۔۔۔

عورت بڑی قربانیاں دیتی ہے اپنی اولاد کی خاطر۔۔۔۔نہ پوچھو کیا کیا ستم برداشت کر جاتی ہے ہنستے ہنستے۔۔۔۔

اسکی آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے۔۔۔وہ اپنی انا اور عزت کو سائیڈ میں رکھ کر۔۔۔کمرے میں داخل ہو گئی۔۔۔۔

وہ اندر آئی ی۔۔تو محیب اپنا سارا سامان سمیٹ کر دوسرے پورشن کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

اس نے ایک بار بھی اس لڑکی کی جانب نگاہ نہ کی۔۔۔

اس نے دوسرے حصے میں جاتے ہی شیشے کا دروازہ بند کر لیا تھا۔۔۔۔جو نجمہ کو سخت ناگوار گزرا۔۔۔۔

کمرے کی ساری لائی ٹس اون تھیں۔۔۔جس کے سبب وہ شیشے کے آر پار محیب کو لیپ ٹائی پ پر کام کرتا دیکھ رہی تھی۔۔۔

پہلے تو وہ اجنبیوں کی طرح بیڈ پر بیٹھ گ ئی۔۔۔اس کے پاؤں بیڈ سے نیچے لٹک رہے تھے۔۔۔۔

وہ بہت دیر تک ایسے ہی بیٹھی رہی۔۔۔یہاں تک کے اس کے پاؤں سن ہونے لگے۔۔۔

تھوڑی دیر اور گزری تو اسے نیند کے جھونکے آنے لگے۔۔۔۔

اے۔سی کے سبب اسے سردی بھی لگ رہی تھی۔۔۔

پاؤں جب مکمل سن پڑ گ ئی ے تو مجبورا اس نے بیڈ پر بچھا کر۔۔۔سیدھے کیے۔۔۔۔۔

مجھے آنا ہی نہیں چاہیے تھا۔۔"وہ کڑتے ہوئے بولی۔۔۔"

اچانک اسے نیند کا ایک زبردست جھونکا آیا۔۔۔اور وہ نیند کے خمار کو مزید خود پر غالب آنے سے نہ روک سکی۔۔۔۔

جب آنکھ کھلی۔۔۔تو اس نے خود کو بغیر کمبل اور تکیے کے سردی میں ٹھٹھرتا ہوا پایا۔۔۔

یہ پہلی بار ہوا تھا کے اس کی آنکھ کھلی اور محیب اس کے پاس نہیں تھا۔۔۔ورنہ ہر بار خود کو اس ستمگر کی باہوں کے حصار میں جکڑا ہوا پاتی تھی وہ۔۔۔۔

اس کی باہیں تکیے کا کام سرانجام دیتی تھیں۔۔۔مگر آج وہ باہیں نہیں تھیں اس کے سر کے نیچے۔۔۔۔

کسی کے اتنے ناز اٹھاؤ۔۔۔اسے اپنا عادی بناؤ۔۔۔اور پھر اچانک چھوڑ دو۔۔۔۔یہ کہاں کا انصاف ہے؟؟۔۔۔۔

اس نے نظریں اب سامنے پورشن کی جانب کیں۔۔۔صوفے پر وہ ستمگر سوتا ہوا نظر آیا۔۔۔۔

اس ستمگر نے پہلے کبھی بستر الگ نہیں ہونے دیا۔۔۔خاص طور پر ایک کمرے میں رہتے ہوئے۔۔۔پھر آج کیوں؟؟۔۔۔وہ الجھی۔۔۔۔

آہستگی سے اٹھی۔۔۔ناجانے دل میں کیا سمائی ی۔۔۔شیشے کا دروازہ کھولا۔۔۔اور اس کے پاس جا کر۔۔۔پاؤں کے پاس بیٹھ گ ئی۔۔۔۔

وہ واقعی بڑا خوبصورت تھا۔۔۔

سوتے ہوئے بھی قیامت ڈاہ رہا تھا وہ ستمگر۔۔۔اس کی روشن چوڑی پیشانی ۔۔۔۔پیشانی پر آتے کچھ کالے سلکی بال۔۔۔۔کھڑی ناک۔۔۔عنابی ہونٹ۔۔۔سفید برف جیسی رنگت۔۔۔کلین شیو۔۔۔

بہت چارمنگ پرسنیلٹی تھی اسکی۔۔۔۔

یقیناسوتے ہوئے اس نے کوئی ی کوشش نہ کی ہو گی خوبصورت لگنے کی۔۔۔مگر وہ پھر بھی لگ رہا تھا۔۔۔۔

اس کا حسین چہرہ سوتے ہوئے بہت معصوم سہ لگا نجمہ کو۔۔۔

شیشے کی میز پر ساری فائلز کھلی رکھی تھیں۔۔۔جنھیں دیکھ۔۔۔اندازہ ہو رہا تھا کے کام کرتے کرتے سو گیا ہے۔۔۔۔

وہ فائی لز بند کرنے لگی۔۔۔۔۔

کے اچانک ایک فائی ل میں موجود ایک ڈاکومنٹ پر اسکی نظر پڑئی ی۔۔۔وہ پراپرٹی ٹرانسفر کے ڈاکومنٹس تھے۔۔۔

وہ پڑھتی۔۔۔اِس سے قبل ہی کسی نے اس کے ہاتھ سے بجلی کی رفتار سے فائل چھینی۔۔۔۔

حملہ اتنا اچانک تھا کے چونک کر اپنے برابر میں موجود شخص کو دیکھنے لگی۔۔۔

اگلے ہی لمحے مقابل کی شارپ نگاہیں اسے خود پر انگارے برساتی معلوم ہوئی یں۔۔۔

اس نے منہ سے ابھی بھی ایک لفظ نہ کہا۔۔۔

تیزی سے اپنا سامان سمیٹ کر۔۔۔اٹھ کر باہر کی جانب چل دیا۔۔۔

صرف ڈاکومنٹس ہی تو پڑھ رہی تھی۔۔اس میں اتنا غصہ ہونے والی کیا" بات تھی؟؟" نجمہ نا سمجھی سے اسکے جانے کے بعد۔۔۔۔منہ بسورتے ہوئے بولی۔۔۔۔

اس کا بی۔پی لو رہتا۔۔۔جس کی وجہ سے اسے نیند بہت آنے لگی تھی۔۔۔محیب کے جانے کے بعد وہ وہیں لیٹ گ ئی۔۔۔

تھوڑی ہی دیر لگی۔۔۔۔کے وہ دوبارا نیند کی وادیوں میں اتر گ ئی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

نج کی طبیعت میرے جانے کے بعد خراب ہوئی ی تھی کیا؟؟"وہ"
لائی بریری میں تھا۔۔۔جب عینی کو بلا کر نجمہ کی طبیعت کے متعلق استفسار
کیا۔۔۔۔

اس کی شارپ نگاہیں عینی کو خوفزدہ کر رہی تھیں۔۔۔اس کی پیشانی پر پسینہ
جھلکنے لگا

"آپ کے جانے کے دوسرے دن وہ بے ہوش ہو گ ئی یں تھیں۔۔۔"

ڈاکٹر کو چیک۔اپ کروایا؟؟"اس نے اپنی بھرم دار آواز میں اگلا سوال"
کیا۔۔۔

جی... کروایا تھا ماسٹر۔۔۔۔ڈاکٹر نے کہا کمزوری کی وجہ سے۔۔"وہ"
مزید بولتی اِس سے قبل ہی محیب نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔

صرف کمزوری؟؟۔۔۔"اس نے ایک ابرو اچکا کر تفتیشی افسران کی"
طرح پوچھا۔۔۔

جی جی۔۔۔دوائی دی ہے طاقت کی۔۔۔"وہ ڈرے ڈرے لہجے میں"
جواب دہ ہوئی۔۔۔

ہمم"اس نے ہاتھ کے اشارے سے جانے کا کہا۔۔۔"

لائبریری سے باہر آکر جیسے جان میں جان آئی تھی عینی کے۔۔۔۔

میں نے جھوٹ نہیں کہا۔۔۔بس آدھا سچ کہا۔۔۔"وہ جیسے اپنے نفس کو" خود ہی مطمئن کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔کے اس نے اپنے مالک سے جھوٹ بول کر غداری نہیں کی۔۔۔۔

جبکے محیب اس کے جواب سے مکمل طور پر مطمئن نہیں ہوا تھا۔۔۔۔

اس نے پہلی ہی نگاہ میں اپنی بیوی کے زرد پڑتے چہرے سے بھاپ لیا تھا کے اسکی طبیعت ٹھیک نہیں۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

دو دن گزر چکے تھے۔۔۔۔مگر مقابل نے ایک بار بھی اس کی جانب نہ دیکھا

۔۔۔۔

وہ گھر بھی لیٹ آتا۔۔۔۔

فریش ہوتے ہی پورا آفس جیسے کمرے میں ہی کھول کر بیٹھ جاتا۔۔۔۔

وہ دل ہی دل کڑ رہی تھی۔۔۔ مگر خاموش تھی۔۔۔۔

او۔۔۔ تم تو بڑی بے غیرت ہو لڑکی۔۔۔۔ اتنا ذلیل کر کے نکالنے کے بعد" بھی۔۔۔۔ پھر سے اِس کمرے میں چلی آئی یں۔۔۔" رات کے وقت دروازہ نوک ہوا۔۔۔ تو اس نے آہستگی سے بیڈ سے اٹھ کر دروازہ کھولا۔۔۔ مبشرہ بیگم اسے کمرے میں دیکھ۔۔ بری طرح چونکیں۔۔۔۔ انھیں علم نہیں تھا کے نجمہ محیب کے کمرے میں دو دن سے رہ رہی ہے۔۔۔۔ جو آگ سینے میں بھڑکی تھی اُس لڑکی کو اپنے بیٹے کے

کمرے میں دیکھ۔۔۔اسی آگ کو اپنے لفظوں میں بھر کر اسے جلانے لگیں۔۔۔۔

ان کے جملے سخت تذلیل آمیز تھے۔۔۔۔۔ نجمہ نے اپنے دل کو چھلی ہوتا پایا۔۔۔۔

پہلے محیب کا عجیب رویہ۔۔۔۔پھر اس کی ماں کا ذلیل کرنا۔۔۔وہ لڑکی کیا کیا برداشت کرے؟؟۔۔۔

امی حضور۔۔۔"اچانک پیچھے سے رعب دار آواز آئی ی۔۔۔جس پر وہ" دونوں اس وجیہہ مرد کی جانب متوجہ ہوئی یں۔۔۔جو انھی کی جانب لمبے قدم لیتے ہوئے آرہا تھا۔۔۔

کوئی ی کام تھا آپ کو؟؟"اس نے آتے ہی نجمہ کا بازو پکڑ کر۔۔۔خود سے" لگا کر کھڑا کیا۔۔۔اس کا عمل بتانے کے لیے کافی تھا مبشرہ بیگم کو۔۔۔کے وہ لایا ہے اسے۔۔۔۔اس نے لاپرواہی سے اپنی والدہ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔۔۔

ہاں مجھے ایک ضروری بات کرنی تھی۔۔۔۔مجھے لگا تم اکیلے ہو گے تو بات" کرلوں گی۔۔ مگر اب نہیں کر سکتی۔۔۔"انھوں نے نجمہ کو چبھتی ہوئی ی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے۔۔۔۔محیب کو جواب دیا۔۔۔

ہمم۔۔۔"اس نے فقط اثبات میں سر ہلایا۔۔۔"

مبشرہ بیگم کھا جانے والی نگاہوں سے نجمہ کو گھورتے ہوئے وہاں سے چلی گ ئی یں۔۔۔

ان کے جاتے ہی نجمہ نے اپنا بازو ایک جھٹکے سے اس کی قید سے آزاد کیا۔۔۔

اور باہر کی جانب جانے لگی۔۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔مجھے باہر جانا ہے۔۔۔۔ہاتھ ہٹاؤ۔۔۔" وہ دروازہ کھولنے ہی" لگی تھی طیش کے عالم میں۔۔۔کے محیب اس سے پہلے دروازے کے لاک پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

وہ اچھی طرح واقف تھا مبشرہ بیگم کی کڑوے طعنے سننے کے بعد۔۔۔وہ ایک لمحہ بھی اب کمرے میں نہیں رکے گی۔۔۔۔

میں نے کہا محیب ہاتھ ہٹاؤ۔۔۔مجھے اپنے کمرے میں جانا ہے۔۔۔"وہ" نہیں چاہتی تھی کے اُس بے رحم شخص کے سامنے روئے۔۔ مگر آنسوؤں پر اس کا زور نہیں چل پا رہا تھا۔۔۔وہ موتی بن کر فرش پر گرنے لگے تھے۔۔۔اس بار وہ لڑکی چیختے ہوئے بولی۔۔۔

تمھیں سنائی دیتا کیا؟؟۔۔۔میں نے کہا ہاتھ ہٹاؤ اپنا۔۔۔"اپنے" ہاتھوں سے اسکے ہاتھ لاک سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہوئے۔۔ جز بز ہو کر بولی۔۔۔

مانا ایک لفظ منہ سے ادا نہیں کر رہا تھا۔۔۔ مگر اسے جانے بھی نہیں دے رہا تھا۔۔۔

نجمہ کی آنکھیں غم و غصے سے سرشار تھیں۔۔۔

تم چاہتے کیا ہو آخر؟؟۔۔۔" وہ تھک چکی تھی ہمت آزمائی ی کرتے" کرتے۔۔۔ علم تھا نہیں جیت سکتی اس ستمگر سے۔۔۔ بلا آخر ہاتھ لاک سے ہٹا کر۔۔۔ دنیا جہاں کی نفرت و کدورت اپنی سیاہ نشیلی آنکھوں میں سموتے ہوئے۔۔۔ اُسے دیکھ۔۔۔ ہار ماننے والے انداز میں استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

اس وجیہہ مرد کی نیلی حسین آنکھوں میں نجمہ کو جواباً شدید غصہ جھلکتا نظر آیا۔۔۔

وہ اپنے ہونٹ بھینچ رہا تھا۔۔۔ جیسے کچھ کہنا چاہتا ہو۔۔۔ مگر ضبط کر رہا ہو۔۔۔

اس نے ہر بار کی طرح کوئی ی جواب نہ دیا۔۔۔۔

وہ وہیں بیٹھ کر۔۔۔اپنا حسین چہرہ گھٹنوں سے لگائے۔۔بچوں کی طرح بلک بلک کر رونا شروع ہو گئی تھی۔۔۔۔

جب اسے اطمینان ہو گیا کے وہ ہار مان چکی ہے۔۔۔تو بغیر کچھ کہے۔۔۔واپس اندر کی جانب چل دیا۔۔۔۔

نجمہ سمجھ نہیں پا رہی تھی آخر چاہتا کیا ہے یہ شخص؟۔۔۔

کیوں اتنا عجیب رویہ رکھ رہا اس کے ساتھ؟۔۔۔

پہلے تو بات بھی کر لیتا تھا۔۔ مگر اب تو حالات اتنے بد تر ہیں۔۔۔کے ایک لفظ منہ سے ادا نہیں کرتا۔۔۔دیکھتا تک نہیں اس کی جانب۔۔۔۔

ایسا لگنے لگا تھا جیسے کوئی ی سزا دے رہا ہو۔۔۔

دو دن سے وہ صوفے پر سو رہا تھا۔۔۔۔

اسے اپنا آپ اِس کمرے میں فضول لگنے لگا تھا۔۔۔جب اسکا شوہر ہی اسے اہمیت نہیں دے رہا تھا تو اس میں رہنے اور دوسروں کے طعنے سننے کا کیا مطلب؟؟۔۔۔۔

وہ اپنا رشتہ سدھارنے کی اپنی جانب سے مکمل کوشش کر رہی تھی۔۔۔مگر صرف اسکی کوششوں سے سب کچھ تو ٹھیک نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ دو دن میں ہی ہار مان چکی تھی۔۔۔اسے لگا وہ پتھر سے سر ٹکرا رہی ہے۔۔۔۔۔

مقابل اسے جتنا اگنور کرتا۔۔۔اسے اپنا آپ اتنا ہی کمتر و ذلیل محسوس ہوتا۔۔۔کیونکے اس کے نزدیک بے وقوفی کی تھی اس نے۔۔۔خود چل کر کمرے میں آنے کی۔۔۔۔اس کے سامنے پیش ہونے کی۔۔۔اس کے سامنے جھکنے کی۔۔۔

وہ کام سے فارغ ہو کر جب واپس بیڈ روم میں آیا تو اس لڑکی کو اسی حالت میں سر جھکائے روتے ہوئے پایا۔۔۔جس حالت میں چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔

شدید غصہ تھا اس لڑکی پر اسے۔۔۔اتنا کے شکل تک نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔

مگر جب وہ خود دروازے پر آئی ی تو ہمت نہ ہوئی ی کے واپس لوٹائی ے۔۔۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی اپنے دل کو فکر مند پا رہا تھا اس لڑکی کے لیے۔۔۔۔

مگر پھر دل پر جبر کیا۔۔۔اور واش روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

جب واپس آیا۔۔تو بھی وہ لڑکی اسی حالت میں تھی۔۔۔

پھر تو جیسے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا۔۔۔۔

تیزی سے اسکی جانب آکر۔۔۔باہوں کے حصار میں جکڑ کر۔۔۔برائیڈل اسٹائی ل میں اٹھایا۔۔۔۔

کیونکے وہ خوبرو نوجوان اچانک آیا تھا۔۔۔اس لیے بری طرح چونکی۔۔۔

دونوں کی آنکھیں ملیں۔۔۔۔دونوں میں ہی شدید خفگی تھی۔۔۔

اپنی منگیتر کا غصہ مجھ پر کب تک نکالتے رہو گے؟؟؟" وہ بیڈ پر آہستگی سے بیٹھا کر۔۔۔جانے ہی لگا تھا۔۔۔کے نجمہ کے غصے میں کیے جانے والے سوال نے اس کے قدم روکے۔۔۔

جب تک تمھیں احساس نہ ہو جائے کے تم نے ناجائی زفائی دہ اٹھایا میرے" بھروسے کا۔۔۔"اس نے پلٹ کر۔۔۔اس کی سیاہ نشیلی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔خاصہ جتاتے ہوئے کہا۔۔۔

اس کے لہجے میں شدید غصہ جھلک رہا تھا۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔کیا مطلب ہے تمھارا؟؟"اس کی بات سنتے ہی وہ الجھ کر" بولی۔۔۔

وہ اٹھنا چاہتی تھی مگر اس کے پاؤں ساتھ نہیں دے رہے تھے۔۔۔جب سے وہ پریگننٹ ہوئی ی تھی اس کے پاؤں ایک جیسی صورت پر پانچ سے دس منٹ رہنے پر بھی سن پڑ جاتے۔۔۔اور اسے محسوس ہوتا جیسے پیروں میں سوئی یاں چبھنے لگی ہوں۔۔

وہ اپنا بالکل بھی خیال نہیں رکھ رہی تھی۔۔۔جس کے سبب اس کا سفید چہرہ زرد پڑنے لگا تھا۔۔۔

تم اچھی طرح واقف ہو نجمہ۔۔۔کے میرا کیا مطلب ہے۔۔۔"اس نے" آج نج نہیں کہا۔۔۔بلکے پورا نام لیا۔۔۔مانا یہ چھوٹا سہ عمل تھا۔۔۔پھر بھی اسے محسوس ہوا۔۔۔جیسے اس نے غصے میں خود سے دور کیا ہو۔۔۔۔

نہیں۔۔مجھے نہیں پتا۔۔۔۔"وہ واقعی نہیں سمجھ پا رہی تھی وہ کس بارے" میں بات کر رہا ہے۔۔۔۔۔

۔۔۔تو کیا تم شہریار سے نہیں ملیں؟؟؟"یہ سوال کرتے وقت اس کا سفید" چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑ چکا تھا۔۔۔وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔اس کے

چہرے پر اپنی غصیلی نگاہیں جمائے۔۔۔ایک ابرو اچکا کر۔۔۔ تفتیشی انداز میں استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

شہریار؟؟" وہ الجھی۔۔۔۔"

اس کی نظر میں وہ ایک اتفاق تھا محض۔۔۔جو اس کی اور شہریار کی ملاقعات ہوئی ی۔۔۔اس میں بھروسہ توڑنے کی بات کہاں سے آگ ئی؟؟۔۔۔وہ سمجھ نہیں سکی تھی اب تک۔۔۔۔

شہریار سے ملاقعات محض اتفاقی تھی۔۔۔اگر تم مجھ پر نظر رکھوا رہے" ہو۔۔۔اور اِسے بھروسہ کرنا کہتے ہو۔۔۔تو میرے نزدیک ہمارے رشتے میں کچھ ہے ہی نہیں جسے بچانے کی کوشش کی جائے۔۔۔کیونکے میاں بیوی سب سے پہلے ایک دوسرے پر بھروسہ کرنا سیکھتے ہیں۔۔۔جبکے تم مجھ پر نظر

رکھواتے ہو۔۔۔"وہ شدید رنجیدہ لہجے میں کہہ رہی تھی۔۔۔اس کی آنکھیں محیب کو خود سے شکوہ کرتی معلوم ہوئی یں۔۔۔

وہ تاب نہ لا سکا۔۔۔۔اسکی شکوہ بھری نظروں کا۔۔۔۔

وہ کتنے دنوں سے اسی بات کو لے کر غصے سے پاگل ہوئے جا رہا تھا۔۔۔خود کو بھی سزا دے رہا تھا اور اس نازک جان کو بھی۔۔۔۔۔۔۔مگر جب اپنے ملزم کے روبرو ہوا۔۔۔تو خبر ہوئی ی۔۔۔غصہ بے وجہ ہی تھا۔۔۔۔

اور یہی تو ہوتا ہے۔۔۔ہم غلط فہمیاں خود سے ہی پال لیتے ہیں۔۔۔بجائے بیٹھ کر آمنے سامنے بات کرنے کے۔۔۔۔۔

پھر خود بھی اذیت اٹھاتے ہیں اور اپنے ماتحت کو بھی اس سے دوچار کرتے ہیں۔۔۔۔

دل ہی دل اعتراف کیا۔۔۔کے غلطی اس کی اپنی تھی۔۔۔۔

اگر اس لڑکی کے دل میں ذرا بھی چور ہوتا تو وہ یوں آنکھوں میں آنکھیں ڈال جواب نہ دیتی۔۔۔

اس نے مزید کچھ بھی نہ کہا۔۔۔کہنے کو کچھ باقی بھی تو نہ رہا تھا۔۔۔۔

"تمھارا چشمہ کہاں ہے؟؟۔۔۔۔جب سے میں آیا ہوں ایک بار بھی مجھے تمھاری آنکھوں پر نظر نہیں آیا؟؟"یکدم اس نے موضوع تبدیل کیا۔۔۔اس کا لہجہ اب کافی نرم معلوم ہو رہا تھا۔۔۔

نجمہ حیرت سے اس کا چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔۔

"کچھ پوچھ رہا ہوں نج؟؟؟" اس بار جب جملہ ادا کیا۔۔۔تو اپنی عادت کے مطابق صرف نج کہا۔۔۔وہ مانے یا نہ مانے۔۔مگر دل کے کسی کونے میں وہ اعتراف کرتی تھی۔۔۔اسے اپنائیت بھرا لگتا تھا اس ستمگر کا نج کہہ کر مخاطب کرنا۔۔۔۔

"وہ ٹوٹ گیا ہے۔۔۔" وہ لاپرواہی سے بولی۔۔۔"

"تو دوبارا بنوایا نہیں جا سکتا؟؟۔۔۔۔" وہ اس بار ذرا سختی دیکھانے لگا۔۔۔۔"

تم اچانک کیا جتانے کی کوشش کر رہے ہو؟؟۔۔۔یہ کے۔۔۔بڑی فکر" ہے تمھیں میری؟؟؟۔۔۔۔"وہ خاصہ چڑتے ہوئے۔۔طنزیہ گویا ہوئی ی۔۔۔

تمھاری فکر کسے ہے؟؟۔۔۔مجھے تو میرے بچے کی ہے۔۔۔۔جس حساب" سے تم روتی دھوتی رہتی ہو۔۔۔۔۔یقینا میری اولاد نے نابینا ماں ہی پانی ہے۔۔۔۔۔اوپر سے چشمہ لگانے میں بھی کاہلی کا مظاہرہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اس کا دیا طنزیہ جواب۔۔۔۔نجمہ کے کان کھڑے کر گیا تھا۔۔۔۔

تمھیں کیسے پتا؟؟"وہ حیرت سے بے ساختہ ہی پوچھ اٹھی تھی۔۔۔۔"

کیاوہ بھولی لڑکی واقعی یہ سمجھ بیٹھی تھی کے اتنی بڑی بات وہ محیب اجلال ملک سے چھپا کر رکھ سکتی ہے۔۔۔۔

اس نے جواب نہ دیا تو وہ لڑکی خوف کے مارے اپنے نیچے کے ہونٹ چبانے لگی۔۔۔۔

اسے پتا کیسے چلا؟؟؟۔۔۔۔اس وقت یہ سوال اہمیت کا حامل نہیں تھا۔۔۔

اہمیت اِس بات کی تھی کے آگے کا وہ کیا پلان رکھتا ہے؟؟؟۔۔۔۔

میں تھک گیا ہوں۔۔۔۔اگر تم اَن کمفرٹیبل نہ ہو۔۔۔تو تمھارے ساتھ" سو جاؤں؟؟" نجمہ کو لگا شاکڈ کے مارے اس کا دل بند ہو جائے گا

آج۔۔۔ محیب اجلال ملک اس سے اجازت مانگ رہا ہے برابر میں سونے کی۔۔۔۔وہ کھلی آنکھوں سے خواب دیکھ رہی تھی کیا؟؟۔۔۔

اسے لگا۔۔اس کے کانوں کی سماعت اسے دھوکا دے رہی ہیں۔۔۔یہ کیسے ممکن تھا۔۔۔کے وہ ستمگر اجازت لے کر قریب آئے؟؟۔۔۔

مگر وہ ستمگر یہ ناممکن عمل بھی ممکن کر رہا تھا۔۔۔

تمھاری مرضی۔۔۔۔۔" وہ فقط اتنا جواب دے کر۔۔۔ تیزی سے بیڈ پر" لیٹ گ ئی۔۔۔اور کمبل سے اپنے حسین چہرے کو کور کر لیا۔۔۔

وہ سوچ میں پڑھ گ ئی تھی۔۔۔ محیب نے ایسی کوئی ی بات نہیں کی جس سے محسوس ہو کے اسے کوئی ی اعتراض ہے۔۔۔۔

بلکے الٹا۔۔۔اس کا مزید خیال رکھ رہا تھا۔۔۔

مگر وہ دل ہی دل افسردہ بھی ہوئی ی کیونکے مقابل نے خوشی و مسرت کا ذرا بھی اظہار نہ کیا تھا۔۔۔

محیب نے بھی ایک لمحے کی دیری کے بغیر بیڈ کا رخ کیا۔۔۔۔

آج وہ تھوڑا فاصلہ رکھ کر سویا۔۔۔۔

مانا اس نے منہ سے نہ کہا۔۔۔ مگر اس کا عمل از خود بتا رہا تھا۔۔۔۔کے وہ نہیں چاہتا تھا کے اس کے ہاتھ پاؤں سے انجانے میں ہی صحیح اس کی بیوی کو کوئی ی تکلیف پہنچے۔۔۔۔

وہ بہت تھکا ہوا تھا۔۔۔ نجمہ کی جانب کروٹ لے کر۔۔۔۔آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔ نیند نے بھی اسے فوراہی اپنی آغوش میں لے لیا۔۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

کہاں؟؟۔۔۔"وہ فجر کی نماز ادا کرنے جارہی تھی۔۔۔ جیسے ہی اس نے" دروازہ کھولا۔۔۔ محیب کی آنکھ کھل گ ئی۔۔۔اس کی نیلی آنکھوں میں نیند کا خمار تھا۔۔۔وہ اپنا سر تھوڑا تکیے سے اونچا کر۔۔۔۔۔ نجمہ کو دیکھتے ہوئے۔۔۔۔ایک ابرو اچکا کر پوچھنے لگا۔۔۔۔

نماز پڑھنے۔۔۔۔"وہ مختصر جواب دے کر مڑنے لگی۔۔۔"

ویٹ۔۔۔تمھیں ڈاکٹر نے نہیں بتایا اسٹارٹ کے مہینوں میں سیڑھیاں" زیادہ چڑتے واترتے نہیں ہیں۔۔۔تم کمرے میں ہی نماز پڑھو۔۔۔"اس نے آخری جملہ حاکمانہ انداز میں ادا کیا۔۔۔۔

نجمہ کو محسوس ہوا جیسے پرواہ کر رہا ہو اس کی۔۔۔خیال رکھ رہا ہو اسکا۔۔۔۔

وہ بغیر کسی جواب کے دروازہ بند کر کے واپس اندر آگئی۔۔۔

تم بھی نماز پڑھ لو۔۔۔اٹھ تو ویسے بھی گئی ہے ہو۔۔۔"جانماز بیڈ کے" پاس بچھاتے ہوئے۔۔۔اسے دعوت دینے لگی۔۔۔

نہیں۔۔۔مجھے بہت نیند آرہی ہے۔۔۔"وہ کہہ کر کمبل منہ پر ڈالنے" لگا۔۔۔

شرم آنی چاہیے۔۔۔ نماز کا وقت ہے اور سو رہے ہو۔۔۔" وہ تیزی" سے بول کر اسے شرمندہ کرنے لگی۔۔۔

جس پر اس نے کمبل منہ سے ہٹا کر۔۔۔ چھوٹی آنکھیں کر کے اسے گھورا۔۔۔

میں ڈرتی نہیں ہوں تمھاری آنکھوں سے۔۔۔ نماز پڑھنے آؤ۔۔۔" وہ" جانماز کے پاس کھڑے ہو کر۔۔۔ اسے جوابی کاروائی ی میں گھوری سے نوازتے ہوئے۔۔۔ حکم صادر کرنے لگی۔۔۔۔۔

تم مجھے حکم دے رہی ہو؟؟۔۔۔بھول گ ئی ہو کیا؟؟۔۔شوہر ہو" تمھارا۔۔۔"اس کا حکم دینا محیب کو سخت ناگوار گزرا تھا۔۔۔فوراسیدھا ہو کر بیٹھتے ہوئے۔۔۔خاصہ جتاتے ہوئے بولا۔۔۔

اب تو اٹھ کر بیٹھ گ ئی ے۔۔۔نیند بھی بھاگ گ ئی۔۔اب تو آہی سکتے" ہو نماز پڑھنے میرے سرتاج۔۔۔"اس نے آنکھیں ٹم ٹما کر۔۔بمشکل اپنی ہنسی کو روکتے ہوئے۔۔۔چلبلے انداز میں کہا۔۔۔۔

یہ پہلی بار تھا جب اس نے محیب سے اسطرح اپنی بات منوانے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔

حیرت تو تب بڑھی جب اس وجیہہ مرد کو سر جھٹکتے ہوئے۔۔۔بیڈ سے اترتے دیکھا۔۔۔۔

پہلے وہ واش روم کی جانب گیا۔۔۔پھر راستے میں رک کر۔۔۔کچھ سوچتے ہوئے سر کھجایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر واپس نجمہ کے پاس آکر کھڑا ہوا۔۔۔

وضو کرنا آتا ہے تمھیں؟؟"اس نے اپنے رعب دار انداز میں سوال" کیا۔۔۔

الحمدُ للہ" وہ اطمینان بخش انداز میں گویا ہوئی ی۔۔۔"

ہمم۔۔۔تو چلو میرے ساتھ۔۔اور کر کے دیکھاؤ۔۔۔"اس کے کہتے ہی" نجمہ نے احتجاجی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔تمھیں وضو کرنا نہیں آتا؟؟"وہ ابرو اچکا کر حیرت سے" پوچھنے لگی۔۔۔

جتنا کہا ہے اتنا کرؤ۔۔۔"وہ اپنی شرمندگی رعب میں کور کر رہا" تھا۔۔۔۔۔۔

چلو۔۔۔"وہ کہہ کر آگے آگے چلنے لگی۔۔۔"

اس نے محیب کے سامنے مکمل وضو کیا۔۔۔۔

پھر وہ وہیں کھڑی ہو کر اسے وضو کرتا دیکھنے لگی۔۔۔

اس کے سفید حسین چہرے سے ٹپکتا ہوا پانی۔۔۔۔اس کی گیلی گیلی پلکیں۔۔۔۔اس کے پانی سے تر بہ تر عنابی ہونٹ۔۔۔۔

نجمہ اسے بے اختیار دیکھتی ہی چلی گ ئی تھی۔۔۔۔

اس کی نگاہوں میں ابھری ستائ ش کو۔۔۔دیکھ کر بھی پہلے تو آن دیکھا کیا اس نے۔۔۔

مگر وہ حسین لڑکی جیسے اپنی نظریں ہٹانا ہی بھول بیٹھی تھی۔۔۔

پھر دیکھ رہی ہو۔۔۔"وضو مکمل کرنے کے بعد۔۔۔اس نے مڑ کر اس" حسین دلربا کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے ٹوکا۔۔۔

جس پر وہ تیزی سے گڑ بڑا کر مڑی۔۔۔۔

وہ اپنی گڑ بڑاہٹ میں یہ بھی بھول بیٹھی تھی کے اس کے پیچھے واش روم کا دروازہ ہے۔۔۔۔

تیزی سے بھاگنے کے چکر میں۔۔۔اس کا منہ زور سے دروازے سے ٹکرایا۔۔۔

آہ۔۔"اگلے ہی لمحے اپنی ناک پکڑ کر چیخی۔۔۔"

نج۔۔۔۔۔دیکھاؤ لگی تو نہیں۔۔۔"ابھی وہ کہ کر اسکی جانب بڑھنے ہی لگا" تھا۔۔۔کے وہ تیزی سے گردن کو نفی میں جمبش دیتے ہوئے۔۔۔دروازہ کھول کر بھاگ گ ئی۔۔۔۔

وہ اپنے عمل پر اس قدر شرمندہ تھی کے محیب کی آنکھوں کا سامنا بھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

عجیب"اس نادان لڑکی کی حرکت پر۔۔۔سر کو نا سمجھی سے جھٹکتے ہوئے کہا"

۔۔۔۔۔

دونوں نے نماز ساتھ ہی ادا کی۔۔۔

سال میں عیدین کی نماز پڑھتا تھا وہ۔۔۔اس لیے تھوڑی بہت آتی تھی۔۔۔اور تھوڑی نجمہ کی نقل کر کے ادا کی۔۔۔۔

نجمہ کو دعا مانگتے وقت پہلی بار ایسا لگا جیسے وہ کوئی ی بڑے محبت کرنے والے پیارے سے کپل ہوں۔۔۔۔

ابھی وہ یہ سوچ ہی رہی تھی کے محیب کا سیل رنگ ہوا۔۔۔

پلوشہ۔۔۔"محیب نے سیل اٹھاتے ہوئے۔۔اسکرین پر چمکنے والے نام کو" دیکھ۔۔۔۔آہستگی سے کہا۔۔۔

یہ نام سنتے ہی نجمہ کو لگا اس کا بھرم ٹوٹ گیا۔۔۔اور وہ اپنی حقیقت کی جانب لوٹی۔۔۔۔۔

محیب سیل لے کر۔۔۔۔دوسرے پورشن کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

کسی کو بھی اپنی پریگننٹسی کے متعلق بتانے کی ضرورت نہیں ہے"

تمھیں۔۔۔۔۔"وہ خوبرو نوجوان آفس جانے کے لیے بالکل تیار کھڑا

تھا۔۔۔وہ کمرے سے نکلنے ہی لگا تھا کے اچانک پیچھے مڑ کر۔۔۔بیڈ پر لیٹی

ہوئی حسین دلربا کو دیکھ۔۔۔ سختی سے حکم صادر کرنے لگا۔۔۔

بہت سے سوال تھے اس کے ذہن میں۔۔۔۔مگر کچھ نہ پوچھا۔۔۔

وہ واقف تھی اس ننھی سی جان کے بہت دشمن ہیں۔۔۔۔

اس نے فقط خاموشی سے اس کے صادر کیے حکم کو سنا۔۔۔

اس کے جانے کے بعد۔۔۔وہ اکیلے لیٹی رہی۔۔۔۔

پہلی اولاد ماں اور باپ دونوں کو ہی بہت پیاری ہوتی ہے۔۔۔۔

دونوں ہی خوشی سے پھولے نہیں سماں رہے ہوتے۔۔۔مگر اس کے ساتھ معاملات بالکل مختلف تھے۔۔۔اس نے اپنے شوہر کی آنکھوں میں کوئی ی خوشی نہیں دیکھی۔۔۔۔۔

سب سے بڑا ڈر اس کا یہی تھا کے کہیں محیب اجلال ملک ہی اِس بچے کا جو ابھی دنیائے فانی میں آنے کی تیاری کے مراحل کی ابتدا میں ہے۔۔۔دشمن نہ بن بیٹھے۔۔۔کیونکے اس کی دوسری شادی میں رکاوٹ بن سکتا تھا وہ۔۔۔۔

وہ ابھی تک جان نہیں سکی تھی محیب نے اس سے کیوں شادی کی؟؟۔۔۔۔

وہ بہت فکر مند تھی اپنے ساتھ ملحق اِس ننھی سی جان کو لے کر۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

چائے۔۔۔" وہ لائبریری میں تھا۔۔۔کتاب پر نظریں"
جمائے۔۔پڑھنے میں مصروف۔۔۔کے اچانک نرم و سریلی آواز نے اسے
خود کی جانب دیکھنے پر مجبور کیا۔۔۔

تم نے بنائی ی؟؟"اس کی آنکھوں میں یہ سوال کرتے وقت عجیب سی"
چمک ابھری۔۔۔۔

نہیں۔۔۔"وہ سپاٹ سے لہجے میں۔۔مقابل کی نیلی آنکھوں میں جھانکتے"
ہوئے بولی۔۔۔۔

اس کا جواب سنتے ہی۔۔۔اگلے ہی لمحے۔۔۔نجمہ نے اس کے حسین چہرے کو سرد پڑتے دیکھا۔۔۔

"تمھیں ویسے کچھ بنانا آتا بھی ہے؟؟؟" وہ دانستہ طور پر زچ کرنے والے انداز میں۔۔ چھوٹی آنکھیں کرتے ہوئے۔۔۔ایک ابرو اچکا کر۔۔۔ تفتیشی انداز میں استفسار کرنے لگا۔۔۔

"تمھارے گھر کے شیف جتنا اچھا نہیں آتا۔۔ مگر کھانے لائق بنا لیتی ہوں۔۔۔" وہ چائے کا کپ اس کی جانب بڑھاتے ہوئے بولی۔۔۔

"ہمم۔۔۔سب سے اچھا کیا بناتی ہو؟؟؟" نجمہ کو محسوس ہوا وہ انٹرس شو کر رہا ہے اس میں۔۔۔

اس ستمگر نے اسطرح کے سوالات پہلے کبھی نہیں کیے تھے اس حسین لڑکی سے۔۔۔

چائے کا کپ اس نے ہاتھ سے لیا نہیں۔۔۔۔۔بلکے نہایت رومانی آنکھوں سے۔۔۔اس کی حسین سراپے کو تکتے ہوئے۔۔۔اس کا ہاتھ کپ کے ساتھ پکڑ کر۔۔۔۔اپنے عنابی لبوں سے لگایا۔۔۔۔

بریانی۔۔۔"محیب کی نیلی رومانوی آنکھوں نے اسے نروس سہ کر دیا" تھا۔۔۔

اس کا پورا جسم گرم پڑنے لگا۔۔۔

اچانک ہی اسے شدید گرمی کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔۔

اس کی سفید رنگت کو لال پڑتا دیکھ۔۔۔وہ ستمگر محظوظ ہونے لگا۔۔۔۔

اس نے ایک ہی گھونٹ میں گرما گرم چائے پی لی تھی۔۔۔۔کپ اپنے عنابی ہونٹوں سے ہٹا کر۔۔۔ کھڑا ہوا۔۔۔۔

تو مجھے کب پکا کر کھلا رہی ہو؟؟"اس کے سوال پر۔۔۔وہ حیران ہو کر۔۔۔" اس وجیہہ مرد کو تکنے لگی۔۔۔

محیب اجلال ملک جو آئے دن بڑے بڑے ہوٹل اور ریسٹورنٹس میں کھانا کھاتا ہے۔۔۔دنیا کی شاید ہی کوئی ی بڑی ہوٹل ایسی ہو۔۔۔جس کا اس نے کھانا نہ کھایا ہو۔۔۔

وہ محیب اجلال ملک اس کے ہاتھ کے بنے کھانے کی آرزو ظاہر کر رہا ہے۔۔۔۔وہ کیسے حیران نہ ہوتی۔۔۔۔

جب تم چاہو۔۔۔"اس کا جواب توقع سے بر خلاف لگا اسے۔۔۔"

وہ بہت جھمی جھمی سی رہ رہی تھی کچھ دنوں سے۔۔۔۔

محیب اندازہ لگا چکا تھا۔۔۔ شخصیت میں اِس اچانک تبدیلی کی وجہ۔۔۔اس کی پریگننٹسی ہے۔۔۔

وہ خوفزدہ ہے اس سے۔۔۔۔

ہونا تو یہ چاہیے تھا کے اچھا لگتا اس کا اتنا تابعدار بننا۔۔۔مگر حقیقت یہ تھی کے اس خوبرو نوجوان کی فیلنگس بالکل اس کے برعکس تھیں۔۔۔۔

وہ صرف اُس نازک صفت لڑکی کے چہرے کے تاثرات پڑھ رہا تھا۔۔۔جس میں خوف تھا۔۔۔بے چینی تھی۔۔۔ڈر تھا۔۔۔

جبکے وہ ہاتھ پکڑے ہوئے تھا ابھی بھی۔۔۔اُس کے نزدیک ان آنکھوں میں شرمگی ہونا چاہیے تھی۔۔۔حیاء ہونی چاہیے تھی۔۔۔مسرت ہونی چاہیے تھے۔۔۔۔مگر ان حسین سیاہ نشیلی آنکھوں میں ان جذبوں کے اثار تو دور دور تک نہ تھے۔۔۔

دل میں ہلکی سی خلش محسوس ہوئی ی۔۔۔اور اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔

ہاتھ چھوڑنے کی دیر تھی۔۔۔وہ حسین دلربا تیزی سے لائی بریری سے لمبے قدم بھرتی ہوئی نکل گ ئی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ بیٹھ کر فلم دیکھ رہی تھی۔۔۔

اس میں ایک خوبصورت سی لڑکی نہایت مختصر لباس میں ڈانس کر رہی تھی۔۔۔۔

نجمہ کو اس کا سیکسی ڈانس بالکل سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔

اس سے اچھا تو میں کر لوں۔۔۔"وہ منہ بسور۔۔۔ایل۔سی ڈی کی اسکرین" کو تکتے ہوئے بولی۔۔۔

ناجانے دل کو کیا سوجی۔۔۔وہ گانے کو وہیں روک کر۔۔تیزی الماری کی جانب بڑھی۔۔۔

محیب کی سفید شرٹ اور بغیر آستین کا بلیک بنیان لے کر تیزی سے چینج کرنے چلی گ ئی۔۔۔۔

محیب کی شرٹ تھوڑی ڈھیلی تھی اس پتلی دبلی لڑکی کے لیے۔۔۔۔

شرٹ کے اوپر کے تین بٹن کھلے چھوڑے۔۔۔جس سے کالے بنیان سمیت اس کی دودھیائی ی رنگت جھلکنے لگی۔۔۔

اس کی لمبی و پتلی ٹانگوں سے بلیک ٹراؤ زر بالکل چپکا ہوا تھا۔۔۔

گھنی زلفوں کو کیچر سے آزاد کر کے۔۔اپنے سیدھے کندے پر ڈالا۔۔۔

ڈاک لال رنگ کی لپ۔اسٹک لگا کر آئی ینے میں اپنا جائی زہ لینے لگی۔۔۔۔

اف۔۔۔کوئی ی اتنا حسین کیسے ہو سکتا ہے" وہ آئی ینے میں اپنا عکس" نہارتے ہوئے۔۔خود ی پر فدا ہونے لگی۔۔۔

کمپیوٹر ٹیبل کے پاس رکھی چی ئی رکھسکا کر۔۔۔ایل۔سی ڈی کے بلکل سامنے لگائی ی۔۔۔

وہ اپنے سارے غموں سے بے پرواہ ہو کر کچھ خوشگوار لمحات گزارنا چاہتی تھی۔۔۔۔

ڈانس کا اسے بچپن سے ہی شوق تھا۔۔۔۔

گانا اسٹارٹ کر کے چی ئی رپر بڑے اسٹائی ل سے بیٹھی۔۔۔۔

یہ محض ایک اتفاق ہی تھا کے محیب اسی لمحے اپنا لیپ ٹائی پ لے کر کمرے میں داخل ہوا۔۔۔گانے کی آواز پورے کمرے میں شور برپا کر رہی تھی۔۔۔

مگر اس نے دیھان نہ دیا۔۔۔بیڈ پر لیپ ٹائی پ اون کر کے۔۔ جیسے ہی ٹائپنگ اسٹارٹ کی۔۔۔۔ نجمہ نے والیوم مزید بڑھا دیا۔۔۔۔

والیوم اتنا زیادہ تھا کے اب وہ ڈسٹرب ہو رہا تھا۔۔۔

اس نے غصے سے نظر اٹھائی ی۔۔۔تا کے وہ نجمہ سے کہ سکے۔۔۔کے اپنے سونگ کی آواز کم کرؤ۔۔۔

لیکن نظر اٹھانے کے بعد الفاظ منہ میں ہی کہیں کھو گ ئی ے۔۔۔ جیسے وہ کھو گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ لڑکی کوئی ی سیکسی ڈانس کر رہی تھی۔۔۔وہ تو دل ہلا رہی تھی محیب اجلال ملک کا۔۔۔۔

اس حسین لڑکی کی ہر ادا۔۔۔وہ پلک جھپکے بغیر دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

وہ قریب سے دیکھنے کی چاہ میں کھڑا ہوا۔۔۔اور شیشے کے دروازے کے پاس چلا آیا۔۔۔

اس کی سیاہ نشیلی آنکھوں میں شوخی و شرارت جھلک رہی تھی۔۔۔اس کے چہرے کا ہر سیکسی ایکسپریشن جان لیوا معلوم ہو رہا تھا۔۔۔

وہ مجسمہِ حسن اپنے نیچے کے ہونٹ کو دانتوں سے چباتی۔۔۔ایک ادا سے ڈانس کرنے کے دوران کھڑی ہوئی ی۔۔۔اس لمحے محیب کو شدید گرمی کا احساس ہونے لگا۔۔۔

دل ہی دل اس نے نا جانے کتنی بار اعتراف کیا تھا کے اس لڑکی کی ہر ادا قاتلانہ ہے۔۔۔

وہ ظالم حسینہ گھائل کر رہی تھی آنکھوں کے رستے دل کو۔۔۔

وہ پہلے اس کی دشمن بنی۔۔۔۔پھر کزن بنی۔۔۔پھر بیوی بنی۔۔۔پھر اس کے بچے کی ماں۔۔۔اور آج۔۔۔آج وہ اس کے دل کی دھڑکن بنتی محسوس ہوئی ی۔۔۔۔

ڈانس کرتے کرتے اسے خود پر کسی کی نگاہوں کی تپش محسوس ہوئی ی۔۔۔

وہ تو مانو برف کی بن گ ئی اس وجیہہ مرد کو شیشے کے پار کھڑا۔۔اپنے وجود کو تکتا دیکھ۔۔۔۔

رک کیوں گ ئی یں؟؟۔۔۔کرؤ۔۔۔میں بھی دیکھنا چاہتا ہوں کتنے اور" رنگ ہیں تمھارے؟؟۔۔۔"وہ اپنے رعب دار انداز میں اس کے پاس چلتا ہوا آیا۔۔۔اس کے ہر قدم پر نجمہ اپنے دل کی دھڑکنوں کو تیز ہوتا پا رہی تھی۔۔۔اس نے قریب آکر۔۔۔سیاہ نشیلی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔اپنا ایک ہاتھ اسکی زلفوں میں الجھا کر۔۔۔انگوٹھے سے اس کے گال کو نرمی سے سہلاتے ہوئے۔۔۔کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔۔۔

تم۔۔۔تم کب آئے؟؟"اس کی سانسیں بے ترتیب تھیں۔۔۔وہ ڈانس" کرنے کے سبب بری طرح ہانپ رہی تھی۔۔۔اس نے تجسس سے استفسار کیا۔۔۔

دیر سے آیا تھا۔۔۔ٹھیک طرح دیکھ نہیں پایا۔۔۔کیا دوبارا کر سکتی " ہو؟؟۔۔"اس کی نیلی آنکھوں میں شوخی مچل رہی تھی۔۔۔وہ جان چکی تھی

انجانے میں ہی صحیح اس نے اپنے پاؤں پر خود کلھاڑی مارئی ی ہے۔۔۔اب وہ ستمگر اتنی آسانی سے اسے چھوڑنے والا نہیں۔۔۔۔

"میں پریگننٹ ہوں"اس کے ذہن میں جو سب سے پہلا بہانا آیا وہ کہ کر۔۔۔۔ تیزی سے اس کا ہاتھ خود سے دور کر۔۔۔اپنی کھلی شرٹ کی بٹن لگاتی ہوئ ی۔۔۔وہاں سے جانے لگی۔۔۔۔

"وہ تو کچھ دیر پہلے بھی تھیں۔۔۔"نجمہ کا جواب سنتے ہی وہ حواسوں میں لوٹا تھا۔۔۔۔ مگر ساتھ ساتھ اب اسے غصہ بھی آنے لگا۔۔۔اس لڑکی کی لاپرواہی پر۔۔۔۔۔وہ بغیر مڑئے۔۔۔ گویا ہوا۔۔۔

تب میرا دل چاہ رہا تھا۔۔۔اب نہیں چاہ رہا۔۔۔میں پابند نہیں ہوں اپنے" ہر عمل کی تمھیں وضاحت دینے کی۔۔۔۔۔"اس خوبرو نوجوان کی کمر کو تکتے ہوئے جز بز ہو کر کہا۔۔۔۔

وہ جانے ہی لگی تھی۔۔۔۔

تم ہو۔۔۔۔ مسز مجیب اجلال ملک۔۔۔اگر تمھارے اس طرح ڈانس" کرنے سے بچے کو کچھ ہو جاتا تو۔۔۔۔یا تمھیں کچھ ہو جاتا۔۔۔۔تم کیسے اتنی لاپرواہ ہو سکتی ہو۔۔۔"وہ پلٹ کر اسے جاتا دیکھ۔۔۔ غصیلی آواز میں گویا ہوا۔۔۔۔

وہ سن کر بھی اَن سنی کرتی ہوئی ی۔۔۔۔کپڑے چینج کرنے کی نیت سے الماری کی جانب بڑھی۔۔۔۔اسے شدید غصہ آرہا تھا مقابل پر۔۔۔

اس کے نزدیک وہ کھل کر سانس تک نہیں لینے دے رہا تھا اسے۔۔۔

کیا اب کچھ خوشگوار لمحوں پر بھی اس کا حق نہیں تھا؟؟۔۔۔

باہر آکر غصے سے محیب کے کپڑے زمین پر پھینک دیے۔۔۔وہ بھی دانستہ طور پر۔۔۔اسی کے سامنے۔۔۔

وہ ضبط کا دامن تھامے خاموشی سے اس لڑکی کی جرأت دیکھ رہا تھا۔۔۔

"کپڑے اٹھاؤ نج۔۔اور جگہ پر رکھو۔۔" وہ غصے سے گھورتے ہوئے حاکمانہ انداز میں گویا ہوا۔۔۔

خودر کھ لو۔۔۔"وہ کہتی ہوئی ی اکڑ کر کمرے سے باہر جانے لگی۔۔۔۔"

اس کا اکڑ دیکھانا محیب کو سخت نا گوار گزرا۔۔۔

پہلے تو اسے سمجھ ہی نہیں آیا وہ لڑکی کس بات پر اسے اتنا غصہ دیکھار ہی ہے۔۔۔

وہ خوبرو نوجوان اس کا بے وجہ کا غصہ برداشت کر رہا تھا کیا یہ کم تھا۔۔۔جو وہ اکڑ بھی دیکھا کر جا رہی تھی۔۔۔

وہ دروازہ کھولتی اس سے قبل ہی اس کی نازک کلائی ی کو مضبوط گرفت میں لے کر اپنی جانب کھینچا۔۔۔۔

اگلے لمحے وہ بے جان گڑیا کی مانند سینے سے آلگی تھی۔۔۔۔

کپڑے اٹھاؤ جا کر پہلے۔۔۔۔"وہ نہایت سرد لہجے میں حکم صادر کرنے" لگا۔۔۔

اور نہ اٹھاؤں تو۔۔۔"وہ چیلنج دینے والے انداز میں جواب دہ" ہوئی ی۔۔۔

دل کے کسی کونے میں اسے یہ احساس تھا کے محیب کے کپڑے غصے میں زمین پر نہیں پھینکنے چاہیے تھے۔۔۔ مگر پھر بھی اس کے سامنے بضد رہی

....

تو تم اچھی طرح جانتی ہو نج۔۔۔ محیب اجلال ملک کو اور بھی طریقے آتے" ہیں اپنی بات منوانے کے۔۔۔۔"اس کا لہجہ یک دم بدلا۔۔۔۔اب لہجے میں رومانیت کا پہرا تھا۔۔۔جو مقابل کا گلا خشک کرنے کے لیے کافی تھا۔۔۔۔وہ اپنی نیلی سمندر جیسی گہری و حسین آنکھیں اس کے وجود پر ڈالے۔۔۔اس کے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے۔۔۔مفاہمانہ انداز میں وارننگ دینے لگا۔۔۔۔

فائن۔۔۔"وہ منہ پھولا کر غصے سے کہتی ہوئی ی۔۔واپس اندر کی جانب" گ ئی۔۔۔۔

وہ بے وقوف نہیں تھی جو اس کی وارننگ کو نظر انداز کر دیتی۔۔۔۔

شرٹ اٹھا کر بغیر ہینگر کیے الماری میں رکھنے لگی۔۔۔

ہینگر کرؤ ٹھیک طرح۔۔۔"وہ دونوں ہاتھ فولٹ کر سینے پر"
باندھے۔۔۔۔شیشے کے دروازے سے ٹیک لگائے۔۔۔سخت لہجے میں
بولا۔۔۔

سارا مونڈ خراب کر دیا۔۔۔"وہ منہ میں بڑبڑاتے ہوئے۔۔۔شرٹ"
ہینگر کرنے لگی۔۔۔۔

اوکے۔۔۔"وہ کام سے فارغ ہو کر۔۔۔خاصہ جتاتے ہوئے کہ"
کر۔۔۔منہ بسورتی ہوئی ی باہر چلی گ ئی۔۔۔۔

اس کے جانے کے بعد وہ اپنا کام کرنے واپس بیٹھا۔۔۔

مگر کام میں اب دل کہاں لگنا تھا۔۔۔۔

بار بار آنکھوں کے آگے اس کا حسین سراپا رقص کرتا ہوا نظر آرہا تھا۔۔۔

عنابی ہونٹوں پر اب دلفریب مسکراہٹ سجی تھی۔۔۔

اسے وہ چلبلی آنکھوں والی۔۔۔شوخ اداؤں والی۔۔۔۔شرارتی چہرے والی نجمہ چاہیے تھی۔۔۔۔جسے اس نے آج پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔

طلب اب جسم کی نہیں رہی تھی۔۔روح کی بن گئی تھی۔۔۔۔

وہ واقف تھا جسم کو زبردستی حاصل کیا جاسکتا ہے روح کو نہیں۔۔۔۔

اور جسے روح کے لطف کی آرزو ہو۔۔۔وہ فقط جسم سے خوش نہیں ہو سکتا۔۔۔۔

مگر وہ محیب اجلال ملک تھا۔۔۔اس کا پیدائی شی دشمن۔۔۔۔اسے زندگی بھر تکلیفوں میں مبتلا رکھنے والا۔۔۔اس کی محبت سے اسے جدا کرنے والا۔۔۔۔زبردستی اسے نکاح میں باندھنے والا۔۔۔۔۔۔وہ لڑکی بھلا کیوں اسے اپنی روح سونپنے لگی۔۔۔۔یہ تو خوابوں میں بھی ممکن نہ تھا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

مہارانی آج کل نیچے نہیں آرہیں۔۔۔کیا بات ہے؟؟۔۔"مبشرہ بیگم" بہت دنوں سے نوٹ کر رہی تھیں نجمہ کا نیچے نہ آنا۔۔۔۔جس پر ان کے

پیٹ میں اب درد اٹھنے لگے تھے۔۔۔وہ محیب کی جانب دیکھ۔۔۔ تفتیشی انداز میں استفسار کرنے لگیں۔۔۔

میں اس کا سیکرٹری نہیں ہوں امی حضور۔۔۔" وہ جھنجھلا کر کہتا" ہوا۔۔۔واپس سیل کی اسکرین دیکھنے لگا۔۔۔

ویسے طبیعت تو ٹھیک ہے ناں اس کی؟؟" مبشرہ بیگم کوئی ی بچی نہیں" تھیں۔۔۔۔ جنھیں محیب جھنجھلا کر ٹال سکتا تھا۔۔۔وہ نہایت تجسس سے پوچھنے لگیں۔۔۔۔

نجمہ کا ہر وقت محیب کے کمرے میں رہنا اب انھیں ڈرا رہا تھا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔اسے کیا ہونا ہے؟؟۔۔۔۔"وہ بغیر نظر اٹھائے۔۔۔لاپرواہی" سے جواب دہ ہوا۔۔۔

محیب۔۔۔کیا نجمہ پریگننٹ ہے؟؟۔۔۔۔امی نے کچھ دنوں پہلے بتایا تھا" مجھے کے وہ بے ہوش ہو گ ئی تھی۔۔۔۔"مبشرہ بیگم نہایت سنجیدہ لہجے میں پوچھنے لگیں۔۔۔۔

نو۔۔۔۔ہو کیا گیا ہے امی حضور آپ کو؟؟؟۔۔۔۔خود سوچیں۔۔۔اگر وہ" پریگننٹ ہو گی تو اتنی بڑی بات میں آپ سے چھپاؤں گا کیا؟؟۔۔۔"اس نے دانستہ طور پر چڑ چڑے انداز میں جواب دیا۔۔۔اور آخری جملہ اعتماد میں لینے کے لیے نہایت نرمی سے ادا کرنے لگا۔۔

جتنا تم اس لڑکی کو لے کر پاگل ہو۔۔۔۔مجھے امید ہے تم یہ بھی کر لو" گے۔۔۔"مبشرہ بیگم خفگی سے کہتی ہوئی یں۔۔۔صوفے سے اٹھ کر چلی گ ئی یں تھیں۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

وہ آفس میں تھا۔۔۔کام میں مگن۔۔۔جب سیل رنگ ہوا۔۔۔۔

سیل پر جو نام چمک رہا تھا وہ اسے حیران کرنے کے لیے کافی تھا۔۔۔

"ہیلو۔۔۔"

مجھے کچھ کھٹا کھانے کا دل کر رہا ہے۔۔۔۔"نہ سلام نہ"
دعا۔۔۔۔ڈائی ریکٹ مقابل نے جواب میں اپنے فون کرنے کی وجہ بیان کی۔۔۔

"اوکے۔۔۔"وہ کہہ کر کال ڈس کنیکٹ کرنے لگا۔۔۔۔"

"کیا اوکے؟؟۔۔۔۔میرا دم گھٹ رہا ہے اس کمرے میں اکیلے رہ رہ کر۔۔۔مجھے چڑچڑاہٹ ہو رہی ہے بہت۔۔۔۔مجھے کچھ کھٹا کھانے کا دل کر رہا ہے۔۔۔پتا نہیں کیا ہو گیا ہے مجھے۔۔۔ کبھی بلاوجہ رونا آنے لگتا ہے۔۔۔پورے دل پر مایوسی سی چھا جاتی ہے۔۔۔۔ کبھی بیٹھے بیٹھے غصہ آنے لگتا ہے۔۔۔۔ کبھی ڈر لگنے لگتا ہے۔۔۔۔۔مجھے لگ رہا ہے میں پاگل ہوتی جا رہی ہوں۔۔۔۔"وہ روہانسہ لہجے میں اسے اپنی حالت بتانے لگی۔۔۔۔

ویٹ کرؤ تھوڑا۔۔۔بلکے تیار ہونے کھڑی ہو جاؤ۔۔۔تم ویسے بھی بہت" دیر لگاتی ہو تیار ہونے میں"اس کی پوری کیفیت سننے کے باوجود وہ نارمل انداز میں جواب دہ ہوا۔۔۔کیونکے وہ واقف تھا اس کی یہ حالت پریگننٹسی کے زیر اثر ہے۔۔۔

محیب کے جملے سنتے ہی اس کا بڑا سہ منہ احتجاجاً کھلا تھا۔۔۔

کوئی ی نہیں۔۔۔میں کب دیر لگاتی ہوں تیار ہونے میں۔۔۔وہ" تو۔۔۔۔۔"وہ ابھی بول ہی رہی تھی کے اسے محسوس ہوا مقابل نے کال ڈس کنیکٹ کر دی ہے۔۔۔۔

جس پر وہ جز بز ہو کر رہ گ ئی تھی۔۔۔۔

اب کیا ہے؟؟"اس نے لاپرواہی سے دوبارا سیل کان سے لگاتے ہوئے" پوچھا۔۔۔

تیار کیوں؟؟"وہ الجھ کر۔۔۔"

اسے سمجھ نہیں آیا تھا کے محیب نے اسے تیار ہونے کا کیوں کہا۔۔۔دوبارا کال یہی پوچھنے کے لے کی تھی۔۔۔

اپنی دوسری شادی میں لے جانے کے لیے۔۔۔"وہ خاصہ چڑتے ہوئے" ۔۔۔طنزیہ جواب دہ ہوا۔۔۔

او۔۔۔میرے ہسبینڈ کی دوسری شادی پر میرا پارلر سے تیار ہونا تو بنتا" ہے۔۔۔۔ایک کام کرؤ بکنگ کروادو۔۔۔"اس نے طنز کا جواب نہایت نرمی سے ادا کیا۔۔۔۔

وہ الگ بات تھی۔۔۔۔اس کا لاپرواہی کا مظاہرہ محیب اجلال ملک کے سینے میں آگ برپا کر گیا تھا۔۔۔۔

تم تو میری دوسری شادی کے لیے کافی ایکسائی ٹڈ نظر آرہی ہو۔۔۔"اس " نے سیدھا ہو کر بیٹھتے ہوئے۔۔۔دل جلے انداز میں کہا۔۔۔۔

ایکسائی ٹڈ نہیں ہوں۔۔۔میں تو بس یہ دیکھنا چاہتی ہوں کے تم اور کتنا گر" سکتے ہو۔۔۔۔"لہجہ شہد جیسا میٹھا تھا۔۔۔۔مگر الفاظ نیم سے زیادہ کڑوے۔۔۔

دوسری شادی کرنا گناہ نہیں ہے۔۔۔"وہ مقابل کو اطلاع دینے والے" انداز میں بھرم سے بولا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ مگر صرف تب۔۔۔جب تم اعتدال کر سکو۔۔۔۔نہ کے ایک کو" دنیا گھومائو۔۔۔اور ایک کو کمرے میں گھوٹ گھوٹ کر مار دو۔۔"اس کا لہجہ ابھی بھی دھیما تھا۔۔۔۔ لیکن اس کے باوجود وہ ستمگر محسوس کر پا رہا تھا وہ شدید کرب میں یہ جملے ادا کر رہی ہے۔۔۔۔

اس لڑکی نے صرف چند جملوں میں محیب کے ضمیر کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔۔

اسے احساس دلایا وہ کتنی ناانصافی کر رہا ہے اس کے ساتھ۔۔۔۔

اگر میرے ساتھ باہر جانے کا ارادہ ہو تو تیار ہو جانا۔۔۔ورنہ تمھاری" مرضی۔۔۔"اس نے سرد لہجے میں کہہ کر کال ڈس کنیکٹ کر دی۔۔۔۔۔

مرد کو یہ ہمیشہ یاد رہتا ہے کے اسے شریعت نے چار شادیوں کی اجازت دی ہے۔۔۔مگر یہ ہمیشہ بھول جاتا ہے۔۔۔کے اسی شریعت نے شرط بھی عائد کی ہے۔۔۔

شرط بھی ایسی جو ہر مرد پوری نہ کر سکے۔۔۔

وہ شرط ہے اعتدال کی۔۔۔۔جسے مرد اکثر بھول جاتا ہے۔۔۔

نجمہ نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ اپنے سیل کو دیکھا۔۔۔وہ اتنا تو جان ہی گ ئی تھی اس ستمگر کی عادت کے متعلق۔۔۔کے جو بات اس کے ضمیر پر بھاری ہو۔۔۔جو کلام اس کے کانوں کو اچھا نہ لگے۔۔۔جو گفتگو اس کے دل کو نہ بھائے۔۔۔وہ اسے سن کر بھی اَن سنی کر دیتا ہے۔۔۔۔۔

مگر دل میں بہت سے سوال پیدا ہوئے۔۔۔وہ جاننا چاہتی تھی کیا وہ حق رکھتی ہے۔۔۔ محیب کو دوسری شادی کرنے سے روکنے کا۔۔۔شریعت کیا کہتی ہے اس متعلق۔۔۔

اس نے جاننے کے لیے مقتیہ صاحبہ کو میسج کیا۔۔۔

کیا دوسری شادی کے لیے پہلی بیوی سے اجازت لینا ضروری ہے؟؟

تھوڑی دیر تک اپنے سیل کو پکڑے بیٹھی۔۔۔جواب کا انتظار کرتی رہی۔۔۔۔

جیسے ہی جواب آیا۔۔۔ تجسس سے پڑھنے لگی۔۔۔۔

شرعی طور پر پہلی بیوی سے اجازت لینا فرض، واجب یا سنت نہیں ہے یعنی ضروری نہیں ہے۔

: قرآن مجید میں فرمایا

.فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ

(النِّسَآء،3:4)

ان عورتوں سے نکاح کرو جو تمہارے لئے پسندیدہ اور حلال ہوں، دو دو اور "
"تین تین اور چار چار (مگر یہ اجازت بشرطِ عدل ہے)۔

یہ آیت کریمہ مطلق ہے اس میں اجازت کی کوئی قید نہیں۔ صرف آگے بیان جو ہو رہا ہے کہ اگر بیویوں کے درمیان انصاف نہ کرنے کا اندیشہ ہو تو ایک ہی کافی ہے۔

چونکہ دوسری بیوی پہلی کے ساتھ ہی رہے گی لہذا مناسب ہے کہ پہلی بیوی سے مشورہ ہو تاکہ بعد میں آئے دن لڑائی جھگڑا نہ ہو، کیونکہ اگر اس سے مشورہ نہ لیا جائے تو دوسری کو برداشت کرنا پہلی کے لیے بہت ہی مشکل ہے لہذا ضروری نہیں ہے لیکن مناسب ضرور ہے۔

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب۔

ان کا جواب پڑھتے ہی وہ سوچ میں پڑھ گ ئی۔۔۔ناجانے کیوں اسے اچانک جازع کا دیا ہوا خلع کا مشورہ یاد آیا۔۔۔۔۔

اس نے تیزی سے اپنے ذہن میں آنے والا اگلا سوال کیا۔۔۔

ان کا جواب پڑھتے ہی وہ سوچ میں پڑھ گ ئی۔۔۔ناجانے کیوں اسے اچانک جازع کا دیا ہوا خلع کا مشورہ یاد آیا۔۔۔۔۔

اس نے تیزی سے اپنے ذہن میں آنے والا اگلا سوال کیا۔۔۔

اگر شوہر اعتدال نہیں کرتا دو بیویوں میں۔۔۔پہلی کے حقوق کی مستقل حق تلفی کر رہا ہے۔۔۔تو کیا اس صورت میں پہلی بیوی اسے چھوڑنا چاہے۔۔۔اور خلع لینا چاہے۔۔۔تو کیا حکم ہو گا؟؟

پیاری میں ابھی نماز ادا کر لوں۔۔۔پھر آپ کو جواب دیتی"

ہوں۔۔۔۔"ان کا رپلائے پڑھتے ہی ہلکی سی مسکان اس کے چہرے پر بکھر ئی ی۔۔۔۔

مانا مقتیہ حریم شیخ کو کبھی اس نے دیکھا نہیں تھا۔۔۔مگر ان کے حُسنِ سلوک کے سبب وہ دلی طور ان سے انس محسوس کرنے لگی تھی۔۔۔

خدا والوں کی ہر ادا ہی نرالی ہے۔۔۔۔وہ بن دیکھے بھی اپنا گرویدہ بنا لیتے ہیں۔۔۔۔

چلو۔۔۔میں بھی نماز پڑھ کر تیار ہو جاتی ہوں۔۔۔۔جب تک ان کا بھی" رپلائے آجائے گا۔۔۔۔۔۔"وہ یہ سوچ کر تیزی سے نماز پڑھنے کے لیے وضو کرنے واش روم کی جانب بڑھی۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

وہ گھر میں اکیلا لاونج میں صوفے پر لیٹا ہوا تھا۔۔۔اس کا سر صوفے کے کورنر پر ٹکا۔۔اور نظریں سیل میں جمی ہوئی یں تھیں۔۔۔۔جب دروازہ نوک ہوا۔۔۔۔

اوپن داڈور۔۔۔زارون۔۔۔"عنابیہ کی آواز پر۔۔۔اس نے صوفے کے"
پیچھے والی دیوار پر لگا بٹن کلک کیا۔۔۔جس سے دروازہ از خود کھل
گیا۔۔۔اور وہ سنہری گڑیا گھر میں داخل ہوئی ی۔۔۔

زارون۔۔۔"وہ لہکتی ہوئی ی اپنا پرس سامنے صوفے پر پھینکنے والے انداز"
میں ڈالتی ہوئی ی۔۔۔اس کے جانب آئی ی۔۔۔

اس کی آنکھیں نشے میں بدمست دیکھائی ی دے رہی تھیں۔۔۔

زارون اس کی لہکتی ہوئی ی آواز سے اندازہ لگا چکا تھا وہ ڈرنگ کر کے آئی ی
ہے۔۔۔۔

ہائے۔۔۔کیسے ہو؟؟۔۔۔۔تم تو اچھے ہی ہو۔۔۔وہ تو میں ہوں جو" تمھارے غم میں پاگل ہوئے جا رہی ہوں۔۔۔۔" وہ زارون کے پاس جو تھوڑی جگہ خالی تھی صوفے پر۔۔۔۔وہیں آ کر ٹک گ ئی۔۔۔۔اس کے چہرے پر سرخی چھائی ی ہوئی ی تھی۔۔۔وہ بے تکلفانہ انداز میں زارون کا ہاتھ تھام کر زور زور سے ہلاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

تم نے ڈرنگ کیوں کی؟؟"زارون غصیلی آواز میں استفسار کرنے" لگا۔۔۔اس کی حالت دیکھ۔۔۔

ڈرنگ؟؟۔۔کس نے کی ہے ڈرنگ؟؟۔۔۔میں نے تو جوس پیا" تھا۔۔۔" وہ اپنی بھوری آنکھیں ٹم ٹماتے ہوئے۔۔۔تیزی مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"اور کس نے پیلا یا تمھیں جوس؟؟؟"

"کلب میں ایک ہینڈسم لڑکا ملا تھا۔۔۔اس نے۔۔۔پتا ہے تم سے بھی زیادہ ہینڈسم تھا وہ۔۔۔سامنے سے آکر آفر کی مجھے۔۔۔میں نے سوچا کیا برائی ی ہے۔۔۔۔ویسے بھی میں سنگل ہوں۔۔۔مگر جب وہ مجھے اپنی کار میں بیٹھانے لگا۔۔۔تو مجھے اچانک تمھارا یہ کیوٹ سہ چہرہ یاد آگیا۔۔۔میں اسے "دھکادے کر۔۔۔تمھاری پاس چلی آئی ی۔۔۔۔

"تم اِس حالت میں ڈرائی ف کر کے آئی ی ہو؟؟" وہ حیرت سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

اُس لڑکی کی پوری بات سننے کے بعد وہ اندازہ لگا چکا تھا کے معاملہ کیا ہے۔۔۔شکر و اطمینانی اِس بات کی تھی۔۔۔کے وہ صحیح سلامت آئی ی تھی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔" وہ لاپرواہی سے۔۔۔نہایت معصوم سی مسکراہٹ چہرے پر" سجائے بولی۔۔۔

اچھا ڈنر لگوا دو یار۔۔۔بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔۔" وہ اپنے پیٹ کے" مقام پر ہاتھ رکھتے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔۔

تھوڑا ویٹ کر لو۔۔۔مام بس آنے ہی والی ہیں۔۔۔" اس نے نرمی کہا" ۔۔۔۔جس پر وہ سنہری گڑیا اثبات میں سر ہلا کر اس کے سینے پر سر رکھ کر آدھی لیٹ گ ئی۔۔۔

اس کے پاؤں صوفے سے نیچے لٹکے تھے۔۔۔۔۔

اس حسین لڑکی کو اچانک اپنے سینے پر لیٹتا دیکھ۔۔۔اس کی آنکھیں حیرت سے بڑی بڑی ہوئی یں۔۔۔۔ساتھ ساتھ دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔

تمھارا دل تو بہت زور زور سے دھڑک رہا ہے۔۔۔۔"وہ بچوں جیسی" معصوم مسکراہٹ اپنے گلابی لبوں پر سجائے۔۔۔اپنا سر اٹھاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

اس کا جملہ سنتے ہی۔۔۔وہ اُس لڑکی کو شرمگی سی نگاہوں سے دیکھنے لگا۔۔۔۔

وہ لڑکا ہو کر بھی اُس کی نزدیکی سے نروس ہو رہا تھا۔۔۔اس کے گال گلابی گلابی سے ہو گ ئی ے تھے۔۔۔۔

"ایسے مت دیکھا کرؤ۔۔۔یہاں کچھ ہوتا ہے۔۔۔"اس کی نگاہیں اپنے وجود پر ٹکی دیکھ۔۔۔وہ اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے ہوئے۔۔۔شکوئے بھرے لہجے میں کہنے لگی۔۔۔

"مگر افسوس تمھیں مجھے دیکھ کر کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ایسا کیوں ہے؟؟۔۔۔کے مجھے تم سب جگہ نظر آتے ہو۔۔۔اور تمھیں میں کہیں نہیں۔۔۔"وہ مزید قریب آکر۔۔۔اس کا کالر اپنی مٹھیوں میں بھینچتے ہوئے۔۔۔روہانسہ لہجے میں شکوہ کرنے لگی۔۔۔۔

مام جب تک نہیں آجاتیں۔۔۔تم اندر جا کر آرام کر لو۔۔۔"اس کے "
مزید قریب آتے ہی شدید گرمی کا احساس ہوا۔۔۔یہاں تک کے پیشانی پر
پسینے کی بوندیں چمکنے لگیں۔۔۔وہ لچکدار انداز میں۔۔۔اس حسین گڑیا کو
دیکھ۔۔۔۔گویا ہوا۔۔۔

نہیں۔۔۔مجھے صرف تمھارے پاس رہنا ہے۔۔۔تم سمجھتے کیوں"
پر۔۔۔مام Blind date نہیں؟؟۔۔۔مجھے نہیں جانا کسی کے ساتھ
ڈیڈ بہت زیادہ فارس کر رہے ہیں مجھے۔۔۔مگر میرا دل نہیں راضی
ہوتا۔۔۔۔میں تمھارے علاوہ کسی کا تصور بھی نہیں کر پاتی۔۔۔۔"وہ
جذباتی ہو کر اس کے کالر کو پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے۔۔۔اپنی پریشانی اس سے
شیئر کرنے لگی۔۔۔۔۔

اس کے جھنجھوڑنے سے زارون کی شرٹ کے بٹن کھل گ ئے تھے۔۔۔

نشے میں انسان جھوٹ نہیں بولتا۔۔۔وہ واقعی بہت تکلیف میں تھی۔۔۔

زارون اس حسین لڑکی کے لیے اپنے دل میں ہمدردی کا جذبہ ابھرتا ہوا پا رہا تھا۔۔۔۔

سوری۔۔۔میں تمھارے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔"وہ بیچارگی سے اسکے ہاتھوں سے اپنا کالر چھڑاتے ہوئے بولا۔۔۔

ہر بار تم کتنی آسانی سے مجھے رجیکٹ کر دیتے ہو ناں۔۔۔۔"وہ اداسی سے مسکراتے ہوئے۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں کرب جھلک رہا تھا۔۔۔۔

دیکھ کر مجھے کیوں تم دیکھتے نہیں۔۔۔

یار ایسی بے رخی۔۔۔۔۔ صحیح تو نہیں۔۔۔۔

سوری۔۔۔" وہ شرمندگی سے نظریں جھکائے۔۔۔۔ پھر معافی کا طالب "

ہوا۔۔۔۔

اٹس اوکے۔۔۔۔" وہ اداسی وافسردگی سے مسکراتے ہوئے بول کر "

۔۔۔ پھر سے اس کے سینے پر سر رکھ کر لیٹ گئی۔۔۔۔۔

ناجانے کیوں اس کا سینے پر اپنا حسین چہرہ رکھ کر آنکھیں موند لینا۔۔۔ دل کی

اسپیڈ بڑھا رہا تھا۔۔۔۔

عنابیہ۔۔۔تم میرے کمرے میں چلی جاؤ۔۔۔وہاں تم آرام سے لیٹ سکو" گی۔۔۔مجھے لگ رہا ہے تم بہت تھک گ ئی ہو۔۔۔"اس نے نہایت نرمی سے اس کا سر اپنے سینے سے اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔

سونے دو مجھے۔۔۔"اس نے زارون کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے۔۔۔۔ضدی" مزاجیت سے جواب دیا۔۔

ایک حسین نوجوان لڑکی۔۔۔سینے پر سر رکھ کر لیٹی ہو۔۔۔اور دل کو کچھ ہو ناں۔۔۔یہ کیسے ممکن ہے؟؟۔۔۔۔

لاونج میں چھائی ی مکمل خاموشی میں وہ اپنے دل کے دھک دھک کرنے کی آواز باقاعدہ اپنے کانوں سے سن رہا تھا۔۔۔

ویسے" وہ کہتی ہوئی ی اچانک اٹھی۔۔۔"

تم کبھی مجھے دیکھ کر مسکراتے کیوں نہیں؟؟۔۔۔" وہ ہوش میں ہوتی تو" شاید کبھی یہ سوال نہ کرتی۔۔۔۔جو دل میں اُس دن سے تھا جب اس خوبرو نوجوان کو پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔

وہ آفس اپنے ڈیڈ سے ملنے آئی ی تھی۔۔۔

واپسی پر کار پارکنگ میں جیسے ہی کار میں بیٹھنے لگی۔۔۔۔سامنے سے ایک خوبرو نوجوان کو نیلے رنگ کی فائی ل پکڑ کر اپنی کار کی جانب آتے دیکھا۔۔۔۔

چلتے ہوئے اس لڑکے کے ریشمی بال پیشانی پر جھوم رہے تھے۔۔۔اس کی آنکھیں پر رونق و چمک دار۔۔۔۔چہرے پر نہایت پیاری سی مسکان۔۔۔

وہ دیکھنے کے بعد نظر ہٹانا بھول بیٹھی تھی۔۔۔۔

اس کے حسین چہرے پر مسکراہٹ از خود بکھر آئی ی تھی۔۔۔

وہ لڑکا اس کے ڈیڈ کے پاس آکر کھڑا ہوا۔۔۔دونوں کے درمیان باتیں ہوئی یں۔۔۔۔وہ خاموش کھڑی اس خوبرو نوجوان کو تکتی رہی۔۔۔۔

وہ لڑکا فائی ل پر سائی ن کرانے آیا تھا۔۔۔۔جیسے ہی اس نے اپنا کام مکمل کیا۔۔۔۔نظر اٹھا کر کار کے پاس کھڑی لڑکی کو دیکھا۔۔۔

جس کی نگاہیں ستائی شی تھیں۔۔۔وہ اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔۔جواب میں بجائے رسمی طور پر مسکرانے کے۔۔۔وہ نظریں جھکا گیا تھا۔۔۔۔

وہ آج بھی اِس معمولی سی بات کو دل پر لگائے بیٹھی تھی یہ کہاں جانتا تھا وہ۔۔۔۔

مسکراتا تو ہوں۔۔۔" وہ تیزی سے اعتراضاً بولا۔۔۔۔"

نہیں۔۔۔تم نہیں مسکراتے۔۔۔" وہ روتو سہ چہرہ بنا کر۔۔۔"

اچھا میں نے مان لیا۔۔۔غلطی ہو گئی۔۔سوری۔۔۔آئی یندہ تمھیں" ہمیشہ مسکرا کر دیکھوں گا۔۔۔اوکے۔۔۔" وہ واقف تھا اِس وقت اُس لڑکی

سے کسی بھی طرح کی بحث وقت وطاقت ضائی ع کرنا ہے۔۔۔اِس لیے ہار مانتے ہوئے پھر بیچارہ معذرت طلب کرنے لگا۔۔۔

"گڈ۔۔اور پیار سے بھی۔۔۔" وہ قریب آکر۔۔۔آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔ مسکراتے ہوئے۔۔۔ محبت سے چور لہجے میں بولی۔۔۔۔

وہ اتنے قریب آگ ئی تھی کے زارون اس کی سانسوں کی گرمی اپنے چہرے پر محسوس کر رہا تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں زارون کے ہونٹوں پر ٹکی تھیں۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے۔۔۔۔۔وہ زارون کے ہونٹوں پر جھکی۔۔۔

مقابل نے تیزی سے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھا۔۔۔وہ لڑکی نشے میں آنکھیں بند کرئے۔۔۔اس کے ہاتھ کی پشت کو نرمی سے چومنے لگی۔۔۔

وہ لڑکی مقابل کو بغیر نشے کے بہکنے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔

وہ صرف اس کا حسین چہرہ تک رہا تھا۔۔۔

گلا بالکل خشک ہوتا محسوس ہوا۔۔۔

گڈ نائی ٹ۔۔۔"بس ایک لمحے کے لیے اس کی قربت نصیب ہوئی ی" تھی۔۔۔دوسرے ہی پل۔۔۔وہ مسکراتی ہوئی ی کہ کر۔۔اس کے کندھے میں اپنی بائی یں ڈال۔۔۔سینے پر سر رکھ کر سونے لگی۔۔۔۔

مقابل کو سر تا پاؤں ہلا کر۔۔وہ خود آرام سے سوگئی تھی۔۔۔

بس ایک لمحہ ہی تو تھا۔۔۔ مگر جیسے دل کی دنیا اِدھر کی اُدھر کر گیا۔۔۔۔

"سوری۔۔۔لیٹ۔۔"وہ بولتے بولتے رکیں۔۔۔جب زارون کے سینے پر اس سنہری گڑیا کو سر رکھ کر سوتے دیکھا۔۔۔۔

"پلیز۔۔۔۔ایسے مت دیکھیں۔۔۔میں پہلے ہی بہت عجیب کیفیت سے دوچار ہوں۔۔۔"زارون ان کی آنکھوں کو حیرت سے پھیلتا دیکھ۔۔۔۔لچکدار انداز میں گویا ہوا۔۔۔

زارون اس حالت میں بہت اَن کمفرٹیبل محسوس کر رہا تھا۔۔۔

اپنی والدہ کو آنکھوں کے اشارے سے اسے ہٹانے کا کہا۔۔۔

عنائی زہ بیگم بغیر کوئی ی سوال کیے اسے اٹھانے کی کوشش کرنے لگیں۔۔۔جس پر وہ چڑتے ہوئے اٹھی۔۔۔۔

"بیٹا۔۔۔یہاں کیوں سو رہی ہو؟؟۔۔۔میرے ساتھ چلو۔۔۔بیڈ پر آرام سے سو جاؤ۔۔۔"ان کے نرمی سے کہتے ہی وہ مسکراتی ہوئی ی کھڑی ہوئی ی۔۔۔۔

"اووو۔۔۔میری پیاری مدرِان لو۔۔۔آپ کتنی اچھی ہیں۔۔۔کاش یہ ہینڈسم لڑکا رحم دلی میں تھوڑا سہ ہی آپ پر چلا جاتا۔۔۔۔"وہ ان کے دونوں گالوں کو بڑی محبت سے چوم کر بولی۔۔۔

جس پر عنائی زہ بیگم ہکا بکا ہو کر اسے دیکھنے لگیں۔۔جبکے زارون نے شرمندگی کے مارے اپنے منہ پر دونوں ہاتھ رکھ لیے تھے۔۔۔وہ مزید یہ سب برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

چلو بیٹا۔۔۔کمرے میں چلو۔۔"عنائی زہ بیگم اسکے بازو کو نرمی سے پکڑ کر" ۔۔۔گیسٹ روم کی جانب لے جانے ہی لگی تھیں۔۔۔کے وہ ہاتھ چھڑا کر "۔۔۔۔"نو۔۔۔پہلے مجھے ایک بات کنفورم کرنی ہے۔۔۔

یہ کہتے ہی وہ تیزی سے زارون کے پاس آئی ی۔۔۔

اس کے چہرے کے بالکل روبرو اپنا حسین چہرہ لا کر کہا۔۔۔"اپنا وعدہ بھولے تو نہیں ہوناں ہینڈسم؟؟۔۔۔"

اس کی نزدیکی کے سبب زارون کو سانس لینے میں اب مشکل پیش آنے لگی تھی۔۔۔اس نے بمشکل گلے میں اپنا تھوک نگلا۔۔۔اور ڈرتے ڈرتے پوچھا۔۔۔"کون سہ وعدہ؟؟"

وہ ڈر رہا تھا کے کہیں وہ لڑکی اس کی ماں کے سامنے کوئی ی الٹی سیدھی بات نہ کردے۔۔۔جس کی وجہ سے اسے مزید شرمندگی کا سامنا کرنا پڑئے۔۔۔۔

تم تو ابھی سے ہی بھول گ ئی ے۔۔۔۔یہ تو چیٹنگ ہے۔۔۔"وہ روتو" سہ منہ بنا کر۔۔۔پیروں کو بچوں کی طرح زمین پر زور زور سے پٹکتے ہوئے بولی۔۔۔۔

بیٹا مجھے بتاؤ۔۔کون سہ وعدہ۔؟؟؟۔۔میں اسے پھر بھولنے نہیں دوں" گی۔۔۔"عنائی زہ بیگم اس کی کیفیت کو سمجھتے ہوئے۔۔۔۔بہلانے کی نیت سے گویا ہوئی یں۔۔۔

ہاں یہ اچھا آئی یڈیا ہے۔۔۔۔" یہ کہتے ہوئے۔۔۔اس نے بڑی محبت سے" زارون کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔۔۔"آئی یندہ مسکرا کر دیکھو "گے۔۔۔۔اور محبت سے بھی۔۔۔

زارون اپنی ماں کے سامنے شر مندگی سے پانی پانی ہو رہا تھا۔۔۔۔

وہ واقف تھا غصے کا کوئی ی فائی دہ نہیں۔۔۔مقابل ابھی ہوش میں نہیں۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

"تم یہ پہن کر جاؤ گی؟؟؟" وہ کمرے میں داخل ہوا۔۔۔تو وہ نازک صفت لڑکی آئی ینے کے سامنے اپنا عکس سوارتی نظر آئی ی۔۔۔اس نے سفید رنگ کی لانگ میکسی۔۔۔جو سلیو لیس تھی۔۔۔۔زیب تن کی ہوئی ی تھی۔۔۔ میکسی کالر والی تھا۔۔۔جس سے پتلی پتلی پٹیاں نیچے کی جانب جاکر۔۔۔سینے سے اوپر کے مقام پر جہاں سے میکسی اسٹار ہو رہی تھی۔۔۔۔ اس حصے سے جوائی نٹ تھیں۔۔۔ایک پٹی سے دوسری پٹی کے درمیان تھوڑا فاصلہ تھا۔۔۔۔اس فاصلے کے مقام سے۔۔۔۔ نجمہ کے جسم کی دودھیائی ی رنگت صاف جھلک رہی تھی۔۔۔۔ان پٹیوں پر شیشے کا کام ہوا نظر آرہا تھا۔۔۔۔ماناوہ بہت حسین لگ رہی تھی اس میں۔۔۔۔۔۔۔ مگر محیب کی نظر میں وہ سوٹ باہر پہن کر جانے کے قابل نہیں تھا۔۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔کیا برائی ہے اس میں؟؟"وہ محیب کی جانب پلٹ کر"
۔۔۔ابرو اچکا کر۔۔۔نا سمجھی سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

نج۔۔۔۔پانچ منٹ ہیں تمھارے پاس۔۔۔۔چینج کرؤ۔۔۔جب تک میں"
فریش ہو کر آتا ہوں۔۔۔"وہ کہ کر واش روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

آنکھیں غصے سے لال ہوئی یں۔۔۔جب واپسی پر اسے انھیں کپڑوں میں
ملبوس۔۔۔اپنا منتظر پایا۔۔۔۔

تم نے چینج کیوں نہیں کیا ابھی تک؟؟"وہ غصے سے ایک ابرو"
اچکا کر۔۔۔ٹاول بیڈ پر پھینکتے ہوئے۔۔استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

اب کیا میں کپڑے بھی تمھاری مرضی سے پہنوں گی؟؟" وہ غصے سے لال پیلی ہو کر۔۔۔طنزیہ سوال کرنے لگی۔۔۔

اسکا لہجہ بہت دلخراش معلوم ہوا اسے۔۔۔

زندگی میں پہلی بار اسے کپڑوں پر کسی نے ٹوکا تھا۔۔۔وہ کیسے برداشت کر لیتی؟؟۔۔۔۔وہ کیلیفورنیا جیسے آزاد ماحول میں پلی بڑی تھی۔۔۔اس کے نزدیک اس کے ڈریس میں کوئی ی خرابی نہیں تھی۔۔۔

بتادو۔۔۔اب کیا سانس لینے کے لیے بھی تمھاری اجازت کی ضرورت پڑے گی مجھے؟؟؟" وہ اسی طیش کے عالم میں اسکے روبرو کھڑی ہو کر استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

وہ غلط نہیں تھی اپنی جگہ۔۔۔۔بس ماحول اور سوچ کا بہت بڑا فرق ان کے درمیان حائل ہو رہا تھا۔۔۔۔

محبت کا تو دور دور تک نام تک نہ تھا۔۔۔تو ایک دوسرے کے لیے خود کو کیوں بدلنے کی کوشش کرتے؟؟۔۔۔

کیوں سمجھنے کی کوشش کرتے ایک دوسرے کے جذبات کو؟؟۔۔۔۔احساسات کو؟؟۔۔۔۔اُس فرق کو جو درمیان میں حائل ہو رہا تھا۔۔۔

صرف رشتے کو نبھانے کی خواہش سے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔نبھانے کے لیے جھکنا پڑتا ہے۔۔۔۔

راہیں نکالنی پڑ تیں ہیں۔۔۔ایسی راہیں جس میں دونوں کی عزت نفس برقرار رہ سکے۔۔۔۔

تم چینج کرؤ گی یا نہیں؟؟" وہ بحث کرنے کا عادی نہیں "
تھا۔۔۔۔۔۔۔سامنے کھڑی لڑکی کی سیاہ آنکھوں میں جھانک کر سوال کیا۔۔۔

وہ اپنی مٹھیاں مضبوطی سے بند کرئے کھڑا تھا۔۔۔ جنھیں دیکھ کوئی ی بھی بتا سکتا تھا کے وہ وجیہہ مرد اس وقت اپنے غصے کو کنڑول کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔۔۔

نہیں۔۔۔" وہ اُس کے منہ پر انکار کر۔۔۔غصے سے پاؤں پٹکتی۔۔۔ برابر "
والے پورشن میں چلی گ ئی تھی۔۔

منہ پر انکار۔۔۔اسے غصے سے پاگل کر رہا تھا۔۔۔

دل چاہا اُس لڑکی کا حشر کر دے۔۔۔

تھی کیا وہ؟؟۔۔۔ایک نازک صفت لڑکی۔۔۔

اتنی کمزور کے اُس کی ذرا سی سختی بھی نہ سہہ سکے۔۔۔۔

چاہتا تو اپنے غصے میں اُس کی اکڑ دو منٹ میں خاک میں ملا دیتا۔۔۔۔

مگر خاموش کھڑا۔۔۔بس اپنے غصے کو پینے کی کوشش کرتا رہا۔۔۔۔

غصے کی شدت اتنی تھی کے اسے اپنی رگیں پھٹتی ہوئی ی محسوس ہوئی یں۔۔۔

اس نے ایک زوردار لات بیڈ پر ماری۔۔۔پھر سائی یڈ دراز پر رکھا لیمپ اٹھا کر سنگار دان پر دے مارا۔۔۔

اس سے بھی غصہ کم نہ ہوا۔۔۔

اپنا ہاتھ کا مکا بنا کر زور سے شیشے کے دروازے پر مارنے ہی لگا تھا۔۔۔کے توڑ پھوڑ کی آواز سن۔۔۔ڈر کر وہ نازک صفت لڑکی تیزی سے باہر آئی۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہو؟؟"وہ چیختے ہوئے۔۔۔"

دفع ہو جاؤ میری آنکھوں کے سامنے سے۔۔۔"اس نے سرخ آنکھوں" کے ساتھ۔۔غصے سے چنگھاڑتے ہوئے کہا۔۔۔

گیٹ اوٹ۔۔۔"وہ بے یقینی سے اُس کے سرخ چہرے کو تک رہی" تھی۔۔۔کے ایک بار پھر وہ زور سے دھاڑا۔۔۔

تم پھر سے مجھے کمرے سے نکال رہے ہو۔۔۔۔۔۔"اس نے روہانسہ لہجے" میں شکوتاً کہا۔۔۔اور اگلے ہی لمحے تیزی سے مڑ کر جانے لگی۔۔۔۔

اسے جاتا دیکھ اس ستمگر نے اپنا سر پکڑا۔۔۔

اگر آج وہ کمرے سے اُس لڑائی ی کے بعد نکل جاتی۔۔۔۔تو محیب وہ جنگ ہار جاتا۔۔۔جو وہ کب سے تنہاء لڑ رہا تھا۔۔۔۔

دنیا کی سب سے بڑی جنگ وہ ہے جو انسان خود سے لڑے۔۔۔۔

آنکھیں ایک دو ثانیوں کے لیے بند ک ئی یں۔۔۔

وہ جھڑتے پتے۔۔۔۔

وہ چیخیں۔۔۔

وہ خود کا تنہاء کمرے میں رونا۔۔۔۔

وہ آنسو۔۔۔۔

وہ وعدہ۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے چیتے کی رفتار سے اس کے پاس پہنچ کر۔۔۔بازو سے تھام کر روکا۔۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔۔"وہ ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔"

میں نے کہا چھوڑو مجھے۔۔۔۔"وہ مسلسل اپنا ہاز واس ستمگر کی گرفت سے" آزاد کرانے کا جتن کر رہی تھی۔۔۔

چپ چاپ یہاں بیٹھ جاؤ۔۔۔"محیب نے اسے بیڈ پر بیٹھاتے ہوئے" ۔۔۔رعب دار انداز میں کہا۔۔۔

شدید غصے اور جھنجھلاہٹ کے سبب نجمہ کا سانس بری طرح پھول رہا تھا۔۔۔اسے لگا۔۔۔وہ سانس نہیں لے پا رہی۔۔۔

نج۔۔"اس کا منہ کھل گیا تھا۔۔۔اسے اپنا سیدھا ہاتھ سینے پر رکھ"
کر۔۔۔سانس لینے کی کوشش کرتا دیکھ۔۔۔ محیب تیزی سے اس کے رخسار
پر ہاتھ رکھتے ہوئے۔۔۔ فکر مند لہجہ میں بولا۔۔۔۔

ریلیکس۔۔۔"وہ برابر میں بیٹھ کر۔۔۔نرمی سے اس کی کمر سہلاتے "
ہوئے۔۔۔

ریلیکس۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔۔ تمھیں کپڑے چینج نہیں کرنے تو"
مت کرؤ۔۔۔۔"محیب اٹھ کر پانی کے جگ سے۔۔پانی نکال کر اس کے
پاس لایا۔۔۔اسے ابھی بھی سانس لینے میں شدید دشواری ہو رہی
تھی۔۔۔۔اس کا چہرہ اور آنکھیں سرخ تھیں۔۔۔

یہ پہلی بار تھا جب وہ نجمہ کے آگے جھک گیا تھا۔۔۔اپنی ڈیمانٹ کو اس کی خاطر مکمل ترک کر دیا۔۔۔

جب تک وہ پوری طرح نارمل نہ ہوئی وہ اس کے برابر میں بیٹھا۔۔۔کمر سہلاتا رہا۔۔۔۔

وہ محیب اجلال ملک جو کبھی اپنے فیصلے نہیں بدلتا۔۔۔اس کے لیے بدلا۔۔۔یہ بہت بڑی بات تھی۔۔۔کے وہ اپنی ڈیمانٹ سے جو جائز بھی تھی پیچھے ہٹ گیا تھا۔۔۔مگر مقابل نے یہ محسوس نہیں کیا۔۔۔

تین مہینے بہت ہوتے ہیں۔۔۔وہ ایک آزاد پنچھی کی طرح اپنے اصول و قوانین پر زندگی گزارنے والی لڑکی تھی۔۔۔اس کے نزدیک محیب نے اسے قید کر لیا تھا۔۔۔اب اس کا دم گھٹنے لگا تھا اس قید خانے

میں۔۔۔آہستہ آہستہ صبر و برداشت بھی جواب دے رہے تھے۔۔۔وہ چڑچڑائی سی رہنے لگی تھی۔۔۔

ذرا ذرا سی بات پر اسے شدید غصہ آجاتا۔۔۔

کچھ پریگننٹسی کا بھی اثر تھا۔۔۔۔

چلو۔۔۔"اس کے طبیعت بہتر ہوتی دیکھ۔۔۔وہ اٹھ کر تیار ہونے چلا" گیا۔۔۔تھوڑی ہی دیر میں بلو رنگ کی شرٹ اس پر بلیک رنگ کا کوٹ اور پینٹ پہنے۔۔۔بال جیل سے سیٹ کیے۔۔۔کار کی چابی اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔

پورے کمرے میں اس کے پرفیوم کی مہک بکھرئی ہی تھی۔۔۔

نجمہ ابھی بھی منہ بسورے۔۔۔ نظریں فرش پر جمائے بیٹھی تھی۔۔۔۔

اٹھو۔۔۔"وہ سن کر بھی اَن سنی کر رہی تھی۔۔۔۔ جس پر وہ منہ بیگاڑتے" ہوئے۔۔۔ بازو کو نرمی سے پکڑ کر کھڑا کرنے لگا۔۔۔

مجھے تمھارے ساتھ کہیں نہیں جانا۔۔۔۔"وہ بازو ایک جھٹکے سے چھڑا" کر۔۔۔ غصیلی نگاہیں اس ستمگر پر ٹکائے۔۔۔ قطعی انداز میں بولی۔۔۔

اف"اپنی دونوں ابرو کے درمیانی حصے کو اپنی شہادت کی انگلی سے مسلتے" ہوئے۔۔۔ایک دو ثانیوں کے لیے آنکھیں بند کئی یں۔۔۔اور ایک گہرا سانس ہوا میں خارج کیا۔۔۔۔ جیسے اپنا غصہ کنڑول کرنے کی سعی کر رہا ہو۔۔۔

"اوکے۔۔۔۔جیسی تمھاری مرضی۔۔۔مگر۔۔۔۔آج کے بعد مجھ سے یہ توقع مت رکھنا کے تمھیں کہیں گھومانے لے کر جاؤں گا۔۔۔۔۔۔اور نہ یہ طعنہ دینا کے تمھیں ایک کمرے میں گھوٹ گھوٹ کر مار رہا ہوں۔۔۔۔"اس کے جز بز ہو کر اعلانیہ کہتے ہی وہ احتجاجاً بولی۔۔۔"طعنہ نہیں تھا وہ۔۔۔حقیقت ہے۔۔۔۔تم نے قید کر رکھا ہے مجھے۔۔

"بے وقوف لڑکی۔۔۔کیسے سمجھاؤں تمھیں نکاح کوئی قید نہیں ہے۔۔۔۔نکاح تحفظ ہے۔۔۔۔"فقط اتنا ہی جملہ ادا کیا تھا اس ستمگر نے۔۔۔۔لیکن وہ جملہ اپنے اندر کتنا گہرا معنی سموئے ہوئے تھا۔۔۔یہ سامنے کھڑی لڑکی نہ سمجھ سکی۔۔۔۔

"تحفظ؟؟۔۔۔"وہ خاصہ طنزیہ بولی۔۔۔۔

کچھ تھا اسکی پُراسرار نیلی آنکھوں میں۔۔۔۔ مگر کیا؟؟۔۔۔وہ پڑھ نہ سکی۔۔۔۔

مزید کچھ نہ کہا۔۔۔۔ صرف اپنا کوٹ اتار کر۔۔۔ سامنے کھڑی لڑکی کے ۔۔۔۔ بازوؤں پر پھیلا کر ڈال دیا۔۔۔۔

وہ واقف تھی۔۔۔۔ ستمگر کے اِس عمل کا کیا مطلب ہے۔۔۔۔

نیچے ویٹ کر رہا ہوں" وہ کہہ کر جانے لگا۔۔۔۔"

کہاناں۔۔۔ نہیں جانا تمھارے ساتھ مجھے۔۔۔" وہ بپھر کر جواب دہ"
ہوئی ی۔۔۔ مگر وہ وجیہہ مرد اس کے جواب کو اگنور کرتا ہوا۔۔۔ باہر چلا
گیا۔۔۔۔

اکیلے کمرے میں۔۔۔ وہ بہت دیر تک بیٹھی رہی۔۔۔۔

غصے کی شدت از خود ہی دم توڑ رہی تھی۔۔۔۔

کھڑے ہو کر۔۔۔ کھڑکیوں کے پاس گ ئی۔۔۔۔

ایک کھڑکی پر ڈلا پردہ ذرا سہ کھسکایا۔۔۔ صرف یہ دیکھنے کے لیے۔۔۔ کے وہ
ستمگر منتظر ہے یا نہیں۔۔۔

وہ خوبرو نوجوان لیمبورگنی کے پاس کھڑا۔۔۔اپنا منتظر نظر آیا۔۔۔۔

پھر تیزی سے پردہ ڈھک دیا۔۔۔۔ کہیں اس کی نظر نہ پڑ جائے۔۔۔

پھر بیٹھ کر سوچنے لگی۔۔۔۔ کیا کرنا ہے؟؟۔۔۔۔

جانا ہے یا نہیں جانا؟؟۔۔۔۔

ہلکا سہ جھک جانے پر شاید آج کی رات کچھ سنہری یادیں نصیب میں آجائیں۔۔۔ورنہ یہ اندھیرا کمرا تو مقدر ہے ہی۔۔۔۔

اس غصے ولڑائی میں نقصان صرف اسی کا ہے۔۔۔۔۔

یہ بات ۹۹ فیصد ہے میاں بیوی کی لڑائی ی میں عورت مرد سے زیادہ نقصان اٹھاتی ہے۔۔۔۔

دو گھنٹے وہ کھڑا خاموشی سے انتظار کرتا رہا۔۔۔۔

ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں تھا۔۔۔اور دوسرا سیل کی اسکرین پر۔۔۔۔اسکے بائی یں ہاتھ کی کلائی ی پر ایپل واچ تھی۔۔۔

ایک پاؤں موڑ کر کار سے ٹکایا ہوا۔۔۔اور دوسرا زمین پر جما کر ۔۔۔۔اسٹائی ل سے کھڑا تھا۔۔۔

وہ دیکھنے میں کسی ہیرو سے کم معلوم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

اس کی ہینڈسم پرسنیلٹی کو وہ چاہ کر بھی اگنور نہیں کر سکی تھی۔۔۔

اس لڑکی کی سینڈل کی ہیل نے محیب کو اطلاع دی۔۔۔کے مقابل تشریف لا چکی ہے۔۔

اس نے سرسری سی نگاہ اٹھائی۔۔۔

اگلے ہی لمحے آنکھوں میں اطمینانی چھائی یہ دیکھ۔۔۔کے اس کا دیا کوٹ اپنی میکسی پر پہن رکھا ہے۔۔۔۔

کوٹ اتنا بڑا تھا۔۔کے اُس کی میکسی کا اوپر کا حصہ مکمل اس میں چھپ گیا تھا۔۔۔۔۔

کار کا گیٹ کھولا۔۔۔وہ بغیر کچھ کہے۔۔۔بیٹھنے لگی۔۔۔۔

جب وہ بیٹھ رہی تھی۔۔۔ٹھیک اسی لمحے محیب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر کور کیا۔۔۔تا کے ٹکراؤ نہ ہو۔۔۔اس کے سر پر نہ لگے۔۔۔۔

وہ وجیہہ مرد کتنی چھوٹی چھوٹی چیزوں کا بھی خیال رکھتا ہے۔۔۔یہ دیکھ ۔۔۔وہ لڑکی کافی حیران ہوئی ی۔۔۔۔

اس کی سیاہ نشیلی آنکھیں غیر ارادی طور پر مقابل کے عمل کے سبب۔۔۔اس کے حسین چہرے پر ٹک گ ئی یں تھیں۔۔۔

تمھاراہی ہوں۔۔۔۔صبر رکھو۔۔۔"اسے اپنے وجود کو تکتا ہوا" دیکھ۔۔۔اس کے کان کے پاس منہ لا کر۔۔۔۔سرگوشی کرنے والے انداز میں۔۔۔شوخی سے کہا۔۔۔۔

جس پر اس نے تیزی سے اپنا رخ دوسری سمت کیا۔۔۔۔

اس کے ری۔ایکشن پر۔۔۔۔ہونٹوں کو گول کرتے ہوئے۔۔۔۔کار کا گیٹ بند کیا۔۔۔۔

چہرہ ہمیشہ کی طرح بے تاثر تھا اس کا۔۔۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

وہ اسے کراچی کے سب سے مشہور ریسٹورنٹ میں لایا تھا۔۔۔

جو دل چاہے آرڈر کرؤ۔۔۔"اس نے مینیو کارڈ نجمہ کی جانب بڑھادیا"
تھا۔۔۔اور خود اپنے سیل میں مگن ہو گیا۔۔۔

وہ زندگی میں پہلی بار اتنے شاندار و خوبصورت ریسٹورینٹ میں آئی ی تھی۔۔۔دل کو ایک عجیب سی خوشی تھی۔۔۔۔۔

وہاں موجود ہر چیز کو وہ بچوں کی طرح ستائی شی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

اسے یہ بات تھوڑی عجیب لگی کے پورے ریسٹورینٹ میں ان کے علاوہ کوئی ی موجود نہ تھا۔۔۔سوائے اسٹاف ممبرز کے۔۔۔۔۔

محیب نے پورا ریسٹورینٹ بک کروایا ہوا ہے۔۔۔۔مگر "
کیوں؟؟۔۔۔ہمم۔۔۔۔شاید اِس ڈر سے کے اس کے ساتھ کوئی ی مجھے
دیکھ نہ لے؟؟۔۔۔ہاں یقیناً یہی سبب رہا ہو گا۔۔۔ورنہ یہ میری محبت میں تو
بک کرانے سے رہا۔۔۔۔" یہ سوچتے ہی اس کا سارا موڈ خراب ہو گیا
تھا۔۔۔۔۔

آخری جملہ سوچتے ہوئے۔۔۔جیسے وہ خود پر ہی ہنسی تھی۔۔۔۔ساتھ ساتھ
اب اسے مقابل پر غصہ بھی آ رہا تھا۔۔۔۔

کے جب اتنا ہی ڈر ہے دنیا کا۔۔۔۔تو اسے لانے کی ضرورت کیا تھی۔۔۔۔

محیب نے اسے بلاوجہ ہنستے ہوئے دیکھا۔۔۔مگر وجہ پوچھنے کی زحمت نہ کی۔۔۔۔۔

مینیو کارڈ میں کھانے کی ڈشز کی جگہ وہ ان کی قیمتیں پڑھ پڑھ کر چھوڑ رہی تھی۔۔۔۔۔

ہر چیز اتنی مہنگی تھی۔۔۔کے اس کی تین سال کی محنت سے کمائی ی سیلری صرف ایک ڈش کے بل ادا کرنے میں لگ جاتی۔۔۔۔

"کیا ہوا؟؟"کافی دیر بعد اس خوبرو نوجوان نے نگاہ اس لڑکی کی جانب اٹھا کر ۔۔۔استفسار کیا۔۔۔

بہت مہنگا ہے سب کچھ۔۔۔"وہ مینیو کارڈ بند کرتے ہوئے۔۔۔منہ " لٹکائے بولی۔۔

واٹ؟؟۔۔۔۔تمھیں ڈشز سلیکٹ کرنے کے لیے مینیو کارڈ دیا" تھا۔۔۔نہ کے قیمتیں دیکھنے کے لیے۔۔"وہ بے زاری سے سر جھٹکتے ہوئے کہ کر۔۔۔اپنا سیل سائیڈ میں رکھنے لگا۔۔۔

ڈشز فری میں نہیں ہیں۔۔۔"وہ تیزی سے سرگوشی والے انداز " میں۔۔۔۔دانت پیستے ہوئے بولی۔۔۔

تو؟؟؟"وہ ناسمجھی سے ایک ابرو اچکا کر۔۔۔"

میں ایک saving تو۔۔۔میں نہیں افورٹ کر سکتی۔۔۔میری ساری" وقت کے کھانے میں نہیں اڑا سکتی۔۔۔ تمھاری طرح سونے کا چمچہ منہ میں "لے کر نہیں پیدا ہوئی ی ہوں میں۔۔۔۔

وہ بہت خوددار لڑکی تھی۔۔۔۔مانا اس نے محیب کی دی ہوئی ی جیب خرچی واپس نہیں کی تھی۔۔۔اور نہ پھینکی تھی۔۔۔

مگر یہ بھی ایک حقیقت تھی کے اس نے ابھی تک محیب کا دیا ایک روپیہ بھی اپنی ذات پر خرچ نہیں کیا تھا۔۔۔۔

اس کا جواب سنتے ہی محیب کا دل چاہا اپنا سر دیوار سے دے مارے۔۔۔

۔۔اس نے اپنی دونوں ابرو کے درمیانی حصے "not again"۔۔۔۔۔ کو شہادت کی انگلی سے مسلتے ہوئے۔۔۔ہونٹوں کو بھینچ کر۔۔۔دنیا جہاں کی بے زاری آنکھوں میں سموتے ہوئے۔۔۔۔ جھنجھلاہٹ سے کہا۔۔۔۔۔۔

"don't create the sence....نخ۔۔۔۔۔۔ مینیو میں سے اپنے لیے ڈشز پسند کرؤ۔۔۔پیسے بھرنے کے لیے تمھارا ہسبینڈ موجود ہے۔۔۔"۔۔ مینیو کارڈ اس کی جانب دوبارا کھول کر بڑھاتے ہوئے۔۔۔آہستگی سے مگر سخت لہجے میں کہا۔۔۔۔

"ہسبینڈ؟؟۔۔۔کہاں؟؟۔۔"محیب کے جملے اسے اپنے زخموں پر نمک چھڑکتے محسوس ہوئے۔۔۔۔۔اگر وہ ہسبینڈ تھا تو دنیا سے کیوں چھپا رہا تھا ان کے درمیان کے جائز تعلق کو؟؟؟۔۔۔۔۔وہ تیزی سے طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔ نظریں اِدھر اُدھر کوئی ی چیز ڈھونڈنے

کے انداز میں چلانے لگی۔۔۔۔جسے دیکھ۔۔۔۔مقابل کا خون کھول اٹھا تھا۔۔۔

نج۔۔۔اسٹاپ اٹ۔۔۔۔۔"وہ کھا جانے والی نگاہ سے غراتے ہوئے" بولا۔۔۔

اس کی شارپ نگاہیں نجمہ کو وارننگ دیتی معلوم ہوئی یں۔۔۔

بہت بہت شکریہ آپ کا مسٹر ہسبینڈ۔۔۔مگر اپنا بل میں خود بھرؤں" گی۔۔۔۔"وہ خاصہ جتاتے ہوئے اعلانیہ بولی۔۔۔

اوکے۔۔۔پھر میرا بھی بھر دینا۔۔۔"اپنے غصے کو مکمل کنڑول کرتے" ہوئے۔۔۔اسکی جانب دیکھ۔۔۔لاپرواہی سے کہا۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔میں اپنا نہیں بھر سکتی۔۔۔ تمھارا کہاں سے بھر دوں"اس کی" پیشانی پر بل نمودار ہوئے۔۔۔وہ تیزی سے اعتراضاً سر گوشی کرنے لگی۔۔۔۔

یہی رول ہے۔۔۔۔۔۔۔بل بھرنے کا اتنا ہی شوق ہے تو دونوں کا" بھرؤ۔۔۔۔ورنہ خاموشی سے ڈنر انجوئے کرؤ۔۔۔۔"۔اس نے دانت پیستے ہوئے سخت لہجے میں کہ کر۔۔۔سیدھے ہاتھ کو ہلکا سہ ہوا میں بلند کر کے اشارہ کیا۔۔۔

وہ مزید بحث نہیں کرنا چاہتا تھا اس لڑکی سے۔۔۔۔۔

اس کا اشارہ دیکھتے ہی۔۔۔ویٹر تیزی سے ان کی جانب آیا۔۔۔

اوکے سر۔۔۔"محیب مقابل کا انتظار کیے بغیر۔۔۔اپنی مرضی سے کھانے" آرڈر کرنے لگا۔۔۔وہ ایک کے بعد ایک ڈش بولے چلا جا رہا تھا۔۔۔اور ویٹر ساتھ ساتھ نوٹ کرتا جا رہا تھا۔۔۔یہ منظر دیکھ۔۔۔۔۔نجمہ کے پسینے چھوٹنے لگے۔۔۔۔

وہ کیسے اتنے ہائی فائی ریسٹورینٹ کا بل بھرتی؟؟۔۔۔اوپر سے وہ ستمگر ایسے کھانے آرڈر کر رہا تھا جیسے فری کے آ رہے ہوں۔۔۔۔

۔۔۔۔"ویٹر کے مہذب انداز میں any thing else sir۔۔۔" استفسار کرتے ہی محیب کی جگہ وہ صدمے سے دوچار حالت میں "بولی۔۔۔"ہاں۔۔۔۔برتن دھونے کا صابن بھی لا دینا۔۔۔

جی؟؟" ویٹر الجھ کر اس حسین لڑکی کا چہرہ دیکھتے ہوئے۔۔۔"

جبکے اس کا جملہ سنتے ہی محیب نے بمشکل اپنی مسکراہٹ ہونٹوں میں دبائی ی تھی۔۔۔۔

محیب اتنا سارا کھانا آرڈر کرنے کی کیا ضرورت تھی؟؟۔۔۔" وہ کھا جانے" والی نگاہ سے اس وجیہہ مرد کو گھورتے ہوئے بولی۔۔۔۔

پہلی بار میری ڈئی یر وائی ف مجھے ٹریٹ دے رہی ہے۔۔۔میں کم از کم" انجوئے تو ٹھیک طرح کرؤں ناں۔۔۔" وہ جیسے اب مزہ لے رہا تھا اس کی بیچارگی والی حالت کا۔۔۔۔

انجوائے؟؟۔۔۔"وہ ابھی جواب دے ہی رہی تھی کے دو تین ویٹر ایک" ساتھ آئے۔۔۔ان کے پیچھے ایک اور ویٹر کھانے کی بڑی سی ٹرئے لے کر آرہا تھا۔۔۔ان سب نے مل کر کچھ ہی منٹوں میں خالی ٹیبل کو کھانوں سے بھر دیا۔۔۔۔

۔۔۔"مہذب انداز سے مسکرا کر کہتے enjoy your meal۔ " ہوئے۔۔۔وہ ویٹر چلے گ ئ ے۔۔۔۔

شروع کرؤ۔۔۔"نجمہ کے چہرے کے سارے رنگ پریشانی کے سبب اڑ" گ ئ ے تھے۔۔۔۔ جنھیں دیکھ۔۔۔وہ خوبرو نوجوان کافی محظوظ ہو رہا تھا۔۔۔ایک پلیٹ میں کھانا سجا کر۔۔۔اس کے آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

محیب میرے پاس واقعی پیسے نہیں ہیں۔۔۔تم میرا مزاق بنانے لائے ہو" یہاں؟؟۔۔۔"جب سے ہوش سنبھالا تھا تب سے محنت سے کما کر کھانا سیکھا تھا۔۔۔کسی سے مانگ کر کھانے کی عادت نہیں تھی اسے۔۔۔۔وہ اپنی سہیلیوں اور زارون کے ساتھ نارمل ریسٹورینٹ جایا کرتی تھی۔۔۔مگر ہمیشہ اپنا بل خود ادا کرتی۔۔۔زارون سے منگنی سے پہلے تک اپنا بل ہمیشہ ضد کر کے خود ادا کیا۔۔۔۔

مس ئی لہ یہ تھا کے مقابل کو وہ ابھی تک ایک انجان شخص کی طرح ہی ٹریٹ کر رہی تھی۔۔۔۔۔

اس کے نزدیک وہ مزاق اڑا رہا تھا اس کی غربت کا۔۔۔۔

اس حسین لڑکی کی سیاہ نشیلی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو جھلکنے لگے تھے۔۔۔۔

جن کے سبب اسے دھندلا دھندلا نظر آرہا تھا۔۔۔چشمہ اتار کر اپنی آنکھیں صاف کرتے ہوئے۔۔۔روہانسہ آواز میں سامنے بیٹھے ستمگر کو دیکھ کہا۔۔۔۔

نج۔۔۔۔میں ہسبینڈ ہوں تمھارا۔۔۔تم ذمہ داری ہو"
میری۔۔۔۔ تمھارا نان نفقہ کھانا پینا کپڑا سب میرے ذمے ہے۔۔۔۔اتنی سی بات کیوں سمجھ نہیں آتی تمھیں؟؟۔۔۔۔"

کبھی تو ناآشنائی ی۔۔۔اور کبھی جیسے سب کچھ۔۔۔

وہ کیسے یقین کرلے اس ستمگر پر؟؟۔۔۔یقین بھی تو دلانے سے آتا ہے۔۔۔اور اس نے کب خود پر یقین دلانے کی کوشش کی تھی؟؟

"کیونکے تم دنیا کے سامنے مجھے اپنا نہیں رہے۔۔۔۔میں نے اپنی اوقات اسی دن جان لی تھی جب پلوشہ میرے سامنے دھڑلے سے تمھارے سینے سے لگی تھی۔۔۔غلطی کی اس دن۔۔۔مڑ کر دیکھنے کی۔۔۔کاش نہ دیکھا ہوتا۔۔۔تو شاید آج یقین کر لیتی تم میرے ہسبینڈ ہو۔۔۔"اس کی آنکھوں سے آنسو مسلسل بہے جا رہے تھے۔۔۔

اس لڑکی کی خوبصورت نشیلی سیاہ آنکھیں غم و غصے سے بھری معلوم ہوئی یں۔۔۔

قانوناً وشرعاً وہ بیوی تھی اسکی۔۔۔۔وہ حق رکھتی تھی پلوشہ کو ہٹانے کا۔۔۔۔مگر یہ حق شوہر کے دینے سے ملتا ہے۔۔۔۔

ستمگر نے کب دیا یہ حق اسے؟؟۔۔۔۔

کیا ان ظالموں نے گن سر پر نہیں تانی تھی اس کے۔۔۔۔کے وہ خود کو بیوی نہیں کہے گی۔۔۔۔

کھانا کھاؤ۔۔۔ٹھنڈا ہو رہا ہے۔۔۔۔"وہ سنجیدگی سے کہ کر۔۔۔۔کھانا" کھانے لگا۔۔۔۔

"محیب اجلال ملک۔۔۔۔تم نہایت ہی بے حس ہو۔۔۔۔"اسے آرام سے کھانا کھاتے دیکھ۔۔۔وہ جز بز ہو کر۔۔۔کدورت بھری نظروں سے تکتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

محیب نہیں جانتا تھا کے نجمہ اس دن پلٹ کر کمرے میں واپس آئی ی تھی۔۔۔اور اس نے پلوشہ کو اس کے گلے لگے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

"ویسے مجھے اندازہ نہیں تھا۔۔۔تمھیں فرق پڑھتا ہے"کافی دیر ماحول پر خاموشی طاری رہی۔۔۔۔۔وہ دونوں ہی خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے۔۔۔۔۔کے اچانک وہ ہلکا سہ مسکراتے ہوئے۔۔۔مقابل حسینہ کو دیکھ ۔۔۔۔گویا ہوا۔۔۔۔۔

وہ نا سمجھی سے پانی کا گلاس منہ سے ہٹاتے ہوئے۔۔۔اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

میرے کسی اور کے قریب جانے سے۔۔۔۔اچھا لگا جان کر مسز محیب" اجلال ملک جیلس فیل کر رہی ہیں" نجمہ کی خاموشی اسے چبھ سی رہی تھی۔۔۔اس لیے چھیڑنے کی نیت سے۔۔۔۔زچ کرنے والے انداز میں کہا۔۔۔۔

جیلس؟؟۔۔۔اور وہ بھی محیب اجلال ملک تمھارے" لیے؟؟۔۔۔۔افففف۔۔۔۔۔تمھاری خوش فہمی۔۔۔۔" وہ اپنا منہ ٹیشو سے ہلکے ہلکے ہاتھ سے صاف کر رہی تھی جب محیب کے الفاظ کانوں کی سماعت سے ٹکرائے۔۔۔۔ٹیشو کو مٹھی میں بھینچ کر مسلتے ہوئے۔۔۔سامنے بیٹھے اس وجیہہ مرد کو دیکھ۔۔۔۔اکڑ کر جواب دہ ہوئی ی۔۔۔۔

اس نے کوئی ی جوابی کاروائی ی نہ کی۔۔۔بس ہونٹوں کے کناروں پر اسمارٹ مسکراہٹ سجائے رکھی۔۔۔جیسے بتارہاہو۔۔۔تم کچھ بھی بولتی رہو۔۔۔حقیقت یہی ہے کے تم جیلس ہوئی ی ہو۔۔۔۔

"کولڈ رنک کا گلاس نیچے رکھ دو۔۔۔پریگننٹسی میں یہ پینا تمھارے لیے ٹھیک نہیں۔۔۔"محیب نے آرڈر کرتے وقت بھولے سے دو گولڈ رنک آرڈر کردی تھیں۔۔۔لیکن جیسے ہی نجمہ کو کولڈ رنک کا گلاس منہ سے لگاتے دیکھا۔۔۔فوراٹوکتے ہوئے کہا۔۔۔

"پر میرا دل چاہ رہاہے۔۔۔"وہ لچکدار انداز میں۔۔۔کولڈ رنک کے گلاس کو متمنی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

"تو دل کو قابو میں رکھو۔۔۔۔"وہ سنجیدگی سے گویاہوا۔۔۔

نجمہ کو بہتر محسوس ہوا یہ دیکھ کے وہ پرواہ کر رہا ہے بچے کی۔۔۔۔

یقین آنے لگا کے وہ کوئی ی نقصان نہیں پہنچائے گا۔۔۔۔

.ریسٹورنٹ سے واپسی پر۔۔۔اس کا جی متلانے لگا۔۔۔۔

جیسے ہی ملک مینشن کے مین دروازے میں لیمبورگنی داخل ہوئی ی۔۔۔اسے قے آنے لگی۔۔۔

بمشکل اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔کنٹرول کرنے کی کوشش کرتی رہی۔۔۔۔لیکن جیسے ہی گھر میں داخل ہوئی ی۔۔۔پھر مزید اپنی بگڑتی حالت پر قابو پانا اس کے لیے ممکن نہ رہا۔۔۔

وہ بھاگتے ہوئے۔۔۔اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔۔کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔۔

محیب کا کمرا اوپر تھا۔۔۔اس لیے وہ اپنے کمرے کی جانب بھاگی تھی۔۔۔

آرام سے نج۔۔۔اِس حالت میں بھاگنا تمھارے لیے ٹھیک نہیں۔۔۔۔"اسے یوں بھاگتا ہوا دیکھ۔۔۔محیب تیزی سے بول کر۔۔۔پیچھے پیچھے تیز قدم لیتا۔۔۔کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔

یہ محض اتفاق تھا کے اسی لمحے مبشرہ بیگم لاونج سے نکل رہی تھیں۔۔۔۔

انھوں نے نجمہ کو منہ پر ہاتھ رکھ کر بھاگتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا۔۔۔۔

اِس حالت میں بھاگنا تمھارے لیے ٹھیک نہیں۔۔۔۔۔اس کا مطلب میرا'' اندازہ بالکل ٹھیک تھا۔۔۔یہ لڑکی امید سے ہے۔۔۔۔'' محیب کا جملہ دوہراتے ہوئے۔۔۔وہ گمبھیر لہجے میں خود کلامی کر رہی تھیں۔۔۔

ان کی آنکھوں میں شدید نفرت و کدورت ابھری تھی۔۔۔

اِسے کیا لگتا ہے یہ اپنے بچے کے ذریعے محیب کو اپنی مٹھی میں قید کر کے'' اِس ملک مینشن پر راج کرے گی۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔۔میں

ابھی تک اپنی بہن کی وہ درد بھری چیخیں بھولی نہیں ہوں۔۔۔۔تم دونوں ماں بیٹی کو ابھی میں نے وہ دن دکھانا ہے۔۔۔کے جب تم موت کے لیے خود اپنے منہ سے بھیک مانگو گی۔۔۔۔تڑپو گی۔۔۔۔چیخو گی۔۔۔۔گڑگڑا کر رو گی۔۔۔مگر تمھیں موت نہیں آئے گی۔۔۔۔۔۔تم نے کیسے سوچ لیا کے مبشرہ اتنے آرام سے تمھاری جان بخش دے گی۔۔۔۔میں تمھیں اب بڑی جلد بتاؤں گی عروسہ۔۔۔۔کے کسی اپنے کو کھونے کا درد کیا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔"ان کی آنکھوں میں شدید رنج و غصہ جھلک رہا تھا۔۔۔۔

بدلے کی آگ آج بھی اُن کے سینے میں جلتی تھی۔۔۔۔

وہ بھولی نہیں تھیں اپنی چھوٹی بہن کی وہ درد بھری چیخیں۔۔۔

محیب اس کے پیچھے پیچھے واش روم میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔

وہ الٹی کر رہی تھی۔۔۔۔

ہونا تو یہ چاہیے تھا کے گِھن کھاتا اور وہاں سے چلا جاتا۔۔۔یا کم از کم منہ موڑ کر ہی کھڑا ہو جاتا۔۔۔۔

مگر اس کے برعکس۔۔۔۔

وہ خوبرو نوجوان اس کے پاس آکر۔۔۔آہستہ آہستہ اسکی کمر سہلانے لگا۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

ٹھیک؟؟"الٹی کرنے کے بعد وہ کافی بہتر محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔ محیب"
کے سوال پر۔۔۔اب اُس لڑکی نے اپنے ستمگر کی جانب حیرت سے
دیکھا۔۔۔

اسے گِھن نہیں آئی ی۔۔۔

اس نے منہ نہیں بسورہ۔۔۔۔

اس نے کوئی ی کراہت کا اظہار نہیں کیا۔۔۔

بلکے نہایت نرمی سے اُس کے چہرے پر سے پانی کی بوندیں ٹاول سے سُکھانے
لگا۔۔۔

تمھیں نفرت کرنی نہیں آتی کیا؟؟؟۔۔۔یا کرنا بھول بیٹھے"

ہو؟؟۔۔۔ایسے کون کرتا ہے نفرت؟؟۔۔۔ جیسی تم کرتے ہو۔۔۔"وہ الجھ کر۔۔۔۔مقابل کی نیلی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

ایسے نفرت نہیں کرتے؟؟"اس کے ہونٹوں کے کناروں پر ہلکی سی تبسم" رقصا تھی۔۔۔وہ دنیا جہاں کا بھولہ پن اپنے چہرے پر سجائے۔۔۔استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔"وہ حسین لڑکی تیزی سے نفی میں گردن کو جمبش دینے" لگی۔۔۔۔"ایسے محبت کرتے ہیں۔۔۔"پھر بڑے بھرم سے اطلاع دینے والے انداز میں گویا ہوئی ی۔۔۔

تو تمھیں لگتا ہے میں محبت کرتا ہوں تم سے؟؟"اس کے چہرے پر" پُراسرار مسکراہٹ بکھرئی ی تھی۔۔۔۔جو اس کے حسن میں مزید اضافہ کرتی معلوم ہو رہی تھی نجمہ کو۔۔۔۔

نجمہ کو لگا۔۔۔۔وہ دل ٹٹول رہا ہے اسکا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔مجھے لگتا ہے تم کنفیوز ہو۔۔۔۔نفرت اور محبت کے" درمیان۔۔۔"وہ پُراعتمادی سے گویا ہوئی ی۔۔۔۔

محیب اجلال ملک اور کنفیوز؟؟۔۔۔نو وئے۔۔۔۔میں کنفیوز کرنے والوں" میں سے ہوں۔۔۔ہونے والوں میں سے نہیں۔۔۔۔"وہ ٹاول کو واش بیسن کے سائی یڈ میں رکھ کر۔۔۔اس کے حسین چہرے کی جانب نزدیکی

بڑھاتے ہوئے۔۔۔۔ایک ہاتھ کمر پر ٹکا کر۔۔۔خاصہ بھرم سے کہنے لگا۔۔۔۔

الفاظ واعمال میں بہت فرق آگیا ہے۔۔۔ذرا غور تو کیجیے جناب۔۔۔۔مانا جو" بول رہے ہو وہ محبت نہیں۔۔۔ مگر ساتھ ساتھ جو تم کر رہے ہو وہ نفرت بھی نہیں۔۔۔"اسکے کان کے پاس منہ لا کر۔۔۔سرگوشی کرنے والے انداز میں۔۔نہایت مسکرا کر کہتی ہوئی ی۔۔۔اسے الجھن میں ڈال کر چلی گ ئی تھی۔۔۔۔

الجھن یہ نہیں تھی کے وہ نہیں جانتا کے وہ محبت کر رہا ہے یا نفرت۔۔۔

الجھن تو یہ تھی کے مقابل آج اسے جواب میں ٹکر کیسے دے گ ئی۔۔۔۔

وہ اپنے عنابی ہونٹوں کو گول کرتے ہوئے۔۔۔۔اس کے پیچھے چل پڑا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ کمرے میں آکر۔۔۔کپڑے چینج کرنے کے بعد۔۔۔۔بیڈ پر محیب کے برابر میں لیٹنے ہی لگی تھی کے اسے یاد آیا۔۔کے مقتیہ حریم شیخ کا رپلائے آگیا ہو گا۔۔۔۔۔

اس نے تیزی سے اپنا سیل پرس سے نکالا۔۔۔۔

ان کی طرف سے جواب ملے ہوئے بھی کافی گھنٹے گزر چکے تھے۔۔۔۔

اس نے محیب کی جانب دیکھا۔۔۔۔

وہ خوبرو نوجوان تھکا ہوا ہونے کے سبب سو چکا تھا۔۔۔

اس نے میسج پڑھنا شروع کیا۔۔۔۔

اگر شوہر اعتدال نہیں کرتا دو بیویوں میں۔۔۔پہلی کے حقوق کی مستقل حق تلفی کر رہا ہے۔۔۔تو کیا اس صورت میں پہلی بیوی اسے چھوڑنا چاہے۔۔۔اور خلع لینا چاہے۔۔۔تو کیا حکم ہو گا؟؟

اللہ پاک نے ارشاد فرمایا کہ

عَاشِرُوۡهُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ۚ یعنی ان (اپنی بیویوں) کے ساتھ اچھا برتاو کرو۔

(سورۃ النساء ایۃ-19)

مرد پر اپنی دو زوجہ کو کھلانے اور پہنانے اور لباس رہنے وغیرہ امور اختیاریہ میں برابر رکھنا واجب ہے

درالمختار میں ہے

یجب وظاھرۃ الایۃ انہ فرض 'نحر 'ان یعدل ای ان لا یجور فیہ ای فی القسم بالتسویہ فی البیوتۃ وفی الملبوس والماکول والصحبۃ یعنی در مختار میں ہے واجب ہے اور آیت کا ظاہر یہ ہے کہ عدل کرنا فرض ہے (نہر) یعنی قسم میں ظلم نہ کرے، بایں صورت کہ شب ناشی، لباس، کھانے اور صحبت میں برابری قائم رکھے۔

اگر فرق کرے گا تو قیامت کو ایک طرف جھکا اُٹھے گا۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں:

من کان لہ امراتان فمال الی احد ھما دون الاخری جاء یوم القیامۃ واحد شقیہ مائل یعنی جس کی دو بیویاں ہوں ان میں سے ایک کو نظر انداز کرتے ہوئے دوسری کی طرف میلان کرے تو قیامت کے دن اس حال میں اٹھے گا اس کی ایک جانب جھکی ہو گی

واللہ تعالی اعلم

حدیث کا حوالہ: سنن ابن ماجہ باب القسمۃ بین النساء ۱/۱۴۳

خلع مالی معاملات کی طرح ایک مالی معاملہ ہے، جس طرح دیگر مالی معاملات معتبر ہونے کے لیے جانبین (عاقدین) کی رضامندی ضروری ہوتی ہے اسی طرح خلع معتبر ہونے کے لیے بھی زوجین (میاں بیوی) کی رضامندی ضروری ہوتی ہے، لہذا خلع کے لیے شوہر کی رضامندی اور اجازت ضروری ہے، نیز طلاق دینا بھی شوہر کا حق ہے، اگر شوہر کی اجازت اور رضامندی کے بغیر بیوی عدالت سے خلع یا طلاق لے لے اور عدالت اس کے حق میں

یک طرفہ خلع کی ڈگری جاری کردے تو شرعاً ایسا خلع معتبر نہیں ہوتا، اس سے نکاح ختم نہیں ہوتا، اور ایسی صورت میں عورت کے لیے دوسری جگہ نکاح کرنا بھی جائز نہیں ہوگا۔

البتہ بعض مخصوص حالات میں قاضی شرعی کو یہ اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ شوہر کی اجازت کے بغیر بھی میاں بیوی میں تفریق کر سکتا ہے، اس لیے کہ نکاح کے بعض حقوق ایسے ہوتے ہیں جو نکاح کے مصالح اور مقاصد میں سے ہیں اور قضاءً اس کی ادائیگی شوہر پر لازم ہوتی ہے، اگر شوہر ان کی ادائیگی نہ کرے تو بزورِ عدالت انہیں وصول کیا جاسکتا ہے، مثلاً بیوی کا نان ونفقہ اور حقوق زوجیت ادا کرنا وغیرہ، اگر شوہر ان کی ادائیگی سے عاجز ہو تو عورت کو طلاق دے دے، ایسی صورت میں اگر وہ طلاق دینے سے انکار کرتا ہے یا شوہر طلاق دینے کے قابل نہیں ہے تو قاضی اس کا قائم مقام بن کر میاں بیوی میں تفریق کر سکتا ہے۔

لہذا اگر شوہر اپنے رویہ میں تبدیلی نہیں لاتا اور اپنا گھر بسانے پر
تیار نہیں ہوتا، نان و نفقہ دینے پر راضی نہیں ہوتا تو ایسی صورت میں مذکورہ
عورت کو چاہیے کہ خاندان کے معزز لوگوں کے سامنے اس معاملہ کو رکھے،
اور ان کے تعاون سے اس مسئلہ کا حل نکالا جائے، اور اگر شوہر پھر بھی اپنی
ضد پر اڑا رہے، اور اپنے رویہ میں تبدیلی نہیں لائے تو سائلہ اپنے شوہر سے
طلاق کا مطالبہ کر کے کسی طرح طلاق حاصل کر لے، اور اگر وہ طلاق دینے
پر رضامند نہ ہو تو باہمی رضامندی سے خلع کا معاملہ کرے، اور خلع میں شوہر
کے لیے بدلِ خلع یعنی خلع کے عوض مال لینا جائز نہ ہوگا، تاہم لینے کے باوجود
خلع ہو جائے گا اور نکاح ختم ہو جائے گا۔

لیکن اگر شوہر نہ طلاق دے اور نہ ہی خلع دینے پر رضامند ہو اور بیوی کے
ساتھ نباہ پر اور اس کو نان و نفقہ دینے پر بھی تیار نہ ہو تو سخت مجبوری کی

حالت میں عدالت سے تنسیخِ نکاح کرایا جاسکتا ہے، جس کی صورت یہ ہے کہ عورت اپنا مقدمہ مسلمان جج کے سامنے پیش کرے، اور متعلقہ جج شرعی شہادت وغیرہ کے ذریعہ معاملہ کی پوری تحقیق کرے، اگر عورت کا دعویٰ صحیح ثابت ہو جائے کہ اس کا شوہر باوجود وسعت کے خرچہ نہیں دیتا تو اس کے شوہر سے کہا جائے کہ عورت کے حقوق ادا کرو یا طلاق دو، ورنہ ہم تفریق کر دیں گے، اس کے بعد بھی اگر وہ کسی صورت پر عمل نہ کرے تو قاضی یا شرعاً جو اس کے قائم مقام ہو عورت پر طلاق واقع کر دے۔ واللہ اعلم

وہ پورا مسئلہ پڑھنے کے بعد کافی گہری سوچ میں پڑ گئی تھی۔۔۔۔

وہ خلع نہیں لے سکتی تھی ابھی۔۔۔کیونکے محیب نے اس کے نان ونفقہ سے لے کر حقوقِ زوجیت تک میں۔۔۔ابھی تک کوئی ی کوتائی نہیں دیکھائی ی تھی۔۔۔۔۔

بلکے جانی دشمن ہونے کے باوجود۔۔۔اُس لڑکی سے لڑکر حقِ زوجیت دیتا تھا۔۔۔وہ بھی شادی کی پہلی ہی رات سے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

اُس کا سر ابھی بھی بھاری بھاری سہ ہو رہا تھا۔۔۔۔

وہ آنکھیں مسلتے ہوئے۔۔۔اٹھ کر بیٹھی۔۔۔"یہ کمرا تو میرا نہیں۔۔۔"وہ پورے گیسٹ روم میں نظر دوڑاتے ہوئے۔۔۔۔سر پکڑ کر بولی۔۔۔۔

اسے کچھ یاد نہیں آرہا تھا۔۔۔سوائے اِس کے۔۔۔کے وہ کلب میں تھی۔۔۔اور ایک ہینڈسم لڑکے نے اسے جوس آفر کیا تھا۔۔۔

اِس کمرے میں کیسے آئی ی؟؟۔۔۔۔وہ ابھی یہی سوچ رہی تھی کے اچانک اس کا دماغ کام کیا۔۔۔اور اس نے تیزی سے کمبل خود سے دور کرتے ہوئے۔۔۔اپنے کپڑے چیک کیے۔۔۔"نووئے۔۔۔"دل کو جیسے دھچکا سہ لگا تھا یہ دیکھ۔۔۔کے جن کپڑوں میں وہ کلب گ ئی تھی۔۔۔۔وہ اب ان کپڑوں میں ملبوس نہیں تھی۔۔۔۔

"میرے کپڑے کیسے چینج ہوئے؟؟"وہ سر پکڑ کر۔۔۔کل رات اس کے ساتھ کیا ہوا۔۔۔یہ یاد کرنے کی بھرپور کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

کون؟؟"اچانک دروازہ نوک ہوا۔۔۔تو اس کا دل اچھل کر مانو حلق میں" آگیا۔۔۔وہ ڈرتے ڈرتے پوچھنے لگی۔۔۔۔

میں زارون۔۔۔"دروازے کے دوسری جانب سے آنے والی آواز" پر۔۔۔وہ چونکی۔۔۔۔

اندر آجاؤں؟؟"اس خوبرو نوجوان نے اجازت طلب کی۔۔۔۔"

ہاں۔۔۔"وہ نروس ہو کر جواب دہ ہوئی ی۔۔۔۔"

میں تمھارے گھر کیسے آئی ی؟؟"زارون بڑی سی مسکان چہرے پر سجائے" کمرے میں داخل ہوا۔۔۔اس خوبرو نوجوان کو دیکھتے ہی۔۔۔وہ الجھ کر پوچھنے لگی۔۔۔۔

خود ڈرائی ف کر کے۔۔۔" وہ بیڈ کے پاس اپنی ویل چیئر کھسکاتے ہوئے "
لایا۔۔۔اور اس کے آگے دوائی اور پانی کا گلاس بڑھاتے ہوئے
کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

میں خود آئی تھی؟؟" وہ بے یقینی سے دوبارا استفسار کرنے "
لگی۔۔۔جس پر مقابل نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

وہ اپنا سر کھجاتے ہوئے۔۔۔۔پھر سے ذہن پر زور ڈالنے لگی۔۔۔مگر اسے
کچھ یاد نہیں آرہا تھا۔۔۔

"یہ دوائی کھالو۔۔۔بہتر محسوس کرؤ گی۔۔۔"

عنابیہ کو آج زارون کچھ بدلا بدلا سہ محسوس ہوا۔۔۔وہ مسلسل بس مسکرائے جارہا تھا۔۔۔ جس کے سبب وہ اور زیادہ نروس فیل کر رہی تھی۔۔۔

دوائی کھانے کے ساتھ ہی۔۔۔اس نے خالی گلاس کو ہاتھ میں پکڑے ہوئے۔۔ نظریں جھکا کر۔۔۔نہایت شرمندگی سے پوچھا۔۔۔"میں نے کچھ۔۔ مطلب۔۔۔ہمارے درمیان۔۔۔ مطلب۔۔۔"اس کے گال شرمگی سے ٹماٹر کی طرح لال ہو رہے تھے۔۔۔وہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ ادا کر رہی تھی۔۔۔ مگر زارون واقف تھا وہ سنہری گڑیا کیا پوچھنا چاہ رہی ہے۔۔۔۔

کچھ؟؟۔۔۔یہ پوچھو کیا نہیں ہوا۔۔"وہ نہایت شوخی سے اس کی حسین" وجود پر نگاہ ٹکائے۔۔۔ مسکراتے ہوئے۔۔۔جواب دہ ہوا۔۔۔

کل رات ٹھیک ٹھاک عزت کا فالودہ کیا تھا اُس لڑکی نے۔۔۔وہ بھی اسکی ماں کے سامنے۔۔۔۔وہ اتنی آسانی سے اُسے کیسے چھوڑ دیتا۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔یہ میں نے کیا کر دیا۔۔۔"بس زارون کا جملہ ادا کرنا" تھا۔۔۔کے وہ بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع ہو گ ئی۔۔۔۔

جتنے صدمے کل رات اس لڑکی نے اسے دیے تھے۔۔۔وہ آج سود سمیت اسے لوٹا رہا تھا۔۔۔۔

خاموش کرانے کے بجائے۔۔۔الٹا اُس کی حالت سے محظوظ ہونے لگا۔۔۔

ارے ارے۔۔۔۔رونا بند کرؤ۔۔۔۔میں مزاق کر رہا تھا۔۔۔۔کچھ" نہں س ہوا ہے۔۔۔۔تم نے الٹی کر دی تھی اس لیے مام نے تمھارے

کپڑے چینج کرا دیے۔۔۔۔۔"تھوڑی دیر تک آرام سے بیٹھا اسے روتا دیکھتا رہا۔۔۔اسکی ناک ٹماٹر کی طرح سرخ پڑ گئی تھی رونے کے سبب۔۔۔۔۔جو اس کے حسن کو مزید نکھار رہی تھی۔۔۔۔پھر جیسے ترس آگیا اس سنہری گڑیا کی حالت پر۔۔۔۔

اس کے جملے سنتے ہی جیسے جان میں جان آئی تھی۔۔۔

سچ کہہ رہے ہو ناں؟؟"وہ دوبارا تصدیق کرنے لگی۔۔۔"

تمھیں کیا لگتا ہے۔۔۔۔میں ایسا شخص ہوں جو تمھارے نشے میں ہونے کا" فائدہ اٹھائے گا۔۔۔۔۔حد ہوتی ہے یار۔۔۔"وہ جیسے خفا ہوا تھا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔میں نے یہ نہیں سوچا کے تم نے اٹھایا ہو گا۔۔۔مجھے لگا۔۔۔میں" نے اپنی حدود پار کر دیں۔۔۔ویسے بھی تمھیں دیکھتے ہی میرے ذہن میں گندی گندی سوچیں آنے لگتی ہیں۔۔۔میں ہی جانتی ہوں کتنا کنٹرول کرتی ہوں خود پر۔۔۔"اس کے معصومیت سے کہتے ہی مقابل کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔

وہ شاکڈ میں چلا گیا تھا اس لڑکی کی سادگی دیکھ۔۔۔۔

وہ کتنی آرام سے اسے اپنی دلی کیفیت بتا رہی تھی۔۔۔

صدمے و شرمگی سے وہ خوبرو نوجوان۔۔۔اپنے سیدھے ہاتھ سے منہ چھپانے لگا۔۔۔اس کا حسین چہرہ بالکل سرخ ہو گیا تھا۔۔۔۔

"وہ ہار ماننے والے انداز میں بولا۔۔۔"پلیز۔۔۔

جس پر عنابیہ کو احساس ہوا۔۔۔وہ کچھ زیادہ ہی بول گ ئی ہے۔۔۔۔زبان دانتوں میں دبا کر۔۔۔آنکھیں زور سے میچتے ہوئے۔۔۔۔"سوری"کہ کر خاموش ہوئی ی۔۔۔۔۔

ہو۔۔۔"اس کی (drinker ڈرنکر) ویسے تم بہت جان لیوا" معذرت طلب کرنے کی ادا۔۔۔ناجانے کیوں دل کی اسپیڈ بڑھا رہی تھی۔۔۔رات کو ہونے والا پورا واقعہ ایک بار پھر آنکھوں کے آگے فلم کی طرح چلنے لگا۔۔۔۔جس پر وہ ایک گہرا سانس لیتے ہوئے۔۔۔سنہری گڑیا کی جانب دیکھ گویا ہوا۔۔۔۔

وہ کیوں؟؟۔۔۔"وہ چہرے پر دنیا جہاں کی معصومیت سجائے استفسار" کرنے لگی۔۔۔۔

جانے دو۔۔۔"وہ کیا بتاتا مقابل کو۔۔۔کے بناء نشے کے بہکا رہی تھی"
اسے کل رات۔۔۔

جواب دینے سے کہیں بہتر اسے بھول جانا لگا۔۔۔

وہ الگ بات تھی۔۔۔اس کی سانسوں کی مہک۔۔۔اس کی قربت۔۔۔اس کا سینے پر لیٹنا۔۔۔اس کا مسکرا کر نہ دیکھنے پر شکوہ کرنا۔۔۔اس کی نشیلی بہکی ادائیں۔۔۔اس کا محبت سے چور لہجہ۔۔۔اس کا اداسی سے مسکرانا۔۔۔ہر ایک چیز گویا کے دل پر لکھ گئی تھی۔۔۔۔

وہ نہیں بتا سکتا تھا اس سنہری گڑیا کو۔۔۔کل رات کتنی قیامتیں ڈھائی ہیں اس کی جان پر۔۔۔۔

اگر میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔تو پھر مجھے یوں دیکھ دیکھ کر مسکرا کیوں" رہے ہو؟؟"۔۔۔۔مقابل کا بے وجہ مسکراتے ہوئے دیکھنا۔۔۔اسے نروس کر رہا تھا۔۔۔وہ خوبرو نوجوان کیا جانے۔۔۔۔صرف اس کا مسکرا کر دیکھنا ہی دل کو بے قابو کر دیتا تھا۔۔۔۔وہ آنکھوں سے آنکھیں ملانے کی تاب نہیں رکھتی تھی۔۔۔اس لیے نظریں جھکائے استفسار کیا۔۔۔۔

تمھیں واقعی کچھ بھی یاد نہیں؟؟"اس نے چہرے پر دلفریب مسکان" سجائے۔۔۔۔بڑے تجسس سے پوچھا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔"وہ بھولے پن سے گردن کو نفی میں جنبش دیتے" ہوئے۔۔۔۔

نروس ہونے کے سبب وہ اپنے نیچے کے ہونٹوں کو مسلسل چبا رہی تھی۔۔۔اس کا یہ عمل دیکھتے ہی۔۔۔زارون کو اس کی کل رات کی جرأت وبے باکی یاد آئی ی۔۔۔۔

دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔۔

نظر اس کے خوبصورت ہونٹوں پر ہی ٹک گ ئی۔۔

مگر تم نے ہی تو ابھی کہا ہمارے درمیان کچھ نہیں ہوا۔۔۔پھر"

۔۔۔۔"اگلے ہی لمحے اس نے الجھ کر۔۔۔ نظریں اٹھا کر اس خوبرو نوجوان کو دیکھ استفسار کیا۔۔۔۔

کہاں جارہے ہو؟؟۔۔۔کم از کم بات تو مکمل کرؤ۔۔۔"مقابل کی" آنکھوں اور باتوں سے اسے محسوس ہو رہا تھا کچھ نہ کچھ غلط کیا ہے اس نے۔۔۔۔مگر کیا؟؟۔۔۔۔یہ یاد نہیں آرہا تھا۔۔۔۔۔۔

اس کے سوال کا جواب دینے کے بجائے وہ مسکراتا ہوا۔۔۔کمرے سے باہر جانے لگا۔۔۔۔جس پر وہ تیزی سے بولی۔۔۔۔

وہ سنہری گڑیا اس بیچارے کی حالت غیر کر رہی تھی۔۔۔۔
پھر وہ اسے بتا کر شرمندہ بھی تو نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔اس لیے خاموشی سے مسکراتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

اس کے تمام شکوئے تو دور نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ مگر جو اختیار میں تھا۔۔۔وہ ضرور اسکے لیے ایس آفرینڈ کرنا چاہتا تھا۔۔۔ جیسے مسکرا مسکرا کر دیکھنا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ دودھ کا گلاس اس کی جانب بڑھاتے ہوئے۔۔۔اس کا حسین چہرہ تکنے لگا۔۔۔جو سوچوں میں ڈوبا ہوا نظر آرہا تھا۔۔۔

نج'' وہ اپنی سوچوں میں اتنا گم تھی کے اسے محیب کی دی ہوئی ی آواز بھی'' حواسوں میں نہ لا سکی۔۔۔۔

نج۔۔۔"اس بار اسنے اپنا ہاتھ ہلکا سہ اس کے ریشمی بالوں پر سہلاتے ہوئے" کہا۔۔۔۔۔

ہاں؟؟؟"وہ چونک کر۔۔اس کی جانب سر ہلکا سہ اونچا کر کے دیکھنے" لگی۔۔۔

دونوں کی آنکھیں ملیں۔۔۔

وہ بہت پریشان و فکر مند معلوم ہوئی ی محیب کو۔۔۔۔

مگر اس نے کچھ پوچھا نہیں۔۔۔۔بس دودھ کا گلاس اس کے ہاتھ میں پکڑا کر ۔۔۔جانے ہی لگا تھا کے پیچھے سے اس کے روہانسہ لہجے میں کہے ہوئے جملوں نے قدم روکے۔۔۔

ہم کب تک چھپا سکتے ہیں سب سے اِس بارے میں ؟؟۔۔۔میرا تیسرا" مہینہ اسٹارٹ ہو رہا ہے۔۔۔اگلے مہینے تمھاری شادی ہے۔۔۔کل بڑی امی پلوشہ سے فون پر بات کر رہی تھیں۔۔۔بار بار اس سے اصرار کر رہی تھیں کے وہ کراچی آجائے۔۔۔اور تمھارے ساتھ خود شاپنگ کر لے شادی "کی۔۔۔اگر پلوشہ بڑی امی کے بلانے پر یہاں آکر رہنے لگی تو؟؟۔۔۔

تو کیا؟؟۔۔۔" وہ مڑ کر بے تاثر چہرے کے ساتھ لاپرواہی سے بولا۔۔۔"

اس کے لہجے میں جھلکتی لاپرواہی پہلی بار نجمہ کو سخت ناگوار گزر رہی تھی۔۔۔

ہاں۔۔۔میں تو بھول ہی گ ئی تھی۔۔۔ محیب اجلال ملک کب سے پرواہ" کرنے لگا میرے اور میرے بچے کی؟؟۔۔۔۔" وہ دودھ کا گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے۔۔۔اس کے روبرو کھڑے ہو کر۔۔۔۔غصے سے بپھر کر بولی۔۔۔۔

وہ خود بھی نہیں واقف تھی کے کتنی حسرت و شکوہ تھا اس کے لہجے میں۔۔۔۔جب اس نے یہ جملہ ادا کیا۔۔۔

دودھ پیو اور آرام سے سو جاؤ۔۔۔یہ بہتر ہے مجھ سے لڑ کر اپنی انرجی" ضائع کرنے سے۔۔۔۔" وہ اس کے کہے دلخراش جملے کو مکمل اگنور کرتے ہوئے۔۔۔نہایت نرمی سے کہ کر۔۔۔دوسرے پورشن کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

محیب صوفے پر بیٹھ کر لیپ ٹائی پ پر اپنا کام کرنے لگا۔۔۔ٹائی پنگ کرتے کرتے اس نے نگاہ اٹھا کر۔۔۔سامنے بیڈ پر بیٹھی لڑکی کی جانب دکھا۔۔۔۔

روز آفس سے جلدی گھر آنا۔۔۔اس کے کھانے پینے کا خود خیال رکھنا۔۔۔اسے کسی بھی چیز کا پابند نہ کرنا خاص طور پر اپنے ذاتی کاموں کے لیے۔۔۔۔اسے ہر وقت آرام کروانا۔۔۔ایک ملازمہ کو خاص اس کی دیکھ بھال کے لیے رکھنا۔۔۔۔۔

عینی کے پریگننٹسی کی خبر چھپانے کے باوجود اسے نوکری سے نہ ہٹانا۔۔۔صرف اس لیے کیونکے وہ گھل مل گ ئی ہے اس سے۔۔۔۔

ملازمہ کی جگہ اپنی دوست کی طرح ٹریٹ کرتی ہے اسے۔۔۔۔

اپنے گھر والوں سے اس کی پریگننٹسی کی خبر چھپا کر رکھنا۔۔۔تا کے کوئی ی نقصان نہ پہنچا سکے اسے۔۔۔۔

ان سب کے باوجود وہ لڑکی منہ پر کہتی ہے۔۔۔۔تم پرواہ نہیں کرتے۔۔۔۔

اُس لمحے وہ مسکرا دیا۔۔۔

بہت سے جذبات کو سموئے ہوئی ی تھی اپنے اندر وہ مسکراہٹ۔۔۔۔

پرواہ نہیں کرتا" وہ ہلکا سہ اپنا سر نفی میں ہلاتے ہوئے۔۔۔۔نیچے والے" ہونٹ کو دانتوں میں دبا کر۔۔انگلیوں سے ٹھوڑی کو مسلتے ہوئے۔۔۔۔۔۔

اداسی سے جملہ دوہرانے لگا۔۔۔۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

"روکیوں رہی ہو؟؟۔۔۔" وہ گہری نیند میں تھا جب اس کے کانوں کی سماعت سے رونے کی آواز ٹکرائی ی۔۔۔ بمشکل آنکھ کھول کر دیکھا تو برابر میں نجمہ بیٹھی۔۔۔اپنا پاؤں پکڑ کر رو رہی تھی۔۔۔۔یہ دیکھتے ہی۔۔۔وہ تیزی سے اٹھ کر بیٹھا۔۔۔اور ابرو اچکا کر پوچھنے لگا۔۔۔۔

"میرے پاؤں کے انگوٹھے اور انگلیوں میں بہت کھچاؤ ہو رہا ہے۔۔۔۔مجھے سکون نہیں آرہا۔۔۔" کہنے کے بعد اپنا سیدھا پاؤں بیڈ پر زور زور سے پٹکنے لگی۔۔۔۔

اس کا چہرہ تکلیف سے زرد پڑھ رہا تھا۔۔۔۔

خون کی کمی کی وجہ سے ہو رہا ہو گا۔۔۔۔ ٹینشن نہ لو۔۔۔۔ میں کل ہی ڈاکٹر" کے پاس لے کر چلتا ہوں تمھیں۔۔۔۔" وہ نہایت نرمی سے اسے دیکھ کہنے لگا۔۔۔

میں پین کلر کھالوں؟" وہ لچکدار انداز میں استفسار کرنے لگی۔۔۔"

نو۔۔۔۔ بغیر ڈاکٹر کی اجازت کے کوئی ی دوائی ی مت لو۔۔۔" وہ" سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔۔

پر مجھے بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔" وہ تیزی سے روہانسہ لہجے میں بولی۔۔۔۔"

تم لیٹو۔۔۔ میں دبا دیتا ہوں۔۔۔۔" اس کے نرمی سے کہتے ہی نجمہ کی" آنکھیں حیرت سے باہر آنے کو تھیں۔۔۔۔

تم۔۔تم میرے پاؤں دباؤ گے؟؟"وہ حیرت کے غوطے کھاتے ہوئے"
۔۔۔۔اس کی حسین نیلی آنکھوں میں جھانک کر۔۔۔۔بے یقینی سے
استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

واٹ آبگ ڈیل؟؟۔۔۔۔بیوی ہو میری۔۔"وہ لاپرواہی سے اس کی سیاہ"
نشیلی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے۔۔۔۔جواب دہ ہوا۔۔۔

اس خوبرو نوجوان کی آنکھیں نیند کے خمار سے بھری ہوئی ی تھیں۔۔۔جن
کے سبب وہ اور بھی زیادہ اٹریکٹیو معلوم ہو رہی تھیں نجمہ کو۔۔۔۔

وہ حسین لڑکی لیٹنے کے بجائے اسے بے یقینی سے تک رہی تھی۔۔جس پر اس
نے خود ی اسے آہستگی سے لیٹا دیا۔۔۔اور خود اس کے سنگِ مرمر جیسے

حسین پاؤں کو پکڑ کر۔۔۔۔اس کے انگوٹھے اور انگلیوں کو نرمی سے اوپر نیچے حرکت دینے لگا۔۔۔تاکے رکی ہوئی خون کی گردش دوبارا چالو ہو۔۔۔۔ساتھ ساتھ وہ ہلکے ہلکے ہاتھ سے پاؤں بھی دبا رہا تھا۔۔۔۔

وہ ابھی بھی نیند میں تھا۔۔۔اس لیے پاؤں دباتے ہوئے ایک دو بار نیند کے جھونکے بھی لیے۔۔۔۔

جبکے مقابل حسینہ بس اس کے حسین چہرے کو بے یقینی سے تکتی رہی۔۔۔۔

وہ نہیں سمجھ پاتی تھی اس شخص کو۔۔۔۔

وہ جیسے کوئی ی پہیلی ہو۔۔۔۔

کبھی اتنالاپرواہ سہ۔۔۔اور کبھی جیسے جان نچھاور کر رہا ہو۔۔۔۔

محیب اجلال ملک کوئی ی عام لڑکا نہیں تھا۔۔۔۔وہ پاکستان کا ٹائی پ بزنس مین تھا۔۔اس کی ایک آواز پر ملازمین کی قطار سامنے کھڑی ہو جاتی۔۔۔۔۔۔

اس کے ہر کام کے لیے ملازمین تھے۔۔۔۔۔۔۔لیکن اس کے باوجود نجمہ اسکی سادگی کا عالم دیکھ رہی تھی۔۔۔کے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اسکے پاؤں دبا رہا تھا۔۔۔۔صرف یہ کہ کر۔۔۔کے وہ اس کی بیوی ہے۔۔۔۔

اس کی سادگی دل پر جادوسہ بکھیرتی معلوم ہوئی ی۔۔۔۔

وہ ٹک ٹکی باندھے بس دیکھتی چلی گ ئی۔۔۔۔

ان لمحوں پر یقین کرنا اس لڑکی کے لیے محال کے مترادف ہی تھا۔۔۔۔

کیسے اسے کوئی ی ہچکچاہٹ نہیں؟؟۔۔۔

کیسے اس کی پیشانی پر کوئی ی بل نہیں؟؟؟

کیسے وہ اتنے آرام سے پاؤں دبا رہا ہے؟؟۔۔۔۔

بس۔۔۔اب ٹھیک ہے۔۔۔"وہ شرمندگی محسوس کر رہی تھی اس سے" اپنے پاؤں دبواتے ہوئے۔۔۔حالانکہ وہ تکلیف میں تھی۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد جب اسے سکون محسوس ہوا تو آہستگی سے کہا۔۔۔

بس اس کے جملے سنے۔۔۔اور واپس اپنی جگہ لیٹ گیا۔۔۔۔

محیب تم بہت الجھی ہوئی ی شخصیت ہو۔۔۔۔میں نہیں سمجھ پاتی" تمھیں۔۔۔۔ کبھی لگتا ہے بہت فکر ہے تمھیں میری۔۔۔۔۔اور کبھی لگتا ہے.... یہ صرف خوش فہمی ہے میری۔۔۔"وہ اس کے سوتے ہوئے حسین وجود کو دیکھ۔۔۔۔خود کلامی کرنے لگی۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔ مگر مجھے ساڑھی پہننا بالکل نہیں آتا۔۔۔"ثوبیہ اس کے لیے" تحفہ لائی ی تھی۔۔ جسے اس نے مسکراتے ہوئے قبول تو کر لیا۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے بیچار گی سے بولی۔۔۔

کوئی ی بات نہیں۔۔۔۔۔ محیب بھائی ی سیٹ کر دیں گے۔۔۔۔"وہ" شرارتی انداز میں ایک آنکھ دبا کر گویا ہوئی ی۔۔

نہیں۔۔۔اسے لگے گا کے میں اس کے سامنے خود کو پیش کر رہی"

"ہوں۔۔۔ مجھ سے نہیں ہو گا۔۔۔

"تو اپنے شوہر کے سامنے پیش ہونے میں کیا برائی ہے؟؟۔۔۔وہ شوہر ہے تمھارا۔۔۔ تمھیں علم ہے اگر تم اِس نیت سے بناؤ سنگھار کرتی ہو کے اللہ کی رضا کے لیے اپنے شوہر کا دل خوش کرؤ گی۔۔۔تو تمھیں اِس عمل کا بھی ثواب ملے گا۔۔۔۔۔۔نج۔۔۔اتنی انا کیوں لا رہی ہو اپنے اور ان کے درمیان؟؟۔۔۔۔ تھوڑا جھک جاؤ یار" وہ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

"کیوں؟؟۔۔میں ہی کیوں جھکوں؟؟۔۔زبردستی نکاح اُس نے کیا ہے مجھ سے۔۔۔میں نے نہیں۔۔۔۔" وہ اعتراضاً بولی۔۔۔

کیونکے تم عورت ہو۔۔۔ایک عقل مند عورت پہلے خود جھکتی"
ہے۔۔۔۔پھر زندگی بھر مرد کے دل کو اپنے آگے جھکا لیتی
ہے۔۔۔۔ تمھیں بھی یہی کرنا ہے۔۔۔۔انا صرف بے وقوفی ہے۔۔۔۔یاد
رکھنا اسی درخت میں پھل لگتا ہے جو جھکا ہوا ہو۔۔۔نہ کے تنے ہوئے
"میں۔۔۔۔

بات انا کی نہیں ہے۔۔۔۔بات عزتِ نفس کی ہے۔۔۔۔مجھے اپنا آپ"
بے حیا لگتا ہے اِس طرح۔۔۔میں روزانہ اس کے لیے اتنا تیار ہوتی
ہوں۔۔۔ایسا لگتا ہے اسے اپنا آپ پیش کرتی ہوں۔۔مجھے بالکل اچھا نہیں
لگتا یہ سب۔۔۔۔مجھے لگتا ہے میں بڑی امی کے کہے جملوں کو سچ کر رہی
ہوں۔۔۔میں دل لبھانے کی کوشش کر رہی ہوں اُس کا۔۔۔جیسے
طوائف فیں کرتی ہیں۔"وہ تیزی سے احتجاجاً گویا ہوئی ی۔۔۔۔آخری جملہ
اس نے روہانسے لہجے میں ادا کیا۔۔۔۔

اُس لڑکی کے دل پر لکھے ہوئے تھے مبشرہ بیگم کے طعنے۔۔۔۔

کہیں ناں کہیں وہ ڈرتی تھی اس طوائف کے لفظ سے۔۔۔۔

وہ نہیں چاہتی تھی کے کوئی ی بھی اس کے لیے یہ لفظ استعمال کرئے۔۔۔

افف۔۔۔میں تمھیں کتنی بار سمجھاؤں۔۔۔وہ ہسبینڈ ہیں"
تمھارے۔۔۔۔یہ شرم وحیاء۔۔۔یہ لحاظ۔۔۔یہ سب اچھی چیزیں
ہیں۔۔۔مگر جب شوہر ہاتھ سے نکل جائے گا۔۔۔تو کیا اِن سب کا اچار ڈالو گی
بیٹھ کر۔۔۔کیوں پلوشہ کو تھال میں سجا کر اپنا شوہر پیش کرنے میں لگی پڑئی ی
ہو۔۔۔عقل کے ناخن لو یار۔۔۔۔اور امی کی بات تو رہنے ہی دو۔۔۔۔وہ
کب چاہتی ہیں کے تمھارا گھر بسے۔۔۔دنیا کی ہر عورت اپنے مرد کا دل

لبھانے کے لیے تیار ہوتی ہے۔۔۔ سجتی سورتی ہے۔۔۔۔ یہاں تک کے میں بھی انہی عورتوں میں سے ہوں۔۔۔۔ تو کیا تمھارے نزدیک وہ سب عورتیں طوائف ہیں؟؟۔۔۔۔"اس کے سوال نے نجمہ کو لاجواب کیا تھا۔۔۔۔

نہیں ناں۔۔۔۔"اس کے نرمی سے پوچھتے ہی۔۔۔ نجمہ نے اسکی بات کی" تائید کی۔۔۔

امی کی کڑوی باتیں۔۔۔ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دیا" کرؤ۔۔۔۔۔وہ دماغ سے کھیل رہی ہیں تمھارے۔۔۔۔۔وہ محیب بھائی ی کو تم سے دور نہیں رکھ سکتیں۔۔۔۔۔اس لیے تمھیں دور کر رہی ہیں۔۔۔۔۔ محیب بھائی ی کے سامنے خود کو پیش کرنے سے تم کمتر نہیں ہو جاؤ گی۔۔۔اور نہ ہی تمھاری عزت نفس مجروح ہو گی۔۔۔۔اور نہ ہی

کوئی ی تمھیں طوائف سمجھے گا۔۔۔ تمھارا حق ہے محیب بھائی ی پر۔۔۔۔ تم بیوی ہو ان کی۔۔۔۔ کوئی ی مانے یا نہ مانے۔۔۔۔ پلوشہ ابھی ان کی کچھ نہیں لگتی۔۔۔ جو ہو۔۔۔ تم ہی ہو۔۔۔۔ اور اگر چاہتی ہو تم ہی رہو۔۔۔۔ تو ہلکا سہ جھک کر۔۔۔ ان کے دل کو ہمیشہ کے لیے اپنے آگے جھکا

"لو۔۔۔۔

اور اگر اس نے بھی اپنی ماں کی طرح مجھے طوائف گمان کیا" تو؟؟۔۔۔۔ میرا مزاق اڑایا تو۔۔۔۔۔۔" وہ ڈر۔۔۔ جو نجمہ کے دل کو گہرے ہوئے تھا۔۔۔ وہ اس کی زبان پر روتے ہوئے آ ہی گیا تھا۔۔۔۔

کبھی کبھار ہم لوگوں کو دیکھاتے ہیں کے ہم مضبوط ہیں۔۔۔ ہمیں کوئی ی فرق نہیں پڑ رہا کسی کے کچھ کہنے سے۔۔۔۔ مگر دل ہی دل ہم زخمی ہو چکے ہوتے ہیں۔۔ ڈر چکے ہوتے ہیں۔۔۔ ڈر۔۔۔۔ کے مقابل کی بات ہماری

کسی عمل سے ٹھیک ثابت نہ ہو جائے۔۔۔۔اور ایسا ہی ڈر اُس لڑکی کے دل کو گہرے ہوئے تھا۔۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کے مبشرہ بیگم کے بولے ہوئے دلخراش طعنے محیب کو سچے لگنے لگیں۔۔۔اور وہ اُسے کمتری کی نگاہ سے دیکھے۔۔۔۔

تم نہیں جانتی نج۔۔۔۔وہ تو خود تمھارا دل جیتنے کے چکر میں ہیں۔۔۔وہ" بھلا کیوں تمھارا مزاق اڑا کر اپنے پاؤں پر کلھاڑی مارنے لگے۔۔۔۔۔"وہ نجمہ کو دیکھ۔۔۔دل میں سوچنے لگی۔۔۔۔

نج۔۔۔تم بہت منفی سوچتی ہو۔۔۔۔"وہ ٹوکنے والے انداز میں" بولی۔۔۔۔"اپنا یہ فالتو کا ڈر نکال دو۔۔۔۔اور۔۔۔"ابھی وہ بول ہی رہی تھی کے پاس رکھا سیل رنگ ہوا۔۔۔اس نے اٹھا کر دیکھا تو جازع کا نام اسکرین پر چمک رہا تھا۔۔۔

نج۔۔۔جازع نیچے میرا ویٹ کر رہے ہیں۔۔۔میں چلتی"
ہوں۔۔۔اوکے۔۔۔تم میک۔اپ کر لینا پہلے۔۔۔پھر ساڑھی محیب
بھائی کے سامنے پہننے کی کوشش کرنا۔۔۔دیکھنا وہ خود مدد کر دیں گے
تمھاری۔۔"وہ سیل پکڑ کر کھڑی ہوتے ہوئے۔۔۔اسے ہدایت دے کر
جانے لگی۔۔۔

اور ہاں۔۔۔میک۔اپ تھوڑا ڈاک کرنا۔۔۔"وہ دروازے پر پہنچ"
کر۔۔۔کچھ یاد آنے پر رکی۔۔۔پھر پلٹ کر اسکی جانب دیکھ شوخ انداز
میں کہا۔۔۔جس پر نجمہ فقط اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

محیب کمرے میں تھکا ہارا داخل ہوا۔۔آج کا دن اس کا بہت بیزی گزرا تھا۔۔۔اپنا کوٹ بیڈ پر پھینک کر۔۔۔ٹائی ڈھیلی کرتے ہوئے۔۔۔جیسے ہی نگاہ سامنے کی جانب اٹھائی۔۔۔نگاہیں واپس پلٹنا بھول گ ئی یں۔۔۔

وہ حسین دلربا۔۔آئینے کے سامنے کھڑی بلیک رنگ کی شنیل کی ساڑھی جس پر گولڈن کام مزید جان ڈال رہا تھا۔۔۔زیب تن کرتی ہوئی نظر آئی۔۔۔

آ۔۔۔تم کب آئے؟؟۔۔۔اور کمرے میں داخل ہونے سے پہلے نوک" کرتے ہیں۔۔۔اتنی بھی تمیز نہیں تُمھیں۔۔۔"وہ لڑکی اچانک اسے اپنے سامنے کھڑا دیکھ۔۔۔گڑبڑا کر۔۔۔ساڑھی کا پلو خود پر لپیٹنے لگی۔۔۔۔

یہ میرا کمرہ ہے۔۔ مسز محیب اجلال ملک۔۔۔اور اپنے کمرے میں آنے" کے لیے مجھے نوک کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔" وہ خاصہ جتاتے ہوئے ۔۔۔اسے یاد دہانی کرانے لگا۔۔۔

شاید آپ بھول رہے ہیں محیب اجلال ملک۔۔۔۔۔یہ میرا بھی کمرہ ہے" اب۔۔۔۔مجھے ساڑھی پہننی ہے۔۔۔۔اس لیے پلیز دوسرے پورشن میں جاؤ۔۔۔" وہ اکڑ کر جواب دہ ہوئی ی۔۔۔۔ساتھ ساتھ آخری جملہ ذرا التجائی ی انداز میں کہا۔۔۔

یہ پہلی بار تھا جب اسنے محیب کے کمرے کو اپنا کمرہ کہ کر حق جتایا تھا۔۔۔۔

تو پہن لو۔۔۔۔ویسے بھی کون تمھیں دیکھ رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔" وہ" لاپرواہی سے منہ بسورتے ہوئے کہ کر۔۔۔واش روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

نجمہ کو گمان ہوا جیسے اس کے نزدیک وہ بالکل بھی خوبصورت نہیں۔۔۔۔

محیب کا کہا جملہ۔۔۔۔اسے اپنی خوبصورتی کی توہین معلوم ہوا۔۔۔۔

جب وہ واپس آیا فریش ہو کر۔۔۔تو اس لڑکی کو ساڑھی میں الجھا ہوا پایا۔۔۔۔

کیسے پہنتے ہیں یہ؟؟'' وہ جھنجھلاتے ہوئے ساڑھی کا پلو خود پر تھان کی طرح'' لپیٹتے ہوئے بولی۔۔۔ساتھ ساتھ وہ کنکھیوں سے اُس خوبرو نوجوان کو ہی تک رہی تھی۔۔۔اِس امید پر۔۔۔کے وہ مدد کرنے آئے۔۔۔۔

محیب بیڈ پر آرام سے بیٹھ کر اپنا سیل چلانے لگا۔۔۔جب کے آنکھوں کے کنارے نجمہ کے حسین وجود پر ہی ٹکے تھے۔۔۔۔

بہت دیر تک وہ بیچاری ساڑھی سے الجھتی رہی۔۔۔۔۔

یہ جلاد نہیں آنے والا۔۔۔خوا ہمخواہ ہی اپنا وقت ضائع کر رہی ہوں۔۔۔" وہ دل ہی دل کڑتے ہوئے خود کلامی کرنے لگی۔۔۔

اف۔۔کیا بلا ہے یہ؟؟۔۔۔میرے بس کی بات نہیں یہ ساڑھی پہننا۔۔۔" وہ خاصہ چڑتے ہوئے اعلانیہ کہ کر۔۔۔۔آخری کوشش کر رہی تھی کے وہ ستمگر اس کی جانب متوجہ ہو۔۔اور مدد کرنے آئے۔۔۔۔۔

اُسے نہ آتا دیکھ۔۔۔ہار مانتے ہوئے۔۔۔ساڑھی اتارنے لگی۔۔۔

ویٹ۔۔۔"اسے ترس آگیا تھا اس لڑکی کی حالت پر۔۔۔آہستگی سے کہ" کر۔۔۔سیل ہاتھ میں لیے اس کی جانب آیا۔۔۔

یہ پکڑو۔۔۔"اپنا سیل اسے پکڑا کر۔۔۔اس کی ساڑھی سیٹ کرنے" لگا۔۔۔

محیب کی نزدیکی کے سبب وہ بت بنے سیدھی کھڑی تھی۔۔۔ایک دو لمحوں کے لیے محیب کو لگا جیسے وہ سانس تک روکے ہوئے ہو۔۔۔

پن دو۔۔۔"اس نے نیچے کی ساڑھی بڑی خوبصورتی سے سیٹ کر دی" تھی۔۔۔اب اوپر کے حصے کی شولڈر پر سیٹ کر رہا تھا۔۔۔

محیب کے پرفیوم کی مہک نے جیسے اسے اپنے حصار میں جکڑ لیا تھا۔۔۔

وہ بہت لائی ٹ خوشبو استعمال کرتا تھا۔۔۔ مگر وہ خوشبو کافی اٹریکٹیو ہوتی۔۔۔۔

نجمہ کی نظریں تو اس خوبرو نوجوان کے حسین چہرے پر ٹکی تھیں۔۔۔۔۔۔۔

اس کی سانسوں کی گرمی نجمہ اپنے آگے کے شولڈر پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

شکریہ۔۔"وہ سیٹ کر کے جیسے ہی ایک قدم دور ہٹا۔۔۔نجمہ نے شرمگی" سے شکریہ ادا کیا۔۔۔۔

اُس وجیہہ مرد کی نزدیکی نجمہ کو بہت نروس کر رہی تھی۔۔۔۔

مجھے یہ کھوکھلا سہ شکریہ سمجھ نہیں آتا۔۔۔اگر شکریہ ادا ہی کرنا ہے تو کم" از کم ایسا کچھ کرؤ جس سے مجھے خوشی ہو۔۔۔۔۔۔"وہ ذو معنی انداز میں۔۔اس کے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے۔۔۔۔شوخ نگاہوں سے۔۔۔اسکے حسین وجود کو تکتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

نجمہ کو خوفزدہ کرنے کے لیے محیب اجلال ملک کی صرف شوخ نگاہیں ہی کافی تھیں۔۔۔۔

وہ تیزی سے ایک قدم پیچھے ہٹی۔۔۔۔

میں چینج کر کے آتی ہوں۔۔۔"اس نے بڑے دل سے ساڑھی پہنی" تھی۔۔۔ مگر محیب کی نگاہوں کو بدلتا دیکھ۔۔۔اسے چینج کر لینا ہی بہتر لگا۔۔۔۔

اتنی جلدی کیوں؟؟۔۔۔میں نے تو ابھی ٹھیک طرح دیکھا تک نہیں ہے" تمھیں۔۔۔"وہ کہ کر مڑنے ہی لگی تھی کے محیب نے ہاتھ پکڑ کر روکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی کسی نے کہا تھا۔۔۔مجھے کون دیکھے گا۔۔۔"وہ" طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔ چھوٹی آنکھیں کرتے ہوئے۔۔۔۔اسی کا کہا جملہ۔۔۔اس کے خلاف استعمال کرنے لگی۔۔۔۔

میں نے کہا تھا؟؟۔۔۔مجھے تو یاد نہیں۔۔۔"وہ دنیا جہاں کی معصومیت"
چہرے پر طاری کیے۔۔۔۔کندھے لاعلمی میں اچکاتے
ہوئے۔۔۔۔۔مسکراتے ہوئے جواب دہ ہوا۔۔۔۔

نجمہ واقف تھی وہ اداکاری کر رہا ہے بھولنے کی۔۔۔۔

مگر مجھے اچھی طرح یاد ہے۔۔۔"وہ دونوں ہاتھ فولٹ کر۔۔۔بھرم سے"
بولی۔۔۔۔

پھر تو یہ بھی یاد ہو گا کے ہمارے درمیان نیویارک جانے سے قبل ایک"
رومانٹک پارٹی کی ڈیل ہوئی ی تھی۔۔۔"محیب کے خوبصورت چہرے پر

شرارتی سی مسکان رقصا تھی۔۔۔اس حسین لڑکی کی سیاہ نشیلی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔۔شوخی سے یاد دلانے والے انداز میں گویا ہوا۔۔۔۔

جسے سنتے ہی خوف کے مارے اس کی آنکھیں بڑی بڑی ہوئی یں۔۔۔۔

ساتھ ساتھ وہ اپنے نیچے کے ہونٹ کو ڈر کے مارے چبانے لگی۔۔۔۔

وہ نہیں جانتی اس کا یہ چھوٹا سہ عمل محیب کو بہکانے کے لیے کافی تھا۔۔۔۔

وہ لڑکی اُس لمحے اسے قاتلانہ حسینہ لگی۔۔۔۔۔

کر رہی ہو؟؟"وہ بچہ Seduce سچ بتانا۔۔۔کس کے کہنے پر مجھے"
نہیں تھا۔۔۔جو سمجھ نہ پاتا۔۔۔کے کیا کرنے کی کوشش کی جا رہی

ہے۔۔۔۔وہ اس کی ٹھوڑی کو نرمی سے پکڑ کر۔۔۔۔ہلکا اونچا کر۔۔۔۔۔اپنی آنکھوں سے آنکھیں ملانے پر مجبور کرتے ہوئے۔۔۔ تفتیشی انداز میں ایک ابرو اچکا کر استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

ک۔۔۔کیا؟؟۔۔۔کیا مطلب؟؟" وہ سمجھ کر بھی نا سمجھ بن رہی" تھی۔۔۔۔۔اس کی قربت۔۔۔پھر گہری بولتی نظریں۔۔۔ ستم اعلی ستم اپنی شارپ آنکھوں میں دیکھنے پر مجبور کرنا۔۔۔۔وہ گھبرا کر اٹک اٹک کر بولی۔۔۔۔۔

"اتنی بھولی نہ بنو نج۔۔۔۔۔تم جانتی ہو میں کیا پوچھ رہا ہوں۔۔۔۔" میں۔۔۔" وہ کیا بتاتی۔۔۔۔کے ثوبیہ کے کہنے پر وہ یہ سب کر رہی" ہے۔۔۔۔۔۔

وہ نہیں چاہتی تھی کے ثوبیہ کواُس کی مدد کرنا مہنگا پڑ جائے۔۔۔۔

اگر یہ سب تمھاری ماں سیکھا رہی ہے۔۔۔"اس کا اتنا کہنا تھا۔۔۔کے نجمہ" کو گمان ہوا کے وہ اس کی ماں کو نقصان پہنچانے کی سوچ رہا ہے۔۔۔۔ مگر اس ستمگر کا کہا اگلا جملہ اس کی توقع کے بالکل بر خلاف تھا۔۔۔۔"تو ان کو میرا شکریہ ادا کرنا۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے کہ کر۔۔۔اس کے گال کو نرمی سے چومنے لگا۔۔۔۔

وہ ہر وقت رونا دھونا کرنے والی۔۔۔اجڑے ہوئے بال رکھنے والی۔۔۔۔سرخ آنکھیں۔۔۔۔گندے و بے میل کپڑے زیب تن کرنے والی۔۔۔اچانک ہی بناؤ سنگھار کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔

جب بھی کمرے میں داخل ہوتا تو دوسرے پورشن میں ایل۔سی ڈی کے سامنے بیٹھے فلم دیکھنے کے بجائے اسے اب آئی ینے کے سامنے خود کو سوارتا ہوا پاتا۔۔۔اتنا بڑا بدلاؤ وہ کیسے محسوس نہ کرتا۔۔۔

وہ علم رکھتا تھا یہ بدلاؤ اس کی جنگلی شیرنی میں کسی کے کہنے کے سبب آئے تھے۔۔۔ضرور کوئی ی ٹریننگ دے رہا تھا اسے۔۔۔

مام کا اِن سب سے کوئی ی تعلق نہیں۔۔۔"وہ آہستگی سے گویا" ہوئی ی۔۔۔

ہمم۔۔۔تو پھر کون ہے تمھارا استاد؟؟۔۔۔"وہ تفتیشی انداز میں" ۔۔۔اس کے گال کو نرمی سے سہلاتے ہوئے استفسار کر رہا تھا۔۔۔

"کیوں؟؟۔۔۔میں خود نہیں کر سکتی؟؟۔۔۔"

نہیں۔۔۔۔۔۔۔کیونکے میں باخوبی واقف ہوں یہ ذہانت تمھاری نہیں" ہو سکتی۔۔۔۔۔۔تم اتنی ہی ذہین ہوتیں تو یہ کالا جن نہ بیٹھا ہوتا تمھاری ناک پر ابھی۔۔۔" وہ اس کے چشمہ کو آنکھوں سے اتارتے ہوئے۔۔۔خاصہ جتاتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

اس نے چشمہ شوکیس پر رکھا۔۔۔

پھر نجمہ کی جانب مسکراتے ہوئے گہری بولتی نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔۔

ایسے کیوں دیکھ رہے ہو؟" بہت دیر تک وہ بغیر کچھ کہے بس کھڑا تکتا" رہا۔۔۔جس سے وہ نروس ہو کر۔۔۔پوچھنے پر مجبور ہوئی ی۔۔۔۔

کیوں؟؟۔۔میں دیکھ نہیں سکتا تمھیں؟؟۔۔۔"وہ رعب دار انداز میں" اس کی سیاہ نشیلی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔۔

وہ بہت کم گو تھا۔۔ کبھی بھی کسی سے بات میں پہل نہیں کرتا۔۔۔۔۔۔ مگر نجمہ کے معاملے میں اسکا انداز بلکل بر عکس تھا۔۔۔نہ صرف ہمیشہ پہل کرتا بلکے حتی المکان اسے باتوں میں اپنے ساتھ الجھا کر بھی رکھتا۔۔۔۔۔

کیا تمھیں اچھا نہیں لگ رہا میرا دیکھنا؟؟"اس نے محیب کے سوال پر تیزی" سے آنکھیں چورا لیں۔۔۔ جس پر وہ اسکی زلفوں میں اپنا ہاتھ الجھا کر۔۔۔۔بڑے تجسس سے پوچھنے لگا۔۔۔

اس کی شارپ نگاہیں نجمہ کے چہرے کے پل پل کے تاثرات پڑھ رہی تھیں۔۔۔۔

ہاں۔۔۔مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا تمھارا دیکھنا۔۔۔۔جب تم مجھے دیکھتے" ہو۔۔۔تو میرا دل چاہتا ہے میں خود کو آگ لگا دوں۔۔۔۔"اس کے سوال کا جواب وہ چاہ کر بھی منہ سے ادا نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔۔اس لیے خاموشی سے ہونٹ بھینچ لیے۔۔۔۔

تم ہی تو کہتے ہو۔۔۔کسے فرق پڑتا ہے میرے چاہنے یا نہ چاہنے" سے۔۔۔۔ت۔۔۔"وہ ابھی اسکی نیلی سمندر جیسی حسین آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بول ہی رہی تھی کے اس وجیہہ مرد نے اپنی شہادت کی انگلی اس کے لبوں پر رکھی۔۔۔۔

محیب واقف تھا کے مزید باتیں کی ئی یں تو لڑائی ی شروع ہو جائے گی۔۔۔اور وہ لڑنے کے بالکل بھی مونڈ میں نہیں تھا۔۔۔۔

اس کے انگلی رکھتے ہی نجمہ کی اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گ ئی تھی۔۔۔

اگلے ہی لمحے محیب نے اسے برائی یڈل اسٹائی ل میں اٹھالیا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ سو چکی تھی۔۔۔۔مگر محیب کی آنکھوں میں نیند دور دور تک نہ تھی۔۔۔۔

ایک رنج تھا جو اس کے دل کو گہرے ہوئے تھا۔۔۔۔

وہ لڑکی مل کر بھی نہیں مل رہی تھی اسے۔۔۔۔

وہ جسم پر قابض ہو سکتا تھا۔۔۔اسے پا سکتا تھا۔۔۔جب دل چاہے۔۔۔۔

مگر روح۔۔۔۔روح پر قابص ہونا ممکن نہ تھا اس کے لیے۔۔۔۔

جبر جسم پر ہو سکتا ہے روح پر نہیں۔۔۔۔

ہوس جسم سے پوری ہو سکتی ہے۔۔۔۔

طلب بھی جسم سے پوری ہو سکتی ہے۔۔۔۔

مگر محبت۔۔۔۔۔۔محبت نہیں ہو سکتی۔۔۔۔

محبت صرف جسم نہیں مانگتی۔۔۔۔۔

محبت عوض میں محبت ہی کی طالب ہوتی ہے۔۔۔۔

وہ لڑکی ایک مردہ جسم کی مانند ملتی اسے۔۔۔۔

جو پہلے تو اسکی طلب کو بھر دیتا۔۔۔ مگر اب۔۔۔۔اب نہیں۔۔۔۔کیونکے اب وہ روح کا طالب ہو گیا تھا۔۔۔۔

وہ اسے اب سکون کے بجائے اذیت دے رہی تھی۔۔۔۔

وہ پہلی بار خود کو بے بس پا رہا تھا۔۔۔۔

اپنے برابر میں لیٹی اس حسین لڑکی کے چہرے کو تکنے لگا۔۔۔۔جو اس کے دل میں آگ لگا کر آرام سے سو رہی تھی۔۔۔

وہ نہیں جانتا۔۔۔۔کب تک اسکے حسین وجود کو حسرت سے تکتا رہا۔۔۔۔

پھر دل جلے انداز میں اسکے چہرے پر کمبل ڈال دیا۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

آج لیٹ گھر آؤں گا۔۔۔ویٹ مت کرنا۔۔۔۔دودھ پی کر سو"

جانا۔۔۔۔"ٹائی م پاس کرنے کے لیے اس نے ناول پڑھنا اسٹارٹ کر دیا تھا۔۔۔۔ابھی وہ اپنے ناول کی دنیا میں ہی مگن تھی کے محیب کا میسج اسکرین کے اوپر شو ہوا۔۔۔۔جسے دیکھ۔۔۔حیرت کے مارے اس کی بڑی بڑی آنکھیں باہر آنے کو تھیں۔۔۔

کیا میں خواب دیکھ رہی ہوں؟؟۔۔۔یا واقعی محیب اجلال ملک نے ابھی" مجھے میسج کیا ہے۔۔۔۔اس جلاد کو کب سے میری اتنی فکر ہونے لگی۔۔" وہ اپنی آنکھیں بے یقینی سے مسل کر۔۔دوبارا سیل کی اسکرین دیکھنے لگی۔۔۔

گھر لیٹ کیوں آؤ گے؟؟" وہ ایک عورت تھی۔۔اوپر سے بیوی۔۔۔چاہ" کر بھی خود کو روک نہ سکی۔۔۔۔تجسس کے مارے سوال کیا۔۔۔

اس کے سوال پر محیب کے ہونٹ گول ہوئے۔۔۔۔اس کے چہرے پر ایک دوثانیوں کے لیے حیرت جھلکی۔۔۔۔"یہ جنگلی شیرنی کب سے میری لائف میں انٹرس لینے لگی۔۔۔" وہ آہستگی سے خود کلامی کرنے لگا۔۔۔

کیونکے فرینڈز کے ساتھ کلب جارہاہوں۔۔۔"اس نے کار کا گیٹ کھولتے" ہوئے ریپلائے کیا۔۔۔۔

کس کو مسیج کر رہاہے؟؟"ڈرائی یونگ سیٹ پر بیٹھا نوجوان۔۔۔اسے" دیکھ۔۔۔ تجسس سے استفسار کرنے لگا۔۔۔

اپنی وائی ف کو۔۔۔"وہ نارمل انداز میں جواب دے کر۔۔۔واپس اپنے" سیل کی اسکرین دیکھنے لگا۔۔۔۔

"کلب۔۔۔اور وہ کیوں؟؟"

"پارٹی کے لیے"

تمھارے فرینڈز میں صرف میلز ہیں یا فی۔ میلز بھی ہیں؟؟"ناجانے دل" کو کیا سمائی ی تھی جو یہ سوال کیا۔۔۔۔

ظاہر سی بات ہے اتنا بڑا بزنس مین ہے تو فی۔ میل فرینڈز ہونا تو عام سی بات ہے۔۔۔۔

میسج سینڈ کرنے کے بعد محسوس ہوا شاید غلط سوال کر بیٹھی ہے۔۔۔

نہیں ہیں؟؟"اس نے سوال کا allow کیوں فی۔ میل فرینڈز مجھے" جواب دینے کے بجائے الٹا سوال کر کے نجمہ کو الجھن میں ڈالا۔۔۔۔

نجمہ امیجن کر رہی تھی اس کے چہرے پر کتنی اکڑ ہو گی۔۔جب وہ یہ سوال کر رہا ہو گا۔۔

میاں بیوی گاڑی کے دو پہیے ہوتے ہیں۔جب ایک آدمی اپنی بیوی کا کسی میل فرینڈ سے ملنا جھلنا پسند نہیں کرتا۔۔۔تو وہ عورت سے کیوں امید رکھتا ہے کے وہ اس کے فی میل فرینڈز سے ملنے جھلنے پر کوئی ی اعتراض نہ کرئے۔۔۔۔معاملہ برابری کا ہونا چاہیے۔۔۔جو اپنے لیے پسند ہے وہی اپنے پارٹنر کے لیے بھی پسند ہونا چاہیے۔۔۔اور جو اپنی طبیعت اور نفس پر گراہ گزرتا ہے۔۔۔۔تو سوچنا چاہیے۔۔۔کے یقینا۔۔۔وہ مقابل کی طبیعت پر بھی بھاری ہو گا۔۔۔۔۔نجمہ کو محیب کا کیا سوال سخت ناگوار گزرا۔۔۔۔

کیا وہ محیب نہیں تھا جس نے ایک شہریار سے اتفاقی ملاقعات پر اتنا بڑا سین کریڈ کیا۔۔۔خواہ مخواہ کا غصہ ظاہر کیا۔۔۔اپنی ناراضگی کا نشانا بنایا۔۔۔۔

وہ ابھی ریپلائے میں۔۔۔ میسج ٹائپ کر ہی رہی تھی۔۔کے اس کا پھر میسج آیا۔۔۔

میں ابھی فرینڈز کے ساتھ ہوں۔۔بعد میں بات کرتا ہوں۔۔۔"یہ میسج" پڑھنے کے بعد۔۔۔اس نے غصے سے اپنا سیل بیڈ پر پٹک دیا۔۔۔۔

پھر اگلے ہی لمحے یاد آیا کے وہ تو رومانٹک ناول پڑھ رہی تھی۔۔۔۔جس پر تیزی سے اپنا سیدھا ہاتھ سر پر مارتے ہوئے۔۔۔دوسرے ہاتھ سے سیل اٹھا کر۔۔۔دوبارا ناول پڑھنا اسٹارٹ کیا۔۔۔۔

ابھی دو منٹ بھی نہ گزرے تھے کے ایف۔بی کا نوٹیفیکیشن اسکرین پر شو ہوا۔۔۔۔

نوٹیفیکیشن کو جیسے ہی کلک کیا۔۔۔آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔

واقعی؟؟؟"اس کے لیے یقین کرنا مشکل تھا کے محیب اجلال ملک نے اسے" فرینڈ شپ ریکویسٹ سینڈ کی ہے۔۔۔۔۔

.....وہ دو تین ثانیوں کے لیے یہی سوچتی رہی کے قبول کرے یا نہیں

کیونکے اس کی آئی ی۔ڈی بہت پرانی تھی۔۔۔اس لیے اس میں زیادہ تر تصویریں زارون،اسکی فیملی،اسکول فرینڈز،کالج فرینڈز اور جہاں وہ پارٹ ٹائم جاب کیا کرتی تھی وہاں کی تھیں۔۔۔

فیس بک پر صرف آئی ی۔ڈی نہیں ہوتی ہماری۔۔۔ کبھی کبھار ہماری سنہری یادوں کا گلدستہ سجا ہوتا ہے۔۔۔جسے ہم ہر کسی سے شئیر نہیں کرنا چاہتے۔۔۔۔

سارا مسئلہ یہی تو تھا۔۔۔ محیب اجلال ملک آج بھی اس کے لیے اتنا قابل اعتبار شخص نہیں تھا کے وہ اسے اپنے دوستوں کی فہرست میں شامل کرتی۔۔۔اور اپنی سنہری یادوں کو اس سے شئیر کرتی۔۔۔۔۔

مگر وہ یہ بھی جانتی تھی۔۔۔کے یہ دوستی کا بڑھا ہوا ہاتھ قبول کر لینے سے رشتے میں بہتری آسکتی ہے۔۔۔

کے بٹن کے delete اور accept کیا کروں؟؟"اس کی انگلی" درمیان تھی۔۔۔

میری ننھی جان مما صرف یہ تمھارے لیے کر رہی ہیں۔۔۔ورنہ" تمھارے بابا اِس قابل نہیں۔۔۔کے میں انھیں اپنی فرینڈ لسٹ میں شامل کرؤں۔۔۔"اس نے اپنے پیٹ کے مقام پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔نرمی سے کہا۔۔۔۔

اور ریکویسٹ قبول کرلی۔۔۔۔

قبول کرتے ہی اسے محیب کی پانچ منٹ پہلے پوسٹ کی ہوئی ی تصویر نظر آئی ی۔۔۔۔جس میں وہ ایک گاڑی میں تھا۔۔۔اس کے ساتھ تین لڑکے۔۔۔جو دیکھنے سے ہی امیر گھر کے معلوم ہو رہے تھے۔۔۔۔مسکراتے ہوئے نظر آئے۔۔۔۔۔

نجمہ بڑے اشتیاق سے اس کی آئی ی۔ڈی دیکھنے لگی۔۔۔اس کی ہر پوسٹ پر لائی کس اور کمنٹس بھرے پڑے تھے۔۔۔جو زیادہ تر لڑکیوں کی جانب سے کیے گ ئے تھے۔۔۔

وہ خوبرو نوجوان لڑکیوں میں کتنا مشہور ہے اِس بات کا اندازہ نجمہ کو اس کی آئی ی۔ڈی سے ہو رہا تھا۔۔۔

نجمہ کو اس کی پوری آئی ی۔ڈی پر سوائے پلوشہ کے اور کوئی ی لڑکی نظر نہ آئی ی۔۔۔۔

محیب کی آئی ی۔ڈی پر وہی تصویر نظر آئی ی جو پلوشہ نے کچھ وقت پہلے پوسٹ کی تھی۔۔۔جب وہ محیب کے ساتھ سیر و تفریح کرنے گ ئی تھی۔۔۔۔

محیب نے اپنی پوسٹ کے ذریعے جواب دیا تھا نجمہ کو۔۔۔کے اس کی کوئی ی فی۔ میل فرینڈ نہیں۔۔۔۔

وہ الگ بات ہے۔۔۔کے اُس کا دیا جواب۔۔۔اُس نادان لڑکی کو سمجھ نہ آیا۔۔۔۔

وہ اپنا ناول چھوڑ کر۔۔ناجانے کتنی دیر بیٹھی محیب کے کمنٹس پڑھتی رہی۔۔۔۔خاص طور پر اس پوسٹ کے۔۔۔جو پلوشہ کے ساتھ تھی۔۔۔

آپ بہت خوبصورت ہیں۔۔۔جبکے آپ کی منگیتر بس ٹھیک ٹھاک دکھتی ہیں۔۔۔" یہ کمنٹ پڑھتے ہی نجمہ کے سینے میں جیسے آگ لگی

تھی۔۔۔۔لڑکیاں تو جیسے مرئی ی جارہی تھیں محیب اجلال ملک کی خوبصورتی وڈیشنگ پر سنیلٹی پر۔۔۔۔

اس سے رہانہ گیا۔۔۔اور فوراً احتجاجاً ر پلائے میں لکھ دیا۔۔۔"میم آپ کی 😂آنکھوں کو ٹیسٹ کی سخت ضرورت ہے۔۔۔

اس نے یہیں اکتفاء نہ کیا۔۔۔۔جو لڑکیاں محیب کی زیادہ تعریفیں کرتی نظر آئی یں۔۔۔

ان سب کے ریلائے میں مرچیں لگا کر آئی ی تھی وہ۔۔۔۔

اس بات سے بے پرواہ کے اُس کے سارے کمنٹس محیب بھی پڑھ رہا ہے کلب میں بیٹھ کر۔۔۔۔

اس نے سر نفی میں جھٹکتے ہوئے کہا۔۔۔پھر "How childish۔"

جوس کا گلاس منہ سے لگالیا۔۔۔۔

اس کے ارد گرد کتنی ہی تتلیاں منڈلا رہی تھیں۔۔۔ایک طرف تو اس کا اسٹیٹس۔۔۔تو دوسری جانب سونے پر سہاگہ کرتی اس کی ہینڈسم وڈیشنگ پرسنیلٹی۔۔۔۔۔

کون سی لڑکی تھی وہاں جو اُس کی نظروں میں نہیں آنا چاہتی تھی۔۔۔مگر وہ سب سے لاپرواہ۔۔۔سیل پر نظریں جمائے اپنی بیوی کے کارنامے دیکھنے میں مگن تھا۔۔۔۔۔

اِس سیل کے باہر بھی ایک حسین دنیا ہے۔۔۔جو تمھاری اک نظر کی منتظر" ہے۔۔۔۔"محیب سمیت اُس کے دوستوں کا گروپ چار افراد پر مشتمل تھا ۔۔۔۔ان کا یہ گروپ اسکول کے زمانے سے تھا۔۔۔۔

اب تینوں ہی اپنے اپنے فیملی بزنس کو سنبھال رہے تھے۔۔۔اور اپنی بیچلر زندگی کو رنگین مزاجیت کے ساتھ بھرپور طریقے سے جی رہے تھے۔۔۔

محیب اس گروپ کا پہلا ممبر تھا جس نے شادی کا سہرا اپنے سر سجایا تھا۔۔۔۔مانا دنیا کی نظر میں وہ ابھی بھی بیچلر تھا۔۔۔۔ مگر اُس کے دوست حقیقت سے ناآشنا نہیں تھے۔۔۔

"یہ کھوکھلی حسین دنیا تمھیں ہی مبارک۔۔۔مجھے نہیں بھاتی یہ۔۔۔۔۔مجھے تو صرف اپنی تنہائی کا ساتھی چاہیے۔۔۔۔۔کوئی ایسا خاص جو میرے

سکون کی تلاش کو ختم کرے۔۔۔جسے میں اپنی پوری دنیا کہ سکوں۔۔مجھے یقین ہے جب وہ میرے دل کو بھ جائے گی تو از خود ہی حسین لگنے لگے گی۔۔۔۔"اس نے اپنا سیل کوٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے۔۔ سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔۔

"کچھ دنوں پہلے تک تو۔۔۔تو بہت پُر سکون نظر آنے لگا تھا۔۔۔پھر یہ تلاش اچانک سے دوبارا کیوں سر اٹھا رہی ہے۔۔۔۔"ذیشان نہایت تجسس سے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

"کیونکے خوب سے خوب تر کی تلاش سب کو ہوتی ہے۔۔۔مجھے بھی اِس لالچ نے اپنے حصار میں جکڑ لیا۔۔۔"

ہمم۔۔۔۔مجھے لگتا ہے۔۔۔ تیری یہ تلاش پلوشہ ہی ختم کرے گی"
اب۔۔۔"وہ اندازا گہ کر۔۔۔۔ مسکرانے لگا۔۔۔۔

ویسے تجھے نہیں لگتا یہ زیادتی ہے نجمہ بھابھی کے ساتھ؟؟"وہ اچانک ہی"
کچھ سوچتے ہوئے۔۔ گمبھیر لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔۔

اس وجیہہ مرد نے ایک ابرو اچکا کر۔۔۔۔ سوالیہ نظروں سے ذیشان کی
جانب دیکھا۔۔۔۔

تو دوسری شادی ان ہی کے سامنے کر رہا ہے۔۔۔ کم از کم جب تک تیری"
شادی نہیں ہو جاتی۔۔۔انھیں کسی اور جگہ شفٹ کر دے۔۔۔۔"وہ
دوستانہ تجویز پیش کر رہا تھا۔۔۔۔"آخر کو عورت ہے یار۔۔۔۔ تھوڑا خیال
" کر لے ان کی فیلنگس کا

عورت؟؟۔۔۔۔تو ملا نہیں ہے میری جنگلی شیرنی سے اب" تک۔۔۔۔بہت خطرناک ہے وہ۔۔۔اپنے حق پر کسی کو ڈاکا نہیں ڈالنے دے گی۔۔۔۔بشرط اپنا حق سمجھے۔۔۔۔وہ اہمیت نہیں دیتی اِس رشتے کو جو ہمارے درمیان ہے۔۔۔۔۔سو۔۔۔اُس کی فکر نہ کر۔۔۔"محیب نہایت لاپرواہی سے جواب دہ ہوا۔۔۔۔

ہمم"وہ ایک نیکلس اٹھا کر بغور دیکھ رہا تھا۔۔۔جب مبشرہ بیگم کی اس پر نظر پڑئی ی۔۔۔۔

تم کب سے جیولری میں انٹرسٹ شو کرنے لگے؟؟"وہ بے ساختہ ہی پوچھ" بیٹھی تھیں۔۔۔

یہ آپ کا ہے؟؟"اُس نیکلس پر نظریں ٹکائے۔۔۔استفسار کرنے" لگا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔میرا ہے۔۔۔کیوں تمھیں اچھا لگا یہ؟؟"انھوں نے پہلی بار" محیب کو اپنی جیولری میں انٹرسٹ لیتے دیکھا۔۔۔تو مسکراتے ہوئے پوچھنے لگیں۔۔۔

وہ آج کل بہت چہکتی ہوئی ی نظر آرہی تھیں۔۔۔اور کیوں ناں ہوتیں۔۔۔ان کے بڑے بیٹے کی ایک ماہ میں شادی جو تھی۔۔۔۔

انھوں نے تو شادی کی تیاریاں بھی شروع کر دیں تھیں۔۔۔۔

اسی سلسلے میں اپنی ساری جیولری نکال کر بیڈ پر سجائے بیٹھی تھیں۔۔۔کے محیب کی نظران کی جیولری میں موجود ایک سفید ڈائمنڈ کے نیکلس پر پڑئی ی۔۔۔۔

وہ نیکلس اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کرنے میں کامیاب رہا تھا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔"اس نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔۔۔"

کتنے میں فروخت کریں گی آپ؟؟"اس کا سوال سنتے ہی مبشرہ بیگم " چونک کر اسکی جانب دیکھنے لگیں۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

تم تو واقعی بنیے بنے بیٹھے ہو۔۔۔۔ بھلا کوئی ی اپنی ماں سے بھی خرید و" فروخت کرتا ہے۔۔۔۔ اگر تمھیں پسند آگیا ہے۔۔۔ تو میں پلوشہ کی بری میں رکھ دوں گی۔۔۔" وہ آخری جملہ خاصہ جتاتے ہوئے بولیں۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ مجھے کسی اور کو دینا ہے۔۔۔۔ آپ بتائی یں کتنی قیمت ہے" اِسکی؟؟؟" پہلے تو مبشرہ بیگم کو لگا وہ مزاق کر رہا ہے۔۔۔ مگر اس وجیہہ مرد کے چہرے کی سنجید گی نے انھیں شاکڈ میں ڈالا تھا۔۔۔۔

کسی اور کو؟؟۔۔۔ میں پوچھ سکتی ہوں کون ہے وہ خوش نصیب لڑکی" ۔۔۔ جس کے لیے محیب اجلال ملک نیکلس خریدنا چاہتا ہے؟؟؟" انکے لہجے میں حیرت نمایا تھی۔۔۔۔

ہے کوئی ی۔۔۔۔"اس نے لاپرواہی سے نیکلس کا باکس بند کرتے ہوئے" کہا۔۔۔

تم نجمہ۔۔۔۔"وہ دانستہ طور پر اپنا جملہ ادھورا چھوڑ کر اُس کے چہرے کے" تاثرات پڑھنے کی کوشش کرنے لگیں۔۔۔۔

اس کا حسین چہرہ ہمیشہ کی طرح بے تاثر تھا۔۔۔۔وہ نہیں جان سکیں۔۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے جیسے وہ اپنے ذہن میں آنے والے خیال کا خود ہی مزاق اڑانے لگیں۔۔۔۔

یہ کیسے ممکن تھا کے محیب اپنی جانی دشمن کو نیکلس دے؟؟۔۔۔۔۔

اس نے کبھی پلوشہ کو تحفہ نہیں دیا۔۔۔جس سے وہ محبت کا دعوے دار تھا۔۔۔تو اس لڑکی کو کہاں سے دے دے۔۔۔جو اس کی پیدائی شی دشمن تھی۔۔۔۔جس سے شادی بھی جائی یداد حاصل کرنے کے مقصد سے ہوئی ی تھی۔۔۔۔

اگر میری بہو کے لیے نہیں ہے۔۔۔تو پھر معذرت۔۔۔۔میں نہیں" دینے والی۔۔۔تم جیولر سے ایسا ہی دوسرا بن والو۔۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے انکار کر چکی تھیں۔۔۔ساتھ ساتھ نیا بنوا لینے کی تجویز بھی دے ڈالی۔۔۔

نو۔۔۔۔مجھے یہی چاہیے۔۔۔"وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔"

وہ نہایت ضدی مزاجیت کا مالک تھا۔۔۔ویسے تو کوئی ی چیز اس کی آنکھوں کو اتنی جلدی متاثر کرتی نہیں۔۔۔ لیکن جب کر جائے۔۔۔تو وہ صرف اُس کی ہوتی۔۔۔۔

یہ نیکلس آپ مجھے دے دیں۔۔میں آپ کے لیے دوسرا بنوا دوں" گا۔۔۔۔۔۔" وہ لال رنگ کے مخملی باکس کو شہادت کی انگلی پر رکھ کر۔۔۔ گول گول گھماتے ہوئے۔۔۔۔ضدی مزاجیت سے کہنے لگا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔ چلو ٹھیک ہے۔۔۔ مگر اس جیسا دوسرا بنوانے کی کوئی ی" ضرورت نہیں۔۔۔میں ویسے بھی ایک پارٹی میں پہن کر جا چکی ہوں اِسے۔۔۔" وہ لاپرواہی سے کہتے ہوئے۔۔۔اپنے بیڈ پر موجود دوسری جیولری کے سیٹ سمیٹنے لگیں۔۔۔۔

تو پھر قیمت بتائی یں۔۔۔"وہ اپنی چیک بک کوٹ کی اندورنی جیب سے" نکالتے ہوئے۔۔۔

محیب اگر تمھیں پسند آرہا ہے تو ایسے ہی لے لو۔۔۔یہ میرے سامنے بنیے" نہ بنو۔۔۔۔بالکل اپنے باپ جیسے لگ رہے ہواِس وقت۔۔۔"۔۔۔اس خوبرو نوجوان کو دیکھ۔۔۔وہ خاصہ جڑتے ہوئے بولیں۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ایسے نہیں۔۔۔۔مجھے خریدنا ہے اِسے۔۔۔۔تا کے آپ بعد" میں اِسے اپنا نہ کہ سکیں۔۔۔"وہ مضحکہ خیز انداز میں گویا ہوا۔۔۔۔"ویسے بھی حساب باپ بیٹے کا۔۔۔۔اِس معاملے میں محیب اجلال ملک کو آپ کھرا "بنیا پائی یں گی۔۔۔۔

مبشرہ بیگم نے اس کی بات کو مزاق گمان کرتے ہوئے۔۔نیکلس کی قیمت بتائی ی۔۔۔۔

اس نے رقم لکھ کر تیزی سے چیک ان کے آگے بڑھایا۔۔۔۔

"یہ کیا؟؟۔۔۔یہ تو بہت زیادہ ہیں۔۔۔۔اس قمیت میں تو تین بن جائی یں گے اِس جیسے۔۔۔" وہ باکس ہاتھ میں لے کر جانے ہی لگا تھا۔۔۔۔۔۔جب مبشرہ بیگم نے چیک پر نظر ڈالتے ہوئے۔۔۔حیرت سے کہا۔۔۔۔

"۔۔۔۔ڈیڈ جیسا بالکل نہیں ہوں میں۔۔۔۔مجھے رشتوں اور پیسوں میں فرق کرنا آتا ہے۔۔۔۔" وہ پلٹ کر سنجیدگی سے کہتا ہوا۔۔۔باکس لے کر کمرے سے نکلا۔۔۔۔

مبشرہ بیگم نے تو مضحکہ انداز میں کہا تھا۔۔۔انھیں کیا خبر تھی محیب کو برا لگ جائے گا۔۔۔۔

وہ جانتی تھیں ان کا بیٹا کھرا سونا ہے۔۔۔۔

وہ لڑکا اپنے باپ جیسا بالکل نہیں۔۔۔۔۔۔

جب اپنے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔تو وہ حسین دشمنِ جاں سیل پر نظریں ٹکائے۔۔۔دونوں ہاتھوں کی لمبی و سفید انگلیوں سے ٹائی پنگ کرتے ہوئے۔۔۔سنگاردان کے پاس کھڑی نظر آئی ی۔۔۔۔

"تم؟؟۔۔۔"وہ اپنے سیل میں اتنی مگن تھی کے اسے خبر ہی نہ ہوئی ی کے محیب کب کمرے میں داخل ہوا۔۔۔اور کب اس کے پیچھے آکر کھڑا ہوا۔۔۔وہ بری طرح چونکی جب اچانک پیچھے سے کسی نے اسے اپنے حصار

میں جکڑا۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے محیب کو آئی ینے کے عکس میں دیکھ۔۔۔ گہرا سانس لیتے ہوئے۔۔۔ پُر سکون انداز میں بولی۔۔۔

"ایسا کیوں لگ رہا ہے۔۔۔ اِس میسج میں جو جلاد کہ کر بات کی جا رہی ہے۔۔۔ وہ میرے متعلق ہے۔۔۔" نجمہ واقف تھی اس کی نگاہیں بہت شارپ ہیں۔۔۔ وہ ایک ہی نگاہ میں میسج پڑھ لے گا جو وہ ماریہ کو بھیج رہی تھی۔۔۔ محیب کو دیکھ۔۔ اس نے تیزی سے سیل ہڑ بڑاہٹ میں اف کر دیا تھا۔۔۔ مگر شاکڈ سے آنکھیں تب بڑھی ہوئی یں۔۔۔ جب وہ کان کے پاس منہ لا کر۔۔۔ آہستہ مگر سرد لہجے میں استفسار کرنے لگا۔۔۔

"میں اپنی فرینڈ سے بات کر رہی تھی۔۔۔ تمھارا کوئی ی حق نہیں بنتا میرے میسجز کو یوں پڑھنے کا۔۔۔" مانا وہ ڈر گ ئی تھی۔۔۔ مگر اگلے ہی

لمحے اکڑ کر اپنا ڈر کور کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔ساتھ ساتھ اپنے ہاتھوں سے اسکے حصار کو کھولنے کی سعی بھی جاری تھی۔۔۔۔

اسکیوزمی۔۔۔۔میں نے دانستہ طور پر یہ عمل نہیں کیا۔۔۔۔بس نظر پڑ" گ ئی تھی میری۔۔۔۔" محیب فوراہی جز بز ہو کر۔۔۔اسے اپنے حصار سے آزاد کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

محیب نہیں چاہتا تھا کے وہ لڑکی سمجھے کے وہ اُس پر نظر رکھ رہا ہے۔۔۔۔

اور سچ بھی یہی تھا وہ اب اُس پر بالکل بھی نظر نہیں رکھ وا رہا تھا۔۔۔۔۔

ہممم۔۔۔اِس باکس میں کیا ہے؟؟"اس کی نگاہ محیب کے ہاتھ میں پکڑے" لال جیولری کے باکس پر گئی۔۔۔تو وہ بڑے تجسس سے۔۔۔اسکی جانب مڑ کر۔۔۔۔پوچھنے لگی۔۔۔۔

کیسا لگا؟؟"اس کے سوال کرتے ہی۔۔ محیب نے باکس اس کے سامنے" کھولا۔۔۔۔اور نیکلس اس میں سے نکال کر اپنے ہاتھ سے اسے پہنانے لگا۔۔۔۔ نجمہ نے اسکی مدد کرتے ہوئے۔۔اپنے سارے بال سیدھے کندھے پر ڈال لیے تھے۔۔۔

نیکلس پہناتے وقت وہ بہت قریب آگیا تھا۔۔۔اتنا کے اُس کی گرم سانسیں وہ اپنے چہرے اور گردن پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔اس کی نزدیکی اپنے دل پر جبر کر کے برداشت کرنے لگی۔۔۔۔وہ پہنا کر۔۔۔ایک قدم دور

ہٹ کر۔۔۔۔اسے بغور دیکھنے لگا۔۔۔جتنا سوچا تھا وہ لڑکی اس سے کہیں زیادہ حسین لگ رہی تھی اُس نیکلس میں۔۔۔

وہ زندگی میں پہلی بار کسی کو تحفہ دے رہا تھا۔۔۔۔۔

جواب میں فقط اس کے شکریہ کا منتظر تھا۔۔۔چاہتا تھا وہ پسند کرے اسکی پسند کو۔۔۔۔

خوشی کا اظہار کرے۔۔۔۔

اس نے محیب کے استفسار کرتے ہی آئی ینے کی جانب اپنا رخ کیا۔۔۔۔

ایسا۔۔۔جیسے کسی مالک نے اپنے پالتو جانور کے گلے میں پٹا پہنایا"
ہو۔۔۔"نیکلس اس کی صراحی دار سفید گردن سے بالکل چپکا ہوا
تھا۔۔۔اپنی لمبی لمبی انگلیاں اس پر مَس کرتے ہوئے۔۔۔۔۔آئی ینے میں
اپنا عکس دیکھ۔۔دل جلے انداز میں گویا ہوئی ی۔۔۔۔

اس لڑکی کا کہا جملہ نشتر سے زیادہ دل خراش معلوم ہوا۔۔۔نیلی آنکھوں میں
جیسے چند لمحوں میں ہی شعلے بھڑکنے لگے۔۔۔۔

وہ طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ پلٹی۔۔۔۔۔۔۔

تم کیا سمجھتے ہو۔۔۔میری پوری زندگی کو تباہ کر کے۔۔۔۔بدل میں ایک"
ڈائی منڈ کا نیکلس دو گے۔۔۔اور میں مسکراتے ہوئے تمھارا شکریہ ادا
کرؤں گی۔۔۔۔"وہ جیسے دل ہی دل جل رہی تھی اس نیکلس کو دیکھ۔۔۔۔

اسے لگ رہا تھا محیب نے اپنی فتح ظاہر کی اُس پر۔۔۔اِس نیکلس نما پٹے کو پہنا کر۔۔۔۔

"کاش اس پٹے کی رسائی تمھاری زبان پر بھی ہوتی۔۔۔" وہ اس نازک صفت لڑکی کی ٹھوڑی کو مضبوطی سے پکڑ کر۔۔۔اُس کی سیاہ نشیلی آنکھوں کو تکتے ہوئے۔۔۔ جز بز ہو کر بولا۔۔۔۔

اس کا جواب سنتے ہی نجمہ کے تن بدن میں آگ لگی تھی۔۔۔

"مظلوم کے پاس ایک زبان ہی تو ہوتی ہے۔۔۔تو کیا تم مجھ سے میرے بولنے کا حق بھی چھین لینا چاہتے ہو۔۔۔۔۔" وہ مقابل کا ہاتھ اپنی ٹھوڑی سے جھٹک کر ہٹاتے ہوئے۔۔۔ غراتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے اس نے اپنے گلے سے کھینچ کر وہ نیکلس اتار کر۔۔۔ محیب کے ہاتھ میں رکھا۔۔۔ ''مجھے یہ نہیں چاہیے۔۔۔۔مجھے اور میرے بچے کو صرف اپنا نام دے دو۔۔۔کافی ہے یہ۔۔۔ کوئی ی گناہ نہیں کیا ہے میں نے۔۔۔جو خود کو اور بچے کو چھپاتی پھرُوں۔۔۔۔۔''اس کی آنکھوں میں غم و غصہ جھلکنے لگا تھا۔۔۔

اسے لگا وہ ستمگر جوابی کاروائی ی کرے گا۔۔۔ مگر یہ دیکھ اور جز بز ہوئی ی کے وہ بالکل خاموش کھڑا رہا۔۔۔

ایک لفظ منہ سے ادا نہ کیا۔۔۔۔

تم بہت بے حس ہو محیب اجلال ملک۔۔۔دیکھنا تمھیں میری اور میرے" بچے کی بد دعا لگے گی۔۔۔آئے گا ایسا وقت۔۔۔جب تم میری طرح سکون کے لیے تڑپو گے۔۔۔اور تمھیں میسر نہیں آئے گا۔۔۔" وہ انسان تھا یا پتھر۔۔۔نجمہ کو تو پتھر ہی معلوم ہوا۔۔۔کوئی ی تاثر ہی نہ تھا چہرے پر۔۔۔۔

وہ پاؤں پٹکتی دوسرے حصے میں چلی گ ئی۔۔۔اور شیشے کا دروازہ بند کر لیا۔۔۔اندر کمرے کی ساری لائی ٹس بند کر دیں۔۔۔تا کے وہ ستمگر چاہ کر بھی دیکھ نہ سکے اُسے۔۔۔۔۔

اس کے جانے کے بعد۔۔۔اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا وہ نیکلس دیکھا۔۔۔

معجزہ ہی ہوتا اگر تمھیں اپنی زینت بننے کا موقع دے دیتی۔۔۔۔" وہ "
نیکلس کو دیکھ۔۔۔۔ سر نفی میں جھٹکتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

پھر واپس نیکلس کو اسکے باکس میں سجا کر۔۔۔اپنی الماری میں رکھ کر۔۔دراز
سے سگریٹ کا ڈبہ اٹھا کر باہر چلا گیا۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

محیب۔۔۔۔۔ تمھاری شادی سر پر رکھی ہے اور تم نے ابھی تک اس لڑکی "
سے پیپرز سائن نہیں کروائے۔۔۔۔" مبشرہ بیگم آج آفس چلی آئی یں
تھیں۔۔۔کیونکے گھر پر تو موقع ملتا نہیں تھا اس سے بات کرنے کا۔۔۔۔۔

وہ اپنے کیبن میں بیٹھا کام میں مگن تھا جب مبشرہ بیگم داخل ہوئی یں۔۔۔انھیں وہ کافی وقت سے ٹالنے کی کوششوں میں لگا ہوا تھا۔۔۔کیونکے وہ علم رکھتا تھا انھیں کیا ضروری بات کرنی ہے اُس سے۔۔۔۔۔

امی حضور۔۔۔۔میں نے کہا تو ہے آپ سے۔۔۔میں کر والوں گا۔۔۔تو" آپ اِس معاملے کو لے کر اتنی فکر مند کیوں ہیں۔۔۔" وہ نہایت پُر اعتماد لہجے میں جواب دہ ہوا۔۔۔۔

بس کر دو محیب۔۔۔۔یہ جملہ مجھے سنتے سنتے تین مہینے گزر چکے ہیں۔۔۔" مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے تم اپنی راہِ منزل سے بھٹک رہے ہو۔۔۔وہ لڑکی تمھیں بھٹکانے میں کامیاب ہو چکی ہے۔۔۔ورنہ مجھے اچھی طرح یاد ہے تم

نے مجھ سے خود کہا تھا کے نکاح کے ایک ہفتے بعد ہی تم سائی ن کر والو گے۔۔۔۔" وہ اس خوبرو نوجوان کو اسی کے کہے جملے یاد دلا رہی تھیں۔۔۔

میں موقع ڈھونڈ رہا ہوں۔۔۔ وہ جاہل نہیں ہے کے بغیر پڑھے سائی ن" کر دے گی۔۔۔۔ مجھے ابھی اس کا یقین جیتنے کی ضرورت ہے۔۔۔۔" سامنے صوفے پر بیٹھی اپنی والدہ کی جانب دیکھ۔۔۔ وہ نہایت نارمل انداز میں کہنے لگا۔۔۔۔

چلو دیکھ لیتے ہیں۔۔۔۔ مگر بھولنا مت۔۔۔ ہمارا سارا پلان اس سائی ن پر" ٹکا ہوا ہے۔۔۔۔۔ کے تم اس لڑکی سے پراپرٹی ٹرانسفر کے پیپرز سائی ن کرواؤ۔۔۔ جازع کو اس کا حصہ دو۔۔۔ اور خود اسلام آباد جا کر۔۔۔ اپنی زندگی کا نئے طور سے آغاز کرو۔۔۔۔۔۔۔۔ شادی کے بعد اگر پلوشہ کے ساتھ ہمیشہ کے لیے پُر سکون زندگی بسر کرنا چاہتے ہو۔۔۔ تو جلد از جلد

اِس معاملے کو نمٹادو۔۔۔بہتر یہی ہے سب کے لیے۔۔۔"ان کا لہجہ نصیحت آمیز تھا۔۔۔وہ صوفے سے کھڑی ہو کر۔۔۔اپنا پرس کندھے پر ٹانگتے ہوئے بولیں۔۔۔

امی حضور بیٹھ جائیں۔۔۔۔میں کچھ کھانے کے لیے منگا لیتا" ہوں۔۔۔" وہ فائل جلدی سے بند کرتے ہوئے۔۔۔مہمان نوازی والے انداز میں کہنے لگا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔مجھے پارٹی میں جانا ہے۔۔۔میں لیٹ ہو رہی ہوں۔۔۔رات کو" گھر پر ملتے ہیں۔۔۔" وہ مسکرا کر کہتی ہوئی کیبن سے نکل گ ئی یں

۔۔۔۔

جبکے ان کے جاتے ہی محیب نے ایک گہرا سانس ہوا میں خارج کیا۔۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

مام آپ۔۔آئی یں اندر آئی یں۔۔۔"عروسہ بیگم بہت فکر مند رہ رہی" تھیں نجمہ کو لے کر۔۔۔۔انھیں لگنے لگا تھا کے محیب اپنی نفرت ودشمنی اسے کمرے میں بند کر کے نکال رہا ہے۔۔۔۔

نجمہ نے ابھی تک کسی کو اپنی پریگننٹسی کے متعلق نہیں بتایا تھا۔۔۔حتی کے اپنی والدہ کو بھی نہیں۔۔۔

وہ نہیں چاہتی تھی کے جیسے وہ ہر وقت پریشان و فکر مند رہتی ہے ویسے ہی اس کی ماں بھی رہے۔۔۔۔۔

بیٹا۔۔۔میں نے سوچ لیا ہے۔۔۔میں تمھیں مزید اس ظالم شخص کی قید" میں نہیں رہنے دوں گی۔۔۔۔یہ تو تمھیں ایک کمرے میں اکیلا رکھ رکھ کر ذہنی مریض بنادے گا۔۔۔۔وہ اپنی دشمنی تمھیں اِس طرح اپنے کمرے میں قید کر کے نکالے گا۔۔۔میں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔تم ٹھیک کہتی تھیں اُس کے بارے میں۔۔۔۔" وہ روتے ہوئے ڈائی ریکٹ اس کے سینے سے لگ گ ئی یں تھیں۔۔۔۔

نجمہ نے انھیں اپنے بیڈ پر بیٹھایا۔۔۔

جلدی سے جگ سے پانی۔۔۔شیشے کے گلاس میں نکال کر۔۔ان کے پاس لائی ی۔۔"مام۔۔۔پانی" وہ اپنی ماں کے برابر میں بیٹھتے ہوئی ے۔۔۔انکے منہ سے پانی کا گلاس لگانے لگی۔۔۔۔

مام۔۔۔جیسا آپ سوچ رہی ہیں ویسا کچھ نہیں ہے۔۔۔محیب نے مجھے" اِس کمرے میں قید نہیں کیا۔۔۔میں اپنی مرضی سے اس کمرے میں رہ رہی ہوں۔۔۔"

مجھ سے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے تمھیں۔۔۔میں واقف" ہوں محیب کی نفرت سے۔۔۔"وہ دونوں ہاتھوں سے اس کے حسین چہرے پر پیالہ بنا کر۔۔۔تیزی سے بولیں۔۔۔

ان کا چہرہ بتا رہا تھا وہ کس قدر پریشان ہیں۔۔۔

میں یہاں سے لے کر تمھیں کہیں دور چلی جاؤں گی۔۔۔جہاں محیب اور" اس ملک خاندان کا سایہ بھی نہ پڑے تم پر۔۔۔پھر ہم کوٹ کے ذریعے محیب سے خلع لے لیں گے۔۔۔تمھیں اس طرح گھٹ گھٹ کر جینے کی

ضرورت نہیں ہے میری بچی۔۔۔۔۔میرے پیچھے کوئی ی نہیں تھا۔۔۔اس لیے ان ظالموں نے جتنے ظلم ک ئی یے۔۔میں نے برداشت کیے۔۔۔ مگر تیرے پیچھے تیری ماں موجود ہے ابھی۔۔۔۔۔تو فکر مت کر میری بچی ۔۔۔"وہ ابھی بول ہی رہی تھیں کے کمرے کا دروازہ کھلا۔۔۔۔

محیب کو دیکھ۔۔۔۔ عروسہ بیگم کی آنکھوں میں کدورت امٹ آئی ی۔۔۔۔

ان کا بس نہیں چل رہا تھا کے سامنے کھڑے مغرور و ظالم شخص کا منہ نوچ لیں۔۔۔۔

ان کی آنکھوں کی کدورت کو محیب نے پہلی ہی نگاہ میں بھاپ لیا تھا۔۔۔۔

نجمہ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔میں کچھ دنوں کے لیے اسے اپنے" ساتھ اپنے کمرے میں رکھنا چاہتی ہوں۔۔۔"محیب کو دیکھتے ہی۔۔۔وہ کھڑے ہو کر دوٹوک انداز میں بولیں۔۔۔۔

ان کے لہجے میں ذرا بھی لچک نہ تھی۔۔۔۔

محیب واقف تھا کے وہ اطلاع دے رہی ہیں۔۔۔اجازت نہیں مانگ رہیں۔۔۔۔

مام۔۔۔"نجمہ نے سب سے پہلے محیب کا ری۔ایکشن دیکھا۔۔۔وہ ہر بار" کی طرح بے تاثر چہرے کے ساتھ کھڑا۔۔۔اسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔پھر اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ کر۔۔آنکھوں ہی آنکھوں میں۔۔۔۔انھیں مزید کچھ نہ بولنے کی التجا کی۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔آپ لے جائیں۔۔۔۔"فقط اتنا کہ کر وہ دوسرے" پورشن کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

عروسہ بیگم کو اس کے اتنی جلدی مان جانے کی توقع نہ تھی۔۔۔۔وہ حیرت سے اسے جاتا دیکھنے لگیں۔۔۔۔

چلو بیٹا۔۔۔۔تم میرے ساتھ چلو۔۔۔۔"وہ تیزی سے نجمہ سے مخاطب" ہو کر گویا ہوئیں۔۔۔۔

وہ علم رکھتی تھی کے اِس وقت سب سے زیادہ محفوظ پناہ گاہ صرف محیب کا کمرہ ہے اس کے لیے۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ یہی سوچ رہی تھی کے محیب کچھ فائی لز ہاتھ میں پکڑے۔۔۔ان دونوں کے سامنے لمبے لمبے قدم لیتا کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔

مام۔۔۔۔میں پریگننٹ ہوں۔۔۔اس لیے کمرے سے خود نہیں" نکلتی۔۔۔ محیب نے مجھے قید نہیں کیا۔۔۔وہ تو صرف سچائی ی سب سے چھپا کر رکھنے میں میری مدد کر رہا ہے۔۔۔" وہ اپنی ماں کو مزید پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔اس لیے انھیں حقیقت سے آشنا کیا۔۔۔۔

پریگننٹ؟؟؟" عروسہ بیگم حیرت سے دوہرانے لگیں۔۔۔۔"

جی مام۔۔۔آپ نانی بننے والی ہیں۔۔۔" نجمہ نے مسکراتے ہوئے انھیں" اطلاع دی۔۔۔

مگران کی آنکھوں میں نجمہ کو دور دور تک کوئی ی خوشی کے اثار جھلکتے نظر نہ آئے۔۔۔۔

عجیب قسمت تھی اس بچے کی۔۔۔۔نہ ماں نہ دادی نہ نانی۔۔۔کوئی ی نہیں تھا ایسا۔۔۔۔جس نے اس کے ہونے کی خبر سن کر خوشی کا اظہار کیا ہو۔۔۔۔

سچ ہے لالچ، حسد، بغض و کینہ۔۔۔۔یہ وہ خرابیاں ہیں جو نسلوں کو تباہ کر دیتی ہیں۔۔۔

کیا محیب اس بچے کو دنیا کے سامنے اپنا نام دینے کے لیے تیار ہے؟؟۔۔۔۔"ان کا سوال سنتے ہی وہ نظریں جھکا کر افسردگی و رنج بھرے لہجے میں بولی۔۔۔"پتا نہیں۔۔۔"

تو تم نے پوچھا نہیں اُس سے اب تک؟؟" وہ تیزی سے بولیں۔۔۔"

نہیں۔۔۔ہمت نہیں ہوتی میری۔۔۔۔مجھے ڈر لگتا ہے۔۔۔کے کہیں وہ " صاف میرے منہ پر نہ کہ دے۔۔۔۔کے وہ نہیں دے گا۔۔۔۔میں چاہوں تو ابورشن کرالوں۔۔۔۔۔میں اپنے بچے کو اِن ظالموں کے ظلم کا نشانہ نہیں بنے دینا چاہتی۔۔۔۔مجھے اِس بے رحم شخص سے بھلائی ی کی کوئی ی امید نہیں۔۔۔۔اس لیے ہر بار چاہ کر بھی نہیں پوچھ پاتی۔۔۔۔۔ہاں البتہ التجاء بہت بار کی ہے۔۔۔۔کے اپنا نام دے دے۔۔" وہ روتے ہوئے بھری بھری آواز میں جواب دہ ہوئی ی۔۔۔۔

اس کی سرخ آنکھیں۔۔۔۔غم و بے بسی کی داستان سناتی معلوم ہو رہی تھیں عروسہ بیگم کو۔۔۔۔

کچھ خبر بھی ہے تمھیں۔۔۔۔۔ محیب کی دوسری شادی کی تیاریاں چل" رہی ہیں۔۔۔۔۔"عروسہ بیگم اس کی کیفیت کو سمجھ رہی تھیں۔۔۔۔آخر کو۔۔وہ بھی ایک ماں تھیں۔۔۔۔ مگر پھر بھی انھوں نے نجمہ کو اس حقیقت سے روشناس کرایا جس سے جانتے بوجھتے بھی وہ لڑکی منہ موڑے بیٹھی تھی۔۔۔۔

اس کے آنکھیں موند لینے سے یہ حیقیت تو نہیں بدلنے والی تھی کے محیب کی دوسری شادی ہونے والی ہے۔۔۔۔

پتا ہے مجھے۔۔۔"وہ آہستگی سے اپنے نیچے کے ہونٹ کو چباتے" ہوئے۔۔ سر جھکا کر بولی۔۔۔۔

میری بچی میں جانتی ہوں یہ بہت مشکل فیصلہ ہے۔۔۔مگر تمھیں جذباتی" ہونے کے بجائے عقل سے کام لینا چاہیے۔۔۔۔یہ مت بھولو۔۔۔۔دنیا کی نظر میں تم ایک کنواری لڑکی ہو ابھی تک۔۔۔تم پریگننٹ نہیں ہو سکتیں۔۔۔۔لوگ تمھارے کردار پر انگلی اٹھائیں گے۔۔۔۔اس لیے ہمت کرؤ۔۔۔اور پوچھو محیب سے۔۔۔۔کے وہ کیا چاہتا ہے۔۔۔اگر وہ بچے کو نام دینے کے لیے تیار ہے تو ٹھیک۔۔۔ورنہ دل پکا کر لو۔۔۔۔"انھوں نے نجمہ کا ہاتھ پکڑ کر۔۔۔۔سمجھانے والے انداز میں کہا۔۔۔آخری جملہ صرف اپنی بیٹی کی دنیا کے سامنے عزت بچانے کی خاطر۔۔۔۔دل پر منو پتھر رکھ کر ادا کیا۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔نہیں۔۔۔ہرگز نہیں۔۔۔یہ ایک قتل ہے۔۔۔میں اپنی ہی اولاد کا قتل کیسے کر دوں؟؟۔۔۔"وہ پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے۔۔۔۔احتجاجاً بولی۔۔۔۔

وہ کس درد سے گزر رہی تھی یہ بس وہی جانتی تھی۔۔۔۔

بیٹا۔۔۔اگر اِس بچے کا باپ اسے نہیں اپنا رہا تو تم اور میں کیا کر سکتے ہیں؟؟۔۔۔کیا بھول بیٹھی ہو؟؟۔۔۔۔کے لوگ ہمیں کیا بولتے ہیں۔۔۔۔کیوں انھیں ایک اور موقع دینا چاہتی ہو۔۔۔اکیلے نہیں پال سکتیں تم اِسے۔۔۔۔یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔۔۔" وہ روتے ہوئے اسے سمجھانے کی سعی کرتی رہیں۔۔۔۔

جس پر وہ بری طرح بکھر گ ئی۔۔۔اور اپنی ماں کے سینے سے لگ کر بچوں کی طرح بلک بلک کر رونے لگی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

تم گھر کب تک آؤ گے؟؟"اس نے محیب کو میسج کیا۔۔۔وہ آج پکا ارادہ" رکھتی تھی اُس ستمگر سے بچے کے حوالے سے بات کرنے کا۔۔۔۔

کیوں؟؟خیریت؟؟"وہ میٹنگ روم میں تھا۔۔۔جب میسج ملا۔۔۔۔تیزی" سے ریپلائے کیا۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔اک ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔"

ہمم۔۔۔"فقط اتنا ریپلائے کر کے سیل کوٹ کی جیب میں رکھ لیا۔۔۔"

ہمم؟؟۔۔یہ کیا جواب ہوا؟؟۔۔۔یہ جلاد صرف بولنے میں نہیں لکھنے میں" بھی کنجوس ہے۔۔۔۔"وہ ابھی چڑتے ہوئے بول ہی رہی تھی کے اُس کے کمرے کا دروازہ نوک ہوا۔۔۔۔

جی؟؟"کمرے کے دروازے پر مبشرہ بیگم اوران کے پیچھے ثوبیہ کو کھڑا" دیکھ۔۔۔وہ سوالیہ نظروں سے بولی۔۔۔

لڑکی۔۔۔۔۔۔۔ محیب کا کمرہ سیٹ کرانے کے لیے میں نے ہاؤس ڈیکوریٹر" کو بلایا ہے۔۔۔ایک ہی ہفتہ ہے میرے پاس۔۔۔پھر مہمان آنا شروع ہو جائیں گے۔۔۔۔اس لیے اپنا سامان سمیٹو اور نیچے کمرے میں جاؤ۔۔۔"مبشرہ بیگم سخت لہجے میں حکم صادر کرتے ہوئے بولیں۔۔۔۔

نجمہ اس لمحے سوچ میں پڑھ گ ئی۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے۔۔۔۔

میں پہلے محیب سے بات کرلوں۔۔۔پھر دیکھتے ہیں۔۔۔"وہ گمبھیر لہجے" میں سوچتے ہوئے۔۔۔۔گویا ہوئی ی۔۔۔

بہت کچھ تھا اس کے ذہن میں۔۔۔ڈر۔۔کے وہ ستمگر انکار نہ کردے۔۔۔ بچے کو دنیا کے سامنے اپنا نام دینے سے۔۔۔۔مگر جہاں ڈر کا پہرا تھا۔۔۔۔ وہیں اس خوبرو نوجوان کا حُسنِ سلوک ہلکی سی امید بھی باندھ رہا تھا کے شاید وہ سب سے لڑ کر اسے اور اس کے بچے کو اپنا نام دے دے۔۔۔۔

وہ چاہے تو سب ٹھیک کر سکتا تھا۔۔۔اس لیے وہ انتظار کرنا چاہتی تھی اس کے جواب کا۔۔۔۔

محیب سے کیا بات کرؤ گی؟؟۔۔۔اسی نے ہاؤس ڈیکوریٹر کو ہائر کیا" ہے۔۔۔کمرے سے نکلو۔۔۔مجھے خواہ مخواہ کے ڈرامے مت

دیکھاؤ۔۔۔۔یہ تو میری شرافت ہے کے تجھ جیسی سے بھی میں عزت سے بات کر رہی ہوں۔۔۔۔"مبشرہ بیگم کا لہجہ گرگٹ سے بھی تیز بدلا تھا۔۔۔وہ حقارت بھری نظر نجمہ کے سراپے پر ڈالتے ہوئے۔۔۔۔غصے سے بولیں۔۔۔۔

منع کر دو۔۔۔۔"ثوبیہ آنکھوں کے اشاروں سے نجمہ کو انکار کرنے کا کہنے لگی۔۔۔۔

میں نے کہا ناں آپ سے۔۔۔۔میں پہلے محیب سے بات کر لوں"
۔۔پھر دیکھتے ہیں۔۔۔"وہ ابھی بھی مہذب انداز سے بات کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔جبکے مبشرہ بیگم اس کے نزدیک اس کے قابل نہ تھیں۔۔۔۔

میں محیب کی ماں ہوں۔۔۔بھول گ ئی ہو کیا؟؟۔۔۔اس گھر کی" مالکن۔۔۔۔۔یہاں میرا حکم چلتا ہے۔۔۔۔محیب بھی وہی کرتا ہے جو میں کہتی ہوں۔۔۔۔تم کمرے سے سامان سمیٹو اپنا۔۔۔ورنہ میں نوکروں سے باہر پھینکوانے میں دیر نہیں لگاؤں گی۔۔۔۔"نجمہ کا جواب سن۔۔۔وہ تلملا اٹھی تھیں۔۔۔۔پچھلی بار تو وہ ان کے کہتے ہی کمرہ چھوڑ کر چلی گ ئی تھی۔۔۔۔پھر اِس بار ایسا کیا ہو گیا تھا جو وہ لڑکی اتنے بھرم سے انکار کر رہی تھی۔۔۔۔۔

یقیناً یہ لڑکی محیب کو اپنے بچے کے ذریعے مٹھی میں کر چکی ہے۔۔۔۔تبھی" اتنی مطم ئ ن نظر آ رہی ہے"وہ دل میں سوچ کر۔۔۔۔مزید آگ بگولہ ہوئی یں۔۔۔

مام۔۔۔ چھوڑیں ناں۔۔۔ محیب بھائی ی آجائی یں تو دیکھ لیں" گے۔۔۔"ثوبیہ انھیں ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

"نہیں ثوبیہ۔۔۔ تم نہیں جانتیں اِن جیسی نیچ ذات والی وحشیاؤں کو۔۔۔۔ یہ اپنی اداؤں سے شریف مردوں کو جال میں پھنسا لیتی ہیں۔۔۔۔۔ میں اِس کا معاملہ آج خود نمٹاؤں گی۔۔۔۔ اسے اپنے بیٹے کی زندگی اور کمرے سے نہ نکالا۔۔۔ تو میرا نام بھی مبشرہ نہیں۔۔۔۔۔ تم دیکھتی تو جاؤ۔۔۔" وہ جز بز ہو کر اعلانیہ اپنے خطرناک مقاصد ثوبیہ کو بتانے لگیں۔۔۔۔۔۔

نجمہ کو اچھی طرح یاد تھا وہ غصہ آنے پر کس قدر پاگل ہو جاتی ہیں۔۔۔۔ اگر وہ اکیلی ہوتی تو کبھی مبشرہ بیگم کی دی ہوئی ی دھمکی سے نہ ڈرتی۔۔۔ مگر اُس کے ساتھ اب ایک ننھی سی جان ملحق تھی۔۔۔

اس نے دھمکی سنتے ہی تیزی سے دروازہ ان کے منہ پر بند کر دیا۔۔۔۔جو مبشرہ بیگم کو اپنی سخت توہین وذلت معلوم ہوا۔۔۔۔

"اس دو کوڑی کی لڑکی کی اتنی مجال۔۔۔۔کے میرے منہ پر دروازہ بند کرئے۔۔۔اس کا دماغ تو آج میں ٹھکانے لگاتی ہوں۔۔۔۔جاؤ۔۔۔کمرے کی چابی لاؤ۔۔۔" وہ ملازمین کو دیکھ۔۔۔غصے سے بپھر کر حکم صادر کرنے لگیں۔۔۔۔

نجمہ بیڈ پر بیٹھ کر لمبے لمبے سانس لینے لگی۔۔۔۔ڈر وخوف کے مارے اسے اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔

میڈم۔۔۔چابی ماسٹر محیب کے پاس ہوتی ہے۔۔۔"عینی ڈرتے ڈرتے" جھوٹ بولنے لگی۔۔۔۔

"تو ٹھیک ہے دروازہ توڑ دو۔۔۔آج تو میں اسے بتا کر رہوں گی کے اِس گھر کی اصل مالکن کون ہے۔۔۔۔یہ سمجھتی کیا ہے خود کو۔۔۔۔اِسے کیا لگتا ہے محیب کو اپنی ادائوں کے جال میں پھنسا کر اِس گھر پر راج کرئے گی۔۔۔۔بڑی بہو ہونے کا مرتبہ اپنے نام کر لے گی۔۔۔۔اس کے خوابوں کو تو آج میں چکنا چور کرؤں گی۔۔۔۔اِسے اِسکی صحیح اوقات دیکھاؤں گی۔۔۔۔توڑ دو دروازہ۔۔۔۔"مبشرہ بیگم غصے سے پاگل ہوئے جا رہی تھیں۔۔۔جبکے ملازمین ان کے حکم پر خوف کے مارے ایک دوسرے کے منہ تک رہے تھے۔۔۔۔

کون سہ ملازم تھا جس نے نہ دیکھا ہو کے محیب اجلال ملک کتنی عزت دیتا ہے اُس لڑکی کو۔۔۔۔

سنا نہیں کیا۔۔۔توڑ دو دروازہ۔۔۔۔"وہ مزید زور سے چیخیں۔۔۔۔تو" گھر کے دو ملازم آگے بڑھے۔۔۔دروازہ توڑنے کی نیت سے۔۔۔۔

مام۔۔۔یہ کیا کر رہی ہیں آپ؟؟۔۔۔پلیز یہ سب چھوڑئی یں اور میرے" ساتھ چلیں۔۔۔"ثوبیہ منتی انداز میں ان کا بازو پکڑ کر بولی۔۔۔۔

ثوبیہ تم ہٹ جاؤ۔۔۔۔"انھوں نے ثوبیہ کا ہاتھ تیزی سے جھٹک دیا" تھا۔۔۔۔

ثوبیہ جان گ ئی تھی وہ انھیں نہیں روک سکتی۔۔۔اس لیے جازع کو فون کرنے کی نیت سے تیزی سے نیچے کی جانب دوڑ ئی ی۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔جازع۔۔۔پلیز جلدی گھر آجاؤ۔۔۔۔مام نجمہ بھابھی کے کمرے کا دروازہ ٹوٹ وار ہی ہیں۔۔۔وہ بہت غصے میں ہیں۔۔۔۔میں روکنے کی کوشش کر رہی ہوں مگر وہ رک نہیں رہیں۔۔۔"ثوبیہ مقابل کی جانب سے کال ریسیو کرتے ہی تیزی سے بتانے لگی۔۔۔اسکے ہاتھ پاؤں خوف کے مارے بالکل ٹھنڈے پڑھ گ ئی ے تھے۔۔۔۔

میں ابھی آتا ہوں۔۔۔جب تک تم مام کو روکنے کی کوشش" کرؤ۔۔۔"۔۔۔۔وہ گھر ہی آرہا تھا۔۔۔۔جب ثوبیہ کی کال آئ ی۔۔۔۔جازع یہ سنتے ہی پریشان ہو کر بولا۔۔۔۔

پھر تو جیسے اس کی کار ہوائوں کو بھی مات دینے لگی۔۔۔۔

نجمہ کا ذہن خوف سے مفلوج ہوئے جا رہا تھا۔۔۔اس نے کپکپاتے ہاتھوں کے ساتھ اپنا سیل تھاما۔۔۔۔

اس کی نظریں دروازے پر ٹکی تھیں۔۔۔

دروازہ توڑنے کی آوازیں اس کے دل کو بے قابو کر رہی تھیں۔۔۔

محیب۔۔۔۔۔ محیب۔۔۔۔"اس نے محیب کو کال ملائی ی۔۔۔کال فورا" ہی ریسیو ہوئی ی۔۔۔۔ مگر زبان وحشت وخوف کے مارے ساتھ چھوڑ گ ئی تھی۔۔۔۔وہ روتے ہوئے بولی۔۔۔۔

کیاہواہے؟؟۔۔۔روکیوں رہی ہو؟؟۔۔۔نج۔۔۔۔نج۔۔۔۔"ابھی وہ" پوچھ ہی رہاتھاکے اچانک اسے دوسری جانب سے ایک دھماکے دار شور کی آواز آئی ی۔۔۔۔جس پر وہ تیزی سے اپنی چی ئی رسے کھڑا ہوکر۔۔۔فکر مند لہجے میں چیخ چیخ کر پوچھنے لگا۔۔۔۔

میٹنگ روم میں موجود ہر شخص محیب کو حیرت سے دیکھ رہاتھا۔۔۔۔

وہ تونہایت ہی کوئی ی خاموش سہ بندہ تھا۔۔۔۔بڑی سے بڑی بات پر بھی وہ چہرے پر کوئی ی تاثر نہ لاتا۔۔۔۔۔پھر ایسا کیاہو گیا تھااچانک؟؟۔۔۔۔جو وہ چیخ رہاتھا۔۔۔۔

دوسرے جانب اب مکمل خاموشی طاری تھی۔۔۔۔

یہ خاموشی اس کا دل بند کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ تیزی سے میٹنگ روم سے نکلا۔۔۔۔۔

چوڑیں مجھے۔۔۔۔ بڑی امی میں نے کہا چھوڑیں۔۔۔۔"مبشرہ بیگم" دروازہ توڑواتے ہی کمرے میں آناًفاناً داخل ہوئیں۔۔۔اس کا بازو اپنی پوری جان سے پکڑ کر کھینچتی ہوئی۔۔۔۔کمرے سے باہر لے آئیں۔۔۔۔۔

سب کے سامنے ایسے ہی ظاہر کیا کے وہ نجمہ کو سیڑھیوں سے کھینچتی ہوئی نیچے لے کر جا رہی ہیں۔۔۔۔

نجمہ مسلسل خود کو آزاد کرانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

آہ۔۔۔" کے اچانک اسی کھینچاتانی میں مبشرہ بیگم کی پکڑ سے اُس کا ہاتھ "
آزاد ہوا۔۔۔اور وہ اپنا بیلنس برقرار نہ رکھ سکی۔۔۔اور پیچھے کی جانب
گرئی ی۔۔۔۔۔

جازع جب لاونج میں داخل ہوا۔۔۔تو نجمہ کو سیڑھیوں سے کلابازی
کھاتے ہوئے۔۔۔نیچے گرتے دیکھا۔۔۔۔

دو لمحوں بعد۔۔۔۔نیچے فرش پر وہ اوندھے منہ پڑئی ی تھی۔۔۔۔

اس کے سر اور جسم سے خون نکل رہا تھا۔۔۔۔۔

نجمہ۔۔۔۔نجمہ۔۔"جازع کو لگا وہ اگلا سانس نہیں لے پائے گا۔۔۔۔وہ"
دیوانوں کی طرح بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا۔۔۔۔اسکے بے ہوش سراپے کو
اپنی باہوں میں بھر کر۔۔۔۔ہلکے ہلکے ہاتھ سے چہرے پر تھپتھپانے
لگا۔۔۔۔اس کی آنکھوں سے آنسو بہے جا رہے تھے۔۔۔۔

کیوں امی حضور؟؟۔۔۔۔کیوں؟؟۔۔۔۔۔اِس بیچاری نے کیا بگاڑا تھا"
آپ کا؟؟۔۔۔۔۔۔یقین جانیں اگر اِسے کچھ بھی ہوا تو میں آگ لگا دوں گا
ساری جائیداد کو۔۔۔۔سنا آپ نے۔۔۔۔میں جلا کر خاک کر دوں گا سب
کچھ۔۔۔۔ابھی آپ نے جانا ہی کہاں ہے جازع اجلال ملک کو۔۔۔۔۔"وہ
غم و غصے سے سرشار حالت میں۔۔۔سیڑھیوں پر کھڑی اپنی والدہ کو دیکھ
دھاڑا۔۔۔۔۔

محترمہ عروسہ رقیہ بیگم کے ساتھ بازار گئی ہوئی ی تھیں۔۔۔جب وہ گھر میں داخل ہوئی یں۔۔۔تو بے اختیار ان کی چیخ بلند ہوئی ی۔۔

جو شاپنگ کے بیگس ان کے ہاتھوں میں تھے۔۔۔وہ زمین پر گر گ ئی ے۔۔۔اور وہ پاگلوں کی طرح بھاگتی ہوئی یں اپنی جان سے پیاری بیٹی کے پاس پہنچیں۔۔۔

جازع یہ پریگننٹ ہے۔۔۔پلیز اسے ہسپتال لے کر چلو۔۔۔۔" وہ اس " کے چہرے کو زرد پڑتا اور جسم کو خون میں لت پت دیکھ۔۔۔۔تڑپ کر بولیں۔۔۔۔

اس کی پریگننٹسی کی خبر سنتے ہی جازع کے ہوش اڑ ئے تھے۔۔۔اس نے بے یقینی سے اپنی ماں کی جانب دیکھا۔۔۔۔

اتنی بے حس و ظالم عورت اُس کی ماں تھی۔۔۔اسے یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

ثوبیہ یہ خبر سن کر۔۔۔شاکڈ کے مارے منہ پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔اپنی ساس کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔جن کے چہرے پر ابھی بھی کوئی ی شرم یا گِلٹ اسے نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔۔۔

میں نے فون کر دیا ہے۔۔۔ایمبولینس آتی ہی ہو گی۔۔۔"ثوبیہ نے" ایمبولینس کو کال کر دی تھی۔۔۔۔

عینی تیزی سے سیڑھیاں اترئی ی۔۔پھر نجمہ کا ہاتھ پکڑ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔

مگر وہ بے جان تھی۔۔۔

کچھ لوگ ظلم کرتے وقت بھول جاتے ہیں کے خدا کی لاٹھی بے آواز ہے۔۔۔۔

گھر پر کیا چل رہا ہے؟؟" وہ گاڑی خود ڈرائی ف کر کے تیزی سے ملک" مینشن آرہا تھا۔۔۔اس نے اُسی دوران اپنے ملازم کو کال کی۔۔۔۔اور بے چینی کے عالم میں پوچھا۔۔۔۔

میں نے کچھ پوچھا ہے تم سے شہاب؟؟"۔۔۔۔ مبشرہ بیگم کے خلاف" ملک مینشن میں کون بول سکتا تھا۔۔۔۔۔وہ گھبرا رہا تھا اِس لیے جواب نہ دیا۔۔۔ جس پر محیب رعب دار آواز میں استفسار کرنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

ماسٹر۔۔۔میڈم۔۔چھوٹی میڈم کو کمرے سے نکال رہی تھیں زبردستی کر" کے۔۔۔مگر انھوں نے انکار کر کے دروازہ منہ پر بند کر دیا۔۔۔جس پر بڑی میڈم نے غصے میں آکر ہم سے دروازہ ٹوٹ وادیا۔۔۔وہ چھوٹی میڈم کو کمرے سے کھینچتی ہوئی نیچے لے جا رہی تھیں کے اچانک چھوٹی میڈم نے ان سے اپنا ہاتھ چھڑوالیا۔۔۔اور پھر وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھنے کی صورت میں سیڑھیوں سے گر گ ئی یں۔۔۔"بس شہاب کا آخری جملہ سننا تھا ۔۔۔کے اسے لگا اس کی دھڑکنیں رک گ ئی یں۔۔۔۔

ان کا بہت خون نکل رہا تھا۔۔۔انھیں ہسپتال لے کر گ ئی ے" ہیں۔۔۔"

کون سے ہسپتال؟؟" وہ اک لمحے کی دیری کے بغیر استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

اسکی آنکھیں سرخ ہو گ ئی یں تھیں۔۔۔۔

اسے آج مبشرہ بیگم کا پچھلی بار نجمہ کو ملک مینشن سے نکال کر روڈ پر پھینکنا یاد آیا۔۔۔۔

اس کے دماغ میں اچانک وہ حدیث مبارکہ گردش کرنے لگی جو اس نے تیسری جماعت میں اپنی بک میں پڑھی تھی۔۔۔

رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ یعنی جو تم

میں سے کوئی بُرائی دیکھے تواُسے اپنے ہاتھ سے بدَل دے اور اگر وہ اِس کی قوّت نہیں رکھتا تو اپنی زَبان سے (روک دے) پھر اگر وہ اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو دل سے (بُرا جانے) اور یہ سب سے کمزور ایمان کا دَرَجہ ہے۔(مسلم، ص48، حدیث:177)

اگر اس دن اپنی والدہ کو روک دیا ہوتا اُس ظلم سے۔۔۔۔تو آج یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔۔۔۔

آج اسکی بیوی ہسپتال میں نہ ہوتی۔۔۔

وہ اُس وقت بھی واقف تھا کے اس کی ماں نے غلط کیا تھا اس یتیم لڑکی کے ساتھ۔۔۔مگر پھر بھی خاموش تماشائی ی بنا رہا۔۔۔

کاش شرمندگی دور کرنے کے لیے ڈاکٹر کو بھیجنے کے بجائے۔۔اپنی والدہ کو نصیحت کی ہوتی۔۔۔۔تو آج اِس حالتِ کرب سے نہ گزر رہا ہوتا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

ڈاکٹر میری بیٹی کیسی ہے اب؟؟۔۔۔اور اس کا بچہ۔۔۔وہ تو ٹھیک ہے" ناں؟" محترمہ عروسہ ڈاکٹرنی کے آپریشن روم سے باہر آتے ہی بے صبری ہو کر استفسار کرنے لگیں۔۔۔

سوری۔۔۔ان کا مِس کیرج ہو گیا ہے۔۔۔۔" یہ جملہ سنتے ہی"
۔۔۔سامنے دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا شخص۔۔۔بری طرح ٹوٹ گیا۔۔۔۔

اور نجمہ؟؟" جازع تیزی سے ڈاکٹر کے پاس آ کر۔۔۔۔"

ان کی حالت کافی نازک ہے۔۔۔آپ دعا کریں۔۔۔ہم اپنی طرف سے" پوری کوشش کر رہے ہیں۔۔۔"ڈاکٹر کے پُرامید لہجے میں کہنے کے باوجود جازع بری طرح دھاڑا۔۔۔۔

"کوشش نہیں چاہیے مجھے۔۔۔۔آپ کو اسے بچانا ہی ہو گا۔۔۔۔"

دیکھو جازع۔۔۔ہم کوشش کر رہے ہیں۔۔۔۔تم پلیز سنبھالو خود" کو۔۔۔"وہ فیملی ڈاکٹر نی تھی۔۔۔اسے علم تھا کے وہ کتنے پاور فل لوگوں کا کیس ہینڈل کر رہی ہے۔۔۔۔اس کی پیشانی پر پسینہ جھلک رہا تھا۔۔۔۔وہ جازع کے کندھے پر ہلکا سہ تھپتھپاتے ہوئے۔۔۔کہ کر تیزی سے وہاں سے چلی گ ئی یں۔۔۔

اسی لمحے ثوبیہ نے محیب کو بنا کچھ کہے۔۔۔وہاں سے جاتا ہوا دیکھا۔۔۔۔

کوئی ی اتنا پتھر دل کیسے ہو سکتا ہے ؟؟"ثوبیہ دل جلے انداز میں محیب کو" جاتا ہوا دیکھ بولی۔۔۔اسے شدید غصہ آرہا تھا اُس شخص پر۔۔۔جو جب سے ہسپتال آیا تھا۔۔۔ سر جھکا کر۔۔۔دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

اس نے اپنی کار ہسپتال کی پارکنگ میں ہی چھوڑ دی۔۔۔وہ بس چل رہا تھا۔۔۔منزل کی کچھ خبر نہیں۔۔۔۔

ہوتی بھی کیسے ؟؟۔۔۔اپنی اولاد کا غم سینے میں دبا کر خاموشی سے جو نکل آیا تھا۔۔۔

کتنی دیر چلتا رہا۔۔۔۔ نہیں جانتا۔۔۔۔بس چل رہا تھا۔۔۔ سن سی کیفیت میں۔۔۔۔

کیا قصور تھا اُس ننھی جان کا؟؟۔۔جو اسے لالچ اور پرانی دشمنیوں کی بھینٹ چڑھا دیا گیا۔۔۔۔ ستم تو یہ تھا کے چڑھانے والی اپنی ہی ماں تھی۔۔۔۔

اپنی تکلیفیں وہ شئی رکرنے یا جتانے کا عادی نہیں تھا۔۔۔۔وہ خاموش مزاج تھا شروع سے۔۔۔۔

طبیعت میں یہ خاموشی چھوٹی عمر میں ملے ہوئے زخموں کے سبب تھی۔۔۔۔

وہ چلتے چلتے ایک مسجد کے سامنے سے گزرنے لگا۔۔۔۔وہاں نماز عشاء ادا ہونے کو تھی۔۔۔۔

نجمہ اسے زبردستی اپنے ساتھ نمازیں ادا کرواتی ہے۔۔یہ یاد آتے ہی چہرے پر ہلکی سی رنجیدہ مسکان بکھر ئی ی۔۔۔۔

ناجانے دل میں کیا سمائی ی وہ مسجد کے دروازے پر اپنے مہنگے و برینڈڈ جوتے اتار کر اندر داخل ہو گیا۔۔۔۔

ایک نمازی جلدی جلدی وضو کر رہا تھا۔۔۔

وہ بہت بے چین دیکھائی ی دے رہا تھا محیب کو۔۔۔

شاید جماعت کھڑی ہونے میں کم وقت رہ گیا تھا اس لیے۔۔۔۔

محیب بھی اس کے ساتھ وضو کرنے لگا۔۔۔

وہ دونوں آگے پیچھے ہی جماعت میں شامل ہوئے۔۔۔۔

نماز سے فارغ ہوئے تو دعا مانگی گ ئی۔۔۔

وہ اس میں بالکل خاموش بیٹھا رہا۔۔۔۔ جیسے وہاں موجود ہی نہ ہو۔۔۔۔

وہ پتھر کا بت معلوم ہو رہا تھا۔۔۔ جس کے ہاتھ ہوا میں دعا مانگنے کی صورت میں بلند تھے۔۔۔ مگر چہرے پر نہ کوئی ی تاثر تھا۔۔۔نہ زبان میں کوئی ی حرکت۔۔۔۔

وہ کہاں تھا؟؟۔۔۔کن لوگوں کے درمیان تھا؟؟۔۔۔اسکی جان کو خطرہ ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔مگر اسے کوئی پرواہ نہ تھی۔۔۔۔

وہ ایسے ہی بیٹھا رہا۔۔یہاں تک کے جن نمازیوں کو جانا تھا وہ چلے گ ئی ے اور جنھیں بیان سننا تھا وہ آکر اس کے ارد گرد بیٹھنا شروع ہو گ ئی ے۔۔۔۔

تھوڑی دیر ہی گزری تھی۔۔۔کے بیان شروع ہوا۔۔۔

آج جس موضوع پر میں بیان کرنے جا رہا ہوں۔۔وہ ہے ظلم۔۔۔۔"بس" منبر پر بیٹھے مولوی صاحب کا اتنا کہنا تھا کے اس کی جھکی نظریں اٹھیں۔۔۔۔

مولوی صاحب نے بیان قرآن پاک کی آیت مبارکہ سے شروع کیا۔۔۔۔

(129) كَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ

ترجمہ

اور یونہی ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے پر ان کے اعمال کے سبب مسلط کر دیتے ہیں۔

ZNZ Zubi Novels Zone

الظّٰلِمِيْنَ

{وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا: اور یونہی ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے پر مسلط کرتے ہیں۔} یعنی جس طرح ہم نے جنوں اور انسانوں کو رسوا کیا یہاں تک کہ انہوں نے ایک دوسرے سے فائدہ اٹھایا اسی طرح ہم

ظالموں میں سے ایک کو دوسرے پر ان کے اعمال کی وجہ سے مسلط کر دیتے ہیں اور ظالم کی ظالم کے ذریعے پکڑ فرماتے ہیں۔(روح البیان، الانعام، تحت الآیۃ:۱۲۹، ۳/۱۰۴)

اس آیتِ مبارکہ میں ظلم کرنے والوں کے لئے بڑی نصیحت ہے، چنانچہ حضرت ابو عبداللہ محمد بن احمد قرطبیؒ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں ''اس آیت میں ظلم کرنے والوں کو تنبیہ کی جارہی ہے کہ اگر وہ اپنے ظلم سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ ان پر دوسرا ظالم مسلط کر دے گا جو انہیں ذلیل و خوار اور تباہ و برباد کر دے گا۔اس آیت میں ہر قسم کے ظالم داخل ہیں، وہ شخص جو گناہ کر کے اپنی جان پر ظلم کرتا ہے، جو حاکم یا افسر اپنی رعایا اور ماتحت لوگوں پر ظلم کرتا ہے، جو تاجر جعلی اشیاء اور ملاوٹ والی چیزیں فروخت کر کے خریداروں پر ظلم کرتا ہے، اسی طرح جو چور اور ڈاکو مسافروں اور شہریوں سے لوٹ مار کر کے ان پر ظلم کرتے ہیں یہ سب ظالم کی صف میں شامل ہیں، ان تمام پر

اللہ تعالیٰ کوئی ان سے بڑا ظالم مسلط کر دیتا ہے۔(قرطبیؒ،الانعام، تحت الآیۃ: ۱۲۹، ۴/۶۲،الجزء السابع)

اسے لگا جیسے خدا اس سے باتیں کر رہا ہے۔۔۔۔

حضرت علی کا فرمان ہے ناں۔۔۔۔کے جب میں چاہتا ہوں کے اللہ سے بات کرؤں تو نماز پڑھتا ہوں۔۔۔۔اور جب چاہتا ہوں کے وہ مجھ سے کلام کرئے۔۔۔۔تو قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہوں۔۔۔

قرآن پڑھنا۔۔۔ایسا ہی ہے۔۔۔۔جیسے خدا سے بات کرنا۔۔۔۔

سننا۔۔۔وہ کیا چاہتا ہے اپنے بندے سے۔۔۔۔

اسے شدید محسوس ہوا کے یہ بیان اس کے لیے قدرت کی جانب سے کیا جارہا ہے۔۔۔تا کے وہ جان لے۔۔۔جو کچھ اس کے ساتھ ہوا۔۔جس کرب سے وہ ابھی گزر رہا ہے۔۔۔وہ سب اسی کا بویا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔

انھوں نے پھر احادیث مبارکہ سنائی ی۔۔۔۔

حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو، خدا کی قسم! جو مومن دوسرے مومن پر ظلم کرے گا تو قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ اس ظالم سے انتقام لے گا۔(کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الظلم والعضب، ۲/۲۰۲، الحدیث: ۷۶۲۱، الجزء الثالث)

خدا کا انتقام۔۔۔۔

ہائے ہائے۔۔۔اللہ کی پناہ۔۔۔

وہ کہاں جائے جس سے دنیاو آخرت کا مالک انتقام لے؟؟۔۔کہاں منہ چھپائے؟؟۔۔۔۔۔

کہاں جا کر فریاد کرئے؟؟؟۔۔۔۔

کسے اپنی مدد کے لیے پکارئے؟؟۔۔۔۔۔

مولوی صاحب کا انداز بیاں شعلہ بار تھا۔۔۔۔وہ جھنجھوڑ رہے تھے محیب اجلال ملک کے ضمیر کو۔۔۔اس کی روح کو۔۔۔۔

حضرت انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جس نے کسی ظالم کی اس کے ظلم پر مدد کی وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہو گا یہ اللہ

عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے مایوس ہے۔(مسند الفردوس، باب المیم، ۳/۵۸۳، الحدیث:۵۸۲۳)

ہائے۔۔۔جس سے خدا کی رحمت منہ پھیر لے۔۔۔اس کے لیے تو سوائے دو جہان میں ہلاکت کے کچھ نہیں۔۔۔۔

کبھی کبھار لگتا ہے خدا ہم سے باتیں کر رہا ہے۔۔۔ہمارے لیے بھلائی ی کے ذرائع پیدا کر رہا ہے۔۔۔ہمیں بار بار بتا رہا ہے۔۔۔کے پیچھے ہٹ جاؤ۔۔۔۔ابھی بھی وقت ہے۔۔۔۔

اس کا کرب بھرے دل کے ساتھ مسجد آنا۔۔۔مسجد میں بیان کا ہونا۔۔۔بیان بھی اُس فعل پر ہونا۔۔۔جس کے گرد اس کی پوری زندگی

گھوم رہی ہے۔۔۔۔یہ خدا کی جانب سے رحمت نہ تھی۔۔۔تو کیا تھا۔۔۔۔۔

وہ خوش نصیب تھا جسے وقت رہتے سمجھایا جارہا تھا۔۔۔۔کے ابھی وقت ہے۔۔۔۔پلٹ آؤ۔۔۔۔دیر نہیں ہوئی ی۔۔۔توبہ کا دروازہ ابھی بند نہیں ہوا۔۔۔۔

حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الکریم سے روایت ہے، سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی حقدار کو اس کے حق سے منع نہیں کرتا۔(کنزالعمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الظلم والغضب، ۲/ ۲۰۰، الحدیث: ۷۵۹۴، الجزء الثالث)

بس۔۔۔اس حدیث مبارکہ کا سننا تھا کے اسے نجمہ کی آخری بار دی جانے والی بد دعا یاد آئی ی۔۔۔۔

"تم بہت بے حس ہو محیب اجلال ملک۔۔۔دیکھنا تمھیں میری اور میرے بچے کی بد دعا لگے گی۔۔۔آئے گا ایسا وقت۔۔۔جب تم میری طرح سکون کے لیے تڑپو گے۔۔۔اور تمھیں میسر نہیں آئے گا۔۔۔۔"

وہ رو دیا۔۔۔ہاں۔۔۔ محیب اجلال ملک رو دیا۔۔۔۔

وہ پتھر کا بت رو دیا۔۔۔۔

وہ ایسے رو رہا تھا جیسے جان نکل رہی ہو اس کی۔۔۔۔

پھر وہ وہاں نہ رک سکا۔۔۔۔۔

اپنے بکھرتے وجود کو سنبھال کر۔۔۔۔۔

آنکھوں سے آنسو بے دردی سے پونچھتے ہوئے۔۔۔۔

مسجد سے نکلا۔۔۔۔

اس نے جوتے تک نہ پہنے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ رعب دار شخصیت جب کمرے میں داخل ہوئی ی تو مبشرہ بیگم کو نا چاہتے ہوئے بھی نجمہ کی حالت دریافت کرنی پڑئی ی۔۔۔۔

اب کیسی ہے وہ؟؟۔۔۔"وہ فکر مند ہونے کی اداکاری کرتے" ہوئے۔۔۔بیڈ سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولیں۔۔۔۔

آپ جانتی تھیں ناں وہ پریگننٹ ہے؟؟"اپنی والدہ کے سوال کو مکمل" اگنور کر۔۔۔ان کے پاس آکر۔۔۔شارپ نگاہیں ان کے وجود پر ٹکائے۔۔۔تفتیشی انداز میں استفسار کیا۔۔۔

نہیں بھئی ی۔۔۔مجھے نہیں پتا تھا۔۔۔یاد ہے میں نے تم سے کچھ دنوں" پہلے پوچھا تھا اِس متعلق۔۔۔تم نے انکار کر دیا تھا۔۔۔اُس کے بعد۔۔۔"وہ ابھی خود کو بے قصور ولا علم ثابت کرنے کے لیے۔۔بیڈ سے اتر کر۔۔۔اس کے روبرو کھڑے ہو کر۔۔۔بول ہی رہی تھیں۔۔۔کے محیب نے انکا سیدھا ہاتھ اچانک سے پکڑ کر۔۔۔اپنے سر پر رکھا۔۔۔

کھائی یں میری قسم۔۔۔آپ کو نہیں پتا تھا کے وہ میرے بچے کی ماں بننے" والی ہے"یہ پہلی بار تھا جب اس نے خود کی جانب منسوب کیا تھا اُس روح کو۔۔۔جو دنیا میں آ ہی نہ سکی۔۔۔

اس کی آنکھیں اِس قدر سرخ تھیں جیسے شعلے برسا رہی ہوں۔۔۔۔

اس کا رعب دار چہرہ غصے کی شدت سے بالکل لال پڑھ گیا تھا۔۔۔

اس کا لہجہ بتا رہا تھا۔۔۔وہ حقیقت سے نا آشنا نہیں ہے۔۔۔۔ مبشرہ بیگم یہ سمجھنے کی غلطی نہ کریں کے وہ اسکی آنکھوں میں اتنی آسانی سے دھول چھونک سکتی ہیں۔۔۔۔

محیب۔۔" وہ اپنے بیٹے کی جھوٹی قسم کیسے کھا سکتی تھیں۔۔۔وہ گڑ بڑا کر" اگلے ہی لمحے ہاتھ اُس کے سر سے ہٹانے کی کوشش کرنے لگیں۔۔۔۔

امی حضور قسم کھائی یں میری۔۔۔کے آپ نہیں جانتی تھیں کے وہ" پریگننٹ تھی۔۔۔۔۔۔۔"اس نے ہاتھ نہ چھوڑا۔۔۔بلکے اور مضبوطی سے سر پر لگائے۔۔۔۔چنگھاڑتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

کھائی یں ناں قسم۔۔۔کے آپ لاعلم تھیں۔۔۔کے وہ میرا بچہ ہے جسے" آپ مارنے جارہی ہیں۔۔۔۔"مبشرہ بیگم آج صرف اس کا سرخ چہرہ دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔جن پر جذبات بکھرتے نظر آرہے تھے۔۔۔۔

ایک لمحے کے لیے توانھیں لگا۔۔۔۔کے وہ 17 سالہ محیب ان کے سامنے کھڑا ہے۔۔۔۔جوان کی اور اجلال ملک کی پہلی طلاق پر پھوٹ پھوٹ کر بچوں کی طرح رورہا تھا۔۔۔۔جب وہ محیب کو اجلال ملک کے پاس چھوڑ کر۔۔۔جازع کو اپنے ساتھ لے جارہی تھیں۔۔۔۔

اس کی آنکھیں بتا رہی تھیں۔۔۔

وہ پھر سے ٹوٹا ہے آج۔۔۔

وہ پھر سے بکھرا ہے آج۔۔۔۔

ستم اعلی ستم یہ تھا کے پچھلی بار بھی دل کو زخمی کرنے والے اپنے تھے۔۔۔

اور اِس بار بھی اپنوں نے ہی اُس کے دل کو ایک نیا اور گہرا روگ لگا دیا تھا۔۔۔۔

امی حضور کھائی یں میری قسم "اِس بار وہ شیر کی طرح دھاڑا۔۔۔تو مبشرہ بیگم سہم کر۔۔۔شرمندگی سے نظریں جھکانے پر مجبور ہوئی یں۔۔۔۔

آپ کے ہاتھ نہیں کانپے ؟؟۔۔۔میری اولاد کو مارتے وقت ؟؟۔۔۔کیسے ''
مار دیا آپ نے اپنے ہی بیٹے کی اولاد کو۔۔۔۔۔''ان کا نظریں
جھکانا۔۔۔علامت تھا کے وہ قبول کر رہی ہیں۔۔۔کے جانتے بوجھتے اپنی
نفرت کی بھینٹ چڑھا دیا اس ننھی جان کو۔۔۔جو دنیا میں ابھی آئی ی بھی نہ
تھی۔۔۔۔وہ جوان کا اپنا خون تھی۔۔۔ان کے بڑے بیٹے کی سنتان۔۔۔۔

اس کی پکڑ ڈھیلی ہوتے ہی مبشرہ بیگم نے تیزی سے اپنا ہاتھ ہٹایا۔۔۔۔

محیب کے کیے جانے والے سوالات انھیں نشتر کی طرح اپنے دل میں
پیوست ہوتے معلوم ہوئے۔۔۔۔

وہ بار بار اُس بچے کو خود سے منسوب کر رہا تھا۔۔۔۔

محیب وہ تمھاری اولاد نہیں تھی۔۔۔۔وہ تو اس وحشیہ کی بیٹی کا خون" تھا۔۔۔وہ قابل نہیں ہے تمھارے۔۔۔۔۔ تمھاری شادی صرف اس سے جائیداد کے لیے ہوئی ی تھی کیا بھول گ ئی ے تم؟؟۔۔۔تم نے کیسے اس وحشیہ کی بیٹی کو اپنی بیوی کا رتبہ دے دیا؟؟۔۔۔کیسے اسے اپنے کمرے کی زینت بننے دیا؟؟۔۔۔۔کیسے اس گندی لڑکی کو تم نے اجازت دی اپنے بچے کی ماں بننے کی؟؟۔۔۔۔تم کیسے بھول گ ئی ے یہ حق پلوشہ کا ہے۔۔۔میری بہو کا۔۔۔۔ تمھاری ہونے والی بیوی کا۔۔۔۔۔" وہ جذباتی ہو کر محیب کو یاد دلانے لگیں کے نجمہ کو وہ کس نظر سے دیکھنے کا عادی تھا۔۔۔۔

وہ مبشرہ بیگم ہی تو تھیں جنھوں نے اُس کے دل میں شروع سے محترمہ عروسہ اور ان کی بیٹی کے لیے زہر بھرا۔۔۔۔

وہ جیسے جھنجھوڑ کر یاد دلانا چاہ رہی تھیں اسے۔۔۔کے اس کی منزل پلوشہ ہے۔۔۔۔۔۔

وہ کہاں بھٹک گیا ہے؟؟۔۔۔وہ کس راہ پر چل پڑا ہے؟؟۔۔

آپ کو کیا لگتا ہے امی حضور۔۔۔میں کوئی ی بچہ ہوں؟؟۔۔۔"اس نے" طنزیہ لہجے میں استفسار کیا۔۔۔۔

کیا مجھے نہیں خبر۔۔۔۔کے پلوشہ کا تو صرف نام استعمال کر رہی ہیں" آپ۔۔۔اصل میں تو مہک آنی کا بدلا لیا ہے آپ نے۔۔۔۔مگر بدلا لینے سے پہلے۔۔۔یہ تو دیکھ لیتیں۔۔۔۔کے کس سے بدلا لینے جا رہی ہیں۔۔۔۔آپ کو بدلے کی آگ نے اتنا اندھا کر دیا کے آپ نے اپنے ہی "بیٹے کی اولاد کی جان لے لی۔۔۔۔

وہ ابھی غم وغصے سے سرشار حالت میں بول ہی رہا تھا کے مبشرہ بیگم بیچ میں بات کاٹتے ہوئے۔۔۔۔"وہ اولاد نہیں ہے تمھاری۔۔۔وہ صرف اُس وحشیہ کی بیٹی کی اولاد تھی۔۔۔۔ہم نے تمھیں پہلے ہی سمجھایا تھا محیب۔۔۔۔۔کے دل لگی کرؤ۔۔۔دل مت لگانا اُس سے۔۔۔۔یاد ہے وہ تم ہی تھے جس نے جازع کی شادی اس وحشیہ کی بیٹی سے نہیں ہونے دی۔۔۔کیونکے تمھارے نزدیک وہ گنداخون قابل نہیں تھا تمھارے بھائی کے۔۔۔۔اگر وہ تمھارے بھائی کی بیوی بننے کے قابل نہیں تھی تو تمھارے بچے کی ماں بننے کے کیسے قابل ہو گئی؟؟۔۔۔۔"

"جب سے وہ مجھ سے منسوب ہوئی۔۔۔۔وہ پھر وہ نہ رہی۔۔۔۔وہ میری ہو گئی۔۔۔اور جب وہ میری ہو گئی۔۔۔تو پھر میں کسی کو حق نہیں دیتا اُس کے متعلق کچھ غلط بولنے کا۔۔۔اگر آپ کو یاد ہو۔۔۔۔تو میں

نے بھی آپ سے کہا تھا۔۔وہ بیوی ہے میری۔۔۔۔میں دل لگی کرؤں یادل لگاؤں۔۔۔کوئی ی اِس معاملے میں بولنے کا حق نہیں رکھتا۔۔۔۔اورا گر آپ کو لگتا ہے ان فضول باتوں کو موقوف بنا کر ایک جان کا قتل آپ پر جائی ز ہو گیا تو میں بتادوں یہ آپ کی سب سے بڑی غلط فہمی ہے۔۔۔۔آپ نے قتل کیا ہے۔۔۔۔وہ بھی اپنے ہی بیٹے کی اولاد کا۔۔۔جس کے لیے میں آپ کو کبھی معاف نہیں کرؤں گا۔۔۔۔کبھی نہیں۔۔۔"اس نے جس انداز سے نجمہ کو اپنی جانب منسوب کیا۔۔۔یہ کافی تھا مبشرہ بیگم کو بتانے کے لیے۔۔۔کے کیا مقام رکھتی ہے وہ لڑکی محیب اجلال ملک کی زندگی میں۔۔۔۔

وہ اسے وحیشہ کی بیٹی نہیں مانتا اب۔۔۔۔

وہ اسے گندی نہیں مانتا اب۔۔۔۔

وہ صرف۔۔۔۔اسے اپنی مانتا ہے۔۔۔۔

وہ غم وغصے ورنج کے عالم میں مبشرہ بیگم کو حقیقت سے روبرو کروا کر۔۔۔۔ وہاں سے لمبے قدم بھرتا باہر چلا۔۔۔ مگر دروازے پر پہنچ کر۔۔۔ بغیر پیچھے مڑے۔۔۔ اعلانیہ اپنے رعب دار انداز میں کہا۔۔۔ ''دعا کیجیے گا میری ''بیوی کو کچھ نہ ہو۔۔۔ ورنہ جان لیجیے گا آپ کا بیٹا بھی نہ رہا۔۔۔۔۔

مبشرہ بیگم کو تو جیسے چار سو چالیس واٹ کا جھٹکا لگا تھا۔۔۔۔ محیب کو اُس لڑکی کی خاطر خود سے لڑتا دیکھ۔۔۔۔

وہ لڑکی۔۔۔ جو پیدائی شی دشمن تھی اُس کی۔۔۔ وہ کب اتنی اہمیت کی حامل ہوئی ی؟؟۔۔۔ کے اُس کی خاطر اپنی ماں تک سے جینا مرنا ختم کرنے کے لیے تیار بیٹھا تھا۔۔۔۔

وہ ہکا بکا اسے جاتا ہوا دیکھنے لگیں۔۔۔۔

محیب اجلال ملک اپنی زبان کا کتنا پکا ہے یہ جانتی تھیں وہ۔۔۔۔

یہی سبب تھا کے ان کا دل خوف کے مارے بے قابو ہوا۔۔۔۔وہ اپنا بیٹا کھونا نہیں چاہتی تھیں۔۔۔۔ایک بار پہلے بھی اس سے جدا ہوئی ی تھیں۔۔۔وہ درد و تکلیف۔۔۔وہ جدائی ی۔۔۔۔وہ ملنے کی امید۔۔۔وہ ایک جھلک دیکھنے کی تڑپ۔۔۔انھیں اچھی طرح یاد تھی۔۔۔۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی دعا کرنے پر مجبور تھیں کے نجمہ کو کچھ نہ ہو۔۔۔

مجھے یقین نہیں آتا۔۔۔کوئی ی اتنا پتھر دل کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔انسان" اگر بے زبان جانور بھی پالتا ہے ناں تو اس سے بھی انس ہو جاتی ہے۔۔۔۔مگر تمھارے بھائی ی کو ایک جیتی جاگتی۔۔۔ہستی مسکراتی۔۔۔زندہ دل لڑکی سے نہ ہوئی ی۔۔۔وہ بیوی ہے انکی۔۔۔۔کم از کم اِسی مقدس رشتے کا لحاظ رکھ کر ایک بار ملنے آجاتے۔۔۔۔"ثوبیہ کا دل جل کر خاک ہوئے جا رہا تھا۔۔۔محیب کی نجمہ کے متعلق لاپرواہی دیکھ۔۔۔۔وہ جازع سے شکوتا گو لی۔۔۔۔

میں کیا کر سکتا ہوں اِس معاملے میں۔۔۔وہ بچے تو ہیں نہیں جو پکڑ کر لے" آؤں۔۔۔۔"جازع خاصہ چڑتے ہوئے جواب دہ ہوا۔۔۔۔"ویسے بھی کیا "فرق پڑتا ہے ان کے ہونے نہ ہونے سے۔۔۔

فرق پڑتا ہے۔۔۔وہ ہسبینڈ ہیں اس لڑکی کے جو زندگی اور موت کے بیچ لڑ" رہی ہے۔۔۔۔"ثوبیہ جز بز ہو کر خاصہ جتاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

ہسبینڈ؟؟۔۔۔وہ آج انھی کی وجہ سے اِس حال میں ہے۔۔۔۔مجھے یقین" ہے یہ سب انھوں نے خود کروایا ہو گا۔۔۔۔جب انھیں پتا چلا ہو گا کے نجمہ پریگننٹ ہے۔۔۔وہ تو دل بہلا رہے تھے۔۔۔۔ذمہ داری اٹھانے کے لیے تھوڑی اپنے پاس رکھ کر بیٹھے تھے۔۔۔"جازع کا بس نہیں چل رہا تھا کے محیب کو گریبان سے پکڑ لے۔۔۔۔اور اُسے ان سارے ظلموں و ناانصافیوں کی خود سزا دے۔۔۔جو اسنے نجمہ پر ڈھائے۔۔۔۔

Husny Kanwal

وہ پھر ہسپتال نہ گیا۔۔۔۔

ہمت ہی نہ ہوئی ی۔۔۔۔

اپنے کیبن میں کھڑکی کے پاس کھڑا۔۔۔سورج کواپنی کرنیں سمیٹتےاوررات کواپنی چاندنی پھیلاتے خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ کیا تھا جواُس کے پاس نہیں تھا آج؟؟۔۔۔۔

اگر وہ پیدائی شی دشمن مر جاتی تو دنیاوی طور پر وہ شوہر ہونے کے اعتبار سے نفع ہی اٹھاتا۔۔۔۔۔۔پھر وہ خوش کیوں نہ تھا؟؟۔۔۔۔

بس خاموش کھڑا اپنے خالی ہاتھ کو تکنے لگا۔۔۔۔

اس لمحے جیسے کوئی ی جنگ لڑ رہا تھا خود سے۔۔۔۔

سوری۔۔۔۔میں تمھاری حفاظت نہیں کر سکا۔۔۔"اس نے خالی ہاتھ" کو دیکھتے دیکھتے۔۔۔کرب کی شدت سے آنکھیں بند کیں۔۔۔ایک آنسو کا قطرہ آنکھ سے بہہ کر پلک پر آٹھہرا۔۔۔وہ اپنے بچے سے شرمندہ تھا۔۔۔وہ معافی مانگ رہا تھا۔۔۔۔

جس اذیت سے اُس لمحے وہ گزر رہا تھا۔۔۔وہ علم رکھتا تھا اس سے دوگنی اذیت۔۔۔ابھی اسکی منتظر بیٹھی ہے۔۔۔۔

Husny Kanwal

محترمہ عروسہ کا رو رو کر برا حال تھا۔۔۔ان کی ہر سانس دعا گو تھی کے نجمہ کو کچھ نہ ہو۔۔۔۔۔

رقیہ بیگم کے دل میں بھی اپنی پوتی کی محبت جاگ اٹھی تھی۔۔۔۔انھوں نے ہسپتال سے واپس آکر۔۔۔۔آیتِ کریمہ کا ورد کروایا ملک مینشن میں۔۔۔۔

دوسری جانب ثوبیہ اور عینی اس لڑکی کے غم میں نڈھال ہو چکے تھے۔۔۔۔

جازع کی حالت ایسی تھی جیسے جان سولی پر لٹکی ہو۔۔۔۔۔۔۔کے اب نکلی کے تب نکلی۔۔۔۔

مبارک ہو۔۔۔وہ اب خطرے سے باہر ہیں۔۔۔۔"یہ خوشی کی خبر ملتے" ہی سب کے چہرے کھل اٹھے تھے۔۔۔۔ڈاکٹر کے اطلاع دیتے ہی ثوبیہ اور عروسہ بیگم گلے لگ کر اپنی خوشی کا اظہار کرنے لگے۔۔۔۔

کیا میں اُس سے مل سکتا ہوں؟؟"جازع نے بے صبرا ہو کر ڈاکٹر سے" استفسار کیا۔۔۔

"مل سکتے ہیں۔۔۔مگر ابھی وہ دوائی یوں کے اثر میں ہیں۔۔۔"

ٹھیک ہے۔۔۔بس اسے دیکھ لینا چاہتا ہوں۔۔۔سکون آجائے گا" مجھے۔۔۔میں اسے ڈسٹرب بالکل نہیں کرؤں گا۔۔۔"جازع نے لچکدار انداز میں کہا۔۔تو ڈاکٹر نے اثبات میں سر ہلا کر ملنے کی اجازت دی۔۔۔

ماسٹر۔۔۔۔میڈم نجمہ اب خطرے سے باہر ہیں۔۔۔۔"عینی نے سب" سے پہلے یہ اطلاع محیب کو کال کر کے دی۔۔۔۔

وہ اپنے کیبن میں چی ئی ر پر بیٹھا ہوا تھا جب اسے یہ خبر ملی۔۔۔۔آنکھیں از خود پُر سکون انداز میں بند ہوئی یں۔۔۔۔جیسے روح کو قرار آیا ہو۔۔۔۔۔

ہمم۔۔"اس نے بغیر کوئی ی جواب دیے کال منقطع کر دی۔۔۔۔"

♥*Husny Kanwal*♥

جب وہ ہوش میں آئی ی۔۔۔تو اپنے اوپر گزری قیامت یاد کر۔۔۔پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔

اس کا ہاتھ اپنے پیٹ کے مقام پر تھا۔۔۔

پورا جسم دوائی یوں کے اثر کے سبب سن تھا۔۔۔کوئی ی تکلیف محسوس نہیں ہو رہی تھی۔۔۔مگر یہ دوائی یاں دل پر لگے زخموں کو سن نہیں کر پا رہی تھیں۔۔۔جن کی تکلیف سے وہ نرم بیڈ پر ہونے کے باوجود خود کو کسی عذاب میں محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

"مام۔۔۔عروسہ بیگم اس کے سامنے صوفے پر سو رہی تھیں جب ان کے کانوں کی سماعت سے رونے کی آوازیں ٹکرائی یں۔۔۔۔وہ تیزی سے اٹھ کر۔۔۔۔نجمہ کے بیڈ کی جانب آئی یں۔۔۔اپنی جان سے پیاری بیٹی کو سینے سے لگالیا۔۔۔۔

میں نے کہا تھا ناں۔۔اِس معاملے میں دل پکار کھنا۔۔۔۔"عروسہ بیگم" خون کے گھونٹ پیتے ہوئے کہنے لگیں۔۔۔

چپ ہو جاؤ میری جان۔۔۔اس طرح تو طبیعت مزید بگڑ جائے گی" تمھاری۔۔۔" وہ اس کی کمر کو سہلاتے ہوئے۔۔۔اسے چپ کرانے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔۔

مام۔۔۔میرا بچہ۔۔۔"اس کے منہ سے بس اتنے ہی لفظ ادا" ہو سکے۔۔۔اس کے بعد اس نے پھر زور زور سے چیخ چیخ کر رونا شروع کر دیا۔۔۔۔

وہ ایسے تڑپ رہی تھی جیسے بن پانی کی مچھلی۔۔۔۔

اس کی حالت بگڑتی دیکھ۔۔۔تیزی سے ڈاکٹر اور نرس کمرے میں داخل ہوئے۔۔۔۔

اسے نشے کی دوائی کا انجیکشن لگا دیا گیا۔۔۔۔

جس کے بعد کچھ ہی لمحے گزرے۔۔۔اور وہ پُر سکون انداز میں واپس سو گئی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

دو دن تک وہ ہسپتال میں رہی۔۔۔۔

اس دوران جازع، ثوبیہ، رقیہ بیگم، محترمہ عروسہ اور عینی۔۔۔۔سب ہسپتال آتے جاتے رہے۔۔۔۔یہاں تک کے جب وہ سو رہی تھی تو اجلال ملک بھی اس کی طبیعت معلوم کرنے آئے۔۔۔۔بس جو نہ آیا۔۔۔وہ تھا محیب اجلال ملک۔۔۔۔

"جازع تم گھر جا کر آرام کر لو۔۔۔میں ہوں نج کے ساتھ۔۔۔" جازع نجمہ کے بیڈ کے برابر والی چیئر پر بیٹھا نیند کے جھونکے لے رہا تھا۔۔۔جب ثوبیہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔۔مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"تمھیں بھی رکنے کی ضرورت نہیں" پیچھے سے آنے والی رعب دار آواز نے ان دونوں میاں بیوی کی توجہ اپنی جانب مبذول کی۔۔۔۔

وہ وجیہہ مرد اپنے شہانہ انداز میں ان ہی کے پاس چلتا ہوا آیا۔۔۔۔

اوو۔۔۔تو آپ کو یاد آگیا۔۔۔کے آپ کی ایک بیوی بھی ہے۔۔۔"جازع" نے اسے دیکھتے ہی۔۔۔ کھڑے ہو کر۔۔۔طنز کا تیر چلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میں نے کہا۔۔۔تم دونوں جا سکتے ہو اب۔۔۔"اس نے جازع کے طنز کو" مکمل اگنور کرتے ہوئے۔۔۔حاکمانہ انداز میں کہا۔۔۔

اس کی شخصیت کا اپنا ہی رعب و دبدبا و شاہانہ وقار تھا۔۔۔لوگ اس کی آنکھوں سے آنکھیں ملا کر بات نہیں کر سکتے تھے زیادہ دیر۔۔۔۔۔

اس کے حاکمانہ انداز میں کہتے ہی۔۔۔ثوبیہ کو بہتر یہی لگا کے خاموشی سے جازع کو لے کر وہاں سے چلی جائے۔۔۔۔

اوکے۔۔ہم جارہے ہیں۔۔۔۔نج کا خیال رکھیے گا۔۔۔آخر کو آپ کی بیوی ہے"آخری جملہ اس نے صرف یاد دہانی کے لیے ادا کیا۔۔۔"

اس کے لہجے کی چبھن وہ محسوس کر رہا تھا۔۔۔

چلو جازع۔۔۔"ثوبیہ جازع کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی۔۔۔"

جازع ناچاہتے ہوئے بھی نجمہ کو محیب کے حوالے کرنے پر مجبور تھا۔۔۔

وہ کھا جانے والی نگاہوں سے اپنے بڑے بھائی ی کو گھورتا ہوا۔۔۔ثوبیہ کے ساتھ جانے کے لیے تیار ہوا۔۔۔۔

ان کے کمرے سے نکلتے ہی۔۔۔محیب نجمہ کے بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

اس حسین دلربا کی پیشانی پر سفید پٹی بندھی تھی۔۔آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے نظر آرہے تھے۔۔۔

اس نے پیشانی کو نرمی سے چوما۔۔۔۔

اس کا چہرہ کمزوری اور کافی خون بہہ جانے کے سبب بالکل سفید پڑ چکا تھا۔۔۔جسے دیکھ۔۔۔اس کے رنج میں مزید اضافہ ہوا۔۔۔۔

کمرے میں بالکل خاموشی چھائی ی رہی۔۔۔۔

وہ اس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں سے مضبوطی سے تھامے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

اس لڑکی کو اپنی جانب کروٹ لیتا دیکھ۔۔۔آہستگی سے اٹھ کر چیئر پر بیٹھ گیا۔۔۔تاکے اس کے آرام میں خلل نہ آئے۔۔۔

لیکن اس کے باوجود ہاتھ نہ چھوڑا۔۔۔۔

وہ اس کے ہاتھ کو اپنے دونوں ہاتھوں میں قید کیے۔۔اپنی روشن پیشانی سے لگائے بیٹھا تھا۔۔۔کے سیل رنگ ہوا۔۔۔۔

وہ بات کرنے کے لیے کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔

اُسی دوران نجمہ کی آنکھ کھلی۔۔۔۔

اسے واش روم جانا تھا۔۔۔

اپنے ارد گرد کسی کو نہ پا کر وہ پریشان ہو کر اٹھی۔۔۔

کوئی ی نظر کیوں نہیں آ رہا۔۔۔" وہ پریشان ہو کر پورے کمرے میں نظر" دوڑانے لگی۔۔۔۔جو خالی نظر آ رہا تھا۔۔۔

اس نے بیل بجائی ی۔۔۔تو نرس تین چار منٹ کی تاخیر سے کمرے میں داخل ہوئی ی۔۔۔

مجھے واش روم جانا ہے۔۔۔میری ڈرپ ہٹا دیں۔۔۔اور واش روم تک" جانے میں مدد کر دیں۔۔۔" نجمہ نے گزارش والے انداز میں نرس سے کہا۔۔۔جس پر وہ مسکراتے ہوئے۔۔۔ تیزی سے ڈرپ ہٹانے لگی۔۔۔۔

آپ کے فیملی ممبرز کہاں گ ئی ے؟؟"نرس کے سوال پر وہ لاعلمی میں" کندھے اچکانے لگی

مجھے نہیں پتا۔۔۔شاید باہر گارڈن میں تازہ ہوا کھانے گ ئی ے" ہوں۔۔۔۔ویسے بھی تھک گ ئی ے ہوں گے یہاں بیٹھے بیٹھے۔۔" نجمہ جب سوئی ی تھی تو اس کے ساتھ کمرے میں جازع اور ثوبیہ تھے۔۔۔۔اسے لگا وہ دونوں میاں بیوی کچھ دیر کے لیے تازہ ہوا کھانے چلے گ ئی ے ہوں گے۔۔۔

اس نے اپنے اندازے کے مطابق جواب دیا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ واش روم سے باہر آئی ی تو اپنے جانی دشمن کو سیل پینٹ کی جیب میں رکھتے ہوئے۔۔۔کمرے کے اندر آتا دیکھا۔۔۔

کیوں کیا؟؟۔۔۔کیوں محیب؟؟۔۔۔کیسے اپنے ہی بچے کو مار'' دیا؟؟۔۔۔میں پوچھتی ہوں کیسے؟؟۔۔۔کیسے اتنے پتھر دل بنے؟؟۔۔۔کیسے اپنی ہی اولاد کو مار کر اتنے پُر سکون کھڑے ہو؟؟'' محیب کو دیکھتے ہی۔۔۔اس کا خود پر قابو نہ رہا۔۔۔۔وہ غم و غصے سے پاگل ہوئے جا رہی تھی۔۔۔تیزی سے اس کے روبرو آکر۔۔۔اس کا گریبان دونوں ہاتھوں سے پکڑتے ہوئے۔۔۔جھنجوڑ کر پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

وہ لاکھ اس کے غم کا احساس رکھتا تھا۔۔۔مگر اپنا گریبان پکڑنے کی اجازت نہیں دے سکتا تھا۔۔۔

اس کا یوں گریبان پکڑنا۔۔۔۔ محیب کو طیش دلا گیا تھا۔۔۔

اگلے ہی لمحے۔۔۔۔اپنے دونوں ہاتھوں سے۔۔۔اسکے ہاتھ پکڑ کر۔۔۔ہوا میں جھٹکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"۔۔۔۔Behave your self۔۔۔۔"

تم انسان نہیں ہو۔۔۔ تم ایک جلاد ہو۔۔۔سنا تم نے۔۔۔۔ تم ایک جلاد ہو" محیب اجلال ملک۔۔۔۔جو اپنی ہی اولاد کو مار کر اتنا پُر سکون کھڑا ہے۔۔۔۔اگر مجھے ایک خون جائی ز ہوتا تو یقین جانو وہ تمھارا ہوتا۔۔۔۔"اس کی سرخ سیاہ آنکھیں کدورت و نفرت سے سرشار معلوم ہو رہی تھیں مقابل کو۔۔۔۔

۔اس لڑکی کی جرأت کا عالم یہ تھا کے وہ محیب اجلال ملک۔۔۔ جس سے لوگ نظریں نہ ملا سکیں۔۔۔اسے وہ روبرو کھڑے ہو کر۔۔۔۔دوبارا اس کا گریبان پکڑنے کی کوشش کرتے ہوئے۔۔۔۔ برا بھلا کہ رہی تھی۔۔۔

محیب نے اس کے دونوں ہاتھ گریبان تک پہنچنے سے پہلے ہی پکڑ لیے تھے۔۔۔ جنھیں وہ اپنی بھرپور طاقت کا استعمال کرتے ہوئے آزاد کرانے کی سعی کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔ساتھ ساتھ اس نے نرس کو اشارے سے باہر جانے کا کہا۔۔۔۔

محیب کا اشارہ ملتے ہی۔۔۔۔وہ نرس تیزی سے اثبات میں سر ہلا کر باہر چلی گئی۔۔۔۔

نج۔۔۔۔حدود پار مت کرؤ اپنی۔۔۔"وہ جز بز ہو کر غراتے ہوئے ۔۔۔آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔وارننگ دینے لگا۔۔۔

"حدود تو تم نے پار کرئی ی ہیں۔۔۔۔میرے بچے کو مار کر۔۔۔۔"وہ نڈر لڑکی کہاں اس سے ڈرنے والی تھی۔۔۔۔تیزی سے شعلہ بار لہجے میں جواب دہ ہوئی ی۔۔۔۔

"تمھیں کبھی معاف نہیں کرؤں گی۔۔۔ محیب اجلال ملک میں تمھیں میرے بچے کی اور میری ہائے لگے گی۔۔تم دیکھنا۔۔۔۔۔۔۔۔تم کبھی خوش نہیں رہ سکو گے۔۔۔۔تم ایک دن اسی طرح تڑپو گے۔۔جیسے میں آج تڑپ رہی ہوں۔۔۔سنا تم نے۔۔۔۔تم تڑپو گے۔۔۔"وہ لڑکی چیخ چیخ کر اسے بدعائیں دینے لگی۔۔۔۔۔۔

وہ جانتا تھا مقابل بہت اذیت میں ہے۔۔۔۔

اپنی پہلی اولاد کو کھویا ہے اس نے۔۔۔

محیب نے کوئی ی جوابی کاروائی ی نہ کی۔۔۔بس اس کے نازک ہاتھ پکڑے کھڑا۔۔۔بددعائیں سناتا رہا۔۔۔۔

یہاں تک کے اِسی عالم میں زبردستی اسے سینے سے لگانا چاہا۔۔۔پہلے تو وہ سینے پر مکے برسا کر خود کو دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔مگر جب ہمت ہار گئی۔۔۔تو خود ی اس کے کشادہ سینے میں منہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔

وہ بہت دیر تک اپنے جانی دشمن کے سینے سے لگی روتی رہی۔۔۔۔وہ بھی مضبوطی سے اپنے حصار میں جکڑے کھڑا رہا۔۔۔۔

صبر کرؤ نج۔۔۔اِنَّاللّٰہِ وَاِنَّ-اِلَیۡہِ رَاجِعونَ پڑھو۔۔۔اللہ ہمیں اس کا بہتر" بدلا دے گا۔۔۔" وہ اس کی کمر کو نرمی سے سہلاتے ہوئے۔۔۔۔ سمجھانے والے انداز میں گویا ہوا۔۔۔

جبکے وہ صرف روئے جا رہی تھی۔۔۔۔

نجمہ کے نزدیک ملک مینشن میں جو کچھ ہوتا ہے وہ محیب اجلال ملک کے حکم پر ہوتا ہے۔۔۔اس کے حکم کے بغیر ایک پتہ بھی نہیں ہلایا جا سکتا۔۔۔۔

یہی سبب تھا وہ اپنے بچے کا قاتل محیب کو مان رہی تھی۔۔۔۔

کتنی بے وقوف ہوں میں۔۔۔میں نے کیسے سوچ لیا کے محیب اجلال ملک "
میرے بچے کی حفاظت کرنے میں میری مدد کرئے گا۔۔۔۔ہنسی آتی ہے اب
خود پر۔۔۔۔کے کیسے یقین کر بیٹھی۔۔۔۔کیسے بھول گ ئی کے وہ
پیدائی شی جانی دشمن ہے میرا۔۔۔۔وہ صرف دل بہلاتا ہے مجھ
سے۔۔۔ذمہ داریاں کیوں اٹھانے لگا؟؟؟۔۔۔ذمہ داری تو وہ صرف اپنی
بیوی کی اٹھائے گا۔۔۔۔اور وہ بیوی کا رتبہ پانے والی عورت پلوشہ مہروز ملک
ہے۔۔۔۔نجمہ رحمان ملک نہیں۔۔۔شاید یہی وجہ تھی کے وہ اتنا لاپرواہ بنا
ہوا تھا۔۔۔اور میری بے وقوفی کی انتہاء ہے کے میں پھر بھی اس سے جھوٹی
امیدیں وابستہ کیے بیٹھی رہی۔۔۔" وہ اپنے رنج میں ڈوبے ہوئے۔۔۔۔خود
کلامی کرتے کرتے۔۔۔۔۔بے ہوش ہو گ ئی۔۔۔

نج۔۔۔نج" وہ بے جان گڑیا کی مانند اس کے سینے سے لگی ہوئی ی "
تھی۔۔۔محیب کو محسوس ہوا وہ بالکل خاموش ہو گ ئی ہے۔۔۔جیسے ہی

دیکھنے کی نیت سے اُس کے وجود کے گرد حائل اپنے ہاتھوں کی پکڑ ڈھیلی کی۔۔۔اس کا بے جان وجود ڈھنے لگا۔۔۔جسے باہوں کے حصار میں لے کر وہ بیڈ کی جانب آیا۔۔۔اسے بیڈ پر آہستگی سے لیٹا کر۔۔۔۔نرمی سے اس کا چہرہ تھپتھپانے لگا۔۔۔

پھر اس نے تیزی سے بیل کا بٹن کلک کیا۔۔۔۔

ٹھیک ہو؟؟''اس لڑکی نے جب اپنی آنکھیں کھولیں۔۔۔تو وہ دشمن جاں'' برابر میں ہاتھ پکڑے ہوئے بیٹھا نظر آیا۔۔۔۔

ہر بار کی طرح اس کا چہرہ بے تاثر تھا۔۔۔۔

ہاتھ نہ لگانا مجھے۔۔۔"وہ اپنا ہاتھ ایک جھٹکے سے چھڑا کر۔۔۔دانت پیستے" ہوئے بولی۔۔۔

تو پھر کسے لگاؤں؟؟"وہ لاپرواہی سے دوبارا اس کا نازک ہاتھ اپنی گرفت" لے کر۔۔۔چھیڑنے والے انداز میں بولا۔۔۔۔

دنیا میں ہزاروں عورتیں ہیں۔۔۔تم جیسے گھٹیا مردوں کے لیے۔۔۔"وہ" لڑکی محیب کو انگارے چباتی معلوم ہوئی ی۔۔۔اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے آزاد کر۔۔۔غراتے ہوئے بولی۔۔۔

یقیناً ہوں گی۔۔۔مگر افسوس کی بات یہ ہے کے وہ اِس گھٹیا مرد کی بیوی" نہیں ہیں۔۔۔وہ صرف تم ہو۔۔۔واحد۔۔۔۔۔"وہ خاصہ جتاتے ہوئے

۔۔۔طنزیہ مسکراہٹ اپنے عنابی ہونٹوں کے کناروں پر سجائے۔۔۔۔ گویا ہوا۔۔۔۔

اس ستمگر کا اپنی بیوی کہنا بھی نجمہ کو کسی گالی سے کم معلوم نہیں ہو رہا تھا اس لمحے۔۔۔۔۔

محیب نے نیوٹریشن کو ہائی رکیا تھا نجمہ کے لیے۔۔۔۔

وہ نیوٹریشن وہیں کمرے میں موجود تھیں۔۔۔ جیسے ہی انھوں نے نجمہ کو ہوش میں آتے دیکھا۔۔۔ سوپ کا پیالہ بھر کر۔۔۔ محیب کو دینے چلی آئیں۔۔۔۔

وہ سوپ کا پیالہ ان سے لے ہی رہا تھا۔۔۔کے کانوں کی سماعت سے نجمہ کے سخت ترین الفاظ ٹکرائے۔۔۔

"تبھی میں چاہتی ہوں تم مجھے طلاق دو۔۔۔"

محیب اجلال ملک مجھے تم سے طلاق چاہیے۔۔۔ابھی کے ابھی۔۔۔"مانا" زبردست شاکڈ لگا تھا اس کا طلاق کا مطالبہ سن۔۔۔۔مگر پھر بھی چہرے پر عیاں نہ ہونے دیا۔۔۔جتنے نارمل انداز میں پہلے بیٹھا تھا۔۔۔اب بھی اسی انداز میں بیٹھا۔۔۔۔سوپ کا چمچہ ہلکے ہاتھ سے چلانے لگا۔۔۔نجمہ کو محسوس ہوا جیسے اس نے سنا ہی نہ ہو۔۔۔۔وہ دوبارا اپنا مطالبہ مزید غصے سے سرشار ہو کر کرنے لگی۔۔۔

تمھیں سنائی ی نہیں دیتا کیا؟؟۔۔۔مجھے تم سے طلاق چاہیے۔۔۔۔وہ بھی" ابھی۔۔۔۔اِسی وقت۔۔۔اِسی لمحے۔۔۔"وہ نارمل انداز میں سوپ سے چمچہ بھر کر۔۔۔اس آگ بگولہ ہوتی لڑکی کے منہ کی جانب بڑھانے لگا۔۔۔۔جس پر اس نے جز بز ہو کر۔۔چمچے پر ہاتھ مار کر گرا دیا۔۔۔اور حلق کے بل چیخ کر اپنا مطالبہ دوہرانے لگی۔۔۔۔

مجیب بس کرؤ۔۔۔تمھارے اس ناٹک کی اور اچھے بننے کی اداکاری کی" کوئی ی ضرورت نہیں ہے اب۔۔۔ہم دونوں جانتے ہیں حقیقت کیا ہے۔۔۔اس لیے بس کرؤ۔۔۔اور مجھے ابھی کے ابھی آزاد کرؤ اپنے نکاح سے۔۔۔مجھے اب تمھارے ساتھ ایک پل کے لیے بھی اس بندھن میں نہیں رہنا۔۔۔۔"وہ ستمگر ایسے ظاہر کر رہا تھا جیسے مقابل بیٹھی وہ لڑکی کسی اور سے مخاطب ہو۔۔۔۔اس کا مطالبہ سن کر بھی اَن سنی کرتے ہوئے۔۔۔سوپ سے دوبارا چمچہ بھر کر۔۔۔اس کے منہ سے لگانے

لگا۔۔۔جس پر وہ غصے سے تلملا کر۔۔۔۔چمچہ اس کے ہاتھ سے چھین کر ۔۔۔فرش پر پھینکتے ہوئے دھاڑی ی۔۔۔۔۔

یہ لفظِ طلاق۔۔۔۔۔روح کو جسم سے جدا کر دینے والا لفظ ہے۔۔۔۔یہ طوفان ہے۔۔۔جو اپنے اندر نا جانے کتنی ہی تباہیاں سمیٹے ہوئے ہے۔۔۔۔طلاق کا طوق عورت کے گلے میں جب پڑتا ہے۔۔۔تب زندگی کی خوشیاں جیسے روٹھ جاتی ہیں اس سے۔۔۔چاہے پھر اس کی غلطی ہو یا نہ ہو۔۔۔۔معاشرے کے نزدیک عورت ہی ذمہ دار ہوتی ہے۔۔۔۔عورت ہی نالائی ق و پھوہڑ ہوتی ہے۔۔۔جو اپنا گھر نہیں بسا پاتی۔۔۔۔مرد سے کوئی ی کچھ نہیں کہتا۔۔۔کچھ نہیں پوچھتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سارے عیب از خود ہی عورت کی ذات سے متصل ہو جاتے ہیں۔۔۔۔

لوگ سننا چاہتے ہیں کہاں کہاں عورت نے کوتاہی کی۔۔یہ کوئی ی جاننے میں انٹرس نہیں لیتا کے اسنے اِس رشتے کو نبھانے کے لیے کتنی قربانیاں دیں۔۔۔کتنی اپنی عزتِ نفس مجروح کی۔۔۔۔کتنا سہا۔۔۔۔کتنا برداشت کیا۔۔۔۔کتنی روئی ی۔۔۔کتنا تڑپی۔۔۔۔

یہ ہمارا المیہ ہے کے ہم عورت کو کامیاب تبھی سمجھتے ہیں جب وہ اپنا گھر بسائے بیٹھی ہو۔۔۔۔چاہے پھر روزمار کھاتی ہو۔۔۔روز عزتِ نفس کو مجروح ہوتا پاتی ہو۔۔۔۔روز دامن میں منہ چھپا کر روتی ہو۔۔۔۔کسے پرواہ ہے؟؟۔۔۔وہ تو کامیاب عورت ہے۔۔۔۔۔ہاں وہ کامیاب ہے خود کو اور دوسروں کو دھوکہ دینے میں۔۔۔کیونکے یہ کامیابی نہیں۔۔۔۔

نکاح کا مقدس رشتہ ایک دوسرے سے لطف لینے کے لیے تھا۔۔۔زندگی کو خوشحال طریقے سے جینے کے لیے تھا۔۔۔نہ کے گھٹ گھٹ کر مرنے کے لیے۔۔۔تڑپنے کے لیے۔۔۔بلکنے کے لیے۔۔۔۔

ہو سکتا ہے کہ ان کے افتراق ہی میں خیر و بھلائی اور مصلحت ہو اور شاید اللہ تعالی ان کی جدائی کو ان کے لیے خوشگوار زندگی کا سبب بنادے ....

نجمہ کے نزدیک اس رشتے کا ٹوٹ جانا ہی بہتر تھا جو سوائے اسے اذیت کے کچھ نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔

نج۔۔۔۔چپ چاپ سوپ پیو۔۔۔۔" یہ لفظِ طلاق۔۔۔اس کے کانوں کو" چبھتا ہوا معلوم ہو رہا تھا۔۔۔وہ اس لفظ کو دوبارا سننا بھی نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔

وہ وجیہہ مرد ہی جانتا تھا کتنا برداشت کا مظاہرہ کر رہا تھا اُس لمحے وہ۔۔۔

وہ رعب دار انداز میں حکم صادر کرنے لگا۔۔۔ساتھ ساتھ نیوٹریشن کو اشارہ کیا۔۔۔تو وہ خاتون تیزی سے دوسرا چمچہ لے کر محیب کی جانب آئی یں۔۔۔۔

وہ پھر سے سوپ چمچے میں بھر کر اس کے منہ سے لگانے لگا۔۔۔۔

اگر وہ لڑکی ضدی تھی تو وہ ضدی مزاجیت میں اپنا ثانی نہیں رکھتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

نج۔۔۔۔"وہ ستمگر تو ایسے ظاہر کر رہا تھا جیسے وہ کوئی ی بچی ہو اور کینڈی" مانگ رہی ہو۔۔۔۔اپنا طلاق کا مطالبہ اسے کانوں میں گھماتے دیکھ۔۔۔وہ

بپھر اٹھی تھی۔۔۔۔ طیش کے عالم میں اِس بار ہاتھ مار کر سوپ کا پیالہ ہی گرا دیا۔۔۔جو کافی گرم تھا۔۔۔۔کچھ سوپ محیب کے ہاتھوں اور کپڑوں پر بھی گرا۔۔۔جسے تیزی سے جھاڑتے ہوئے وہ کھڑا ہو کر۔۔۔غراتے ہوئے نجمہ کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

"وہ تمھارے ہاتھ سے سوپ پینے سے بہتر ہے میں زہر پی لوں۔۔۔" کدورت بھری نگاہ اس کے وجیہہ سراپے پر ٹکائے۔۔۔جز بز ہو کر بولی۔۔۔۔

"لاپرواہی سے کہ کر وہ نیوٹریشن کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔۔ اوکے۔۔۔مت پیو۔۔۔

مجھے لگتا ہے آپ کو نکال دینا چاہیے۔۔۔کیونکے میری وائف کو آپ کے" ہاتھ کا بنا سوپ پینے کے قابل نہیں لگ رہا۔۔۔"اس کے جملے ادا کرتے ہی۔۔۔وہ خاتون نجمہ کو التجائی یہ نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

نجمہ سمجھ گ ئی تھی وہ اس کی نرم مزاجیت اور دوسروں کے ساتھ کیے جانے والے حسن سلوک کا فائدہ اٹھا رہا ہے۔۔۔۔

ماسٹر۔۔۔۔مجھے بہت ضرورت ہے اس نوکری کی ابھی۔۔۔"وہ خاتون" تیزی سے لچکدار انداز میں نظریں جھکائے بولی۔۔۔۔

نجمہ محسوس کر رہی تھی۔۔۔وہ خاتون کتنی شرمندہ ہو کر یہ جملے ادا کر رہی ہے۔۔۔۔

تو؟؟۔۔۔آپ کا کام میری وائف کے لیے اچھے کھانے بننا ہے۔۔۔جسے" کھا کر اس کی صحت اچھی ہو۔۔۔اور وہ جلدی سے ٹھیک ہو جائے۔۔۔۔مگر وہ تو منہ بھی نہیں لگا رہی۔۔۔سو۔۔۔۔میں آپ کو نکال رہا ہوں۔۔۔"وہ آدمی نجمہ کو اس لمحے سخت زہر لگ رہا تھا۔۔۔

اس نے سنجیدگی سے کہ کر انھیں جانے کا ہاتھ سے اشارہ کیا۔۔۔

جس پر وہ خاتون نجمہ کو منتی نظروں سے تکنے لگی۔۔

انھیں مت نکالو۔۔۔میں پی لیتی ہوں سوپ۔"نجمہ خود کو مجرم گمان" کر رہی تھی اس خاتون کا۔۔۔وہ تیزی سے ہار ماننے والے انداز میں بولی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔گڈ۔۔۔"اس کے ہونٹوں کے کناروں پر مطمئن سی"
مسکراہٹ رقصاں ہوئی۔۔۔۔

نو۔۔۔۔"نیوٹریشن نے دوبارا نیا سوپ کا پیالہ بھر کر محیب کی جانب"
بڑھایا۔۔۔جسے نجمہ اس کے ہاتھ سے لینے ہی لگی تھی۔۔۔کے اس خوبرو
نوجوان نے اپنا ہاتھ تیزی سے پیچھے کیا۔۔۔۔۔۔

میں پلا رہا ہوں ناں۔۔۔"یہ کہ کر وہ چمچہ سوپ سے بھر کر اس کے منہ"
کے پاس لایا۔۔۔اس بار چہرے پر فتح کے اثار نمایاں تھے۔۔۔۔جو مقابل کے
تن بدن میں مزید آگ بھڑکاتے معلوم ہوئے۔۔۔۔

اس کے ہاتھ کا چھوا تو زہر ہی تھا۔۔۔

وہ مجبور ہو کر۔۔۔۔ کھا جانے والی نگاہ سے گھورتی ہوئی ی۔۔۔۔ سوپ پینے لگی۔۔۔۔

مجھے نفرت ہے تم سے۔۔۔" وہ جز بز ہو کر بولی۔۔۔۔"

تو کرتی رہو۔۔۔۔کسے پرواہ ہے۔۔۔" وہ لاپرواہی سے کہ کر سوپ پلانے لگا۔۔۔۔"

کیوں کرتے ہو یہ سب ؟؟۔۔۔آخر چاہیے کیا تمھیں مجھ سے ؟؟" وہ الجھ کر۔۔۔روہانسہ لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔۔"

وہ نہیں سمجھ پاتی تھی کیوں اداکاری کرتا ہے اچھا بننے کی۔۔۔ایک ذمہ دار شوہر ہونے کی۔۔۔۔اس کا خیال رکھنے کی۔۔۔۔

جلدی سوپ ختم کرؤ۔۔۔۔پھر ڈس چارج لے کر گھر چلتے ہیں۔۔۔میں گھر پر ہی نرس وغیرہ کا انتظام کر دوں گا۔۔۔۔"اس نازک صفت لڑکی کے سوالات کو مکمل اگنور کر۔۔۔۔۔وہ نارمل انداز میں کہ کر۔۔۔سوپ کا چمچہ اس کے لبوں سے لگانے لگا۔۔۔۔

گھر؟؟۔۔۔۔ملک مینشن کبھی میرا گھر نہیں تھا۔۔۔اور اب تو میں مر کر بھی وہاں نہ جاؤں۔۔۔۔۔"وہ تیزی سے قطعی انداز میں گویا ہوئی ی۔۔۔۔ساتھ ساتھ منہ ہلکا سہ دوسری جانب پھیر گ ئی۔۔۔تا کے وہ سوپ کا چمچہ خود ہی پیچھے ہٹا لے۔۔۔۔

وہ سوپ صرف اس نیوٹریشن کی جاب کی خاطر پی رہی تھی۔۔۔۔

ورنہ جب سے وہ ہوش میں آئی ی تھی۔۔۔کچھ کھایا پیا نہیں تھا۔۔۔ڈاکٹر ڈرپس کے ذریعے اس کے جسم کی غذائی ی ضروریات پوری کر رہے تھے۔۔۔یہی سبب تھا کے آج وہ خود ہسپتال چلا آیا تھا نیوٹریشن کو لے کر۔۔۔۔

نہیں جانا۔۔۔تو مت جاؤ۔۔۔مگر کھانے پینے سے ناراضگی مت ظاہر" کرؤ۔۔۔۔۔"وہ فوراہی مان گیا تھا۔۔۔نرمی سے کہتے ہوئے۔۔۔چمچہ پھر اس کے گلابی ہونٹوں سے لگایا۔۔۔۔

وہ خود بھی کون سہ مبشرہ بیگم سے لڑنے کے بعد ملک مینشن گیا تھا۔۔۔۔جو اسے زبردستی لے جاتا۔۔۔۔

خاص نجمہ کے لیے اس نے ایک نیا اپارٹمنٹ لے لیا تھا۔۔۔۔کیونکے وہ نہیں چاہتا تھا نجمہ مزید ذہنی طور پر ڈسٹرب ہو۔۔۔۔یا اپنے بچے کو یاد کر کے روئے۔۔۔۔

وہ مبشرہ بیگم کے سائے سے بھی محفوظ رکھنا چاہتا تھا اسے۔۔۔۔

اسے لگتا تھا وقت سب ٹھیک کر دے گا۔۔۔مگر ایسا نہ ہوا۔۔۔وہ پاس ہو کر بھی بہت دور لگنے لگی تھی۔۔۔۔

وہ پورا پورا دن گم سم سی کمرے کی کھڑکی کے پاس کھڑی رہتی۔۔۔۔اب وہ عینی سے بھی باتیں نہیں کیا کرتی تھی۔۔۔۔

مجیب سے بھی آہستہ آہستہ اس نے لڑنا چھوڑ دیا۔۔۔

پہلے وہ صرف بستر پر زندہ لاش معلوم ہوتی۔۔۔ مگر اب حال یہ تھا کے مجیب کو ہر گزرتے لمحے کے ساتھ وہ زندگی سے دور ہوتی نظر آ رہی تھی۔۔۔۔ وہ چاہ کر بھی اسے زندگی کی طرف نہیں لا پا رہا تھا۔۔۔۔

وہ شدید نفرت کرتا تھا محترمہ عروسہ سے۔۔۔۔ مگر صرف اس کی خاطر انھیں بھی ملک مینشن سے لے آیا۔۔۔ تاکے وہ نجمہ کے ساتھ رہیں۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں سوائے رنج و غم کے کوئی ی اور جذبہ نظر ہی نہیں آتا تھا۔۔۔۔

محیب بھی بات کرنے سے اجتناب کرنے لگا تھا۔۔۔کیونکے بات کسی بھی موضوع پر شروع کرؤ۔۔۔اختتام طلاق کے مطالبہ پر ہی ہوتا اس کی جانب سے۔۔۔۔

جس چیز سے محیب اجلال ملک دنیا میں سب سے زیادہ ڈرتا تھا۔۔۔وہ خوف آخر کار اس کے سامنے آ ہی گیا تھا۔۔۔۔وہ لڑکی طلاق سے کم۔۔۔کسی چیز پر راضی نہیں تھی۔۔۔

باہر موسلا دھار بارش ہو رہی تھی۔۔۔۔وہ اپنے کمرے میں بیٹھا چائے پی رہا تھا۔۔۔

اس کی نگاہ کھڑکی کے پاس کھڑی اس حسین دلربا پر ٹکی تھی جو دنیا سے بے زار و بے نیاز نظر آ رہی تھی۔۔۔۔

وہ چائے پیتے ہوئے پرانی یادوں میں کھونے لگا۔۔۔ایک کے بعد ایک یاد اسے خود میں الجھا رہی تھی۔۔۔۔وہ جیسے یادوں کے دریاں میں بہتا چلا جا رہا تھا۔۔۔۔

"سب تمھاری بے وقوفی ہے مبشرہ۔۔۔۔تم مجھ سے بغیر اجازت اپنے اس لالچی بھائی ی کے گھر نہ جاتیں تو آج ہمارے پاس وہ کروڑوں کی زمین ہوتی۔۔۔۔"ہر بار کی طرح اجلال ملک اور مبشرہ بیگم میں لڑائی ی ہو رہی تھی۔۔۔۔

مبشرہ بیگم بہت امیر و کبیر خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔۔۔۔ان کے والد دہلی کے تھے۔۔۔۔وہاں اور پاکستان میں بھی ان کی کافی زمینیں تھیں جو ان

کے مرنے کے بعد وارثین میں بٹیں۔۔۔۔ مبشرہ بیگم کے حصے میں کروڑوں کی زمینین آئی یں۔۔۔

ایک دن اچانک انھیں دہلی سے اپنے بڑے اور اکلوتے بھائی ی کی کال آئی ی۔۔۔۔ وہ بہت دکھی و پریشان معلوم ہو رہے تھے۔۔۔

مبشرہ بیگم ان کے پریشان ہونے کی وجہ پوچھنے لگیں تو بجائے وجہ بتانے کے دہلی بلانے لگے۔۔۔

اُن دنوں اجلال ملک شہر سے باہر گ ئی ے ہوئے تھے۔۔۔ مگر جانے سے قبل بار بار تاکید کی تھی کے اگر وسیم کی کال آئے تو ریسیو نہ کرنا۔۔۔۔

مگر مبشرہ بیگم کہاں ان کی سنتی تھیں۔۔۔انھیں تو شروع سے یہی لگتا تھا کے اجلال ملک ان کے گھر والوں سے خواہ مخواہ ہی جلتے ہیں۔۔۔۔اس لیے انھیں لالچی اور برا بھلا کہتے ہیں۔۔۔۔

مبشرہ بیگم ان کی اجازت کے بغیر اپنے بھائی ی سے ملنے دہلی پہنچ گ ئی یں۔۔۔۔

وہاں وسیم صاحب نے اپنے پلان کے مطابق دھوکے سے دونوں بہنوں سے پراپرٹی کے پیپرز دستخط کروالیے۔۔۔۔

جس کی خبر انھیں کراچی واپس لوٹنے کے بعد اجلال ملک کے انکشاف پر ہوئی ی۔۔۔پہلے تو انھیں یقین ہی نہ آیا۔۔۔کے ان کا بڑا بھائی ی۔۔۔ان کا خون۔۔۔ان کے ساتھ اتنا بڑا فراڈ کر سکتا ہے۔۔۔۔

مگر جب مہک روتی ہوئی ی ملک مینشن میں داخل ہوئی ی۔۔۔توان کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گ ئی یں۔۔۔۔

مہک کے پاس نہ تو کوئی ی سامان تھانہ پیسے۔۔۔۔

وہ بھوک سے نڈھال حالت میں ملک مینشن پہنچی تھی۔۔۔۔

اس نے بتایا کے وسیم نے اس کے حصے کی جائی یداد دھوکے سے اپنے نام کرنے کے بعد اسے گھر سے نکال دیا۔۔۔۔

وہ بیچاری محلے کی ایک جان پہچان والی عورت سے پیسے ادھار لے کر کراچی پہنچی ہے۔۔۔۔

یہ سننے کے بعد تو جیسے مبشرہ بیگم کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گ ئی

۔۔۔۔

اجلال ملک دولت کے معاملے میں کسی کے سگے نہیں۔۔۔۔یہ بات جانتی تھیں مبشرہ بیگم۔۔۔۔

ہوگ ئی غلطی مجھ سے۔۔۔اب کیا کرؤں؟؟۔۔۔"وہ جھنجھلا کر کہتی" ہوئی ی کمرے کی جانب بڑھنے لگیں۔۔۔

ایسے کیسے غلطی ہوگ ئی؟؟؟۔۔۔۔کروڑوں کا معاملہ تھا۔۔۔سو ہزار کی" بات نہیں تھی۔۔۔تم جاہل تھیں؟؟۔۔یا اندھی؟؟۔۔۔جو ایک بار پیپرز

پڑھنے کی بھی زحمت نہ کی۔۔۔۔۔"اجلال ملک غصے سے بپھر کر بولے۔۔۔

وہ میری جائیداد تھی۔۔۔جب مجھے اس کا غم نہیں تو آپ خود کو کیوں" ہلکان کیے جا رہے ہیں۔۔۔" وہ لاپرواہی سے گویا ہوئی یں۔۔۔۔

میں نے تو غور ہی نہیں کیا۔۔۔۔تم تو بڑی لاپرواہی دیکھا رہی ہو اِس" معاملے میں۔۔۔ کہیں ایسا تو نہیں یہ سب تم بہن بھائی یوں کی چال ہے۔۔۔۔۔تم جان بوجھ کر اپنے حصے کی جائیداد اپنے اس بھائی ی پر وار آئی ی ہو۔۔۔اور یہاں آکر ناٹک کر رہی ہو لاعلمی اور دھوکے کا۔۔۔۔"مبشرہ بیگم کی لاپرواہی اجلال ملک کے سینے پر سانپ لوٹنا رہی تھی۔۔۔۔وہ تیزی بپھر کر کہنے لگے۔۔۔

کیاہو گیاہے آپ کو؟؟۔۔۔میں کیوں اپنا حصہ وسیم بھائی کو دینے" لگی۔۔۔اور کیا آپ مہک کی حالت نہیں دیکھ رہے؟؟۔۔۔"وہ جز بز ہو کر بولیں۔۔۔۔

"مجھے کیا پتا یہ سب ڈرامہ ہو تم بہن بھائی یوں کا۔۔۔"

بہت چھوٹی سوچ کے مالک ہو تم۔۔۔"مبشرہ بیگم دانت پیستے ہوئے کہ" کر۔۔۔وہاں سے چلی گ ئی یں۔۔۔

پھر تو جیسے ہر وقت ہی گھر میں لڑائی ہونے لگی۔۔۔۔

مہک کہاں جاتی۔۔۔اس کا مبشرہ بیگم کے سوا کوئی نہ تھا۔۔۔

وہ بھی ملک مینشن میں رہنے لگی۔۔۔۔

مہک بہت سلجھی ہوئی ی اور خوش مزاج لڑکی تھی۔۔۔۔سب سے بہت پیار وادب سے بات کرتی۔۔۔۔

ہمیشہ ایک دلفریب مسکراہٹ اس کے چہرے پر رقصاں رہتی۔۔۔

رقیہ بیگم اسے بہت پسند کرنے لگیں تھیں۔۔۔اس لیے انھوں نے اپنے چھوٹے بیٹے سے مہک کے متعلق بات کرنے کا سوچا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

جاؤ۔۔۔یہ چائے عبدالرحمان کو دے آؤ۔۔۔"مبشرہ بیگم نے چائے کا" کپ مہک کو پکڑاتے ہوئے کہا۔۔۔جس پر اس کے چہرے کے رنگ اڑے تھے۔۔۔۔

محیب چی ئی رپر بیٹھ رہا تھا۔۔۔جب مہک کو روہانسہ لہجے میں کہتے سنا۔۔۔"آپی میں اس گھٹیا انسان کے کمرے میں نہیں جاؤں گی۔۔۔۔وہ بدتمیزی کرتا ہے مجھ سے۔۔۔۔مجھے غلط طریقے سے چھونے کی کوشش کرتا ہے۔۔۔"

مہک کے الفاظ اگر کانوں میں نہ پڑے ہوتے تو وہ کبھی نہ جان پاتا کے اس کا خوش مزاج نظر آنے والا چاچا کتنا گھٹیا قسم کا آدمی ہے۔۔۔۔۔

ششش۔۔۔۔چپ۔۔۔۔کوئی ی سن لے گا۔۔۔۔وسیم بھائی ی کے" دھوکے کے سبب تم سے برادری کا کوئی ی شخص شادی کرنے کے لیے تیار نہیں۔۔۔۔اب ایسے میں عبدالرحمان تم میں انٹرس شو کر رہا ہے تو یہ تو تمھارے لیے اچھی بات ہے۔۔۔بجائے اس پر رونے دھونے مچانے کے۔۔۔ تمھیں چاہیے کے عقل مندی سے کام لو۔۔۔"مبشرہ بیگم نے اسے چپ کراتے ہوئے کہا۔۔۔

آپی۔۔۔وہ ایک نمبر کا عیاش ہے۔۔کیا نہیں جانتیں آپ؟؟"وہ تیزی" سے دانت پیستے ہوئے۔۔۔سرگوشی کرنے والے انداز میں بولی۔۔۔۔

میں سب جانتی ہوں۔۔۔مگر خاندان کی عورت عزت پاتی ہے۔۔۔اور وہ" تم بنو گی۔۔۔"وہ خاصہ جتاتے ہوئے بولیں۔۔

آپ کو کیوں اتنا یقین ہے کے وہ مجھ سے شادی کر لے گا؟؟۔۔۔یہ بھی تو" ہو سکتا ہے دل بھر جانے پر اٹھا کر پھینک دے مجھے۔۔۔۔ایک استعمال کیے ہوئے ٹیشو پیپر کی طرح۔۔۔۔"وہ احتجاج کرتے ہوئے مبشرہ بیگم کو تصویر کا دوسرا رخ دیکھانے لگی۔۔۔۔

ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔۔میں نے خود اپنے کانوں سے امی کو کہتے سنا ہے کے" "وہ عبدالرحمان سے تمھارے رشتے کی بات کریں گی۔۔۔۔

کیا واقعی؟؟؟"وہ بے یقینی سے پوچھنے لگی۔۔۔۔"

ہاں۔۔۔میں کیوں تم سے جھوٹ بولنے لگی۔۔۔اب بس تمھیں تھوڑی" عقل مندی کا مظاہرہ کرنا ہے۔۔۔۔جتنا ہو سکے عبدالرحمان کو اپنی اداؤں

میں الجھاؤ۔۔۔تاکے وہ بغیر کسی اعتراض کے ہاں کردے۔۔۔۔"مبشرہ بیگم سمجھانے والے انداز میں گویا ہوئی یں۔۔۔

وہ اپنی بہن کے لیے بہت فکر مند رہتی تھیں۔۔۔۔کیونکے نہ اس کے سر پر ماں باپ کا سایہ تھا۔۔۔اور نہ ان کے سوا کوئی ی پوچھنے والا۔۔۔۔

آج برادری میں جہاں بڑی بڑی جائیدادیں جہیز کے نام پر لڑکیاں لے کر آ رہی تھیں۔۔۔وہیں مہک بالکل خالی ہاتھ تھی۔۔۔ایسے میں کون کرتا اس لڑکی سے شادی۔۔۔۔

انھیں عبدالرحمان کا رشتہ سب سے بہتر معلوم ہوا مہک کے لیے۔۔۔۔

جبکے مہک صرف اپنی مجبوریوں کے پیش نظر خاموش ہو گ ئی تھی۔۔۔۔

محیب تم چلوناں میرے ساتھ۔۔۔"مہک ابھی بھی خوفزدہ تھی"
عبدالرحمان کے کمرے میں اکیلے جانے سے۔۔۔۔اس لیے محیب سے
لچکدار انداز میں کہا۔۔۔

اوکے۔۔ چلیں۔۔۔"وہ تیزی سے مہک کے ساتھ جانے کے لیے تیار"
ہوا۔۔۔۔۔

چائے۔۔۔"مہک نے اپنا دوپٹہ تمیز سے سر پر اوڑھنے کے بعد"
عبدالرحمان کے کمرے کا دروازہ نوک کیا۔۔۔۔ محیب کی نگاہیں اپنی خالہ
کے چہرے پر ہی ٹکیں تھیں۔۔۔۔اس کے چاچا کے دروازہ کھولتے ہی
مہک کے چہرے کا رنگ سفید پڑ گیا تھا۔۔۔۔وہ دھیمے سے چائے کا کپ اس
کی جانب بڑھاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

اندر ٹیبل پر رکھ دو۔۔۔"عبدالرحمان کے چہرے پر شرارتی وخباثت سے" بھری مسکان رقصا تھی۔۔۔اس نے تیزی سے دروازہ پورا کھولتے ہوئے کہا۔۔۔

مہک ناچاہتے ہوئے بھی کمرے میں داخل ہوئی ی۔۔۔اوراس کے پیچھے پیچھے محیب۔۔۔

وہ چائے رکھ کر۔۔۔پھرتی سے مڑ کر باہر جانے لگی۔۔۔۔کے اچانک اس کی نازک کلائی ی پیچھے سے انجانی گرفت میں محسوس ہوئی ی۔۔۔۔

بھاگ کیوں رہی ہو؟؟۔۔کھا تھوڑی جاؤں گا تمھیں"عبدالرحمان شوخ"
نگاہیں اس کے حسین ودلکش سراپے پر ٹکائے۔۔۔۔مسکراتے ہوئے
بولا۔۔۔۔

خدانے اسے بے تحاشہ حُسن کامالک بنایا تھا۔۔۔

اس کے حسن کو پانے کے لیے عبدالرحمان مچل رہا تھا۔۔۔وہ ہر ممکنہ
کوشش کرتااسے اپنے قریب کرنے کی۔۔۔۔

وہ شادی کوایک ذمہ داری کاطوق گمان کرتا۔۔۔۔جسے وہ اپنے گلے میں ابھی
ڈالنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔

جیسے ہر لڑکی اس کی باہوں میں گر جاتی۔۔۔ویسے ہی وہ مہک کو بھی چاہتا تھا۔۔۔مگر مہک اس کی توقع کے بالکل بر عکس تھی۔۔۔۔۔

وہ لڑکی پاکیزہ کردار کی مالک ہونے کے ساتھ ساتھ صلوۃ وصوم کی پابند بھی تھی۔۔۔اسے عبدالرحمان کے پیسے یا اسٹیٹس میں کوئی ی دلچسپی نہ تھی۔۔۔۔

اس کے نزدیک عبدالرحمان اس کے بہنوئی ی کی طرح عیاش مرد تھا۔۔۔۔جسے وہ کبھی بھی اپنا آئیڈیل تصور نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

وہ ہر بار عبدالرحمان کو خود سے دور دھکیل دیتی۔۔۔

اس کا خود سے دور دھکیلنا۔۔۔عبدالرحمان کے ایگو کو ہرٹ کرتا تھا۔۔۔وہ جتنا دور کرتی وہ اتنا ہی اور تیزی سے قریب آنے کی کوشش کرنے لگتا۔۔۔۔

"ہاتھ چھوڑ دیں آنی کا۔۔۔۔انھیں اچھا نہیں لگتا کے آپ انھیں ٹچ کرتے ہیں۔۔۔"محیب صرف آٹھ سال کا تھا۔۔۔مگر وہ سمجھ پا رہا تھا۔۔۔کے اس کی خالہ کو جنسی طور پر ہراساں کیا جا رہا ہے۔۔۔۔وہ تیزی سے غراتے ہوئے اپنی ننھی مگر بھرم دار آواز میں گویا ہوا۔۔۔

لو چھوڑ دیا۔۔۔۔بس۔۔۔اتنا غصہ کیوں ہو رہے ہو بھ ئی ی۔۔۔"اس" بچے کے جملے سن۔۔۔وہ مضحکہ خیز انداز میں مہک کی کلائی ی اپنی گرفت سے آزاد کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

چلو آنی۔۔۔۔" محیب نے اس کے ہاتھ چھوڑتے ہی۔۔۔ خود اپنے ننھے " ہاتھ میں مہک کا ہاتھ مضبوطی سے تھام کر کہا۔۔۔۔

وہ پورے خاندان کا لاڈلا تھا۔۔۔ کس کی مجال تھی جو شہزادہِ محیب کو کچھ کہ سکے۔۔۔

کچھ بچے ہوتے ہیں جن میں بچپن سے ہی احساسِ ذمہ داری کوٹ کوٹ کر بھرا ہوتا ہے۔۔۔ محیب ان ہی میں سے تھا۔۔۔۔

اسنے اپنی خالہ کی حفاظت کو اپنی ذمہ داری سمجھ لیا تھا۔۔۔۔

وہ ایسے ہی آج ملک خاندان کا سربراہ بنے نہیں بیٹھا۔۔۔

بہت کچھ سہا ہے اس نے۔۔۔۔

اپنی عمر سے بڑی ذمہ داریاں نبھائیں ہیں اس نے۔۔۔۔

بڑا خون جلایا ہے اس نے۔۔

بڑے درد دراز سینے میں دفنائے ہیں اس نے۔۔۔۔

وہ بڑے بھرم سے اپنی خالہ کا ہاتھ تھامے اسے باہر لے جانے لگا۔۔۔

اوو۔۔۔تو میڈم مہک اپنے ساتھ چھوٹا گارڈ لائی یں تھیں۔۔۔" وہ"
استہزائی یہ انداز میں بولا۔۔۔۔

جسے سننے کے باوجود وہ اَن سنی کرتا۔۔۔اپنی خالہ کو لے کر کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ کچن میں مسکراتے ہوئے داخل ہوئی ی۔۔۔

رقیہ بیگم کو اس کے ہاتھ کی چائے بہت پسند تھی۔۔۔تو ان کی فرمائی ش پر کچن میں چائے بنانے چلی آئی ی تھی۔۔۔۔سارے ملازمین نے اس خوبصورت وگلاب کی طرح مہکتی لڑکی کو جوابی مسکراہٹ کے ساتھ ویلکم کیا۔۔۔۔

وہ فریج سے دودھ نکال کر لائی ی۔۔۔۔پھر کیتلی میں ڈالنے کے بعد۔۔۔چائے کی پتی لینے کے لیے اوپر کا کیبنٹ کھولا۔۔۔۔

اچانک اسے اپنے ارد گرد مردانہ پرفیوم کی بہت تیز خوشبو محسوس ہوئی ی۔۔۔۔

مگر وہ لڑکی اس خوشبو کو نظر انداز کر گ ئی۔۔۔

چائے کی پتی کی شیشی اتارنے کے لیے اس نے جیسے ہی اپنا ہاتھ اونچا کیا۔۔۔اسی لمحے پیچھے سے کسی نے اپنے لمبے ہاتھوں سے۔۔۔اس کے شیشی پکڑنے سے پہلے ہی اٹھالی۔۔۔۔

وہ چونک کر مڑی۔۔۔تو عبدالرحمان کو اپنی نہایت نزدیک کھڑا پایا۔۔۔۔اتنا کے اس کی گرم سانسیں وہ اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

"مہک کے چہرے کے سارے رنگ اس لڑکے کو دیکھتے ہی اڑ گ ئے تھے۔۔۔اس نے خوف سے نظر پورے کچن میں دوڑائی۔۔۔وہاں ان دونوں کے علاوہ کوئی موجود نہ واپس دیں۔۔۔مجھے چائے بنانی ہے۔۔۔"

تھا۔۔۔وہ گھبرا کر تیزی سے ایک قدم پیچھے ہٹی۔۔۔۔وہ اپنے ہاتھ میں چائے کی شیشی لیے۔۔۔ مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔یقیناً وہ تنگ کرنے کے ارادے سے ہی آیا تھا۔۔۔۔اس کی آنکھوں میں ہوس جھلکتی مہک کو صاف نظر آ رہی تھی۔۔۔۔وہ لڑکی اپنے وجود میں ہمت جمع کر۔۔۔ہاتھ اس کے آگے پھیلاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"لو۔۔۔۔"اس نے نہایت نرمی سے کہہ کر شیشی اس کے آگے کی۔۔۔۔ جیسے ہی مہک لینے لگی۔۔۔وہ تیزی سے اپنا ہاتھ پیچھے کر گیا۔۔۔۔۔

"پلیز دے دیں۔۔۔"وہ اِس بار منتی انداز میں آہستگی سے بولی۔۔۔۔"

تو لے لو۔۔" وہ پھر مسکراتے ہوئے چائے کی شیشی اس کی جانب بڑھاتے "
ہوئے بولا۔۔۔۔

وہ جیسے ہی لینے لگی۔۔۔ عبدالرحمان نے پھرتی سے پھر ہاتھ پیچھے کر لیا۔۔۔

آپ کیوں مجھے تنگ کر رہے ہیں؟؟۔۔۔۔ پلیز۔۔۔ مجھے تنگ کرنا بند "
کریں۔" وہ روہانسہ لہجے میں چڑتے ہوئے بول کر۔۔۔۔ شیشی اس کے ہاتھ
سے جھپٹنے لگی۔۔۔۔

مگر وہ تیزی سے شیشی کو اپنی کمر کے پیچھے کر گیا تھا۔۔۔

چاہیے کیا آپ کو آخر؟؟۔۔۔ کیوں تنگ کر رہے ہیں مجھے؟؟؟۔۔۔۔" وہ "
جھنجھلا کر پوچھنے لگی۔۔۔۔

کیونکے ابھی تک تم باہر جاب ڈھونڈتی پھر رہی ہو۔۔۔جبکے میں نے تمھیں" اپنی سیکرٹری کی جاب کی آفر کر رکھی ہے۔۔۔۔تم کیوں قبول نہیں کر رہی اِس جاب کو؟؟۔۔۔۔باہر بسوں اور رکشوں کے تمھیں دھکے کھانا منظور ہیں۔۔۔مگر میرے پاس جاب کرنا نہیں۔۔۔۔" وہ خاصہ جز بز ہو کر بولا۔۔۔۔

وسیم کے دھوکے کے بعد وہ بیچاری مجبورا اپنی بہن کی سسرال میں رہ رہی تھی۔۔۔۔جس کے سبب وہ بہت اَن کمفرٹیبل و شرمندہ سی رہتی۔۔۔۔وہ جلد سے جلد اپنے پاؤں پر کھڑی ہونا چاہتی تھی۔۔۔اس کے لیے اس نے جاب تلاش کرنا شروع کی۔۔۔مگر عبدالرحمان اسے کہیں جاب نہیں ملنے دے رہا تھا۔۔۔۔

وہ چاہتا تھا کے وہ لڑکی اُس کے پاس سیکرٹری کی جاب کرے۔۔۔۔

جس کے لیے وہ ہر گز تیار نہ تھی۔۔۔۔

"مجھے نہیں کرنی آپ کی سیکرٹری کی جاب۔۔۔۔ پیچھا کیوں نہیں چھوڑ دیتے آپ میرا؟؟؟۔۔۔۔" وہ خاصہ چڑتے ہوئے بولی۔۔۔

اس کا لہجہ عبدالرحمان کے سینے میں آگ لگا گیا تھا۔۔۔۔

"پہلے تم امیر باپ کی بیٹی تھی۔۔۔اربوں و کروڑوں کی جائیداد کی مالکن۔۔۔تب تم مجھے یہ نخرے دیکھاتیں۔۔۔۔تو سمجھ آتا۔۔۔۔ مگر اب۔۔۔جب تم ہمارے ہی ٹکڑوں پر پل رہی ہو۔۔۔ہمارا دیا کھاتی، پیتی اور پہنتی ہو۔۔۔۔۔۔تو تمھیں نہیں لگتا۔۔۔ تمھیں اس کے بدلے ہمیں خوش

رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔۔۔۔"اس نے ایک ہی جھٹکے سے اس کی نازک کلائی ی اپنی گرفت میں لے کر اپنی جانب کھینچا۔۔۔۔وہ بے جان گڑیا کی مانند اس کے سینے سے آ لگی تھی۔۔۔خود کو سنبھال کر دور ہٹتی ۔۔۔اس سے قبل ہی۔۔۔۔عبدالرحمان نے اس کی ٹھوڑی کو مضبوطی سے پکڑ کر اونچا کر۔۔۔۔اس کے چہرے پر حقارت بھری نظر ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔۔

وہ لڑکی واقف تھی اسے خوش کرنے کا مطلب کیا ہے۔۔۔

اس ظالم شخص کے جملے سنتے ہی اس کا پورا وجود خوف سے لرز اٹھا تھا۔۔۔۔

میں اپنی بہن کے گھر میں رہتی ہوں۔۔۔ا۔۔۔" وہ ابھی اپنے وجود میں ہمت جمع کر۔۔۔۔جواب دے ہی رہی تھی کے عبدالرحمان بات کاٹتے ہوئے تیزی سے بولا۔۔۔۔

"تمھاری بہن باہر کمانے جاتی ہے کیا؟؟۔۔۔وہ تو خود اپنی جائی یداد اپنے بھائی ی کے نام کر کے پچھتا رہی ہیں اب۔۔۔۔اجلال بھائی ی کو بہت ہلکے میں لے لیا تمھاری بہن نے۔۔۔۔۔ویسے تم لوگوں نے ہمیں بے وقوف سمجھ رکھا تھا کیا؟؟" آخری سوال اس نے استہزائی یہ انداز میں پوچھا۔۔۔۔

"آپی اور میرے ساتھ واقعی دھوکا ہوا ہے۔۔۔ہم نے خود سے نہیں کی وسیم بھائی ی کے نام جائی یداد۔۔۔۔" وہ تیزی سے اپنی صفائی ی پیش کرنے لگی۔۔۔۔

واقعی؟؟؟" وہ آنکھیں ٹم ٹماتے ہوئے۔۔۔ مضحکہ خیز انداز میں پوچھنے لگا۔۔۔

"مجھے آپ کو صفائی یاں دینے کی کوئی ی ضرورت نہیں۔۔۔ چھوڑئی یں مجھے۔۔۔" وہ اپنی ٹھوڑی سے اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے۔۔۔۔ غصے سے بولی۔۔۔

"یہ یہاں کیا ہو رہا ہے؟؟؟" اچانک سے پیچھے سے آتی رعب دار زنانہ آواز نے عبدالرحمان کو مجبور کیا مہک کو اپنی گرفت سے آزاد کرنے پر۔۔۔

"امی وہ۔۔ میرا دل چاہ رہا تھا مہک کے ہاتھ کی چائے پینے کا۔۔۔ تو یہی بولنے آیا تھا۔۔ کے میرے لیے بھی ایک کپ بنادے۔۔۔" رقیہ بیگم اور ان کا ہاتھ تھامے کھڑا محیب اسے ہی سوالیہ نظروں سے گھور رہے تھے۔۔۔ جس

پر وہ بہانا بنا کر۔۔۔مہک سے تھوڑا دور ہٹ کے کھڑا ہوتے ہوئے بولا۔۔۔۔

محیب بغور دیکھ رہا تھا اپنی خالہ کے لرزتے وجود اور کپکپاتے ہونٹوں کو۔۔۔وہ ننھا سہ لڑکا سمجھ گیا تھا کے اس کی خالہ کو یہ شخص پھر تنگ کر رہا ہے۔۔۔۔

اگر چائے پینی تھی۔۔۔تو تم کسی ملازمہ سے بھی تو کہ سکتے تھے۔۔۔خود" کچن میں کیوں چلے آئے۔؟؟" رقیہ بیگم نے تفتیشی افسران کی طرح ۔۔۔ایک ابرو اچکا کر۔۔۔اپنی شارپ نگاہیں اپنے بیٹے کے وجود پر ٹکائے ۔۔۔استفسار کیا۔۔۔۔

"وہ۔۔۔مجھے کوئی ی ملازم نظر ہی نہیں آیا۔۔۔"اسنے تیزی سے کہا۔۔۔

"اچھا مہک۔۔۔میرے لیے چائے بنا کر کمرے میں لے آنا۔۔۔"وہ مہک کو زچ کرنے والے انداز میں کہ کر وہاں سے لمبے قدم بھرتا۔۔باہر چلا گیا۔۔۔۔

وہ کہاں جانتا تھا کے اپنی اِن ہی ذلیل حرکتوں کی وجہ سے وہ محیب کے دل میں آہستہ آہستہ اپنا مقام کھو رہا ہے۔۔۔۔

"آنی۔۔۔آپ مت جانا اُن کے کمرے میں۔۔۔"وہ تیزی سے اپنی خالہ کا ہاتھ پکڑ کر بولا۔۔۔۔

نہیں بیٹا۔۔۔جانے دو۔۔۔بعد میں بھی تو اِسے ہی لے کر جانا" ہے۔۔۔"رقیہ بیگم مسرت بھرے لہجے میں بول کر اس کی جانب آئی یں۔۔۔۔

وہ خوش تھیں یہ دیکھ۔۔۔کے عبدالرحمان مہک میں انٹرس لے رہا ہے۔۔۔۔

بہت جلد۔۔۔روز کی ڈیوٹی ہو گی تمھاری۔۔۔مجھے اور میرے بیٹے کو" چائے بنا کر ناشتے میں پلانے کی۔"وہ نہایت خوش مزاج لہجے میں کہ کر۔۔۔اسکی پیشانی چومنے لگیں۔۔۔۔

ایسا نہیں تھا کے انھوں نے مہک کے لرزتے وجود کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔بس وہ نظر انداز کر گ ئی یں تھیں۔۔۔۔۔

انھیں لگاوہ شرم ولحاظ کے سبب عبدالرحمان کی نزدیکی اور شرارتوں سے ڈرتی ہے۔۔۔۔

محیب یہی تو دیکھ رہا تھا کے کوئی ی اسے عبدالرحمان سے بچانے کی کوشش نہیں کر رہا تھا۔۔۔بلکے الٹا اس کے سامنے تھالی میں سجا کر پیش کرنے پر تل گ ئی ے تھے۔۔۔۔

رقیہ بیگم کی باتیں مہک کے دل کو تسلی نہیں دیتی تھیں۔۔۔کیونکے اسے عبدالرحمان کی نظروں میں اپنے لیے کوئی ی عزت نظر نہیں آتی تھی۔۔۔۔

وہ دیکھ سکتی تھی کے وہ شخص صرف ہوس کا پجاری بنے اُس کے ارد گرد گھومتا ہے۔۔۔۔

"آنی آپ ڈرومت۔۔۔میں آپ کے ساتھ چلوں گا چاچا جان کے کمرے میں۔۔۔" وہ مسکرا کر اس کی ہمت بڑھانے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔

جس پر وہ اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔اپنی آنکھوں سے بے بسی کے سبب بہنے والے آنسو پونچھتے ہوئے۔۔۔واپس چائے بنانے لگی۔۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

"کمرے میں بھی نہیں ہے۔۔۔۔تو پھر کہاں ہے یہ لڑکی؟؟؟۔۔۔۔اتنی دیر سے نظر کیوں نہیں آرہی۔۔۔۔" رقیہ بیگم نے موقع پاتے ہی

عبدالرحمان سے مہک کے متعلق بات کی۔۔۔اور جیسا انھیں امید تھی عبدالرحمان فوراہی رضامند ہو گیا تھا۔۔۔دونوں کی منگنی نہایت ہی دھوم دھام سے ملک مینشن کے گارڈن میں ہوئی ی۔۔۔مہمانوں کے جانے کے بعد۔۔۔مبشرہ بیگم مہک کے کمرے میں آئی یں تحفے لے کر۔۔۔جو رشتے دار اور دوست احباب دے کر گ ئی ے تھے۔۔۔ان کے پیچھے پیچھے محیب بھی کمرے میں داخل ہوا۔۔۔کمرے میں مہک کو نہ پا کر ۔۔۔وہ پریشان ہو کر بولیں۔۔۔۔

تم نے مہک کو دیکھا ہے؟؟۔۔۔"مبشرہ بیگم نے کمرے کے پاس کھڑی" ملازمہ سے پوچھا۔۔۔

ن۔۔نیں۔۔نہیں تو میڈم۔۔۔"ملازم کے بوکھلا کر جواب دیتے ہی" مبشرہ بیگم کا دماغ کھٹکا۔۔۔۔

اتناڈر کیوں رہی ہو؟؟۔۔۔"وہ تیزی سے رعب دار انداز میں استفسار" کرنے لگیں۔۔۔۔

نہیں۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں تو میڈم۔۔۔میں کہاں۔۔"وہ ڈرتے ڈرتے" بول ہی رہی تھی کے مبشرہ بیگم نے اس کے بازو کو مضبوطی سے جھنجھوڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"میڈم میں نے انھیں اسٹور روم کی جانب جاتے دیکھا تھا۔۔۔"

تواِس میں اتناڈرنے والی کیا بات ہے؟؟۔۔۔"مبشرہ بیگم سمجھ نہ" سکیں۔۔۔وہ ملازمہ اتناڈر کیوں رہی ہے یہ بتانے میں۔۔۔

میں جاؤں؟" وہ تیزی سے جانے کی اجازت طلب کرنے لگی۔۔۔"

ہاں جاؤ۔۔۔" وہ لاپرواہی سے کہ کر۔۔۔ محیب کا ہاتھ"
پکڑئے۔۔۔۔اسٹور روم کی جانب بڑھیں۔۔۔

یہ دروازہ تو اندر سے بند ہے۔۔۔" وہ اسٹور روم کا دروازہ بند"
پا کر۔۔۔لاک پکڑ کر کھولنے لگیں۔۔۔ مگر دروازہ نہ کھلا۔۔۔۔

مہک۔۔۔ تم اندر ہو کیا؟؟۔۔۔ مہک۔۔۔۔دروازہ کیوں بند کرر کھا"
ہے۔۔۔۔" اندر سے جواب نہ ملنے پر وہ اب پریشان ہو کر۔۔۔۔۔زور زور
سے دروازہ بجانے لگیں۔۔۔

تم؟؟۔۔۔کیا چل رہا۔۔۔۔"دروازہ کھلا۔۔۔تو سامنے عبدالرحمان کھڑا" اپنی شرٹ کے بٹن لگاتا نظر آیا۔۔۔۔مبشرہ بیگم کے الفاظ تو منہ میں ہی پھنس کر رہ گ ئ ے تھے اپنی بہن کو فرش پر بے جان حالت میں لیٹا دیکھ۔۔۔

مہک کے کپڑے پھٹے ہوئے نظر آئے۔۔۔۔جو اس پر گزری ی قیامت کو چیخ چیخ کر بیان کر رہے تھے۔۔۔۔

پورا اسٹور کا سامان بکھرا پڑا تھا۔۔۔۔

اس کا بال پنوں سے سیٹ دوپٹہ دور فرش پر گری ی ہوئی ی کرسی پر پڑا تھا۔۔۔۔۔

کمرے کی بکھرئی ی حالت گواہ تھی کے اس لڑکی نے پُرزور احتجاج کیا تھا۔۔۔۔۔

مبشرہ بیگم تیزی سے اسے سہارا دے کر اٹھانے لگیں۔۔۔۔

مہک نے اٹھتے ہی اپنی بہن کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا تھا۔۔۔

وہ لڑکی اپنے پورے وجود کو سمیٹ کر مبشرہ بیگم میں چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

اس کے ہاتھ۔۔پاؤں اور گردن پر لال نشانات تھے۔۔۔۔جو یہ بتانے کے لیے کافی تھے کے عبدالرحمان نے اس کے ساتھ زبردستی کی ہے۔۔۔۔

مبشرہ بیگم نے تیزی سے اپنا دوپٹہ اتار کر اسکے پورے وجود کو کور کیا۔۔۔۔

گٹھیا انسان۔۔۔کیا کیا ہے تم نے میری بہن کے ساتھ؟؟"وہ بپھر کر۔۔" سرخ آنکھوں کے ساتھ اپنے سامنے کھڑے لڑکے پر دھاڑ ئی یں۔۔۔

بھابھی۔۔۔اتنا اوور ریکٹ کیوں کر رہی ہیں؟؟۔۔ایک تو پہلے ہی آپ کی" بہن نے میرا مونڈاف کر دیا ہے۔۔۔۔"مبشرہ بیگم بے یقینی سے اس لڑکے کو دیکھنے لگیں۔۔۔جس کی آنکھوں میں اتنا بڑا گناہ کرنے کے باوجود بھی ذرہ برابر شرم نہ تھی۔۔۔۔وہ نہایت جھنجھلاتے ہوئے کہ کر جانے لگا۔۔۔۔

اور ہاں سمجھائی یں اسے۔۔۔۔۔اب منگیتر ہے میری۔۔۔۔مجھے خوش" رکھے گی تب ہی یہ منگنی چلے گی۔۔۔ورنہ توڑ دوں گا۔۔۔۔۔"دروازے پر

پہنچ کر وہ اچانک رکا۔۔۔۔۔۔پھر مڑ کر مبشرہ بیگم کو دیکھ۔۔۔۔۔دھمکی آمیز لہجے میں وارننگ دیتے ہوئے بولا۔۔۔۔

چلو چھوٹے گارڈ۔۔۔میں تمھیں کیک کھلاتا ہوں اپنی منگنی کی خوشی" میں۔۔۔"محیب دروازے پر ہی کھڑا اپنی خالہ کو روتے اور اپنے چاچا نما فرعون کو بے حسی کی حدود کو چھوتے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

محیب اکثر مہک کے ساتھ رہا کرتا تھا۔۔۔اس لیے عبدالرحمان اسے گارڈ کہہ کر مخاطب کرنے لگا تھا۔۔۔وہ ابھی بھی اس ننھے لڑکے کے ریشمی بالوں کو سہلاتے ہوئے۔۔۔۔بڑے پیار سے بولا۔۔۔۔

جبکے محیب کو نفرت ہو رہی تھی اس سے۔۔۔۔مانا وہ ننھا لڑکا نہیں سمجھ پایا تھا معاملے کی نزاکت کو۔۔۔۔وہاں چلنے والے نازک حالات کو۔۔۔۔مگر اتنا

ضرور جانتا تھا کے اس کی خالہ کو غلط طریقے سے پھر چھوا ہے اِس سامنے کھڑے شخص نے۔۔۔

دنیا میں سب سے زیادہ نفرت وہ عبدالرحمان سے ہی کرنے لگا تھا۔۔۔۔

میں نے کہا تھا ناں آپی آپ سے۔۔۔یہ گھٹیا انسان ہے۔۔۔دیکھیں ناں'' آپی۔۔۔اس نے مجھے گندا کر دیا۔۔۔دیکھیں۔۔۔مجھے تباہ و برباد کر دیا اس نے۔۔۔۔میں اپنے خدا کو اب کیا منہ دیکھاؤں گی۔۔۔۔'' وہ بلک بلک کر بس روئے چلی جا رہی تھی۔۔۔۔

اپنی چھوٹی بہن کو یوں تڑپتا و بلکتا دیکھ۔۔۔ مبشرہ بیگم خون کے آنسو رو رہی تھیں۔۔۔۔

سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔میں امی سے بات کرتی ہوں۔۔۔"وہ صرف"
اسے دلاسہ ہی دے سکتی تھیں۔۔۔۔جبکے وہ جانتی تھیں جب تک
عبدالرحمان راضی نہ ہو۔۔۔کوئی ی اس کی مہک سے شادی نہیں کروا
سکتا۔۔۔۔

اپنی بہن کی عزت کی خاطر۔۔۔۔۔انھیں خاموشی اختیار کرنے کے علاوہ
کوئی ی رستہ نظر نہ آیا۔۔۔۔۔

اس کے بعد تو جیسے مہک زندہ و مردہ ایک ہی تھی۔۔۔

ذرا سی آہٹ پر بھی ڈر جاتی۔۔۔۔سہم جاتی۔۔۔

کبھی گھنٹوں لیٹی رہتی۔۔۔تو کبھی گھنٹوں نہاتے رہتی۔۔۔۔

اپنے والد کے انتقال کے بعد جیسے اس نے دنیا کا الگ ہی روپ دیکھا تھا۔۔۔جو نہایت ہی بھیانک تھا۔۔۔۔

مبشرہ بیگم اب جتنا مکمن ہوتا عبدالرحمان کی نظروں سے اسے دور رکھتیں۔۔۔۔

وہ لڑکی اتنی اذیت میں تھی کے اس کے کمرے سے چیخنے اور رونے کی آوازیں آتیں۔۔۔۔

اس کی چیخیں محیب کے کانوں میں گونجتیں۔۔۔۔۔

سب جانتے بوجھتے خاموش تماشائی ی بنے ہوئے تھے۔۔۔۔

مبشرہ بیگم نے رقیہ بیگم سے ان کی شادی جلد از جلد کرانے کی التجاء کی۔۔۔اور وہ بے بس بہن کر بھی کیا سکتی تھی۔۔۔۔

ایک سال تک رقیہ بیگم عبدالرحمان پر دباؤ ڈالتی رہیں مہک سے شادی کے لیے۔۔۔۔

مگر وہ شخص کانوں میں گھوماتا رہا۔۔۔

مہک بالکل ایک مرجھائے پھول کی طرح نظر آتی۔۔۔۔

عبدالرحمان کے راضی نہ ہونے پر مبشرہ بیگم اور اجلال ملک کے درمیان بھی لڑائی یاں بڑھ رہی تھیں۔۔۔۔

ان کے کمرے سے ہر وقت لڑنے کی آوازیں آتیں۔۔۔جس کے سبب محیب ذہنی طور پر ڈسٹرب ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

جازع پانچ سال کا تھا۔۔۔

جب مبشرہ بیگم اور اجلال ملک کی لڑائی ی ہوتی۔۔۔تو وہ ڈر کے مارے زور زور سے رونے لگتا۔۔۔تب محیب ہی اسے گود میں لے کر چپ کراتا۔۔۔اور اسے اپنے کمرے میں لے جا کر بہلانے اور کھیل کود میں لگانے کی کوشش کرتا۔۔۔۔۔۔۔

ایسے ہی آج اتنا ذمہ دار نہیں تھا وہ۔۔۔ بچپن سے ہی ذمہ داریوں کا بوجھ اپنے نازک کندھوں پر ڈالا تھا اس نے۔۔۔۔

ان لڑائیوں کے پیش نظر۔۔۔۔رقیہ بیگم آخری بار عبدالرحمان سے بات کرنے خود سے اس کے کمرے میں گئیں۔۔۔

امی۔۔میں نے کہا ناں۔۔۔مجھے ابھی شادی کرنے میں کوئی ی انٹرس نہیں۔۔۔" وہ جھنجھلاتے ہوئے بول کر۔۔۔آئینے کے سامنے کھڑا ہو کر اپنا عکس سوارنے لگا۔۔۔۔

عبدالرحمان تمھیں شادی کرنی ہے بھی یا نہیں؟" وہ دوٹوک انداز میں" بولیں۔۔

اف۔۔۔۔ کتنی بار کہا ہے۔۔ کرنی ہے بھئی ی۔۔۔۔ مگر ابھی" نہیں۔۔۔۔" وہ بالوں کا برش سنگاردان پر رکھتے ہوئے۔۔۔اپنی والدہ کی جانب مڑ کر۔۔۔لاپرواہی سے گویا ہوا۔۔۔۔

ایک سال سے تم یہی کہ کر ٹال رہے ہو مجھے۔۔۔۔ تمھیں پتا ہے ناں" اجلال اور مبشرہ کی لڑائی یاں تمھاری وجہ سے روز بہ روز بڑھ رہی ہیں۔۔۔۔" وہ خاصہ جتاتے ہوئے اسے بتانے لگیں۔۔۔

بھابھی کو تو چھوڑ ہی دیں آپ۔۔۔۔انھیں تو بس موقع چاہیے ہوتا ہے" "بھائی ی سے لڑنے کا۔۔۔

وہ پاگل نہیں ہے جو اپنا گھر خراب کرے۔۔۔تم نے جو مہک کے ساتھ کیا" ہے یہ مت سمجھو کے میں اس سے انجان ہوں۔۔۔۔۔" وہ اسے دیکھ ۔۔۔۔۔غصے سے دانت پیستے ہوئے بولیں۔۔۔

امی۔۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا ہے اس کے ساتھ۔۔۔خواہ مخواہ کے " ڈرامے کر رہی ہیں دونوں بہنیں۔۔۔۔۔تا کے میں جلد سے جلد شادی کر لوں مہک سے۔۔۔ مگر سچ کہوں۔۔۔اب مجھے وہ بہت چال باز لگنے لگی ہے۔۔۔میں تو اسے بھولی بھالی پیاری سی لڑکی سمجھ کر اٹریکٹ ہوا تھا۔۔۔ مگر وہ بھی بھابھی جیسی نکلی۔۔۔۔ سو۔۔۔میں سوچ رہا ہوں کے۔۔۔" ابھی وہ بول ہی رہا تھا کے رقیہ بیگم کا صبر کا پیمانہ لبریز ہوا۔۔۔اور وہ بیچ میں بات کاٹتے ہوئے بولیں۔۔۔۔

خدا کا خوف کرؤ عبدالرحمان۔۔اس یتیم لڑکی پر اتنا ظلم نہ ڈھاؤ۔۔۔۔کل" کو تمھاری بھی اولاد ہونی ہے۔۔۔۔۔ہم نے یہ بال دھوپ میں سفید نہیں کیے۔۔۔۔ہمیں نظر آتا ہے کے کس طرح اس خوشبودار چہکتی و مہکتی لڑکی کو روند کر پھینکا ہے تم نے۔۔۔۔تم کیا سمجھتے ہو ہم بے وقوف ہیں؟؟۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔عبدالرحمان ہم بے وقوف نہیں ہیں۔۔۔۔ہم تو بس اپنی عزت کے ہاتھوں خاموش رہنے پر مجبور ہیں۔۔۔۔مگر ہماری مجبوری کو کمزوری سمجھنے کی غلطی نہ کرنا۔۔۔۔یہ بھول جاؤ۔۔۔کے منگنی توڑ سکتے ہو تم اُس سے۔۔۔۔شادی تو تمھیں اسی سے کرنی ہے۔۔۔۔اچھا ہے جلد سے جلد خود ہی راضی ہو جاؤ۔۔۔ورنہ تمھارے بابا کو تمھارے سارے کارنامے بتادوں گی۔۔۔۔تم بھی جانتے ہو تمھارے بابا کتنے جلال و غضب والے ہیں۔۔۔۔ناانصافی ہوتے نہیں دیکھ سکتے وہ کسی کے ساتھ۔۔۔۔ڈرو اُس وقت سے۔۔جب جائیداد سے عاق کر دیا جائے تمھیں۔۔۔۔"

امی۔۔۔آپ اس لڑکی کی خاطر مجھے جائیداد سے عاق کروائیں" گی؟؟"۔۔۔۔یقیناً وہ ڈر گیا تھا رقیہ بیگم کی دی ہوئی دھمکی سے۔۔۔اس لیے تیزی سے جھٹپٹائے انداز میں استفسار کرنے لگا۔۔۔

بالکل۔۔۔۔میں صرف اسے کہتی نہیں۔۔۔اپنی بیٹی مانتی ہوں۔۔اور" اگر تم میری بیٹی کے ساتھ ناانصافی کر کے سمجھ رہے ہو کے آسانی سے نکل جاؤ گے۔۔۔تو یہ عبدالرحمان ملک بھول ہے تمھاری۔۔۔۔"ان کے کہتے ہی وہ منہ بسور کر انھیں دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

آپ بابا کو بیچ میں مت لائیں۔۔۔میں شادی کے لیے تیار" ہوں۔۔۔"وہ ہار ماننے والے انداز میں گویا ہوا۔۔۔

وہ صرف اس لڑکی کی اکڑ توڑنا چاہتا تھا۔۔۔جو وہ بہت پہلے ہی اپنے نزدیک توڑ چکا تھا۔۔۔۔

اس کے حسن کے غرور کو خاک میں ملا کر۔۔۔۔اسے حاصل کر چکا تھا۔۔۔۔۔اب اسے مہک کی شخصیت میں کوئی ی انٹرس نہ تھا۔۔۔۔۔ مگر اپنے والد کے ڈر سے وہ مجبورا راضی ہو گیا۔۔۔۔

اکثر اپنی جوانی کے نشے میں بدمست مرد عورت کی اکڑ توڑنے کے چکر میں اس بیچاری کو ہی توڑ دیتے ہیں۔۔۔۔یہ نہیں سوچتے جسے وہ اکڑ کہتے ہیں ۔۔۔وہ اس لڑکی کے نزدیک اس کی عزت ہے۔۔۔۔۔جو وہ ہر ایرے غیرے پر نچھاور نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔۔

شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھیں۔۔۔۔جن کے سبب مہک کی کچھ ڈھارس بنی۔۔۔۔

ماناوہ عبدالرحمان سے شدید نفرت کرتی تھی۔۔۔مگراس کے پاس اس گھٹیا شخص کے علاوہ کوئی ی دوسرا آپشن بھی تونہ تھا۔۔۔۔

کون کرتا ایک ایسی لڑکی سے شادی جس کے پاس نہ عزت بچی تھی نہ دولت۔۔۔۔

اگر بلفرض دولت و جہیز کو کوئی ی نظر انداز کر کے شادی کر بھی لیتا۔۔۔تو یقیناً شادی کی پہلی رات ہی اسے بد چلن جیسے گندے القابات و گالیاں دے کر اپنی زندگی سے نکال دیتا۔۔۔۔چاہے پھر وہ بیچاری کتنی ہی اپنی پاکیزگی کی صفائی یاں دیتی رہتی۔۔۔۔۔

اس کے نزدیک عبدالرحمان جیسے ظالم شخص نے اسے کسی پاکیزہ مرد کے مطلب کا نہیں چھوڑا تھا۔۔۔۔

اس کے ساتھ ہوئی ی زیادتی کو گھر کے افراد مع ملازمین نے اپنے دلوں میں ایک راز کی طرح دفن کر لیا تھا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

آنے والا کل اس کے لیے خوشیوں کا نیا پیغام لانے والا تھا۔۔۔۔۔۔۔وہ عبدالرحمان سے نکاح جیسے مقدس رشتے سے منسلک ہونے والی تھی۔۔۔۔ صبح سے پورے ملک مینشن میں افراتفری کا عالم تھا۔۔۔۔۔

پورے ملک مینشن کو دولہن کی طرح سجایا گیا تھا۔۔۔۔

وہ اپنا شرارہ مبشرہ بیگم کے اصرار پر ٹرائے کر کے فٹنگ چیک کر رہی تھی کے اچانک باہر سے شور کی آواز سنائی دی۔۔۔۔

وہ اُسی لال رنگ کے شرارے میں۔۔۔کمرے سے باہر لاونج کی جانب آئی۔۔۔۔جہاں عبدالرحمان ایک نہایت حسین و جمیل لڑکی کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔۔

یہ کیا کیا تم نے عبدالرحمان؟؟۔۔۔"رقیہ بیگم روہانسہ لہجے میں استفسار" کر رہی تھیں۔۔۔۔

امی۔۔۔۔اس لڑکی کو میری ضرورت تھی۔۔۔میں نے اسے تحفظ دینے" کا وعدہ کیا ہے۔۔۔۔یہ میری بیوی ہے اب۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔آپ لوگ ۔۔۔۔"وہ ابھی بول ہی رہا تھا۔۔۔کے عبدالغفور ملک نے اس کے چہرے پر ایک زوردار طمانچہ رسید کیا۔۔

تمھارے تحفظ کی ضرورت ہے وہ بھی ایک کوٹھے کی طوائف" کو؟؟؟۔۔عبدالرحمان کیا سوچ کر تم نے اس وحشیہ سے نکاح کیا؟؟۔۔۔۔تم نے سوچ بھی کیسے لیا کے ایک بازاری عورت ملک خاندان کی بہو بن سکتی ہے؟؟۔۔۔۔۔"انھوں نے عبدالرحمان کو دیکھ۔۔۔نہایت طیش کے عالم میں استفسار کیا۔۔۔۔

کوٹھے کی طوائف نہیں ہے یہ۔۔۔۔۔میری بیوی ہے اب۔۔۔۔"اس" لمحے جب عبدالرحمان ملک نے یہ جملہ ادا کیا تھا۔۔۔۔تب محیب اِس جملے کی گہرائی کو نہیں سمجھ سکا تھا۔۔۔۔۔

مگر آج وہ سمجھتا ہے۔۔۔۔کے عبدالرحمان کے کہے اُس جملے (میری بیوی ہے اب) کا معنی کیا تھا۔۔۔۔

وہ اس لڑکی کے ماضی کو پیچھے چھوڑ آیا تھا۔۔۔اور اپنا نام اسے دینے کے بعد ۔۔۔۔اسے خود سے منسوب کر چکا تھا۔۔۔۔

اسے اپنا مان چکا تھا۔۔۔۔اسے دنیا سے تحفظ دینے کے لیے تیار تھا۔۔۔۔

وہ سائی بان بن گیا تھا اس عورت کے لیے۔۔۔۔۔۔

یقیناً وہ عورت اس کے دل میں اپنا گھر بنا چکی تھی۔۔۔۔ورنہ عبدالرحمان جیسا عیاش مرد۔۔۔ کسی کو تحفظ دینے کی سوچے۔۔۔۔۔یہ کیسے ممکن تھا۔۔۔۔۔

مہک کے تو پاؤں کے نیچے سے زمین اور سر سے آسمان چھین لیا تھا اُس ظالم نے۔۔۔۔

اسے مکمل تباہ و برباد کر کے۔۔۔۔اسکی عزت سے کھیل کر۔۔۔۔اسے بدنامی کے در پر چھوڑ کر۔۔۔ کسی دوسری عورت کو تحفظ دینے چلا تھا وہ۔۔۔۔

یہ کہاں کا انصاف تھا؟؟۔۔۔۔۔

ایک کوٹھے کی عورت کی وہ عزت کی حفاظت کرنا چاہتا تھا۔۔۔جبکے ایک گھریلو خاندانی لڑکی کی عزت اسی ظالم نے پامال کی تھی۔۔۔اسے زندہ لاش اسی نے بنایا تھا۔۔۔

اسکی آخری امید بھی عبدالرحمان کی دولہن کو دیکھ دم توڑ گئی تھی۔۔۔

آنکھوں سے آنسو نہ بہے۔۔کیونکے وہ تو رو رو کر پہلے ہی سوکھ چکے تھے۔۔۔

بہت دیر تک بحث چلتی رہی۔۔۔مگر عبدالرحمان اس لڑکی کو چھوڑنے کے لیے تیار نہ تھا۔۔۔

مہک نے ایک بار اپنے ہاتھ پر لگی مہندی کو دیکھا۔۔۔پھر زیب تن کیے ہوئے لال شرارے کو۔۔۔۔۔

اسکی بارات نہیں آنے والی تھی اب۔۔۔۔

وہ شدید رنج میں۔۔۔آہستہ آہستہ قدم پیچھے لینے لگی۔۔۔۔

آنی۔۔۔۔"وہ تیزی سے چھت کی جانب بھاگی۔۔۔۔محیب بھی پُھرتی" سے اسکے پیچھے پیچھے بھاگا۔۔۔۔

محیب کے حلق کے بل چیخنے پر۔۔۔باقی سب بھی مہک کے پیچھے دوڑے۔۔۔۔

مگر وہ لڑکی زندگی سے اِس قدر مایوس ہو گئی تھی۔۔۔کے وہ نہ رکی۔۔۔اور چھت سے چھلانگ لگا دی۔۔۔۔

وہ محیب ہی تھا جس نے اپنی خالہ کے جسم کو خون سے لت پت زمین پر پڑا دیکھا تھا۔۔۔وہ بچہ تھا۔۔۔بے حواس ہو کر چیختے ہوئے۔۔۔اس کے پیچھے پیچھے چھت سے چھلانگ لگانے لگا۔۔ مگر اسی لمحے اجلال ملک نے اسے پکڑ لیا۔۔۔۔

شادی کا گھر ماتم میں تبدیل ہو گیا تھا۔۔۔۔

سب یہی سمجھتے رہے کے مہک کی خودکشی کا سبب عبدالرحمان کا اسے چھوڑ کر کسی دوسری عورت سے شادی کرنا تھا۔۔۔جبکے اصل وجہ تو ملک مینشن کے لوگوں کے سینوں میں دفن ہو گئی تھی۔۔۔۔

اس کی خالہ کے ساتھ ہوا ظلم وہ آج بھی سینے سے لگائے ہوئے تھا۔۔۔۔۔

وہ چاہ کر بھی بھولا نہیں پاتا تھا اپنی خالہ کی چیخوں کو۔۔۔۔

وہ نجمہ کے سراپے کو بغور دیکھنے لگا۔۔۔۔

عجب کھیل تھا قسمت کا۔۔۔جیسے مہک امیر باپ کی بیٹی ہو کر بے بس تھی۔۔۔ویسے ہی عبدالرحمان کی بیٹی تھی آج۔۔۔۔

کیا کبھی مہک پر ظلم کرتے وقت سوچا ہو گا اس نے۔۔۔کے ایک دن اس کی بیٹی بھی یتیموں کی فہرست میں ہو گی۔۔۔۔۔

جس طرح مہک سے اس کے حق کی جائی یداد دھوکے سے چھین لی گ ئی تھی۔۔۔اسی طرح اس کی بیٹی سے بھی چھینے کی پلا ننگ ہو رہی ہو گی۔۔۔۔۔

ان سب میں پس وہ بیچارا گارڈ رہا تھا۔۔۔جو پہلے اپنی خالہ اور اب اپنی بیوی کی حفاظت نہ کر پانے کے سبب خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔۔

عبدالرحمان کے کیے گناہ کی بھر پائی ی۔۔ مبشرہ بیگم اس کی بیوی سے کروا رہی تھیں۔۔۔

وہ واقف تھا اگر مبشرہ بیگم کو موقع ملے تو وہ اسے پھر نقصان پہنچانے سے گریز نہیں کریں گی۔۔۔

وہ عبدالرحمان کی بیٹی کو نہیں بچا رہا تھا۔۔۔وہ تو صرف اپنی بیوی کی حفاظت کر رہا تھا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

ثوبیہ گارڈن سے گزر رہی تھی کے اس کی نظر جازع کے ساتھ بیٹھے پولیس یونیفارم میں ملبوس شخص پر گئی۔۔

یہ پہلی بار تھا جب اس نے کسی پولیس والے کو ملک مینشن میں دیکھا تھا۔۔۔۔

پولیس افسر کے جازع سے مصافحہ کر کے الوداع لیتے ہی۔۔وہ تیزی سے اس کے پاس آئی ی۔۔۔۔

یہ پولیس کیوں آئی ی ہے؟؟"وہ بڑے تجسس سے استفسار کرنے"
لگی۔۔۔۔

درج کروائی ی ہے محیب بھائی ی کے F.I.R شہریار کے والدین نے"
"خلاف۔۔۔اِسی سلسلے میں آئے تھے یہ۔۔۔۔

کون شہریار؟؟۔۔۔"وہ ایک ابرو اچکا کر پوچھنے لگی۔۔۔"

پلوشہ بھابھی کا کزن۔۔۔۔"وہ لاپرواہی سے کہتے ہوئے۔۔۔۔وہاں سے"
جانے لگا۔۔۔۔

fir اک منٹ۔۔۔تو پلوشہ کے گھر والوں نے محیب بھائی ی کے خلاف "
کیوں درج کروائی ی ہے ؟؟۔۔" وہ تیزی سے پیچھے آتے ہوئے۔۔۔۔الجھ
کر پوچھنے لگی۔۔۔۔

کیونکے ان کا دعوہ ہے کے محیب بھائی ی نے ان کے بیٹے پر جان لیوا حملہ "
کروایا۔۔۔اور اسے آئی ی سی یو تک پہنچایا ہے۔۔۔۔۔" جازع نے ایک
گہرا سانس ہوا میں خارج کیا۔۔پھر اپنے دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں
ڈالتے ہوئے۔۔۔ گمبھیر لہجے میں جواب دہ ہوا۔۔۔۔

مگر کیوں ؟؟" ثوبیہ کو محیب سے کوئی ی خاص اچھی توقعات نہیں "
تھیں۔۔۔وہ واقف تھی محیب اجلال ملک بہت خطرناک شخص
ہے۔۔۔۔ مگر وہ اپنی ہونے والی بیوی کے کزن پر کیوں حملہ کروائے
گا؟؟۔۔۔وہ یہی سوچ کر الجھ رہی تھی۔۔۔۔

مجھے نہیں پتا یار۔۔۔۔ویسے بھی وہ صرف دعوہ کر رہے ہیں۔۔۔کوئی ی" ثبوت نہیں ہے ان کے پاس محیب بھائی ی کے خلاف۔۔۔۔۔"ثوبیہ کو محسوس ہوا کے وہ اس کے پے در پے کیے جانے والے سوالات سے جھنجھلاہٹ کا اظہار کر رہا ہے۔۔۔۔اس لیے وہ ہمت نہ کر سکی۔۔مزید کوئی ی سوال کرنے کی۔۔۔۔

مگر پیٹ میں درد اس کے زور و شور سے ہو رہا تھا۔۔۔۔یہ جاننے کے لیے کے معاملے کی حقیقت کیا ہے۔۔۔۔

کی وجہ سے اچانک رکی ہے۔۔۔اور میں F.I.R او۔۔۔تو شادی اس" سمجھ رہی تھی کے محیب بھائی ی کو اپنی اولاد کی قدر و محبت آگ ئی ہے۔۔۔ اسے کھونے کے بعد۔۔۔۔"وہ خود کلامی کرنے لگی۔۔۔۔

مجھے نجمہ کو بتانا چاہیے اس بارے میں۔۔۔ہو سکتا ہے اسے پتا" ہو۔۔۔شہریار اور محیب بھائی کے درمیان کیا معاملہ ہے۔۔۔آخر کو وہ ان کے ساتھ رہتی ہے۔۔۔"ثوبیہ سے ہضم نہیں ہو رہی تھی اتنی بڑی خبر۔۔۔اس نے گارڈن میں واپس آکر۔۔۔۔چیئر پر بیٹھتے ہوئے۔۔۔نجمہ کو کال لگائی۔۔۔۔

میڈم۔۔۔آپ کا سیل بہت دیر سے رنگ ہو رہا ہے۔۔۔"سیل بہت دیر" سے رنگ ہو رہا تھا۔۔۔مگر وہ وہاں موجود ہو کر بھی موجود نہ تھی۔۔۔عینی سیل اٹھا کر۔۔۔اس کے پاس لائی۔۔۔پیچھے سے۔۔۔آہستگی سے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اطلاع دی۔۔۔

جس پر اس نے بغیر کسی تاثر کے کال ریسیو کی۔۔۔

اکثراس وقت محیب کال کرتا تھا۔۔۔یہ جاننے کے لیے۔۔کے اس نے دوپہر کا کھانا کھایا یا نہیں۔۔۔۔

اس نے گمان کیا کے محیب کی ہی کال ہو گی۔۔۔اس لیے بس کال ریسیو کر کے۔۔۔۔ سیل کان سے لگالیا۔۔۔۔

"کیسی ہو نج؟؟" دوسری جانب سے ثوبیہ کی محبت بھری آواز سن۔۔۔۔وہ جواب دینے پر مجبور ہوئی ی۔۔۔

"اللہ کا ہر حال میں کرم ہے۔۔۔"صرف پندرہ دن ہی تو ہوئے تھے اُس حادثے کو گزرے۔۔۔وہ کیسے اپنی اولاد کو کھو دینے کے بعد۔۔۔اتنی جلدی ٹھیک ہو سکتی تھی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔اللہ ہمیشہ کرم ہی رکھے۔۔۔میری تو یہی دعا ہے۔۔۔۔"وہ" مسکراتے ہوئے دعا گو ہوئی ی۔۔۔۔"نج۔۔۔مجھے تمھیں ایک ضروری بات بتانی ہے۔۔۔۔"

"جی"

تم پلوشہ کے کزن شہریار کو جانتی ہو؟؟؟"اچانک سے شہریار کا ذکر" سن۔۔۔۔وہ الجھی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔میں ملی ہوں ایک بار اس سے۔۔۔"وہ لاپرواہی سے" بولی۔۔۔۔

تم ملی ہو؟؟۔۔۔کب؟؟" وہ حیران ہو کر تیزی سے پوچھنے لگی۔۔۔"

وہ۔۔۔ریسٹورینٹ میں ملاقعات ہوئی ی تھی۔۔۔جب میں پلوشہ کے" ساتھ گ ئی تھی فلم دیکھنے۔۔۔

اووو۔۔۔" وہ ہونٹوں کو گول کر۔۔سوچتے ہوئے بولی۔۔۔۔"

کچھ ہوا ہے کیا؟؟" نجمہ کو اچھی طرح یاد تھا کے پہلے جازع اور پھر محیب" نے اس کے شہریار سے اتفاقی ملاقعات پر خواہمخواہ کے سوالات کیے تھے۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔کے کیوں ایک شخص سے اتفاقی ملاقعات کو اتنا بڑا مس ئی لہ بنایا گیا۔۔۔۔

ثوبیہ کے سوال پوچھنے کے انداز سے اسے محسوس ہو گیا تھا ضرور کچھ گڑ بڑ ہے۔۔۔اس لیے تجسس سے پوچھنے لگی۔۔

F .I.R ہاں۔۔۔ محیب بھائی کے خلاف شہریار کے والدین نے" "کٹوائی ہے۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔ مگر کیوں؟؟" نجمہ نے تیزی سے الجھ کر استفسار کیا۔۔"

لو۔۔۔یہ سوال تو مجھے تم سے کرنا تھا۔۔" وہ استہزائی یہ انداز میں" "بولی۔۔۔"اس کا مطلب تمھیں بھی کچھ نہیں پتا اس بارے میں۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔"

"اوو۔۔۔۔دراصل میں نے ابھی تھوڑی دیر پہلے جازع کو ایک پولیس افسر کے ساتھ دیکھا۔۔۔جب وجہ پوچھی تو تمھارے بھائی نے بتایا کے شہریار کے والدین نے دعوہ کیا ہے کے محیب بھائی نے ان کے بیٹے پر جان لیوا حملہ کروایا ہے۔۔"

"مگر محیب شادی سے صرف پندرہ دن پہلے اپنی ہونے والی بیوی کے کزن پر کیوں حملہ کروانے لگا؟؟۔۔۔کیا وہ نہیں جانتا اِس حملے سے اس کی شادی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔۔۔"وہ الجھ کر پوچھنے لگی۔۔۔۔

"مجھے کوئی آئیڈیا نہیں ہے نج۔۔۔کے کیا چل رہا ہے۔۔۔۔مگر اتنا سمجھ آگیا کے اچانک شادی کی تاریخ آگے کیوں بڑھی۔۔۔"اس کے کہتے ہی نجمہ فقط اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔

ویسے میں نے سنا تھا کے ابو خود محیب بھائی کو واپس ملک مینشن بلانے گئے تھے۔۔۔پھر وہ تمھیں لے کر لوٹے کیوں نہیں؟؟"ثوبیہ نے بڑے اشتیاق سے استفسار کیا۔۔۔۔

ہو گا کوئی نیا منصوبہ۔۔۔مجھے نہیں علم۔۔۔۔بس اتنا پتا ہے کے محیب راضی نہیں ہوا واپس ملک مینشن جانے کے لیے۔۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آتا کیوں اتنی اداکاری کرتا ہے میرے سامنے اچھا بننے کی۔۔۔"وہ منہ بسورتے ہوئے بولنے لگی۔۔۔۔

کیا مجھے نجمہ کو بتا دینا چاہیے کے ان کے اچھے بننے کی اداکاری تب تک جاری رہے گی جب تک وہ ان کے نام اپنی پراپرٹی ٹرانسفر نہیں کر دیتی۔۔۔۔۔"وہ الجھی تھی۔۔۔۔

وہ چاہتی تھی نجمہ کو آگاہ کرنا۔۔۔مگر وہ جازع کا اعتماد نہیں توڑ سکتی تھی۔۔۔۔۔۔

جازع نے اسے اپنا ہمراز بنایا تھا۔۔۔

ساتھ ساتھ اسے ڈر لاحق تھا کے اگر نجمہ کو علم ہوا۔۔۔تو یقیناً وہ محیب سے لڑے گی۔۔۔اور محیب سب سے پہلے جازع کی گردن دبوچے گا۔۔۔کیونکے ملک مینشن میں نجمہ کا جازع کے سوا کوئی ی مدد گار نہیں۔۔۔۔۔

وہ اپنے شوہر کو کیسے مشکل میں ڈال سکتی تھی۔۔۔۔۔

اچھا۔۔۔چلو۔۔۔۔اپنا خیال رکھنا۔۔۔مجھے اس بارے میں کچھ پتا چلا تو" تمھیں بتادوں گی۔۔۔اوکے۔۔۔اپنا بہت خیال رکھنا۔۔۔اور ہاں۔۔ایک بات یاد رکھنا۔۔۔۔۔کسی بھی پیپر کو بغیر پڑھے سائن مت کرنا۔۔۔۔" نجمہ اس کے آخری جملے پر الجھی۔۔۔۔مگر وہ کچھ پوچھتی۔۔۔۔۔۔اس سے قبل ہی ثوبیہ نے کال ڈسکنیکٹ کر دی۔۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

آج جب گھر لوٹا۔۔۔تو اسے کھڑکی کے پاس کھڑا ہونے کے بجائے بیڈ پر لیٹا پایا۔۔۔۔

مانا یہ چینج معمولی سہ تھا۔۔۔مگر اس کے لیے بہت اہمیت کا حامل تھا۔۔۔۔

آس کا مطلب تھا وہ زندگی کی طرف لوٹنا شروع ہو گئی ہے۔۔۔۔

محیب نے خاموشی سے کمبل اس پر اچھی طرح اوڑھایا۔۔۔پھر پاس بیٹھ کر۔۔۔اس کی پیشانی کا بوسہ لیا۔۔۔۔

تھوڑی دیر تک اس کے ریشمی بالوں کو سہلاتا رہا۔۔۔۔

گڈ نائی ٹ۔۔۔" پھر اس کے گال کو نرمی سے چومتے" ہوئے۔۔۔۔کپڑے چینج کرنے چلا گیا۔۔

اس کے جاتے ہی نجمہ نے آنکھیں کھولیں۔۔۔۔وہ جاگ رہی تھی۔۔۔

بس محیب کو دیکھ کر آنکھیں موندلی تھیں۔۔۔

سمجھ نہیں آتا کیوں اتنا اچھا بننے کی اداکاری کرتا ہے یہ۔۔۔چاہیے کیا آخر" اسے مجھ سے۔۔۔۔مجھے دنیا کے سامنے اس نے کبھی نام نہیں دینا۔۔۔نہ میری اولاد کو دنیا میں آنے دینا ہے۔۔۔تو پھر کیوں اپنے نکاح میں باندھ رکھا ہے مجھے؟؟۔۔۔کیوں طلاق دینے کے لیے یہ جلاد تیار نہیں۔۔۔" وہ دل ہی دل کڑتے ہوئے سوچنے لگی۔۔۔۔

محیب سے لڑ لڑ کر تھک چکی تھی وہ۔۔۔وہ ستمگر کسی صورت طلاق دینے پر راضی نہ تھا۔۔۔۔

وہ خوبرو نوجوان جیسے ہی بیڈ پر آکر لیٹا۔۔۔۔نجمہ نے آنکھیں میچ کر۔۔۔کروٹ لی۔۔۔اب محیب کے سامنے اس کی پشت تھی۔۔۔۔

اس نے نرمی سے۔۔۔اپنی عادت کے مطابق اس حسین دلربا کا سر ہلکا سہ اونچا کیا۔۔۔اور اپنا ہاتھ اس کے سر کے نیچے حائل کیا۔۔۔۔دوسرے ہاتھ سے اس کے گرد حصار باندھا۔۔۔۔۔

پورے بیڈ کو خالی چھوڑ کر۔۔۔وہ بالکل اس سے چپک گیا تھا۔۔۔۔

نجمہ اس کی گرم سانسیں اپنی گردن اور شولڈر پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

اس نے ہٹانے کی کوشش نہ کی۔۔۔کیونکے جانتی تھی طاقت کا ضیاع ہے۔۔۔

تم آج کس سے بات کر رہی تھیں؟؟۔۔۔۔میں مسلسل کال کرتا" رہا۔۔۔ مگر نیٹ ورک بیزی آرہا تھا۔۔۔۔۔"اس نے آہستگی سے سوال کیا۔۔۔۔

اس کا سوال سنتے ہی نجمہ کو احساس ہوا کے۔۔۔۔وہ ستمگر جانتا ہے۔۔۔۔کے وہ سونے کی اداکاری کر رہی ہے۔۔۔۔

ماریہ سے؟؟" نجمہ نے کوئی ی جواب نہ دیا تو وہ اندازاً گویا ہوا۔۔۔۔"

ویسے میں سوچ رہا ہوں۔۔۔ تمھیں یونی میں داخلہ دلوا دوں۔۔۔۔ابھی" تم پورے دن فری رہتی ہو۔۔۔۔آرام سے پڑھ لو گی۔۔۔۔۔ورنہ بعد میں بچے وغیرہ ہو جائی یں گے تو مشکل ہو گی۔۔۔"وہ اپنی ٹھوڑی کو اس کے شولڈر سے ہلکا سہ مسلتے ہوئے۔۔۔۔نرمی سے کہنے لگا۔۔۔۔

وہ چاہتا تھا نجمہ اِس ڈپریشن سے نکلے۔۔۔۔۔وہ اس کا دماغ بٹانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

مکاریت کی بھی کوئی ی انتھا ہوتی ہے محیب اجلال ملک۔۔۔۔" وہ جز بز" ہو کر۔۔۔اس کے ہاتھ کا حصار کھولتے ہوئے۔۔۔اٹھ کر بیٹھی۔۔۔۔۔اگلے ہی پل اس کی نیلی سمندر جیسی گہری وخوبصورت آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔۔غصیلی آواز میں گویا ہوئی ی۔۔۔۔۔

اس میں مکاریت کی کیا بات ہے؟؟" وہ اپنے ہاتھ کی کونی تکیے سے" ٹکا کر۔۔۔اس پر اپنا خوبصورت چہرہ رکھ کر اونچا کرتے ہوئے۔۔پوچھنے لگا۔۔۔۔

تم اچھی طرح واقف ہو میرا کیا مطلب ہے۔۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے "
کہ کر۔۔مقابل کے سامنے ہی تکیہ اٹھا کر۔۔۔سامنے صوفے پر جا کر لیٹ
گ ئی۔۔۔۔۔

تم کیوں میرے پیچھے پڑے ہو؟؟۔۔۔" وہ لڑکی کیسے سوچ سکتی تھی کے "
محیب اسے خود سے دور ہونے دے گا۔۔۔۔کیا اتنے مہینوں میں۔۔۔اتنا
بھی نہ جان سکی تھی اسے؟؟۔۔۔۔۔وہ صوفے پر جیسے ہی لیٹی۔۔۔۔اگلے
ہی لمحے ایک بھاری بھر کم وجود کو اپنے اوپر پایا۔۔۔۔ جھنجھلا کر۔۔۔اسے خود
سے دور دھکیلتے ہوئے بولی۔۔۔۔

کیونکے بیوی ہو میری۔۔۔۔" وہ حق جتاتے ہوئے کہ کر۔۔۔۔دونوں "
ہاتھوں سے اس کے حسین سراپے کو حصار میں بھرنے کے
بعد۔۔۔۔آنکھیں موند کر سونے لگا۔۔۔۔۔

محیب بہت بھاری ہو تم" وہ نازک جان اس کا وزن برداشت نہیں کر پا رہی" تھی۔۔۔اسے ہٹانے کی کوشش کرتے ہوئے چیخی۔۔۔

شور مت کرؤ نج۔۔۔ورنہ یونی بھیجنے کا پلان کینسل" کر کے۔۔۔خاندانی پلاننگ پر توجہ دینا اسٹارٹ کر دوں گا۔۔۔"اس نے آنکھیں کھول کر۔۔۔ نشیلی سیاہ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔۔۔

زہر لگتے ہو تم مجھے۔۔۔"وہ کدورت بھری نظریں اس کے حسین" چہرے پر ٹکائے۔۔۔اپنی نفرت کا اظہار کرنے لگی۔۔۔

خوش نصیب ہو تم۔۔۔کے تمھیں یہ زہر کا جام ملتا ہے۔۔۔ورنہ ناجانے" کتنی ہی لڑکیاں ترستی ہیں اِس زہریلے جام والے کی اک نظر کے لیے" وہ نہایت بھرم سے۔۔ہونٹوں کے کناروں پر اسمارٹ مسکراہٹ سجائے گویا ہوا۔۔۔۔۔

پھر اگلے ہی لمحے اس کے لب کو نرمی سے چوما۔۔۔

محیب ہٹو مجھ پر سے۔۔۔۔مجھے بھی مارنا چاہتے ہو کیا؟؟۔۔۔جیسے میرے" بچے کو مار دیا۔۔۔"بس اس دشمنِ جاں کا۔۔۔۔یہ جملے ادا کرنا تھا۔۔۔کے محیب کی آنکھوں کا رنگ سرخ پڑ گیا۔۔۔۔

وہ تیزی سے اٹھ کر بیٹھا۔۔۔

اس کے ہٹتے ہی نجمہ نے ایک گہرا سانس لیا۔۔۔اور وہ بھی سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔۔

وہ لڑکی نہیں جانتی صرف اپنے چند جملوں سے۔۔۔ہزار موتیں مارا تھا اپنے برابر میں بیٹھے شخص کو۔۔۔۔

تمھیں لگتا ہے.... میں نے مارا ہے ہمارے بچے کو؟؟؟۔۔۔۔تم ایسا سوچ'' بھی کیسے سکتی ہو؟؟؟۔۔۔''وہ بے یقینی و غصے کی ملی جلی کیفیت میں نجمہ کو دیکھتے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں رنج جھلک رہا تھا۔۔۔یہ پہلی بار تھا جب نجمہ کو اس کی آنکھیں میں جذبات نظر آئے۔۔۔۔

میں سوچ نہیں رہی۔۔۔مجھے سو فیصد یقین ہے کے تم نے مارا ہے میرے" بچے کو۔۔۔۔"اس کا کہا۔۔۔نشتر سے زیادہ دلخراش معلوم ہوا۔۔۔۔

وہ سمجھتا تھا کے حفاظت نہ کر سکا اس لیے ظالم ٹھیرا اسکی نگاہ میں۔۔۔یہ کب سوچا تھا کے وہ قاتل سمجھ بیٹھی ہے۔۔۔

نجمہ۔۔۔"وہ طیش کے عالم میں غرایا۔۔۔"

تمھارے اس طرح ڈرانے سے میں چپ نہیں ہونے والی۔۔۔۔محیب" اجلال ملک میں نہیں ڈرتی تم سے۔۔۔سنا تم نے۔۔۔۔میرا بس چلے تو میں پوری دنیا کو تمھارا یہ گھنونا چہرہ دیکھاؤں۔۔۔۔۔کے ہوتے ہیں ایسے باپ دنیا میں۔۔۔جو اپنی ہی اولاد کو مار کر چین سے سوتے ہیں۔۔۔۔"وہ ڈرئی ی

نہیں۔۔۔وہ نڈر لڑکی۔۔۔اس کے سامنے کھڑے ہو کر۔۔۔دو ٹوک انداز میں بولی۔۔۔۔

اس کے نزدیک محیب انسان نہیں تھا۔۔۔وہ جلاد تھا۔۔۔جس نے اپنی ہی اولاد کو مار دیا تھا۔۔۔۔

تمھارے اس طرح ڈرانے سے میں چپ نہیں ہونے والی۔۔۔۔محیب" اجلال ملک میں نہیں ڈرتی تم سے۔۔۔سنا تم نے۔۔۔۔میرا بس چلے تو میں پوری دنیا کو تمھارا یہ گھنونا چہرہ دیکھاؤں۔۔۔۔۔کے ہوتے ہیں ایسے باپ دنیا میں۔۔۔جو اپنی ہی اولاد کو مار کر چین سے سوتے ہیں۔۔۔۔"وہ ڈرئی ی نہیں۔۔۔۔وہ نڈر ہو کر۔۔۔اس کے سامنے کھڑے ہو کر۔۔۔دو ٹوک انداز میں بولی۔۔۔۔

اس کے نزدیک محیب انسان نہیں تھا۔۔۔وہ جلاد تھا۔۔۔جس نے اپنی ہی اولاد کو مار دیا تھا۔۔۔۔

جس شٹ اپ۔۔۔۔۔۔۔۔ہر چیز کی حد ہوتی ہے۔۔۔اگر مجھے اسے مارنا" ہی ہوتا تو میں تین ماہ انتظار کیوں کرتا۔۔۔کیوں اس کی حفاظت کرتا۔۔۔"وہ طیش کے عالم میں اٹھ کر۔۔۔اس کے روبرو کھڑا ہو کر ۔۔۔انگارے بھری نگاہوں سے اس کے وجود کو تکتے ہوئے۔۔۔۔بپھر کر بولا۔۔۔۔

میں نہیں جانتی تم نے کیوں تین ماہ انتظار کیا۔۔۔یقیناً تمھارا کوئی ی مقصد" رہا ہو گا۔۔۔شاید تم نے سوچا ہو۔۔اس طرح مجھے اذیت زیادہ ملے گی۔۔۔تم تو چاہتے ہی یہی ہو ناں کے ایک دن میں تڑپ تڑپ کر مر

جاؤں۔۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آتا۔۔۔اتنی نفرت کیوں کرتے ہو تم مجھ سے۔۔۔کیا بگاڑا ہے میں نے تمھارا؟؟۔۔۔۔۔اور اگر نفرت تھی بھی تو مجھ تک اس نفرت کا دائرہ محدود رکھتے میرے بچے کو ان سب میں گھسیٹنے کی کیا ضرورت تھی؟؟۔۔۔۔۔۔تمھیں پتا ہے۔۔۔۔مجھے لگتا ہے میں بہت جلد مر جاؤں گی۔۔۔۔کیونکے میرے پاس جینے کی نہ کوئی ی امید ہے نہ کوئی ی وجہ۔۔۔۔۔۔دیکھنا کسی دن تمھیں خبر ملے گی تمھارا قیدی آزاد ہو گیا نہ صرف اس قید سے بلکے اس فانی دنیا سے بھی۔۔۔۔۔۔"اس کی سیاہ آنکھوں میں سوائے کدورت کے کوئی ی دوسرا جذبہ نہ تھا۔۔۔۔

اس نے تو کتنی آسانی سے کہ دیا کے وہ مر جائے گی۔۔۔کوئی ی اس سے پوچھے جو ہزاروں موتیں مرنے کے بعد بھی اس لڑکی میں اپنا سکون دیکھتا تھا۔۔۔۔

جواُس کی روح کو پانے کی آرزو لیے ہوئے تھا۔۔۔

جو خوب سے خوب تر کا متلاشی تھا۔۔۔

نجمہ کا گمان تھا پلٹ کر کچھ کہے گا۔۔۔ لڑئے گا۔۔۔ یا طنزیہ لفظوں کے وار سے زخمی کرئے گا۔۔۔۔ مگر اس کے برعکس۔۔۔ وہ ستمگر تو سینے سے آ لگا۔۔۔۔

اتنی زور سے اپنے حصار میں بھینچا۔۔۔ جیسے اسے خود میں سمو لینا چاہتا ہو۔۔۔۔

وہ بت بنی۔۔۔ شاکڈ کے عالم میں کھڑی تھی۔۔۔۔

اِس اچانک عمل کا کیا مطلب اخذ کرئے وہ؟؟۔۔۔الجھن میں تھی۔۔۔۔

"""محیب اجلال ملک چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔"دو تین ثانیوں کے لیے بے خود سی کھڑی اس کی بے ترتیب دھڑکنیں سنتی رہی۔۔۔اس کے پرفیوم کی مہک کو اپنے حواسوں پر چھاتا۔۔۔اس کی سانسوں کی گرمی سے اپنے جسم کو جھلستا و بکھرتا محسوس کرتی رہی۔۔۔۔پھر اچانک ہی جیسے اپنے ساتھ ہوا پورا حادثہ فلم کی طرح آنکھوں کے آگے چلنے لگا۔۔۔۔کدورت و نفرت سینے میں بھر گئی۔۔۔تیزی سے اس ستمگر کو خود سے جھنجھلا کر دور کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تم نے کہاناں... تم مر جاؤ گی۔۔۔کیونکے تمھارے پاس اب جینے کی" کوئی ی وجہ نہیں۔۔۔۔تو شکر ادا کرؤ۔۔۔میں ایک اچھا ہسبینڈ ہونے کے ناطے تمھیں آج دوبارا جینے کی وجہ دینا چاہتا ہوں۔۔۔باقی خدا بہتر کرئے

گا۔۔۔"اس نے مفاہمانہ انداز میں جب یہ جملے کان کے پاس منہ لا کر دھیمے مگر بھرائی ی واٹر یکٹیو آواز میں کہے۔۔۔۔تو اس لڑکی کو لگا خوف کے مارے اس کی جان نکل جائے گی۔۔۔۔

محیب چھوڑو۔۔۔۔۔"وہ تیزی سے اس کی باہوں کے حصار میں پنجرے" میں قید پرندے کی طرح پھڑ پھڑانے لگی۔۔۔۔مگر وہ کہاں آزاد کرنے والا تھا۔۔۔۔

وہ اسے احتجاج کرنے کا موقع بھی نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے۔۔۔۔تیزی سے اسکے نازک سراپے کو لے کر صوفے پر گرا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

اگراُن غنڈوں نے دھمکی دی ہے شہریار کے والد کے سامنے کے آئی یندہ" نجمہ کے ارد گرد نظر نہ آنا۔۔۔تو یہ کوئی ی پر ووف نہیں ہے کے وہ غنڈے محیب بھائی کی جانب سے بھیجے ہوئے تھے۔۔۔۔"ثوبیہ جب اسٹڈی میں داخل ہوئی ی تو جازع کسی سے برہم انداز میں بات کر رہا تھا۔۔۔وہ صرف آخری چند جملے ہی سن سکی تھی۔۔۔۔

اچھا میں کل آپ سے خود مل کر بات کرتا ہوں۔۔۔اللہ" حافظ۔۔۔"جازع نے اسے دیکھتے ہی۔۔۔دھیمے لہجے میں کہ کر کال ڈسکنیکٹ کر دی۔۔۔۔

میں تمھیں ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔ تمھاری آواز اسٹڈی روم سے آتی" سنی۔۔۔ تو اِدھر چلی آئی ی۔۔۔۔" ثوبیہ کو اس لمحے اپنا آپ اجنبی لگا ۔۔۔ایسا لگا جیسے وہ غلط وقت پر کمرے میں آئی ی ہو۔۔۔۔ جازع کی نگاہوں میں عجیب سی چبھن محسوس ہوئی ی اسے۔۔۔۔ وہ تیزی سے اپنے آنے کی وجہ بتانے لگی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔" جازع نے اس کی طبیعت میں آئے ہوئے کھچاؤ کو محسوس" کر لیا تھا۔۔۔ مگر اسے دور کرنے کی کوئی ی کوشش نہ کی۔۔۔۔ صرف اثبات میں سر ہلا کر وہاں سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

ثوبیہ جازع کے مزاج کو ابھی تک سمجھ نہیں پائی ی تھی۔۔۔۔

ان کی ارینج میرج ہوئی تھی۔۔۔۔

شروع شروع میں وہ یہی سوچ کر دل بہلا لیتی اپنا۔۔۔کے جازع شرمیلا ہے۔۔۔اپنی محبت کا اظہار نہیں کر پاتا اس سے۔۔۔

مگر اب اسے شدت سے محسوس ہونے لگا تھا وہ غلط اندازہ لگا بیٹھی تھی جازع کی شخصیت کا۔۔۔۔

وہ بالکل بھی شرمیلا نہیں ہے۔۔۔بلکے بہت عجیب سہ بندہ ہے۔۔۔۔

کبھی بہار سہ۔۔۔تو کبھی خزاں سہ۔۔۔۔

کبھی وہ دوستانہ انداز میں بات کرتا۔۔۔۔

تو

کبھی بالکل اجنبی محسوس ہوتا۔۔۔۔

وہ بیچاری ہمت تک نہ کر پاتی اس سے کچھ پوچھنے کی۔۔۔۔جیسے ابھی نہیں کر پائی ی تھی۔۔۔۔

کیا تم مجھے پسند نہیں کرتے؟؟"وہ کمرے میں آئی ی۔۔۔تو جازع کو بیڈ" کے کراون سے ٹیک لگا کر سیل پر نظریں ٹکائے ویڈیوز دیکھتے ہوئے پایا۔۔اسے جو تھوڑی دیر قبل محسوس ہوا۔۔۔وہ سوال بن کر لبوں پر آ ہی گیا تھا اس لڑکی کے۔۔۔۔

کیا؟؟"سوال سنتے ہی۔۔۔اس نے حیرت سے آنکھیں بڑی کرتے ہوئے" ۔۔۔سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا۔۔۔۔جس کی آنکھوں میں اسے شکوئے جھلکتے نمایا نظر آئے۔۔۔

میں نے پوچھا کیا تم مجھے پسند نہیں کرتے؟؟"اس نے دوبارا اپنا سوال" سنجیدگی سے دوہرایا۔۔۔۔

اچانک یہ کیوں پوچھ رہی ہو تم؟؟"اس نے ابرو اچکا کر۔۔۔ تفتیشی انداز" میں استفسار کیا۔۔۔۔

"کیونکے مجھے محسوس ہونے لگا ہے۔۔۔"

اور کیا محسوس ہونے لگا ہے تمھیں؟؟"وہ نا سمجھی سے۔۔۔"

یہی۔۔۔کے تم پسند نہیں کرتے۔۔۔۔"اس نے بغیر کوئی ی جھجک کے" ۔۔۔دوٹوک انداز میں افسردگی سے جواب دیا۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے یار۔۔۔۔۔"وہ فوراہی کھڑا ہو کر۔۔اس کے پاس" آیا۔۔۔اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام کر۔۔۔۔ مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ایسا ہی ہے۔۔۔۔ کبھی کبھی تو تم بالکل اجنبی لگتے ہو مجھے۔۔۔۔جب تمھارا" مونڈ ہوتا ہے بات کرتے ہو۔۔۔جب نہیں ہوتا۔۔۔تو منہ بھی نہیں لگاتے۔۔۔۔۔ جیسے ابھی تم نے میرے ساتھ اسٹڈی میں کیا۔۔۔۔"اس کی چبھتی ہوئی نظریں دل کو گھایل کرنے کا سبب بنی تھیں۔۔۔۔

وہ کافی رنجیدہ ہو کر بولی۔۔۔۔

یار۔۔میں نے تو تم سے ایک لفظ تک نہیں کہا ہے۔۔۔"وہ تیزی سے" احتجاجاً بولا۔۔۔۔

ہر چیز بولنے سے نہیں ہوتی۔۔۔کچھ احساسات بھی ہوتے" ہیں۔۔۔ تمھاری آنکھیں کس قدر۔۔۔"وہ ابھی بول ہی رہی تھی کے آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو بہہ کر چہرے کو بھیگونے لگے۔۔۔۔ جنھیں دیکھ۔۔۔۔مقابل نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔

ارے ارے یار۔۔۔رومت۔۔۔۔"وہ پریشان و فکر مند لہجے میں کہتے" ہوئے۔۔۔اس کے آنسو اپنے ہاتھوں سے صاف کرنے لگا۔۔۔

یار میں بہت پریشان رہ رہا ہوں کچھ دنوں سے۔۔۔۔۔میں تمھیں اگنور" "نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔

بات اگنور کرنے کی نہیں ہے۔۔۔تم مجھے خوش دیکھائی ی نہیں" دیتے۔۔۔خاص طور پر جب میرے ساتھ ہوتے ہو۔۔۔۔ہر بات پر چڑ سے جاتے ہو۔۔۔۔میری ہر چیز یہاں تک کے میری موجودگی بھی تمھیں جھنجھلاہٹ میں مبتلا کرتی ہے۔۔۔۔میں نے محسوس کیا ہے اُس جھنجھلاہٹ کو۔۔۔۔"وہ بھرئی ی بھرئی ی آواز میں شکوتا گویٰ۔۔۔۔

یار۔۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔یقین کرؤ۔۔۔۔میں بہت خوش ہوں" تمھارے ساتھ۔۔۔۔۔اور رہی جھنجھلانے کی بات۔۔۔تو ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔تم کچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہو۔۔۔"وہ اس کے حسین چہرے پر۔۔۔۔دونوں ہاتھوں کا پیالہ بنا کر۔۔۔۔یقین دہانی کرانے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔کے وہ احساسات جو وہ محسوس کر رہی ہے وہ صرف وہم ہے اس کا۔۔۔۔

آج کل میں بہت پریشان رہ رہا ہوں۔۔۔شہریار کے والد نے کیس کر دیا"
ہے محیب بھائی ی پر۔۔۔۔۔۔بتا رہے ہیں کے جو غنڈے ان کے گھر میں
گھس کر ان کے بیٹے کو مار کر گ ئی ے ہیں انھوں نے جاتے وقت صاف
الفاظ میں دھمکی دی تھی کے آئی یندہ نجمہ کے ارد گرد نظر نہ آئے
"وہ۔۔۔ورنہ جان سے مار دیں گے اگلی بار۔۔۔۔۔۔۔۔

واٹ؟؟۔۔۔مگر کیوں؟؟۔۔۔اور پھر نجمہ کا شہریار سے کیا تعلق"
؟؟۔۔۔۔وہ دونوں تو صرف ایک بار ملے ہیں وہ بھی اتفاقی طور
پر۔۔۔۔"ابھی وہ الجھ کر بول ہی رہی تھی کے جازع کی آنکھیں حیرت سے
پھیلیں۔۔۔۔

تو تم جانتی تھیں اس بارے میں۔۔۔"اس کا لہجہ۔۔۔ایک ہی لمحے میں" بدلا بدلا محسوس ہوا ثوبیہ کو۔۔۔اس کی آنکھوں میں جیسے غصہ امٹ آیا تھا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔مجھے نجمہ نے ابھی کچھ دنوں پہلے ہی بتایا تھا۔۔۔"وہ فورا اپنی" صفائی ی پیش کرنے لگی۔۔۔۔

اور کیا بتایا؟؟"وہ بڑے تجسس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔ساتھ ساتھ اس کا" لہجہ کافی کڑک و سخت تھا۔۔۔۔

بس یہی۔۔۔کے پلوشہ کے ساتھ وہ فلم دیکھنے گ ئی تھی اور وہاں بعد میں" "ریسٹورینٹ میں اس کی ملاقعات شہریار سے ہوئی ی۔۔۔۔

"بس؟؟؟۔۔۔"

"ہاں۔۔۔۔۔۔اتنا ہی بتایا"

اووو۔۔۔"اس نے ہونٹوں کو گول کرتے ہوئے۔۔۔کچھ سوچتے ہوئے" کہا۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔کیا سوچ رہے ہو؟؟"اسے سوچتا ہوا دیکھ۔۔۔وہ خود کو روک نہ" سکی پوچھنے سے۔۔۔۔

یہی کے اسے پتا نہیں ہے۔۔۔یا دانستہ طور پر تمھیں نہیں بتایا۔۔۔"وہ" اس کی جانب دیکھ۔۔۔گمبھیر لہجے میں بولا۔۔۔۔

میں کچھ سمجھی نہیں؟؟"وہ الجھ کر بولی۔۔۔۔"

یہی۔۔۔کے شہریار سے اس کی ملاقعات کوئی ی اتفاقی نہیں"
تھی۔۔۔۔پلوشہ بھابھی نے رشتے کے لیے ملوایا تھا ان دونوں
کو۔۔۔۔شہریار کو وہ بہت پسند آئی ی تھی۔۔۔یہاں تک کے اس کے والد
نے ایک دو بار میٹنگ کے دوران اشارتا کہا بھی۔۔کے ہمیں اپنی دوستی بہت
"جلد رشتے داری میں بدلنے کی سوچنا چاہیے۔۔۔۔

کیا واقعی؟؟"وہ حیران ہو کر بولی۔۔۔۔وہ سوچ میں پڑ گ ئی تھی کے یہ"
کیسے ممکن ہے کے اتنی بڑی بات ہو رہی تھی۔۔۔اور نجمہ نے اسے بتایا
نہیں۔۔۔

پھر خیال آیا۔۔۔اپنی پریگننٹسی کی خبر بھی تو چھپائی ی تھی ناں اسنے۔۔۔۔

ثوبیہ نے یہی گمان کیا کے نجمہ اسے اپنا اچھا دوست نہیں مانتی۔۔۔۔

تو کیا میں جھوٹ بولوں گا تم سے؟؟؟" وہ جھنجھلا کر بولا۔۔۔"

نہیں۔۔۔میرے کہنے کا مطلب یہ نہیں تھا۔۔۔میں تو بس حیران تھی۔۔۔۔۔۔" وہ تیزی سے اپنے پچھلے ری۔ایکشن کی وضاحت کرنے لگی۔۔۔۔

تو اب آگے کیا ہو گا؟؟؟؟" وہ فکر مند لہجے میں پوچھ رہی تھی۔۔۔۔"

کچھ نہیں۔۔۔۔ محیب بھائی نے جب اپنی ٹکر والوں سے پنگا لے لیا ہے" ۔۔۔تو لڑئی یں گے۔۔۔ جیسے ابھی لڑ رہے ہیں۔۔۔۔اور کیا کر سکتے ہیں۔۔۔" وہ دونوں کندھوں کو اچکاتے ہوئے لاپرواہی سے گویا ہوا۔۔۔۔

تمھارے بھائی بھی دنیا کے ماسٹر پیس ہیں۔۔۔۔آٹھواں عجوبہ۔۔۔" میوزیم میں رکھنا چاہیے انھیں۔۔۔۔بجائے رات کے اندھیرے میں غنڈوں سے پٹوانے کے۔۔۔۔مرد بن کر۔۔۔صاف صاف کہ نہیں سکتے تھے کے میری بیوی ہے دور رہو۔۔۔۔۔۔خواہ مخواہ دوسروں کو پریشان کر رہے ہیں۔۔۔۔جب دنیا کے سامنے اپنی بیوی کو عزت ومان ونام نہیں دیں گے تو یہ تو ہو گا۔۔۔۔آخر وہ کنواری لڑکی ہے دنیا کی نظر میں۔۔۔۔کس کس کو مارتے پھریں گے۔۔۔۔۔ان کی طرح ہر کوئی نہیں سوچتا۔۔۔کے ایک طوائف کی شریف بیٹی سے شادی نہیں کی جاسکتی۔۔۔" وہ خاصہ کڑتے ہوئے محیب پر آگ بگولہ ہونے لگی۔۔۔۔

تم کیوں غصہ ہو کر اپنا بلڈ پریشر بڑھا رہی ہو۔۔۔۔۔چھوڑو۔۔۔چلو" سوتے ہیں۔۔۔مجھے صبح جلدی اٹھ کر وکیل سے بھی ملنا ہے۔۔۔"وہ کہہ کر ۔۔۔بیڈ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔"وہ اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔۔واش روم کی جانب فریش ہونے" کی نیت سے بڑھ گ ئی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

آفس میں برتھ ڈے پارٹی چل رہی تھی۔۔۔۔برتھ ڈے گل کے چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجی تھی۔۔۔مگر اس بات کو سوائے زارون کے کسی نے خاصہ نوٹ نہیں کیا تھا۔۔۔۔

زارون اس کے چہرے کی دلفریب مسکراہٹ سے باخوبی واقف تھا۔۔۔۔

وہ دیکھ پا رہا تھا۔۔۔وہ لڑکی صرف مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجائے ۔۔۔سب سے مبارکباد و دعائیں قبول کر رہی تھی۔۔۔۔

آفس کے سارے اسٹاف نے مل کر اس کے لیے سرپرائز برتھ ڈے پلان کیا تھا۔۔۔جس کے بعد سب ریسٹورینٹ میں پارٹی منانے چل پڑے تھے۔۔۔۔

پارٹی کے دوران جب سب ڈرنک وغیرہ میں لگے ہوئے تھے تو زارون نے عنابیہ کو خاموشی سے پرائیویٹ روم سے باہر جاتے دیکھا۔۔۔وہ بھی پیچھے پیچھے اپنی ویل چیئر کھسکاتے ہوئے چل دیا۔۔۔

اسے لفٹ میں جاتا دیکھا۔۔آواز بھی دی۔۔۔مگر اس لڑکی نے سنی ہی نہیں۔۔۔۔

یہ کیا کر رہی ہو؟؟"وہ تیس مرلہ بلڈنگ کی چھت کی دیوار پر چڑھی" ہوئی ی تھی۔۔۔۔۔۔زارون ایک اجنبی کی مدد سے لفٹ کے ذریعے چھت پر پہنچا۔۔۔۔تو اسے دیوار پر چڑھا پایا۔۔۔۔

وہ غصیلی آواز میں استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

تم؟؟۔۔۔تم کیوں آئے ہو یہاں؟؟"اس کی آواز سنتے ہی وہ لڑکی تیزی" سے پلٹی۔۔۔۔زارون کو دیکھ۔۔۔وہ الجھ کر پوچھنے لگی۔۔۔

تم اوپر دیوار پر کیوں چڑھی ہوئی ی ہو؟؟۔۔۔دماغ تو خراب نہیں ہے" تمھارا۔۔۔اترؤ وہاں سے ابھی۔۔۔"اس کے سوال کو مکمل نظر انداز کرتے ہوئے۔۔۔۔وہ غصے سے بپھر کر حاکمانہ انداز میں بولا۔۔۔۔

میں نہیں اترنے والی۔۔۔اور پلیز یہاں سے جاؤ۔۔۔۔۔"وہ تیزی سے" بول کر۔۔۔مڑنے لگی۔۔۔

اس کا چہرہ کافی رنجیدہ رنجیدہ سہ نظر آرہا تھا۔۔۔آنکھیں بھی روئی ی ہوئی ی معلوم ہو رہی تھیں۔۔۔۔

اس کا جواب۔۔۔زارون کے کان کھڑے کر گیا تھا۔۔۔

کیا مطلب ہے کے نہیں اترنے والی؟؟۔۔۔میں نے کہا ابھی کے ابھی نیچے" آؤ۔۔۔۔"وہ ویل چی ئر اس کی جانب لاتے ہوئے۔۔۔۔حاکمانہ انداز میں۔۔۔فکر مند لہجے کے ساتھ کہنے لگا۔۔۔۔۔

وہیں رک جاؤ۔۔۔آگے مت آنا۔۔۔"اسے دیوار کے قریب آتا" دیکھ۔۔۔وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولی۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے عنابیہ؟؟۔۔۔۔کیوں مجھے پریشان کر رہی ہو۔۔۔پلیز نیچے" آؤ یار۔۔۔۔"اس کا دل بیٹھے جا رہا تھا عنابیہ کو اس دیوار سے نہ اترتا دیکھ۔۔۔۔

تمھیں کون پریشان کر رہا ہے۔۔۔۔میں تو یہاں اپنی پریشانیاں ختم کرنے" آئی ی ہوں۔۔۔تھک گ ئی ہوں میں۔۔۔تمھیں چاہتے چاہتے۔۔۔۔مگر

تم پلٹ کر دیکھتے تک نہیں۔۔۔۔میں مانتی ہوں تمھاری غلطی
نہیں۔۔۔۔ مگر میری بھی تو کوئی ی خطا نہیں ناں۔۔۔۔دل پر زور نہیں چلتا
میرا۔۔۔۔میرے پیرنٹس مجھے بہت زیادہ فارس کرنے لگے ہیں کے یا تو
شادی کرلوں یا کم از کم کوئی ی بوائے فرینڈ بنالوں۔۔۔۔۔لیکن میری
آنکھوں میں تمھارے سوا کوئی ی جچتا ہی نہیں۔۔۔میں کیا
کرؤں؟؟۔۔۔۔میں کسی سے زبردستی کا ریلشن شپ نہیں رکھ
پر جانا چاہتی ہوں۔۔۔میں تھک blind date سکتی۔۔۔۔اور نہ میں
گ ئی ہوں۔۔۔" وہ بچوں کی طرح روتے ہوئے۔۔۔اسے اپنی فیلنگس
بتانے لگی۔۔۔۔۔جو وہ نشے کی حالت میں پہلے بھی ایک بار بتا چکی
تھی۔۔۔۔آخری جملہ اس نے ہار ماننے والے انداز میں کہا۔۔۔

زارون واقف تھا وہ بہت اذیت میں ہے۔۔۔اپنے والدین کے فارس کیے
جانے اور اس کی جانب سے بے رغبتی کے سبب۔۔۔۔

شٹ۔اپ۔۔۔۔بکواس بند کرؤ اپنی۔۔۔ہم آرام سے بیٹھ کر بات" کرلیں گے۔۔۔پہلے نیچے اترؤ۔۔۔"وہ بری طرح ڈر گیا تھا عنابیہ کی باتیں سننے کے بعد۔۔۔۔اپنا ڈر غصے میں کور کر۔۔۔اسے نیچے اترنے پر زور دینے لگا۔۔۔۔

بکواس۔۔۔رائٹ۔۔۔۔"تمھیں میری فیلنگس بکواس ہی تو لگتی" ہیں۔۔۔۔تم سمجھ ہی نہیں سکتے ٹھکرائے جانے کا درد کیا ہوتا ہے۔۔۔۔پلیز ۔۔۔چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔۔"زارون نہیں جانتا تھا وہ مزید دکھی ہو جائے گی اس کے کہے جملوں سے۔۔۔۔

سوری۔۔۔میرے کہنے کا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔۔"وہ تیزی سے اپنی" بات کی وضاحت کرنے لگا۔۔۔۔

زارون پلیز جاؤ یہاں سے۔۔۔۔پلیز۔۔۔"وہ خاصہ چڑتے ہوئے کہ "
کر۔۔۔پلٹ گئی۔۔۔۔

عنابیہ۔۔۔۔تم ایسا نہیں کر سکتیں۔۔۔۔ایک بار اپنے والدین کا تو" "
سوچو۔۔۔۔وہ جیتے جی مر جائیں گے بیچارے۔۔۔۔"وہ اسے روکنا چاہتا
تھا ہر قیمت پر وہ ہر صورت میں۔۔۔۔

جب کسی کو میری فیلنگس کی پرواہ نہیں۔۔۔تو مجھے بھی کسی کی "
نہیں۔۔"وہ بغیر مڑے۔۔۔اعلانیہ دل جلے انداز میں بولی۔۔۔۔

رات کی تاریکی میں روشنیوں سے جگمگاتا ہوا کیلفورنیا۔۔۔۔۔

سرد ہوا۔۔۔جو اس کے پورے جسم کو اپنی جکڑ میں لے رہی تھی۔۔۔۔

نیچے کی جانب دیکھا تو چکر آنے لگے۔۔۔۔وہ خاصہ بلندی پر کھڑی تھی۔۔۔۔

روڈ پر چلتی گاڑئی یاں۔۔۔۔اسے بلندی سے دیکھنے پر محض بچوں کے کھلونے معلوم ہو رہے تھے۔۔۔

اس نے گہرا سانس لیا۔۔۔اور آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔۔

ہم بات کرتے ہیں ناں یار۔۔۔۔پلیز نیچے آؤ۔۔۔"وہ اپنی پوری جان" سے چیختے ہوئے۔۔۔۔ منتی انداز میں بولا۔۔۔۔

اس نے کب سوچا تھا جو لڑکی اسے ہر وقت ہمت دیتی ہے وہ خود اندر سے اتنی ٹوٹ چکی ہو گی کے آج خود کشی کرنے چل پڑے گی۔۔۔

وہ اسے بچانا چاہتا تھا۔۔۔ مگر پاؤں ساتھ نہیں دے رہے تھے۔۔۔۔

"مجھے بس اب سکون چاہیے۔۔۔ میں تھک چکی ہوں سیر اب کے پیچھے بھاگتے بھاگتے۔۔۔" اس کی بند آنکھوں سے آنسو کے قطرے بہنے لگے۔۔۔

"نو۔۔۔ پلیز۔۔۔۔ نو۔۔۔۔ مت کرؤ ایسا۔۔۔۔ پلیز۔۔۔ عنابیہ۔۔۔۔" اک اک لمحہ اس کی آنکھوں میں گھوم رہا تھا۔۔۔ جس میں وہ سراپا حُسن اس کے ساتھ تھی۔۔۔

وہ اس کا اظہار محبت کرنا۔۔۔اسکا سینے پر سر رکھ کر سونا۔۔۔۔اس کا نشے میں شکوئے کرنا۔۔۔۔

اس کی قربت۔۔۔۔اس کی خوشبو۔۔۔۔

اس کا ہر روز ایکسو سائی زکرانا۔۔۔۔

ڈاکٹرز کے انکار کے باوجود اس کا ہار نہ ماننا۔۔۔۔۔

وہ صرف اس کی دوست نہیں تھی۔۔۔۔وہ اس کی ہمت تھی۔۔۔

دل کے کسی کونے میں وہ اپنی جگہ بنا چکی تھی۔۔۔۔

وہ سنہری پری اتنی آسانی سے کیسے اسے چھوڑ کر جا سکتی تھی۔۔۔وہ بری طرح چیخنے لگا۔۔۔

"عنابیہ۔۔۔پلیز یار۔۔۔عنابیہ۔۔۔عن۔۔۔۔"

اس نے زندگی میں پہلے خود کو کبھی اتنا بے بس ولاچار محسوس نہ کیا تھا۔۔۔جتنا اس لمحے کر رہا تھا۔۔۔

جس دیوار پر عنابیہ کھڑی تھی وہ کافی اونچی تھی۔۔۔

وہ بغیر کھڑے ہوئے اسے نہیں پکڑ سکتا تھا۔۔۔

نہ ہی اسے دور دور تک چھت پر کوئی نظر آ رہا تھا جس سے وہ مدد لیتا۔۔۔

اس بچارے کے پاس تو اپنی بے بسی پر ماتم کرنے تک کا وقت نہ تھا۔۔۔۔۔

اپنا خیال رکھنا۔۔۔۔۔۔میں پھر کہتی ہوں۔۔۔۔۔۔آئی لو و"
یو۔۔۔۔۔آئی لو ویو زارون۔۔۔۔۔یاد رکھنا میری ہر سانس پر صرف تمھارا نام تھا۔۔۔"آخری بار۔۔۔اس سنگ دل کو دیکھنے کی چاہ میں آنکھیں کھولیں۔۔۔

اس کی جانب مڑ کر۔۔۔۔۔محبت سے چور لہجے میں پھر ایک بار اظہار محبت کیا۔۔۔۔

پھر مڑ گئی۔۔۔

آنکھیں موند کر۔۔۔۔ایک گہرا سانس لیا۔۔۔جیسے ہمت جمع کی ہو۔۔۔۔موت کو سینے سے لگانے کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے۔۔۔ایک زوردار چیخ بلند ہوئی ی۔۔۔۔

"عنابیہ۔۔۔۔"

💞*Husny Kanwal*💞

وہ ناشتہ کر رہا تھا۔۔۔کے سیل رنگ ہوا۔۔۔۔

اسکرین پر پلوشہ کا نام چمکتا۔۔۔۔نجمہ نے دیکھ لیا تھا۔۔۔۔

محیب نے کال ریسیو کی۔۔۔۔

"ہیلو۔۔۔"

"محیب کیوں کیا تم نے شہریار کے ساتھ یہ سب؟؟۔۔۔کیا تم نجمہ کی کبھی شادی نہیں ہونے دو گے؟؟۔۔۔۔" محیب دیکھ نہیں رہا تھا۔۔۔مگر اندازہ لگا سکتا تھا مقابل کس قدر غصے سے سرخ ہوتے ہوئے اس سے یہ سوالات کر رہی ہو گی۔۔۔۔

"اس کوئی ی کام کی بات کرنی ہے؟؟۔۔۔میں بہت بیزی ہوں ابھی۔۔۔" نے بے تاثرانہ انداز میں کہا۔۔۔۔

"محیب تم اپنی دشمنی میں اتنے اندھے کیسے ہو سکتے ہو کے ہماری شادی کو بھی خطرے میں ڈال دو۔۔۔۔میرے سگے چاچا کا بیٹا ہے وہ۔۔۔جو زندگی و موت کی جنگ لڑ رہا ہے اس وقت۔۔۔۔۔اگر اسے کچھ ہو گیا تو میں تمھیں کبھی معاف نہیں کرؤں گی۔۔۔۔یاد رکھنا۔۔۔۔"وہ جز بز ہو کر کہنے کے بعد۔۔۔۔بغیر اس کا جواب سنے کال ڈسکنیکٹ کر چکی تھی۔۔۔۔

جس انداز میں اس نے پلوشہ سے بات کی۔۔۔نجمہ کو محسوس ہوا کے ان کے درمیان کوئی ی ناں کوئی ی معاملہ چل رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اندازہ لگا چکی تھی کے اسکا تعلق پلوشہ کے کزن شہریار سے ہے۔۔۔

"کیا تم نے شہریار کو آئی ی سی یو تک پہنچایا ہے؟؟"وہ بڑے تجسس سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

اس کا سوال سنتے ہی محترمہ عروسہ جو سارے معاملے سے انجان تھیں۔۔۔ الجھ کر۔۔۔۔دونوں کو دیکھنے لگیں۔۔۔۔

"اگر تمھیں بھی کچھ سننا ہے تو کیری اون۔۔۔۔کان کھلے ہیں میرے۔۔۔" وہ اطمینان سے چائے کا کپ منہ سے لگاتے ہوئے۔۔۔۔بغیر اس کی جانب دیکھے۔۔۔۔گویا ہوا۔۔۔

"مجھے کچھ نہیں کہنا۔۔۔میں تو صرف پوچھ رہی تھی۔۔۔" وہ لاپرواہی سے کندھے اچکاتے ہوئے بولی۔۔۔

"ہمم۔۔۔۔یہ فالتو باتوں میں دھیان لگانے کے بجائے جا کر جلدی تیار ہو۔۔۔۔تمھیں یونی چھوڑتے ہوئے آفس جاؤں گا۔۔۔۔" اس کے نجمہ

کی جانب متوجہ ہو کر کہتے ہی۔۔۔دونوں ماں بیٹی کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔۔

یونی؟؟۔۔۔"وہ بے یقینی سے۔۔۔۔"

"ہاں۔۔۔بتایا تو تھا تمھیں۔۔۔۔۔"

مجھے لگا تم دل بہلانے کے لیے بول رہے تھے۔۔۔۔"جو دل میں تھا" ۔۔۔وہ سادگی سے بول اٹھی۔۔۔

اب پتا چل گیا ناں میں سیریس تھا۔۔۔اب جاؤ۔۔۔۔لیٹ ہونا بالکل پسند" نہیں ہے مجھے۔۔۔۔"وہ خاصہ چڑتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

مگر؟؟۔۔۔۔۔میرے سارے ڈاکومنٹس تو میرے گھر پر ہیں کیلیفورنیا" Change میں۔۔۔۔۔۔مجھے یہاں داخلہ کیسے ملے گا۔۔۔۔پھر مجھے بھی کرنا ہے۔۔۔۔میں اب اسلامک اسٹڈی میں ماسٹر of faculty کرنے کی خواہش رکھتی ہوں۔۔۔۔مجھے میڈیکل میں کوئی ی انٹرسٹ نہیں رہا اب۔۔۔۔" وہ تیزی سے پریشان ہو کر بولنے لگی۔۔۔۔

اچانک انٹرسٹ چینج ہونے کی وجہ؟؟" وہ ابرو اچکا کر۔۔۔۔ تفتیشی انداز" میں استفسار کرنے لگا۔۔۔۔۔

مجھے اچھا لگتا ہے دین کے بارے میں جاننا۔۔۔۔میں پڑھنا چاہتی ہوں کے" "شریعت مجھے کس معاملے میں کیا حکم دیتی ہے۔۔۔

یہ اتنا آسان نہیں ہو گا بیٹا۔۔۔۔اسلامک اسٹڈی کے لیے تمھیں عربی" زبان پر عبور حاصل کرنا پڑے گا۔۔۔۔"محترمہ عروسہ کے کہتے ہی وہ سوچ میں پڑھ گ ئی تھی۔۔۔۔

تمھاری مام ٹھیک کہ رہی ہیں۔۔۔۔سوچ سمجھ کر فیصلہ کرؤ۔۔۔پورا" فیوچر ٹکا ہے تمھارا اِس فیصلے پر۔۔۔۔جذباتی ہو کر یا وقتی لگاؤ کے نتیجے میں کیے جانے والے فیصلے کبھی دیر پا یا فائدے مند ثابت نہیں ہوتے۔۔۔"وہ گمبھیر لہجے میں اسے نصیحت کرنے لگا۔۔۔۔

میں عربی سیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔۔مجھے قربان پاک کا ترجمہ خود کرنا سیکھنا" ہے۔۔۔۔۔۔میں جاننا چاہتی ہوں میرا رب مجھ سے کیا چاہتا ہے۔۔۔۔وہ قرآن میں مجھے کن باتوں کی نصیحت کر رہا ہے۔۔۔۔وہ کن چیزوں سے مجھے روک رہا ہے۔۔۔اور کن امور کو کرنے کا حکم دے رہا ہے۔۔۔۔میں واقعی

انٹرسٹڈ ہوں۔۔۔۔صرف وقتی لگاؤ نہیں ہے۔۔۔۔"وہ اپنی بات پر خاصہ زور دیتے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔میں چینج کروادوں گا۔۔۔۔فکر مت کرؤ۔۔۔جا کر تیار ہو بس۔۔۔۔"وہ اسے دیکھ۔۔۔اطمینان سے بولا۔۔۔۔

"اور ڈاکومنٹس؟؟"

"میں نے منگوا لیے ہیں۔۔۔۔"

کیسے؟؟۔۔۔۔۔۔۔ڈاکومنٹس تو میرے لاکر میں تھے۔۔۔۔پاس ورڈ" صرف مجھے پتا ہے۔۔۔۔۔۔تم کیسے منگوا سکتے ہو؟؟"وہ الجھ کر تیزی سے استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

نج۔۔۔۔دیر ہو رہی ہے مجھے۔۔۔پانچ منٹ میں کار میں آ کر" بیٹھو۔۔۔ورنہ چھٹے منٹ بھول جانا تم یونی جانے والی تھیں۔۔۔۔۔" وہ جھنجھلا کر کہتے ہوئے۔۔۔۔اٹھ کر جانے لگا۔۔۔

اس نے لا کر کیسے کھولا؟؟" وہ ابھی بھی الجھی ہوئی ی تھی۔۔۔۔"

بیٹا۔۔۔یہ باتیں بعد میں سوچ لینا۔۔۔ابھی جلدی جا کر تیار ہو۔۔۔اس" سے پہلے کے دماغ بدل جائے اس کا۔۔۔۔" محترمہ عروسہ اسے دیکھتے ہوئے بولیں۔۔۔۔

آپ ٹھیک کہ رہی ہیں۔۔۔۔" وہ اثبات میں سر ہلا کر تیزی سے اٹھ کر تیار" ہونے چلی گ ئی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

یونی کے پورے راستے محیب اپنے سیل میں لگا رہا۔۔۔۔

وہ بھی خاموشی سے کھڑکی سے باہر کے نظارے دیکھتی رہی۔۔۔۔

ایک عجیب سی خوشی تھی دل کو۔۔۔۔

اسے لگ رہا تھا جیسے بہت سالوں بعد وہ پھر جی رہی ہو۔۔۔

کتنے خواب تھے اس کی آنکھوں میں کامیاب زندگی کے۔۔۔۔وہ سب ایک بار پھر جاگ اٹھے تھے۔۔۔

پڑھنے کی بہت شوقین تھی وہ۔۔۔۔

وہ محسوس کر رہی تھی جیسے وہ بہت جلد اپنے پروں کے ساتھ بلند اڑان بھرنے والی ہو۔۔۔۔اتنی بلند اڑان۔۔۔کے کوئی ی پنجرہ پھر اسے قید نہ کر سکے۔۔۔

لو۔۔۔ تمھاری زندگی جینے کا دوسرا مقصد۔۔۔"کار کے یونی کے مین" دروازے سے داخل ہوتے ہی۔۔۔اس خوبرو نوجوان نے نجمہ کو دیکھ کہا۔۔۔۔

پہلا۔۔۔"وہ فورا تصحیح کرنے لگی اس کے جملے کی۔۔۔۔"

وہ اچانک ہی قریب آیا۔۔۔تو نجمہ کار کے گیٹ سے جا لگی۔۔۔۔اسے خود سے ڈرتے دیکھ۔۔وہ کافی محظوظ ہوا۔۔۔

وہ حسین دشمنِ جاں اپنے ڈر پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہوئے۔۔۔۔ایک ابرو اچکا کر۔۔۔اشارتاً یوں قریب آنے کی وجہ پوچھنے لگی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔پہلا میں دے چکا ہوں۔۔۔۔"اس کے کان کی لو سے ہلکے سے" اپنے عنابی لبوں کو مَس کر۔۔۔۔شوخی سے بھرے لہجے میں۔۔۔۔ سرگوشی والے انداز میں کہا۔۔۔۔

وہ کینٹین میں اکیلے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔آج اس کا دوسرا دن تھا یونی میں۔۔۔۔۔

اب تک اس نے کسی سے دوستی کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔۔

اچانک اس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔اپنے پرس سے نکال کر سیل دیکھا۔۔۔تو اسکرین پر ثوبیہ کا نام چمک رہا تھا۔۔۔۔

رسمی سلام دعا کے بعد۔۔۔ثوبیہ اصل موضوع پر آئی ی۔۔۔۔

نج۔۔۔کیا تم مجھے اپنا دوست نہیں سمجھتیں؟؟۔۔۔یا مجھ پر ابھی تک " تمھیں بھروسہ نہیں ہوا؟؟۔۔۔"اس کے کیے جانے والے سوالات نے نجمہ کو الجھن میں ڈالا۔۔۔۔

ایسا کیوں بول رہی ہیں بھابھی آپ؟؟"وہ تیزی سے پوچھ اٹھی۔۔۔"

کیونکے تم نے مجھ سے جھوٹ کہا۔۔۔کے تمھاری اور شہریار کی ملاقعات" "صرف اتفاقی تھی۔۔۔۔

بھابھی اس میں کوئی ی جھوٹ نہیں ہے۔۔۔۔" وہ خاصہ جتاتے ہوئے" بولی۔۔۔

نج۔۔۔پلیز یار۔۔۔اب تو چھپانے کی کوشش نہ کرؤ۔۔۔۔۔مجھے پتا چل" گیا ہے۔۔۔کے پلوشہ نے تمھیں شہریار سے رشتے کے لیے ملوایا تھا۔۔۔ا۔۔۔" ابھی اسکی بات جاری تھی۔۔۔۔کے مقابل حیران ہو کر بیچ میں ہی بول پڑئی ی۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔رشتے کے لیے؟؟۔۔۔بھابھی آپ کو کوئی ی غلط فہمی ہوئی ی" ہے۔۔۔"

نہیں۔۔۔۔مجھے کوئی ی غلط فہمی نہیں ہوئی ی۔۔۔۔تم بتانا نہیں چاہ رہیں" تو الگ بات ہے۔۔" وہ خفگی سے بولی۔۔۔۔

مجھے کیا ملے گا آپ سے اِس بات کو چھپا کر۔۔۔میں سچ کہ رہی" ہوں۔۔۔میری ملاقعات محض اتفاقی تھی۔۔۔اور۔۔۔" وہ کہتے کہتے رکی۔۔۔اچانک اسے یاد آنے لگا۔۔۔کے اس دن پلوشہ ریسٹورنٹ میں پہنچتے ہی اِدھر اُدھر نظریں دوڑا رہی تھی۔۔۔جیسے کسی کی منتظر ہو۔۔۔

پھر شہریار کے آنے کے بعد وہ اسے اکیلا اس کے ساتھ چھوڑ کر چلی گ ئی تھی۔۔۔۔

محض اتفاقی ملاقعات کے لیے محیب بھائی ی اسے جان سے مروانے کی" کوشش نہیں کریں گے۔۔۔"وہ خاصہ جتاتے ہوئے۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔تو کیا محیب نے اِس وجہ سے اُس بیچارے کو غنڈوں سے پٹوایا" ؟؟"وہ حیرت سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

نجمہ کو سمجھ آگیا تھا کے وہ ملاقعات اتفاقی نہیں تھی۔۔۔۔

جی بالکل۔۔۔۔وہ لوگ کیس کر رہے ہیں محیب بھائی ی پر۔۔کیونکے ان" غنڈوں نے شہریار کو اس کے والد کے سامنے دھمکی دی تھی تم سے دور رہنے کی۔۔۔"

پاگل ہے کیا یہ شخص؟؟" وہ پوری بات سننے کے بعد۔۔۔اپنا سر پکڑ ئے"
بولی۔۔۔"بھابھی یقین جانیں مجھے نہیں پتا تھا کے پلوشہ مجھے اس سے رشتے
کے لیے ملوا رہی ہے۔۔۔۔میرے سامنے تو دونوں نے ایسے ہی ظاہر کیا تھا
جیسے محض اتفاق سے ملیں ہوں۔۔۔۔"اگلے ہی لمحے اس نے ثوبیہ کو اعتماد
میں لینے کی کوشش کی۔۔۔۔

مگر پلوشہ نے ایسا کیوں کیا؟؟" وہ الجھ کر استفسار کرنے لگی۔۔۔۔"

مجھے نہیں پتا۔۔ہو سکتا ہے اس نے میرے مزاق کو سیر س لے لیا"
ہو۔۔۔۔"وہ اندازہ لگاتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

میں یہاں بیٹھ جاؤں؟؟"وہ ابھی بات کر ہی رہی تھی کے ایک لڑکی نے"
اسے مخاطب کر کے۔۔۔۔لچکدار انداز میں۔۔۔ مسکراتے ہوئے
پوچھا۔۔۔۔

ہاں ضرور۔۔۔"نجمہ نے بھی مسکراہٹ چہرے پر سجائے جواب دیا۔۔۔"

تم کہاں ہو نج؟؟"ثوبیہ کو ایک انجانی آواز محسوس ہوئی ی۔۔۔جس کے"
سبب وہ بڑے تجسس سے پوچھنے لگی۔۔۔

یونی میں۔۔۔آج میرا دوسرا دن ہے۔۔۔"وہ مسرت بھرے لہجے میں"
جواب دہ ہوئی ی۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔واقعی؟؟۔۔۔محیب بھائی ی نے تمھیں آگے پڑھنے کی"
اجازت دے دی؟؟۔۔۔"اسے تو جیسے شاکڈ لگا تھا نجمہ کا جواب سن۔۔۔۔

اسے یقین کرنے میں بہت مشکل پیش آرہی تھی کے محیب اجلال ملک نے
جس لڑکی سے جائی یداد کے لیے شادی کی ہے اسے خود تعلیم دلوا رہا ہے۔۔

تعلیم انسان میں شعور بیدار کرتی ہے۔۔۔۔

کیا اسے ڈر نہیں تھا کے یہ لڑکی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اس کے مقابل
کھڑی ہونے کے قابل ہو جائے گی۔۔۔۔

وہ کیسے اپنی جانی دشمن کو۔۔۔اپنے مقابل کھڑا ہونے کی طاقت خود فراہم
کر سکتا ہے؟؟۔۔۔

تعلیم تو پرندے کو پَر دینے کے مترادف ہے۔۔۔۔

وہ کیوں اپنے پنجرے میں قید پرندے کو پر دے رہا ہے؟؟۔۔۔

وہ ابھی انھی سوچوں میں مگن تھی کے نجمہ نے کہا۔۔۔"بھابھی میں آپ سے بعد میں بات کرتی ہوں۔۔۔"

اوکے۔۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔"ثوبیہ کے جواب دیتے ہی نجمہ نے کال منقطع کی۔۔۔"

ہائے۔۔۔میرا نام جویریہ ہے۔۔۔"وہ لڑکی جیسے انتظار میں ہی بیٹھی تھی کے نجمہ کال ڈسکنیکٹ کرے۔۔۔اور وہ اس سے گفتگو کا آغاز کرے۔۔۔

ہیلو۔۔۔میں نجمہ۔۔۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے خود کا تعارف دینے لگی۔۔۔

نجمہ ؟؟۔۔۔ تمھیں نہیں لگتا یہ نام بہت پرانا واولڈ فیشن"
ہے۔۔۔ مطلب۔۔۔ تمھاری خوبصورت پر سنیلٹی پر بالکل سوٹ نہیں کر رہا۔۔۔"وہ لڑکی نام سنتے ہی منہ بسورتے ہوئے۔۔۔بے دھڑک بولی۔۔۔

نام کب سے پرانے ہونے لگے ؟؟۔۔۔اور میرے نزدیک۔۔۔نام از خود"
ہی اچھا لگتا ہے اگر پر سنیلٹی اچھی ہو۔۔۔"وہ خاصہ پُر اعتماد لہجے میں جواب دہ ہوئی۔۔۔

ویسے بھی میرے نام کا مطلب چمکتا ستارہ ہے۔۔۔مجھے یقین ہے کے جیسے" لوگ ستاروں کو بلندی و ستائی ش کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔۔۔ویسے ایک دن مجھے بھی دیکھیں گے۔۔۔"اس کا لہجہ جویریہ کو بتانے کے لیے کافی تھا کے اسکی آؤٹ سٹینڈ نگ پر سنیلٹی پر اس کا نام کتنا جچتا ہے۔۔۔۔۔

وہ جواباً فقط مسکرانے لگی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

تمھیں پتا تھا کے شہریار سے مجھے پلوشہ نے رشتے کے لیے ملوایا تھا؟؟"وہ" ایل۔سی۔ڈی کے سامنے بیٹھا فلم دیکھنے میں مگن تھا۔۔۔جب نجمہ کا سوال....اس کے کانوں کی سماعت سے ٹکرایا۔۔۔

اچانک پوچھنے کی وجہ ؟؟" چہرے پر مانا کوئی ی تاثر نہ تھا۔۔۔ مگر اس کا سرد" لہجہ بتانے کے لیے کافی تھا کے اسے علم ہے۔۔۔۔

سنا ہے میں نے۔۔۔ تم نے اسے غنڈوں سے پٹوایا ہے۔۔۔" وہ صوفے" پر۔۔۔ مگر اس ستمگر سے کافی فاصلہ پر بیٹھے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔۔۔

دفع کرؤ اِس موضوع کو۔۔۔ چلو میرے ساتھ بیٹھ کر فلم دیکھو۔۔۔" وہ" اپنا مونڈ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ اس لیے موضوع کو شروع ہونے سے پہلے ہی ختم کر دیا۔۔۔۔

تمھارے ساتھ بیٹھ کر فلم دیکھنے سے اچھا ہے میں سو جاؤں۔۔۔۔" وہ منہ" بسور کر کہتی ہوئی ی۔۔۔ ابھی اٹھ کر جانے ہی لگی تھی۔۔۔

کیا برائی ہے میرے ساتھ فلم دیکھنے میں؟؟۔۔۔"وہ اپنا ایک ہاتھ"
صوفے کے اوپری حصے پر شاہانہ انداز میں ٹکا کر۔۔۔ابرو
اچکا کر۔۔۔ سنجیدگی سے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

مجھے نہیں پسند اِس طرح کی ایکشن فلمیں۔۔۔"وہ حسین دلربا ایل سی ڈی"
کی جانب دیکھتے ہوئے۔۔۔منہ بگاڑ کر بولی۔۔۔۔

تو رومانٹک لگا لیتے ہیں۔۔۔آ کر بیٹھو تو صحیح"وہ اس بار نرمی سے دعوت"
دے رہا تھا۔۔۔۔

تمھارے ساتھ تو میں کبھی رومانٹک فلم نہ دیکھوں۔۔۔۔"وہ تیزی سے"
احتجاجاً گویا ہوئی ی۔۔۔۔

محیب کے ساتھ۔۔وہ بھی رومانٹک فلم۔۔۔۔تصور بھی محال لگ رہا تھا اسے۔۔۔۔

گال گلابی گلابی سے ہو گ ئی ے۔۔۔۔

اسے یقین تھا فلم کے سین اس بھوکے شیر کے جذبات کو جگانے کا سبب بن جائی یں گے۔۔۔

اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی مارنے کی بھول نہیں کر سکتی تھی وہ۔۔۔۔

کیوں؟؟"وہ الجھ کر۔۔۔۔"

بس نہیں دیکھ سکتی۔۔۔"وہ قطعی انداز میں کہ کر۔۔۔۔کمرے سے باہر"
جانے کی نیت سے۔۔۔دروازے کا لاک کھولنے لگی۔۔۔۔۔

توہار رموو ی دیکھ لیتے ہیں۔۔۔"وہ خوبرو نوجوان تیزی سے تجویز دینے"
لگا۔۔۔۔

۔۔ہار رموو ی۔۔۔"خوف کے مارے اس نے گلے میں تھوک نگلتے ہوئے"
دوہرایا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔اب یہ مت بولنا کے تمھیں ڈر لگتا ہے۔۔۔"وہ مضحکہ خیز انداز"
میں۔۔۔۔

ڈر تو واقعی لگتا تھا۔۔۔ مگر اپنے جانی دشمن کو اپنی کمزوری بھلا کیوں بتاتی۔۔۔۔

تیزی سے اس کی جانب مڑ۔۔۔۔اکڑ کر بولی۔۔۔ ''جی نہیں۔۔۔مجھے بالکل ''ڈر نہیں لگتا۔۔۔۔۔

چہرہ تو کچھ اور ہی بتا رہا ہے تمھارا'' وہ استہزائی یہ انداز میں۔۔۔اس کے '' سفید پڑتے چہرے کو دیکھ۔۔۔۔طنزیہ مسکراہٹ ہونٹوں کے کناروں پر سجائے۔۔۔ گویا ہوا۔۔

کہاناں ڈر نہیں لگتا۔۔بس میں تمھارے ساتھ نہیں دیکھنا'' چاہتی۔۔۔۔'' وہ اپنے خوف کو اپنی اکڑ میں کور کر رہی تھی۔۔۔

ابھی مڑ کر لاک پر ہاتھ رکھا ہی تھا۔۔۔کے پیچھے سے کسی نے۔۔۔اس کے پیٹ پر ہاتھوں کا حصار باندھ کر۔۔۔۔زمین سے اٹھالیا۔۔۔۔

اگلے لمحے اس کے پاؤں ہوا میں تھے۔۔۔۔

"محیب چھوڑو مجھے۔۔۔۔مجھے نہیں دیکھنی۔۔۔"وہ اس کے ہاتھوں سے اپنے وجود کو آزاد کرانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

اگر نرمی سے بتادیتی کے ہارر موووی سے ڈر لگتا ہے تو یقیناوہ کبھی فارس نہ کرتا۔۔۔۔

مگر اس لڑکی نے نرمی سے دی ہوئی ی دعوت کو نہ صرف ٹھکرایا بلکے جواباً گھڑ بھی دیکھائی ی۔۔۔۔

ڈر لگتا ہے تو بتا دوا بھی۔۔۔۔" وہ صوفے پر نرمی سے بیٹھانے کے بعد۔۔۔اس کے چہرے کے برابر جھک کر۔۔۔۔سیاہ نشیلی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔۔ سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔۔۔

"کہاناں۔۔ نہیں لگتا۔۔۔۔" وہ اب بھی اپنی انا پر قائم تھی۔۔۔۔

"اوکے۔۔۔" اس نے برابر میں بیٹھتے ہوئے۔۔۔لاپرواہی سے کہ کر۔۔۔۔ فلم لگائی۔۔۔۔

فلم کو شروع ہوئے ابھی تین منٹ بھی نہ گزرے تھے۔۔۔۔کے نجمہ کے چہرے کی ہوائی یاں اڑنے لگیں۔۔۔۔

ڈراؤنی فلموں سے اسے بہت خوف آتا تھا۔۔۔۔

صرف فلم کا ہارر ساؤنڈ ہی اس کی روح فنا کر رہا تھا۔۔۔پھر بھی ہمت کا دامن تھامے۔۔جوان کی بچی اکڑ کر بیٹھی رہی۔۔۔

جیسے جیسے فلم میں خوفناک سین آرہے تھے۔۔۔ویسے ویسے۔۔۔وہ خود ہی محیب سے چپکتی جارہی تھی۔۔۔۔

محیب کنکھیوں سے۔۔۔اسی دلربا کو تک رہا تھا۔۔۔اس کی حالت دیکھ۔۔۔ بمشکل اپنی ہنسی کنڑول کی۔۔۔۔

پھر سین اچانک ایک مقام پر جیسے ٹھرسہ گیا۔۔۔۔کھڑکی کے اندر ۔۔۔کیمرہ جاتا جارہا تھا۔۔۔

جاتا جارہا تھا۔۔۔۔

جاتا جارہا تھا۔۔۔

کھڑکی پر مکڑی کے جال لگے نظر آرہے تھے۔۔۔اندر صرف اندھیرا ہی اندھیرا دیکھائی دے رہا تھا۔۔۔ساتھ ساتھ خوفناک ساونڈ بھی بج رہا تھا۔۔۔۔کے اچانک ایک سفید کپڑوں میں ملبوس چڑیل۔۔۔جس کا چہرہ بالوں سے ڈھکا ہوا تھا۔۔۔۔سامنے آگ ئی۔۔۔وہ تو سامنے کیا آئی ی۔۔۔نجمہ کا دل اچھل کر منہ میں آگیا۔۔۔

وہ خوف سے چیختی ہوئی ی اچھل کر۔۔۔محیب کے سینے سے لگ گ ئی۔۔۔۔اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کے مضبوط سراپے کو تھام لیا۔۔۔

یہ پہلی بار تھا جب وہ حسین دلربا خود سے سینے سے آ لگی تھی۔۔

لگا جیسے سانس رکی۔۔۔۔

دو تین ثانیوں کے لیے وہ منجمد رہا۔۔۔۔

اس کی گرم سانسیں اور لرزتا ہوا وجود وہ محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔

کچھ لمحوں بعد جب حواس بحال ہوئے۔۔۔ تو موقعے سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔ محیب نے اسکے حسین و نازک سراپے کو مضبوطی سے اپنے حصار میں جکڑ لیا۔۔۔۔

پلیز۔۔بند کرؤ۔۔۔"محیب کو اسکی بھرئی ی آواز سے محسوس ہوا۔۔۔۔"

وہ رو رہی ہے۔۔۔۔

بند کر دیا۔۔۔۔ڈرؤ مت۔۔۔۔میں ہوں تمھارے ساتھ۔۔۔۔"وہ"

اس کی کمر کو نرمی سے سہلاتے ہوئے۔۔ مطمئن و پُر اعتماد لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔"وہ خاموشی سے اسکے سینے سے لگی رہی۔۔۔"

بہت پُر سکون لمحہ تھا وہ۔۔۔۔

اس کا کشادہ و نرم سینہ سکون بخش رہا تھا۔۔۔۔اور اسکی نزدیکی مقابل کو۔۔۔۔

چاہے وہ لڑکی منہ سے کبھی قبول نہ کرے۔۔۔مگر وہ دل کے کسی کونے میں یہ مان رہی تھی۔۔۔۔کے بہت پُر سکون و محفوظ محسوس کر رہی تھی اسکے حصار میں۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد۔۔۔۔

"مجھے واش روم جانا ہے۔۔۔۔"وہ نہایت شرمگی سے اس خوبرو نوجوان کو بتانے لگی۔۔۔۔

"جاؤ۔۔۔۔۔کس نے روکا ہے۔۔۔"وہ لاپرواہی سے کہ کر بیڈ پر لیٹنے لگا۔۔۔۔

تم باہر کھڑے ہو جاؤ۔۔۔مجھے اکیلے جانے میں بہت ڈر لگ رہا" ہے۔۔۔۔"وہ بیچاری شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی محیب سے یہ کہتے وقت۔۔۔۔مگر اس کے علاوہ کوئی ی دوسرا آپشن بھی تو نہ تھا۔۔۔۔

یہ سنتے ہی محیب بے اختیار ہنس دیا۔۔۔

اس کے سفید موتیوں جیسے چمک دار دانت ہنستے ہوئے تھوڑا ظاہر ہوئے تھے۔۔۔۔

دنیا میں نا جانے کتنے لوگوں کو ہنستے دیکھا ہو گا۔۔۔۔مگر اس جیسی خوبصورت ہنسی کسی کی نہ دیکھی۔۔۔۔

وہ تو بلا کا حسین لگ رہا تھا ہنستے وقت۔۔۔۔

لگاہی نہیں وہ سنگ دل محیب اجلال ملک ہے۔۔۔وہ تو کوئی ی سترہ سالہ حسین لڑکا معلوم ہوا مقابل کو۔۔۔۔

وہ بے ساختہ اس کے حسین کھلتے گلاب سے چہرے کو تکتی رہی۔۔۔۔

پھر دیکھ رہی ہو۔۔۔"خود کو اسے گھورتا دیکھ۔۔۔وہ تیزی سے ٹوکنے" لگا۔۔۔۔

جس پر وہ حواسوں میں لوٹی۔۔۔۔

مزاق اڑانا بند کرؤ میرا۔۔۔یہ سب تمھاری وجہ سے ہی ہو رہا" ہے۔۔۔"وہ سارا الزام مقابل پر برہمی سے ڈالتے ہوئے۔۔۔۔

میں نے تو بار بار پوچھا تھا۔"خاصہ معصومیت کے ساتھ جواب دیا۔۔۔۔"

پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔۔۔۔جب چہرہ پڑھ چکے تھے"
میرا۔۔۔۔ کبھی کبھار سامنے والے کا بھرم ہی رکھ لینا چاہیے۔۔۔"وہ خفگی سے کہتے ہوئے۔۔۔۔منہ بسورنے لگی۔۔۔۔

ہمم"وہ بغیر کوئی ی جواب دیے سنجیدگی سے کچھ سوچتے"
ہوئے۔۔۔اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔۔

تم چل رہے ہو یا نہیں؟؟"وہ بے صبری سے پوچھنے لگی۔۔۔۔"

چل رہا ہوں۔۔۔بس یہی دن تو دیکھنا رہ گیا تھا محیب اجلال ملک کی زندگی" میں۔۔۔کے مسز محیب کے لیے واش روم کے دروازے پر کھڑا ہو کر پہرا دے۔۔۔"وہ تھکے تھکے انداز میں بیڈ سے اتر کر۔۔۔بے زار لہجے میں کہتا ہوا۔۔۔اس کی جانب آیا۔۔۔

ویسے ضروری تو نہیں چڑیل باہر دروازے سے ہی آئے۔۔۔"وہ واش" روم میں تھی۔۔۔جب محیب کو شرارت سوجھی۔۔۔۔زور سے سوچنے والے انداز میں کہ کر۔۔۔۔اپنی مسکراہٹ ہونٹوں میں دبانے لگا۔۔۔۔

محیب۔۔۔۔میں جان لے لوں گی تمھاری۔۔۔چپ رہو۔۔۔"اندر سے" فوری اس کے چیخنے کی آواز آئی ی۔۔۔

جس پر وہ خاصہ محظوظ ہوا۔۔۔۔

پورے ایک ہفتے تک محیب کو ضرورت نہ پڑئی ی اسکے قریب جا کر سونے کی۔۔۔وہ خود ی اس سے لگ لگ کر سو رہی تھی۔۔۔۔ساتھ ساتھ اپنے واش روم کے دروازے کا پہرے دار بھی بناتی۔۔۔۔

بھلا کون سہ جانی دشمن ایسے ناز اٹھتا ہے۔۔۔جیسے وہ اٹھاتا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

تم؟؟۔۔۔یہاں؟؟" وہ اپنی لیمبور گنی سے ٹیک لگائے کھڑا اس کی کلاس" اف ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔

اس کی ہینڈسم وڈیشنگ پر سنیلٹی ہر اک کو مجبور کر رہی تھی۔۔۔اس کی جانب نگاہ اٹھانے پر۔۔۔۔

کالا چشمہ اس کے سفید رنگ پر جیسے قیامت ڈاہ رہا تھا۔۔۔

اس کی جانب اٹھنے والی ہر نگاہ ستائی شی تھی۔۔۔۔

وہ محیب اجلال ملک تھا۔۔۔جسے اکثر لوگوں نے صرف میگزین کے کور پر۔۔۔یا نیوز میں دیکھا تھا۔۔۔

پورے یونی میں چہ میگوئی یاں چل رہی تھیں اس کے آنے کی۔۔۔۔

نجمہ جب اپنے ڈیپارٹمنٹ سے نکلی۔۔۔تو اس وجیہہ مرد کو سامنے ہی کھڑا پایا۔۔۔۔

جسے دیکھ۔۔وہ کافی حیران ہوئی ی۔۔۔۔

"کیوں میں تمھیں لینے نہیں آسکتا؟؟۔۔۔"اس نے چشمہ اتار کر۔۔۔کوٹ کی جیب میں لگاتے ہوئے۔۔۔ایک ابرو اچکا کر استفسار کیا۔۔۔۔۔

"یہ محیب اجلال ملک ہیں ناں۔۔"جویریہ جو اس کے پیچھے کھڑی تھی۔۔۔ایکسائٹڈ ہو کر پوچھنے لگی۔۔۔

جی۔۔۔۔میں نج کا ہسبینڈ۔۔۔اور آپ؟؟؟"اس نے خود ہی اپنا تعارف کروایا۔۔۔۔

اس نے یہ نہیں کہا کے وہ محیب اجلال ملک ہے۔۔۔۔

کیونکے وہ اس حیثیت سے نہیں آیا تھا۔۔۔۔

اس نے نہایت سادگی سے خود کو اس لڑکی سے منسوب کیا۔۔۔۔

ایک بند کمرے میں پرنسپل کے سامنے اپنی وائی ف کہنا۔۔۔الگ بات ہے۔۔۔کوئی ی نہیں جانتا۔۔۔۔جب تک وہ نہ چاہتا۔۔۔۔

مگر پوری یونی کے سامنے خود کو اس سے منسوب کرنا۔۔۔یہ واقعی نجمہ کے لیے بہت اہمیت کا حامل تھا۔۔۔۔

نجمہ کے ہسبینڈ؟؟"جویریہ اور باقی سب کے منہ حیرت سے کھل" گ ئ ے تھے۔۔۔

وہ اتنا نرم و خوش مزاج تو کبھی نہ تھا جتنا اس کی سہیلیوں کے لیے بن رہا تھا۔۔۔۔

اگر وہ ستمگر صرف عزت رکھنے کے لیے یہ عمل کر رہا تھا۔۔۔تو بھی دل کی گہرائی یوں میں اترتا محسوس ہوا۔۔۔۔

وہ چاہتا تو نہ دیتا اس کی سہیلیوں کو اہمیت۔۔۔کس کو امید تھی اس کی شخصیت سے بھلائی ی کی۔۔۔۔آخر کو وہ محیب اجلال ملک تھا۔۔۔۔ مگر اس نے دی۔۔۔۔۔

کیوں دی۔۔۔وہ نہیں جانتی۔۔۔مگر اس کا مسکرا کر بات کرنا ہی نجمہ کے لیے بہت تھا۔۔۔۔

رسمی بات چیت کے بعد۔۔۔محیب نے انھیں گھر آنے کی دعوت بھی دی۔۔۔جس پر وہ تین چار لڑکیوں کا گروپ باخوشی اس دعوت کو قبول کرنے لگا۔۔۔۔

یہ گھر کا راستہ تو نہیں ہے۔۔۔"وہ خاموشی سے کھڑکی سے باہر کے"
نظارے دیکھ رہی تھی۔۔کے محیب نے رائیٹ ٹرن کی جگہ لیفٹ
لیا۔۔۔جس پر وہ تیزی سے اس کی جانب متوجہ ہو کر۔۔۔الجھ کر بولی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔کیونکے ہم شاپنگ پر جا رہے ہیں۔۔۔"اس نے کار ڈرائیو"
کرتے ہوئے۔۔۔نارمل انداز میں کہا۔۔۔۔

شاپنگ؟؟۔۔۔مگر کیوں؟؟"وہ الجھ کر۔۔۔۔"

میں نے تو سنا تھا کے لڑکیاں خوش ہو جاتی ہیں شاپنگ کا سن کر۔۔۔۔مگر"
تمھارے چہرے پر تو خوشی کا دور دور تک کوئی ی تاثر نہیں آ رہا۔۔۔"وہ اس
حسین دلربا کی جانب بغور دیکھتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔۔

تو محیب اجلال ملک مجھے خوش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟؟" وہ تعجب" سے مسکراتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔"اس نے کوئی ی جواب نہ دیا۔۔۔بس مسکراتے ہوئے" ۔۔۔۔الٹے ہاتھ سے اس کا نازک ہاتھ تھام کر۔۔۔اپنی انگلیوں کو اس کی انگلیوں سے الجھانے لگا۔۔۔۔

یقیناً جواب ہاں ہی تھا۔۔۔جو وہ لفظوں میں اقرار نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔ مگر اس کا ہر عمل از خود بتاتا تھا کے وہ اسے خوش رکھنا چاہتا ہے۔۔۔۔

نجمہ جب مال پہنچی۔۔۔تو بہت حیران ہوئی ی۔۔۔

پورا مال کا اسٹاف اس کا ویلکم کرنے مین دروازے پر ہی کھڑا تھا۔۔۔۔

پورا مال خالی تھا۔۔۔اور کیوں نہ ہوتا۔۔۔۔ مسز مجیب اجلال ملک جو آرہی تھیں۔۔۔۔

یہ مال ہمارا ہے۔۔۔ سوفیل فری۔۔۔"اس نے نجمہ کے کان میں سرگوشی" والے انداز میں کہا۔۔۔۔۔

چاہتا تو (میرا) کہتا۔۔۔۔۔ مگر لفظ (ہمارا) استعمال کیا اس نے۔۔۔۔

جو دل کے کانوں کو سننے میں بڑا بھلا معلوم ہوا۔۔۔

اسے اگنور کرنا اب دل کے لیے بڑا مشکل ہوتا جا رہا تھا۔۔۔۔

میم۔۔۔آپ یہ دیکھیں۔۔۔یہ سوٹ آپ پر بہت جچے گا۔۔۔" یکے بعد دیگر مہنگے و برانڈڈ کپڑے اسے دیکھائے جا رہے تھے۔۔۔

پورے مال کا اسٹاف اسے کسی مہارانی کی طرح ٹریٹ کر رہا تھا۔۔۔جس کے محسوس کر رہی تھی۔۔۔ shy سبب وہ کافی

اس نے پوری زندگی عام لوگوں کی طرح گزارئی ی تھی۔۔۔یہ امیروں کے ٹھاٹ بھاٹ کہاں دیکھے تھے اسنے۔۔۔۔

کب تصور کیا تھا کے مسز مجیب اجلال ملک بن کر جس کپڑے کو ایک نگاہ بھر کر دیکھے گی وہ اس کا ہو جائے گا۔۔۔۔

پھر سب سے بڑھ کر۔۔۔۔یہ احسان نہیں تھا۔۔۔۔

یہ حق تھا اس کا۔۔۔۔

وہ مسز محیب اجلال ملک ہونے کی حیثیت سے اس خوبرو نوجوان کے قدم سے قدم ملا کر پورے مال میں گھوم رہی تھی۔۔۔۔۔

♥*H usny Kanwal*♥

وہ بیڈ کی چادر ٹھیک کر رہی تھی جب وہ خوبرو نوجوان کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔

یہ کیا حرکت ہے؟؟۔۔ نظر نہیں آرہا تمھیں۔۔۔میں چادر سیٹ کر رہی" تھی۔۔۔"محیب دانستہ طور پر بیڈ پر گرنے والے انداز میں لیٹا۔۔۔۔جس پر وہ دشمنِ جاں چڑتے ہوئے بولی۔۔۔۔

بندہ تھکا ہارا گھر آیا ہے۔۔۔بجائے اس کے۔۔۔کے اپنے ہسبینڈ کی" خدمت کرؤ۔۔۔تم یہ فالتوہ کام کر رہی ہو۔۔۔۔۔"اپنی کونی بیڈ سے ٹکا کر۔۔۔ہاتھ کے سہارے سے اپنے چہرے کو اونچا کیے... منہ بسور کر گویا ہوا۔۔۔۔

تمھاری خدمت؟؟اور وہ بھی میں کرؤں؟؟۔۔۔افف۔۔۔محیب اجلال" ملک اور اس کے سنہرے خواب۔۔۔۔۔اب ہٹو۔۔۔چادر ٹھیک کرنے دو مجھے۔۔۔۔"وہ آنکھیں ٹم ٹماتے ہوئے۔۔۔۔منہ چڑھا کر بولی۔۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟؟۔۔۔اٹھو بیڈ سے۔۔۔۔۔اٹھوناں"

بھ ئی ی۔۔۔۔۔"وہ مسلسل اسکے حسین چہرے کو تک رہا تھا۔۔۔جس سے وہ نروس فیل کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔اس کا ہاتھ پکڑ کر۔۔۔اپنی پوری طاقت صَرف کرتے ہوئے۔۔۔اس وجیہہ مرد کو بیڈ سے اٹھانے کی سعی کرنے لگی۔۔۔۔

مگر وہ نازک جان اسے ایک انچ بھی نہ ہلا سکی تھی۔۔۔

جب زور آزمائ ی کر کے تھک گ ئی تو ہار ماننے والے انداز میں اس کا ہاتھ چھوڑا۔۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے مقابل نے ہاتھ تھام کر۔۔۔زور سے اپنی جانب کھینچا۔۔۔۔

وہ کٹی پتنگ کی طرح اس خوبرو نوجوان کی جانب کھینچی چلی آئی ی تھی۔۔۔۔

حملہ اچانک ہوا تھا اس نازک صفت پر۔۔۔۔اس لیے سنبھلنے کا موقع نہ مل سکا۔۔۔۔

حملے کا نتیجہ یہ نکلا۔۔۔۔کے اب وہ بھی بیڈ پر اس کے ساتھ لیٹی ہوئی ی تھی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔تو میں کیا کہ رہا تھا۔" وہ اسکے حسین چہرے پر ہلکا سہ جھک" کر۔۔۔۔چہرے پر بکھرئی ی آوارا لٹیں کان کے پیچھے کرتے ہوئے۔۔۔۔سوچتے ہوئے بولا۔۔۔۔

کے اپنے ہسبینڈ کی خدمت کرؤ۔۔۔خاص طور پر۔۔۔جب وہ تھک کر" گھر واپس آئے۔۔۔۔کیا خبر۔۔۔۔تمھارا یہی عمل تمھارے ہسبینڈ کے دل میں گھر کر جائے۔۔۔"وہ شوخی سے مسکراتے ہوئے بول کر۔۔۔مزید اس کے چہرے پر جھکا۔۔۔۔

دل ہو گا تب ناں۔۔۔۔آپ کو علم نہیں ہے شاید محیب اجلال" ملک۔۔۔۔یہاں منو پتھر رکھے ہیں۔۔۔۔"وہ اپنی شہادت کی انگلی اس کے دل کے مقام پر رکھ کر۔۔۔۔دل جلے انداز میں بولی۔۔۔۔

تو ہٹا دو۔۔۔تمھیں اجازت ہے۔۔۔"وہ اس کی سیاہ نشیلی آنکھوں میں" جھانکتے ہوئے۔۔۔۔رومانیت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔

نہ جانے اس ستمگر کی باتوں کا جادو تھا یا نیلی سمندر جیسی گہری آنکھوں کا۔۔۔۔۔۔کے وہ خود کو بہکتا ہوا پا رہی تھی پہلی بار۔۔۔۔۔

جیسے اسنے ارد گرد کوئی ی حصار باندھ دیا ہو۔۔۔۔جادوئی ی حصار۔۔

نجمہ کا دل بے قابو ہونے لگا۔۔۔۔

وہ جواب دینے کے بجائے۔۔۔اس کے خوبصورت چہرے کو تک رہی تھی

۔۔۔۔

اس کی سیاہ آنکھوں میں ابھرتے جذبات دیکھ۔۔۔۔مقابل مسکراتے ہوئے چھیڑنے کی نیت سے بولا۔۔۔۔"مجھے تو ایسی بیوی چاہیے تھی۔۔۔کے جب

گھر آؤں تو سب سے پہلے پوچھے۔۔۔کھانا لگاؤں یا بستر۔۔۔۔"ایک لمحے کی دیری کے بغیر۔۔۔مزید اس کے حسین چہرے پر جھکا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں شوخی و شرارت مچل رہی تھی۔۔۔

زیادہ شوخے مت بنو۔۔۔۔ہٹو۔۔۔۔بڑے آئے۔۔۔کھانا لگاؤں یا" بستر۔۔۔۔تمھارے لیے صرف زہر والی چائے بنانے کی خدمت کر سکتی ہوں میں۔۔۔۔کہو تو کرؤں؟؟"اس کی آنکھوں کو شرارت سے سرشار دیکھ۔۔۔گویا وہ ایک جھٹکے سے۔۔۔اپنے حواسوں میں لوٹی تھی۔۔۔تیزی سے اپنے سیدھے ہاتھ کی پشت اس کے عنابی لبوں پر رکھی۔۔۔تاکے مقابل مزید حدود پار نہ کرئے۔۔۔۔۔۔۔پھر منہ بسورتے ہوئے۔۔۔اس کی نقل اتارنے لگی۔۔۔۔۔۔

وہ قاتل حسینہ نہیں جانتی کتنی کیوٹ لگ رہی تھی اُس لمحے۔۔۔۔

وہ بس ٹک ٹکی باندھے دیکھتا ہی چلا گیا۔۔۔۔

آخری جملہ طنزیہ انداز میں استفسار کرتے ہوئے۔۔۔اسے خود سے دور دھکیلنے لگی۔۔۔۔

اس حسین دلربا کا نازک ہاتھ۔۔۔اپنے اور اسکے درمیان رکاوٹ بنتے محسوس ہوا۔۔

تو تیزی سے اس کے دونوں ہاتھ اپنے ایک ہاتھ سے پکڑ کر۔۔۔۔اس قاتل حسینہ کے سر سے اوپر لگا دیے۔۔۔

چہرے پر ایک دلفریب مسکراہٹ رقصاں تھی۔۔۔جو نجمہ نے اس کے رعب دار چہرے پر۔۔۔اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔۔۔۔

شاید وہ اچھے مونڈ میں تھا۔۔۔اس بات کا اندازہ نجمہ اس کے چہرے پر سجی مسکراہٹ سے لگا رہی تھی۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔زہر والی چائے۔۔۔۔"وہ خوبرو نوجوان گمبھیر لہجے میں" سوچتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

ویسے ہزاروں زہریلے سانپ ایک طرف۔۔۔اور میری جان تمھاری" زبان ایک طرف۔۔۔تو کیونکر ناں میں وہ زہر پیوں جسے پینے کے بعد بچنے کی کوئی امید نہ بچے۔۔۔۔"وہ ذو معنی انداز میں کہ کر۔۔۔اس کے چہرے کے بالکل قریب اپنا چہرہ لے آیا۔۔۔۔

تمھیں تو رومانس کرنا بھی نہیں آتا۔۔۔بھلا ایسے کون کہتا"

ہے۔۔۔ہٹو۔۔۔"اس کا گمان تھا وہ ہر بار کی طرح لال ہو جائے گی مارے حیا

کے۔۔۔۔مگر وہ تو الٹا جھنجھلا کر کہنے لگی۔۔۔

کیونکے اس کاری۔ایکشن توقع کے بالکل بر خلاف تھا۔۔۔تو وہ اس کے ہاتھ

آزاد کر۔۔۔الجھ کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔

اووو۔۔۔۔تو مسز محیب اجلال ملک چاہتی ہیں کے میں ان سے رومانس"

کرؤں؟؟"شوخی سے مسکراتے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

اس کا انداز چھیڑنے والا تھا۔۔۔۔۔

تو اتنی دیر سے کیا کر رہے ہو پھر؟؟" وہ ابرو اچکا کر۔۔۔الجھ کر پوچھنے لگی۔۔۔۔

یہ پہلی بار تھا جب وہ اتنا فری ہو کر بات کر رہی تھی۔۔۔اور کیوں ناں کرتی۔۔۔اس نے ایک گھر دے دیا تھا اسے۔۔۔۔

اس کا اپنا گھر۔۔۔ جس کی وہ مالکن تھی۔۔۔۔

ایک گھر کا خواب کون سی عورت نہیں دیکھتی۔۔۔۔وہ خواب محیب اجلال ملک نے پورا کیا تھا اسکا۔۔۔۔۔

اسے تعلیم کے زیور سے دوبارا آراستہ کروایا۔۔

وہ دشمنِ جاں اس پر دن رات محبت لوٹاتا تھا۔۔۔۔

اسے توجہ دیتا تھا۔۔

اس کے ناز اٹھاتا تھا۔۔۔۔

اس کا خیال رکھتا تھا۔۔۔

اور سب سے بڑھ کر۔۔۔۔

اس کی والدہ کو فیملی ممبر کی طرح ٹریٹ کرنے لگا تھا۔۔۔۔

جیسا وہ ہمیشہ سے آرمان رکھتی تھی۔۔۔کے اس کی والدہ آرام سے بیٹھ کر پُر سکون انداز میں زندگی گزاریں۔۔۔

کوئی ی انھیں نوکروں کی طرح ٹریٹ نہ کرئے۔۔۔۔وہ آرمان۔۔۔ہر روز اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

یہ چیزیں از خود ہی دل میں جگہ دے رہی تھیں اس ستمگر کو۔۔۔۔

میں تو صرف تنگ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔" وہ صاف گوئی ی"
سے۔۔۔۔ معصومانہ چہرہ بنائے گویا ہوا۔۔۔

تنگ؟؟۔۔۔۔اور یہی کرتے کرتے تم اپنے سارے کارنامے انجام دے"
دیتے ہو۔۔۔" وہ چھوٹی آنکھیں کرتے ہوئے۔۔۔۔ مفاہمانہ انداز میں طنز
کرنے لگی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔ تنگ کرتے کرتے کب حدود پار ہو جاتی ہیں مجھے پتا ہی نہیں"
چلتا۔۔۔" دنیا جہاں کی معصومیت وہ اپنے چہرے پر سجائے بول رہا

تھا۔۔۔ساتھ ساتھ ہاتھ اس کے نازک وجود پر اپنا حصار باندھ رہے تھے۔۔۔۔۔

اِس وقت کون آیا ہے؟؟"اچانک ہی کمرے کا دروازہ نوک ہوا۔۔۔تو وہ" منہ بسور کر دروازے کی جانب دیکھ۔۔۔ابرو اچکا کر استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

مجھے کیا پتا" وہ لاعلمی سے کندھے اچکاتے ہوئے۔۔۔"

کون؟؟"اس نے بھرم دار آواز میں پوچھا۔۔"

ماسٹر۔۔۔میں عینی۔۔۔۔میڈم کی دوستیں آئی یں ہیں۔۔۔۔"دروازے" کی دوسری جانب سے آواز آئی ی۔۔۔

اِس وقت؟؟۔۔۔"وہ نجمہ کی طرف دیکھ۔۔۔حیرت سے بولا۔۔۔"

ہو سکتا ہے پارٹی کے لیے لے جانے آئی ی ہوں۔۔۔"وہ دھیمی آواز میں" ۔۔۔

"پارٹی؟؟۔۔۔۔"

ہاں۔۔۔وہ جیا کے فارم ہاوس پر ہے۔۔۔۔ساری فرینڈز ہوں گی۔۔"وہ" خاصہ لچکدار انداز میں ڈرتے ڈرتے بتا رہی تھی۔۔۔

تبھی میں کہوں آج محترمہ کے مزاج اتنے بدلے بدلے کیسے۔۔۔"وہ دل" میں سوچتے ہوئے۔۔۔۔

اچھاہٹو تو صحیح مجھ پر سے۔۔۔۔میں ویلکم تو کرؤں ان کا اپنے گھر" میں۔۔۔۔"اپنے گھر کے الفاظ کس قدر مان سے ادا کیے اس لڑکی نے۔۔۔ محیب تو یہی دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔

اچھا لگا کے وہ اپنا مان رہی ہے۔۔۔۔ مسکراتے ہوئے۔۔۔اس پر سے ہٹا۔۔۔۔ جس پر وہ تیزی سے اٹھ کر۔۔۔اپنا حلیہ ٹھیک کرتے ہوئے باہر جانے لگی۔۔۔

اچھا اگر وہ لوگ زیادہ ضد کریں تو چلی جاؤں؟؟۔۔۔۔ سمپل سی پارٹی" ہے۔۔۔صرف فی۔ میل فرینڈز۔۔۔"اچانک کسی خیال کے آجانے پر۔۔۔ محیب کی جانب مڑ کر۔۔۔۔اس نے اجازت طلب کی۔۔۔۔

محیب واقف تھاوہ آخری جملہ بتا نہیں رہی۔۔۔جتا رہی ہے۔۔۔۔

ہمم۔۔۔"اس نے فقط اتنا کہا۔۔۔"

اب اِس ہمم کا مطلب؟؟۔۔۔۔۔ہاں ہے یا نہ؟؟"وہ تجسس سے پوچھ "
رہی تھی۔۔۔۔ساتھ ساتھ امید بھی وابستہ تھی کے ہاں نکلے۔۔۔۔

ہاں۔۔"اتنا کہ کر اس نے تکیہ اٹھا کر۔۔۔اپنے سر کے نیچے "
لگا یا۔۔۔۔"لائی ٹس اوف کر دو۔۔۔۔اور جلدی واپس آنا۔۔۔اور
ہاں۔۔۔گارڈز ساتھ جائیں گے تمھارے۔۔۔"وہ اطلاع دینے والے
انداز میں کہتے ہوئے۔۔۔آنکھیں موند گیا۔۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔گارڈز کیوں؟؟۔۔۔تمھیں یقین نہیں ہے مجھ پر"وہ" تیزی سے۔۔۔خفگی بھرے لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔۔

گارڈز حفاظت کے لیے ہیں تمھاری۔۔۔اس میں یقین کی بات کہاں سے" آگ ئی۔۔۔"وہ بے زاری سے آنکھیں کھولتے ہوئے۔۔۔سامنے کھڑی حسنِ سراپا کو دیکھ۔۔۔۔سنجیدگی سے جواب دہ ہوا۔۔۔۔۔

دیکھو ذرا حفاظت کی بات کر کون رہا ہے۔۔۔جو خود کھلا دشمن ہے" میرا۔۔۔اپنی ماں سے مجھے سیڑھیوں سے پھینکواتے وقت یاد نہیں آئی ی تھی یہ حفاظت تمھیں؟؟۔۔۔اِس دنیا میں سب سے زیادہ خطرہ مجھے صرف تم سے اور تمھارے گھر والوں سے ہے۔۔۔۔۔۔"وہ خاصہ جز بز ہو کر ۔۔۔طنز کے تیر چلانے لگی۔۔۔۔

اسے شدید ناگوار گزرا تھا محیب کا اس کے پیچھے گارڈز کو لگانا۔۔۔۔۔

وہ لڑکی یہی سوچ رہی تھی کے مقابل بھروسہ نہیں کرتا اس پر۔۔۔۔

میں تمھیں ہزار بار بتا چکا ہوں۔۔۔امی حضور کے عمل سے میرا کوئی ی" تعلق نہیں تھا۔۔۔۔" وہ سیدھا ہو کر بیٹھتے ہوئے۔۔۔۔۔رعب دار و غصیلی آواز میں کہنے لگا۔۔۔۔

وہ لوگوں کو اپنے کیے اعمال کی وضاحت دینے کا عادی نہیں تھا۔۔۔اس کے باوجود اس لڑکی کو بار بار دے رہا تھا۔۔۔ لیکن وہ پھر بھی یقین کرنے کے لیے تیار نہ تھی۔۔۔۔

ابھی وہ جواب دیتی اِس سے قبل ہی دروازہ پھر نوک ہوا۔۔۔۔

وہ ناچاہتے ہوئے بھی گارڈز اپنے ساتھ لے جانے پر مجبور تھی۔۔۔۔

پاؤں پٹکتی ہوئی ی باہر چلی گ ئی۔۔۔۔

جبکے اس کے مارے ہوئے طنزیہ تیروں کے سبب۔۔۔وہ اب سو نہیں سکتا تھا۔۔۔۔

دراز سے سیگریٹ نکال کر۔۔۔۔کھڑکی کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

وہ اکثر تب ہی سیگریٹ پیتا۔۔۔جب ذہنی طور پر ڈسٹرب ہوتا۔۔۔۔یا نجمہ آس پاس نہ ہوتی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

کل مہروز صاحب اوران کے چھوٹے بھائی کی فیملی آئی تھی ملک" مینشن۔۔۔۔بہت معذرت کر رہے تھے۔۔۔۔کہ رہے تھے غلط فہمی کے نتیجے میں ہوا سب کچھ۔۔۔۔ساتھ ساتھ شادی کی تاریخ بھی مانگی۔۔۔ تمھارے ڈیڈ نے گھر کے سربراہ ہونے کی حیثیت سے انھیں پانچ جنوری کی تاریخ دے دی ہے۔۔۔"بس مبشرہ بیگم کا اتنا کہنا تھا کے نجمہ کا دل ہل گیا۔۔۔۔

یعنی ایک ہفتے بعد۔۔۔"وہ بے ساختہ ہی بول اٹھی تھی۔۔۔۔"

سوری۔۔۔۔میں بہت شرمندہ ہوں۔۔۔"کال ریسیو ہوتے ہی۔۔۔"
دوسری جانب سے معذرت کی جانے لگی۔۔۔

مجھے لگا تھا کے غنڈے تم نے بھیجے۔۔"وہ شرمندگی کی انتہا گہرائی یوں میں"
اتر چکی تھی۔۔۔۔جو اسکی آواز سے بھی نمایاں ہو رہا تھا۔۔۔

میں نے کہا تھا تم سے۔۔۔کوئی مجھے پھنسانے کی کوشش کر رہا"
ہے۔۔۔مگر تم نے میرا یقین نہیں کیا۔۔۔۔فلحال۔۔اب معافی مانگنے کا کیا
فائدہ۔۔۔۔"وہ سپاٹ سے لہجے میں جواب دے کر۔۔۔۔کال منقطع
کرنے لگا ہی تھا۔۔۔۔

سوری ناں بابا۔۔۔۔سچ میں۔۔۔میں بہت شرمندہ ہوں۔۔۔تمھارے"
علاوہ کسی کو شہریار اور نجمہ کے رشتے سے مس ئی لہ نہیں تھا۔۔۔اس لیے

مجھے لگا کے تم ہو۔۔۔اور میں نے چاچا سے کہ دیا۔۔۔میں واقعی بہت زیادہ شرمندہ ہوں۔۔۔کیا تم اپنی پلوشہ کو معاف نہیں کر سکتے ؟؟۔۔۔"مان ۔۔۔محبت۔۔۔یقین۔۔۔کیا نہیں تھا اس کے آخری جملے میں۔۔۔

محیب نے اپنے آدمیوں سے ان غنڈوں کو پکڑوا کر۔۔۔۔گواہی دلوائی ی۔۔۔جس میں انھوں نے اقرار کیا کے محیب اجلال ملک وہ شخص نہیں۔۔۔جس نے انھیں بھیجا تھا۔۔۔۔

پولیس کی تفتیش ابھی جاری تھی۔۔۔۔۔

آخر وہ شخص کون تھا جو محیب کو پھنسانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

بعد میں بات کرتے ہیں۔۔۔میں ابھی ڈرائی ف کر رہا ہوں۔۔۔"اس"
نے سرد مہری سے کہہ کر کال ڈسکنیکٹ کر دی۔۔۔۔

♥*H usny Kanwal*♥

وہ یونی سے گھر واپس پہنچی۔۔۔۔تو مبشرہ بیگم کو اپنے ڈرائی نگ روم میں
بیٹھا دیکھ۔۔۔اس کا خون کھول اٹھا۔۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا سامنے بیٹھی عورت کا حشر کر دے۔۔۔۔

آپ کو اندر کس نے آنے دیا؟؟"انھیں دیکھتے ہی اس کے سارے زخم"
ہرے ہو گ ئی ے تھے۔۔۔۔وہ بپھر کر ان کے سامنے کھڑی
ہو کر۔۔۔۔سخت لہجے میں استفسار کرنے لگی۔۔۔

"لڑکی۔۔۔اوقات مت بھولو اپنی۔۔۔۔میں صرف یہاں اپنے بیٹے کو گھر واپس لے جانے آئی ہوں۔۔۔تم چاہے تو یہاں زندگی بھر پڑی رہو۔۔۔مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔"وہ کھڑے ہو کر۔۔۔حقارت بھری نظر نجمہ کے سراپے پر ڈالے۔۔۔برہمی والے لہجے میں بولیں۔۔۔

"امی حضور؟؟؟"وہ بھی اسی وقت گھر پہنچا تھا۔۔۔۔انھیں اچانک اپنے گھر میں بیٹھا دیکھ۔۔۔۔۔حیرت اک لمحے کے لیے اس کی آنکھوں میں بھی ابھری۔۔۔۔۔

"ہاں میں۔۔۔کیوں؟؟۔۔۔میں اپنے بیٹے کے گھر نہیں آسکتی؟؟؟"انھوں نے محیب کی جانب مخاطب ہو کر۔۔۔نہایت محبت و مان سے پوچھا۔۔۔

نج۔۔۔ان کے لیے کھانا لگوادو۔۔۔ کھانا کھا کر جائی یے گا۔۔۔"اسنے" نجمہ سے حاکمانہ انداز۔۔۔ مگر نرمی کے ساتھ کہا۔۔۔آخری جملہ اپنی والدہ سے بے رخی سے کہ کر۔۔۔ تیزی سے رخ موڑا۔۔۔۔

محیب میں تمھیں واپس گھر لے جانے آئی ی ہوں۔۔۔پلیز ناراضگی ختم" کرؤ اب مجھ سے۔۔۔اور واپس اپنے گھر چلو۔۔۔۔"مبشرہ بیگم کا لہجہ کافی منت بھرا تھا۔۔۔ لیکن اس کے باوجود وہ سن کر بھی اَن سنی کر کے جانے لگا۔۔۔

کل مہروز صاحب اور ان کے چھوٹے بھائی ی کی فیملی آئی ی تھی ملک" مینشن۔۔۔بہت معذرت کر رہے تھے۔۔۔کہ رہے تھے غلط فہمی کے نتیجے میں ہوا سب کچھ۔۔۔ساتھ ساتھ شادی کی تاریخ بھی مانگی۔۔۔ تمھارے ڈیڈ نے گھر کے سربراہ ہونے کی حیثیت سے انھیں پانچ

جنوری کی تاریخ دے دی ہے۔۔۔"بس ان کا اتنا کہنا تھا کے نجمہ کا دل ہل گیا۔۔۔۔

یعنی ایک ہفتے بعد۔۔۔"وہ بے ساختہ ہی بول اٹھی تھی۔۔۔۔"

ابھی وقت ہی کتنا گزرا تھا ان کی زندگی کو نارمل ہوئے۔۔۔

وہ۔۔۔۔اس کی والدہ اور محیب ایک ساتھ تین ماہ سے فیملی کی طرح رہ رہے تھے۔۔۔

اسے سب بہتر لگنے لگا تھا۔۔۔۔

ناشتے کی ٹیبل پر جب ساتھ کھانا کھاتے تو کمپلیٹ فیملی کی فیلنگ آتی۔۔۔۔۔

ابھی اس کا خوبصورت آشیانہ ٹھیک طرح تعمیر بھی نہیں ہوا تھا۔۔۔۔کے مبشرہ بیگم اسے توڑنے آن پہنچی تھیں۔۔۔۔

دل تو دہلنا ہی تھا۔۔۔۔آخر کو وہ ستمگر کسی اور کا جو ہونے جا رہا تھا۔۔۔۔

محیب کے قدم رکے۔۔۔۔وہ بے تاثر چہرے کے ساتھ پلٹا۔۔۔۔

آپ لوگوں کو تاریخ دینے سے قبل مجھ سے بات کرنی چاہیے" تھی۔۔۔۔"اس نے خاصہ برہمی سے کہا۔۔۔

تمھارے ڈیڈ سے میں نے کہا تھا۔۔۔مگر وہ کہاں کسی کی سنتے" ہیں۔۔۔کہنے لگے میں خود بات کرلوں گا محیب سے۔۔۔۔"۔۔سارا الزام اجلال ملک پر ڈال کر۔۔۔۔وہ خود بری الذمہ ہو گئی یں تھیں۔۔۔۔

اب ناراضگی چھوڑو اور گھر چلو۔۔۔۔ملک مینشن تمھارے بغیر بالکل سونا" سوناسہ ہے۔۔۔"وہ محیب کے پاس آکر۔۔۔اس کا ہاتھ محبت سے تھام کر۔۔۔۔التجائی یہ لہجے میں کہنے لگیں۔۔۔۔

جبکے وہ لڑکی بالکل خاموش کھڑی تھی۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے کے لیے بے تاب تھے۔۔۔مگر وہ خود کو ان ظالموں کے سامنے کمزور نہیں دیکھانا چاہتی تھی۔۔۔۔اس لیے ضبط کا دامن تھامے کھڑی رہی۔۔۔

نج۔۔۔کھڑی کیوں ہوا بھی تک۔۔۔۔میں نے کہاناں۔۔۔انھیں کھانا" کھلا کر واپس روانا کرؤ۔۔۔۔"وہ ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے ہٹا کر۔۔۔اس بت بنی لڑکی کی جانب دیکھ۔۔۔ غصیلی آواز میں گویا ہوا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔"اس لمحے اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے کیا کرئے۔۔۔۔دماغ جیسے" مفلوج ہوئے جارہا تھا۔۔۔اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔۔باہر کی جانب چل دی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ کمرے میں داخل ہوا۔۔۔تو اس دشمنِ جاں کو گم سم سہ بیڈ پر بیٹھا ہوا پایا۔۔۔۔

نج۔۔۔میری کار کی چابی کہاں ہے؟؟"وہ دانستہ طور پر اپنی جانب متوجہ " کرنے کے لیے پوچھ رہا تھا۔۔۔

یہ لو۔۔۔"پھرتی سے کھڑے ہو کر۔۔۔کار کی چابی اس کے ہاتھ میں " تھما کر۔۔۔باہر جانے لگی۔۔۔

کیا ہوا ہے؟؟۔۔۔خیریت؟؟"ابھی وہ دو قدم بھی نہ چلی تھی کے محیب " نے تیزی سے ہاتھ پکڑ کر روکتے ہوئے۔۔۔فکر مند لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

کچھ بھی تو نہیں۔۔۔کیوں؟؟۔۔۔کچھ ہونا چاہیے تھا تمھارے نزدیک " مجھے۔۔۔"وہ اس کا ہاتھ جھٹک کر۔۔۔دونوں ہاتھ فولٹ کر۔۔۔بھرم

سے جواب دہ ہوئی ی۔۔۔ساتھ ساتھ آخر میں سوال اسی کی جانب الٹ دیا۔۔۔۔

وہ واقف تھی وہ کیا جاننا چاہتا ہے۔۔۔۔

کیا سننا چاہتا ہے

یہ ظلم کی انتہا نہ تھی تو کیا تھا۔۔۔کے دوسری شادی کا سہرا سجانے چلا ہے ۔۔اور اس سے پوچھتا ہے کے ہوا کیا ہے۔۔۔۔

وہ خود بھی نہیں سمجھ پا رہی تھی۔۔۔آخر وہ کیوں خود کو بکھرتا ہوا پا رہی ہے۔۔۔کیوں وہ ریت کی دیوار ثابت ہو رہی ہے۔۔۔

مگر اس ستمگر کے سامنے خود کو سمیٹے۔۔۔بھرم سے کھڑی رہی۔۔۔

جیسے پتھر کا دل سینے میں لیے ہوئے ہو۔۔۔

جیسے جذبات سے عاری ہو۔۔۔۔

نہیں۔۔۔کچھ کیوں ہونے لگا؟؟۔۔۔تمھارے نزدیک ہمارا یہ رشتہ" اہمیت ہی کب رکھتا ہے۔۔۔۔" وہ خاصہ طنزیہ لہجے میں۔۔۔چوٹ کرنے والے انداز میں گویا ہوا۔۔۔۔

تم تو ایسے بول رہے ہو۔۔۔جیسے تمھارے نزدیک بہت اہمیت کا حامل" ہو۔۔۔"اس نے بھی مقابل کے طرز میں ہی جواب دیا۔۔۔

جس موضوع پر بات کرنے کا کوئی ی فائی دہ نہیں۔۔۔اس پر ٹائی م" ضائی ع کرنے کا کیا مطلب۔۔۔"وہ سر نفی میں جھٹکتے ہوئے۔۔۔ہار ماننے والے انداز میں کہ کر۔۔۔لمبے قدم بھرتا۔۔۔۔باہر چلا گیا۔۔۔۔

پوری زندگی ٹکی ہے میری۔۔۔مگر تمھارے نزدیک اس موضوع پر بات" کرنا بھی ٹائم کا ضیاع ہے۔۔۔"وہ اداسی سے مسکراتے ہوئے۔۔۔اسے جاتا دیکھ۔۔۔آہستگی سے بڑبڑائی ی۔۔۔

اس نے اپنی جانب سے ۹۹ فیصد دے دیا تھا اس شادی کو بچانے کے لیے۔۔۔۔مگر رزلٹ وہی تھا آج بھی۔۔۔جو شادی کے پہلے دن تھا۔۔۔۔

کچھ بھی تو نہیں بدلا تھا۔۔۔۔

سب ویسا ہی تھا۔۔۔پھر کیوں جان جلائے اپنی اس ستمگر کی خاطر۔۔۔۔مگر دل پر زور کہاں چلتا ہے۔۔۔۔۔

ناجانے کیوں پھوٹ پھوٹ کر رونے کا دل کر رہا تھا۔۔۔

بہت دیر تک خود پر قابو کرتی رہی۔۔۔۔خود سے پوچھتی رہی۔۔۔"کیوں روئے اس ظالم کی خاطر؟؟۔۔۔۔۔وہ کب اپنا تھا؟؟۔۔۔جو آج پرایا ہونے کا غم ستا رہا ہے؟؟۔۔۔اس نے کب محبت کی؟؟۔۔جو آج اس کی محبت بٹ جانے کا غم سینے میں مچل رہا ہے؟؟۔۔۔۔"

جواب میں دل نے کتنے ہی اس کے حُسنِ سلوک گنوائے۔۔۔۔
مگر دماغ پھر بھی ماننے کے لیے تیار نہ تھا۔۔۔۔یہی کہتا۔۔۔"کے یقیناً اس ظالم کا کوئی ی مقصد رہا ہو گا اس حسن سلوک کے پیچھے۔۔۔"

❤*Husny Kanwal*❤

نجمہ۔۔۔کیا مبشرہ بھابھی آئی یں تھیں؟؟"عروسہ بیگم ابھی یتیم خانے" سے لوٹی تھیں۔۔۔وہ اکثر وہاں جایا کرتی اور اپنا زیادہ سے زیادہ وقت ان بچوں کے ساتھ گزارتیں۔۔۔۔

وہ واپس لوٹیں تو عینی نے انھیں مبشرہ بیگم کی آمد کی خبر دی۔۔۔۔جس پر وہ فکر مند ہو کر ڈائریکٹ نجمہ کے کمرے میں چلی آئی یں۔۔۔۔

مام۔۔۔"اپنی ماں کو سامنے دیکھتے ہی۔۔۔خود پر مزید قابو نہ رکھ" سکی۔۔۔اور تڑپ کر۔۔اپنی ماں کے سینے سے لگ کر رونے لگی۔۔۔۔

کیا ہوا ہے؟؟۔۔۔رو کیوں رہی ہو؟؟۔۔۔کیا مبشرہ بھابھی نے پھر کچھ کیا" تمھارے ساتھ؟؟۔۔۔"محترمہ عروسہ اپنی بیٹی کو روتا دیکھ۔۔۔فکر مند لہجے میں پے در پے سوالات پوچھنے لگیں۔۔۔۔

مام۔۔۔ محیب کی شادی ہے ایک ہفتے بعد۔۔۔"بچوں کی طرح بلک بلک" کر روتے ہوئے بتانے لگی۔۔۔

محترمہ عروسہ کو وہ وقت یاد آیا جب نجمہ اسی طرح زارون کی شادی کی خبر پر رو رہی تھی۔۔۔

کتنا وقت ہوا انھوں نے پھر اس لڑکی کے منہ سے زارون کا نام نہ سنا۔۔۔۔

جس طرح وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔۔کوئی ی بھی اسے دیکھ بتا سکتا تھا۔۔۔کے دل ہار بیٹھی ہے وہ اس ستمگر پر۔۔۔

ورنہ کیوں روتی؟؟۔۔۔کیوں اپنی جان جلاتی؟؟۔۔۔

اسے توفرق بھی نہیں پڑنا نہیں چاہیے تھا۔۔۔کیونکے شادی سے پہلے ہی بتادیا تھااس ہر جائی نے.....کے دوسری بار سہرا ضرور سجائے گا سر پر۔۔۔۔

پھر کیوں دل خون کے آنسو رو رہا تھا آج؟؟۔۔۔وہ بھی اس ظالم شخص کے لیے۔۔۔۔جسے سوائے بد دعاؤں کے کچھ نہ دیا۔۔۔۔

وہ نہیں بیاں کر سکتی۔۔۔۔کتنی اذیت میں مبتلا کیا تھااس کی دوسری شادی کی خبر نے۔۔۔۔

محترمہ عروسہ اسے دلاسے دینے لگیں۔۔۔اور وہ مجبور ماں کر بھی کیا سکتی تھی۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

سامان پیک کی۔۔۔کیوں کر رہے ہو؟؟۔۔۔کہیں جا رہے ہو کیا؟؟"نجمہ "
کمرے میں داخل ہوئی ی تو اس خوبرو نوجوان کو اپنے کپڑے نکال
کر۔۔۔۔سوٹ کیس میں رکھتا دیکھ۔۔۔۔گھبرا کر پوچھنے لگی۔۔۔

دل میں سب سے پہلا خیال یہی آیا کے وہ ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر جا رہا
ہے۔۔۔

ہاں۔۔۔واپس ملک مینشن۔۔۔۔"اس نے بغیر اسکی جانب "
دیکھے۔۔۔۔اپنے کپڑے سوٹ کیس میں رکھتے ہوئے۔۔۔جواب
دیا۔۔۔۔۔

واپس کب۔۔۔"وہ پوچھنا چاہتی تھی۔۔۔نہیں۔۔۔۔بلکے وہ روکنا چاہتی" تھی۔۔۔مگر الفاظ زبان کا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔۔۔۔

کچھ تھا جو حائل تھا درمیان میں۔۔۔شاید وہ انا تھی۔۔۔۔عزتِ نفس تھی۔۔۔۔یہ خوف تھا کے اگر کہ دیا۔۔۔اور اس نے جواب نہ دیا تو۔۔۔۔یا اگر دیا مگر مثبت نہ دیا تو۔۔۔۔۔

خود کو اس کے سامنے کیوں ریت کی دیوار بنائے۔۔۔کیوں منت وسماجت کرئے اسکی۔۔۔کے نہ چھوڑ کر جائے۔۔۔۔

پھر منت وسماجت۔۔۔کہاں اثر انداز ہونگے اس ستمگر پر۔۔۔۔یہی سوچتے ہوئے لب زور سے بھینچ لیے۔۔۔۔

اپنے کپڑے بھی پیک کر لو۔۔۔"وہ اپنی سوچوں میں مگن تھی۔۔۔کے محیب کی آواز نے اس کے حواس بحال کیے۔۔۔

میرے کیوں؟؟"وہ الجھی۔۔۔"

میرے جانے کے بعد کیا اکیلے رہو گی اتنے بڑے گھر"
میں؟؟؟۔۔۔ڈرپوک تم ویسے بھی بہت ہو۔۔۔خیال رکھنا تمھیں آتا نہیں ہے اپنا۔۔۔اس لیے بغیر کسی بحث کے میرے ساتھ چلو۔۔۔"وہ اس کی جانب متوجہ ہو کر۔۔۔۔ سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔۔

اس ہرجائی کا یہ فکر مند انداز ہی تو خوش فہمی میں مبتلا کرتا ہے۔۔۔کے بہت خاص ہے اسکے لیے۔۔۔۔

لیکن اگر واقعی خاص ہوتی۔۔۔۔تو کیا یوں دوسری شادی کرتا۔۔۔۔

مجھے نہیں جانا اپنا گھر چھوڑ کر۔۔۔اُس ملک مینشن میں۔۔۔۔۔اور نہ ہی" مجھے فارس کرؤ۔۔۔"وہ حسین لڑکی برہمی سے جواب دہ ہوئی۔۔۔۔۔۔

پھر اپنا سیل شوکیس سے اٹھا کر۔۔۔بیڈ کے دوسرے سائیڈ پر بیٹھ کر۔۔۔۔مقابل کی غصیلی نگاہوں کو مکمل اگنور کرتے ہوئے۔۔۔اسی کے سامنے۔۔۔آرام سے اپنا سیل چلانے لگی۔۔۔۔

جبکے وہ مسلسل اسے گھوری سے نواز رہا تھا۔۔۔

نج۔۔۔تیار ہو جاؤ۔۔۔واپس ساتھ چلیں گے ہم۔۔۔اور اب مجھے اپنی" بات دوہرانی نہ پڑے۔۔۔" وہ دوبارا سنجیدگی سے وارننگ دینے والے انداز میں بولا۔۔۔

میں نے کہاناں۔۔۔مجھے نہیں جانا۔۔۔تمھیں جانا ہے تو تم جا سکتے" ہو۔۔۔" وہ بظاہر سیل چلا رہی تھی۔۔۔اصل میں تو آنکھوں کے کنارے اس ستمگر کے وجود پر ہی ٹکے ہوئے تھے۔۔۔

مقابل کے وارننگ دیتے ہی۔۔۔سیل بیڈ پر زور سے پٹک کر۔۔۔غصے سے بولی۔۔۔

میں نے تم سے نہیں پوچھا کے تمھیں جانا ہے یا نہیں۔۔میں تمھیں بتا رہا" ہوں تم چل رہی ہو میرے ساتھ۔۔۔۔"وہ آخری جملہ خاصہ جتاتے ہوئے کہ کر۔۔۔اس کے کپڑے بھی الماری سے نکال لایا۔۔۔۔

عینی۔۔۔"اس کے بلند آواز سے کہتے ہی۔۔۔عینی تیزی سے نظریں" جھکائے کمرے میں چلی آئی ی۔۔۔

میڈم کا سارا سامان پیک کرؤ۔۔۔۔فورا۔۔۔"اس نے اپنے رعب دار" انداز میں حکم صادر کیا۔۔۔۔جس پر وہ اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔اپنے کام میں لگ گ ئی۔۔۔۔

محیب۔۔۔"وہ غصیلی آواز میں احتجاجاً بولی۔۔۔۔"

شش۔۔۔" وہ اپنے عنابی ہونٹوں پر شہادت کی انگلی رکھتے ہوئے۔۔۔اشارتاً سے خاموش کرانے لگا۔۔۔۔

"پانچ منٹ ہیں تمھارے پاس۔۔۔تیار ہو جاؤ۔۔۔ورنہ اِسی حلیے میں اٹھا کر لے جاؤں گا۔۔۔" وہ وارننگ دے کر۔۔۔ابھی مڑا ہی تھا۔۔۔کے اس حسین دلربا کے جملوں نے قدموں کو رکنے پر مجبور کیا۔۔۔۔

"مجھے نہیں جانا اپنا گھر چھوڑ کر۔۔۔تم کیوں مجھ سے زبردستی کر رہے ہو؟؟۔۔۔ تمھیں جانا ہے تو اکیلے چلے جاؤ ناں۔۔۔۔کم از کم مجھے یہاں سکون سے رہنے دو۔۔۔" وہ دوبارا ملک مینشن کسی صورت جانے کے لیے تیار نہ تھی۔۔۔۔

اس کا لہجہ آبدیدہ تھا یہ جملے ادا کرتے وقت۔۔۔۔

اس خوبرو نوجوان کا ذہن تو فقط اس کے ادا کیے ہوئے لفظ ''اپنا گھر'' پر اٹک گیا تھا۔۔۔

وہ اِس گھر کو اپنا مان رہی تھی۔۔۔۔ مگر اِس گھر دینے والے کو نہیں۔۔۔۔

دل جلاتی تھی وہ لڑکی اسکا۔۔۔۔

پانچ منٹ۔۔۔'' وہ ریمائی نڈر کلاک کی طرح۔۔۔۔دوبارا یاد'' دلا کر۔۔۔ باہر چلا گیا۔۔۔

کیا مصیب ہے؟؟'' وہ اپنے بالوں کی جڑوں کو مضبوطی سے جھنجھلا کر کھینچتے'' ہوئے بولی۔۔۔۔۔

بس نہیں چل رہا تھا۔۔۔۔کے اُس ہر جائی کا حشر کر دے۔۔۔

نج۔۔۔"پانچ منٹ ہوتے ہی۔۔۔وہ کمرے میں آن پہنچا تھا۔۔۔آتے"
ہی بیڈ پر بیٹھی لڑکی کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔

محیب میں نہیں جاؤں گی۔۔۔چاہے تم کچھ بھی کر لو۔۔"
اور اگر تم نے میرے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش بھی کی ناں۔۔۔تو
میں پلوشہ کو بتا دوں گی میں تمھاری بیوی ہوں۔۔۔۔اور نہ صرف پلوشہ کو
تمھارے پورے سسرالیوں کو بھی۔۔۔اس لیے تمھارے لیے بہتر یہی
ہے کے مجھ سے اس معاملے میں نہ الجھو۔۔۔۔ورنہ کوئی گارنٹی
نہیں۔۔۔جس مقصد کے لیے تم اتنا خوشی خوشی جا رہے ہو۔۔۔میں وہ
خاموشی سے پورا ہونے دوں۔۔۔۔"وہ نڈر لڑکی خاصہ بھرم سے۔۔۔اس

وجیہہ مرد کے روبرو کھڑے ہو کر۔۔۔۔دھمکی آمیز لہجے میں گویا ہوئی ی۔۔۔

اف۔۔۔"نجمہ کو لگا وہ اسکی دھمکی سے ڈر کر۔۔۔۔خود ہی پیچھے ہٹ" جائے گا اسے ملک مینشن لے جانے سے۔۔۔۔مگر اس کی توقعات سے بالکل برعکس۔۔۔وہ ایک گہرا سانس ہوا میں خارج کرتے ہوئے۔۔۔اپنی روشن پیشانی کو بے زار سہ چہرہ بنا کر مسلنے لگا۔۔۔

بیچلر پارٹی میں سارے مہمان موجود ہوں گے۔۔۔مائی یک تمھارے ہاتھ" میں پکڑا دوں گا۔۔۔اسٹیج پر چڑھ کر اعلان کرنا۔۔۔۔۔۔اوکے میری جان۔۔۔۔۔۔"اس نے خاصہ طنزیہ انداز میں۔۔۔لاپرواہی کے ساتھ کہتے ہی۔۔۔اس پنک رنگ کی نائ ٹ ڈریس میں ملبوس لڑکی کو۔۔۔۔بوری کی طرح اپنے کندھے پر ڈال لیا۔۔۔۔

اور باہر لے جانے لگا۔۔۔۔

"محیب چھوڑ دو مجھے۔۔۔ورنہ میں سب کو بتادوں گی کے میں تمھاری بیوی ہوں۔۔۔۔تم غلطی کر رہے ہو بہت بڑی مجھے ہلکے میں لے کر۔۔۔۔۔میں ڈرتی نہیں ہوں تم سے۔۔۔۔" وہ پُر زور احتجاج کر رہی تھی۔۔۔۔مگر محیب اس کے احتجاج کو خاطر میں کب لاتا تھا۔۔۔۔۔۔جو آج لاتا۔۔

کار کا گیٹ کھولتے ہی پہلا خیال تو اسے زور سے ہٹکنے کا آیا۔۔۔۔کیا سوچ کر دھمکیاں دے رہی تھی وہ۔۔۔۔۔

مگر اگلے ہی پل۔۔۔۔خیال آیا کے کہیں اس کے لگ نہ جائے۔۔۔اس لیے نہایت نرمی سے اسے سیٹ پر بیٹھایا۔۔۔۔۔

وہ کیوں ناں جز بز ہوتا۔۔۔۔دھمکیاں دے رہی تھی۔۔کے بیوی ہے سب کو بتادے گی۔۔۔بجائے اس کے۔۔۔کے اس کا ہاتھ تھام کر حق سے کہتی۔۔۔۔کے تم صرف میرے ہو۔۔اور بدل میں۔۔۔پیا میں تیری۔۔۔۔

میڈم کی والدہ کو لے کر پیچھے والی گاڑی میں آؤ"اس نے ڈرائی یور سے" اپنے رعب دار انداز میں کہا۔۔اور خود کار کا گیٹ کھول کر۔۔۔ڈرائی یونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

تم مجھے ہلکے میں لے کر زندگی کی سب سے بڑی غلطی کر رہے ہے" ہو۔۔۔۔میں واقعی بتادوں گی سب کو۔۔۔۔کے تم۔۔۔"وہ ابھی دھمکی

آمیز لہجے میں بول ہی رہی تھی کے وہ خوبرو نوجوان اچانک سے اپنا حسین چہرہ اس کے چہرے کے بالکل نزدیک لے آیا۔۔۔

اتنا نزدیک۔۔۔کے وہ اس کی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرنے لگی۔۔۔

آگے کے الفاظ اس کی قربت کے سبب منہ میں ہی پھنس گ ئی ے۔۔۔۔

۔۔۔۔"اس A Barking dog never bites۔۔۔۔۔"
نے طنزیہ مسکراہٹ ہونٹوں کے کناروں پر سجائے کہا۔۔۔۔۔

تم۔۔"مقابل کا کہا جملہ.... سر سے پاؤں تک آگ بھڑکا گیا تھا جسم"
میں۔۔۔"تم دیکھتے جاؤ محیب اجلال ملک۔۔۔میں کرتی کیا ہوں۔۔۔۔اب

تو بھول جاؤ کے تمھاری دوسری شادی ہو گی۔۔۔میں تو کہتی ہوں ابھی سے قل پڑھ لو اپنے دوسری شادی کے سنہرے خوابوں پر۔۔۔۔"وہ خاصہ جز بز ہو کر۔۔۔۔دانت پیستے ہوئے۔۔۔گویا ہوئی ی۔۔۔

غصے کے سبب اس کی ناک بالکل ٹماٹر کی طرح سرخ پڑ چکی تھی۔۔۔۔جو اس کی سفید رنگت پر الگ ہی نمایا ہو رہی تھی۔۔۔۔

وہ قاتل حسینہ اس لمحے دل پر وار کرتی محسوس ہوئی ی مقابل کو۔۔۔۔

اس کی دھمکیوں کو ایک کان سے سن۔۔۔دوسرے کان سے اوڑاتے ہوئے۔۔۔۔نرمی سے اس کی ناک کو چوما۔۔۔اور پھر پیشانی کو۔۔۔۔

اسکا اچانک عمل نجمہ کو الجھن میں ڈال گیا۔۔۔۔

اب یہ کیا تھا؟؟" وہ جھیپ گ ئی۔۔۔اب تو ناک کے ساتھ ساتھ گال "
بھی سرخ پڑ گ ئی ے تھے۔۔۔وہ آہستگی سے الجھ کر خود کلامی کرنے
لگی۔۔۔۔

کیوٹ۔۔۔" چہرے پر ایک دلفریب مسکراہٹ بکھر ئی ی اس کے "
۔۔۔مانا اک دو ثانیوں کے لیے ہی صحیح۔۔۔۔وہ تعریفی لفظ ادا کرتے
ہوئے۔۔۔واپس سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔۔

کیا کہا تم نے ابھی؟؟" نجمہ کو 440 ووٹ کا جھٹکا لگا تھا۔۔۔یقین ہی نہ آیا "
اپنے کانوں کی سماعت پر۔۔۔۔۔۔

محیب اجلال ملک۔۔۔اس کا جانی و پیدائی شی دشمن۔۔۔جو اس سے گھن کھاتا تھا۔۔۔جو اسے اپنے قریب تک نہیں آنے دیتا تھا۔۔۔

دنیا اسے ستائی ش کی نگاہ سے دیکھتی۔۔۔مگر وہ۔۔۔وہ ایسے دیکھتا۔۔جیسے اسے دیکھنا بھی کوئی ی عذاب ہو اس کے لیے۔۔۔۔

اس کی نگاہ میں ستائی ش تو دور کی بات۔۔۔اس کا نشان تک نہ دیکھا۔۔۔۔۔

اور آج اچانک وہ محیب اجلال ملک اسے کیوٹ کہ رہا تھا۔۔۔۔

اس لڑکی کے نزدیک۔۔۔یقیناً اس کے کان اسے دھوکا دے رہے تھے۔۔۔۔

تم نے مجھے کیوٹ کہاناں ابھی؟؟"وہ چھوٹی آنکھیں کرتے"
ہوئے۔۔۔بے یقینی سے پوچھنے لگی۔۔۔جبکے مقابل اب بالکل خاموش
ہو کر۔۔۔ڈرائی ف کر رہا تھا۔۔۔۔

"جواب تو دو بھ ئی ی۔۔۔"

بھائی ی مت بولو۔۔۔"وہ تیزی سے غرایا۔۔۔۔"

بھائی نہیں بولا۔۔۔بھ ئی ی بولا ہے۔۔۔۔"وہ تصحیح کرنے لگی۔۔۔"

دونوں ہی مت بولو۔۔۔"حالت یہ تھی جو ملتا جھلتا تھا۔۔۔وہ بھی نہیں"
چاہیے تھا۔۔۔۔

تمھیں اچانک میں کیوٹ کیوں لگی؟؟"غصہ تو جیسے کہیں غائب ہی"
ہو گیا تھا۔۔۔اب اس کا سارا انٹرس محیب اجلال ملک سے اپنی تعریف سننے
میں تھا۔۔۔۔

اچھا۔۔۔یہی بتادو۔۔۔۔۔۔پلوشہ کو کبھی کیوٹ کہا ہے؟؟"وہ کیوں"
پوچھ رہی تھی۔۔۔نہیں علم۔۔۔۔۔مگر جاننا چاہتی تھی۔۔۔۔

کہیں ناں کہیں پلوشہ سے موازنہ کر رہی تھی اپنا۔۔۔۔

برابر میں بیٹھا شخص سن کر بھی اَن سنی کر رہا تھا اس کے سوالات
کو۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر تک پُرامید نظروں سے اس کا حسین چہرہ تکتی رہی۔۔۔شاید جواب دے دے۔۔۔۔مگر جواب نہ ملا۔۔۔تو مایوس ہو کر۔۔۔منہ پھیر کر بیٹھ گ ئی۔۔۔۔

میں کیا سننے کی خواہش رکھتی ہوں اس جلاد سے؟؟۔۔۔اور"

کیوں؟؟۔۔۔بھلا مجھ سے پلوشہ مہروز ملک کا کیا موازنہ۔۔۔۔وہ محبت ہے محیب اجلال ملک کی۔۔۔۔اور میں۔۔۔میں پیدائی شی دشمن۔۔۔۔جسے دیکھ کر بھی وہ اَن دیکھا کرنے کا عادی ہے۔۔۔۔۔وہ دل لگی کرتا ہے۔۔۔۔مجھے نام تھوڑی دے گا۔۔۔۔نہ مجھے حق دے گا اپنی اولاد کی ماں بننے کا۔۔۔۔پھر میں کیا سوچ کر یہ سوال کر رہی تھی۔۔۔" وہ سیٹ سے کمر ٹکا کر۔۔۔۔آنکھیں موند کر۔۔۔اداسی سے مسکراتے ہوئے۔۔۔خود کلامی کر رہی تھی۔۔۔۔

گاڑی جیسے ہی ملک مینشن کے مین دروازے میں داخل ہوئی ی۔۔۔۔ محیب نے اک گہرا سانس ہوا میں خارج کیا۔۔۔۔ جیسے ہمت جمع کی ہو اس گھر میں واپس جانے کی۔۔۔ اگر اجلال ملک بار بار اسے منانے آفس نہ آرہے ہوتے۔۔۔۔۔۔ تو یقیناوہ کبھی واپس نہ آتا۔۔۔۔۔

صرف اپنے والد کی عزت کی خاطر واپس آیا تھا وہ۔۔۔۔

ورنہ جب سے اپنی اولاد کھوئی ی تھی۔۔۔۔ اِس گھر کا رخ تک نہ کیا تھا۔۔۔۔

ملک مینشن کو دولہن کی طرح سجا دیکھ۔۔اس کا دل جل کر خاک ہوا تھا۔۔۔۔

ستمگری کی کیا اور کوئی انتہا ہو گی کے وہ ظالم شخص اسے اپنی دوسری شادی میں شرکت کے لیے زبردستی لے آیا تھا۔۔۔۔

وہ کس دل سے دیکھے اپنے ہی دولہے کو کسی اور کا ہوتے۔۔۔۔

اس ہرجائی نے کار کا گیٹ کھولا۔۔۔تو اس لڑکی کا دل چاہا کے وہ بھاگ جائے۔۔۔۔یہاں کہیں غائب ہو جائے۔۔۔۔

تم پچھتاؤ گے اپنے اِس فیصلے پر" وہ دانت پیستے ہوئے کہ کر۔۔۔کار سے" اتری۔۔۔

مقابل بغیر چہرے پر کوئی ی تاثر لائے۔۔۔خاموشی سے اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔وہ بھی مجبورا پیچھے پیچھے آئی ی۔۔۔۔

ملک مینشن پورا مہمانوں سے بھرا ہوا تھا۔۔۔۔

مبشرہ بیگم کو ملازمہ نے جیسے ہی محیب کے گھر آنے کی خبر دی۔۔۔وہ خوشی خوشی دروازے پر اسے ریسیو کرنے چلی آئی یں۔۔۔

شکر۔۔۔تم واپس آئے۔۔۔" وہ کہتے ہی اپنے لخت جگر کے سینے سے لگ " گ ئی تھیں۔۔۔جب کے محیب نے کوئی ی ری۔ایکشن نہ دیا۔۔۔وہ بس سیدھا کھڑا ہو کر۔۔۔ان کے خود سے دور ہٹنے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔۔

اسے ساتھ لانے کی کیا ضرورت تھی؟؟"مبشرہ بیگم جب گلے سے" ہٹیں۔۔۔تو ان کی نظر نجمہ پر گ ئی۔۔۔جو محیب کے پیچھے کھڑی تھی۔۔۔۔۔۔اسے دیکھتے ہی۔۔۔۔وہ بے ساختہ منہ بسور کر بولیں۔۔۔۔

تم اپنے کمرے میں جاؤ۔۔۔"اس وجیہہ مرد نے مبشرہ بیگم کے کیے" سوال کو مکمل اگنور کرتے ہوئے۔۔۔نجمہ کی جانب پلٹ کر حاکمانہ انداز میں کہا۔۔۔

اور بتاؤ گے وہ کہاں ہے۔۔۔اوپر یا نیچے؟؟"ایسا نہیں تھا کے وہ طنز کر رہی" تھی۔۔۔۔وہ بیچاری تو خود بھی الجھی ہوئی ی تھی۔۔۔کے کس رشتے سے اسے اس ملک مینشن اور لوگوں کے سامنے رکھنا چاہتا ہے اب۔۔۔۔

وہ الگ بات تھی محیب کو اس کا سوال طنز کا تیر ہی معلوم ہوا۔۔۔

جسے تم اپنا کمرا مانتی ہو وہاں چلی جاؤ۔۔۔"اس نے سنجیدگی سے جواب" دے کر۔۔۔سامنے کھڑی لڑکی کو مزید الجھن میں ڈالا۔۔۔۔۔۔

کیا مطلب اخذ کرئے وہ۔۔۔اپنا کمرا ماننے سے؟؟

کیا اس کے ماننے سے محیب اجلال ملک کا کمرا اس کا ہو جائے گا؟؟۔۔۔وہ یہی سوچتے ہوئے۔۔۔اداسی سے مسکرائی ی۔۔۔۔اور آگے بڑھ گئی۔۔۔۔

محیب کی نگاہیں اسی کے وجود پر ٹکی تھیں۔۔۔۔وہ دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔کے وہ کہاں جائے گی۔۔۔۔

جب اسے سیڑھیوں کی بجائے۔۔۔نیچے کی جانب جاتے دیکھا۔۔۔ سمجھ گیا کے اس کے نزدیک اس کا کمرا ابھی بھی وہی پرانا والا ہے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ پوری رات اپنے بیڈ پر کروٹیں بدلتی رہی۔۔۔

نیند تو جیسے آج آنکھوں سے کوسوں دور اس کی بے صبری کا مزا لے رہی تھی۔۔۔

باہر سے خوب شور کی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔ جنھیں سن کر۔۔۔اس کا دل جل کر خاکستر ہوئے جارہا تھا۔۔۔

جب سے واپس آئی ی تھی محیب کو ایک بار بھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔

اس کے گرم و مضبوط حصار کی عادت تھی اسے۔۔۔جو آج میسر نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

ناجانے کیوں دل ہر گزرتے لمحے کے ساتھ مزید بھوجل بھوجل سہ ہوتا جارہا تھا۔۔۔

وہ خود نہیں سمجھ پارہی تھی کے کیوں اتنا درد ہے دل میں؟؟۔۔۔۔

کیوں آج سکون میسر نہیں؟؟۔۔۔۔

کیوں اس ستمگر کا کمرے میں نہ آنا اذیت دے رہا ہے؟؟۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

کہاں جا رہی ہو اتنی صبح؟؟؟" وہ تیار ہو کر اپنے کمرے سے نکلی۔۔۔اور "
ڈائی ریکٹ باہر کا رخ کیا۔۔۔وہ ناشتہ کرنے کا کوئی ی ارادہ نہ رکھتی
تھی۔۔۔اور کرتی بھی کیسے۔۔۔کھانا و پانی اس کے حلق سے نیچے ہی نہیں اتر
رہے تھے جب سے اس ستمگر کی دوسری شادی کی خبر سنی تھی۔۔۔ابھی وہ
تین چار قدم ہی چلی تھی۔۔۔کے پیچھے سے محترمہ رقیہ کی کیے ہوئے سوال
نے اس کے قدموں کو مزید آگے جانے سے روکا۔۔۔۔۔

یونی۔۔۔"پلٹ کر بے تاثر چہرے کے ساتھ جواب دیا۔۔۔"

گھر میں شادی ہے۔۔کچھ دنوں کی چھٹیاں لے لو۔۔۔"وہ مشورہ نہیں "
دے رہی تھیں۔۔۔وہ تو حکم صادر کر رہی تھیں۔۔۔۔جو نجمہ کو اس لمحے
خاصہ ناگوار گزرا۔۔۔۔

محیب اجلال ملک کم تھا اس کی زندگی پر اپنی حکومت چلانے کے لیے ۔۔۔کے اب محترمہ رقیہ بھی میدان میں کود پڑی ی تھیں۔۔۔

ہاں لے لیتی ہوں۔۔۔ مگر کیا آپ بتائی یں گی کے ایپلیکیشن میں کیا" لکھوں۔۔۔ کس کی شادی کی چھٹیاں لے رہی ہوں۔۔۔" وہ خاصہ طنزیہ انداز میں پوچھنے لگی۔۔۔۔

لکھ دینا۔۔۔کزن کی۔۔۔" نجمہ کو اس لمحے وہ جلے پر نمک چھڑکتی معلوم" ہوئی یں۔۔۔۔۔

۔دادیاں ایسی تو نہیں ہوتیں۔۔۔۔دادیاں تو پوتا پوتی پر جان چھڑکتی ہیں۔۔ مگر وہ۔۔۔وہ تو محبت تو دور کی بات اس سے سیدھے منہ بات تک

نہیں کرتی تھیں۔۔۔آخر اس کا کیا قصور تھا جو ملک مینشن کے ہر شخص کے دل میں سوائے اس کے لیے کدورت و حقارت کے کچھ نہ تھا۔۔۔جب کے خون تھی وہ لڑکی اس خاندان کا۔۔۔۔

ان کو مزید کوئی ی جواب دینا وقت کا ضیاع معلوم ہوا اسے۔۔۔بغیر کوئی ی جوابی کاروائی ی کے باہر جانے لگی۔۔۔

سنو لڑکی۔۔۔"محترمہ رقیہ نے اسے اجنبیوں کی طرح مخاطب کیا۔۔۔۔"

میرا نام نجمہ ہے۔۔۔"وہ مڑ کر انھیں دیکھ۔۔۔خاصہ جتاتے ہوئے بتانے" لگی۔۔۔

جو بھی ہے۔۔جانے سے پہلے۔۔۔سیڑھیوں کی صفائی ی"
کرؤ۔۔۔دیکھو۔۔۔کسی بچے نے پانی پھینک دیا ہے۔۔کوئی ی بے دیھانی
میں گر جائے تو۔۔۔"نجمہ کو ایک لمحے کے لیے اپنے کانوں پر یقین ہی نہ
آیا۔۔۔۔

گھر کے ملازمین کیا کم پڑ گ ئی ے تھے۔۔۔جو وہ اسے صفائی ی کا کہ رہی
تھیں۔۔۔

اسے شدید احساس ہوا۔۔۔جب تک وہ محیب کی بیوی کی حیثیت سے اِس
ملک مینشن میں رہ رہی تھی کسی کی مجال نہ تھی کے اسے مِس ٹریٹ
کرئے۔۔۔۔آج اس ستمگر کا سائی بان سر سے کیا ہٹا۔۔۔لوگوں نے اصل
روپ دیکھانا شروع کر دیے۔۔۔

کوئی ی بعید نہیں محیب کے اسلام آباد شفٹ ہو جانے کے بعد۔۔۔یہ لوگ اسے نوکرانیوں کی طرح رکھیں۔۔جیسے اس کی ماں کو رکھتے آئے تھے۔۔۔۔۔

کیا واقعی اس کی زندگی پھر انھی اندھیروں کی جانب گامزن ہو گئی تھی؟؟۔۔۔

کیا سوچ رہی ہو کھڑے کھڑے۔۔۔جلدی صاف کرؤ۔۔۔"محترمہ رقیہ" اس بار خاصہ ڈپٹ والے انداز میں بولیں۔۔

ہمم۔۔۔"وہ مجبور ہو کر۔۔اپنے ہاتھ میں پکڑی ی بکس اور کندھے پر ٹنگا" بیگ اتار کر۔۔۔سامنے صوفے پر رکھتی ہوئی ی۔۔۔سیڑھیوں کی جانب آئی ی۔۔۔

کپڑا دو اسے" انھوں نے ملازمہ سے کہا۔۔۔تو پاس کھڑی ملازمہ نے" اسے تیزی سے صفائی کا کپڑا پکڑا دیا۔۔۔۔

کہنے کو تو وہ صرف پانی صاف کروا رہی تھیں۔۔۔مگر پھر بھی اسے اپنا آپ کسی ملازم سے کم معلوم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں آنسو جھلک آئے۔۔۔۔

آنسو آنے کے سبب سب دھندلا دھندلا نظر آنے لگا۔۔۔۔

چشمہ آنکھوں سے ہٹا کر۔۔۔اپنے آنسو صاف کیے۔۔۔۔اور پھر چشمہ آنکھوں پر ٹکا کر۔۔۔۔سیڑھیوں سے پانی صاف کرنے لگی۔۔۔۔

اسے یہ صفائی ی کرنا اپنی سخت توہین محسوس ہو رہا تھا۔۔۔جس کے سبب۔۔۔آنکھوں میں پھر سے آنسو بھر آئے۔۔۔اسے سب پھر سے دھندلا دھندلا دکھنے لگا۔۔۔

وہ ابھی دوسری سیڑھی جھک کر صاف کر ہی رہی تھی۔۔۔کے کسی نے مضبوطی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔۔۔۔

وہ اس لمس سے باخوبی واقف تھی۔۔۔

کھڑی ہو"اس کا تو خون کھول اٹھا تھا۔۔۔اس حسین دلربا کو نوکروں کی" طرح صفائی ی کرتا دیکھ۔۔۔۔

ملک مینشن میں ملازمین کم پڑ گئے ہیں کیا؟؟۔۔۔جو آپ میری بیوی" سے یہ سب کروا رہی ہیں"اسکی نازک کلائی کو پکڑ کر۔۔۔ کھینچتے ہوئے نیچے لایا۔۔۔اور محترمہ رقیہ۔کے روبرو آکر کھڑا ہوا۔۔۔اسکی آنکھیں غصے کی شدت سے سرخ تھیں۔۔۔۔نہایت سرد لہجے میں گھر میں آئے مہمانوں کی پرواہ کیے بغیر دھاڑا۔۔۔۔

وہ تو صبح کا وقت تھا۔۔اور گھر آئے سارے مہمان رات کو رجبگاہ کرنے کے سبب بے خبر سو رہے تھے۔۔۔ورنہ اس نے تو کوئی قصر نہ چھوڑی تھی اس اعلان میں۔۔۔کے وہ اسکی بیوی ہے۔۔۔۔

محیب تم تو اسلام آباد شفٹ ہونے والے ہو ہمیشہ کے لیے۔۔اِسے یہاں" اکیلا چھوڑ کر۔۔۔اس لیے اپنی وقتی ہمدردی دیکھا کر اسے خوش گمان نہ کرؤ۔۔۔ تمھارے جانے کے بعد اسے یہی سب سہنا ہے۔۔۔۔ تمھیں کیا

لگتا ہے تمھارے جانے کے بعد تمھاری ماں اور گھر کے باقی افراد اسے مہارانیوں کی طرح ٹریٹ کریں گے؟؟"انھوں نے چوٹ کرنے والے انداز میں جواب دیا۔۔۔

محیب کو سمجھ آگیا تھا انھوں نے دانستہ طور پر اسے دیکھانے و سمجھانے کے لیے یہ عمل کیا ہے۔۔۔۔

اس کا غصہ جو کچھ ثانیوں پہلے آسمانوں سے باتیں کر رہا تھا وہ اب بالکل چھو منتر ہو گیا تھا۔۔۔

لڑکی عادت ڈال لو اِن سب کی۔۔۔۔"محترمہ رقیہ نجمہ کو نصیحت آمیز" لہجے میں کہ کر وہاں سے چلی گ ئی یں۔۔۔۔

ان کے جاتے ہی نجمہ نے محیب کا ہاتھ بے رخی سے جھٹکا۔۔۔اور چشمہ اتار کر ۔۔آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے۔۔۔اپنے سامان کی جانب بڑھی۔۔۔۔وہ اپنا بیگ کندھے پر ٹانگ کر۔۔۔کچھ کتابیں ہاتھوں میں لیے ۔۔۔بغیر کچھ کہے باہر جانے لگی۔۔۔

میں تمھیں چھوڑنے چلتا ہوں۔۔۔"اسے یوں اکیلے جاتا دیکھ۔۔۔اس" خوبرو نوجوان نے تیزی سے اپنے رعب دار انداز میں کہا۔۔۔۔

اس کی ضرورت نہیں۔۔۔دادی نے ٹھیک کہا ہے۔۔۔مجھے عادت ڈالنی" چاہیے۔۔۔"اس نے روہانسہ لہجے میں۔۔۔سرخ آنکھوں کے ساتھ ۔۔۔اسے دیکھ۔۔۔دوٹوک انداز میں کہا۔۔پھر باہر کی طرف چل دی۔۔۔

وہ ہونٹ بھینچ کر۔۔۔اسے جاتا ہوا دیکھنے لگا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ جویریہ کے ساتھ یونی کی لائبریری جارہی تھی۔۔۔۔کے اچانک اسے چلتے وقت۔۔اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔۔

وہ گرنے لگی تھی کے جویریہ نے اس کے وجود کو تیزی سے تھاما۔۔۔۔

کیا ہوا؟؟؟" وہ فکر مند لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔"

کچھ نہیں۔۔بس ہلکا سہ چکر آگیا تھا۔۔۔"اس نے لاپرواہی سے کہا۔۔۔"

تمھاری طبیعت خراب تھی تو یونی کیوں آئی یں۔۔گھر پر آرام کرنا تھا" ناں۔۔۔چہرہ بھی کتنا سفید پڑ رہا ہے تمھارا۔۔۔"جویریہ اس کی فکر میں گھلتے ہوئے کہ رہی تھی۔۔۔

یار۔۔بس ہلکا سہ چکر آیا ہے۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔"اسے اپنی صحت" کی جانب مکمل لاپرواہی کا مظاہرہ کرتے دیکھ۔۔۔جویریہ خفگی سے بولی۔۔۔

کوئی ی ٹھیک نہیں ہو تم۔۔۔آنکھیں بھی سوجی سوجی سی دیکھائی ی دے" رہی ہیں۔۔۔چلو۔۔میں تمھیں ڈاکٹر کے لے کر چلتی ہوں۔۔۔"نجمہ نے اسے ٹالنا چاہا۔۔۔مگر وہ نہ مانی۔۔۔

آپ ایسی حالت میں بھوکی کیسے رہ سکتی ہیں۔۔۔چکر تو آئیں گے ہی" ناں۔۔"ڈاکٹرنی کے ذرا سختی سے کہتے ہی۔۔نجمہ الجھ کر انھیں دیکھنے لگی۔۔۔

ایسی حالت مطلب؟؟۔۔"جویریہ نے تیزی سے پوچھا۔۔۔"

پریگننٹسی میں۔۔۔"ڈاکٹرنی کے کہتے ہی۔۔۔نجمہ پر دو تین ثانیوں کے" لیے سکتہ سہ طاری ہو گیا۔۔۔

خدا نے اس پر پھر کرم کیا تھا۔۔۔اسے پھر ماں بننے کی نعمت سے نوازا تھا۔۔۔۔

اس لمحے وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کن لفظوں میں خدا کا شکر ادا کرے۔۔۔۔

آنکھوں سے آنسو سجدہِ شکر میں از خود ہی بہنے لگے۔۔۔۔

واقعی۔۔۔بہت بہت مبارک ہو نج۔۔۔"جویریہ خوشی سے اپنی چی ئی ر" سے۔۔اس پر۔۔۔۔کودنے والے انداز میں لپٹی۔۔۔۔

اچانک ہی اسے اپنے ساتھ ہوا پچھلا حادثہ یاد آنے لگا۔۔۔جس پر اس نے اپنے پیٹ کے مقام پر ہاتھ رکھ کر۔۔"تم فکر مت کرنا میرے بچے۔۔۔اِس بار تمھاری خاطر میں دنیا کے ہر شخص سے لڑ جاؤں گی۔۔۔۔نجمہ کمزور ہو سکتی ہے۔۔۔تمھاری ماں نہیں ہے۔۔۔۔اِس بار میں تمھیں کسی کو نقصان نہیں پہنچانے دوں گی۔۔۔چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔۔"وہ وعدہ کر رہی تھی۔۔۔اس ننھی جان سے۔۔۔

اِس بار اُس کے لیے یہ خبر کچھ ماہ تک چھپائے رکھنا آسان تھا۔۔۔۔کیونکے وہ ڈاکٹرنی ان کی فیملی ڈاکٹر نہیں تھی۔۔

جیا پلیز یہ بات کسی کو مت بتانا۔۔۔" وہ بہت پریشان ہو کر۔۔۔ منتی لہجے " میں جویریہ سے ڈاکٹرنی کے روم سے باہر آنے کے بعد۔۔۔۔کہنے لگی۔۔۔

اوکے۔۔۔جب تک تم نہیں چاہتیں۔۔میں کسی کو نہیں بتاؤں " گی۔۔۔۔مگر تم اتنی پریشان کیوں ہو رہی ہو؟؟؟۔۔" وہ دیکھ سکتی تھی اپنی سہیلی کے چہرے پر جھلکتی فکر کو۔۔۔۔

کیونکے میرے بچے کی جان کو خطرہ ہے۔۔۔" وہ ناچاہتے ہوئے بھی۔۔یہ " کہتے وقت رو پڑئی ی۔۔۔۔

کیا؟؟"جویریہ کو تو جیسے اپنے کانوں پر یقین ہی نہ آیا۔۔۔۔"

"ہاں۔۔۔"

کیوں؟؟۔۔۔۔اور کس سے؟؟۔۔"وہ الجھ کر تیزی سے پوچھنے لگی۔۔۔۔"

نجمہ اسے بتانا چاہتی تھی۔۔

مگر ابھی بتانے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کے اس کی نظر اچانک اسٹکچر پر جاتے ہوئے شخص پر پڑی ی۔۔۔۔

جس کے سر اور جسم کے دوسرے عضا سے بہت زیادہ خون نکل رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اس شخص کے ساتھ پولیس وڈاکٹر کی ٹیم بھاگتے ہوئے۔۔۔آپریشن تھیٹر کی جانب جارہے تھے۔۔۔

اسے لگا۔۔۔اس کی جان نکل گ ئی۔۔۔

روح جسم سے جداہو گ ئی۔۔۔

محیب۔۔۔"اتنی زور سے چیخی کے وہاں موجود ہر شخص اس کی جانب" متوجہ ہوا۔۔۔

محیب۔۔۔"وہ پاگلوں کی طرح بے حواسی کے عالم میں اس کے پیچھے" بھاگی۔۔۔

محیب۔۔۔ محیب۔۔۔" تیزی سے اس کا خون آلود ہاتھ تھام کر۔۔۔ بار بار "
نام پکارنے لگی۔۔۔

ذہن جیسے مفلوج ہو گیا تھا اس کا۔۔۔۔

لگا اِس سے بڑی قیامت نہیں آسکتی اب۔۔۔

وہ کب اتنا پیارا ہوا۔۔۔ کے اسے خون آلود دیکھ۔۔۔۔ وہ دل و جان سے
تڑپ اٹھی۔۔۔

محیب آنکھیں کھولو۔۔۔ آنکھیں کھولو۔۔۔ کیا ہوا ہے تمھیں؟؟" وہ "
بھی ساتھ ساتھ آپریشن تھیٹر کی جانب بھاگ رہی تھی۔۔۔

یہیں رکیں۔۔۔"ڈاکٹر نے اسے باہر ہی روکتے ہوئے کہا۔۔۔"

"نہیں۔۔۔وہ محیب ہے۔۔۔میرا شوہر۔۔۔۔پلیز۔۔مجھے اس کے پاس جانے دیں۔۔۔پلیز۔۔۔"وہ حلق کے بل چیختے ہوئے۔۔۔ڈاکٹر اور نرس کا ہاتھ سے بنایا حصار توڑتے ہوئے۔۔۔اندر اس ستمگر کے پاس جانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

"نجمہ سنبھالو خود کو۔۔۔۔ڈاکٹر کو اپنا کام کرنے دو۔۔۔"جویریہ نے بمشکل اس کے بکھرتے سراپے کو سمیٹ کر روکنے کی کوشش کی۔۔۔

مگر وہ لڑکی سنبھلنے میں نہیں آرہی تھی۔۔۔آتی بھی کیسے۔۔۔

ایسا کیا جادو کیا تھا اس ستمگر نے۔۔۔کے جانی دشمن ہونے کے باوجود۔۔۔وہ تڑپ رہی تھی آج۔۔۔صرف اس کے لیے۔۔۔۔

سنبھالیں میڈم خود کو۔۔۔"پولیس افسر نے نجمہ کو دیکھ۔۔۔بے تاثر" چہرے کے ساتھ کہا۔۔۔

کیا ہوا محیب بھائی ی کو؟؟۔۔۔"جویریہ نے روہانسہ لہجے میں سامنے" کھڑے پولیس افسر کو دیکھ استفسار کیا۔۔۔

ان کی کار کا بریک فیل ہو گیا تھا۔۔۔۔ہمیں کار درخت سے ٹکرائی ی" "ہوئی ی حالت میں ملی۔۔۔یہ اسی میں تھے۔۔۔۔

یقیناوہ نجمہ کو لینے ہی آرہا تھا۔۔۔جب اس حادثے کا شکار ہوا۔۔۔۔

سوائے نجمہ کو پک وڈراپ سروس دینے کے وہ کبھی خود ڈرائی ف نہیں کرتا تھا۔۔۔۔۔اگر کرتا بھی تھا تو بہت کم۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا یہ کیا ہو رہا ہے اس کے ساتھ۔۔۔۔

زندگی کیسے امتحان لے رہی ہے اس کے۔۔۔

ابھی کچھ لمحوں پہلے ہی تو اسے اپنے ساتھ ملحق ن ئی ی جان کی خوشخبری ملی تھی۔۔۔ابھی تو اس نے ٹھیک طرح اپنی خوشی منائی ی بھی نہ تھی۔۔۔کے اس کا ہم سفر وہر جائی ی زندگی و موت کی بیچ۔۔جنگ لڑتا نظر آیا۔۔۔

میڈم آپ نے ابھی ڈاکٹر سے کہا کے آپ محیب اجلال ملک کی وائف" ہیں؟؟۔۔۔کیا واقعی ایسا ہے؟؟"پولیس افسر نے خاصہ تعجب بھرے لہجے میں۔۔۔جویریہ کے گلے لگی لڑکی کو روتے دیکھ۔۔۔پوچھا۔۔۔۔

سر باہر رپورٹرز کا ہجوم لگنا اسٹارٹ ہو گیا ہے۔۔"نجمہ اس حالت میں نہ" تھی کے جواب دیتی۔۔۔۔وہ بس روئے چلی جا رہی تھی۔۔۔۔پولیس افسر اسے فارس کرتا جواب دینے پر۔۔۔اس سے قبل ہی۔۔ایک حولدار کی وردی میں ملبوس لڑکے نے اسے آکر اطلاع دی۔۔۔

"تم نے گھر والوں کو انفارم کیا؟؟"

جی سر۔۔کر دیا ہے۔۔۔انھوں نے کہا ہے۔۔۔ان کے آنے تک رپورٹرز" کو روک کر رکھا جائے۔۔۔"وہ تیزی سے جواب دہ ہوا۔۔۔۔

چلو پھر۔۔۔باہر ڈیوٹی کرؤ۔۔۔"اس نے حاکمانہ انداز میں اپنی ٹیم کو" کہا۔۔۔جو حکم ملتے ہی پھرتی سے باہر کی جانب بڑھ گ ئی ے۔۔۔

میڈم آپ نے جواب نہیں دیا۔۔۔آپ وائی ف ہیں محیب اجلال ملک" کی؟؟"اس سے قبل جویریہ اس کی جگہ جواب میں ہاں کرتی۔۔۔پیچھے سے نسوانی آواز نے۔۔۔اس کے الفاظ کو منہ میں دم توڑنے پر مجبور کیا۔۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

وہ مبشرہ بیگم تھیں۔۔۔وہ ان کی آواز کیسے نہیں پہچانتی۔۔۔

مگر اس لمحے کچھ کہا نہیں۔۔۔۔

لڑنے کی ہمت نہیں تھی اس میں۔۔۔۔

اس کی ہر سانس دعا گو تھی کے اس کے پیدائی شی دشمن کو کچھ نہ ہو۔۔۔۔

اچانک سے میرے بیٹے کی کار کے بریک فیل کیسے ہوئی ہے؟؟۔۔۔"اجلال ملک نے پولیس افسر کو دیکھ۔۔۔رعب دار انداز میں استفسار کیا۔۔۔

غم و غصہ ان کے رعب دار چہرے پر عیاں تھا۔۔۔۔

آخر ملک مینشن کا شہزادہ تھا وہ۔۔۔

پوری فیملی کو جوڑ کر رکھنے والا۔۔۔

کبھی کبھار ماں باپ گھر بناتے ہیں۔۔۔اسے جوڑ کر رکھتے ہیں۔۔۔ مگر ہوتے ہیں کچھ ایسے خاص بچے۔۔۔جو اپنے ماں باپ کے بکھرے گھر کو سمیٹ کر۔۔۔۔۔انھیں پھر سے ایک خوشحال زندگی کی جانب گامزن کرتے ہیں۔۔۔اور وہ انہی میں سے تھا۔۔۔۔

مانا حاسدین کی کمی نہ تھی اس کی زندگی میں۔۔۔۔

مگر جان نچھاور کرنے والوں کی فہرست بھی طویل تھی۔۔۔آخر کو۔۔۔۔وہ اپنی بیوی کو اِس صف میں لے ہی آیا تھا۔۔۔۔۔

بلکے یوں کہا جائے وہ دیوانی تو سر فہرست کھڑی تھی تو غلط نہ ہو گا۔۔۔۔

سر۔۔۔ہم انویسٹیگیشن کروا رہے ہیں۔۔۔اس معاملے کی۔۔۔"وہ" ڈرتے ڈرتے جواب دینے لگا۔۔۔

مجھے 24 گھنٹوں سے پہلے پہلے اپنے بیٹے کا مجرم اپنے سامنے تڑپتا و" بلکتا۔۔۔زندگی کی بھیک مانگتا نظر آنا چاہیے۔۔۔۔سمجھے"وہ چنگھاڑتے ہوئے اس پولیس افسر کو تاکید کرنے لگے۔۔۔

امی حضور سنبھالیں خود کو۔۔۔بھائی ی کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔وہ اتنی آسانی" سے ہارنے والوں میں سے نہیں۔۔۔"مبشرہ بیگم پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھیں۔۔۔۔جازع انھیں مسلسل دلاسے دینے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

دوسری جانب محترمہ رقیہ بھی چی ئی رپر بیٹھ کر آنسو بہا رہی تھیں۔۔۔

نجمہ ہمت رکھو یار۔۔۔۔ محیب بھائی ی کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔"ثوبیہ اس کی" کمر سہلاتے ہوئے۔۔۔ہمت دینے لگی۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

اسے آج احساس ہو گیا تھا۔۔۔وہ جان دیتی ہے اس پر۔۔۔۔

اس کے بغیر اپنی ہر سانس ادھوری لگ رہی تھی۔۔۔

نہیں جانتی۔۔۔کب تک ہسپتال کے نماز ہال میں بیٹھی۔۔۔جائے نماز پر اپنی پیشانی ٹکائے۔۔۔اس دشمنِ جاں کی جان کی آمان مانگتی رہی۔۔۔۔

وہ کب اتنا عزیز ہوا۔۔۔دل کو خبر ہی نہ ہوئی ی۔۔۔

آج جب احساس ہوا۔۔۔تو خود سے بھی نفرت ہونے لگی۔۔۔کے کیسے کر لی اس ہر جائی ی سے محبت۔۔۔۔جو دنیا کے سامنے کبھی اپنی بیوی نہیں مانے گا۔۔۔۔

کبھی اسے وہ عزت نہیں دے گا جس کی وہ حقدار ہے۔۔۔۔

وہ روئے چلی جا رہی تھی۔۔۔کیونکے اسے اپنے جانی دشمن سے محبت ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

ڈاکٹر اب محیب کی حالت کیسی ہے؟؟"ڈاکٹر کے آپریشن تھیٹر سے باہر" آتے ہی مبشرہ بیگم نے بے صبری سے استفسار کیا۔۔۔

سر سے خون کافی بہہ جانے کی وجہ سے حالت نازک ہے۔۔۔آپ دعا" کریں۔۔۔"ڈاکٹر گمبھیر لہجے میں۔۔۔یہ کہ کر آگے بڑھ گ ئ ے۔۔۔

مبشرہ بیگم کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گ ئ تھی۔۔۔

وہ لخت جگر تھا ان کا۔۔۔جس کی حالت نازک بتائ ی جا رہی تھی۔۔۔۔

دوسری جانب محترمہ عروسہ کا بھی رو رو کر برا حال تھا آخر۔۔۔وہ داماد تھا ان کا۔۔۔۔

پہلے جیسا ظالم ہوتا تو شاید خوش ہوتیں۔۔۔کے آزادی مل جائے گی ان کی بیٹی کو۔۔۔۔

مگر اپنی آنکھوں سے اسے۔۔۔اپنی بیٹی کے بڑے لاڈ اٹھاتے دیکھا تھا۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

ڈاکٹر اب محیب کیسا ہے؟؟"ڈاکٹر کے دروازے سے نکلتے ہی۔۔۔نجمہ" نے تیزی سے۔۔۔مثبت جواب کی امید کے ساتھ استفسار کیا۔۔۔۔

۔۔۔ریلیکس۔۔وہ اب خطرے سے باہر ہیں۔۔۔۔"اس لڑکی کا چہرہ بتا رہا" تھا۔۔۔جیسے جان ہتھیلی پر لیے کھڑی ہو۔۔۔۔ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے مطمئن انداز میں کہا۔۔۔

ویسے آپ میں سے نج کون ہے؟؟۔۔۔پیشنٹ بار بار اس کا نام لے رہا" ہے۔۔۔اچھا ہے کے وہ مل لے۔۔۔"ڈاکٹر کے کہتے ہی۔۔۔نجمہ بے یقینی سے۔۔۔ان کا چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔

جاؤ نج۔۔۔۔۔۔"ثوبیہ نے تیزی سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے" ہوئے کہا۔۔۔جس پر وہ اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔نرس کے ساتھ اندر چلی گئی۔۔۔۔

کیا میں اس سے مل سکتی ہوں؟؟" نجمہ کو اندر جاتا دیکھ۔۔۔۔مبشرہ بیگم" تیزی سے سوال کرنے لگیں۔۔۔

سینے میں تو جیسے آگ لگ گ ئی تھی ان کے۔۔۔۔ محیب نے بلایا بھی تو کسے۔۔۔۔اُس وحشیہ کی بیٹی کو۔۔۔۔جسے اگر جائی یداد نہ چاہیے ہوتی تو کبھی اپنے بیٹے کے پاس بھٹکنے بھی نہ دیتیں۔۔۔۔

ہم روم چینج کروادیں پیشنٹ کا۔۔۔پھر آپ لوگ مل لیجیے گا۔۔۔"ڈاکٹر" نے نرمی سے کہا۔۔۔

جس پر ناچاہتے ہوئے بھی انھیں صبر کرنا پڑا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

ثوبیہ تازہ ہوا کھانے کی نیت سے باہر جا رہی تھی۔۔۔کے اچانک اس کے کانوں کی سماعت سے جانی پہچانی آواز ٹکرائی ی۔۔۔جس پر اس کے قدم رکے۔۔۔۔

"تم لوگوں سے ایک کام ٹھیک سے نہیں ہوتا۔۔۔بچ گ ئی ے ہیں وہ"

وہ ہمیشہ سے رعب دار و بھرم والے محیب اجلال ملک کو دیکھنے کی عادی تھی۔۔۔

...جبکے سامنے لیٹے ہوئے شخص کا چہرہ بالکل مرجھایا ہوا معلوم ہو رہا تھا

آکسیجن ماسک لگائے وہ نیم بے ہوشی کی حالت میں اس کی جانب دیکھنے لگا۔۔۔۔

اسکے نڈھال وجود کو دیکھتے ہی۔۔۔ نجمہ کی آنکھیں بھر آئی یں۔۔۔

وہ ہمت بھی نہیں کر پا رہی تھی اس کا ہاتھ تھامنے کی۔۔۔

اس کے سر پر بندھی سفید پٹی کو کپکپاتے ہاتھوں کے ساتھ ہلکا سہ مَس کیا۔۔ پھر تھوڑی ہمت بڑھی۔۔۔ تو اسی ہاتھ سے بالوں کو سہلانے لگی۔۔۔

یقین نہیں آتا۔۔۔ میں تمھارے لیے رو رہی ہوں۔۔۔ "اب ہاتھ اس" کے حسین چہرے پر لگی چوٹوں پر اپنا لمس چھوڑ رہا تھا۔۔۔ وہ آہستگی سے خود کلامی کرتے ہوئے رونے لگی۔۔۔

وہ غشی میں ہونے کے باوجود اس حسنِ دلربا کے محبت بھرے لمس کو محسوس کر پا رہا تھا۔۔۔

میم۔۔۔سوری آپ کو ڈسٹرب کیا۔۔۔ہمیں روم چینج کروانا ہے پیشنٹ کا۔۔۔"نرس نے آکر نرمی سے کہا۔۔۔تو وہ اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔ایک سائیڈ ہو گئی۔۔۔اور ہسپتال کے اسٹاف کو ان کا کام کرنے دیا۔۔۔

جب وہ محیب کو دوسرے کمرے میں لے جانے لگے۔۔۔تو خود بھی ساتھ ساتھ ان کے پیچھے دوسرے کمرے میں داخل ہوئی ی۔۔۔

ملک مینشن کے فیملی ممبرز مع رشتے دار و عزیز و اقارب اس سے ملنے آ رہے تھے۔۔۔

وہ لڑکی اس کے سرہانے کھڑی رہی۔۔۔

اک پل کے لیے بھی اس کے پاس سے ہٹنے کے لیے تیار نہ تھی۔۔۔جب کے وہ بھوکی پیاسی تھی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

نج۔۔۔"اسے اپنے ارد گرد اندھیرا چھاتا نظر آیا۔۔۔جس کے سبب وہ" فرش پر گر گ ئی۔۔۔ثوبیہ کی سب سے پہلے اس پر نگاہ پڑ ئی ی تھی۔۔۔وہ بھاگتی ہوئی ی آکر اسے اٹھانے لگی۔۔۔

ٹھیک ہو؟؟"اس کی والدہ اور ثوبیہ نے مل کر اسے پاس رکھے صوفے پر" لیٹا کر۔۔۔چہرے پر پانی کا چھڑکاؤ کیا۔۔۔جس سے وہ ہوش میں آئی ی۔۔۔

ہاں۔۔۔"وہ دھیمے سے بولی۔۔"

کوئی ی ٹھیک نہیں ہو تم۔۔۔کل سے یہاں پاگلوں کی طرح کھڑی" ہو۔۔۔گھر جا کر تھوڑا آرام کرؤ۔۔۔ہم سب ہیں یہاں محیب کا خیال رکھنے کے لیے۔۔۔"محترمہ عروسہ کے لہجے میں ذرا برہمی تھی۔۔۔۔وہ ڈپٹ والے انداز میں بولیں۔۔۔

وہ واقف تھیں۔۔۔اگر وہ سختی نہیں کریں گی تو وہ لڑکی ہر گز یہاں سے نہیں جائے گی۔۔۔

"ہاں نج۔۔۔گھر جا کر آرام کر لو۔۔۔محیب بھائی ی کا دیھان رکھنے کے لیے اتنے سارے لوگ ہیں تو۔۔۔"ثوبیہ بھی ان کی تائی ید میں بولی۔۔۔

"ہمم۔۔۔"اس وقت بھی اپنا خیال نہ آیا۔۔۔خیال آیا۔۔۔تو اپنے بچے کا۔۔۔۔۔اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔

"میں ڈرائی یور سے کہ دیتی ہوں۔۔وہ تمھیں گھر چھوڑ آئے گا۔۔۔"ثوبیہ نے نرمی سے کہ کر۔۔۔اسے سہارے دے کر کھڑا کیا۔۔۔۔۔

نجمہ کو واپس ڈرائی یور کے ساتھ روانا کرنے کے بعد۔۔۔وہ گارڈن کی جانب تازہ ہوا کھانے کی نیت سے بڑھی۔۔۔ مگر راستے میں ایک کمرے کے آگے سے گزرتے ہوئے۔۔۔اسے جانی پہچانی آواز محسوس ہوئی ی۔۔۔

کمرے کا دروازہ تھوڑا کھلا ہوا تھا۔۔۔

وہ تجسس کے سبب دروازے کے قریب آئی ی۔۔۔

تم لوگوں سے ایک کام ٹھیک سے نہیں ہوتا۔۔۔۔۔بچ گ ئی ے ہیں" وہ۔۔۔اور رہا سہا ڈیڈ نے بھی پولیس کو اِس معاملے کے پیچھے لگا دیا ہے۔۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آتا۔۔۔سارے نکمے میرے ہی پلے کیوں پڑتے ہیں۔۔۔پہلے ہی زاون کا کیس اچانک سے زور پکڑ رہا ہے۔۔۔اور اب یہ۔۔"وہ سر پکڑ کر۔۔۔خاصہ غصے سے آگ بگولہ ہو کر بول رہا تھا۔۔۔

اس شخص کی ثوبیہ کی جانب پشت تھی۔۔
مگر وہ آواز سے پہچان چکی تھی۔۔۔۔

اسے یقین نہیں آرہا تھا اپنے کانوں پر۔۔۔۔

جازع نے محیب کو جان سے مروانے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر کیوں؟؟۔۔۔

بھلا وہ اپنے ہی سگے بھائی ی کو کیوں مارنا چاہتا تھا؟؟۔۔۔

جبکے اس کا بڑا بھائی ی تو اس پر جان چھڑکتا تھا۔۔۔۔

یہ سب کیا ہے جازع؟؟۔۔۔"آج اس کا بھرم ٹوٹا تھا۔۔۔کے اس کا" شوہر ایک شریف و نیک انسان ہے۔۔وہ اپنے خاندان سے بالکل منفرد ہے۔۔۔۔

اور جب بھروسہ ٹوٹتا ہے۔۔تو انسان کو بڑی اذیت ہوتی ہے۔۔۔اسی اذیت سے اس وقت ثوبیہ دوچار تھی۔۔۔

اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کے جازع کا اتنا خطرناک روپ بھی دیکھے گی۔۔۔

وہ تو آج تک محیب کو ظالم سمجھتی آئی ی تھی۔۔۔کے وہ نجمہ کا جائی زحق چھین رہا ہے۔۔ مگر سامنے کھڑے شخص کو کیا کہے؟؟۔۔۔جو اپنے ہی سگے بھائی ی کو مارنے کی پلاننگ کر رہا تھا۔۔۔اور یقینا کامیاب بھی ہو جاتا اگر بچنے والے کی قسمت ساتھ نہ دیتی۔۔۔۔

اس سے رہانہ گیا۔۔۔اور سامنے سے آکر۔۔۔غصے سے بپھر کر پوچھنے لگی۔۔۔

ثوبیہ؟؟۔۔تم کب آئی یں؟؟" وہ بری طرح گڑ بڑایا۔۔۔سامنے اپنی" بیوی کو کھڑا دیکھ۔۔۔

میں نے جو پوچھا اس کا جواب دو پہلے۔۔۔کیوں مارنا چاہتے ہو اپنے ہی سگے" بھائی ی کو؟؟۔۔۔"اس کی آنکھیں سرخ انگارے کی طرح لال ہو رہی تھیں۔۔۔اسے اپنے سامنے کھڑا شخص بالکل اجنبی معلوم ہو رہا تھا۔۔۔

یہ وہ جازع ہو ہی نہیں سکتا تھا جسے وہ جانتی تھی۔۔۔

یار۔۔۔اگر سن ہی چکی ہو۔۔۔تو خاموش رہو۔۔۔کیوں زور زور سے چیخ" کر۔۔۔مجھے پھنسانے کی کوشش کر رہی ہو۔۔۔تم کیا چاہتی ہو تمھارا شوہر زندگی بھر جیل میں سڑے؟؟؟۔۔۔"ثوبیہ تو اُس پتھر دل شخص کا جواب سن۔۔۔حیران ہی رہ گئی۔۔۔

شرم و گِلٹ اسکی آنکھوں یا لہجے میں دور دور تک نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔

تم ایک انسان کو قتل کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔۔وہ انسان جو تمھارا سگا" بھائی ہے۔۔اور تم مجھ سے چاہتے ہو کے میں خاموش رہوں؟؟۔۔۔"وہ بے یقینی کے عالم میں سر نفی میں جھٹکتے ہوئے۔۔اپنے سامنے کھڑے شخص کو دیکھ۔۔۔نڈر ہو کر۔۔۔دو ٹوک انداز میں بولی۔۔۔

تواور کیا کرؤ گی؟؟۔۔شور مچاؤ گی؟؟۔۔دنیا کو بتاؤ گی؟؟"وہ اس کی" جانب قدم بڑھاتے ہوئے۔۔۔دانت پیستے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔۔

یقیناوہ سوالات نہیں تھے۔۔۔وہ اسے ڈرا رہا تھا۔۔۔

ثوبیہ کو اس کی آنکھوں میں سفاکیت و بے حسی و جنون نظر آیا۔۔۔۔۔

اسے آج پہلی بار جازع سے خوف آرہا تھا۔۔۔

جیسے جیسے وہ قدم اس کی جانب بڑھاتا۔۔۔ویسے ویسے وہ پیچھے کی جانب قدم لیتی۔۔۔۔

یہاں تک کے وہ بھاگنے کی نیت سے مڑی ہی تھی۔۔۔کے جازع نے بجلی کی پھرتی سے۔۔۔اس کے پیچھے کھڑے ہو کر۔۔۔اپنے لمبے ہاتھ سے دروازہ بند کر دیا۔۔۔

ثوبیہ"اس نے غصیلی آواز میں کہا۔۔۔تو وہ دروازے سے اپنی پیشانی" ٹکا کر۔۔۔رونے لگی۔۔۔۔

وہ بہت ڈر گ ئی تھی۔۔۔۔

اسکی جگہ کوئی ی بھی ہوتا تو ڈر جاتا۔۔۔۔

ثوبیہ۔۔۔۔کیا ہو گیا یار۔۔۔میں تمھارا جازع ہوں۔۔۔تمھارا" شوہر۔۔۔مجھ سے اچانک کیوں بھاگ رہی ہو؟؟۔۔۔"ثوبیہ کوئی ی غریب

ماں باپ کی بیٹی نہیں تھی جسے وہ دبالیتا۔۔۔یاغائب کروادیتا۔۔۔اس کے والد تین چار پروجیکٹس میں سپورٹ کررہے تھے اسے۔۔۔۔

ثوبیہ کوخاموش کرانابہت ضروری تھااس کے لیے۔۔۔۔

اسے خود سے خوفزدہ ہوتادیکھ۔۔۔ گرگٹ کی تیزی سے رنگ بدل گیا۔۔۔۔

چہرے پر بھولے پن کالبادہ اوڑھ کر۔۔۔اس کی نازک کلائی ی پکڑ کر۔۔۔اپنی جانب موڑتے ہوئے۔۔۔ بڑی محبت سے گویاہوا۔۔۔

تم کیوں کررہے ہو یہ سب؟؟"وہ لرزتے وجود کے ساتھ۔۔۔آنکھوں" میں آنسو بھرے۔۔۔استفسار کرنے لگی۔۔۔

ہمارے لیے۔۔۔ہمارے آنے والے بچوں کے لیے۔۔"

ان کے روشن مستقبل کے لیے۔۔۔"وہ تیزی سے اس کی آنکھوں سے بہتے آنسو اپنے ہاتھ سے صاف کرتے ہوئے۔۔۔نرمی سے کہنے لگا۔۔۔

ہمارے لیے؟؟۔۔۔"وہ الجھ کر۔۔۔۔۔"

ہاں ہمارے لیے۔۔۔۔محیب بھائی ی پوری جائی یداد پر قابض ہوئے" بیٹھے ہیں۔۔۔اگر وہ مر جاتے ہیں۔۔۔تو یہ سب صرف ہمارا ہو گا۔۔۔ہمارا اور ہمارے بچوں کا۔۔۔"ثوبیہ کو لگا اس کے سر پر جازع نے ایٹم بم پھوڑا ہو۔۔۔اگر محیب ظالم تھا۔۔۔۔کے نجمہ سے اُس کے حصے کی جائی یداد ناحق طریقے سے چھین رہا تھا تو جازع کون سہ اچھا تھا۔۔۔

تم صرف جائی یداد کے لیے اپنے بڑے بھائی کو مروا رہے ہو؟؟"وہ" بے یقینی کے عالم میں استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

ملک خاندان کی توریت ہے جائی یداد کے لیے بھائی کا قتل۔۔۔اگر میں" بھی ریت نبھادوں۔۔۔۔تو اس میں کیا بڑی بات ہے۔۔۔آج ڈیڈ بھی اتنی بڑی جائی یداد پر ایسے ہی توراج نہیں کر رہے ناں۔۔۔"اس نے مفاہمانہ انداز میں جو انکشاف کیا۔۔۔وہ ثوبیہ کو سر سے پاؤں تک ہلا گیا تھا۔۔۔

مطلب۔۔۔ڈیڈ نے نجمہ کے والد کو قتل کیا تھا؟؟"وہ سوالیہ انداز میں" ۔۔۔بے ساختہ ہی پوچھ اٹھی۔۔۔

ہاں۔۔۔وہ بھی میرے سامنے۔۔۔"یہ کہتے وقت۔۔۔وہ اس لمحے کو یاد" کر رہا تھا جب وہ صرف چھ سال کا تھا۔۔۔

کھیلتے hide and seek محیب بھائی ی۔۔۔ چلیں ناں۔۔۔"

ہیں۔۔۔ میں بہت بور ہو رہا ہوں۔۔۔" محیب اپنا منہ کتابوں میں دیے۔۔۔

کمرے میں بیٹھا پڑھ رہا تھا۔۔۔ جب جازع اس کے پاس آ کر۔۔۔ کھیلنے کے

لیے اصرار کرنے لگا۔۔۔

"ابھی میں پڑھ رہا ہوں۔۔۔ بعد میں جازع۔۔۔"

پلیز ناں بھائی ی۔۔۔ پلیز۔۔" وہ نہایت معصومانہ چہرہ بنا کر۔۔۔ منتیں"

کرنے لگا۔۔۔

جس پر محیب کو نا چاہتے ہوئے بھی اپنی پڑھائی ی چھوڑ کر... اس کے ساتھ

کھیلنا پڑا۔۔۔

ایک کام کرتا ہوں۔۔۔چاچا جان کے کمرے میں جا کر چھپ جاتا" ہوں۔۔۔ محیب بھائی ی وہاں کبھی نہیں جاتے۔۔۔۔میں آرام سے جیت جاؤں گا۔۔۔" وہ یہ سوچ کر۔۔عبدالرحمان کے کمرے میں پہنچ گیا تھا۔۔۔۔

جب وہ کمرے میں داخل ہوا۔۔۔تو اپنے چاچا کو بیڈ پر لیٹا ہوا پایا۔۔۔۔

وہ سو رہے ہیں۔۔۔جازع نے یہی گمان کیا۔۔۔۔

دبے پاؤں کمرے میں داخل ہو کر۔۔۔چھپنے کی جگہ ڈھونڈنے لگا۔۔۔۔جب کوئی ی جگہ نظر نہ آئی ی۔۔۔تو الماری آہستگی سے کھول کر۔۔۔اس میں بیٹھ گیا۔۔۔اور الماری کا دروازہ ہلکے سے بند کر لیا۔۔۔

تم نے خود دیکھا تھا ناں کے اس نے چائے پی ہے؟؟"اچانک اسے اپنے" والد کی آواز آئی ی۔۔۔جس پر اس نے ہلکا سہ الماری کا دروازہ کھول کر۔۔۔سامنے کی جانب دیکھا۔۔۔

اسے اپنے والد بیڈ کے پاس اپنے خاص ملازم کے ساتھ کھڑے نظر آئے۔۔۔

جی جی۔۔۔صاحب جی۔۔۔میں نے خود دیکھا تھا۔۔۔"ملازم تیزی سے" ڈرتے ہوئے جواب دہ ہوا۔۔۔

"ٹھیک۔۔اب تک تو دوائی ی نے اپنا اثر دیکھا دیا ہو گا۔۔۔۔۔"

عبدالرحمان کو جسمانی اعضا کو سن کرنے والی دوائی ی چائے میں ملا کر دی گ ئی تھی۔۔۔۔۔جس سے۔۔۔۔اس کا ذہن اور ہاتھ پاؤں تین چار گھنٹوں کے بالکل سن پڑ جائیں۔۔۔۔۔

"جی صاحب جی۔۔۔۔میں نے انھیں خود چائے پینے کے تھوڑی دیر بعد ہی زمین پر گرتے دیکھا تھا۔۔۔میں نے خاموشی سے انھیں بیڈ پر لیٹا دیا۔۔۔اور آپ کو بلانے چلا آیا۔۔۔"

"بہت اچھا کام کیا تم نے شہاب۔۔۔۔اس کا انعام تمھیں جلد ملے گا۔۔۔۔"اجلال ملک مسرت بھرے لہجے میں۔۔۔خباثت سے مسکراتے ہوئے گویا ہوئے۔۔۔

ابو جی نے دھوکا کیا میرے ساتھ۔۔۔۔سب کے سامنے کہا کے ساری جائی یداد میرے نام کر دیں گے۔۔۔اور جلد از جلد اپنی وصیت بدلوائی یں گے۔۔۔ مگر سمجھ نہیں آتا۔۔۔کیوں اپنی وصیت چینج نہیں کروائی ی۔۔۔کیوں اِسے حصے دار بنا گ ئی ے میری ساری جائی یداد کا۔۔۔۔" وہ بیڈ پر بے ست لیٹے عبدالرحمان کو۔۔۔خار کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے بولے۔۔۔۔

تمھیں کیا لگتا ہے میں اتنی آسانی سے اپنی جائی یداد میں حصے دار بنالوں گا" تمھیں۔۔۔ نہیں عبدالرحمان۔۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔"انکی آنکھوں میں جائی یداد کے لالچ کی پٹی بندھ گ ئی تھی۔۔۔۔

ایسی پٹی۔۔۔جس نے انھیں اندھا کر دیا تھا۔۔۔۔

جائی زونا جائی زکی تمیز بھولا دی تھی۔۔۔۔

کسی جان کا ناحق قتل کتنا بڑا گناہ ہے۔۔۔وہ بھول بیٹھے تھے۔۔۔۔

دولت خون سفید کر چکی تھی ان کا۔۔۔۔

جائیداد میں عبدالرحمان کو شریک بنانے کے لیے وہ ہر گز تیار نہ تھے۔۔۔

ویسے تو ضرورت نہیں ہے۔۔۔پھر بھی۔۔۔دونوں پاؤں پکڑ لو اِس" "کے"انھوں نے سفاکیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے۔۔۔اپنے ملازم کو حکم دیا۔۔۔

جی صاحب۔۔"وہ حکم ملتے ہی۔۔۔اس کے پاؤں کی جانب جھک" "کر۔۔۔۔مضبوطی سے پکڑ کر کھڑا ہو گیا۔۔

"عبدالرحمان ابو تمھیں بہت یاد کر رہے ہیں۔۔۔اس لیے تم بھی ان کے پاس چلے جاؤ۔۔۔یہاں کی فکر مت کرنا۔۔۔میں سب سنبھال لوں گا۔۔۔" یہ کہتے ہی۔بیڈ پر رکھا تکیہ اٹھا کر۔۔۔اپنے بھائی ی کے منہ پر رکھ کر۔۔اس کا سانس گھونٹنے لگے۔۔۔۔دوائی یوں کے زیرِ اثر عبدالرحمان کوئی ی احتجاج تک نہ کر سکا۔۔۔۔۔۔۔۔

اجلال ملک نے تکیہ تب تک نہ ہٹایا۔۔۔جب تک یقین نہ ہو گیا کے اس کی روح دنیائے فانی سے پرواز کر چکی ہے۔۔۔

وہ بچہ جس نے آنکھ کھولتے ہی اپنے والدین کو کتے بلی کی طرح ہر بات پر لڑتے دیکھا۔۔۔جس پر وہ اکثر سہم کر رونے لگتا۔۔۔

پھر اس نے اپنی خالہ کو خود کشی کرتے دیکھا۔۔۔

ان غموں وحادثات نے اس کی شخصیت پر بہت برا اثر ڈالا تھا۔۔۔

ابھی وہ صرف چھ سال کا ہی تو تھا جب اس نے اپنے چاچا کا قتل اپنی آنکھوں سے ہوتے دیکھا۔۔۔وہ بھی صرف جائی یداد کی خاطر۔۔۔۔

ستم یہ تھا کے قتل کرنے والا ظالم کوئی ی اور نہیں اپنا ہی باپ تھا۔۔۔

اس ننھے دل پر کیا بیتی تھی اپنے باپ کو قتل کرتا دیکھ۔۔۔یہ بس وہی جانتا ہے۔۔۔۔

صاحب۔۔۔۔"شہاب کی نظر اچانک ہی کھلی الماری سے جھانکتے ہوئے" بچے پر گئی۔۔۔۔جو بہت خوفزدہ دیکھائی دے رہا تھا۔۔۔۔اس نے اجلال ملک کو آنکھوں کے اشارے سے جازع کی موجودگی کی اطلاع دی۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو جازع؟؟؟"اجلال ملک بمشکل اپنے غصے پر ضبط" کرتے ہوئے۔۔۔۔

می۔۔۔می۔۔۔"خوف کے مارے اس کی زبان ساتھ نہیں دے رہی" تھی۔۔۔

Zubi Novels Zone

میری بات کان کھول کر سنو۔۔۔کچھ نہیں دیکھا تم نے۔۔۔سنا تم" نے۔۔۔۔کچھ نہیں دیکھا تم نے یہاں۔۔۔۔"وہ خاصہ غصیلی آواز میں۔۔۔اسے مزید ڈرانے لگے۔۔۔۔

چا۔۔۔۔۔چ۔۔۔"اس کا پورا وجود بری طرح کپکپا رہا تھا۔۔۔۔"

جازع۔۔۔۔۔ تمھیں پتا ہے۔۔جو بچے میری بات نہیں مانتے۔۔۔میں" ان کے ساتھ کیا کرتا ہوں۔۔۔میں انھیں سزا کے طور پر اندھیرے کمرے میں بند کر دیتا ہوں۔۔وہ بھی اکیلے۔۔۔۔کیا تم اندھیرے کمرے میں اکیلے بند ہونا چاہتے ہو؟؟"بجائے اس بچے کی حالت سمجھنے کے۔۔۔۔اسے مزید خوف میں مبتلا کرنے لگے۔۔۔۔۔

نہ۔۔۔ نہیں ڈی۔۔۔ڈیڈ۔۔۔م۔۔۔میں نہیں بتاؤں"

گا۔۔۔ک۔۔۔کسی۔۔۔ک۔کک۔۔۔کو۔۔ب۔۔بھی" وہ لرزتے

ہوئے۔۔۔ٹوٹے پھوٹے لفظ ادا کرنے لگا۔۔۔۔

وہ اتنا خوفزدہ ہوا کے اسے بخار رہنے لگا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ بہت ڈرا ڈرا۔۔۔سہما سہما رہتا۔۔۔کے ایک چھوٹی سی پری اس کی زندگی

میں آئی ی۔۔۔

محترمہ عروسہ ہسپتال سے جیسے ہی نجمہ کو لے کر گھر آئی یں۔۔وہ اُس بچی کو

دیکھنے کے اشتیاق میں۔۔۔۔ان کے کمرے میں خود چلا آیا۔۔۔

وہ بچی اس لمحے جھولے میں تھی۔۔۔

وہ پہلی بار کسی چھوٹی بچی کو دیکھ رہا تھا۔۔اس لیے ہچکچاہٹ کے ساتھ اسے چھونے کے لیے اپنی شہادت کی انگلی آگے بڑھائی ی۔۔۔۔

پری نے اپنی ننھی منھی انگلیوں سے اس کی شہادت کی انگلی فوراہی پکڑ لی۔۔۔۔جس پر وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔"تم تو بہت کیوٹ ہو بے۔بی۔۔"۔۔۔۔

جہاں ملک مینشن کے لوگ اسے وحشیہ وعبدالرحمان کی بیٹی ہونے کے سبب دیکھنا تک پسند نہیں کرتے تھے۔۔۔وہیں۔۔۔جازع بچپن سے ہی اُس پری کے لیے اپنے دل میں ایک نرم گوشہ پاتا تھا۔۔۔

اسے بالکل اچھا نہیں لگتا تھا جب اس کی ننھی پری کو کوئی ی تکلیف پہنچاتا۔۔۔۔۔چاہے پھر وہ اس کا سگا بھائی ی ہی کیوں ناں ہو۔۔۔۔۔

محیب اور نجمہ کے درمیان سالگرہ پر ہوئی ی لڑائی ی میں نقصان صرف جازع کا ہوا تھا۔۔۔۔

کیونکے اس لڑائی ی کے بعد۔۔۔نجمہ کو عنائی زہ بیگم اپنے ساتھ لے گ ئی یں تھیں۔۔۔۔۔

اسکا دل نہیں لگتا تھا اُس پری کے بغیر۔۔۔۔

ابھی اس پری کی جدائی ی کا غم کم تھا اسکی جان پر۔۔۔جو والدین کے درمیان ناچاقی کے سبب طلاق ہوتے بھی دیکھی۔۔۔

اپنے والد اور بڑے بھائی ی کی جدائی ی بھی برداشت کی۔۔۔

اپنے ننھیال میں ماموں اور مامی کا سخت رویہ بھی سہا۔۔۔۔

ان کی بدسلوکی بھی برداشت کی۔۔۔

ان سب حادثوں نے اس کے ذہن پر بڑا گہرا اثر مرتب کیا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

جوانی کی دہلیز پر جب قدم رکھا۔۔۔تو خوابوں میں ابھی تک اسی لڑکی کا بسیرا پایا۔۔۔جسے دیکھے سالوں گزر چکے تھے۔۔۔

اپنے دوستوں کے ساتھ وہ کیلیفورنیا گیا۔۔۔گھومنے پھرنے کے ارادے سے۔۔۔۔

وہاں محض اتفاق سے وہ دشمنِ جان مال میں ایک لال رنگ کی میکسی دیکھتی ہوئی نظر آئی۔۔۔۔

پہلے تو یقین ہی نہ آیا اِس حسین اتفاق پر۔۔۔۔

مگر وہ سچ میں سامنے کھڑی تھی۔۔۔

وہ پہلی نگاہ میں ہی پہچان گیا تھا۔۔۔اور کیوں کر نہ پہچانتا۔۔۔۔اُس دشمنِ جاں کی تصویر تو دل پر نقش تھی۔۔۔۔

"جیسے کوئی ی بچہ کینڈی کو دیکھ کر رال ٹپکاتا ہے۔۔وہ بالکل اسی طرح اُس میکسی کو دیکھ۔۔۔رال ٹپکاتی محسوس ہوئی ی اُسے۔۔۔

ہائے۔۔۔اتنی مہنگی کیوں ہو تم؟؟۔۔۔اللہ۔۔میرا بہت دل ہے تمھیں" لینے کا۔۔۔۔مگر پورے سال کی اپنی سیلری بھی لگادوں تو بھی تمھیں نہیں خرید سکتی۔۔۔ سمجھا کرؤ۔۔۔پلیز اب میرے سامنے مت آنا۔۔۔۔" وہ ایک اسٹیچو پر لگی میکسی کے دامن کو پکڑ کر۔۔بچوں کی طرح رو توسہ منہ بنا کر۔۔۔۔۔بول رہی تھی۔۔۔جسے سن۔۔۔وہ بے اختیار مسکرا دیا۔۔۔۔

پہلی ہی نگاہ میں وہ دل کی گہرائی یوں میں اتری تھی۔۔۔۔

وہ اس کے پیچھے پیچھے کہیں دنوں تک خاموشی سے گھومتا رہا۔۔۔۔

چھپ چھپ کر۔۔۔۔اس کی لمحے لمحے کی تصویریں لیتا رہا۔۔۔

وہ سرپرائی زدینا چاہتا تھا۔۔۔

اس لڑکی کی سالگرہ قریب تھی۔۔۔

اپنے دوستوں کے ساتھ واپس نہیں آیا۔۔۔بلکے وہیں رکا۔۔۔

ارادہ تو سرپرائی زدینے کے ساتھ ساتھ پرپوز کرنے کا بھی تھا۔۔۔

وہ بہت نروس تھا۔۔۔مگر ایکسائٹڈ بھی۔۔۔۔

خود بھی واقف نہیں۔۔۔وہ دشمنِ جاں کب سے اُس کے دل میں گھر کرئے بیٹھی تھی۔۔۔۔

سارے آرمان کانچ کی طرح بکھرئے۔۔۔جب اپنی جگہ زارون کو گھٹنوں پر بیٹھ کر اسے پرپوز کرتا پایا۔۔۔

پھر بھی امید باندھے کھڑا رہا۔۔۔کے شاید وہ انکار کر دے۔۔۔۔کہے کے اس کی زندگی میں پہلے سے کوئی ی موجود ہے۔۔۔۔

مگر ایسا نہ ہوا۔۔۔۔

نجمہ نے تو باخوشی اس کے پرپوزل کو قبول کر لیا۔۔۔۔

اس کے نزدیک۔۔۔۔زارون کی سب سے بڑی غلطی اس کے اور نجمہ کے درمیان آنا تھا۔۔۔۔

وہ ٹیبل پر رکھے تحفوں کے ساتھ اپنا گفٹ چھوڑ کر پلٹ گیا۔۔۔۔

اس نے واپس جاتے ہی محیب سے بات کی۔۔۔ مگر وہ تو کچھ اور ہی پلان رکھتا تھا اُس کے مستقبل کے حوالے سے۔۔۔۔

ایک بار بھی محیب نے یا کسی اور گھر والے نے۔۔۔اس کے جذبات کو سمجھنے کی کوشش ہی نہ کی۔۔۔۔

۔آخر وہ لڑکی اس کی بچپن کی چاہ تھی۔۔۔کیسے بھول سکتا تھا اسے۔۔۔

باغی تو تب ہوا جب گھر والوں کو محیب اور نجمہ کی شادی کے پلان بناتے دیکھا۔۔۔۔

محیب کو ڈائی ریکٹ نقصان پہنچانے کی تو ہمت نہ تھی۔۔۔اس لیے زارون کو مار کر۔۔۔اس کے قتل کے کیس میں محیب کو جیل میں ڈلوا دینا چاہتا تھا۔۔۔۔

اس طرح نجمہ اور محیب کی شادی بھی رک جاتی۔۔۔۔اور زارون نامی کانٹا بھی اس کی زندگی سے ہمیشہ کے لیے نکل جاتا۔۔۔۔

اسکی محبت صرف اس کی ہوتی۔۔۔۔

مگر قسمت کو تو کچھ اور ہی منظور تھا۔۔۔

جب جوڑے آسمانوں پر لکھیں ہوں۔۔۔تو وہ بن کر ہی رہتے ہیں۔۔۔۔

محیب اجلال ملک اپنے نصیب میں لکھ والا یا تھا اُس پری کو۔۔۔۔

تو کوئی ی اور کیسے لے سکتا تھا اُسے۔۔۔۔۔

زارون بچ گیا۔۔۔ساتھ ساتھ اس کے والد کا کیا کیس بھی محیب نے اپنی طاقت سے باآسانی دبا دیا۔۔۔

جس کے سبب جازع ہاتھ ملتارہ گیا۔۔۔اور ناچاہتے ہوئے بھی نجمہ کو محیب کے نکاح میں بندھتاہوادیکھا۔۔۔۔

باقی سب کی طرح اُس کا گمان بھی یہی تھا کے محیب نجمہ سے سخت نفرت کرتا ہے۔۔۔۔وہ اس سے صرف جائی یداد کے لیے کاغذی نکاح کر رہا ہے۔۔۔اسے کبھی اپنی بیوی ہونے کا درجہ نہیں دے گا۔۔۔۔

اس نے دیکھ رکھا تھا۔۔۔۔محیب گھن کھاتا۔۔۔۔اس لڑکی کے چھونے سے بھی۔۔۔۔

مگر جان تو تب نکلی۔۔۔جب محیب کو اڑتا ہوا پایا۔۔۔کے وہ نجمہ کو اپنے ساتھ کمرے میں لے کر جائے گا۔۔۔۔وہ اب بیوی ہے اس کی۔۔۔۔

وہ ایک زخمی لومڑی کی مانند تھا۔۔۔

جسے ناچاہتے ہوئے بھی ہار ماننی پڑی ی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ بس اپنی محبت کو خوش دیکھنے کی آرزو رکھنے لگا تھا۔۔۔

اتنی سی تو خواہش تھی اس کی۔۔۔کے وہ چہکتی و مہکتی۔۔۔ مسکراتی ہوئی ی ہر دم نظر آئے اسے۔۔۔۔

مگر بالکل اسکے الٹ پاتا۔۔۔۔

محیب اس کی نظر میں صرف دل لگی کر رہا تھا۔۔۔جو غلط تھا۔۔۔۔

جب بیوی کہ کر۔۔۔ حق لیا ہے۔۔۔۔تو اب دنیا کے سامنے اسے رتبہ بھی دے۔۔۔اسے مقام و عزت بھی دے۔۔۔ مگر نہیں۔۔۔۔وہ تو اسے کسی گناہ کی مانند چھپا کر۔۔۔کمرے میں قید رکھ رہا تھا۔۔۔۔

وہ پھر بھی برداشت کرتا رہا۔۔۔۔

مگر اس لمحے ساری برداشت کی حدود پار ہوئی یں۔۔۔جب اسے سیڑھیوں سے نیچے گرتا ہوا دیکھا۔۔۔۔

اس کے خون میں لت پت سراپے کو اپنی باہوں میں بھرا۔۔۔

وہ حد تھی جازع اجلال ملک کی۔۔۔۔

وہی جانتا ہے کیسے جان سولی پر لٹکی تھی۔۔۔لگتا تھا جیسے روح فنا ہو جائے گی۔۔۔اگر اس لڑکی کو کچھ ہو گیا تو۔۔۔۔

کدورت محیب سے اس لمحے اور بڑھی جب اسے لاپرواہی سے ہسپتال سے واپس جاتے دیکھا۔۔۔۔

وہ پریگننٹ تھی۔۔۔۔اس کے باوجود اسے بیوی ہونے کا حق نہ دیا۔۔۔بلکے الٹا اسے کمرے میں قیدی بنا کر رکھا۔۔۔

اس کے نزدیک محیب جانوروں سے بدتر سلوک کر رہا تھا اس کی محبت کے ساتھ۔۔۔۔۔

ان سب کے باوجود۔۔۔۔وہ کیسے خاموش تماشائی بنا رہتا۔۔۔

اِس بار اُس نے شہریار کو گھر میں غنڈے بھیج کر پٹوایا۔۔۔کیونکے شہریار کے والد بزنس فیلڈ میں اپنا ایک نام و مقام رکھتے ہیں۔۔۔ان سے پیچھا چھڑوانا محیب جیسے شخص کے لیے بھی آسان نہیں ہوتا۔۔۔

وہ دنیا کے سامنے محیب کو بچانے کی۔۔۔جبکے پیٹ پیچھے پھنسانے کی ہر ممکنہ کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

مگر اِس بار بھی وہ اسے پھنسانے میں کامیاب نہ ہو سکا۔۔۔۔

وہ نجمہ کو محیب کے نکاح کی قید سے آزاد کرانا چاہتا تھا۔۔۔جو بغیر اسکی موت کے ممکن نہ تھا۔۔۔

محیب کی موت ہر طرح سے اس کے لیے فائدہ مند تھی۔۔۔۔۔اُسے اسکی محبوبہ ملی جاتی۔۔۔۔اور ساری جائیداد بھی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔مگر اِس بارے میں میرے علاوہ کوئی ی نہیں جانتا۔۔۔"وہ" رازدارانہ انداز میں۔۔۔ہولناک انکشاف کرنے لگا۔۔۔

ثوبیہ کا ذہن مفلوج ہوئے جارہا تھا مارے خوف و حشت کے۔۔۔۔

اس کے نزدیک یہ لوگ انسان نہیں تھے۔۔۔یہ تو جانور تھے۔۔۔۔وہ وحشی درندے جو انسان کے لبادے میں ملبوس تھے۔۔۔

میری بات سنو ثوبیہ۔۔۔یہ سب ہمارے لیے کر رہا ہوں میں۔۔۔ تمھیں" میرا ساتھ دینا ہو گا اِن سب میں۔۔۔" وہ اس کی ریشمی زلفوں میں اپنی انگلیاں الجھاتے ہوئے۔۔۔ محبت سے چور لہجے میں بولا۔۔۔۔

اور اگر نہ دوں تو؟؟۔۔۔" بڑی مشکل سے۔۔۔اپنے لرزتے و کپکپاتے" وجود میں ہمت جمع کر۔۔۔ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگی۔۔۔

تو میں تمھیں طلاق دے دوں گا۔۔۔" اس ظالم نے گمبھیر لہجے" میں۔۔۔ سنجیدگی کے ساتھ جواب دیا۔۔۔۔

اس کا جواب سن۔۔۔وہ بیچاری تو مانو پتھر کی بن گئی۔۔۔۔یقین ہی نہ آیا۔۔۔وہ خبیث شخص تو ظلمیت کی انتہا پر تھا۔۔۔۔

کتنی آسانی سے کہ دیا کے طلاق دے دے گا۔۔۔جیسے کوئی ی گڈے گڑیا کا کھیل ہو۔۔۔۔

ریلیکس۔۔۔مزاق کر رہا تھا۔۔۔مجھے پتا ہے تم مجھ سے بہت محبت کرتی" ہو۔۔۔تم کیوں محیب بھائی ی جیسے شخص کے لیے اپنے ہسبینڈ کو جیل میں ڈلوانے لگیں۔۔۔۔۔"اس نے ثوبیہ کے چہرے کے اڑتے ہوئے رنگ دیکھ لیے تھے۔۔۔وہ اسے خوفزدہ کرنا چاہتا تھا۔۔جس میں وہ کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔۔

مانا اگلے ہی لمحے وہ مسکرا دیا۔۔مگر وہ لڑکی بے وقوف نہیں تھی۔۔

وہ اس کے مزاق میں چھپی وارننگ کو سمجھ چکی تھی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

نج کہاں ہے؟؟" وہ جیسے ہی دوائی یوں کے اثر سے باہر آیا۔۔۔سب سے پہلے اپنی بیوی کے متعلق ہی استفسار کیا۔۔۔۔

شکر ہے خدا کا۔۔۔۔ محیب تمھیں ہوش آگیا۔۔۔۔" پلوشہ جو برابر میں ہی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔خوشی سے اچھل کر اس کے سینے سے لگی۔۔۔۔

وہ اپنی خوشی میں اتنا سرشار تھی۔۔۔کے محیب کے کیے جانے والے سوال کو ٹھیک سے سنا ہی نہیں۔۔۔۔

پلوشہ اکیلی تھی اس کے ساتھ کمرے میں۔۔۔فوراڈاکٹر کو بلانے کے لیے باہر کی جانب بڑھی۔۔۔

جبکے اس خوبرو نوجوان کی نگاہیں اپنی حسن دلربا کو تلاش کر رہی تھیں۔۔۔

محیب کی یادوں میں تھا کے وہ آئی ی تھی ملنے۔۔۔مگر دھندلا دھندلا۔۔۔۔

وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔وہ خواب تھا یا حقیقت۔۔۔۔

ثوبیہ۔۔۔۔نج کہاں ہے؟؟۔۔۔"بڑے بڑے بزنس"

مین۔۔۔سیاستدان۔۔۔ایکٹر وایکٹریس۔۔۔رشتے دار و عزیز و اقارب

دوست۔۔۔۔سب عیادت کی نیت سے اس سے ملنے آ رہے تھے۔۔۔حال

تو یہ تھا کے اس کا روم پھولوں کے گلدستوں سے بھر چکا تھا۔۔۔پلوشہ اس کی منگیتر کی حیثیت سے آنے والے مہمانوں کو ویلکم کر رہی تھی۔۔۔وہ تھک چکا تھا لوگوں سے ملتے ملتے۔۔۔

جب سے ہوش آیا تھا وہ دشمنِ جاں نظر نہیں آ رہی تھی۔۔۔جیسے ہی ثوبیہ کمرے میں داخل ہوئی ی۔۔۔محیب نے تیزی سے استفسار کیا۔۔۔۔

وہ۔۔۔"ابھی وہ جواب دیتی اِس سے قبل ہی کمرے کا دروازہ کھلا۔۔۔۔"

دونوں نے ایک ساتھ ہی دروازے کی جانب دیکھا۔۔۔۔

بہت جلدی نہیں آگ ئی تم"اس حسین دلربا کو دیکھتے ہی۔۔۔وہ خفگی سے" بولا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔وہ سوپ بنا رہی تھی۔۔۔اس لیے دیر ہو گئی آنے"
میں۔۔۔"وہ لچکدار انداز میں جواب دیتی ہوئی ی۔۔۔۔اسی کی جانب
آئی ی۔۔۔

تم نے بنایا؟؟۔۔۔میرے لیے؟؟"ہر بار وہ نجمہ کو شاکڈ میں ڈالتا"
تھا۔۔۔آج اس کی باری تھی۔۔۔شاکڈ میں مبتلا ہونے کی۔۔۔۔بے یقینی
کے عالم میں اس کے حسین سراپے کو تکتے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔۔

ہاں۔۔۔کیوں؟؟۔۔نہیں بنانا چاہیے تھا؟؟؟"وہ تیزی سے ابرو"
اچکا کر۔۔۔چھوٹی آنکھیں کرتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔

اسے لگا وہ بغیر پیے ہی ریجیکٹ کر رہا ہے۔۔۔۔جیسا کہ دل کو ڈر لا حق تھا۔۔۔۔

یہ تو محبت تھی۔۔۔جو اس کے ہوش میں آنے کی خبر سنتے ہی کچن میں گھس گ ئی۔۔۔تا کے اس کے لیے کچھ ایسا بنا کر لے کر جائے۔۔۔جو اس کے کمزور جسم کو ریکوری میں مدد کرئے۔۔۔

چاہتی تو نیوٹریشن سے بنوا لیتی۔۔۔مگر۔۔۔دل نہ مانا۔۔۔۔

اس لیے خود بنایا۔۔۔۔

اور کیوں نہیں بنانا چاہیے تھا؟؟"جواب دینے کے بجائے۔۔۔الٹا اسی سے" تجسس سے سوال کرنے لگا۔۔۔

یہ تو تم بتاؤ گے ناں۔۔۔"وہ سنجیدگی سے بولی۔۔۔"

کیا بولے جا رہے ہو تم دونوں۔۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔۔۔"پلوشہ اپنا" سر پکڑ۔۔ جھنجھلا کر کہتی ہوئی میدان میں کود ی۔۔۔"فلحال چھوڑو۔۔۔لاؤ نج۔۔۔مجھے دو۔۔۔میں پلاتی ہوں محیب کو۔۔۔"وہ کہ کر تیزی سے نجمہ سے سوپ لینے کے لیے آگے بڑھی۔۔۔

نہیں۔۔۔"اس نے سپاٹ سے لہجے میں۔۔۔بغیر کسی لچک" کے۔۔۔پلوشہ کے منہ پر انکار کیا۔۔۔۔۔۔

بھلاوہ لڑکی پاگل تھی؟؟۔۔۔۔جواپنے شوہر کوخود تھالی میں سجاکر پیش کرتی اسے۔۔۔جب تک قدرنہ تھی۔۔۔تب بات اور تھی۔۔۔اب تواُس ستمگر میں جان بسی تھی اسکی۔۔۔۔

اس کایوں انکار۔۔۔۔ان تینوں کو حیرت کے غوطے کھلا گیا تھا۔۔۔۔

میرا مطلب ہے۔۔کے اٹس اوکے۔۔۔میں خود پلادوں"
گی۔۔۔۔۔"پلوشہ کی نگاہیں اس سے سوال کررہی تھیں۔۔۔
یقیناًاسے ناگوار گزرا تھا۔۔۔کے وہ لڑکی اسے محیب کوسوپ پلانے نہیں دے رہی۔۔۔۔۔۔

مگر وہ اور کیا کرتی۔۔۔۔وہ پلوشہ کو موقع نہیں دیناچاہتی تھی محیب کے قریب جانے کا۔۔۔مگر کوئی ی بہانا بھی تو نہیں سوجھ رہا تھا اس لمحے ذہن

کو۔۔۔اس لیے بس جو منہ میں آیا۔۔۔ نظریں چوراتے ہوئے۔۔۔جواباً کہ دیا۔۔۔۔

گرم ہے۔۔۔اس لیے میرے ہاتھ سے پیو۔۔۔۔۔۔"وہ سوپ پیالے میں نکال کر۔۔۔۔ محیب کے پاس بیٹھ کر۔۔۔۔۔اسے سوپ پلانے لگی۔۔۔مقابل خاموشی سے۔۔۔اس کے ہاتھ سے پی رہا تھا۔۔۔۔

مانا الجھا تھا اچانک اس کے بدلے رویے سے۔۔۔ مگر چہرے پر ظاہر نہ ہونے دیا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

رات میں محیب کے ساتھ صرف ایک بندہ ہی رک سکتا تھا۔۔۔۔

نج۔۔۔تم ثوبیہ بھابھی کے ساتھ چلی جاؤ۔۔۔میں ہوں محیب کے ساتھ"
ساتھ"وہ آنکھیں موندے لیٹا ہوا تھا۔۔۔مگر کمرے میں ہونے والی باتیں
اس کے کانوں تک رسائی ی حاصل کر رہی تھیں۔۔۔۔پلوشہ کے کہتے
ہی۔۔۔۔۔نجمہ کا منہ اتر گیا تھا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔میں سوچ رہی ہوں۔۔۔میں محیب کے ساتھ رک جاتی"
ہوں۔۔۔تم صبح سے یہیں ہو۔۔۔تھک گ ئی ہو گی۔۔۔تھوڑا گھر جا کر
آرام کر لو۔۔۔"وہ بھلا کیسے اپنے ہسبینڈ کو ایک غیر محرم کے ساتھ چھوڑ
جاتی۔۔۔۔شادی ہونے والی تھی۔۔۔ہوئ ی نہیں تھی ابھی
تک۔۔۔وقت و حالات کب بدل جائ یں۔۔۔کسے خبر۔۔۔۔اپنی جانب
سے وہ اب جان لگانے کی ٹھان بیٹھی تھی۔۔۔فورا ہی۔۔۔فکر مند لہجے میں
کہ کر۔۔۔ثوبیہ کو اشارے سے بات پر زور ڈالنے کو کہا۔۔۔۔

ہاں نج بالکل ٹھیک کہ رہی ہے۔۔۔"ثوبیہ تیزی سے تائی ید میں بول" کر۔۔۔اسے فورس کرنے لگی۔۔۔

نہیں یار۔۔۔میں نہیں جاسکتی۔۔۔میں منگیتر ہوں محیب کی۔۔۔میں" یہاں رہوں گی تو محیب کمفرٹیبل فیل کرئے گا۔۔۔۔۔۔"پلوشہ بھی اسے اڑتی ہوئی ی معلوم ہوئی ی۔۔۔۔۔

وہ بھی محیب کو چھوڑ کر جانے کے لیے تیار نہ تھی۔۔۔

خاصہ جتاتے ہوئے نجمہ کو اپنے منگیتر ہونے کا احساس دلانے لگی۔۔۔

جس پر نجمہ کے تن بدن میں آگ لگی تھی۔۔۔مگر اس کے باوجود چہرے پر اثرات ظاہر نہ ہونے دیے۔۔۔۔

تو کیا ہوا؟؟۔۔۔فکر مت کرؤ۔۔تمھارے منگیتر کو کھاؤں گی نہیں میں۔۔۔"وہ خاصہ مضحکہ خیز انداز میں بول کر۔۔۔ہنسنے لگی۔۔۔

کیا ہو گیا ہے پلوشہ۔۔۔۔رات کی تو بات ہے بس۔۔۔چلو"
اب۔۔۔"ثوبیہ دانستہ طور پر لاپرواہی سے کہتے ہوئے۔۔۔اس کا ہاتھ پکڑ کر۔۔۔باہر لے جانے لگی۔۔۔

جس پر پلوشہ ناچاہتے ہوئے بھی ثوبیہ کے ساتھ جانے پر مجبور ہوئی ی۔۔۔

پلوشہ کے جاتے ہی۔۔۔نجمہ نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔پھر مسکراتے ہوئے۔۔۔فاتحانہ انداز میں محیب کے بیڈ کے پاس آئی ی۔۔۔

اس کی نظر میں وہ ستمگر سو رہا تھا۔۔۔بڑے مزے سے۔۔۔بالکل اس سے لگ کر لیٹ گ ئی۔۔۔اپنا سر اس کے کشادہ سینے پر ٹکا کر۔۔۔آنکھیں پُر سکون انداز میں بند کر لیں۔۔۔۔

وہ خود سے قریب آئی ی تھی۔۔۔یہ شاکڈ کافی تھا محیب کے لیے۔۔۔۔

سنگل بیڈ چھوٹا پڑ رہا تھا دو بندوں کے لیے۔۔۔

وہ دلربا گر نہ جائے۔۔۔اِس لیے۔۔۔۔اُس خوبرو نوجوان نے فوری کروٹ لی۔۔۔اور اپنا ہاتھ اس کے نازک وجود کے گرد حائل کر کے۔۔۔حصار میں باندھ لیا۔۔۔۔

محیب کے اچانک عمل پر۔۔۔وہ سٹپٹا کر۔۔۔اٹھنے لگی۔۔۔مگر اگلے لمحے اسے احساس ہوا۔۔۔۔کے اس ستمگر کا حصار ہلنے تک کی اجازت نہیں دے رہا۔۔۔

کوئی آجائے گا تو۔۔۔۔"وہ گھبرا کر بولی۔۔۔"

وہ تو صرف چند منٹوں کے لیے اس کے پاس لیٹنے آئی تھی۔۔۔۔کہاں خبر تھی کے وہ حصار میں باندھ کر بیٹھ جائے گا۔۔۔۔

تو آنے دو۔۔۔ تمھارا کام آسان ہی ہو گا۔۔۔" مفاہمانہ انداز میں اس نے" جو جواب دیا۔۔۔ نجمہ کو وہ بالکل درست لگا۔۔۔

مگر ساتھ ساتھ ذہن نے منفی جانب بھی کام کیا۔۔۔

کیا ہوا اگر کوئی ی آجائے۔۔۔اور محیب اس کا ساتھ نہ دے تو۔۔۔۔

وہ دعوہ کرے بیوی ہونے کا۔۔۔مگر ستمگر مکر جائے تو۔۔۔۔

کیا عزت رہ جائے گی اسکی۔۔۔۔

لوگ تو یہی سمجھیں گے۔۔۔کے وہ گندی لڑکی ہے۔۔۔طوائف کی طرح دل لبھانے کی کوشش کر رہی ہے اپنے امیر کزن کا۔۔۔۔

آخر کون یقین کرئے گا اُس کی بات کا۔۔۔۔اس کے دعوے کا۔۔۔کے وہ بیوی ہے۔۔۔شریک حیات ہے۔۔۔شریک سفر ہے۔۔۔۔

ملک خاندان سے تو اسے کسی بھلائی ی کی امید نہیں۔۔۔۔اور اُس ستمگر سے ۔۔۔۔تو بدرجہ اولی۔۔۔۔

اسے اچھی طرح یاد تھا اجلال ملک کا اس کے سر پر گان تاننا۔۔۔۔

تم تو چاہتے ہی یہی ہو ناں۔۔۔۔کے میں بدنام ہو جاؤں۔۔۔۔۔"وہ" آبدیدہ لہجے میں۔۔۔ہلکا سہ سر اونچا کر۔۔۔اس کی نیلی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولی۔۔۔

بے وقوف لڑکی۔۔کسی بھی غیرت مند مرد کو اپنی عزت جان سے زیادہ" پیاری ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔تم میری بیوی ہو۔۔۔میری عزت۔۔۔۔محیب اجلال ملک کی عزت۔۔۔۔۔۔۔"وہ ابھی گمبھیر لہجے میں جذبات کی صدقات کے ساتھ۔۔۔اس کی گال پر نرمی سے اپنا ہاتھ رکھ کر۔۔۔۔بول ہی رہا تھا۔۔۔کے مقابل بیچ میں بات کاٹتے ہوئے۔۔۔۔

تو کیا میں بھی تمھیں جان سے زیادہ عزیز ہوں؟؟"اس نے پُرامید" آنکھوں سے تکتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔

تمھیں کیا لگتا ہے؟؟"سوال الٹ دیا۔۔۔اس کی سمندر جیسی نیلی آنکھیں" ۔۔۔۔متلاشی تھیں۔۔۔

وہ بھی جاننا چاہتا تھا۔۔۔مقابل کتنا سمجھتی ہے اسے۔۔۔

کتنا سمجھ سکی ہے اسے۔۔۔

سمجھا ہے بھی یا نہیں۔۔۔۔

"مجھے نہیں پتا۔۔۔"

وہ لڑکی نہیں سمجھ پاتی اسے۔۔۔

نہیں جان پاتی کیا مقام رکھتی ہے اس کے دل میں۔۔۔

مقام رکھتی ہے بھی یا نہیں؟؟۔۔۔۔

اور اگر رکھتی ہے تو پھر اتنی اذیتیں کیوں دے رہا ہے؟؟۔۔۔۔۔کیوں

دونوں کے درمیان کسی تیسرے کو لانے پر تل گیا ہے؟؟

۔۔کیوں پیچھے ہٹنے کے لیے تیار نہیں اپنے فیصلے سے؟؟۔۔

نہایت معصومیت سے کہ دیا۔۔۔کے علم نہیں۔۔۔۔

سچ بھی یہی تھا۔۔۔۔کے الجھی ہوئی ی تھی وہ۔۔۔۔

توپتا کرؤ۔۔۔"اس ستمگر کی آنکھوں میں بلا کا جادو تھا۔۔۔۔جیسے کوئی ی" حصار باندھ دیا ہو ارد گرد۔۔۔اس کی رومانی آنکھوں کے سوا کچھ نظر ہی نہیں آرہا تھا۔۔۔ایسا لگا سوائے اس کے دنیا میں کچھ ہے ہی نہیں۔۔۔بس وہی منزل ہے۔۔۔وہی کامیابی۔۔۔۔

نہایت دھیمے لہجے میں کہتے ہوئے۔۔۔اس کی روشن پیشانی کو چوما۔۔۔

مجھے چھوڑو۔۔۔میں نیچے اترؤں گی۔۔۔تاکے تم آرام سے سو"
سکو۔۔۔"اس خوبرو نوجوان کی آنکھیں مقناطیسی طاقت کی طرح اپنی
جانب کھینچ رہی تھیں۔۔۔۔وہ بس محو ہو کر۔۔۔اسے ٹک ٹکی باندھے دیکھنے
لگی۔۔۔کچھ لمحوں بعد احساس ہوا۔۔۔کے اسے آرام کی ضرورت
ہے۔۔۔اور بیڈ دو بندوں کے لیے چھوٹا ہے۔۔۔اگر وہ موجودہ حالت میں
اس کے ساتھ لیٹی رہی۔۔۔۔تو یقیناً وہ تکلیف میں مبتلا ہو جائے گا۔۔۔۔اس
لیے آہستگی سے کہا۔۔۔

ایسے ہی رہو۔۔۔۔اِس سے زیادہ آرام کی چاہ نہیں ہے مجھے۔۔۔۔۔۔"وہ"
گہری بولتی نظروں سے کہتے ہوئے۔۔۔اس کے گال کو نرمی سے چوم
کر۔۔۔مزید اُس حسن دلربا کے وجود کے گرد۔۔۔۔اپنے حصار کو تنگ
کرنے لگا۔۔۔۔

وہ سادگی سے بہت گہری بات کر گیا تھا۔۔۔مگر اس نادان لڑکی کی سمجھ ہی نہ آئی ی۔۔۔غلطی اس کی نہیں۔۔۔ہر چیز سمجھنے کے لیے عمر و تجربے کی ضرورت پڑتی ہے۔۔۔اور وہ حسن دلربا۔۔۔ابھی کمسن عمر تھی۔۔۔۔

جب اس ستمگر نے کہہ دیا۔۔۔کے عزت ہے اس کی۔۔۔پھر فکر کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔۔۔

وہ آنکھیں پُر سکون انداز میں بند کر۔۔۔اس کی دل کی مدھم مدھم چلتی دھڑکنیں سننے لگی۔۔۔۔

کچھ لمحے اتنے حسین ہوتے ہیں۔۔۔کے دل چاہتا ہے وہ کبھی ختم ہی نہ ہوں۔۔۔جیسا کہ یہ موجودہ لمحہ تھا اُس کے لیے۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

پلوشہ اور ثوبیہ گھر پہنچے۔۔۔تو سارے گھر کے بڑوں کو ڈرائی نگ روم میں محفل جمائے پایا۔۔۔

موضوعِ گفتگو پلوشہ محیب کی شادی تھا۔۔۔۔

محترمہ نجمہ بے بسی کی انتہا کو چھوتی۔۔۔وہاں سب کے درمیان خاموش بیٹھ کر۔۔۔اپنی بیٹی کے سہاگ کا دوسرا سہرا سجانے کی گفتگو سن رہی تھیں۔۔۔۔

پلوشہ کے والد اجلال ملک سے پوچھ رہے تھے کے اب آگے کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔۔۔۔

اجلال ملک محیب کے مکمل طور پر ٹھیک ہونے کا انتظار کرنے کی سوچ رہے تھے۔۔۔ابھی وہ بولتے۔۔اِس سے قبل ہی مبشرہ بیگم تیزی سے بولیں۔۔۔"بھائی صاحب اللہ کے کرم سے محیب اب ٹھیک ہے۔۔۔میں شادی کی تاریخ مزید آگے نہیں بڑھانا چاہتی۔۔۔پہلے ہی دو بار پوسٹپون ہو چکی ہے۔۔۔ناجانے کس کس کی نگاہ بد لگی ہوئی ہے اِس رشتے پر۔۔۔تب ہی ایک کے بعد ایک مشکل آئے جا رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔مگر اب نہیں۔۔۔میں اپنے محیب کی بارات لے کر 5 جنوری کو اسلام آباد پہنچ جاؤں گی۔۔۔آپ فکر نہ کریں۔۔۔"انھوں نے دانستہ طور پر طنز کے تیر محترمہ عروسہ پر چلائے۔۔۔ساتھ ساتھ نہایت مطمئن انداز میں گویا ہوئی یں۔۔۔

جہاں ان کا طنزیہ لہجہ محترمہ عروسہ کے سینے میں آگ بھڑکا رہا تھا۔۔وہیں ان کا یوں اکڑ کر مطمئن انداز میں 5 جنوری کو بارات لے جانے کا اعلان۔۔۔۔اُس بے بس ماں کے دل کو زخمی کرنے کے لیے کافی تھا۔۔۔۔

چاہے مظلوم منہ سے بددعا نہ دے۔۔مگر دل سے اذیت کے سبب جو آہ نکلتی ہے۔۔۔وہ ڈائریکٹ عرش تک جاتی ہے۔۔۔

❤ بے شک میرا خدا دلوں کے حال جانتا ہے۔۔۔۔

کوئی کیسے ظلم کرتے وقت یہ سوچ سکتا ہے۔۔۔کے اُس کا بدل نہیں؟؟۔۔۔۔۔۔

یہ لوگ ہیں جو ظلم کرنے کے بعد بھول جاتے ہیں۔۔۔وہ خدا ہے۔۔۔۔وہ سب یاد رکھنے والا ہے۔۔۔

مگر انٹی۔۔۔مجھے نہیں لگتا ڈاکٹر محیب کو ٹریول کرنے کی اجازت دیں" گے۔۔"پلوشہ فکر مند لہجے میں بولی۔۔۔

ہاں۔۔۔پلوشہ ٹھیک کہ رہی ہے۔۔۔"اس کی والدہ تائی ید میں" بولیں۔۔۔

تواِس میں کیا پریشانی ہے؟؟۔۔۔آپ لوگ ہمارے مہمان بن" جائیں۔۔۔اِس سے محیب کو ٹریول نہیں کرنا پڑے گا۔۔۔بھئی ی مجبوری ہے۔۔۔ورنہ ہم کبھی آپ سے ایسا نہ کہتے۔۔۔"ثوبیہ خاموش

کھڑی یہی نوٹ کر رہی تھی۔۔۔کے اس کی ساس کسی صورت شادی کی تاریخ آگے بڑھانے کے لیے تیار نہیں۔۔۔

ایسا کیسے ممکن ہے بھابھی جی۔۔۔ہماری اکلوتی بیٹی کی شادی ہے۔۔۔۔۔۔۔ہمارے بھی بڑے آرمان ہیں۔۔ہم اسے اپنے گھر سے وداع کریں گے۔۔۔اس طرح نہیں۔۔۔جہاں اتنا انتظار کیا ہے وہاں کچھ دن اور صحیح۔۔۔۔۔۔اچھا ہے محیب بھی ٹھیک ہو جائے گا تب تک۔۔۔"پلوشہ کی والدہ فوراً ہی احتجاجاً بولیں۔۔۔۔

دونوں فریقین اپنی اپنی بات پر کافی دیر تک اڑے رہے۔۔۔

چلیں تو پھر ایک کام کر لیتے ہیں۔۔۔۔۔اگر ڈاکٹر نے محیب کو اجازت دے دی ٹریول کی۔۔تو ہم 5 جنوری کو بارات لے کر آجائیں

گے۔۔۔۔ورنہ۔۔۔جو مقدس فرئضہ ہے نکاح کا۔۔۔وہ فون پر ادا کر لیں گے۔۔۔رخصتی ہم محیب کے ٹھیک ہونے کے بعد ڈیسائی ڈ کریں گے۔۔۔"مبشرہ بیگم کسی بھی طرح پلوشہ کو اب محیب کی زندگی میں لانا چاہتی تھیں۔۔۔۔

کیونکے وہ محیب میں کافی بدلاؤ محسوس کرنے لگی تھیں۔۔۔جو انھیں ڈرا رہے تھے۔۔۔۔

وہ کسی صورت اپنے بیٹے کی زندگی میں نجمہ کو برداشت نہیں کر سکتی تھیں۔۔۔۔

پلوشہ کے والدین بھی باخوشی راضی ہو گئے تھے 5 جنوری کو نکاح کر دینے پر۔۔۔۔

جہاں اِس فیصلے پر کچھ لوگوں کے چہرے۔۔۔خوشی سے کھل اٹھے تھے۔۔۔۔وہیں کچھ کے غم کے سبب مرجھا بھی گ ئی ے تھے۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

"نجمہ میم" وہ ہسپتال سے ابھی ابھی لوٹی تھی۔۔۔جیسے ہی کمرے سے نکل کر لاونج کی جانب بڑھی۔۔۔پیچھے سے کسی نسوانی آواز نے اس کا نام پکارا۔۔۔

وہ مڑی۔۔۔تو سامنے صائمہ کو کھڑا پایا۔۔۔

میم۔۔۔مجھے ایک فائل چاہیے تھی سر کے روم سے۔۔۔کیا پلیز آپ" لادیں گی۔۔۔"صائمہ نے گزارش کرنے والے انداز میں کہا۔۔۔

ہاں ضرور۔۔بتاؤ کون سی؟؟"نجمہ نے بغیر تاخیر کے جواب دیا۔۔۔"

صائمہ کے بتاتے ہی۔۔۔وہ محیب کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔صائمہ بھی پیچھے پیچھے ہولی۔۔۔۔

مگر محیب کے کمرے کے دروازے پر جا کر وہ رک گئی۔۔۔اور نجمہ لاپرواہی سے کمرے میں داخل ہو گئی۔۔۔

جبکے محیب اجلال ملک کے کمرے میں کوئی بھی بغیر اجازت کے داخل نہیں ہو سکتا۔۔۔۔

مگر وہ ہوئی ی۔۔۔کیونکے بیوی تھی۔۔اور بڑے حق سے ہوئی ی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد۔۔۔

یہ لو۔۔"اس نے چہرے پر رسمی مسکراہٹ سجائے فائی ل اس کی جانب" بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

شکریہ میم۔۔۔"وہ فائی ل مسکراتے ہوئے لے کر۔۔۔وہاں سے چلی" گ ئی۔۔۔

Zubi Novels Zone

اب ان فائلز کو واپس سیٹ کر دیتی ہوں۔۔۔"صائمہ کو فائل دینے" کے چکر میں۔۔اس نے محیب کی پوری فائلز کی الماری الٹ پلٹ کر دی تھی۔۔۔۔

وہ ابھی فائلز سیٹ ہی کر رہی تھی۔۔۔کے اُس کی نظر۔۔۔ایک ڈاکومنٹ پر پڑی۔۔۔۔

وہ پراپرٹی ٹرانسفر کے ڈاکومنٹ تھے۔۔۔

وہ سرسری سی نگاہ مار کر۔۔۔اسے رکھنے ہی لگی تھی کے اچانک نگاہ اُس ڈاکومنٹ پر لکھے اپنے والد کے نام پر گئی۔۔۔۔

ڈیڈ کا نام پراپرٹی ٹرانسفر پیپرز پر؟؟"وہ الجھی۔۔۔"

اسے محترمہ عروسہ نے یہی بتایا تھا کے اس کے والد کو عبدالغفور ملک نے جائی یداد سے عاق کر دیا تھا ان سے شادی کرنے کے سبب۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

اس نے پیپرز کو اپنے والد کے نام کے سبب تجسس سے پڑھنا شروع کیا۔۔۔

اس میں صاف صاف لکھا تھا۔۔۔کے عبدالغفور ملک نے اپنی جائی یداد کا آدھا آدھا حصہ اپنے دونوں بیٹوں میں تقسیم کیا۔۔۔پھر ان کے بیٹے عبدالرحمان نے اپنے حصے کی پوری جائی یداد اپنی ہونے والی اولاد کے نام کر دی۔۔۔جو اس وقت پیدا نہیں ہوئی ی۔۔اس لیے وہ ڈائی ریکٹ محترمہ عروسہ یعنی ان کی زوجہ کو ٹرانسفر ہو گ ئی۔۔۔اور ان کی بیٹی نجمہ کے پیدا

ہوتے ہی قانوناً اسے ٹرانسفر کر دی گ ئی۔۔۔جسے وہ انیس سال کی عمر تک ۔۔۔نہ بیچ سکتی تھی اور نہ ہی کسی کے نام ٹرانسفر کر سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔اب جب وہ پورے انیس سال کی ہو چکی ہے۔۔۔تو وہ اپنے حصے کی ساری جائی یداد محیب اجلال ملک یعنی کے اپنے شوہر کے نام کر رہی ہے۔۔۔۔

اسے پڑھتے ہی لگا۔۔۔جیسے زمین پاؤں سے نکل گ ئی۔۔۔

اتنا بڑا دھوکا۔۔۔اتنا شدید ظلم۔۔۔۔

ظلم کی کیا کوئی ی اور بھی انتہا ہو گی؟؟۔۔۔

اتنی بڑی جائی یداد کی مالکن ہونے کے باوجود اسے اور اسکی ماں کو نوکروں سے بدتر زندگی گزارنی پڑئی ی۔۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو از خود بہنے لگے۔۔۔۔

اپنے ارد گرد دھوکے کا جال اب اسے صاف نظر آرہا تھا۔۔۔۔

اب اسے سمجھ آگیا تھا۔۔۔کیوں محیب اجلال ملک جیسا مغرور شخص اس سے شادی کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

کیوں اس کے ساتھ زبردستی کی گئی۔۔۔۔

کیوں وہ اسے طلاق دینے پر کسی صورت تیار نہیں۔۔۔۔

وہ ہمیشہ سوچتی تھی کے یقیناً اس کا کوئی ی مقصد ہو گا اِس حسن سلوک کے پیچھے۔۔۔آج وہ مقصد سمجھ آ گیا تھا۔۔۔۔

تو۔۔۔ محیب اجلال ملک تم نے یہ سب میری جائی یداد کے لیے کیا۔۔۔تم" تو میری سوچ سے بھی زیادہ گھٹیا شخص نکلے۔۔۔۔"اس ظالم کے ساتھ بیتایا ہر لمحہ جیسے آنکھوں میں گھوم رہا تھا۔۔۔

اس کا نکاح کے بعد اپنی بیوی کہنا۔۔۔

اس کا ہسپتال میں ہاتھ مضبوطی سے تھام کر سونا۔۔۔

اس کا گرنے سے پہلے ہی باہوں میں بھر لینا۔۔۔۔

اس کا ہر وقت محبت لوٹاتے رہنا۔۔۔

اس ستمگر کا بن کہے تکلیف کو سمجھ جانا۔۔۔

اس کا یونی میں داخلہ دلوانا۔۔۔

اسے شاپنگ کرانے خود لے جانا۔۔۔

اس کا تحفظ دینا۔۔۔ غرض کے ہر چیز۔۔ ہر لمحہ۔۔ ہر پل۔۔۔۔ ہر احساس ۔۔۔ ہر محبت بھرا جملہ۔۔۔ سب اسے دھوکا و جھوٹ و فریب معلوم ہو رہا تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں مکمل دھندلی ہو چکی تھیں۔۔۔لیکن اس کے باوجود۔۔۔

چشمہ اتار کر۔۔۔آنکھوں سے آنسو بے دردی سے صاف کرتے

ہوئے۔۔پھر ایک بار وہ پیپر پورا پڑھنے لگی۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

وہ سو رہا تھا۔۔۔ہسپتال کے کمرے میں مکمل خاموشی طاری تھی۔۔۔

کمرے پر چھائی ی خاموشی کو سیل کی رنگ ٹون نے توڑا۔۔۔

آنکھیں موندے ہی۔۔۔پاس رکھے ٹیبل سے سیل اٹھا کر کان سے

لگایا۔۔۔۔

وہ سو رہا تھا۔۔۔کمرے میں مکمل خاموشی طاری تھی۔۔۔

کمرے پر چھائی ی خاموشی کو سیل کی رنگ ٹون نے توڑا۔۔۔

آنکھیں موندے ہی۔۔۔پاس رکھے ٹیبل سے سیل اٹھا کر کان سے لگایا۔۔۔۔

سر آپ اچانک کہاں جا رہے ہیں؟؟۔۔۔۔آپ ایسے نہیں" جا سکتے۔۔۔۔۔سر۔۔۔"کال پر اسے جو اطلاع دی گ ئی تھی۔۔۔اسے سنتے ہی۔۔وہ تیزی سے بیڈ سے اترا۔۔۔۔۔اپنے ہاتھ پر لگی ڈرپ کی

پن۔۔نوچ کر پھینکتے ہوئے۔۔۔۔تیزی سے باہر کی جانب چل دیا۔۔۔نرس نے جب اسے کمرے سے باہر جاتے دیکھا تو روکنا چاہا۔۔۔مگر اس نے پلٹ کر جواب دینے تک کی زحمت نہ کی۔۔۔۔

محیب بھائی ی آپ؟؟؟" وہ اچانک ملک مینشن کے لاونج میں داخل " ہوا۔۔۔تو سب ہکا بکا نگاہوں سے اسے دیکھنے لگے۔۔۔۔۔

جازع اور باقی سب ابھی کچھ سمجھ پاتے۔۔۔اِس سے قبل ہی وہ شیر کی طرح جازع پر جھپٹا۔۔۔۔

اگلے لمحے۔۔۔جازع کا گریبان محیب کے ہاتھوں میں تھا۔۔۔

میری بیوی کہاں ہے جازع؟؟"۔۔۔سرخ انگاروں بھری آنکھیں اسکے وجود پر ٹکائے۔۔۔وہ چنگھاڑتے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔۔

دیکھنے والوں کو لگا اگر جازع نے فوری جواب نہ دیا۔۔۔تو وہ چیر پھاڑ دے گا اسے۔۔۔۔

محیب اجلال ملک کو وہاں موجود کسی کی پرواہ نہ تھی۔۔۔۔

لاونج میں موجود سارے لوگ۔۔۔۔فوراہی اپنی اپنی جگہوں سے کھڑے ہوئے۔۔۔

جبکے مبشرہ بیگم۔۔۔محترمہ رقیہ اور ثوبیہ تیزی سے جازع کو چھڑانے کی کوشش کرنے لگے۔۔۔

محیب کیا کر رہے ہو؟؟۔۔۔ چھوڑو اپنے بھائی کو۔۔۔" ملک مینشن" مہمانوں سے بھرا تھا۔۔۔اور ایسے میں وہ کھڑا ہو کر۔۔۔۔۔اپنے بھائی کا گریبان پکڑے۔۔۔چنگھاڑتے ہوئے اپنی بیوی کے متعلق استفسار کر رہا تھا۔۔۔یہ دیکھ۔۔۔ مبشرہ بیگم کا تو دماغ ہی ہل کر رہ گیا تھا۔۔۔۔۔وہ پلوشہ کی فیملی اور لوگوں کو کیا جواب دیں گی۔۔۔ایک طرف یہ ٹینشن۔۔۔تو دوسری طرف محیب کا نجمہ کو لے کر جنون۔۔۔جو انھیں شدید خوفزدہ کر گیا تھا۔۔۔۔

بہت سے لوگ محیب سے جازع کو چھڑوانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔مگر اس شیر کی پکڑ سے آزاد کرانا ممکن نہ تھا۔۔۔۔

پلوشہ وہیں کھڑی پتھر کی مورت بنے۔۔۔ محیب کو تک رہی تھی۔۔۔اسے ابھی تک یقین نہیں آیا تھا اپنے کانوں پر۔۔۔۔

جازع۔۔۔میرے صبر کو آزمانے کی غلطی نہ کرؤ۔۔۔بتاؤ کہاں چھپایا'' ہے نجمہ کو۔۔۔۔'' وہ اس کا کالر اپنی پوری طاقت سے جھنجھوڑتے ہوئے ۔۔نہایت سرد لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔

محیب۔۔۔کیا بولے جا رہے ہو؟؟۔۔۔کچھ تو ہوش کرؤ۔۔۔۔ نجمہ '' میرے سامنے عروسہ کے ساتھ ہسپتال جانے کے لیے نکلی تھی۔۔۔جازع بھلا کیوں اسے چھپانے لگا؟؟۔۔۔''پورے لاونج میں گرما گرمی تھی۔۔۔سب تماشائی ہکا بکا ہو کر یہ منظر دیکھ رہے تھے۔۔۔ محترمہ رقیہ اپنی فیملی کا یوں تماشہ بنتے دیکھ۔۔۔۔ محیب سے چیختے ہوئے بولیں۔۔۔۔

وہ ہسپتال نہیں پہنچی۔۔۔میرے گارڈز پر حملہ کیا گیا ہے۔۔۔۔اور مجھے" یقین ہے یہ بے وقوفی صرف یہی کر سکتا ہے۔۔۔" وہ اپنی دادی کی جانب دیکھ۔۔۔دھاڑتے ہوئے بتانے لگا۔۔۔جسے سنتے ہی وہاں موجود ہر شخص الجھ کر رہ گیا تھا۔۔۔

ملک مینشن کے کسی ممبر کو یقین نہیں تھا کے جازع اتنی بڑی جرأت کر سکتا ہے۔۔۔

اور کیوں کر ہوتا۔۔۔۔

کون جنگل میں رہ کر شیر سے بیر لے سکتا ہے۔۔۔۔

یہ کیا بول رہے ہیں آپ؟؟۔۔۔" یہ جملے سنتے ہی۔۔۔جازع شدید شاکڈ" میں مبتلا ہوا۔۔۔

وہ بھلا کیوں نجمہ کو چھپانے لگا۔۔۔جبکے اس کا پلان تو اسے ہمیشہ کے لیے محیب سے آزادی دلانا تھا۔۔۔۔

زیادہ معصوم مت بنو۔۔۔میں بہت اچھی طرح جانتا ہوں" تمھیں۔۔۔۔ مگر۔۔۔ابھی بھی وقت دے رہا ہوں۔۔۔بتادو۔۔ کہاں چھپایا ہے اسے؟؟۔۔اور کیوں؟؟۔۔۔" وہ تو جیسے جان لینے کے درپے آگیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔۔۔

بھائی ی میں سچ کہ رہا ہوں۔۔۔مجھے اس بارے میں کچھ بھی نہیں پتا۔۔۔" جازع اپنا کالر چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"محیب اسے چھوڑ دو۔۔۔کیوں تماشہ بنا رہے ہو۔۔۔"اب تو ملک مینشن کی خواتین نے رونا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔ مبشرہ بیگم روہانسہ لہجے میں حلق کے بل چیخ کر بولتے ہوئے۔۔اس کے ہاتھ سے جازع کو چھڑوانے کی کوشش کرنے لگیں۔۔۔

ثوبیہ پہلے تو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔ مگر پھر آہستہ سے دور کھڑے ہو کر تماشہ دیکھنے لگی۔۔۔

جازع کی یہی سزا تھی اُس کی نظر میں۔۔۔

جازع میں آخری بار پوچھ رہا ہوں۔۔۔۔نجمہ کہاں ہے؟؟"نجمہ کا اچانک "
یوں اپنی والدہ سمیت غائب ہو جانا کوئی کھیل نہیں تھا۔۔

اس کی بیوی کو غائب کرنا ایسا ہی تھا جیسے اس شیر سے اعلان جنگ
کرنا۔۔۔اور اتنی جرأت کون کر سکتا تھا۔۔۔سوائے اس کے اپنے جذباتی
وبے وقوف بھائی کے۔۔۔۔

وہ واقف تھا جازع کے جذبات سے۔۔۔جو وہ نجمہ کے لیے رکھا کرتا
تھا۔۔۔۔

اس کے گھر سے۔۔۔اس کی بیوی کو غائب کیا گیا تھا۔۔۔اس کے گارڈز پر
حملہ کروایا گیا تھا۔۔۔۔یہ کام اس کے نزدیک سوائے جازع کے کوئی
نہیں کر سکتا تھا۔۔۔کسی میں جرأت ہی نہیں تھی۔۔۔۔

چاہے تو ہزار بار پوچھ لیں۔۔۔میرا جواب یہی ہو گا۔۔۔کے میں اِس" بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا۔۔۔" جازع اس بار جھنجھلاتے ہوئے۔۔۔چیخ کر جواب دہ ہوا۔۔۔

مگر ابھی جملہ مکمل ہوئے لمحہ بھی نہ گزرا تھا۔۔۔کے اس کے منہ پر ایک زور دار مکا محیب نے پوری جان کے ساتھ رسید کیا۔۔۔

اگلے لمحے۔۔۔وہ صوفے پر گرا۔۔۔

سب محیب کو روکنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔مگر اس کے سر پر تو جیسے خون سوار تھا۔۔۔

"محیب پلیز رک جاؤ۔۔۔خدا کا واسطہ۔۔۔کیوں اس وحشیہ کی بیٹی کے لیے اپنے بھائی پر ہاتھ اٹھا رہے ہو۔۔۔۔وہ خود بھاگ گئی ہو گی۔۔۔" مبشرہ بیگم بے حواسی کے عالم میں جازع کے آگے آکر۔۔۔محیب کو مزید اسے مارنے سے روکنے کی سعی کرتے ہوئے۔۔۔روتے ہوئے بولیں۔۔۔

"ہاں محیب ہو سکتا ہے وہ خود چلی گئی ہو۔۔۔۔" محترمہ رقیہ بھی تیزی سے تائید میں بول کر۔۔۔اس کا ہاتھ پکڑ کر۔۔۔جازع سے دور دھکیلنے کی کوشش کرنے لگیں۔۔۔

"محیب۔۔۔بس کرؤ۔۔۔" اجلال ملک ابھی گھر میں داخل ہوئے تھے۔۔۔جب انھوں نے لاونج میں ہجوم لگا دیکھا۔۔۔۔وہ زور سے اپنے رعب دار انداز میں دھاڑے۔۔۔۔

گھنٹے دے رہا ہوں۔۔۔میری نج مجھے واپس میرے گھر میں 24 "
چاہیے۔۔۔ورنہ۔۔۔۔"وہ دھمکی آمیز لہجے میں جازع کو کہہ کر۔۔۔لمبے
قدم بھرتا باہر جانے لگا۔۔۔اسے اپنے ارد گرد موجود کسی شخص کی پرواہ نہ
تھی۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی۔۔۔جازع تیزی سے آنافاناثوبیہ کا ہاتھ پکڑ کر۔۔۔کھینچتے
ہوئے۔۔۔اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

جازع اور محیب تو چلے گ ئی ے۔۔۔ مگر جورازان کی لڑائی ی میں کھلا۔۔۔ وہ اجلال ملک اور مبشرہ بیگم کو مہروز ملک کی فیملی کے سامنے نگاہیں شرمندگی سے جھکانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

یہ سب کیا ہے اجلال صاحب؟؟۔۔۔ محیب پہلے سے شادی شدہ" ہے۔۔۔ اتنا بڑا دھوکہ۔۔۔۔"مہروز ملک بڑی مشکل سے اپنا غصہ ضبط کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔ انھوں نے اجلال ملک سے غصیلی آواز میں جواب طلب کیا۔۔۔

ایسا نہیں ہے بھائی ی صاحب۔۔۔ جیسا آپ لوگ سمجھ رہے" ہیں۔۔۔۔ آپ لوگ ہمارے ساتھ اندر چلیں۔۔۔ بیٹھ کر ہم تفصیل سے بتاتے ہیں کے معاملہ کیا ہے۔۔۔۔"مبشرہ بیگم تیزی سے بات بنانے کی سعی کرنے لگیں۔۔۔

محیب انھیں پوری طرح پھنسا کر چلا گیا تھا۔۔۔ان کے پاس حقیقت بتانے کے علاوہ کوئی ی راستہ نہ تھا۔۔۔

دیکھیں نجمہ سے شادی صرف اس کے حصے کی جائی یداد کی خاطر کی ہے ہم" نے۔۔۔بہو یا بیوی ہونے کا رتبہ نہیں ہے اس کے پاس۔۔۔اور نہ کبھی ہو گا۔۔۔۔یہ رتبہ صرف پلوشہ کا ہے۔۔۔بہت جلد محیب ساری جائی یداد اپنے نام ٹرانسفر کروالے گا۔۔۔پھر وہ نجمہ کو ہمیشہ کے لیے یہاں ملک مینشن میں چھوڑ کر پلوشہ کے ساتھ ایک خوشحال زندگی بسر کرئے گا۔۔آپ خود بھی جانتے ہیں۔۔۔۔سب محیب کے ہاتھ حوالے ہے۔۔۔اور شادی کے بعد تو جو شوہر کا ہے وہی بیوی کا ہے۔۔۔یقین جانیں پلوشہ راج کرئے گی ۔۔۔"مبشرہ بیگم مہروز ملک اور ان کی زوجہ سے اکیلے میں بات کر رہی تھیں۔۔۔

مگر۔۔۔ابھی جو ہم نے دیکھا۔۔۔اس سے تو نہیں لگتا کے محیب اسے" چھوڑنے کا ارادہ رکھتا ہے۔۔۔"مہروز ملک تیزی سے بپھر کر بولے۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔سونے کے انڈے دینے والی مرغی اچانک غائب" ہو گی تو کوئی ی بھی سٹپٹا جائے گا۔۔۔۔جازع بہت نرم دل ہے۔۔۔۔نجمہ کو چھوٹی بہن سمجھتا ہے اپنی۔۔۔اس لیے ہو سکتا اس نے یہ بے وقوفی کی ہو۔۔مگر مہروز صاحب آپ فکر نہ کریں۔۔۔ان سب سے پلوشہ کے اسٹیٹس کو کوئی ی فرق نہیں پڑے گا۔۔۔پوری دنیا کے سامنے مسز محیب اجلال ملک پلوشہ ہی ہو گی۔۔۔"اجلال ملک نہایت شاہانہ انداز میں بیٹھ کر۔۔۔سگریٹ کا دھواں منہ سے چھوڑتے ہوئے۔۔۔۔انھیں اعتماد میں لینے لگے۔۔۔۔

اور جو باہر لوگوں نے سنا۔۔"مسز مہروز ملک تیزی سے احتجاجاً گویا" ہوئی یں۔۔۔

لوگوں کو خاموش کرانا ہمیں اچھے سے آتا ہے۔۔اس کی فکر نہ" کریں۔۔۔آپ صرف اپنی بیٹی کا مستقبل دیکھیں۔۔۔۔"اجلال ملک خباثت سے مسکراتے ہوئے۔۔ مطمئن انداز میں گویا ہوئے۔۔۔

مہروز ملک صاحب خود بھی ایک بزنس مین تھے۔۔۔وہ واقف تھے محیب اجلال ملک جیسا لڑکا وہ چراغ لے کر بھی ڈھونڈے۔۔۔تو نہ ملے۔۔۔۔

سکہ چلتا تھا اس کا زمانے میں۔۔۔۔

وہ کوئی ی عام لڑکا نہیں تھا۔۔۔۔پاکستان کا ٹاپ بزنس مین تھا۔۔۔۔

اسے تواور بھی اچھے رشتے یوں ہی مل جاتے۔۔۔بلکے لوگ اپنی بیٹی دوسری بیوی کے طور پر بھی باخوشی راضی ہو کر دے دیتے۔۔۔۔۔۔

اس کے پاس بے حساب دولت تھی۔۔۔کون اتنے اچھے رشتے کو ٹکھرانے کی نامعقولی کر سکتا تھا۔۔۔۔

وہ اپنی بیٹی کا مستقبل روشن دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

انھیں اس شادی سے اب کوئی ی اعتراض نہ تھا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

پلوشہ روتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بھاگی۔۔۔۔

اسے ابھی تک اعتبار کرنے میں مشکل پیش آرہی تھی کے محیب نے اسے دھوکہ دیا۔۔۔۔

وہ اتنا سنگ دل کیسے ہو سکتا تھا؟؟۔۔۔

کیسے اس کی محبت کا مزاق اڑا کر بیچ منجھدار میں چھوڑ دیا؟؟۔۔۔۔

ایسا سلوک کوئی ی دشمن کے ساتھ نہیں کرتا جیسا اس ظالم نے اپنی محبت کے ساتھ کیا تھا۔۔۔۔

وہ پھوٹ پھوٹ کر اوندے منہ بیڈ پر لیٹ کر روئے چلی جارہی تھی۔۔۔۔

اسے اب سمجھ آرہا تھا محیب کیوں آگ بگولہ ہو جاتا تھا نجمہ کی شادی کا ٹاپک سنتے ہی۔۔۔۔

اسے نجمہ کا سوپ بنا کر لانا اور اسے نہ پلانے دینا یاد آیا۔۔۔پھر اس کا محیب کے ساتھ ہسپتال میں رکنا۔۔۔۔

کتنی بڑی گدھی ہوں میں۔۔۔سب کچھ میرے سامنے تھا۔۔۔مگر مجھے " نظر نہیں آیا۔۔۔مجھے کیسے نظر نہیں آیا؟؟۔۔۔کیسے میں محیب کی محبت میں اندھی بنی رہی۔۔۔کیسے؟؟۔۔۔" وہ بیڈ پر اپنا ہاتھ زور زور سے پٹکتے ہوئے۔۔۔بھرے بھرے لہجے میں۔۔۔خود ی پر غصہ ہوتے ہوئے۔۔۔پوچھنے لگی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

تم نے کیا ہے ناں؟؟"اب ثوبیہ کی کلاس لگنی اسٹارٹ ہو گئی تھی۔۔۔"

اگر محیب پاگل ہو رہا تھا تو جازع کا حال بھی زیادہ جدا نہ تھا۔۔۔بس فرق اتنا تھا کے محیب کسی کی پرواہ کیے بغیر سب کے سامنے پوچھنے کی ہمت رکھتا تھا۔۔۔اور جازع۔۔۔ تنہاء کمرے میں۔۔۔۔

کیا بول رہے ہو تم؟؟۔۔۔۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔"ثوبیہ" معصومیت اپنے چہرے پر طاری کیے۔۔۔ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

ثوبیہ گیم کھیلنے کی کوشش مت کرؤ میرے ساتھ۔۔۔سچ سچ" بتاؤ۔۔۔کہاں چھپایا ہے تم نے نجمہ کو؟؟؟" جازع بے صبرا ہوا جارہا تھا جاننے کے لیے۔۔۔۔

اس کی بے صبری وغصے بھری نظریں۔۔۔مکمل اگنور کر۔۔وہ نہایت جھنجھلاتے ہوئے بولی۔۔۔"میں نے کچھ نہیں کیا ہے۔۔۔تم خواہ مخواہ اپنے بھائی کا غصہ مجھ پر مت اتارؤ۔۔۔"

"تمھارے علاوہ اور کون کر سکتا ہے۔۔۔۔میں اچھی طرح جانتا ہوں تم نے اپنے والد کو شامل کیا ہے اِن سب میں۔۔۔۔وہ اتنے پاؤ ورفل بزنس مین ہیں کے یہ کام باآسانی کروا سکتے ہیں۔۔۔۔مگر میں بتادوں۔۔۔تم نے یہ بالکل ٹھیک نہیں کیا۔۔"

میں نے کچھ نہیں کیا ہے۔۔۔۔" وہ اپنی بات پر خاصہ زور دیتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"آگ سے کھیل رہی ہو تم۔۔۔۔کیوں نہیں سمجھ رہی اس بات کو؟؟۔۔۔۔ محیب بھائی ی آج نہیں تو کل نجمہ تک پہنچ جائی یں گے۔۔۔۔اور تم تک بھی۔۔۔اس لیے اچھا ہے مجھے بتادو۔۔۔۔بلکے۔۔ تمھیں اعتماد میں لینا تھا پہلے مجھے۔۔اتنا بڑا کارنامہ انجام دینے سے پہلے۔۔۔۔" وہ برہمی سے گویا ہوا۔۔۔ مگر ثوبیہ پر اس کی کسی بات کا کوئی ی اثر نہ تھا۔۔۔۔

وہ معصومانہ چہرہ بنائے۔۔۔ تحمل سے اس کی بات سننے لگی۔۔۔

جب میں نے کچھ کیا ہی نہیں ہے۔۔۔تو مجھے اتنا بڑا لیکچر کیوں دے رہے ہو؟؟۔۔"وہ نہایت جھنجھلاہٹ کے ساتھ سوال کرنے لگی۔۔۔۔

"ثوبیہ ناٹک بند کرؤ اپنا۔۔۔۔میں بہت اچھی طرح واقف ہوں۔۔۔کے یہ تمھارا کام ہے۔۔۔۔ تمھارے علاوہ نجمہ کا کوئی اتنا بڑا مددگار نہیں ہو سکتا کے شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالے۔۔۔۔"اسے سو فیصد یقین تھا یہ کام ثوبیہ کا ہے۔۔۔ مگر وہ لڑکی ڈھٹائی کی انتہاء پر معلوم ہوئی اسے۔۔۔جو کسی صورت اپنا کارنامہ قبول کرنے کے لیے تیار نہ تھی۔۔۔۔

"جازع اب بس کرؤ یار۔۔۔۔ تمھارا نجمہ سے کیا مطلب؟؟۔۔۔تم تو ایسے جنونی ہوئے جا رہے ہو جیسے تمھارا ابھی کوئی واسطہ تھا اس سے۔۔۔۔"ثوبیہ کے غصے سے کہتے ہی۔۔۔وہ سٹپٹا گیا۔۔۔۔

وہ کبھی نہیں چاہتا تھا کے ثوبیہ کو اُس کی نیت کا علم ہو۔۔۔۔

یار تم غلط سمجھ رہی ہو۔۔۔میں تو محیب بھائی ی کی وجہ سے بول رہا" تھا۔۔۔وہ تمھیں چھوڑئی یں گے نہیں اگر انھیں ذرا بھی بھنک لگی کے نجمہ کے غائی ب ہونے میں تمھارا ہاتھ ہے۔۔۔۔"وہ گرگٹ کی تیزی سے رنگ بدل گیا تھا۔۔۔۔

مقابل پر ایسے ظاہر کرنے لگا جیسے اس کی فکر میں گھلے جا رہا ہو۔۔۔۔

افف جازع کتنی بار کہوں میرا اس معاملے سے کوئی ی تعلق نہیں۔۔اب" کر رہے ہو۔۔۔سو پلیز۔۔۔"وہ جھنجھلا کر کہتی irritate تم مجھے ہوئی ی۔۔اس کا ہاتھ زور سے جھٹک کر۔۔۔ٹیرس کی طرف بڑھ گ ئی۔۔۔۔

اگر ثوبیہ نہیں تو پھر کون؟؟" جازع الجھن میں پڑ گیا تھا۔۔۔"

وہ باہر جاتے جاتے اچانک مڑی۔۔۔اور جازع کے چہرے پر چھائی ی پریشانی دیکھ زیرِ لب مسکرائی ی۔۔۔"اسے کہتے ہیں مائے ڈئی یر ہسبینڈ۔۔۔سو سونار کی اور ایک لوہار کی۔۔۔تم نے مجھے بے وقوف سمجھ کر بہت بڑی غلطی کی۔۔۔"

جازع نے جس وقت اسے اپنا پلان بتایا تھا ثوبیہ اسی وقت سمجھ گ ئی تھی کے معاملہ اتنا سیدھا نہیں جتنا جازع اسے دیکھا رہا ہے۔۔۔

کیونکے محیب کے پاس کون سہ ساری جائی یداد تھی جسے حاصل کر کے وہ ہر چیز پر قابض ہو جاتا۔۔۔

جائی یداد کا بڑا حصہ تو نجمہ کی ملکیت میں تھا۔۔۔جس کا جازع کے بتائے پلان میں ک ئی ی دور دور تک ذکر نہ تھا۔۔۔

یقینا محیب کے قتل کے پیچھے اس کا مقصد صرف جائی یداد کا حصول نہیں تھا۔۔۔

اس کا مقصد اسکی بیوہ حاصل کرنا بھی تھا۔۔اور وہ لڑکی بھلا کیوں اپنا بسا بسایا گھر تباہ ہونے دے۔۔۔

جازع کی طلاق کی دھمکی۔۔۔جہاں اسے خوفزدہ کر گ ئی تھی۔۔۔وہیں ذہنی طور پر الٹ بھی۔۔۔۔

کیونکے اگر سب کچھ صرف اس کے ساتھ ایک خوشحال زندگی گزارنے کے لیے کر رہا تھا۔۔۔تو پھر طلاق کی دھمکی کا کیا مطلب؟؟۔۔۔۔

ابھی صرف اسے شک تھا اس معاملے میں۔۔۔۔یہ شک یقین میں تب بدلا۔۔۔جب اس نے جازع کو کنکھیوں سے نجمہ کو ہسپتال میں تکتے ہوئے دیکھا۔۔۔۔۔

جتنی نرمی و فکر وہ نجمہ کے لیے رکھتا تھا۔۔۔۔۔وہ ثوبیہ کو غیر معمولی معلوم ہوئی ی۔۔۔۔

♥*H usny Kanwal*♥

(ماضی).....

میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں۔۔۔"ہسپتال سے واپسی پر گاڑی" اچانک خراب ہو گئی تھی۔۔۔۔جازع سیل پر لگا ہوا تھا۔۔۔جبکے ڈرائی یور کار کا بونٹ کھولے۔۔۔گاڑی کی خرابی کا جائزہ لے رہا تھا۔۔۔۔پانچ منٹ گاڑی میں بیٹھے بیٹھے گزر چکے تھے۔۔۔وہ تھک کر۔۔۔ اپنا سیل وہیں سیٹ پر چھوڑ کر۔۔گاڑی کے حالات کا جائزہ لینے کے لیے باہر نکلا۔۔۔۔۔

ثوبیہ نے موقعے سے فائدہ اٹھا کر۔۔۔تیزی سے سیل اٹھایا۔۔۔۔ اور سیل میں موجود فائلز دیکھنے لگی۔۔۔۔

اسے کچھ خاص نہیں مل رہا تھا۔۔۔ساتھ ساتھ آنکھوں کے کنارے باہر کی جانب بھی لگے تھے کے وہ واپس نہ آجائے۔۔۔۔

اوپن کی۔۔۔۔ gallery جب کچھ نہ ملا تو

کے نام سے ایک فولڈر تھا۔۔۔ثوبیہ کو تجسس other files اس میں

ہوا۔۔۔۔

اس نے تیزی سے کلک کیا۔۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔۔۔اس کا منہ حیرت سے کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔۔۔۔

وہ پورا کا پورا فولڈر نجمہ کی تصویروں سے بھرا ہوا تھا۔۔۔۔اور ان میں سے کوئی ی بھی تصویر اس کے پاکستان آنے کے بعد کی نہ تھی۔۔۔۔

اس کا مطلب صاف تھا وہ کیلیفورنیا کی تصویریں تھیں۔۔۔

تھیں۔۔۔جن میں ایک طرف وہ اور دوسری edit بہت سی تصویریں طرف جازع کی تصویر تھی۔۔۔۔

جب جازع کیلیفورنیا میں تھا۔۔۔تو فارغ اوقات میں اپنی تصویر کو نجمہ کی کرنا۔۔۔اس کا پسندیدہ edit چھپ کر لی گئی تصاویر کے ساتھ ملا کر مشغلہ تھا۔۔۔۔

ان تصاویر میں آئی ی لو ویو۔۔۔۔یو آر مائی ی لائی ف۔۔۔۔مائے ہارٹ بیٹ۔۔۔۔جیسے جملے لکھے تھے۔۔۔۔جنھیں دیکھتے ہی اس کا دل پھٹنے کو تھا۔۔۔۔

یامیرے خدا۔۔۔"اس نے شاکڈ کے مارے منہ پر ہاتھ رکھ لیا"

۔۔۔آنکھوں سے آنسو بہنے کے لیے مچل رہے تھے۔۔۔مگر اسے فیصلہ کرنا تھا۔۔۔وہ اب آگے کیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟؟۔۔

جازع اس کی زندگی میں آنے والا پہلا مرد تھا۔۔۔اور چاہت یہی تھی کے آخر بھی وہی ہو۔۔۔۔

اور اسی چاہت نے اسے ہمت و حوصلہ دیا۔۔۔

اس نے خود پر ضبط کیا۔۔۔کے رونا دھونا نہیں مچائے گی کمزور عورتوں کی طرح۔۔۔

نہ ہی اس ہر جائی ی سے محبت کی بھیک مانگے گی۔۔۔بلکے بہت جلد اس شاخ کو کانٹ دے گی جس پر الو بیٹھے۔۔۔۔

اس نے تیزی سے سیل بند کر کے۔۔۔واپس سیٹ پر رکھ دیا۔۔۔۔

اتنے میں جازع کے لیے ڈرائی یور نے گاڑی کا گیٹ کھولا۔۔۔اور وہ ثوبیہ کو بغور دیکھتے ہوئے۔۔۔اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

جازع نے ثوبیہ کی آنکھوں کو لال ہوتا محسوس کر لیا تھا۔۔۔مگر زیادہ دیھان نہ دیا۔۔۔۔

💖*Husny Kanwal *💖

تین دن گزر چکے تھے۔۔۔مگر نجمہ کے متعلق کوئی ی انفارمیشن نہیں مل رہی تھی۔۔۔

وہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر پاگل ہوئے جا رہا تھا۔۔۔

اس لڑکی کو زمین کھا گ ئی تھی یا آسمان نگل گیا تھا۔۔۔

وہ تھک ہار کر اپنے گھر آیا۔۔۔کے شاید گھر سے کوئی ی سراغ ملے۔۔۔۔

نجمہ اور محترمہ عروسہ کا پورا کمرا چھان مارا۔۔۔کچھ ہاتھ نہ لگا۔۔۔۔

تم میں سے کسی نے اگر کچھ دیکھا یا سنا ہو۔۔۔تو ابھی وقت ہے۔۔۔مجھے بتادو۔۔۔ورنہ پھر میں اپنے طریقے سے اگل واؤں گا۔۔۔۔"ملک مینشن

کے سارے ملازمین کو ایک صف میں کھڑا کر۔۔۔۔وہ اپنے رعب دار انداز میں استفسار کر رہا تھا۔۔۔۔

ماسٹر۔۔"ایک ملازمہ سہمے سہمے لہجے میں بولی۔۔۔۔"

محیب نے آنکھوں کے اشارے سے اسے بولنے کی اجازت دی۔۔۔۔۔

"میں نے میڈم کو آخری بار آپ کے روم میں جاتا دیکھا تھا۔۔۔۔"

اور کسی نے کچھ دیکھا ہے؟؟"اس نے پھر سخت لہجے میں پوچھا۔۔۔۔مگر"

کسی نے کوئی ی جواب نہ دیا۔۔۔بس سر جھکائے کھڑے رہے۔۔۔۔

ہمم"محیب نے گھر کے سارے ملازمین کو پولیس کے حوالے کر دیا"
تھا۔۔۔تاکے وہ اپنے طریقے سے پوچھ تاچھ کریں۔۔۔۔

Husny Kanwal

اس کے آنے سے قبل روزانا کی طرح ملازمین صفائی ی کر کے جا چکے تھے۔۔۔۔

اچانک اس کی نظر شوکیس کے برابر والی ٹیبل پر پڑئی ی۔۔۔
جہاں ایک فائی ل رکھی ہوئی ی تھی۔۔۔۔

وہ اس کی جانب آیا۔۔۔فائی ل اٹھا کر کھولی۔۔۔

بس فائل کا کھلنا تھا کے حیرت کے مارے اس کی آنکھیں بڑی ہوئی یں۔۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں آیا۔۔۔۔تو کمرا حسب معمول صاف ستھرا نظر آیا۔۔۔۔

اس کے آنے سے قبل روزانہ کی طرح ملازمین صفائی ی کر کے جا چکے تھے۔۔۔۔

اچانک اس کی نظر شوکیس کے برابر والی ٹیبل پر پڑی ی۔۔۔جہاں ایک فائل رکھی ہوئی ی تھی۔۔۔۔

وہ اس کی جانب آیا۔۔۔فائل اٹھا کر کھولی۔۔۔

بس فائل کا کھلنا تھا۔۔۔کے حیرت کے مارے اس کی آنکھیں بڑی ہوئی یں۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے لگا جیسے وہ لڑکی اسے ایک زوردار طمانچہ مار گ ئی ہو۔۔۔۔

اس طمانچہ کی تکلیف واذیت محیب کے پورے جسم نے محسوس کی تھی۔۔۔۔

وہ لڑکی ایسے ہی نہیں گ ئی تھی۔۔۔وہ تو محیب اجلال ملک کو شرمندگی کی انتہا گہرائی یوں میں پچھتانے کے لیے تنہا چھوڑ گ ئی تھی۔۔۔۔

وہ پراپرٹی ٹرانسفر ڈاکومنٹس پر اپنے دستخط کر کے گ ئی تھی۔۔۔۔

اس کا مطلب صاف تھا۔۔۔اس لڑکی کو علم ہو چکا تھا کے نکاح کس مقصد کے تحت معرض وجود میں آیا تھا۔۔۔۔

نج۔۔۔۔"اس کی آنکھوں کے آگے شرارے میں ملبوس اپنی دولہن" گھومنے لگی۔۔۔۔وہ پہلی رات۔۔۔۔جب اسے زبردستی کمرے میں کندھے پر ڈال کر لایا تھا۔۔۔۔۔جب وہ سوال کر رہی تھی۔۔۔۔اور وہ جواب دینے سے قاصر تھا۔۔۔۔آج وہ کوئی سوال نہیں کر رہی تھی۔۔۔جبکے وہ چاہتا تھا کے کاش ایک بار پوچھ لیتی۔۔ صرف ایک بار۔۔۔۔۔۔۔

کے اب اِس جائیداد کی خواہش باقی بچی بھی ہے یا نہیں؟؟۔۔۔۔

"تو وہ صاف کہتا۔۔۔"نہیں۔۔۔۔

کیا کرتا اس مال و دولت کا؟؟۔۔۔۔جو سکون و خوشی میسر نہیں کر سکتے اُسے۔۔۔۔۔۔

مگر اس ظالمہ نے پوچھا ہی نہیں۔۔۔۔

اسکی آنکھوں میں آنسو جھلک آئے تھے۔۔۔۔وہ کیسے اتنی آسانی سے اپنی پوری جائیداد اسے بھیک میں دے گئی۔۔۔۔شاید بھیک میں نہ دی۔۔۔جان چھڑانے کے لیے دی ہو۔۔۔۔مگر اسے تو بھیک ہی معلوم ہوئی۔۔۔۔۔

آج وہ لمحہ شدت سے یاد آیا۔۔۔جب وہ دشمن جاں پیدا ہوئی ی تھی۔۔۔۔

وہ عبدالرحمان کی بیٹی تھی۔۔۔اس شخص کی۔۔۔جس سے وہ دنیا میں سب سے زیادہ نفرت کرتا تھا۔۔۔اگر وہ خود نہ مرتا۔۔۔تو یقیناً محیب اسے اپنی خالہ کا ریپ کرنے کے جرم میں اپنے ہاتھوں سے مار دیتا۔۔۔۔

اس حسین گڑیا سے نفرت کا سبب صرف اس کا باپ تھا۔۔۔۔

عبدالرحمان کے اچانک مرنے پر اجلال ملک، مبشرہ بیگم اور وہ۔۔۔۔بہت خوش تھے۔۔۔بس نہیں چل رہا تھا کہ مٹھائیاں بانٹیں پورے شہر میں۔۔۔۔۔

بیٹا۔۔۔آج سے یہ ساری جائیداد تمھاری اور تمھارے بھائی کی" ہے۔۔۔اس میں اب اور کوئی حصے دار نہیں۔۔۔۔"اجلال ملک تین دن دنیا کے سامنے سوگ منانے کے بعد۔۔۔باخوشی فخر سے اسکی کمر تھپتھپاتے ہوئے بولے۔۔۔۔

وہ ابھی بہت چھوٹا تھا جائیداد کے معاملات سمجھنے کے لیے۔۔۔اس کے ذہن میں یہی بیٹھایا گیا۔۔۔کے سب اس کا اور اسکے چھوٹے بھائی کا ہے۔۔۔اب اِس میں کوئی حصے دار نہیں۔۔۔۔

وہ شہزادے ہیں عبدالرغفور ملک کی جائیداد کے۔۔۔۔

مبشرہ بیگم بھی بہت خوش تھیں۔۔۔ساری جائیداد اب صرف ان کے بیٹوں کی تھی۔۔۔۔

مگر اس خوشی میں بھنگ تب پڑا۔۔۔جب عبدالرحمان کا وکیل گھر آیا۔۔۔۔

سلمان صاحب نے عبدالرحمان کی اپنی موت سے ایک رات پہلے کی ہوئی ی وصیت انھیں پڑھ کر سنائی ی۔۔۔

جس میں ان کے کلائنٹ نے اپنی ساری جائی یداد۔۔۔اپنی ہونے والی اولاد کے نام کر دی تھی۔۔۔جو اِس وقت ان کی بیوہ کوٹرانسفر ہو چکی تھی۔۔۔۔اور جیسے ہی ان کی اولاد پیدا ہو گی۔۔۔وہ اسے ٹرانسفر ہو جائے گی۔۔۔۔مگر جب تک وہ انیس سال کی نہیں ہو جاتی۔۔۔۔نہ وہ یہ جائی یداد بیچ سکتی ہے اور نہ ہی کسی کے نام ٹرانسفر کر سکتی ہے۔۔۔۔۔۔

یہ سنتے ہی اجلال ملک بپھر اٹھے۔۔۔۔"وہ وحشیہ اور اس کی اولاد ہم ملک کے خون کی برابری کرئے گی؟؟۔۔۔۔۔۔کون جانے شادی کی بھی ہے یا حرام کی اولاد ہے۔۔۔۔میں نہیں مانتا اِس وصیت کو۔۔۔"

وہ تو وصیت ماننے سے ہی انکار کر چکے تھے۔۔۔۔

مگر ان کے انکار سے کیا ہوتا۔۔۔۔۔۔جائی یداد کی حصہ داری ہو چکی تھی۔۔۔۔

عبدالرحمان ایک ذہین مرد تھا۔۔۔اس نے سب سے پہلے اپنی بیوی اور اولاد کو مالی طور پر مستحکم کیا۔۔۔۔۔تاکے وہ رہے یا نہ رہے۔۔۔اس کی اولاد و بیوی عزت کے ساتھ پر سکون زندگی گزار سکیں۔۔۔۔

اجلال ملک ہاتھ ملتے رہ گ ئی ے تھے۔۔۔ان کا چھوٹا بھائی ی اُن سے دو قدم آگے نکلا تھا۔۔۔۔

جو بات والدین ذہن میں بیٹھائی یں۔۔۔وہ بھی کچی عمر میں۔۔۔وہ بات بچے کے ذہن میں نقش ہو جاتی ہے۔۔۔پھر وہ اُس بات کو صحیح غلط کے ترازو میں نہیں تولتا۔۔۔۔ایسا ہی کچھ اس کے ساتھ ہوا تھا۔۔۔۔

اس کے ذہن میں یہ بات بیٹھائی ی گ ئی تھی۔۔۔کے ساری جائی یداد اس کی اور اسکے چھوٹے بھائی ی کی ہے۔۔۔ملک برادری کے شہزادوں کی۔۔۔اس کے اصل خون کی جس میں کوئی ی ملاوٹ نہیں۔۔۔۔

وہ دشمن کیونکر نہ ہوتی۔۔۔۔وہ حصہ دار بنی تھی۔۔۔جائی یداد کی حصہ دار۔۔۔۔

ہر اس چیز کی حصہ دار۔۔۔جس پر محیب اجلال ملک کے نزدیک صرف اس کا اور اسکے بھائی ی کا حق تھا۔۔۔۔

وہ انسان کے بھیس میں ایک درندہ صفت مرد کی بیٹی تھی۔۔۔۔اوپر سے ماں وحشیہ۔۔۔۔۔۔

ایک ناچنے گانے والی کی اولاد۔۔۔۔۔۔وہ تو برابری کے قابل بھی نہ تھی اس کی نظر میں۔۔۔جبکے قسمت نے اسے حصہ داری میں زیادتی نصیب کر دی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ جلتا تھا اس سے۔۔۔۔اس کے نصیب سے۔۔۔۔۔

جب اسے دیکھتا۔۔۔اپنی خالہ کے ساتھ ہوا حادثہ یاد آنے لگتا۔۔۔۔جس کے سبب کدورت و نفرت اور بڑھتی۔۔۔۔

حالت تو یہ تھی۔۔۔کے اسے خود کو چھونے کے قابل بھی نہیں سمجھتا تھا۔۔۔۔

گندہ خون تھی وہ اُس کی نظر میں۔۔۔۔

یہ نکاح صرف اس لڑکی کی جائیداد کو حاصل کرنے کے لیے کیا تھا اس نے ۔۔۔

مگر کچھ وعدے نے مارا۔۔۔اور کچھ ظالم حسینہ نے۔۔۔۔

پہلی ہی رات میں چاروں شانے چت کر دیا اسے۔۔۔۔۔

وہ نہیں جانتی۔۔۔اس کے وجود کی مہک کی طلب۔۔۔اسے آفس سے کھینچ کر گھر لے آتی تھی۔۔۔۔

اسے پہلی ہی رات کے بعد اعتراف کرنے پر مجبور کر گ ئی تھی کے جتنا سوچا تھا۔۔۔مقابل اتنی بری نہیں۔۔۔۔۔

وقت وحالات ایسے پلٹیں گے یہ کب سوچا تھا اس نے۔۔۔کے ساری جائیداد وہ بغیر کچھ کہے۔۔۔بغیر لڑے۔۔۔بغیر کسی اعتراض کے۔۔۔بغیر کسی سوال کے۔۔۔۔بغیر کسی احتجاج کے از خود ہی نام کر جائے گی۔۔۔۔۔

وہ صرف اس لڑکی کا ایک دستخط نہیں تھا۔۔۔وہ تو محیب کی پوری زندگی کا حاصل تھا۔۔۔

مگر کیوں آج پوری زندگی کا حاصل۔۔۔بے کار و عبث و بے معنی معلوم ہو رہا تھا۔۔۔

وہ کیا کرتا اتنی جائی یداد کا؟؟۔۔۔جس میں سے اُسے۔۔۔اُس حسن دلربا کی مہک نہیں آتی۔۔۔

حال تو یہ تھا اب۔۔۔کے اس حاصل کو پا کر۔۔۔وہ اور زیادہ رنج میں مبتلا ہو گیا تھا۔۔۔

کب سوچا تھا کے دشمنی ایک دن اس موڑ پر پہنچے گی۔۔۔کے اپنے جانی دشمن سے ہی محبت ہو جائے گی۔۔۔۔

دل اتنا پہلے کبھی نہ تڑپا۔۔۔جتنا اس لمحے ایک دستخط کو دیکھ کر تڑپا۔۔۔۔۔

وہ لڑکی تو منہ پر مار گئی ساری جائیداد۔۔۔۔

گویا کہ گئی۔۔۔۔جاؤ محیب اجلال ملک نجمہ بنت عبدالرحمان ملک نے تمھیں اپنی ساری جائیداد بھیک میں دی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

ماضی۔۔۔۔

"ثوبیہ بھابھی آپ اندر ہیں کیا؟؟" نجمہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے۔۔۔سیدھے ثوبیہ کے کمرے میں آئی ی۔۔۔

"نج۔۔۔کیا ہوا؟؟۔۔۔تم رو کیوں رہی ہو؟؟۔۔۔" چاہے کتنا ہی صاف کر لے۔۔۔آنکھوں سے آنسو آنا بند نہیں ہو رہے تھے۔۔۔آخر دل ٹوٹا تھا اس کا۔۔۔۔وہ بھی دوسری بار۔۔۔۔

پہلے زارون نے بے دردی سے توڑا۔۔۔اور اب محیب کے دھوکے نے تو اس ننھے دل کو کرچی کرچی ہی کر ڈالا تھا۔۔۔۔

ثوبیہ اسے روتا دیکھ فکر مند لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔۔

بھابھی۔۔ محیب دھوکہ دے رہا ہے مجھے۔۔۔۔اس نے جائیداد کے لیے" شادی کی ہے مجھ سے۔۔۔۔"اس کے سینے سے لگ کر۔۔۔بلک بلک کر روتے ہوئے اپنے ساتھ ہونے والی ظلم کی داستان سنانے لگی۔۔۔۔جس سے ثوبیہ پہلے ہی واقف تھی۔۔۔۔

نج۔۔۔میں جانتی تھی۔۔۔"اس کے شرمندگی سے کہتے ہی۔۔۔نجمہ" شاکڈ کے مارے۔۔۔سینے سے ہٹ کر۔۔اس کا چہرہ تکنے لگی۔۔۔۔

آپ جانتی تھیں؟؟۔۔۔پھر بھی مجھے اس کے قریب دھکیلتی" رہیں۔۔۔۔یہ ہے آپ کی دوستی؟؟۔۔۔میں نے آپ کو اپنا دوست مانا تھا ۔۔۔۔آپ نے بھی مجھے دھوکہ دیا۔۔۔۔"وہ تیزی سے اس کے وجود سے دور ہٹتے ہوئے۔۔۔۔غم وغصے کی ملی جلی کیفیت سے دوچار حالت میں بولی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔کیونکے میں تمھاری شادی بچانا چاہتی تھی۔۔۔"وہ فوراہی"
دفاع میں اپنا موقوف بیان کرنے لگی۔۔۔۔

کون سی شادی؟؟؟۔۔سب دھوکہ ہے یہ۔۔۔۔سب دھوکہ "
ہے۔۔۔"وہ پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔۔

مانا تم ٹھیک کہ رہی ہو۔۔مگر میری نیت اچھی تھی۔۔۔۔میں نے سوچا تھا"
کے شاید محیب بھائی کو تم سے محبت ہو جائے۔۔۔اور وہ اپنی دوسری شادی
کا ارادہ ترک کر دیں۔۔۔۔یقین جانو میں نے کبھی تمھارا برا نہیں
"چاہا۔۔۔۔ہمیشہ اچھے کی خواہش رکھی۔۔۔

محیب اجلال ملک اور مجھ سے محبت؟؟۔۔۔" یہ کہتے ہی وہ خوب زور زور" سے ہنسنے لگی۔۔۔اک دو ثانیوں کے بعد ہی وہ ہنسی رونے میں بدلی۔۔۔وہ زمین پر گر کر بچوں کی طرح بلک بلک کر رونے لگی۔۔۔۔

ثوبیہ سے شکوہ کیسے کرئے۔۔۔وہ خود بھی تو دھوکہ کھا چکی تھی۔۔۔محبت مس گرفتار ہو چکی تھی۔۔۔۔دل ہی دل اس دھوکے باز سے اعترافِ محبت کر چکی تھی۔۔۔۔

نج۔۔۔سوری۔۔۔سب میری غلطی ہے۔۔۔مجھے تمھیں بتا دینا چاہیے" تھا۔۔۔"ثوبیہ تو خود دکھی دل تھی۔۔۔دھوکہ تو اسے بھی دیا جا رہا تھا۔۔۔وہ بیچاری تو خود ٹوٹ چکی تھی۔۔۔یہی سبب تھا کے نجمہ کے درد کو سمجھ سکتی تھی۔۔۔محسوس کر سکتی تھی۔۔۔۔

پتا ہے میں کبھی کبھار سوچا کرتی کوئی ی اپنے ہی بچے کو کیسے مر وا سکتا"
ہے۔۔۔۔۔آج جب حقیقت مجھ پر آشنا ہوئی ی تو سمجھ آیا کے کیونکر وہ
میری والاد کو دنیا میں آنے دیتا۔۔۔اس کا مقصد مجھ سے جائی یداد حاصل
کرنا ہے۔۔۔۔اگر میری اولاد دنیا میں آجاتی۔۔۔تو تیرا میرا تھوڑی
ہوتا۔۔۔سب اس آنے والے ننھے مہمان کا ہوتا یعنی ہمارا۔۔۔۔اور وہ جلاد
ہمارا نہیں چاہتا۔۔۔وہ خود غرض جلاد ہر چیز پر صرف اپنا قبضہ چاہتا
ہے۔۔۔۔کاش آپ مجھے پہلے بتا دیتیں۔۔۔تو میں اپنے بچے کو اس جلاد سے
بچانے کی کوشش کرتی۔۔۔۔میں تو اسی خوش فہمی میں ماری گ ئی کے وہ
"اس بچے کا باپ ہے۔۔۔وہ حفاظت کرئے گا۔۔۔۔۔

میں واقعی بہت شر مندہ ہوں۔۔۔میں نے نہیں سوچا تھا کے وہ انسان اتنا"
سفاکیت بھرا نکلے گا۔۔۔۔۔۔بلکے وہ کیا۔۔۔اِس خاندان کا تو ہر شخص ہی

ایک جیسا ہے۔۔۔۔انسان کی شکل میں بھیڑیے ہیں یہ لوگ۔۔۔۔۔"وہ شرمندہ تھی۔۔۔اور وہ شرمندگی اس کے چہرے پر عیاں بھی تھی۔۔۔۔

"بھابھی مجھے ان بھیڑیوں سے بچالیں۔۔پلیز۔۔۔۔"نجمہ کو اچانک ہی خود سے ملحق ننھی جان کا خیال ستایا۔۔۔۔اس کے نزدیک اگر محیب نے پہلے والے کو مار دیا تھا تو یقیناوہ علم ہونے پر۔۔۔دوسرے کو بھی ضرور مارنے کی کوشش کرئے گا۔۔۔۔وہ اپنے بچے کو بچانا چاہتی تھی کسی بھی حال میں ۔۔۔کسی بھی صورت میں۔۔۔۔

"جب تک تمھارے پاس جائی یداد کا بڑا حصہ ہے محیب بھائی ی تمھیں کسی صورت نہیں چھوڑنے والے۔۔"مقابل گمبھیر لہجے میں بولی۔۔۔۔

نہیں چاہیے مجھے یہ جائیداد۔۔۔میں خود محنت کر کے کمالوں" گی۔۔۔۔میری اولاد سے بڑھ کر نہیں ہے یہ۔۔۔۔" وہ جذباتی ہو کر۔۔۔ تیزی سے بولی۔۔۔۔

"نج جذباتی فیصلے مت کرؤ۔۔۔۔" وہ اسے دیکھ۔۔۔ سمجھانے والے انداز میں۔۔۔اس کے پاس نیچے بیٹھتے ہوئے۔۔۔۔ گویا ہوئی ی۔۔۔۔

"جذباتی فیصلہ نہیں ہے۔۔۔مجھے صرف میرے بچے کی جان پیاری ہے۔۔۔۔وہ جائیداد کے لیے کر رہا ہے ناں یہ سب۔۔۔۔میں اپنی اولاد کا صدقہ سمجھ کر دے جاؤں گی اسے۔۔۔۔پلیز۔۔۔میری مدد کر دیں بھابھی یہاں سے نکلنے میں۔۔۔۔" وہ التجائی یہ انداز میں روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

تم پریگننٹ ہو؟؟"ثوبیہ اس کی بات سن۔۔۔حیرت سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

"جی۔۔۔تب ہی تو میں آپ سے مدد مانگ رہی ہوں۔۔۔۔۔"

نج۔۔۔۔یہ آسان نہیں ہے۔۔۔۔ محیب بھائی ی بزنس فیلڈ کے بادشاہ" ہیں۔۔۔۔ان کی بیوی کو غائب کرنا اپنی موت کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔۔۔۔"وہ تیزی سے خوفزدہ ہو کر کہنے لگی۔۔۔

بھابھی کوئی ی تو حل ہو گا۔۔۔"وہ پُرامید لہجے میں۔۔۔"

اچھا۔۔۔میں سوچتی ہوں۔۔۔تم رونا بند کرؤ پہلے۔۔۔اور اٹھو۔۔۔اوپر" بیٹھو۔۔۔۔"وہ اسے اٹھا کر۔۔۔۔پاس رکھے صوفے پر بیٹھانے لگی۔۔۔۔

مجھے ڈیڈ سے بات کرنی چاہیے۔۔۔اس معاملے میں اب وہی میری مدد" کر سکتے ہیں۔۔۔۔اگر نجمہ جازع کی نظروں کے سامنے سے ہٹ جائے ۔۔۔تو امید ہے کے وہ اپنا گھٹیا منصوبہ ترک کر دے۔۔۔۔۔مجھے نجمہ کو کہیں ایسی جگہ چھپانا ہے کے دونوں بھائی ی اسے کبھی نہ ڈھونڈ سکیں۔۔۔۔۔اس طرح نجمہ اور اس کا بچہ بھی سیف رہیں گے۔۔۔اور میری شادی بھی۔۔۔۔"کافی دیر بیٹھ کر سوچتی رہی۔۔۔۔۔۔۔

نج۔۔۔۔اگر میں تمھیں یہاں سے نکلنے میں مدد کر دیتی ہوں اور کل کو تم" خود واپس لوٹ آئی یں۔۔جائی یداد میں اپنے بچے کا حصہ لینے تو۔۔۔کیونکے ساری جائی یداد محیب بھائی ی کے نام ہونے کے بعد بھی تمھارا بچہ ان کا وارث ہے۔۔۔اگر ان کی دوسری شادی سے اولاد ہوتی ہے تو بھی تمھارا بچہ

جائی یداد میں حصہ پائے گا۔۔۔۔۔۔کل کو تمھارا ذہن بدل جائے۔۔۔اور ۔۔۔"ثوبیہ نے ذہن میں آنے والا خدشہ۔۔۔فوراہی اس پر ظاہر کیا۔۔۔۔

دراصل وہ تو پکا کر رہی تھی کے نجمہ واپس کبھی لوٹنے کا ارادہ تو نہیں رکھتی۔۔۔۔

وہ ابھی بول ہی رہی تھی کے مقابل نے تیزی سے بات کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔۔

نہیں بھابھی۔۔۔۔میں کبھی واپس نہیں آؤں گی اس جہنم میں۔۔۔مجھے " کوئی ی حصہ نہیں چاہیے محیب اجلال ملک سے۔۔۔میں نے تو سوچ لیا ہے کے اپنے بچے سے یہی کہوں گی کے اس کا باپ مر چکا ہے۔۔۔۔۔اس لیے آپ فکر نہ کریں۔۔۔۔اور اگر بالفرض محیب مجھے ڈھونڈ بھی لیتا ہے تو بھی

میں ان سب میں کہیں آپ کا نام نہیں آنے دوں گی۔۔۔۔"اس کا جواب سن۔۔۔۔ثوبیہ کافی حد تک مطمئن ہوئی ی۔۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔میں ڈیڈ سے بات کرتی ہوں۔۔۔۔"

ثوبیہ نے اپنے والد کو کال پر دونوں بھائیوں کے سارے معاملات سے آگاہ کیا۔۔۔

"ڈیڈ۔۔۔میں جازع سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔۔مجھے یقین ہے اگر نجمہ اس کے سامنے سے ہٹ جائے۔۔۔تو میرا گھر بچ سکتا ہے۔۔۔۔اس لیے پلیز ذرا جلدی کریں۔۔۔۔"اپنی بیٹی کا گھر بسائے رکھنے کے لیے۔۔۔۔ثوبیہ کے والد محیب سے دشمنی موڑ لینے کے لیے تیار تھے۔۔۔۔۔یہ جانتے ہوئے بھی کے یہ عمل بعد میں جان پر آسکتا ہے۔۔۔۔

محیب اجلال ملک کوئی ی عام شخص نہیں۔۔۔اور نہ ہی اس کی دشمنی کوئی ی عام ہو گی۔۔۔۔ مگر اپنی بیٹی کی خاطر۔۔۔انھیں تو یہ رسک لینا ہی تھا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ اپنے بیڈ پر بیٹھی۔۔۔ صدمے سے دوچار حالت میں۔۔۔اپنے بیڈ کی چادر کو تک رہی تھی۔۔۔۔۔

اس ہر جائی کا دیا دھوکہ پوری طرح توڑ گیا تھا اسے۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔"اچانک خاموش کمرے میں سیل کی رنگ ٹون"
گونجی۔۔۔۔ جس پر اس نے پاس رکھے تکیے پر سے اپنا سیل اٹھایا۔۔۔ سیل پر

آنے والا نمبر نیا تھا۔۔۔اس لیے دو تین ثانیوں تک سوچتی رہی کے اٹھائے یا نہیں۔۔۔۔پھر فیصلہ کیا کے ریسیو کرئے گی۔۔۔

ہیلونج۔۔۔میں ثوبیہ"دوسری جانب سے فوری اپنا تعارف کروایا" گیا۔۔۔۔

"اووبھابھی آپ۔۔۔یہ نیا نمبر ہے آپ کا؟؟؟"

ہاں۔۔۔اچھا میری بات غور سے سنو۔۔۔ابھی کے ابھی ہسپتال جانے" کے لیے اپنی والدہ کے ساتھ ملک مینشن سے نکلو اور ہاں۔۔۔اپنے سارے قیمتی ڈاکومنٹس بھی لے آنا۔۔۔"اسکے کہتے ہی نجمہ نے تیزی سے "کہا"اوکے بھابھی۔۔۔مگر آپ کہاں ہیں؟؟

میں راستے میں ملوں گی تمھیں۔۔۔"اس نے تیزی سے کہ کر۔۔۔مزید" کوئی ی بات کیے بغیر کال ڈسکنیکٹ کر دی۔۔۔۔

اپنے ڈاکومنٹس پرس میں رکھتے وقت اس کے ذہن میں اچانک خیال آیا۔۔۔کے محیب نے کبھی اس کا پاسپورٹ اور دیگر ڈاکومنٹس کیوں نہیں چھینے۔۔۔۔

کیا اسے کبھی یہ ڈر نہیں لاحق ہوا۔۔۔کے اس کی سونے کی چڑیا اڑ بھی سکتی ہے۔۔۔۔

یہ بات اسے الجھن میں ڈال رہی تھی۔۔۔۔

مگر اس کے پاس ابھی وقت نہ تھا ان سب باتوں کو سوچنے کا۔۔۔۔

وہ اس خیال کو جھٹکتے ہوئے اٹھی۔۔۔اور اپنی والدہ کے کمرے میں جا پہنچی۔۔۔۔

نجمہ انھیں پہلے ہی جائیداد کا معاملہ اور اپنی پریگننٹسی کے متعلق آگاہ کر چکی تھی۔۔۔۔

"بیٹا اچھی طرح سوچ لو۔۔۔کیا تم واقعی سب کچھ اُس محیب کو یوں ہی دے جاؤ گی؟؟۔۔میں تو کہتی ہوں ایک بار پھر سوچ لو۔۔۔ہم پولیس کے پاس جا سکتے ہیں۔۔ تمھارا حق ہے اس جائیداد پر۔۔۔جو تمھارے ڈیڈ نے تمھیں دیا ہے۔۔۔۔یہ ظالم کچھ نہیں کر سکیں گے۔۔۔ہم لے لیں گے تمھاری حصے کی ساری جائیداد اور ہمیشہ کے لیے الگ ہو جائیں گے ان

ظالموں سے۔" محترمہ عروسہ اس کے فیصلے سے بالکل بھی متفق نہیں تھیں۔۔۔۔

دولت و محبت کا کوئی ی مقابلہ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔

وہ محبت کر بیٹھی تھی۔۔۔اُس لالچی و مال و دولت کے حریص سے۔۔۔۔

وہ دل جلی تھی۔۔۔اسے اِس دولت کی خاطر دو آدمیوں نے دھوکہ دیا۔۔۔۔

دونوں ہی وہ۔۔۔۔ جنھیں اس نے ٹوٹ کر چاہا۔۔۔۔

مگر دونوں کو وہ کہاں پیاری تھی۔۔۔انھیں تو عشق تھا مال و دولت سے۔۔۔۔

زارون نے اسے امیر بننے کے لیے چھوڑا۔۔۔

اور محیب نے اس سے صرف جائیداد حاصل کرنے کے لیے شادی کی۔۔۔۔

اسے اپنا آپ فضول و بے معنی لگ رہا تھا۔۔۔۔

وہ ٹوٹ چکی تھی۔۔۔بکھر چکی تھی۔۔۔۔بس کہیں دور چلی جانا چاہتی تھی۔۔۔۔اتنی دور۔۔۔کے محیب اسے کبھی ڈھونڈ نہ سکے۔۔۔۔

اسے مال و دولت سے کوئی ی لگاؤ نہ تھا۔۔۔بلکے اب تو نفرت سی ہونے لگی تھی۔۔۔۔

نہیں مام۔۔۔۔اُس جلاد نے اِس جائیداد کے لیے مجھ سے شادی کی" تھی۔۔۔۔اس کی وہ ساری محبت جو وہ مجھ پر دن رات نچھاور کرتا تھا صرف اِسے حاصل کرنے کے لیے تھی۔۔۔آپ کو پتا ہے جب میں یہ سوچتی ہوں ناں تو میرے سینے میں آگ لگتی ہے۔۔۔۔میں ہزار موتیں مرتی ہوں۔۔۔۔ مگر میں مرنا نہیں چاہتی۔۔۔میں جینا چاہتی ہوں۔۔۔اپنے لیے نہیں اپنے بچے کے لیے۔۔۔۔میں اپنا حصہ لڑ کر حاصل بھی کر لوں۔۔۔تو بھی اس کے نکاح میں رہوں گی۔۔۔۔۔ہر چیز پر اسی کا قبضہ ہو گا۔۔۔۔کیا خبر پھر کون سی چال چلے میرے اور میرے بچے کو نقصان پہنچانے کے لیے۔۔۔میں اس سے نہیں لڑنا چاہتی۔۔۔۔میں اب صرف اپنے بچے کے

ساتھ پُر سکون زندگی گزارنا چاہتی ہوں۔۔۔۔مجھے اس جلاد سے بے پناہ نفرت ہے۔۔۔

اتنی نفرت۔۔۔

کے جائی زہوا گراک قتل۔۔۔

تواسی کا کرؤں میں۔۔۔۔۔

میں اپنے بچے کا صدقہ سمجھ کر اسے سب دے جاؤں گی تاکے وہ جان چھوڑ دے میری۔۔۔۔۔"اس نے بھرے بھرے لہجے میں جواب دیا۔۔۔۔

وہ رونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔ مگر جب دل شدید اذیت میں ہو.... تو آنسو کہاں رکتے ہیں۔۔۔۔اور یہی حال اس کا تھا۔۔۔۔آنسوؤں پر اس دل جلی کا بس نہیں چل رہا تھا۔۔۔۔

وہ آخری بار محیب کے کمرے میں گ ئی۔۔۔

یہ لو محیب اجلال ملک۔۔۔سب تمھارا۔۔۔سوائے میرے"اس نے" دستخط کرنے سے قبل ایک بار بھی نہیں سوچا۔۔۔

سائن کرنے کے بعد۔۔۔اداسی سی مسکرادی۔۔۔اور تصور کرنے لگی ۔۔۔کتناخوش ہو گاوہ۔۔۔جب وہ یہ سائن شدہ ڈاکومنٹس دیکھے گا۔۔۔یقیناًاس کے پاؤں خوشی سے زمین پر نہیں ٹکیں گے۔۔۔۔

اسے یقین تھاکے جائیداد حاصل ہو جانے کے بعد وہ کبھی اس کے پیچھے نہیں آئے گا۔۔۔

یہاں تک کے یہ جاننے کی کوشش بھی نہیں کرئے گاکے زندہ ہے یامر گئی۔۔۔۔۔

پلوشہ کے ساتھ ہنسی خوشی اپنی ن ئی ی زندگی کا آغاز کرلے گا۔۔۔۔

دل جل کر خاکستر ہوئے جارہا تھا۔۔۔مگر وہ مزید ان اذیتوں میں نہیں رہنا چاہتی تھی۔۔۔وہ آزادی کی طالب تھی۔۔۔۔

وہ کیوں اپنا خون جلائے اس شخص کے لیے۔۔۔جس کے نزدیک اس کی کوئی ی اہمیت ہی نہیں۔۔۔۔

ایک بار اس ہر جائی ی کے کمرے کو حسرت بھری نگاہ سے دیکھا۔۔۔اچانک اس کے ذہن میں وہ سین آیا۔۔۔جب اس کے سر میں شدید درد تھا۔۔اور محیب نے اس کا سر دبایا تھا۔۔۔"سب فریب تھا۔۔۔"وہ دل جلی۔۔اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے۔۔۔کڑنے لگی۔۔۔

پھر وہاں اک لمحہ بھی نہ رکی۔۔۔

کیونکے ہر خوبصورت یاد۔۔۔فریب کے علاوہ کچھ نہ تھی اس کے نظر میں۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

ان کی گاڑی کو راستے میں ہی کچھ گارڈز کی وردی پہنے لڑکوں نے روکا۔۔۔

ڈرائی یور نے ڈرتے ہوئے۔۔۔اپنے سیل کو جیب سے نکالنا چاہا۔۔۔مگر وہ نکال پاتا اس سے قبل ہی۔۔۔ان گارڈز میں سے ایک نے آگے بڑھ

کر۔۔۔ڈرائی یور کی سائی یڈ کا شیشہ توڑ کر۔۔گن اس کے سر لگا کر۔۔۔

گریبان سے پکڑ کر باہر نکالا۔۔۔

شیشہ ٹوٹنے کی آواز پر۔۔۔گاڑی میں موجود نجمہ اور اس کی والدہ نے خود کو بچانے کی نیت سے اپنا سر جھکا لیا۔۔۔۔

وہ دونوں اس اچانک ہوئے حملے پر بہت ڈر گ ئی تھیں۔۔۔

اس ڈرائی یور کو فوراہی بے ہو شی کی دوا سنگھادی گ ئی۔۔۔جس کے سبب اگلے ہی لمحے وہ روڈ پر بے ہوش پڑا تھا۔۔۔

نج۔۔۔ڈرومت۔۔۔باہر نکلو جلدی۔۔۔"ڈرائی یور کے بے ہوش" ہو جانے کے بعد ثوبیہ تیزی سے گاڑی کے پاس آکر۔۔۔ نجمہ کے سائیڈ کا شیشہ۔۔۔اپنی شہادت کی انگلی سے نوک کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"بھابھی ڈرائی یور انکل کو چوٹ آئی ی ہے۔۔۔" نجمہ گاڑی سے اتر کر ۔۔۔ڈرائی یور کو بے ہوش پڑا دیکھ۔۔۔ فکر مند لہجے میں بولی۔۔۔

"تم ان کی فکر مت کرؤ۔۔۔میں ہسپتال پہنچادوں گی انھیں۔۔۔ابھی یہ پکڑؤ۔۔۔اس میں نجمہ انٹی کے سارے ڈاکومنٹس ہیں۔۔۔میرے ڈیڈ تمھیں ترکی کے شہر استنبول بھجوا رہے ہیں۔۔۔وہاں جا کر اپنی ن ئی ی زندگی شروع کرنا۔۔۔اپنا سیل اف کردو۔۔۔اور یہ سم توڑ دینا۔۔۔یار کھو بھی تو کبھی یوس مت کرنا۔۔اوکے۔۔۔"ثوبیہ کافی گھبرائی ی ہوئی ی

معلوم ہو رہی تھی۔۔۔ جنوری کا مہینہ تھا۔۔۔ کراچی میں سرد ہواؤں کا راج تھا۔۔۔۔ مگر اس کے باوجود اس کی پیشانی پر پسینہ چمک رہا تھا۔۔۔۔

وہ بہت ڈری ی ہوئی ی تھی۔۔۔ لیکن اپنا گھر بسائے رکھنے کے لیے اسے یہ قدم تو اٹھانا ہی تھا۔۔۔۔۔

اس نے ایک نیلے رنگ کی فائی ل نجمہ کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مگر اتنی جلدی سارے ڈاکو منٹس کیسے بن گ ئی ے مام کے ؟؟۔۔۔" وہ" الجھ کر بولی۔۔۔۔

ڈئی یر یہ پاکستان ہے۔۔۔یہاں پیسے کے زور پر سب کام کروائے جا سکتے ہیں۔۔۔فکر مت کرؤ۔۔۔یقین جانو تمھیں آگے جا کر کوئی ی مس ئی لہ نہیں ہو گا۔۔۔" وہ مطم ئی ن انداز میں کہ کر اسے اعتماد میں لینے لگی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔" نجمہ نے فقط اثبات میں سر ہلایا۔۔۔"

محیب کے گارڈز؟؟؟" نجمہ کو اچانک ہی یاد آیا۔۔۔۔جس پر وہ ڈر کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگی۔۔۔

میں نے کہا ناں تم کسی چیز کی فکر مت کرؤ۔۔۔۔سارا انتظام کرنے کے بعد ہی تمھیں بلایا ہے۔۔۔۔انھیں بھی بے ہوش کر دیا گیا ہے۔۔۔جب تک انھیں ہوش آئے گا اور محیب بھائی ی سے کانٹیکٹ کریں گے۔۔۔۔تب تک تو تم بہت دور جا چکی ہو گی۔۔۔"

ثوبیہ بیٹا۔۔۔ تمھارا احسان رہے گا ہم پر۔۔۔"محترمہ عروسہ احسان مند" لہجے میں ثوبیہ کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھتے ہوئے گویا ہوئی یں۔۔۔ جس پر وہ مسکراتے ہوئے۔۔۔ گلے لگ گ ئی۔۔۔۔

چلو ثوبیہ جلدی کرؤ۔۔۔ زیادہ ٹائ م نہیں ہے ہمارے پاس۔۔۔"ابھی" نجمہ اور ثوبیہ گلے مل کر الوداع لے ہی رہے تھے کے پیچھے سے ایک خوبرو نوجوان کی بھرم دار آواز نے انھیں اپنی جانب متوجہ کیا۔۔۔۔

نج یہ عدیل بھائ ی ہیں۔۔۔ میرے بڑے بھائ ی۔۔۔۔ تم پہلے ملی ہو گی" ان سے۔۔۔"ثوبیہ گلے سے ہٹ کر۔۔۔ اُس لڑکے کا تعارف نجمہ سے کرانے لگی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔"اسے یاد تھا۔۔۔وہ ثوبیہ کی شادی پر ملی تھی عدیل سے۔۔۔مگر" صرف رسمی سلام دعا تک ہی بات محدود رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

جلدی کرؤ۔۔"وہ رعب دار انداز میں کہ کر۔۔۔پلٹ کر گاڑی کی جانب" بڑھ گیا۔۔۔۔

نجمہ اور اس کی والدہ کو ایک سفید رنگ کی کار میں بیٹھایا گیا۔۔۔جبکے عدیل بلیک رنگ کی پیجارو میں بیٹھا۔۔۔

sav- بھائی۔۔۔نجمہ کے پاس پیسے نہیں ہیں۔۔۔۔بس تھوڑی بہت" ہے۔۔۔۔۔۔اسے کوئی مشکل نہ آئے وہاں۔۔اس لیے۔۔۔ ing جب اسے فلیٹ میں چھوڑئیں تو میری طرف سے یہ لفافہ اسے تحفتاً دے دیجیے گا۔۔۔میں ابھی دوں گی تو وہ شاید قبول نہ کرئے۔۔۔۔"ثوبیہ نے

لچک دار انداز میں کہتے ہوئے۔۔لفافہ عدیل کی جانب بڑھایا۔۔۔۔جسے اس نے بغیر کچھ کہے۔۔۔۔لے کر۔۔۔کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لیا۔۔۔اور ڈرائی یور کو گاڑی چلانے کا آرڈر دیا۔۔۔۔

آنکھوں سے گاڑیاں اجھل ہو جانے تک وہ وہاں کھڑی رہی۔۔۔کہیں ناں کہیں اس کا ضمیر اسے ملامت کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔جسے وہ سننا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

اس کا ضمیر جھنجھوڑ رہا تھا کے اس نے اپنا گھر بچانے کے لیے نجمہ کو غلط فیصلے پر مدد کی۔۔۔۔

یہ جانتے ہوئے بھی کے وہ لڑکی ابھی کم عمر ہے۔۔۔۔کم عمری میں اکثر لوگ جذباتی فیصلے کرتے ہیں جس کے سبب بعد میں پچھتانا پڑتا ہے۔۔۔۔۔

اپنا جائی زحق وہ جذباتی روگ کے سبب محیب کے حوالے کر گ ئی تھی۔۔۔جو کے کسی صورت صحیح فیصلہ نہیں تھا۔۔۔

دوست ہونے کے ناطے اسے سمجھانا چاہیے تھا اسے۔۔۔کے اِس طرح اپنا حق نہ چھوڑئے۔۔۔مگر اس نے ایسا نہ کیا۔۔۔

میم آپ کو بھی جلد سے جلد یہاں سے نکلنا چاہیے۔۔۔"ایک گارڈ نے" پیچھے سے۔۔۔سر جھکا کر۔۔۔مہذب انداز میں کہا۔۔۔

جس پر وہ اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔چلتے ہوئے آگے کی جانب بڑھ گ ئی۔۔۔اس نے کافی دور اپنی کار پارک کی تھی۔۔۔۔

وہاں سے اپنے پلان کے مطابق وہ اپنی سہیلی کے گھر چلی گ ئی۔۔۔جس کا کہ کر وہ گھر سے نکلی تھی۔۔۔۔

Husny Kanwal

کہاں پہنچے؟؟۔۔۔۔"وہ اپنی سوچوں میں مگن تھا۔۔کے سیل رنگ" ہوا۔۔۔۔اس نے کوٹ کی جیب سے سیل نکال کر اسکرین کی جانب دیکھا۔۔کال اس کے والد کی تھی۔۔۔۔جیسے ہی کال ریسیو کر کے سیل کان پر لگایا۔۔۔دوسری جانب سے فکر مند لہجے میں استفسار کیا گیا۔۔۔۔

"بس ائی یر پورٹ کے راستے میں ہیں۔۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔جب پہنچ جاؤ تو کال کرنا۔۔۔"

اوکے ابو جی۔۔۔۔۔ مگر۔۔۔ میں ایک بات سوچ رہا تھا۔۔" وہ گمبھیر" لہجے میں اپنی ٹھوڑی مسلتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

کیا؟؟؟" وہ تجسس سے۔۔۔"

ہم کیوں اتنا جوکھم اٹھا رہے ہیں۔۔۔۔ اگر بعد میں جازع کو یہ لڑکی مل" گ ئی تو۔۔۔ یا یہ خود واپس آگ ئی تو۔۔۔۔۔ پھر ہماری اتنی محنت کا کیا فائ دہ۔۔۔۔ ثوبیہ کا گھر تو پھر خطرے میں آجائے گا۔۔۔۔ اگر ایک مرد اس لڑکی کی خاطر اپنے سگے بھائ ی کو مارنے پر تلا ہے تو یقینا وہ اتنی آسانی سے" پیچھا نہیں چھوڑے گا اِس کا۔۔۔۔۔

تو؟؟۔۔۔ تم کیا کرنے کی سوچ رہے ہو؟؟" وہ الجھ کر۔۔۔"

یہی کے دونوں ماں بیٹی کو مار دیتے ہیں۔۔۔۔نہ رہے گا بانس نہ بجے گی"
بانسری۔۔۔۔ثوبیہ کو یہی بتائی یں گے کے ہم نے ان ماں بیٹی کو ان کے
فلیٹ تک صحیح سلامت پہنچا دیا ہے۔۔۔جبکے میں وہاں پہنچتے ہی ان کا کام تمام
کر دوں گا۔۔۔۔"اس نے خباثت سے اپنے دماغ میں چلنے والا خطرناک
منصوبہ بیان کیا۔۔۔۔۔

جازع نے شاید محبت کرتے وقت یہ کبھی نہ سوچا ہو گا۔۔۔۔کے ایک دن
اس کی محبت ہی اس لڑکی کی زندگی کی سب سے بڑی دشمن بن جائے
گی۔۔۔۔

دیکھ لو۔۔۔ محیب اجلال ملک کی بیوی ہے یہ۔۔۔ کہیں بعد میں کوئی ی" مشکل پیش نہ آجائے۔۔۔۔" وہ اسے فیصلے پر دوسری بار نظر ثانی کرنے کی دعوت دے رہے تھے۔۔۔۔

ثوبیہ نے بتایا تو ہے کے محیب اجلال ملک نے صرف اس لڑکی سے" جائی یداد کے لیے شادی کی تھی۔۔۔اور وہ جائی یداد یہ اسے دے آئی ی ہے۔۔۔اب وہ کیوں بھلا اسے ڈھونڈنے لگا۔۔۔۔۔اب اگر اسے کوئی ی ڈھونڈے گا تو وہ صرف جازع ہو گا۔۔۔۔اور میں نہیں چاہتا ثوبیہ کے سر پر زندگی بھر نجمہ نام کی تلوار لٹکتی رہے۔۔۔۔" عدیل کے کہتے ہی۔۔۔۔اس کے والد فیصلے پر رضامندی ظاہر کرنے لگا۔۔۔۔۔

عدیل کی نگاہ اپنے برابر میں سوتی ہوئی ی لڑکی پر ہی ٹکی تھی۔۔۔۔

کہتے ہیں ناں نیند تو کانٹوں پر بھی آجاتی ہے۔۔۔۔

بہت دنوں سے سوئی ی نہیں تھی وہ۔۔۔اس لیے فلائی ٹ میں بیٹھتے ہی آنکھیں موند لیں۔۔کچھ دیر بعد ہی نیند نے اسے اپنی آغوش میں بھر لیا۔۔

جازع بلاوجہ پاگل نہیں ہے اس پر۔۔۔۔خوبصورتی تو کوٹ کوٹ کر بھری ہے اس میں۔۔۔۔کیا برائی ی ہے اگر میں کچھ وقت کے لیے اسے اپنے پاس رکھ لوں۔۔۔۔" وہ اس پر خباثت بھری نگاہیں ٹکائے۔۔۔۔آہستگی سے خود کلامی کر رہا تھا۔۔۔۔

محترمہ نجمہ کی سیٹ پیچھے تھی۔۔۔۔وہ اپنے ذکر واذکار میں مگن تھیں۔۔۔وہ زندگی میں پہلی بار ہوائی جہاز کا سفر کر رہی تھیں۔۔۔یہی سبب تھا کے وہ تھوڑی خوفزدہ بھی معلوم ہو رہی تھیں۔۔۔۔

کیا آپ تھوڑا ہلکے پڑھ لیں گی۔۔۔۔مجھے سونے میں دقت پیش آ رہی ہے۔۔۔"ان کے برابر میں بیٹھا گورا شخص۔۔۔۔۔منہ بسور کر۔۔ان کی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

معذرت۔۔۔"وہ خاصہ شرمندہ ہو کر معذرت طلب کرنے لگیں۔۔۔"

بہتر۔۔۔"وہ سنجیدگی سے کہ کر۔۔۔واپس سیٹ سے ٹیک لگا کر۔۔۔آنکھیں موند کر سونے لگا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

کیاہوا؟؟"ایروپلین کا کھانا کھاتے ہی اس کا جی متلی ہونے لگا۔۔۔جس پر"
وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔الٹی آنے سے روکنے لگی۔۔۔۔عدیل اس کی
پریگننٹسی سے ناواقف تھا اس لیے ابرو اچکا کر پوچھنے لگا۔۔۔

وہ بغیر جواب دیے۔۔۔ تیزی سے اٹھ کر واش روم کی جانب بڑھ
گ ئی۔۔۔اور اس کے پیچھے پیچھے اس کی والدہ بھی۔۔۔۔

ٹھیک ہو؟؟"وہ واش روم سے باہر آئی ی تو محترمہ عروسہ فکر مند لہجے"
میں استفسار کرنے لگیں۔۔۔۔

جی۔۔اب بہتر فیل کر رہی ہوں۔۔۔"وہ اپنے گیلے چہرے کو ٹیشو سے" صاف کرتے ہوئے۔۔۔لاپرواہی سے بولی۔۔۔

الٹی کرنے کے سبب وہ کافی نڈھال سی ہو رہی تھی۔۔۔۔

واپس اپنی جگہ آ کر۔۔سیٹ سے ٹیک لگا کر۔۔۔آنکھیں موند کر بیٹھ گ ئی۔۔۔۔

تمھاری طبیعت خراب ہے؟؟۔۔"عدیل نے اسکا مرجھایا چہرہ ونڈھال" وجود دیکھ۔۔۔ذرا فکر مند لہجے میں پوچھا۔۔۔

نہیں۔۔۔"اس نے آنکھیں بنا کھولے ہی جواب دیا۔۔۔"

ہمم" وہ بات کرنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر مقابل بالکل بھی موڈ میں نہیں" تھی۔۔۔

"تمھیں کچھ کھانا ہے تو بتادو۔۔۔ میں وہ منگالیتا ہوں۔۔۔"

نہیں۔۔۔ شکریہ۔۔۔" اس بار بھی اس لڑکی نے آنکھیں کھولنے تک کی" زحمت نہ کی۔۔۔۔

جس پر وہ خاصہ جھنجھلا کر۔۔۔۔ رخ موڑ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

Husny Kanwal

وہ ترکی پہنچ چکے تھے۔۔۔ائی یرپورٹ پر ہی عدیل کا ڈرائی یور انتظار کرتا نظر آیا۔۔۔۔

نجمہ اور اس کی والدہ پیچھے بیٹھے۔۔۔جبکے عدیل ڈرائی یور کے برابر والی سیٹ پر۔۔۔۔

پورے راستے گاڑی میں خاموشی طاری رہی۔۔۔۔

زندگی سے جیسے خوشیاں روٹھ گ ئی یں ہو اس کی۔۔۔۔جیسے زندہ مردہ برابر ہو۔۔۔۔

وہ اپنی ن ئی ی زندگی شروع کرنے جارہی تھی۔۔۔وہ ستمگر اب نہیں تھا اس کی زندگی میں۔۔۔ مگر پھر بھی۔۔۔دل میں خوشی کا ذرہ برابر بھی احساس نہ تھا۔۔۔۔

وہ فلیٹ پہنچے۔۔۔تو دونوں ماں بیٹی پورے فلیٹ کا جائزہ لینے لگیں۔۔۔

نجمہ نے اپنے گلے میں ڈنگا کالے رنگ کا چھوٹا بیگ اتار کر بیڈ پر رکھا۔۔۔اور کھڑکی سے باہر کا نظارہ دیکھنے لگی۔۔۔۔

جبکے عدیل صوفے پر۔۔۔پاؤں پر پاؤں رکھ کر بیٹھا۔۔۔ سگریٹ پی رہا تھا۔۔۔۔

شکریہ آپ کا۔۔۔اگر آپ ہماری مدد نہ کرتے تو ہم اس جہنم سے شاید" کبھی نہ نکل پاتے۔۔۔" وہ پرسنلی طور پر خود شکریہ ادا کرنے اس کے پاس آئی ی۔۔۔

اس کی سگریٹ نوشی کے سبب دھانس نہ لگ جائے۔۔۔اس لیے ناک کو رومال سے کور کر کے۔۔۔اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔

ہمم۔۔۔رائی ٹ۔۔۔میں نے بہت مدد کی ہے تمھاری۔۔۔" یہ کہتے" ہوئے وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔۔

تووووو۔۔۔۔" وہ تو کا لفظ خاصہ کھینچتے ہوئے۔۔ سگریٹ زمین پر پھینک" کر۔۔۔جوتوں سے مسلنے کے بعد۔۔۔۔اس کے بالکل روبرو آ کر کھڑا ہوا۔۔۔

تو تم چاہو تو میری خدمت کر کے شکریہ ٹھیک طرح ادا کر سکتی"
ہو۔۔۔"اس کی آنکھوں سے جھلکتی ہوس۔۔۔اس کا اپنے سوکھے ہونٹوں پر
زبان پھیرتے ہوئے۔۔۔قریب آکر ذو معنی انداز میں کہنا۔۔۔نجمہ کو
خوفزدہ کرنے کے لیے کافی تھا۔۔۔وہ تیزی سے دو قدم پیچھے ہٹی۔۔۔

اسے ثوبیہ کے بھائی سے اتنا گھٹیا ہونے کی امید نہیں تھی۔۔۔

کیا ہوا؟؟۔۔شکریہ ادا نہیں کرنا میرا؟؟"وہ خباثت سے مسکراتے ہوئے"
بولا۔۔۔۔

عدیل بھائی اپنی حدود میں رہیں۔۔۔"وہ ماناڈر گئی تھی۔۔۔مگر یہ"
سوچ کر اپنا خوف چہرے پر عیاں نہ ہونے دیا۔۔۔کے وہ خبیث شخص مزید

شیر ہو جائے گا اسے خوفزدہ ہوتے دیکھ۔۔۔اس لیے غصیلی آواز میں دوٹوک انداز میں بولی۔۔۔

"کیا؟؟۔۔۔تم؟۔۔۔ایک ناچنے گانے والی کی بیٹی۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔عدیل عدنان ملک کو کہ رہی ہے۔۔۔کے حدود میں رہے۔۔۔اپنی اوقات بھول گئی ہو کیا؟؟۔۔۔"اسے نجمہ کا اسے حدود میں رہنے کا کہنا شدید ناگوار گزرا۔۔۔وہ اسے اپنی انا کا مسئلہ بناتے ہوئے۔۔۔مقابل کا نازک بازو اپنی جنونی گرفت میں لے کر۔۔۔زور سے دھاڑا۔۔۔۔

اس کی سخت توہین آمیز جملے ودھاڑ سن کر۔۔۔ محترمہ عروسہ تیزی سے نجمہ کے پاس آنے لگیں۔۔۔

"چھوڑو۔۔۔چھوڑو میری بیٹی کو۔۔۔"وہ نجمہ کا ہاتھ اس خبیث شخص کی پکڑ سے آزاد کرانے کی کوشش کرنے لگیں۔۔۔۔

نجمہ کو اس لمحے سکتہ سہ لگا۔۔۔کیسے وہ محیب کی قید سے نکلنے کے چکر میں اتنے گھٹیا انسان کے چنگل میں پھنس گ ئی۔۔۔۔

وہ اپنی ماں کے ساتھ پردیس میں تھی۔۔۔کوئی ی اس کا مدد گار نہ تھا۔۔۔جسے مدد گار سمجھ کر اتنی دور تک آئی ی تھی وہ تو اب عزت کے درپے آن پہنچا تھا۔۔۔۔۔

"ہٹ یہاں سے بوڑھیا۔۔"وہ اس کے سامنے ہی اس کی والدہ کو بری طرح جھٹکتے ہوئے۔۔اپنے دوسرے ہاتھ کے استعمال سے دور دھکیلنے لگا۔۔۔۔

جس پر اس لڑکی کا خون کھول اٹھا تھا۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔۔"وہ اپنے دانت اس کے ہاتھ پر گاڑتے ہوئے۔۔۔۔"

اس نے اتنی زور سے کانٹا تھا کے عدیل کے ہاتھ کا رنگ سفید سے سرخ پڑ گیا تھا۔۔۔۔

عدیل نے تیزی سے ہاتھ چھوڑ کر۔۔۔ایک زوردار طمانچہ اس کے حسین چہرے پر رسید کیا۔۔۔۔

آنکھوں سے آنسو از خود ہی بہنے لگے۔۔۔۔

اس کے چہرے پر عدیل کے ہاتھ کے نشان چھپ گ ئی ے تھے۔۔۔

یہ پہلی بار تھا جب اس نے کسی مرد کے ہاتھ سے تھپڑ کھایا تھا۔۔۔۔

جو ذلالت واذیت اس لمحے اس نے محسوس کی۔۔۔وہ نا قابل بیاں ہے۔۔۔۔

وہ صوفے پر منہ کے بل گرئی ی تھی۔۔۔۔

"تمھاری ہمت کیسے ہوئی ی ذلیل انسان میری بیٹی پر ہاتھ اٹھانے کی۔۔۔" محترمہ عروسہ بپھر کر۔۔۔اس کے گریبان کو پکڑ کر۔۔۔اپنی طاقت کے مطابق مارنے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔

پہلے تیرا انتظام کرؤں۔۔پھر اس حرافہ کو دیکھتا ہوں۔۔۔" یہ کہتے "
ہوئے۔۔۔۔وہ محترمہ عروسہ کا بازو پکڑ کر۔۔۔ کھینچتے ہوئے۔۔۔کمرے کی
جانب لے گیا۔۔۔۔

نجمہ نڈھال حالت میں صوفے پر پڑئی ی تھی۔۔۔۔ مگر اپنی ماں کو۔۔۔اس
ظالم کو گھسیٹ کر کمرے کی جانب لے جاتا دیکھ۔۔۔وہ اپنے وجود میں بڑی
مشکل سے ہمت جمع کر۔۔۔ تیزی سے اٹھی۔۔۔۔

چھوڑو میری مام کو۔۔۔ چھوڑو۔۔۔" وہ جب تک کمرے کے پاس "
پہنچی۔۔۔عدیل اس کی والدہ کو کمرے میں دھکیل کر۔۔دروازہ باہر سے
لاک کر چکا تھا۔۔۔۔

چھوڑدوں گا۔۔۔پہلے اپنااحسان تووصول کرلوں تجھ سے۔۔"یہ کہتے ہی"
۔۔۔وہ اس کی جانب لپکا۔۔۔۔جس پر اس لڑکی کے اوسان خطا
ہوئے۔۔۔۔اور وہ اپنی عزت بچانے کے لے تیزی سے باہر کی جانب
دوڑئی ی۔۔۔۔۔

کب سوچا تھا کے ایک دن ایسا بھی دیکھے گی اپنی زندگی میں۔۔۔۔۔۔کیا خطا
تھی اسکی۔۔۔۔کیوں اسے کوئی ی سکون سے جینے نہیں دے رہا
تھا۔۔۔۔

آخر کیا مانگ لیا تھا زندگی سے؟؟۔۔صرف ایک سکون بھری زندگی۔۔۔

پہلے سوچا تھا کے مارنے کے بجائے تجھے اپنے پاس رکھ لوں گا۔۔۔۔مگر تو"
اِس قابل نہیں حرامن۔۔۔"وہ بھاگ رہی تھی بدحواسی کے عالم

میں۔۔۔۔جب اس ظالم نے دروازے پر پہنچنے سے پہلے ہی۔۔۔اس کی گھنی زلفوں کو جڑ سے پکڑ کر روکا۔۔۔۔۔۔

وہ ظالم اتنی شدت سے کھینچ رہا تھا۔۔۔کے وہ نازک صفت جان درد سے کراہ اٹھی۔۔۔۔

بالوں سے پکڑ کر۔۔۔اس کا حسین و سرخ چہرہ اپنی جانب موڑ کر۔۔۔۔حقارت سے بولا۔۔۔۔

مارنے؟؟؟" نجمہ کا ذہن اس کے (مارنے) کے لفظ پر اٹکا۔۔۔۔"

ہاں مارنے۔۔۔۔کیوں؟؟۔۔۔تجھے کیا لگا؟؟؟۔۔۔۔تو میری بہن کا گھر" "خراب کرئے گی۔۔۔اور ہم تجھے زندہ چھوڑ دیں گے۔۔۔

کیا بکواس کر رہے ہو؟؟۔۔۔ تمھیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔میں" بھلا کیوں ثوبیہ بھابھی کا گھر خراب کرنے لگی۔۔۔۔"وہ بری طرح الجھ کر۔۔۔اپنے بالوں کو اس ظالم کی پکڑ سے آزاد کرانے کی کوشش کرتے ہوئے۔۔چیختے ہوئے احتجاجاً بولی۔۔۔

اتنی بھولی مت بن۔۔۔۔عورت لائن دیتی ہے تب ہی تو مرد پیچھے آتا" ہے۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔اس کے بالوں کو مزید سختی سے جھنجھوڑتے ہوئے مفاہمانہ انداز میں بولا۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی۔۔۔جازع بھائی ہے میرا۔۔۔۔بڑا" بھائی ی۔۔۔۔اور یہ بات ثوبیہ بھابھی اچھی طرح جانتی ہیں۔۔۔"اس ظالم نے کردار پر انگلی اٹھائی ی۔۔۔۔وہ کیسے برداشت کر لیتی۔؟؟۔۔۔۔غصے

سے بپھر کر۔۔۔اس کے ہاتھ کو پوری طاقت کے ساتھ اپنے بالوں سے ہٹا کر۔۔۔ جھٹکتے ہوئے۔۔۔۔

شیرنی کی طرح دھاڑ کر۔۔۔۔اپنے اور جازع کے رشتے کی صفائی دینے لگی۔۔۔

وہ کہاں جانتی تھی۔۔۔۔دل اس کا صاف ہے۔۔۔اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں کے دوسروں کا بھی ہو۔۔۔۔

محیب ایسے ہی تو نہیں کہتا تھا ناں۔۔۔۔کے تمھیں اپنا دھیان رکھنا نہیں آتا۔۔۔۔

ثوبیہ اور بھی بہت کچھ جان چکی ہے۔۔۔تب ہی تو تمھیں اپنی زندگی سے نکال کر یہاں پھینکوایا ہے۔۔۔"

یہ کیا بولے جا رہے ہو تم؟؟؟۔۔۔ضرور کوئی ی غلط فہمی ہوئی ی ہے تمھیں۔۔۔" وہ مقابل کی باتوں کو سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔

مجھے کوئی ی غلط فہمی نہیں ہوئی ی۔۔۔اور اب اپنا یہ شریف بننے کا ڈرامہ بند کرؤ۔۔۔۔۔ویسے جازع سے کتنی بار ملی ہو تنہائی ی میں؟؟؟۔۔۔جو تمھاری خاطر اتنا پاگل ہو گیا کے اپنے سگے بھائی ی تک کو مارنے چل پڑا۔۔۔"اس نے خباثت سے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ استفسار کیا۔۔۔جس پر وہ لڑکی تلملا اٹھی تھی۔۔۔۔

یو باسٹرڈ" نجمہ نے غصے سے سرشار حالت میں ایک زوردار طمانچہ اس کے"
چہرے پر جڑ دیا۔۔۔

نجمہ کا مارا تھپڑ۔۔۔۔اسے پاگل کر گیا تھا۔۔۔۔

زندگی میں پہلی بار اس نے ایک عورت سے تھپڑ کھایا۔۔۔جو اس کی مردانگی
پر لعنت کی مانند تھا۔۔۔۔

آہ" طیش کے عالم میں اس کا بازو اپنی جنونی گرفت میں لے کر۔۔۔اپنی"
جانب کھینچا۔۔۔

وہ اس کے سینے سے ٹکراتی اس سے قبل ہی۔۔۔اپنے دوسرے ہاتھ سے
پاس رکھا گلدستہ اٹھا کر۔۔۔اپنی پوری طاقت سے اس کے سر پر دے

مارا۔۔۔جس سے اس کے سر سے خون نکلنے لگا۔۔۔اور اس کی پکڑ۔۔۔۔ نجمہ کے بازو پر۔۔۔ڈھیلی پڑ گ ئی۔۔۔۔وہ اپنا سر پکڑ کر۔۔۔۔زور سے تکلیف کے سبب چیخا۔۔۔

اس کی پکڑ ڈھیلی پڑتے ہی۔۔۔وہ آنا فانا فلیٹ سے باہر کی جانب بڑھ گ ئی۔۔۔۔

سر۔۔۔"دو تین گارڈز جلدی سے باہر دروازے سے اندر کی جانب" آئے۔۔۔اسے اٹھانے کی نیت سے۔۔۔۔اتنے میں نجمہ باہر نکل گ ئی۔۔۔۔

۔۔۔اسے پکڑو۔۔۔"وہ زور سے Idiots مجھے چھوڑو" دھاڑا۔۔۔جس پر اس کے گارڈز نجمہ کے پیچھے بھاگے۔۔۔۔

وہ بھاگے چلی جا رہی تھی۔۔۔بغیر مڑے۔۔۔بغیر پیچھے دیکھے۔۔۔۔

اس کا پورا جسم پسینوں سے تر بہ تر تھا۔۔۔

سانس بری طرح پھول رہی تھی۔۔۔

کچھ خبر نہیں راستے کی۔۔۔کے کہاں جا رہی ہے۔۔۔۔۔

بس بھاگ رہی تھی۔۔۔اس خوف سے کے عدیل کے گارڈز اسے پکڑ نہ لیں۔۔۔

ائے۔۔۔۔۔دیکھ کر۔۔۔تم نے میری ساری چپس اور کافی گرادی۔۔"وہ" بھاگتے ہوئے۔۔۔ایک رش کے مقام سے گزرنے لگی۔۔۔وہاں سامنے سے آتے ایک نوجوان لڑکے سے بری طرح ٹکرائی ی۔۔۔جس کے سبب اس کے ہاتھ میں پکڑئی ی چپس اور جوس کا گلاس ہوا میں بلند ہو گیا۔۔۔اور اگلے ہی لمحے۔۔۔چپس زمین پر تھی۔۔۔جبکے کافی اس کی سفید ٹی شرٹ و بلیک جیکٹ پر۔۔۔وہ تو شکر ہے شدید سردی کے سبب اس کی کافی اپنے دوست سے باتیں کرتے وقت ٹھنڈی ہو گ ئی تھی۔۔۔۔ورنہ وہ بیچارہ سوچنا بھی نہیں چاہتا۔۔۔۔کے اسکا کیا حال ہوتا۔۔۔۔

مگر وہ لڑکی اپنے حواسوں میں کہاں تھی۔۔۔۔۔جو معافی مانگتی۔۔۔وہ تو اپنی عزت بچانے کے لیے اندھا دھن بھاگ رہی تھی۔۔۔۔وہ بغیر معذرت طلب کرئے بھاگنے لگی تو اس لڑکے نے بجلی کی پھرتی سے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔۔

معافی مانگو پہلے مجھ سے۔۔۔"وہ حاکمانہ انداز میں۔۔۔غصیلی آواز کے" ساتھ بولا۔۔۔۔

چھوڑو۔۔۔"اسے ڈر لاحق تھا کے کہیں وہ گارڈز آنہ جائیں۔۔اس لیے" تیزی سے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

کتنی بدتمیز ہو یار تم۔۔۔پہلے معافی مانگو مجھ سے۔۔۔"وہ لڑکا اڑتے ہوئے"

۔۔۔۔۔

یہ رہی۔۔۔"گارڈز وہاں پہنچ گ ئی ے تھے۔۔۔اور وہ لڑکا نجمہ کا ہاتھ" چھوڑنے کے لیے تیار ہی نہ تھا۔۔۔

۔۔۔"نجمہ نے جھنجھلا کر کہتے ہی۔۔۔اپنےfoolish guy۔۔ "
دوسرے ہاتھ سے اس کے چہرے پر تھپڑ جڑ دیا۔۔۔۔

حملہ اچانک ہوا تھا۔۔۔تو وہ بیچارا سن سی کیفیت میں اس نڈر و بے باک لڑکی کو دیکھنے لگا۔۔۔

تھپڑ کھانے کے شاکڈ کے سبب اس کے ہاتھ سے نجمہ کا ہاتھ چھوٹ گیا تھا۔۔۔

۔وہ اپنے چہرے پر بے یقینی کے عالم میں ہاتھ رکھے اس سمت دیکھتا رہا ۔۔۔جہاں سے وہ لڑکی اس کی نگاہ سے بھاگتے ہوئے اوجھل ہوئی ی۔۔۔۔

تھپڑ کیوں مارا اس نے؟؟" وہ اب خود سے الجھ کر۔۔۔خود کلامی کر رہا تھا۔۔۔۔

اللہ۔۔۔۔اللہ۔۔۔" بھاگتے بھاگتے اب پسلیوں میں درد شروع ہو گیا تھا۔۔۔جس کے سبب مزید بھاگ پانا تو دور کی بات۔۔۔دو قدم چل پانا بھی محال تھا۔۔۔۔

وہ نڈھال حالت میں ایک مارٹ میں داخل ہوئی ی۔۔۔

ابھی یہی سوچ رہی تھی کے کہاں چھپے۔۔کے سامنے ایک کمرا نظر آیا۔۔۔وہ بغیر کچھ سوچے سمجھے۔۔۔کمرے کا دراز ہ کھول کر اندر داخل ہو گ ئی۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

تمھیں سامان لینے بھیجا تھا جواد۔۔۔نہ کے سونے۔۔۔"وہ لڑکا جو ابھی کچھ " دیر پہلے نجمہ سے ٹکرایا تھا۔۔۔وہ مارٹ میں داخل ہوا۔۔۔

اس کے داخل ہوتے ہی۔۔۔مارٹ شاپ کا مالک (فرقان صاحب)۔۔۔جو کے اس کے والد ہیں۔۔۔۔غصیلی آواز میں ڈپٹتے ہوئے بولے۔۔۔۔

سوری ڈیڈ۔۔۔وہ راستے میں ایک سر پھری سے ٹکرا گیا تھا۔۔۔اس لیے " دیر ہو گئی۔۔"وہ اپنے دیر سے آنے کا سارا الزام اس لڑکی پر ڈالنے لگا۔۔۔جبکے اصل وجہ تو کچھ اور ہی تھی دیر سے تشریف آواری کی۔۔۔

ہاں۔۔۔ تبھی میں کہوں۔۔۔آج کل ہار رمووی کے ٹکٹس تمھاری پینٹ" کی جیب سے کیوں نکل رہے ہیں۔۔۔تواُس سر پھری کو میرے پیسوں پر موویاں دیکھارہے ہو؟؟۔۔۔"وہ خاصہ ہر ہمی سے کہتے ہوئے۔۔۔ایک ہاتھ کمر پر ٹکا کر۔۔۔۔۔جبکے دوسرے ہاتھ سے پاس رکھا جھاڑو اٹھانے لگے۔۔۔

انھیں جھاڑو اٹھاتا دیکھ۔۔۔اس کا الرٹ الارم بج گیا تھا۔۔۔وہ تیزی سے ایک قدم پیچھے ہوا۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ہائے ئے۔۔۔میرا نصیب اتنا اچھا" کہاں۔۔۔کے کسی حسین پری کے ساتھ بیٹھ کر مووی دیکھوں۔۔۔میں تو گنجے کے ساتھ دیکھنے گیا تھا۔۔۔"وہ منہ بسور کر کہتے ہوئے۔۔۔بھاگنے کی

تیاری میں تھا۔۔۔کیونکے وہ خوب جانتا تھا۔۔۔اگلا جملہ اس کے والد منہ سے نہیں۔۔۔ہاتھوں سے ادا کریں گے۔۔۔۔

ویسے بھی آپ جتنی پاکٹ منی دیتے ہیں۔۔اس میں، میں یونی میں لنچ" کرلوں یہی بہت ہے۔۔۔۔آپ کو پتا ہے اپنے سارے دوستوں میں۔میں واحد ہوں جس کی اب تک کوئی ی گرل فرینڈ نہیں۔۔۔اور جس طرح کے حالات چل رہے ہیں۔۔۔مجھے لگتا ہے آپ کا فضل و کرم شامل حال رہا تو فیوچر میں بھی نہیں ہونی۔۔۔مجھے لگتا ہے مجھ غریب کے نصیب میں سنگل ہی مرنا لکھا ہے۔۔۔۔"۔۔۔وہ اپنی دکھ بھری داستان۔۔۔جذباتی انداز میں سناتے ہوئے۔۔۔اپنے پتھر دل باپ سے ذرا ترس کھا لینے کی امید رکھ رہا تھا۔۔۔

چپ کرنالائی ق۔۔۔جب دیکھو گرل فرینڈ کارونا روتا رہتا ہے۔۔۔"وہ"
خاصہ ڈپٹ والے انداز میں جھاڑو کا ڈنڈا پکڑے ہوئے بولے۔۔۔

چپ ہی تو ہوں آج تک۔۔۔کاش مام اپنے ساتھ مجھے بھی لے"
جاتیں۔۔۔کہاں اس کھڑوس کے پاس چھوڑ گ ئی یں۔۔"وہ دل ہی دل
کڑتے ہوئے۔۔۔۔

اب وہاں کھڑے کیا کر رہے ہو؟؟۔۔۔چلو مارٹ بن"
کرواؤ۔۔۔۔"وہ کہ کر۔۔۔خود پیسے لا کر سے سمیٹنے لگے۔۔۔

ہمم"وہ منہ بسورتے ہوئے۔۔۔کام میں لگ گیا۔۔۔۔۔"

پھر دونوں باپ بیٹے مارٹ کو باہر سے لاک کر کے چلے گ ئی ے۔۔۔جبکے نجمہ گودام میں بھوکی پیاسی۔۔۔درد کی شدت سے نڈھال پڑئی ی تھی۔۔۔۔

سردی اتنی شدید تھی کے اس کا پورا جسم کپکپا رہا تھا۔۔۔

گودام میں رکھے چیزوں کے خالی باکس سے وہ ٹیک لگا کر نڈھال حالت میں بیٹھی رہی۔۔۔پھر آہستہ آہستہ اس کا جسم ساتھ چھوڑنے لگا۔۔۔جس کے سبب وہ وہیں ٹھنڈے فرش پر لیٹ گ ئی۔۔۔۔

وہ غشی کی سی حالت میں تھی۔۔۔مگر ذہن اب بھی کام کر رہا تھا۔۔۔اسے اپنی ماں کی فکر ستا رہی تھی۔۔۔مگر اس کا جسم اب ساتھ نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔

بے بسی کے سبب۔۔۔آنکھوں سے آنسو موتی بن کر فرش پر گرنے لگے۔۔۔

اس نے شروع سے محیب اجلال ملک کو جلاد مانا۔۔۔اسے بے رحم کہا۔۔اس سے کبھی کسی بھلائی ی کی امید نہ رکھی۔۔۔۔۔۔مگر آج نا جانے کیوں دل موازنہ کر رہا تھا۔۔۔اس کا اور عدیل کا۔۔۔۔

اس ستمگر نے کبھی ہاتھ نہیں اٹھایا اس پر۔۔۔۔نہ ہی کبھی کوئی ی فزیکلی تکلیف پہنچانے کی کوشش کی۔۔۔۔

کتنی لڑائی یاں ہوئی یں۔۔۔لیکن اس ہر جائی ی نے کبھی بھی بال کو جڑوں سے پکڑ کر۔۔۔۔جانوروں کی طرح نہیں گھسیٹا۔۔۔۔

کبھی تہمت نہ لگائی ی کردار پر۔۔۔جیسے اس ظالم عدیل نے لگائی ی۔۔۔۔

اس گھٹیا انسان نے تو جیسے اس کے پاکیزہ کردار کی دھجیاں بکھیر دیں۔۔۔وہ تڑپ اٹھی تھی۔۔۔عدیل کے کہے جملے دوبارا یاد آنے پر۔۔۔

شادی کے بعد اسے یاد نہیں پڑتا محیب نے کبھی گندا کہ کر گھن کھائی ی ہو۔۔۔۔

یا اسے گندی گالیاں دیں ہوں۔۔۔یا اس کی ماں کے ساتھ بد تمیزی کی ہو۔۔۔۔

محیب۔۔۔تم شاید اتنے برے بھی نہیں تھے۔۔۔۔"وہ اسی عالم مدہوشی" میں آہستگی سے ہونٹوں کو جمبش دیتے ہوئے۔۔۔۔اعتراف کرنے لگی۔۔۔۔

وہ اپنے پاؤں کو موڑ کر پیٹ سے لگائے۔۔۔دونوں ہاتھ مضبوطی سے فولٹ کر۔۔۔۔خود میں سمٹی۔۔۔فرش پر لیٹی ہوئی تھی۔۔۔۔

جیسے جیسے رات ہو رہی تھی سردی بھی بڑھ رہی تھی۔۔۔۔

سردی کے سبب۔۔۔اسے لگا وہ مر جائے گی۔۔۔۔کل کی صبح شاید اسے نصیب نہ ہو سکے اب۔۔۔۔۔

پھر اچانک خود سے ملحق ننھی جان کا خیال آیا۔۔۔۔

دل میں آیا۔۔۔اگر وہ مر گ ئی تو اس کی اولاد کا کیا ہو گا۔۔۔۔بس یہی سوچ ۔۔۔ہمت دینے کا سبب بنی۔۔۔۔

وہ روتے ہوئے۔۔۔لرزتے وجود کے ساتھ اٹھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔تا کے کچھ ڈھونڈ کر۔۔۔سردی سے خود کو بچائے۔۔۔۔

جیسے تیسے کر کے اٹھی۔۔۔اور پورے گودام میں نظریں دوڑانے لگی۔۔۔۔

اچانک نظر ایک باکس کو ڈھانپے ہوئی ی لال رنگ کی چادر پر گ ئی۔۔۔

اس چادر کو باکس سے اتار کر۔۔۔۔اپنے وجود سے لپیٹنے کے بعد۔۔۔۔۔زمین پر کچھ بچھانے کے لیے تلاش کرنے لگی۔۔۔۔

گوادم کے کونے میں کچھ گتوں کے ٹکڑے پڑے تھے۔۔۔انھیں اٹھا کر ۔۔۔فرش پر بچھایا۔۔۔اور پھر اس پر لیٹ کر آنکھیں موند لیں۔۔۔۔۔۔۔

گمان ہوتا جیسے آج کی یہ تاریک رات کبھی گزرے گی ہی نہیں۔۔۔۔

دل پر مانو مایوسی کا راج تھا۔۔۔۔

مگر پھر اچانک۔۔۔۔اس ستمگر کا باہوں میں بھینچ کر سلانا یاد آیا۔۔۔۔

وہ اداسی سے مسکرادی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

جواد جلدی گودام سے سامان نکال کر مارٹ میں لگاؤ۔۔۔"اسکی آنکھوں" میں ابھی بھی نیند کا خمار تھا۔۔۔وہ یونی جانے سے قبل روزانہ اپنے والد کے ساتھ مارٹ میں کام کرتا

"اوکے ڈیڈ۔۔۔"

کی تصویر پرنٹ تھی اس پر موٹی بلیک ben10 وہ کالی ٹی شرٹ جس پر جیکٹ۔۔۔۔۔۔ساتھ ساتھ نیلے رنگ کا ڈھیلا ڈھالا پاجامہ زیب تن کیے ہوئے تھا۔۔۔

بالوں میں برش کرنا تو دور کی بات۔۔۔منہ دھونے تک کی زحمت نہ کی تھی اس لڑکے نے۔۔

وہ ایک ہاتھ سے اپنا سر کھجاتے اور بڑا سہ منہ کھول کر جمائی ی لیتے ہوئے۔۔۔ گودام میں داخل ہوا۔۔۔دوپہر کی سنہری کرنوں میں چمکتی ہوئی ی وہ لڑکی اسے سامنے ہی گتوں کے ٹکڑوں پر لیٹی نظر آئی ی۔۔

وہ لال رنگ کی چادر میں لپٹی تھی۔۔۔بال کھلے ہوئی ے جو کچھ چہرے پر ۔۔۔اور باقی کمر کو ڈھانکتے۔۔۔ نظر آئے۔۔۔

اس کی سفید رنگت سورج کی سنہری کرنوں میں الگ ہی چمک رہی تھی۔۔۔وہ اتنی خوبصورت لگ رہی تھی سوتے ہوئے۔۔۔کے جواد نے جو منہ جمائی ی کے لیے کھولا تھا اسے بند کرنا بھول بیٹھا۔۔۔

کون ہے یہ لڑکی؟؟۔۔۔اور اپنا منہ تو بند کر لو۔۔۔۔ورنہ مکھی گھس" جائے گی۔۔۔"اس کے پیچھے پیچھے فرقان صاحب گودام میں داخل ہوئے۔۔۔ان کی نظر بھی سب سے پہلے اس حسین لڑکی پر گ ئی۔۔۔اور پھر اپنے بیٹے پر۔۔۔جو منہ کھولے اسے ستائی شی نگاہ سے تک رہا تھا۔۔۔۔

اپنے والد کے ٹوکتے ہی۔۔۔اس نے تیزی سے منہ بند کیا۔۔۔

ارے یہ تو وہی سر پھری ہے جو کل مجھ سے راستے میں ٹکرائی ی" تھی۔۔"یہ بات یاد آتے ہی۔۔۔فورا اپنے سیدھے گال پر ہاتھ رکھا۔۔۔کیونکے اب اس کا مارا ہوا کڑک دار تھپڑ بھی یاد آگیا تھا۔۔۔

کھڑے کھڑے منہ کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔اٹھاؤ اسے۔۔۔"وہ خاصہ برہمی" سے بولے۔۔۔جس پر جواد اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔اس کے قریب جا کر بیٹھا۔۔۔۔

چیک کرؤ۔۔۔کہیں مر ور تو نہیں گ ئی۔۔۔"فرقان صاحب کے" فکر مند و پریشان لہجے میں کہتے ہی اس نے تھوک گلے میں نگلا۔۔۔اور ڈرتے ڈرتے اس کی ناک کے نیچے اپنی انگلی لگائی ی۔۔۔

شکر۔۔۔زندہ ہے یہ"اس کی گرم سانسیں محسوس ہوتے ہی سکھ کا سانس" لیتے ہوئے۔۔۔گویا ہوا۔۔۔

تو اٹھاؤ اسے۔۔۔۔۔کس چیز کا انتظار کر رہے ہو"وہ برہمی سے حکم صادر" کرنے لگے۔۔۔

"اٹھا ہی رہا ہوں۔۔"

ان کی جلد بازی دیکھ۔۔۔۔وہ خاصہ جھنجھلاتے ہوئے بولا۔۔۔"

۔"صبر تو ہے ہی نہیں اِس شخص میں۔۔۔۔"وہ چڑتے ہوئے بڑبڑانے لگا۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔اٹھو۔۔۔تم یہاں نہیں سو سکتیں۔۔۔ہیلو۔۔۔"جواد ڈر رہا تھا" اسے اٹھاتے ہوئے۔۔۔۔ایک تو لڑکی۔۔۔اوپر سے حسین۔۔۔پھر ستم اعلی ستم نیری سر پھری۔۔۔جس کا نمونہ وہ کل دیکھ چکا تھا۔۔۔۔نہایت آہستگی سے اسے آوازیں دے کر اٹھانے لگا۔۔۔

اس کی آوازوں پر۔۔۔ نجمہ کا ذہن کام کرنے لگا۔۔۔اس نے آہستگی سے "اپنی آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔۔۔ "محیب۔۔۔

محیب نہیں.... جواد۔۔۔جواد نام ہے میرا۔۔۔ "وہ اس کے حسین چہرے پر جھک کر۔۔۔نام کی تصحیح کرنے لگا۔۔۔

آنکھ کھلتے ہی ایک اجنبی کو اپنے اتنے قریب دیکھ۔۔۔وہ ہڑ بڑا کر اٹھی۔۔۔

وہ اِس قدر ہڑ بڑائی ی تھی۔۔۔کے اٹھتے وقت یہ بھی خیال نہیں آیا۔۔۔کے مقابل سے ٹکرا جائے گی۔۔۔

وہ لڑکی اتنی پھرتی سے اٹھی کے جواد پیچھے نہ ہو سکا۔۔۔ نتیجتاً۔۔۔دونوں کی پیشانی زور سے ٹکرائی ی۔۔۔

جواد تو اپنا سر پکڑ کر۔۔ابھی اسے دیکھ ہی رہا تھا۔۔۔کے وہ کھڑے ہونے کی کوشش میں لڑکھڑا کر پیچھے کی جانب گرئی ی۔۔

اس کے پاؤں ٹھنڈ کے سبب بالکل سن پڑ چکے تھے۔۔اس لیے وہ چاہ کر بھی اپنے پیروں پر کھڑی نہ ہو سکی۔۔۔

جیسے ہی وہ پیچھے کی جانب گرئی ی۔۔۔اسکے پیچھے رکھے سارے باکس جو ایک کے اوپر ایک رکھے گ ئی ے تھے۔۔۔۔جو گودام کی چھت کو چھوتے ہوئے نظر آرہے تھے۔۔۔۔ تیزی سے بیچارے جواد پر گرنے لگے۔۔۔

یااللہ۔۔یہ لڑکی ہے یاآفت۔۔جب سے ملی ہے بینڈ بجا کر رکھ دی" ہے۔۔"کچھ لمحوں بعد سارے گودام کے باکس اس کے اوپر تھے۔۔۔اور وہ فرش پر چاروں شانے چت پڑا تھا۔۔۔

وہ لڑکی اس کے لیے کسی آفت سے کم نہ تھی۔۔۔

لڑکی تم ہو کون؟؟۔۔۔اور ہمارے گودام میں کیا کر رہی ہو؟؟"فرقان" صاحب رعب دار انداز میں استفسار کرنے لگے۔۔۔۔۔

میں۔۔"کل کے حادثے کے سبب وہ بہت گھبرائی ہوئی تھی۔۔۔۔"

سمجھ گیا۔۔۔ضرور گھر سے بھاگی ہو۔۔۔۔مگر میں بتادوں یہ کوئی ہوٹل" نہیں ہے۔۔۔میرا گودام ہے۔۔۔شکل وصورت سے تو اچھے گھر کی معلوم

ہوتی ہو۔۔ چلو۔۔۔ابھی کے ابھی اپنے گھر واپس لوٹ جاؤ۔۔۔ورنہ میں تمھیں پولیس کے حوالے کر دوں گا۔۔۔" وہ لڑکی دیکھنے سے ہی کم سن معلوم ہو رہی تھی۔۔۔ساتھ ساتھ اس کے زیب تن کپڑے برینڈڈ تھے۔۔۔فرقان صاحب نے اسے گھر سے بھاگی ہوئی بچی گمان کیا۔۔۔۔

ان کے دھمکی آمیز لہجے میں کہتے ہی وہ فوراً ڈر کر بولی۔۔۔

نہیں۔۔پولیس کے حوالے نہ کریں۔۔۔میں خود چلی جاؤں گی۔۔۔" وہ" جانے کی نیت سے واپس اٹھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

مگر کمزوری کے سبب جسم نے ساتھ نہیں دیا۔۔۔

کیاہواہے؟؟۔۔۔کھڑی کیوں نہیں ہو پارہی تم؟؟"جواد سارے باکس" خودپر سے ہٹاکر۔۔۔ابھی اٹھ کر بیٹھاہی تھا۔۔۔کے اسے دوبارالڑکھڑاکر فرش پر گرتے دیکھا۔۔جس پر وہ فکر مند لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔۔

پاؤں ٹھنڈ کی وجہ سے سن ہوگ ئی ے ہیں۔۔۔"وہ آہستگی سے جواب دہ" ہوئی ی۔۔۔۔

شکر کرؤ مرئی ی نہیں۔۔۔ورنہ جتنی ٹھنڈ میں تم فرش پر سوئی ی" ہو۔۔۔ ممکن تھاکے سردی سے ہی مرجاتیں۔۔۔اور پھر تمھارے والدین ہم پر کیس کردیتے۔۔۔۔۔"فرقان صاحب بگڑتے ہوئے گویا ہوئے۔۔۔۔۔

اب الو کی طرح بیٹھے بیٹھے کیا دیکھ رہے ہو؟؟۔۔اٹھا کر اسے باہر لاؤ۔۔۔۔۔میں گرم چائے آرڈر کرتا ہوں اس کے لیے۔۔۔" وہ اپنے بیٹے کو کہتے ہوئے۔۔۔باہر چل دیے۔۔۔۔

اٹھو۔۔۔باہر چلو میرے ساتھ۔۔" وہ اپنا ہاتھ اس حسین و جمیل لڑکی کے آگے بڑھاتے ہوئے۔۔۔۔

پکڑ بھی لو۔۔۔بے فکر رہو۔۔۔میں تمھاری طرح ہاتھ پکڑنے پر تھپڑ نہیں مارتا۔۔" وہ خاصہ جتاتے ہوئے۔۔۔طنز کا تیر چلانے لگا۔۔۔۔

جس پر وہ شرمندگی محسوس کرنے لگی۔۔۔۔کیونکے وہ اچھی طرح واقف تھی۔۔۔کے غلطی کل اس کی اپنی تھی۔۔۔۔

ارے پکڑ بھی لو یار۔۔۔۔" وہ لڑکی اس کا اپنے آگے بڑھا ہوا ہاتھ دیکھ "
۔۔۔ سوچ میں پڑ گ ئی تھی۔۔۔۔

اسے تو زندگی میں آنے والے ہر مرد نے ہی دھوکہ دیا تھا۔۔۔ وہ زارون ہو
۔۔۔ محیب ہو۔۔۔ یا پھر مدد گار بن کر آیا عدیل۔۔۔۔

وہ کیسے اتنی آسانی سے ایک اجنبی لڑکے کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ تھاما
دیتی۔۔۔۔۔ وہ ڈر رہی تھی۔۔۔ اور اس کا ڈر اپنی جگہ درست بھی تھا۔۔۔۔

افف۔۔۔ اٹھووووووو۔۔" وہ دو تین بار بول چکا تھا۔۔۔ مگر مقابل حسینہ "
کی جانب سے کوئی ی جواب ہی موصول نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

وہ توبت بنے۔۔۔اُس کم سن عمر لڑکے کے اپنی جانب بڑھے ہوئے ہاتھ کو تک رہی تھی۔۔۔جس پر اب مقابل کو فت کا اظہار کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

ایک گہرا سانس ہوا میں خارج کرنے کے بعد۔۔۔بغیر اس کے ری۔ایکشن کا مزید انتظار کیے۔۔۔خود سے اس کا ہاتھ تھام کر۔۔۔کھڑا کرنے لگا۔۔۔۔۔

تمھیں مارا ہے کیا کسی نے؟؟"اس کی اسکن بہت حساس تھی۔۔۔یہی" سبب تھا کے پاس سے دیکھنے پر عدیل کی انگلیوں کے چھپے ہوئے لال نشان صاف نظر آرہے تھے۔۔۔اس کے کھڑے ہوتے ہی۔۔۔جواد نے بغور اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔

جس پر نجمہ تیزی سے اپنے بالوں سے چہرہ کور کرنے لگی۔۔۔

میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔۔تمھارے والدین نے مارا ہے" تمھیں؟؟۔۔۔یا تمھارے بوائے فرینڈ نے؟؟۔۔۔"وہ اب خاصہ سنجیدگی سے فکر مند لہجے میں پوچھ رہا تھا۔۔۔

"میرا کوئی بوائے فرینڈ نہیں ہے۔۔۔میں اور میری مام میری دوست کے بھائی کے ساتھ یہاں آئے تھے۔۔۔اس کا وعدہ تھا کے وہ ہمیں باحفاظت فلیٹ میں چھوڑ کر چلا جائے گا۔۔۔مگر اس نے۔۔"اس لڑکی کے پاس کوئی چارہ نہ تھا۔۔۔اسے مدد کی سخت ضرورت تھی۔۔۔وہ لڑکا اور اس کے والد شاید اس کی کچھ مدد کر دیں۔۔۔یہی سوچ کر وہ اسے اپنے ساتھ ہوا حادثہ بیان کرنے لگی۔۔۔مگر بولتے بولتے لب از خود رکے۔۔۔جب وہ لمحات دوبارا یاد آئے۔۔۔کے جب عدیل اس کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

اس کے گلابی ہونٹوں کو لرزتے ہوئے جواد بغور دیکھ رہا تھا۔۔۔

او۔۔۔تو کل تم اس سے بچ کر بھاگ رہی تھیں؟؟"وہ معاملے کی نوعیت" اب پوری طرح سمجھ چکا تھا۔۔۔

ہاں۔۔۔اس کے گارڈز میرے پیچھے پڑ ئی یں تھے۔۔۔"وہ تیزی سے" بولی۔۔۔

"ہمم۔۔۔اور تمھاری مام؟؟۔۔۔کیا اسی کے پاس ہیں ابھی؟؟"

"ہاں۔۔۔اس نے انھیں میرے سامنے کمرے میں بند کیا تھا۔۔۔"

ہمم۔۔۔۔چلو۔۔۔تم میرے ساتھ باہر چلو۔۔۔۔میں ڈیڈ سے بات کرتا" ہوں۔۔۔" وہ اسے باہر ہاتھ پکڑ کر لا یا ہی تھا۔۔۔۔کے سامنے سے ایک زوردار سیٹی کی آواز آئی ی۔۔۔

جس پر وہ دونوں سامنے کی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔

اوو۔۔یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔۔۔۔۔۔واہ بھئی ی واہ۔۔۔۔ گرل فرینڈ" بنالی۔۔۔اور دوست کو بتایا بھی نہیں۔۔۔۔" کاشف جو یونی جانے کے لیے جواد کو بلانے آیا تھا۔۔۔۔اسے نجمہ کا ہاتھ پکڑا دیکھ۔۔۔ایکسائی ٹڈ ہو کر بولا۔۔۔۔ساتھ ساتھ آخری جملہ ادا کرتے وقت لہجے میں ذرا خفگی بھی اتر آئی ی تھی۔۔۔۔

تم یہاں بیٹھو۔۔۔میں ذرا اس گنجے کو چپ کرا کے آتا ہوں۔۔۔"""

کاشف کے جملے سنتے ہی۔۔۔۔جواد کے گال بلکل گلابی پڑ گ ئ ے تھے مارے شرمگی کے۔۔۔۔۔

وہ لڑکا ہو کر شرما گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ لڑکی اتنی حسین تھی کے اگر گرل فرینڈ بن جائے تو یقینا وہ اسے اپنی خوش قسمتی ہی سمجھتا۔۔۔۔

چپ۔۔۔کچھ بھی بولتا ہے۔۔۔ابھی صرف دوست ہے"
میری۔۔۔"ناجانے دل میں کیا سمائ ی کے اپنی دوست کہ کر تعارف کروایا۔۔۔جبکے ابھی ملے وقت ہی کتنا ہوا تھا۔۔۔۔۔

ابو جان۔۔۔۔ نجمہ بھاگ گ ئی ہے۔۔۔میرے گارڈز نے بہت ڈھونڈا"
۔۔۔مگر وہ تو جیسے استنبول کی سڑکوں پر سے اچانک غائب ہی
ہو گ ئی۔۔۔"عدیل نہایت پریشانی کے عالم میں اپنے والد کو فون
کر کے... نجمہ کے بھاگ جانے کی اطلاع دینے لگا۔۔۔۔

یہ کیا کہہ رہے ہو تم؟؟۔۔۔اگر وہ پولیس کے پاس چلی گ ئی"
تو؟؟؟۔۔۔یا اس نے محیب وجازع سے رابطہ کر لیا تو؟؟۔۔۔۔۔عدیل تم
سے ایک لڑکی نہیں سنبھلی۔۔۔۔"وہ خاصہ غصے سے بولے۔۔۔۔

ابو جان اب ہو گ ئی غلطی تو کیا کروں۔۔۔۔"وہ جھنجھلاتے ہوئے۔۔۔"

وہاں سے جلد از جلد واپس لوٹ آؤ۔۔۔اس سے پہلے کے وہ لڑکی کوئی ی"
"نیا مس ئی لہ کھڑا کرے۔۔۔۔

مگر۔۔۔میں اس حرامن کو سبق سیکھانا چاہتا ہوں۔۔۔اسے سبق"
سیکھائے بغیر واپس۔۔۔"وہ بول ہی رہا تھا کے مقابل تیزی سے بات کاٹتے
ہوئے۔۔۔۔

برہم انداز میں حکم صادر کرنے لگے۔۔۔"اس کو سبق سیکھانے کے چکر
میں ہمارے لیے مزید مشکلات پیدا نہ کرؤ۔۔۔اور ابھی کے ابھی واپس
لوٹ آؤ۔۔۔کیا تمھیں خبر نہیں کے ہمارے پیچھے پہلے ہی میڈیا لگا ہوا
ہے۔۔۔ابھی سمنٹ میں ملاوٹ اور فیکڑی میں لگی آگ کا کیس بند نہیں ہوا
ہے ہمارا۔۔۔اگر میڈیا کو ذرا بھی بھنک لگی تو تم خود سمجھدار ہو ہم کتنی بڑی
مشکل میں پڑ جائیں گے۔۔۔۔پھر وہ جازع۔۔۔۔جو اس لڑکی کی خاطر

اپنے بھائی ی کو مارنے چلا ہے۔۔خواہ مخواہ ہمارا دشمن بن جائے گا۔۔۔اس "کے ساتھ ابھی بگاڑ نہیں سکتے۔۔۔

عدنان صاحب ان لوگوں میں سے تھے۔۔۔۔جنھوں نے پیسے کو ہی اپنا دین وایمان بنا رکھا ہے۔۔۔اور آخرت کو پوری طرح بھول بیٹھے ہیں۔۔۔۔۔

انھوں نے کچھ ماہ پہلے ہی۔۔۔اپنی فیکڑی میں دوپہر کے وقت۔۔۔جب وہ ورکرز سے بھری ہوئی ی تھی۔۔۔آگ لگوادی۔۔۔تاکے انشورنس کا پیسہ حاصل کر سکیں۔۔۔۔ان کی اس سفاکیت وحیوانیت کے سبب ہزاروں فیکڑی میں کام کرنے والے غریب ورکرز۔۔۔اس آگ میں جل کر مر گ ئ ے۔۔۔

مگر اس شخص کی لالچ وہوس کی کھوپڑی نہ بھری۔۔۔

کیس ابھی کورٹ میں چل ہی رہا تھا۔۔۔کے انھوں نے اپنے ن ئی ے پروجیکٹ میں ملاوٹی و غیر معیاری سامان و سمنٹ استعمال کیا۔۔۔جس کے سبب وہ بلڈ نگ چو تھی منزلہ بنتے ہی زمین بوس ہو گ ئی۔۔۔۔اس کے نیچے بہت سے غریب مزدور اور دو آر کیٹیک دب کر مر گ ئی ے۔۔۔۔

ان پر دو کیس چل رہے تھے۔۔۔یہی سبب تھا کے وہ عدیل کو مزید مشکلات کھڑا کرنے سے روک رہے تھے۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

نجمہ کو ٹھیک طرح یاد تو نہ تھا۔۔۔مگر جتنا اس فلیٹ اور اس کے ارد گرد کی چیزیں یاد تھیں وہ سب فر قان صاحب جواد اور کاشف کو بیان کر دیں۔۔۔

فرقان صاحب اس لڑکی کی مدد کی خاطر۔۔۔اسے ٹیکسی میں بیٹھا کر۔۔۔پورے دن شہر کے سارے فلیٹ دیکھاتے رہے۔۔۔تاکے وہ پہچان سکے۔۔۔

مگر سارے فلیٹ ایک جیسے ہی نظر آرہے تھے۔۔۔۔رہا سہا وہ ترکی پہلی بار آئی ی تھی۔۔۔اسے نہ تو یہاں کے کسی مشہور علاقے یا شہر کا نام پتا تھا.... نہ کسی مشہور شاپ کا۔۔۔

جس کے سبب ڈھونڈنے میں اور دقت پیش آرہی تھی۔۔۔

Husny Kanwal

سر۔۔۔کمرے میں بند خاتون کا کیا کرنا ہے؟؟۔۔۔"اس کی واپسی کی" فلائی ٹ بک تھی۔۔۔وہ واپس جانے کے لیے کھڑا ہوا۔۔۔تو اس کا ایک گارڈ۔۔۔ نظریں جھکا کر۔۔۔آہستگی سے استفسار کرنے لگا۔۔۔

وہ اپنے شیطانی منصوبے میں کامیاب نہ ہو سکا۔۔کیونکے نجمہ اس کے گارڈز کے ہاتھ نہیں آئی ی تھی۔۔۔۔جس کا غصہ اس کے چہرے پر عیاں تھا۔۔۔ساتھ ساتھ ماتھے پر سفید پٹی اس لڑکی کی جرأت یاد دلا رہی تھی۔۔۔جس پر وہ مزید آگ بگولہ ہوئے جا رہا تھا۔۔۔۔

چھوڑ دو ایسے ہی۔۔۔۔۔مجھے اس کی بیٹی چاہیے تھی۔۔۔وہ تو بھاگ" گ ئی۔۔۔۔اِس کے خون سے اپنے ہاتھ رنگنے کا مجھے کوئی ی فائی دہ نہیں۔۔۔۔بند رہنے دو اسے کمرے میں۔۔۔بھوک پیاس سے تڑپ تڑپ

کر خود ہی مر جائے گی۔۔۔"وہ سفاکیت سے کہتے ہوئے۔۔۔باہر کی جانب چل دیا۔۔۔۔

Husny Kanwal

مجھے یاد آیا۔۔۔جب میں اپنی مام کے ساتھ کمرے کی کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔۔تو مجھے ایک مسجد نظر آئی ی تھی۔۔۔۔مام نے کہا وہ نیلی مسجد ہے۔۔۔"نجمہ کو اچانک ہی یاد آیا تھا۔۔۔

ارے وہ تو ہمارے مارٹ کے قریب ہی ہے۔۔۔اس کا مطلب وہ فلیٹ بھی آس پاس ہے۔۔۔"جواد اس کی بات سنتے ہی تیزی سے بولا۔۔۔

جنوری کے مہینے کے سبب۔۔۔استنبول برف سے ڈھکا ہوا تھا۔۔۔۔

آج رات برف بری کا امکان تھا۔۔جس کی نیوز پہلے سے چینلوں پر چل رہی تھی۔۔۔

وہ جلد ہی فلیٹ ڈھونڈنے میں کامیاب ہوئے تھے۔۔۔مگر جواد نے ٹیکسی کو دور ہی رک والیا تھا۔۔۔

جواد نے نجمہ کو سخت تاکید کی۔۔کے وہ ٹیکسی سے نہ اترئے۔۔۔کیونکے وہ حالات کا جائی زہ لینے کے بعد فیصلہ کرنے والے تھے۔۔۔کے انھیں اِس معاملے میں پولیس کی مدد لینی ہے یا نہیں۔۔۔

یہ محض اتفاق تھا یا اس کی دعائیں۔۔کے ان لوگوں نے دور سے ہی عدیل اور اس کے گارڈز کو بلڈ نگ سے نکل کر۔۔۔گاڑی میں بیٹھتا ہوا دیکھا۔۔۔

اب صرف ان لوگوں کے جانے کا انتظار ہو رہا تھا۔۔۔

"یہ تو لاک ہے۔۔ہم اندر کیسے جائیں گے ؟؟" نجمہ انھیں اپنے فلیٹ تک آرام سے لے آئی تھی۔۔۔۔فلیٹ کا دروازہ لاک دیکھ۔۔۔کاشف سر پکڑ کر بولا۔۔۔

"ہٹ یار۔۔۔میں دیکھتا ہوں۔۔۔"جواد نے اسے دروازے کے سامنے سے ہٹاتے ہوئے کہا۔۔۔اور پھر خود زور زور سے دروازے پر لات مارنے لگا۔۔۔

اس کے دروازے پر لات مارنے کے سبب شور برپا ہو رہا تھا۔۔۔جس کی وجہ سے۔۔۔۔سامنے فلیٹ میں موجود ایک گورا شخص۔۔۔اپنے فلیٹ سے باہر نکل کر آیا۔۔۔

"یہ کیا کر رہے ہو تم لوگ؟؟؟" وہ شخص بے ساختہ ہی سخت لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔

"سوری ڈاکٹر۔۔آپ کو پریشان کر رہے ہیں۔۔۔مگر اس لڑکی کی والدہ اندر کمرے میں لاک ہو گ ئی ں ہیں۔۔۔اس لیے ہم دروازہ توڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔۔۔"فرقان صاحب ڈاکٹر حسن کو پہلی ہی نگاہ میں پہچان گ ئے تھے۔۔۔وہ ترکی کے مشہور و معروف ہارٹ اسپیشلسٹ تھے۔۔۔۔

او۔۔۔۔۔مگر یہ فلیٹ تو مجھ سے عدیل عدنان ملک نے خریدا"
ہے۔۔۔"وہ تیزی سے بولے۔۔۔

ہاں۔۔۔وہی باسٹرڈ۔۔۔۔اسی نے میری مام کو کمرے میں لاک کیا"
تھا۔۔۔"نجمہ روہانسہ لہجے میں جواب دہ ہوئی ی۔۔۔

ڈاکٹر۔۔کیا آپ کے پاس فلیٹ کی کوئی ی دوسری چابی ہے؟؟"فرقان"
صاحب پُرامید نظروں سے تکتے ہوئے پوچھنے لگے۔۔۔

ہاں ہے۔۔مگر میں بغیر فلیٹ کے مالک کی اجازت کے آپ کو نہیں دے"
"سکتا۔۔۔

سر پلیز۔۔۔میری مام اندر بند ہیں۔۔۔"وہ روتے ہوئے منتی لہجے میں" بولی۔۔۔

پر۔۔۔میں تمھاری بات پر کیسے یقین کر لوں؟؟"وہ ہچکچا رہے تھے" ۔۔۔۔نجمہ کی مدد کرنے میں۔۔۔۔

آپ چاہیں تو خود چیک کر لیں اندر جا کر۔۔۔۔اندر کمرے میں۔۔میرے" نے۔۔۔"بغیر سانس لیے۔۔۔۔تیزی سے jerk سامنے بند کیا تھا اس گویا ہوئی ی۔۔۔

اس کی آنکھوں کی سچائی ی ڈاکٹر حسن کو مجبور کر رہی تھی اپنے اصول توڑنے پر۔۔۔

اچھا۔۔۔ویٹ۔۔۔"وہ کہہ کر اپنے فلیٹ میں چلے گ ئی ے۔۔۔۔"

ریلیکس۔۔۔۔ تمھاری مام ٹھیک ہوں گی۔۔۔"اس کے چہرے پر "
ہوائی یاں اڑ رہی تھیں۔۔۔ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس کا خوف بڑھ رہا
تھا۔۔۔کے خدانخواستہ کوئی ی نقصان پہنچا کر نہ چلا گیا ہو وہ ظالم۔۔۔۔۔یہ تو
یقین تھا کے وہ اندر ہیں۔۔۔کیونکے عدیل کو تنہا جاتے دیکھا تھا اس
نے۔۔۔۔جو اداس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔ تسلی دینے لگا۔۔۔۔

ہمم"، کبھی کبھار اپنوں سے زیادہ ضرورت کے وقت غیر کام آجاتے"
ہیں۔۔۔۔ملے ہوئے وقت ہی کتنا ہوا تھا ان لوگوں سے۔۔۔ مگر پھر بھی
اپنے اپنے سے معلوم ہوئے اسے۔۔۔

مام۔۔۔۔۔۔۔مام۔۔۔"ڈاکٹر حسن کے فلیٹ کا دروازہ کھولتے"
ہی۔۔۔وہ اندر کی جانب بھاگی۔۔۔۔کمرے کا دروازہ لاک تھا۔۔۔جس کی
چابی عدیل اپنے ساتھ ہی لے گیا تھا۔۔۔۔نجمہ بے حواسی کے عالم میں زور
زور سے دروازہ باہر سے پیٹتے ہوئے۔۔۔چیخنے لگی۔۔۔۔

ہٹو۔۔۔میں کھولتا ہوں۔۔۔"ڈاکٹر حسن نے اسے ہٹا کر کمرے کا دروازہ"
کھولا۔۔۔۔

محترمہ عروسہ فرش پر بے ہوش پڑی ی تھیں۔۔۔۔

مام۔۔۔"انھیں بے ہوش پڑا دیکھ۔۔وہ پاگلوں کی طرح چیختے ہوئے ان کی"
جانب بڑھی۔۔۔

پوری دنیامیں ماں کے علاوہ تھاہی کون اُس کا۔۔۔اگرانھیں کچھ ہو جاتا۔۔۔تو یقیناوہ تو جیتے جی مر جاتی۔۔۔

اِس بھری دنیامیں تنہارہ جاتی۔۔۔۔

بیٹامیں ڈاکٹر ہوں۔۔۔مجھے چیک کرنے دو۔۔۔"انھوں نے کہ کر" ۔۔تیزی سے محترمہ عروسہ کو باہوں میں بھر کر۔۔بیڈپر سیدھا لیٹایا۔۔۔اور نبض چیک کرنے لگے۔۔۔

ڈاکٹر سب ٹھیک ہے ناں" وہ ڈرتے ڈرتے سوالیہ انداز میں۔۔۔"

انھیں ہسپتال میں ایڈمٹ کرنا پڑے گا۔۔۔۔فکر مت کرؤ۔۔۔۔ٹھیک" ہو جائی یں گی۔۔۔" وہ نبض چیک کرنے کے بعد۔۔۔فوراہی اپنے ٹراؤ زر کی جیب سے سیل نکال کر۔۔۔۔ایمبو لینس کو کال کرنے لگے۔۔۔۔

محترمہ عروسہ کو ہسپتال میں ایڈمٹ کر دیا گیا تھا۔۔۔۔

نجمہ ان ہی کے ساتھ تھی۔۔۔۔

یہ پہن لو۔۔۔۔ورنہ کہیں تم بھی بیمار نہ پڑھ جاؤ۔۔۔۔" برف باری" شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔ نجمہ کراچی سے جو کپڑے پہن کر آئی ی تھی۔۔۔ابھی تک ان ہی میں ملبوس تھی۔۔۔۔۔اگر وہ کیلیفور نیا جیسے ملک کی رہائشی نہ ہوتی۔۔تو غالبا اس کے لیے استنبول کی سردی برداشت کرنا۔۔۔۔بڑا مشکل ہوتا۔۔۔۔کل کی نسبت آج سردی بہت زیادہ

تھی۔۔۔وہ روم سے باہر دوائی یاں لینے نکلی تو جواد اس کے ساتھ میڈیکل تک جانے کے لیے کھڑا ہوا۔۔۔وہ پوری کپکپا رہی تھی یہ دیکھ۔۔۔۔تیزی سے اس خوبرو لڑکے نے اپنی موٹی وکالے رنگ کی جیکٹ اتارئی ی۔۔۔اور اس کے قریب آیا۔۔۔۔نجمہ اچانک اس کے قریب آنے پر چونک کر اس کے چہرے کی جانب دیکھنے لگی۔

اس کا یوں چونک کر دیکھنا مقابل کو بتا گیا تھا۔۔۔کے وہ لڑکی اس سے ابھی ڈر رہی ہے۔۔۔۔

اس نے بڑی پیاری سی مسکان چہرے پر سجائے۔۔۔اپنے لمبے ہاتھوں کو اس کی پشت کی جانب لے جا کر۔۔۔۔پیچھے سے اس کے کندھوں پر جیکٹ اوڑھائی ی۔۔۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔"کسی اجنبی سے اتنی مدد کی امید نہیں تھی اسے۔۔۔۔۔وہ لڑکا" جیسے احسان پر احسان کیے جا رہا تھا۔۔۔وہ جیکٹ اوڑھا کر۔۔۔۔اس نازک صفت لڑکی کا حسین سراپا تکنے لگا۔۔۔۔

نجمہ نے اس کی نیم شہد رنگ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔۔۔اور پھر تیزی سے نظریں جھکا لیں۔۔۔

"جس پر اس کے چہرے کی مسکان مزید گہری ہوئی ی۔۔۔"ویلکم۔۔۔۔

ویسے تمھاری عمر کیا ہے؟؟"جو ادبات کرنا چاہتا تھا۔۔۔اس کے بارے" میں سب کچھ جاننا چاہتا تھا۔۔۔مگر بات کرنا کیسے شروع کرئے یہ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔بڑی مشکل سے ہمت جمع کر۔۔۔جو ذہن میں آیا وہ پوچھ بیٹھا۔۔۔مگر سوال کرنے کے اگلے ہی لمحے۔۔۔۔زبان دانتوں میں

دبائی ی۔۔۔"اووسوری۔۔۔میں تو بھول گیا لڑکیوں سے ان کی عمر نہیں پوچھتے۔۔۔"

اس کے سوال پر وہ بغور اس کے چہرے کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

افف اتنا اسٹوپڈ کیوں ہوں میں ؟؟" وہ جیسے خود ہی کو ملامت کر رہا تھا۔۔۔۔"

اچھا۔۔۔تمھارا کوئی ی بوائے فرینڈ تو نہیں ہے ناں ؟؟" وہ پہلے بھی اک بار یہ سوال پوچھ چکا تھا۔۔۔جواب بھی اچھی طرح یاد تھا۔۔۔مگر صرف سو فیصد تصدیق اور کانوں کو بڑا بھلا لگتا ہے اس کا جواب سننا۔۔۔اس لیے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔"نجمہ نے کوئی ی جواب نہ دیا۔۔۔"

میڈیکل والے کو وہ پرچی دینے ہی لگی تھی کے اس کے ہاتھ سے جواد نے "پرچی پھرتی سے جھپٹ لی۔۔۔"میں لے لیتا ہوں۔۔۔

نہیں۔۔اس کی ضرورت نہیں۔۔۔پیسے ہیں میرے پاس۔۔۔"وہ کمزور" سہ احتجاج کرنے لگی۔۔۔۔

اپنے پیسے اپنے پاس رکھو۔۔۔بعد میں کام آئی یں گے۔"اس نے مسکرا کر" کہا۔۔۔اس کی مسکراہٹ بہت ہی حسین تھی۔۔۔جیسے تو نائی ی بخشتی ہو دیکھنے والے کو۔۔۔۔

دیکھنے والے کا دن بن جائے کچھ ایسا چارم تھا اس خوبرو لڑکے کی مسکان میں۔۔۔۔۔

وہ منع نہیں کر سکی۔۔۔کیونکے وہ خلوص سے دے رہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔مگر اس کے بدلے میں تمھیں کھانا کھلانا چاہوں گی۔۔۔" نجمہ کے کہتے ہی وہ مزید مسکرانے لگا۔۔۔

نیکی اور پوچھ پوچھ۔۔۔ضرور۔۔۔جب بولو گی۔۔۔جہاں بولو گی۔۔۔۔" بندہ حاضر ہو جائے گا کھانا کھانے۔۔۔" وہ اپنا سیدھا ہاتھ دل کے مقام پر رکھتے ہوئے۔۔۔۔تبسم بھرے ہونٹوں کے ساتھ گویا ہوا۔۔۔۔

ماناوہ شکرانے کے طور پر دعوت دے رہی تھی۔۔۔مگر جواد کے لیے یہی بہت تھا کے ایک بار ملاقعات کا پھر موقع ملے گا۔۔۔۔

ویسے میری عمر انیس سال ہے۔۔۔"کچھ لوگ بڑی جلدی دل میں گھر کر" لیتے ہیں۔۔۔وہ بھی کچھ ایسا ہی بندہ تھا۔۔۔نجمہ اس کے لیے اپنے دل میں کوئی ی خوف نہیں پا رہی تھی۔۔۔وہ خاموشی سے چلتے ہوئے واپس روم کے پاس پہنچ گ ئی ے تھے۔۔۔ابھی وہ کمرے کی جانب ایک قدم بڑھی ہی تھی۔۔کے دل میں ایک خیال کے آجانے پر اس کی جانب مڑی۔۔۔اور دھیرے سے۔۔۔اس کے کچھ دیر پہلے کیے ہوئے سوال کا جواب دیا۔۔۔۔

ارے واہ۔۔۔میں 20۔۔۔تم مجھ سے ایک سال چھوٹی ہو۔۔۔۔اس کا" مطلب تمھیں میری عزت کرنی چاہیے۔۔۔"وہ چھیڑتے ہوئے بولا۔۔۔۔

ٹھیک ہے.... آج سے جواد بھائی ی کہا کرؤں گی۔۔۔" نجمہ کے "
معصومیت سے جواب دیتے ہی۔۔۔۔کاشف کا ٹھٹھہ بلند ہوا تھا۔۔۔۔جبکے
جواد بیچارہ صدمے سے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھنے لگا۔۔۔۔ جس نے ایک
لمحہ نہ لگایا تھا اسے بھائی ی بلانے میں۔۔۔۔

نہیں۔۔۔کوئی ی ضرورت نہیں۔۔۔۔ایک سال بڑا کوئی ی بڑا نہیں "
ہوتا۔۔۔ہم ہمعمر ہیں۔۔۔۔" اتنی جلدی تو پاکستانی سیاسی لیڈر بھی بیان
نہیں بدلتے۔۔۔ جتنی جلدی وہ بدل گیا تھا۔۔۔۔ نجمہ اسے کنفیوز نگاہوں
سے تکنے لگی۔۔۔۔

اب سمجھ آگیا۔۔۔اتنی خوبصورت ہونے کے باوجود اس کا کوئی ی بوائے "
فرینڈ کیوں نہیں۔۔۔۔یقیناسب کو بھائی ی بنالیتی ہو گی۔۔۔جواد تو۔تو بال
بال بچا۔۔۔۔بھاڑ میں جائے ایسی عزت جو بھائی ی کا مقام دلائے۔۔۔۔" وہ

منہ ہی منہ بڑبڑاتے ہوئے۔۔۔۔اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔ہلکے ہلکے تھپکنے لگا۔۔۔۔جسے اپنے دل کو تسلی دے رہا ہو کے سب ٹھیک ہے۔۔۔۔

کچھ کہا تم نے؟؟"نجمہ کو محسوس ہوا جیسے وہ کچھ بول رہا ہو۔۔۔۔"

نہیں۔۔۔تم اندر جاؤ۔۔۔"وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے۔۔۔۔"

Zubi Novels Zone

💞*Husny Kanwal*💞

اب کیسا محسوس کر رہی ہیں آپ؟؟"محترمہ عروسہ کو ہوش آیا تو ان کے سامنے سب سے پہلے ڈاکٹر حسن کا چہرہ تھا۔۔۔۔جو نہایت نرمی سے انکی طبیعت کے متعلق استفسار کر رہے تھے۔۔۔۔

میں کہاں ہوں؟؟۔۔اور میری بیٹی؟؟۔۔"پہلے تو ذہن نے کام ہی نہ" کیا۔۔۔مگر چند ثانیوں بعد وہ گھبرا کر اٹھتے ہوئے استفسار کرنے لگیں۔۔۔۔۔

سب ٹھیک ہے۔۔۔۔آپ کی بیٹی باہر بیٹھی ہوئی ہے۔۔۔میں ڈاکٹر" حسن۔۔۔۔مجھے بتائیں۔۔اَب آپ کیسا محسوس کر رہی ہیں؟؟"ڈاکٹر حسن کے اشارہ کرتے ہی نرس نے انھیں پکڑ کر واپس بیڈ پر لیٹا دیا۔۔۔۔پھر وہ تحمل سے ان کا چیک۔اپ کرنے لگے۔۔۔۔

آپ کے ہسبینڈ؟؟۔۔۔وہ کہاں ہیں؟؟؟"انھوں نے اچانک ہی۔۔۔" ایک ابرو اچکا کر۔۔۔استفسار کیا۔۔۔

نرس اس غیر ضروری سوال پر ڈاکٹر حسن کو تعجب سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

ان کا انتقال ہو چکا ہے۔۔۔" محترمہ عروسہ دکھ بھرے لہجے میں "
بولیں۔۔۔

"کتنے وقت سے آپ اپنی بیٹی کو اکیلے سنبھال رہی ہیں؟؟"

پھر ایک غیر ضروری سوال۔۔۔۔

جب سے وہ پیدا ہوئی ی ہے۔۔۔۔ میری بیٹی کے پیدا ہونے سے پہلے ہی "
ان کا انتقال ہو گیا تھا۔۔۔" وہ افسردگی سے گویا ہوئی یں۔۔۔۔

انھیں یہ دکھ ہمیشہ ستاتا۔۔۔کے نجمہ نے کبھی اپنے والد کو نہیں دیکھا۔۔۔نہ ان کی شفقت و محبت پا سکی۔۔۔۔۔

بہت محرومیوں میں گزاری تھی اس لڑکی نے زندگی۔۔۔۔

کہنا بہت آسان ہے کے باپ نہیں ہے۔۔۔جس پر گزرتی ہے وہی جانتا ہے۔۔۔کے باپ نہیں ہونا کیا ہوتا ہے۔۔۔۔

اس جملے میں درد ہے۔۔۔مگر یہ ہر کوئی ی محسوس نہیں کر سکتا۔۔۔

ہم صرف وہی درد و تکلیف محسوس کر سکتے ہیں دوسرے کی۔۔۔جو خود پر گزرئی ی ہو۔۔۔۔جس پر نہیں گزرئی ی وہ کیا جانے۔۔باپ نہ ہو تو پوری دنیا روٹھی ہوئی ی معلوم ہوتی ہے۔۔۔۔

باپ ہے تو دنیا کا ہر کھلونا اپنا ہے۔۔۔۔

جب ماں کے سینے سے لگ کر بھی سکون میسر نہ آئے۔۔۔تو بس۔۔۔پھر دنیا میں واحد باپ کا سینہ ہوتا ہے جو ہماری ہر تکلیف و غم کو اپنے اندر سمو کر۔۔۔کمر سہلاتے ہوئے نرمی سے کہتا ہے۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔فکر نہ کرؤ۔۔۔ابھی تمھارا باپ زندہ ہے۔۔۔۔

مگر یہ جملے اُس لڑکی کے مقدر میں نہ آسکے۔۔۔۔وہ آج اپنا جائی ز حق چھوڑ کر بھاگ آئی ی ہے۔۔۔صرف اس لیے کیونکے تھک چکی ہے۔۔۔۔

آسان نہیں ہوتا اس شخص سے لڑنا۔۔۔کے جس کی جیت آپ کی ہار ہو۔۔۔اور جس کی ہار بھی آپ کی ہار ہو۔۔۔۔

"اوہ۔۔۔اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔۔۔"وہ دعائی ی کلمات ادا کرنے کے بعد خاموش ہو گ ئی ے۔۔۔۔

"شکریہ ڈاکٹر۔۔۔"ڈاکٹر حسن چیک۔اپ کے بعد جانے لگے تو رسمی طور پر محترمہ عروسہ شکریہ ادا کرنے لگیں۔۔۔۔

جبکے جواباً وہ ہلکا سہ مسکرا دیے۔۔۔۔

انھیں مسکراتا دیکھ۔۔پاس کھڑی نرس کی حیرت سے آنکھیں بڑئی ی ہوئی یں۔۔۔۔

کیونکے ڈاکٹر حسن نہایت سنجیدہ مزاج کے مالک تھے۔۔۔وہ دس سال سے ان کے ساتھ کام کر رہی تھی۔۔۔ مگر ان دس سالوں میں آج پہلی بار انھیں مسکراتا دیکھا تھا۔۔۔۔

ڈاکٹر حسن چالیس سال کے تھے۔۔انھوں نے آج تک شادی نہیں کی تھی۔۔۔وہ شکل وصورت سے بالکل ترکش تھے۔۔۔ سفید و سرخ رنگت کے مالک۔۔۔۔ چہرے پر سنجیدگی۔۔۔آنکھوں میں رعب۔۔۔۔پتلے دبلے۔۔۔۔۔دراز قد۔۔۔۔

دیکھنے والوں کو اپنی عمر سے بہت کم معلوم ہوتے۔۔۔۔

وہ ہارٹ اسپیشلسٹ تھے۔۔۔ترکی کے بہترین ڈاکٹرز میں سے ایک۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

ایک سال بعد۔۔۔۔۔

وہ آفس میں بیٹھا ہوا تھا جب اس کی سیکرٹری نے آکر خبر دی۔۔۔"سر Z.N success group ۔۔۔ کے اونر آچکے ہیں"

گڈ۔۔۔انھیں میٹنگ روم میں بیٹھاؤ۔۔۔میں آتا ہوں۔۔۔"وہ بے تاثر" لہجے میں کہتے ہوئے اپنی چیئر سے کھڑا ہوا۔۔۔

Z.N success group ۔۔ امریکہ کی ان واحد کمپنیوں میں سے ایک تھا۔۔۔جس نے بہت کم عرصے میں اپنا نام بنایا تھا۔۔۔دیگر پاکستانی کمپنیوں کی طرح محیب نے بھی ان کے ساتھ ہاتھ ملانے میں انٹرسٹ شو کیا

تھا۔۔۔کیونکے جتنے کم وقت میں اس کمپنی نے اپنالوہامنوایا تھاوہ واقعی اپنی مثال آپ تھا۔۔۔۔

محیب کیلیفورنیا میں تھا۔۔۔۔جہاں اسکی کمپنی کاپروجیکٹ مکمل ہونے کے مراحل طے کرتے کرتے اچانک کچھ مشکلات کا شکار ہو گیا تھا۔۔۔۔

وہ ابھی یہ گھتی سلجھارہا تھا۔۔۔۔۔کے یہ مشکلات قدرتی ہیں یا کوئی دانستہ طور پر اس کے پروجیکٹ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔نائس ٹو میٹ یو۔۔۔مسٹر محیب اجلال ملک۔۔۔"وہ میٹنگ" روم میں داخل ہوا۔۔۔تو سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ۔۔۔اسے زبردست شاکڈ لگا۔۔۔۔ایک لمحے کے لیے نیلی آنکھوں میں حیرت

جھلکی۔۔۔۔سامنے ویل چی ئر پر بیٹھا شخص کوئی اور نہیں زارون تھا۔۔۔۔

یہ پہلی بار تھا زندگی میں۔۔۔جب وہ آمنے سامنے مل رہے تھے۔۔۔۔

مقابل نے مسکراتے ہوئے اسکی جانب مصافحے کے لیے رسمی طور پر ہاتھ بڑھایا۔۔۔۔

Z.N success محیب کو یقین کرنے میں کچھ لمحے لگے۔۔۔کے کااونرزارون ہے۔۔۔وہ ویل چی ئر پر بیٹھا لڑکا۔۔۔ group

نجمہ سے جتنا اس نے محیب کے بارے میں براسن رکھا تھا۔۔۔اسے لگتا تھا جب وہ اس سے ملے گا۔۔۔۔تو اس کے سر پر دو سینگ تو ضرور ہوں گے۔۔

elegant جبکے اس کے تصور کے بالکل بر عکس۔۔۔۔ محیب اجلال ملک تو پر سنیلٹی کا مالک نظر آیا۔۔۔۔۔۔

اس کی نگاہیں بہت شارپ معلوم ہو رہی تھیں مقابل کو۔۔۔۔ مگر پھر بھی وہ نہایت مطمئن انداز میں۔۔۔ چہرے پر مسکراہٹ سجائے بیٹھا تھا۔۔۔۔

میں یہاں تم سے میٹنگ کرنے نہیں آیا۔۔۔۔" محیب اپنے پُر وقار انداز" سے مقابل کے سامنے والی چیئر پر بیٹھا۔۔۔ اس کے بیٹھتے ہی صائمہ نے پروجیکٹ کی فائل زارون کے آگے بڑھائی۔۔۔۔ جسے ہاتھ بڑھا کر لینے کی زحمت کیے بغیر۔۔۔ وہ محیب کی شارپ نگاہوں کو بغور دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

تو پھر؟؟"وہ واقف تھا اس کی یوں آمد کی دوسری وجہ کیا ہو سکتی" ہے۔۔۔مگر پھر بھی اسے بولنے کا موقع دیا۔۔۔۔

تم واقف ہو اچھی طرح۔۔۔اس لیے یہ اداکاری نہ کرؤ کے تمھیں نہیں" پتا۔۔۔۔"زارون کے چہرے پر سختی آگ ئی تھی مقابل کو یوں دانستہ طور پر انجان بنتا دیکھ۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔تو کیا چاہتے ہو مجھ سے؟؟"وہ ٹوداپوائی نٹ بات کرنے کا" عادی تھا۔۔۔۔زارون کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔اپنے بھرم والے انداز میں پوچھا۔۔۔۔

یہی کے سامنے سے ہٹ جاؤ۔۔۔۔"زارون نے ایک ایک لفظ پر زور" دیتے ہوئے۔۔۔۔۔حاکمانہ انداز میں کہا۔۔۔۔

"یہ ممکن نہیں۔۔۔وہ چھوٹا بھائی ی ہے میرا۔۔۔۔میں تمھیں com-pensate دینے کے لیے تیار ہوں۔۔۔۔"زارون کی بات سنتے ہی وہ قطعی لہجے میں بولا۔۔۔

"اوکے۔۔۔تو میں ایک کام کرتا ہوں۔۔۔۔اس کے بھی پاؤں توڑوا دیتا compen-sate ہوں۔۔۔۔بدلے میں۔۔۔میں تمھیں ایڈوانس میں دینے کے لیے تیار ہوں۔۔۔۔"محیب کا جواب زارون کے تن بدن میں آگ بھڑکا گیا تھا۔۔۔۔اس کے لہجے سے جھلکتا غرور ہی تو خاک میں ملانا تھا اسے۔۔۔۔مانا سینے میں بدلے کی آگ لگی تھی۔۔۔۔مگر چہرے پر عیاں نہ ہونے دی۔۔۔طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔دانت پیستے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

محیب آج بھی جان دیتا تھا اپنے بھائی پر۔۔۔۔

مقابل کا جملہ سنتے ہی شدید غصہ امٹ آیا۔۔۔جو اس کی آنکھوں میں نمایا بھڑکتا دیکھائی دے رہا تھا۔۔۔۔۔"تم جانتے بھی ہو اِس وقت کس سے بات کر رہے ہو۔۔۔ تمھیں کیا لگتا ہے محیب اجلال ملک کے بھائی پر ہاتھ ڈالنا اتنا آسان ہے۔۔۔"وہ خاصہ غصیلے لہجے میں مقابل کو کمتر نگاہ سے دیکھتے ہوئے۔۔۔اپنے مغرور انداز میں گویا ہوا۔۔۔

صحیح کہتی تھی نجمہ۔۔۔پیسوں کا بڑا گھمنڈ ہے تمھیں۔۔۔لیکن یو جسٹ" ویٹ اینڈ واچ۔۔۔میں تمھیں بہت جلد تمھارے اِن سوالوں کے منہ توڑ جواب دوں گا۔۔۔زبان سے نہیں۔۔۔اپنے عمل سے۔۔۔بچا سکتے ہو ۔۔۔تو بچالو اپنے بھائی کو۔۔۔زیادہ وقت نہیں بچا ہے اُس کے پاس "اِس کھلی فضا میں سانس لینے کے لیے۔۔۔۔

اس کا دھمکی آمیز لہجہ۔۔۔۔محیب کے لیے نا قابلِ برداشت تھا۔۔۔

اِس لہجے میں بات کرنے کی جرأت کسی نے پہلی بار کی تھی اس کے سامنے۔۔۔۔وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر۔۔۔زارون کے پاس پُر وقار انداز میں چلتا ہوا آیا۔۔۔پھر اس کی ویل چی ئی ر پر دونوں ہاتھ جما کر۔۔۔۔اس کی چہرے کے مقابل جھکتے ہوئے۔۔۔استہزائی یہ انداز میں گویا ہوا۔۔۔۔۔

"تم مجھے اِس ویل چی ئی ر پر بیٹھ کر دھمکی دے رہے ہو۔۔۔۔۔"

اس کا جملہ مکمل ہوتے ہی۔۔۔زارون کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ بکھر ئی ی۔۔۔اگلے ہی لمحے وہ چی ئی ر پر ہاتھ جما کر۔۔۔اٹھنے لگا۔۔۔

اسے اٹھتا دیکھ۔۔۔ محیب تیزی سے مارے شاکڈ کے ایک قدم پیچھے ہو کر سیدھا کھڑا ہوا۔۔۔۔

محیب کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔۔۔زارون کو اپنے سامنے پیروں پر کھڑا ہوتا دیکھ۔۔۔

ہمم۔۔۔۔قد برابر ہی ہے ہمارا۔۔۔بس دولت کا کچھ فاصلہ" ہے۔۔۔کوئی ی نہیں۔۔۔وہ بھی اللہ نے چاہا تو جلد مٹے گا۔۔۔۔اور رہی بات جازع کی۔۔۔تو میں پھر کہ رہا ہوں۔۔۔میں اسے اسکے کیے کی سزا دلوا کر رہوں گا۔۔۔چاہے تم گواہوں کو خریدو، پولیس والوں کو خریدو یا جج کو۔۔۔۔" وہ خوبرو نوجوان جب کھڑا ہوا۔۔۔تو اس کا اور محیب کا قد بالکل برابر تھا۔۔۔۔وہ روبرو آکر۔۔۔پُر اعتماد لہجے میں۔۔آنکھوں میں آنکھیں ڈال چیلنج دینے لگا۔۔۔۔

دیکھتے ہیں۔۔۔۔"مانا حیرت تھی اسے زارون کو یوں اُچانک کھڑا ہوتے" دیکھ۔۔۔مگر اپنے جذبات پر اسکا مکمل قابو تھا۔۔۔اگلے ہی لمحے بے تاثر چہرے کے ساتھ اس کا چینلج سنا۔۔۔وہ بحث کرنے یا لوگوں سے الجھنے کا عادی نہیں تھا۔۔۔اس لیے لاپرواہی سے کہتے ہوئے دونوں ہاتھ اپنے پینٹ کی جیب میں ڈالے۔۔۔۔

اس کا مطمئن انداز یقیناً مقابل کے غصے کو مزید بھڑکا رہا تھا۔۔۔

بالکل۔۔۔دیکھتے ہیں۔۔۔"وہ بھی اسی کی طرز میں جواب دے کر" ۔۔۔وہاں سے لمبے قدم بھرتا باہر جانے لگا۔۔۔

ویٹ۔۔۔سر آپ کی ویل چی ئی ر۔۔۔"صائمہ تیزی سے اسے روکتے" ہوئے۔۔۔۔پیچھے سے بولی۔۔۔

اپنے پاس رکھ لو۔۔۔۔بہت جلد تمھارے چھوٹے سر کے کام آنے والی" ہے۔۔۔۔"وہ مسکرا کر۔۔۔پر اعتماد لہجے میں کہتے ہوئے۔۔۔باہر نکل گیا۔۔۔

اس کی جرأت محیب کا خون کھولا گ ئی تھی۔۔۔اس نے ایک زوردار لات اس ویل چی ئی ر پر ماری۔۔۔۔

جس کے نتیجے میں وہ پاس والی دیوار سے جا ٹکرائی ی۔۔۔

جازع کو بلاؤ فورا۔۔۔"وہ صائمہ کو غصیلی آواز میں آرڈر دینے لگا۔۔۔"

وہ اپنی کار میں فاتحانہ انداز میں آکر بیٹھا۔۔۔ محیب کا غصہ اس کی جیت تھی۔۔۔

غصے میں انسان ہمیشہ غلط فیصلے لیتا ہے۔۔۔اب اسے بس انتظار کرنا تھا۔۔۔

سر پارٹی؟؟"اس کے بیٹھتے ہی ڈرائی یورد دھیمے لہجے میں استفسار کرنے" لگا۔۔۔

کون سی پارٹی؟؟"وہ الجھ کر۔۔۔ایک ابرو اچکا کر۔۔۔۔"

"آپ بھول گ ئی ے۔۔۔عنابیہ میڈم نے پارٹی رکھی ہے آج۔۔۔"

یار میں تو واقعی بھول گیا۔۔۔۔چلو۔۔۔۔ابھی ایک گھنٹہ ہے میرے پاس۔۔۔وہیں لے چلو۔۔۔۔۔" یہ کہتے ہوئے اس نے اپنا سر سیٹ سے ٹکایا۔۔۔اور آنکھیں موند لیں۔۔۔۔

محیب کو روبرو کھڑے ہو کر چیلنج دینا کبھی ممکن نہ ہوتا اگر عنابیہ اس کے ساتھ نہ ہوتی۔۔۔

ماضی۔۔۔۔

اس نے زندگی میں پہلے خود کو کبھی اتنا بے بس ولاچار محسوس نہ کیا تھا۔۔۔۔جتنا اس لمحے کر رہا تھا۔۔۔۔

جس دیوار پر عنابیہ کھڑی تھی وہ کافی اونچی تھی۔۔۔

وہ بغیر کھڑے ہوئے اسے نہیں پکڑ سکتا تھا۔۔۔۔

نہ ہی اسے دور دور تک چھت پر کوئی ی نظر آرہا تھا جس سے وہ مدد لیتا۔۔۔

اس بچارے کے پاس تو اپنی بے بسی پر ماتم کرنے تک کا وقت نہ تھا۔۔۔۔۔

اپنا خیال رکھنا۔۔۔۔۔۔میں پھر کہتی ہوں۔۔۔۔۔۔آئی لووو"

یو۔۔۔۔آئی لوو یو زارون۔۔۔۔۔یاد رکھنا میری ہر سانس پر صرف

تمھارانام تھا۔۔۔"آخری بار۔۔۔اس سنگ دل کو دیکھنے کی چاہ میں آنکھیں کھولیں۔۔۔

اس کی جانب مڑ کر۔۔۔۔۔محبت سے چور لہجے میں پھر ایک بار اظہار محبت کیا۔۔۔۔

پھر مڑ گ ئی۔۔۔

آنکھیں موند کر۔۔۔۔۔ایک گہرا سانس لیا۔۔۔جیسے ہمت جمع کی ہو۔۔۔۔موت کو سینے سے لگانے کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے۔۔۔ایک زوردار چیخ بلند ہوئی ی۔۔۔۔

عنابیہ۔۔۔۔"وہ بس کودنے ہی والی تھی۔۔۔کے زارون ویل چی ئی رکو"
چھوڑ کر۔۔۔بھاگتا ہوا اس کی جانب آیا۔۔۔اور اس کا ہاتھ پکڑ کر۔۔۔اپنی
جانب کھینچا۔۔۔۔

اگلے پل۔۔۔۔۔عنابیہ اس کے اوپر تھی۔۔۔اور وہ فرش پر۔۔۔

زارون تم ٹھیک ہو گ ئی ے۔۔۔تم ٹھیک ہو گ ئی ے۔۔۔شکر ہے"
will power خدا کا۔۔۔میری تمھیں شاکڈ دے کر قوت ارادی
جگانے کی ٹرک کام کر گ ئی۔۔۔۔مجھے یقین نہیں آرہا۔۔۔"وہ خوشی سے
پاگل ہوئے جا رہی تھی۔۔۔اس خوبرو نوجوان کے وجود کو مسرت سے
سرشار حالت میں۔۔۔۔اپنے حصار میں مضبوطی سے بھینچتے ہوئے بولی۔۔۔

شٹ۔اپ۔۔۔دماغ خراب ہے تمھارا۔۔۔اگر تمھیں کچھ ہو جاتا" تو۔۔۔اگ۔۔۔" وہ اس کے حصار کو توڑتے ہوئے ے۔۔۔غصے کے عالم میں اس کے نازک وجود کو خود سے ہٹا کر۔۔۔سیدھا ہو کر بیٹھ۔۔چنگھاڑتے ہوئے ابھی اسے ڈپٹ ہی رہا تھا۔۔۔کے وہ تیزی سے بات کاٹتے ہوئے بولی۔۔۔

ایسے کیسے ہو جاتا۔۔۔مجھے یقین تھا تمھاری زندگی میں اتنی اہمیت تو رکھتی" ہوں کے مجھے مرنے نہیں دو گے اپنے سامنے۔۔۔۔پھر بھئی یہ شاکڈ دینا ضروری تھا اب۔۔۔۔مجھے یقین تھا تم اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گے۔۔۔اور دیکھو۔۔۔تم نے مجھے بچا لیا۔۔۔" وہ چہرے پر پیاری سی مسکان سجائے جواب دہ ہوئی ی۔۔۔

تم پاگل ہو۔۔۔۔" وہ ابھی بھی برہم تھا۔۔۔۔"

ہاں۔۔۔مگر صرف تمھارے لیے۔۔"وہ خاصہ شوخی سے لائن مارتے" ہوئے۔۔ایک آنکھ دبا کر بولی۔۔۔

وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہوتے ہی۔۔۔کامیابیوں کی سیڑھیاں چڑھنا شروع ہوا۔۔۔

محنت سے دن رات ایک کیے۔۔۔

قسمت بھی کچھ زیادہ ہی مہربان تھی اس پر۔۔۔۔

حال تو یہ تھا مٹی کو ہاتھ لگائے تو سونا ہو جائے۔۔۔۔

شی ئی رز کی خرید و فروخت میں پیسہ لگایا۔۔۔۔

اس سے حاصل شدہ نفع اپنی خود کی کمپنی بنانے میں لگایا۔۔۔

کا مالک Z.N success group دیکھتے ہی دیکھتے وہ زارون سے بن گیا۔۔۔

اس نے اپنے کیس کو۔ری اوپن کروایا۔۔۔۔۔

اپنی پاور کا استعمال کر کے پولیس پر پریشر ڈالا مجرموں کو پکڑنے پر۔۔۔

اسے مارنے والے غنڈوں کو جب پکڑا گیا تو انھوں نے قبول کیا۔۔۔۔کے جازع اجلال ملک نے پیسے دیے تھے اسے جان سے مارنے کے۔۔۔۔

مگر اگلے ہی دن۔۔۔وہ سارے کے سارے مکر گ ئی ے۔۔۔یقینا محیب کا پیسہ وطاقت ان کی زبانوں کو مکرنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔۔۔۔

مگر زارون بھی اب پیچھے ہٹنے والا کہاں تھا۔۔۔

اس نے ٹھان لی تھی۔۔۔کے جازع کو اس کے کیے جرم کی سزا دل وا کر ہی چھوڑے گا۔۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

سر پہنچ گ ئی ے۔۔۔" پارٹی کلب میں تھی۔۔۔کلب کے آگے گاڑی" روکتے ہوئے۔۔۔ڈرائی یور نے آہستگی سے کہا۔۔۔۔

وہ بغیر کچھ کہے۔۔۔ڈرائی یور کے دروازہ کھولتے ہی اپنے پُر وقار انداز میں ۔۔۔گاڑی سے اتر کر۔۔۔اپنے سیدھے ہاتھ سے کوٹ کا بٹن لگانے لگا۔۔۔پھر منہ بسور کر کلب کی جانب دیکھا۔۔۔۔

کلب دیکھتے ہی اسے نجمہ کی یاد ستائی ی۔۔۔۔

کیونکے اسے زارون کا کلب آنا۔۔۔اور یہاں آکر لڑکیوں کے جھرمٹ میں بیٹھنا۔۔۔بالکل پسند نہیں تھا۔۔۔جاتے وقت بھی وہ سختی سے منع کر کے گ ئی تھی۔۔۔۔یہ یاد آنے پر وہ اداسی سے مسکرا دیا۔۔۔۔

کہاں ہو تم؟؟۔۔۔۔کہاں چلی گ ئی ہو یار؟؟۔۔۔۔۔"وہ لڑکی ایسی" غائ ب ہوئ ی کے پھر کسی کو ملی ہی نہیں۔۔۔

اسے آج بھی زارون پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔۔

اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جانے کے بعد۔۔۔سب سے پہلے اس نے نجمہ سے رابطہ کرنے کی کوشش کی۔۔۔تب اس کا سیل سوئچ اف آنے لگا۔۔۔۔

محیب کو عنائی زہ بیگم نے کال کی۔۔۔تو اس کی سیکرٹری نے کال ریسیو کی۔۔۔اور بتایا کے نجمہ اپنی والدہ کے ساتھ کہیں چلی گئی ہے۔۔۔جس کی اطلاع جاتے وقت اس نے کسی کو نہیں دی۔۔۔۔

کچھ دنوں قبل۔۔۔وہ استنبول کے ایک ریسٹورینٹ میں بیٹھا کھانا کھا رہا تھا۔۔۔کے اس کی نظر اچانک دیوار پر لگے ڈیزائی نگ شیشے پر گئی۔۔۔اس میں نجمہ کا عکس دیکھ۔۔۔وہ بے یقینی سے کھڑا ہو کر مڑا۔۔۔

مگر وہاں کوئی ی موجود نہ تھا۔۔۔اس کے باوجود وہ اپنے کلائی نٹ چھوڑ کر۔۔۔۔اسے ڈھونڈنے کے لیے بھاگا۔۔۔۔

بہت ڈھونڈا۔۔۔ مگر وہ نہ ملی۔۔۔شاید آنکھوں کو دھوکہ ہوا تھا۔۔۔

عجب بات یہ ہے۔۔۔۔کے چاہتا ہے کے یہ حسین دھوکہ بار بار ہو۔۔۔کیا خبر کسی روز یہ دھوکہ حقیقت سے ہمکنار کر دے۔۔۔۔ مگر ہائے رے قسمت۔۔۔ایسا ہوتا ہی نہیں۔۔۔۔

اس نے کلب کے باہر کھڑے۔۔۔۔ایک گہرا سانس ہوا میں خارج کیا۔۔۔اور مصنوعی مسکان چہرے پر سجائے کلب میں داخل ہوا۔۔۔۔

کلب میں داخل ہوتے ہی اس کا خون کھول اٹھا۔۔۔۔وہ حسین سنہری گڑیا ۔۔۔۔لال رنگ کی ٹی۔شرٹ جو اس کے جسم کو چھپانے کے لیے ناکافی تھی۔۔۔اس پر بلیک کوٹ و پینٹ زیبِ تن کیے ایک لڑکے کے ساتھ ناچنے میں مگن تھی۔۔۔

کلب کی رنگین لائی ٹس۔۔اور لاؤ ڈ میوزک میں ناچتے ہوئے ان بے باک لڑکے لڑکیوں سے عنابیہ جدا نہ تھی۔۔۔وہاں سب ایسے ہی ناچ رہے تھے۔۔۔مگر پھر بھی اس خوبرو نوجوان کا پارہ آسمانوں سے باتیں کرنے لگا تھا۔۔۔۔

کیا کر رہے ہو؟؟۔۔۔"وہ ڈانس کرتے کرتے ابھی اپنی باہیں اپنے ساتھ" ناچتے لڑکے کے کندھے پر ڈالنے ہی لگی تھی۔۔۔کے اس کا ہاتھ انجانی گرفت میں مضبوطی سے کھینچا۔۔۔وہ ہکا بکا نگاہوں سے زارون کو دیکھنے

لگی۔۔۔جو اسے ڈانس فلور سے کھینچتا ہوا ایک سائیڈ میں لا کر کھڑا کر چکا تھا۔۔۔اس کا یوں اچانک آ کر۔۔۔اس کے دوستوں کے بیچ سے نکال کر لانا عنابیہ کو سخت ناگوار گزرا۔۔۔۔وہ خاصہ جھنجھلاتے ہوئے۔۔۔اپنا بازو چھڑوانے لگی۔۔۔مگر مقابل کوئی ی ارادہ نہ رکھتا تھا اس کا بازو چھوڑنے کا۔۔۔

تمھیں کپڑے پہننا نہیں آتے یا تمھارے باپ کے پاس پیسے ختم" ہو گ ئ ے ہیں؟؟"زوردار میوزک چلنے کے باوجود وہ اس کی دھاڑ سن سکتی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں سے شعلے نکلتے معلوم ہوئے عنابیہ کو۔۔۔۔

یہ فیشن ہے۔۔۔تمھیں کیا پتا۔۔"وہ خاصہ چڑ کر بولی۔۔۔"

بھاڑ میں جائے ایسا فیشن۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔اس کے کوٹ کے بٹن لگانے کی نیت سے۔۔۔اس کے کوٹ کو دیکھنے لگا۔۔۔جس میں بٹن تھے ہی نہیں۔۔۔یہ دیکھ۔۔۔وہ مزید آگ بگولہ ہوا۔۔۔

"یہ پہنو۔۔۔"اس کے کوٹ میں بٹن نہ پا کر۔۔۔اپنا کوٹ اتار کر اسے پہنانے لگا۔۔۔جس پر مقابل بری طرح چڑ کر۔۔۔اس کا ہاتھ روکنے لگی۔۔۔

"ہو کیا گیا ہے تمھیں؟؟۔۔۔اتنے پوزیسیو کیوں ہو رہے ہو؟؟۔۔۔تمھاری بیوی یا گرل فرینڈ نہیں ہوں میں۔۔۔"وہ خاصہ جتاتے ہوئے بولی۔۔۔جیسے یاد دہانی کرا رہی ہو۔۔۔کے مقابل کی عزت کا کوئی ی

لین دین نہیں ہے اس کے کپڑوں سے۔۔۔وہ خود مختار ہے اپنی زندگی میں۔۔۔۔اور اپنے ہر فیصلے میں۔۔۔۔

مگر دوست تو ہوں۔۔۔۔"وہ تیزی سے بولا۔۔۔۔"

دوستوں کو میں یہ اختیار نہیں دیتی۔۔۔کے وہ میرے لباس پر اعتراض" کریں۔۔۔۔۔۔اوکے مسٹر زارون۔۔۔اب پلیز۔۔۔اسکیوز می۔۔۔میرا فرینڈ میرا انتظار کر رہا ہے۔۔۔"وہ سرد مہری سے کہ کر۔۔۔مقابل کی آنکھوں کے غصے کو مکمل اگنور کرتے ہوئے۔۔۔اپنا بازو اس کی قید سے آزاد کرا کے۔۔۔ابھی اکڑ کر ایک قدم بھی نہ چلی تھی۔۔۔۔کے مقابل نے اس کا بازو اس بار اور سختی سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچا۔۔۔۔جس کے نتیجے میں اگلے ہی لمحے۔۔۔وہ اس کے کشادہ سینے سے آ لگی تھی۔۔۔۔

وہ خود کو سنبھال کر تیزی سے دور ہٹنے ہی لگی تھی۔۔۔کے مقابل نے جھک کر اسے بوری کی طرح اٹھا کر کندھے پر ڈال لیا۔۔۔۔

یہ کیا حرکت ہے؟؟۔۔۔زارون چھوڑو مجھے۔۔۔۔"وہ زور زور سے اس" کی کمر پر مکے برساتے ہوئے احتجاج کرنے لگی۔۔۔مگر مقابل پر اس کا کوئی ی اثر نہ تھا۔۔۔۔

کیونکے پارٹی عنابیہ کی ہی تھی اس لیے سب حیرت سے زارون کو اسے لے جاتا دیکھنے لگے۔۔۔

میں خود ڈرائی یو کرؤں گا۔۔۔"اس نے گاڑی کا گیٹ کھولتے ہوئے۔۔" ڈرائی یور سے سختی سے کہا۔۔۔

اوکے سر۔۔۔"ڈرائی یور یہ سنتے ہی"

۔۔۔اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔دور ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

زارون۔۔۔"اس نے غصے سے ڈرائی یور کے برابر والی سیٹ پر"

پٹکا۔۔۔جس پر وہ غراتے ہوئے۔۔۔اسے کھا جانے والی نگاہ سے دیکھنے لگی۔۔۔

چپ رہو۔۔۔"غصیلی آواز میں کہ کر۔۔دروازہ زور سے بند"

کیا۔۔۔جیسے بے جان گیٹ پر سارا غصہ نکالا ہو۔۔۔

وہ پورے راستے منہ پھولائے بیٹھی رہی۔۔۔زارون نے بھی کچھ نہ کہا۔۔۔

اترو۔۔۔"گاڑی عنابیہ کے گھر کے مین دروازے پر روک کر۔۔۔ سختی" سے حکم صادر کیا۔۔۔۔

سنائی ی نہیں دیتا۔۔۔اترو۔۔۔"وہ خاموشی سے منہ پھولائے بیٹھی" رہی۔۔۔ جیسے سنا ہی نہ ہو۔۔۔۔

زارون نے مزید برہمی سے کہا۔۔۔

جہاں سے اٹھا کر لائے ہو۔۔۔وہیں واپس چھوڑ کر آؤ۔۔۔ورنہ میں نہیں" اترنے والی۔۔۔۔"وہ اعلانیہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔بغیر اس کی جانب دیکھے بولی۔۔۔

مر کر بھی نہیں۔۔۔"قطعی انداز میں جواب دیتے۔۔۔اس نے گاڑی کا" انجن اف کر دیا۔۔۔۔

تمھارا پربلم پتا ہے کیا ہے۔۔۔۔تم دوستی کی حدود نہیں"

جانتے۔۔۔۔"بہت دیر تک ماحول پر خاموشی طاری رہی۔۔۔۔مزید اپنا

غصہ اب عنابیہ کے لیے کنڑول کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔اس خوبرو نوجوان

کی جانب رخ کر۔۔۔غصے سے بولی۔۔۔

ہاں نہیں جانتا۔۔۔اور نہ ہی جاننے میں انٹرسٹڈ ہوں۔۔۔مجھے صرف اتنا"

"پتا ہے کے تم اس طرح کے لباس میں باہر نہیں جا سکتیں۔۔۔۔

میرے ڈیڈ نے کبھی مجھے میری مرضی کے کپڑے پہننے سے نہیں"

"روکا۔۔۔تو پھر تم کون ہوتے ہو؟؟۔۔

تو روکنا چاہیے تھا۔۔۔ نہیں روکا۔۔۔اس لیے آج ان کی ذمہ داری مجھے" نبھانی پڑ رہی ہے۔۔۔" وہ برہم ہو کر جواب دہ ہوا۔۔۔

اب مجھے سمجھ آ گیا۔۔۔ نجمہ تمھیں کیوں چھوڑ گ ئی۔۔۔یقیناً ان ہی" بے جا پابندیوں کی وجہ سے۔۔۔" وہ غصے سے تلملا کر بولتی ہوئی ی۔۔۔ گاڑی سے اتر کر چلی گ ئی۔۔۔۔۔

اس کے جانے کے بعد۔۔۔ وہ اسٹیر نگ پر زور سے ہاتھ مار کر۔۔۔اپنا غصہ نکالنے لگا۔۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

وہ سونا چاہتا تھا۔۔۔ مگر جب آنکھ بند کرتا۔۔۔اس بے باک لڑکی کا کسی اور مرد کے ساتھ ناچتا ہوا وجود آنکھوں کے سامنے آجاتا۔۔۔

جس پر اس کے تن بدن میں آگ بھڑکنے لگتی۔۔۔۔

سمجھ نہیں پا رہا تھا کیوں آنکھوں کے آگے سے ہٹ نہیں رہا تھا وہ لمحہ۔۔۔

کیوں آگ سلگ رہی تھی دل میں۔۔۔۔

وہ ناراض ہو کر گ ئی تھی اس بات کا بھی احساس ہو رہا تھا۔۔۔

جب سونے کی کوشش کرتے کرتے تھک گیا۔۔۔تو اٹھ کر اپنے کمرے کی کھڑکی کے پاس چلا آیا۔۔۔۔

کیا میں واقعی اس کے لیے حد سے زیادہ پوزیسیو ہونے لگا ہوں؟؟" وہ" خودی سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔وہ دوست ہے میری۔۔۔اور دوست ہونے کے ناطے میرا" حق ہے اسے ان چیزوں سے روکوں جو اس کے لیے صحیح نہیں۔۔۔" جیسے خودی کو قائل کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔۔۔کے دل میں ابھرتے جذبات سوائے دوستی کے کچھ نہیں۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

آج اس کی بیٹی پورے دو ماہ کی ہو گئی تھی۔۔۔

پورے ملک خاندان کی جان تھی وہ۔۔۔۔

اس کا نام جازع نے نازنین رکھا تھا۔۔۔

بیٹی ہو اور باپ کی جان نہ بسی ہو اس میں۔۔۔یہ کہاں ممکن۔۔۔۔وہ جان وارتا اپنی شہزادی پر۔۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

ارے بہن۔۔۔کہاں چلی جا رہی ہو؟؟۔۔۔فلیٹ کا کرایہ بھی دینا ہوتا" ہے۔۔۔کچھ خبر ہے یا نہیں؟؟۔۔۔تم ماں بیٹی تو تین مہینے کا کرایہ کھا کر بیٹھ گ ئی ہو" وہ دانستہ طور پر۔۔۔آج اوورٹائی م کر کے لیٹ گھر لوٹی تھی

تاکے مکان مالکن سے واسطہ نہ پڑے۔۔۔مگر کیا خبر تھی وہ اس کے انتظار میں ابھی تک جاگ رہی ہوں گی۔۔۔۔

زونی انٹی۔۔۔مجھے ابھی تک سیلری نہیں ملی ہے۔۔۔جیسے ہی ملتی ہے"۔۔۔میں سب سے پہلے آپ کے کرایہ کی رقم ادا کرؤں گی۔۔۔۔"وہ لچک دار انداز میں بولی۔۔۔

وہ زونی بیگم کے تماشے کی عادت کو باخوبی جانتی تھی۔۔۔اس لیے ڈر رہی تھی کے وہ رات کے بارہ بجے دراوزے پر کھڑے ہو کر کوئی ی تماشہ برپا نہ کریں۔۔۔۔

آخر ان کی بھی عزت تھی معاشرے میں۔۔۔۔اب انھیں کوئی ی ان کے ماضی سے نہیں جانتا تھا یہاں۔۔۔سب انھیں کافی عزت کی نگاہ سے

دیکھتے۔۔۔کیونکے ماں نرس تھی ہسپتال میں۔۔اور بیٹی اپنے چھ ماہ کے بیٹے کو سنبھالنے کے ساتھ ساتھ ایک ریسٹورینٹ میں ویٹرس کی جاب کر رہی تھی۔۔۔

گزر بسر دن بہ دن مشکل ہوتا جا رہا تھا۔۔۔

تم نے پچھلی بار بھی یہی کہا تھا لڑکی۔۔۔۔اگر کرایہ نہیں ادا" کر سکتیں۔۔۔تو نکل جاؤ میرے مکان سے۔۔۔۔"وہ تلخ لہجے میں جواب دہ ہوئی یں۔۔۔

جس بات کا ڈر تھا وہی ہو گیا تھا۔۔۔انھوں نے آدھی رات کو تماشہ لگانا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔۔

وہ شرمندگی سے نیچے روڈ کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہم کہاں جائیں گے؟؟۔۔۔"وہ لاچارگی سے گویا ہوئی۔۔۔۔"

مجھے کیا پتا۔۔۔۔جہاں جانا ہے جاؤ۔۔۔میں نے کوئی تم ماں بیٹی کا ٹھیکا" "تھوڑی لے رکھا۔۔۔۔

میں پچھلی بار واقعی دینے والی تھی۔۔۔مگر آپ کو تو پتا ہے ناں۔۔۔" "شاہزین کی اچانک طبیعت خراب ہو گئی تھی۔۔۔۔

بھئی مجھے کچھ نہیں پتا۔۔۔مجھے صرف میرے کرایے سے مطلب" ہے۔۔۔"وہ فوراً ہی سپاٹ سے لہجے میں بولیں۔۔۔۔

مجھے بتائی یں۔۔۔کتنا ہے آپ کا کرایہ۔۔۔"اچانک سے پیچھے سے آنے" والی بھرم دار آواز نے ان دونوں کو اپنی جانب متوجہ کیا۔۔۔

"جواد۔۔۔تمھیں ضرورت نہیں ہے۔۔۔"وہ سامنے بلیک ٹی۔شرٹ۔۔۔اس پر پیلے رنگ کی موٹی جیکٹ و بلیک پینٹ زیبِ تن کیے ہوئے لڑکے کو دیکھ۔۔۔اعتراضا بولی۔۔۔۔

"تم چپ رہو۔۔۔"وہ فورا اسے غراتے ہوئے چپ کرانے لگا۔۔۔۔

جواد اور فرقان صاحب کے احسانات اس پر بڑھتے ہی جا رہے تھے۔۔۔جن کی وجہ سے وہ بہت شرمندگی محسوس کرتی۔۔۔

زونی بیگم کو تو صرف اپنے پیسوں سے مطلب تھا۔۔۔چاہے پھر کوئی ی بھی ادا کرے۔۔۔وہ خوشی خوشی اپنے پیسے لے کر چل دیں۔۔۔جبکے نجمہ سر جھکائے شرمندگی سے کھڑے ہو کر۔۔۔اس خوبرو لڑکے کا ہر بار کی طرح شکریہ ادا کرنے لگی۔۔۔۔

"شکریہ۔۔۔"

اندر چل کر بات کر سکتے ہیں؟؟۔۔۔یا مجھے باہر سے بھگانے کا ارادہ ہے؟؟۔۔۔" وہ دونوں ہاتھ سینے پر فولٹ کر۔۔۔ خفگی سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

سوری۔۔۔"اس نے معذرت طلب کی۔۔۔اور پرس سے چابی نکال کر" دروازہ کھولنے لگی۔۔۔۔

تم مجھے اپنی مدد کرنے سے کیوں روکتی ہو؟؟۔۔۔کیا تم مجھے اپنا دوست" نہیں سمجھتیں؟؟۔۔۔"گھر میں داخل ہوتے ہی وہ خفگی سے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

ایسی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔دوستی میں برابری اچھی لگتی ہے۔۔۔جبکے" یہاں تو ہر وقت تم ہی میری مدد کرتے رہتے ہو۔۔۔"وہ شرمندہ شرمندہ سی۔۔۔ نظریں جھکائے جواب دہ ہوئی۔۔۔۔

افف۔۔۔"وہ اپنی عادت کے مطابق۔۔۔ جھنجھلاتے ہوئے۔۔۔دونوں" ہونٹوں کو گول کر۔۔۔افف کی آواز نکالتا ہوا۔۔۔سامنے رکھے صوفے پر آکر ٹک گیا۔۔۔

بس اس کا بیٹھنا تھا۔۔۔کے اگلے ہی لمحے وہ اندر کی جانب دھنس چکا تھا۔۔۔

آہ۔۔"اچانک اندر کی جانب گرنے کے سبب وہ زور سے چیخا۔۔۔"

"چیخو مت۔۔۔شاہزین اٹھ جائے گا۔۔۔۔"کبھی کبھار جواد اسے بالکل کوئی ی بچہ معلوم ہوتا۔۔۔شرارتی سہ۔۔۔اتنا کوئی ی اسے لگی نہیں تھی۔۔جتنا وہ شور مچا رہا تھا۔۔۔نجمہ نے بجلی کی پھرتی سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر آواز دباتے ہوئے۔۔۔اپنی بڑی بڑی آنکھوں کے ساتھ ۔۔۔۔گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اس لمحے وہ قریب آگ ئی تھی۔۔۔اتنی قریب کے وہ اس کے وجود سے آتی دھیمی دھیمی و پیاری سی مہک کو محسوس کرنے لگا۔۔۔۔

وہ ایک دو ثانیوں کے لیے محو ہو کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

ہاتھ دو اپنا۔۔۔میں باہر نکالتی ہوں تمھیں۔۔۔۔" وہ اس کی جانب اپنا"
ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولی۔۔۔ جس پر اک لمحے کی دیری کے بغیر۔۔۔۔وہ
ہاتھ مضبوطی سے تھام گیا۔۔۔۔

تم اس کچرے کو کب تک سجا کر رکھنے والی ہو۔؟؟۔۔" وہ باہر نکلتے"
ہی۔۔۔۔منہ بسور کر۔۔۔اس ٹوٹے صوفے کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ جس
کی اوپری سطح بیٹھتے ہی نیچے کی جانب دھنس جاتی تھی۔۔۔اور بیٹھنے والا اگلے
ہی لمحے صوفے کے اندر ہوتا تھا۔۔۔۔

تمھاری طرح میرے باپ کا مارٹ نہیں چل رہا۔۔۔چادر ڈھک"
دو۔۔۔تو عیب چھپ جاتا ہے اِس کا۔۔۔۔پھر گھر میں رکھنے کے لیے کچھ تو

چاہیے ناں۔۔۔خالی خالی برا لگتا ہے۔۔۔" وہ زونی بیگم کا پھینکے جانے والا فرنیچر کا سامان اٹھا کر اپنے گھر لے آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

ٹوٹی ہوئی الماری پر پردہ لگا کر اسے قابل استعمال بنالیا تھا۔۔۔۔

صوفے پر چادر بیچھا کر۔۔۔اسے لاونج میں سجادیا تھا۔۔۔

جگہ جگہ سے پھٹے قالین کو سفید چادر سے کور کر۔۔۔۔گھر کی زینت بننے کا موقع دیا۔۔۔اسی طرح دیگر سامان میں بھی اس نے اپنی کارستانی کا مکمل مظاہرہ کیا تھا۔۔۔۔

اور یہ بڑا اچھا لگتا ہے۔۔۔کے بیٹھتے ہی نیچے گر جاؤ۔۔" وہ منہ بگاڑ کر" اعتراضا بولا۔۔۔۔

تومت بیٹھو۔۔۔پاؤں میں جان نہیں ہے کیا۔۔۔پانچ دس منٹ کھڑے" نہیں رہ سکتے۔۔۔" وہ خاصہ چڑتے ہوئے بول کر اندر جانے لگی۔۔۔

اب مجھے یوں اکیلا چھوڑ کر کہاں جا رہی ہو؟؟" وہ روتو سہ منہ" بنا کر۔۔۔۔ معصومیت سے گویا ہوا۔۔۔۔

اپنی جان کو دیکھنے۔۔۔شام سے دیکھا نہیں ہے میں نے اسے۔۔۔۔" وہ" بیچارگی سے بولی۔۔۔۔

جواد کو کبھی کبھار بہت ترس آتا اس بیچاری پر۔۔۔۔۔

دن رات محنت کر کے اپنے بچے کی پرورش کر رہی تھی۔۔۔

نجمہ نے سب کو یہی بتایا تھا کے اس کے شوہر کا انتقال ہو چکا ہے۔۔۔وہ ایک بیوہ ہے۔۔۔۔

ویسے تو یہ حقیقت کے بر خلاف تھا۔۔۔یعنی جھوٹ۔۔۔مگر اس کے لیے محیب اسی دن مر گیا تھا جب اس نے میڈیا پر اپنی دوسری شادی کا اعلان کیا تھا۔۔۔۔

حال تو یہ تھا کے اس ہر جائی ی کی صورت دیکھنا بھی گوارا نہ تھی اسے۔۔۔۔

اوو۔۔۔ماما کی جان۔۔۔"شاہزین کو دیکھتے ہی لگا جیسے سارے دن کی" تھکان ہوا میں چھو منتر ہو گ ئی۔۔۔وہ اپنی نانی سے لگ کر سو رہا

تھا۔۔۔ نجمہ نے اس کے ننھے منھے وجود کو باہوں میں بھر کر چومنا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔

ماما نے بہت مس کیا آپ کو۔۔آپ نے کیا؟؟۔۔۔"وہ طوطلی زبان میں" اپنے سوتے ہوئے شہزادے سے بات کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ نہیں جانتی۔۔۔ کتنی کیوٹ لگ رہی تھی وہ جواد کو اس لمحے۔۔۔۔

یقیناً شاہزین کا باپ دنیا کا خوش قسمت آدمی ٹھہرا تھا اس کی نظر میں۔۔۔

"محیب اجلال ملک اگر تم اِس لمحے یہاں ہوتے۔۔۔تو کیا تمھیں پیار نہیں آتا اس پر؟؟۔۔۔کیا تم اب بھی اس پر دولت کو ترجیح

دیتے؟؟۔۔۔۔"ناجانے کیوں وہ جب جب اپنے بیٹے کو دیکھتی محیب کی یاد اس کے دل کو ستانے لگتی۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ اداسی سے مسکرادی۔۔۔۔

کیا ہوا؟؟۔۔۔"اس کے آتے ہی محترمہ عروسہ کی آنکھ کھل گ ئی" تھی۔۔۔وہ اٹھ کر بیٹھتے ہوئے۔۔۔استفسار کرنے لگیں۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔"وہ کیا بتاتی۔۔۔کے اس ہر جائ ی کی یاد آج بھی دل" کو ستاتی ہے۔۔۔۔

روگ کی طرح لگا تھا وہ۔۔۔اب تو شاید روح کے جسم سے جدا ہونے کے بعد ہی اِس روگ نے مٹنا تھا۔۔۔۔

وہ شاہزین کو اس کی جگہ پر لیٹا کر۔۔۔اسے اچھی طرح کمبل اوڑھانے لگی۔۔۔۔

"ارے بیٹا۔۔۔دروازے پر کیوں کھڑے ہو؟؟۔۔۔آؤ۔۔۔اندر آ کر بیٹھ جاؤ ناں۔۔۔" محترمہ عروسہ نے جب جواد کو دروازے پر کھڑا دیکھا۔۔۔تو تیزی سے اندر آنے کی دعوت دی۔۔۔جس پر وہ مسکراتے ہوئے اندر آیا۔۔۔۔

"شکریہ آنٹی۔۔۔۔" وہ وہیں سامنے رکھے صوفے پر بیٹھتے ہوئے ۔۔۔شکریہ ادا کرنے لگا۔۔۔

"اب تمھارے والد کی طبیعت کیسی ہے؟؟"

اللہ کا شکر بہتر ہے۔۔۔مگر پھر بھی میں انھیں کوئی ی کام نہیں کرنے دے"
"رہا۔۔۔۔

ہاں بیٹا بہت اچھا کر رہے ہو۔۔۔ایسے ہی اپنے والد کی خدمت کرتے"
رہو۔۔۔ماشاءاللہ بہت اچھی پرورش کی ہے انھوں نے
تمھاری۔۔۔۔۔"ان کے تعریفی کلمات سنتے ہی وہ جھیپ گیا تھا۔۔۔۔

محترمہ عروسہ کو بہت پسند تھا وہ۔۔۔۔۔یہی سبب تھا کے وہ نجمہ پر بہت زور
ڈال رہی تھیں محیب سے عدالت کے ذریعے خلع لینے پر۔۔۔۔۔

بس کریں مام۔۔۔خواہ مخواہ پھول جائے گا یہ۔۔۔۔۔۔"نجمہ اسے" جھپٹتا ہوا دیکھ۔۔۔فوراہی منہ بسور کر۔۔۔اسے چھیڑنے کی نیت سے بولی۔۔۔۔

آنٹی کچھ لوگ جلتے ہیں مجھ سے۔۔۔۔مجھے تو جلنے کی بدبو یہاں تک آرہی" ہے۔۔"وہ بھی جوابی کاروائی پر اترا۔۔۔چھوٹی آنکھیں اس کے حسین سراپے پر ٹکائے۔۔۔زبان سے چڑھاتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

جلوں؟؟۔۔۔اور وہ بھی تم سے؟؟۔۔۔ابھی اتنا برا وقت بھی نہیں آیا ہے" مسز مجیب اج۔۔"وہ اکڑ کر۔۔۔ابھی منہ توڑ جواب دے ہی رہی تھی۔۔۔کے زبان پھسل گ ئی۔۔۔۔اور اپنا اصل نام اس کی زبان پر آگیا۔۔۔مگر بولتے بولتے یاد آجانے پر اچانک رکی۔۔۔۔

میرا مطلب نجمہ عبدالرحمان ملک پر۔۔۔"اگلے ہی پل۔۔۔۔اداس لہجے" میں اپنے جملے کی تصحیح کی۔۔۔۔

چلیں۔۔۔۔آپ لوگ آرام کریں۔۔میں چلتا ہوں۔۔۔"تھوڑی دیر" بات چیت کرنے کے بعد۔۔۔وہ صوفے سے اٹھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

نجمہ۔۔۔باہر تک چھوڑ آؤ اسے۔۔۔"محترمہ عروسہ تیزی سے" بولیں۔۔۔

خودی چلا جائے گا۔۔۔۔بچہ تھوڑی ہے۔۔۔۔"وہ جواد کو منہ چڑھاتے" ہوئے۔۔اپنی والدہ سے احتجاجا بولی۔۔۔

دیکھ رہی ہیں آنٹی آپ۔۔۔ایسے دوست ہوں تو دشمن کی کس کو" ضرورت۔۔۔۔" وہ پاس رکھا کشن اٹھا کر۔۔۔اس کے چہرے کا نشانا لگاتے ہوئے۔۔ معصومانہ چہرہ بنائے۔۔۔۔ شکایتی انداز میں بولا۔۔۔۔

اسے کشن کا نشانا اپنی جانب بناتا دیکھ۔۔۔۔اپنی آنکھیں زور سے میچ کر ہاتھ سے اپنے چہرے کو کور کیا۔۔۔اور

آہ۔۔۔" کہ کر زور سے چیخنے لگی۔۔۔"

ڈرامے باز۔۔۔مارا نہیں ہے میں نے ابھی۔۔۔" وہ اسے مارنے سے پہلے" ہی چیختے ہوئے دیکھ۔۔۔۔ سر نفی میں جھٹک کر ہنستے ہوئے بولا۔۔۔۔

اوو۔۔۔میرا بچہ۔۔۔۔بیٹا تیری ماں پوری بچی بنی ہوئی ہے ابھی" بھی۔۔۔۔۔دیکھو۔۔۔ تمھاری وجہ سے شاہزین کی نیند خراب

ہوگئی۔۔۔اب تم دونوں باہر جاؤ۔۔۔" نجمہ کے یوں چیخنے کے سبب شاہزین کی نیند خراب ہوگئی تھی۔۔۔۔وہ زور زور سے رونے لگا۔۔۔ جس پر محترمہ عروسہ اسے گود میں لیتے ہوئے۔۔۔۔ نجمہ کو ڈپٹنے لگیں۔۔۔

سوری۔۔۔لائیں مجھے دیں۔۔۔میں چپ کراتی ہوں اسے۔۔۔" وہ" شرمندگی سے کہتی ہوئی ی۔۔۔شاہزین کو گود میں لے کر۔۔۔ کھڑے ہو کر۔۔ہاتھوں سے جھولا جھولاتے ہوئے۔۔۔چپ کرانے لگی۔۔۔

شاہزین بھی اپنی ماں کی گود میں آتے ہی چپ ہو گیا تھا۔۔۔۔

مجھے بھی دو یار۔۔۔" وہ خوبرو لڑکا نجمہ کے پاس چلتے ہوئے آیا۔۔۔اور" اپنے دونوں ہاتھ آگے بڑھا کر۔۔۔شاہزین کو مانگنے لگا۔۔

وہ شاہزین سے ملنے کی نیت سے ہی آیا تھا۔۔۔ مگر زونی بیگم کو باہر تماشہ بناتا دیکھ۔۔۔ بھول بیٹھا۔۔۔

"یہ لو۔۔آرام سے۔۔۔" نجمہ نے مسکراتے ہوئے۔۔۔اس کی گود میں دیا۔۔۔۔

ہسپتال میں سب سے پہلے شاہزین جواد کی ہی گود میں آیا تھا۔۔۔۔

جواد کو دلی انس تھا اس بچے سے۔۔۔۔

"وہ نہایت پتا ہے میں آپ سے ملنے آیا تھا۔۔۔ مگر آپ سو رہے تھے۔۔۔" نرمی و محبت سے چور لہجے میں شاہزین سے باتیں کرنے لگا۔۔۔۔

نجمہ جواداور منے کوایک ساتھ دیکھ۔۔۔محترمہ عروسہ کی آنکھیں جھلملا اٹھیں۔۔۔۔

کوئی ی بہت امیر وکبیر داماد نہیں چاہیے تھاانھیں۔۔۔۔انھیں توصرف اپنی بیٹی کوخوش رکھنے والاچاہیے تھا۔۔۔۔۔

تم نے خلع لینے کے بارے میں کیاسوچا؟"جواد کے جانے کے "
بعد۔۔۔محترمہ عروسہ اسے دیکھتے ہوئے۔۔۔گمبھیر لہجے میں پوچھنے لگیں۔۔۔

مام۔۔۔پلیزاس ٹاپک پر بات نہ کریں۔۔۔"وہ ناراضگی سے کہتی "
ہوئی ی۔۔۔آئی ینے کے سامنے بیٹھ کر۔۔۔اپنے بال بنانے لگی۔۔۔۔

"اور کتنا وقت چاہیے تمھیں؟؟۔۔۔ایک سال بہت ہوتا ہے۔۔۔"

"پلیز۔۔۔۔مجھے بات نہیں کرنی اس بارے میں۔۔۔"اپنے بال پونی میں قید کر۔۔۔۔ جھنجھلا کر کہتی ہوئی۔۔۔مڑ کر انھیں دیکھنے لگی۔۔۔

"اس کی دوسری شادی کا اعلان تم نے خود میڈیا پر اپنے کانوں سے سنا تھا۔۔۔پھر کیوں؟؟۔۔۔۔کس وقت کا انتظار ہے تمھیں؟؟۔۔۔کیا چاہتی ہو تم؟؟۔۔۔۔اگر اتنی ہی محبت تھی اس سے۔۔۔۔تو پھر اسے چھوڑ کر آئی ہی کیوں؟؟۔۔اسی کے پاس رہتیں۔۔۔"محترمہ عروسہ جذباتی ہو کر۔۔۔ غصیلی آواز میں بگڑتے ہوئے بولیں۔۔۔۔

نجمہ اور ان کی آئے دن اسی ٹاپک پر بحث ہوتی۔۔۔۔۔

"آپ نہیں سمجھیں گی۔۔"

سمجھ تو تم نہیں رہیں۔۔۔۔وہ شادی کر چکا ہے۔۔۔جائی یداد تم خود اس" کے نام کر آئی ہو۔۔اب اس کا تم سے کوئی ی مطلب نہیں۔۔۔وہ تو بھول بیٹھا ہو گا کے اس کی کوئی ی بیوی بھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔یقیناوہ گھٹیا انسان اسلام آباد میں آرام سے اپنی دوسری بیوی کے ساتھ زندگی بسر کر رہا ہو گا۔۔۔۔اور تم یہاں اس کے روگ میں اپنی جوانی بر باد کر رہی ہو۔۔۔اور مجھ سے چاہتی ہو کے میں چپ ہو کر تمھیں اپنی زندگی بر باد کرتی دیکھتی رہوں۔۔۔۔ مجھ سے یہ نہیں ہو گا۔۔۔۔ماں ہوں میں تمھاری۔۔۔۔"وہ روہانسہ لہجے میں۔۔۔۔اسے پھر ایک بار سمجھانے کی کوشش کرنے لگیں۔۔۔

آپ کو بوجھ لگنے لگی ہوں کیا میں اب؟؟۔۔۔جب مجھے دیکھتی ہیں شروع" ہو جاتی ہیں۔۔۔۔زندگی میں پتا نہیں سکون کیوں نہیں مل رہا مجھے۔۔۔" وہ جھنجھلا کر۔۔۔ کہتی ہوئی ی کمرے سے باہر نکل گ ئی۔۔۔

وہ بھاگ رہی تھی۔۔۔۔بھاگے چلی جا رہی تھی۔۔۔مگر مس ئی لہ یہ تھا۔۔۔کے رفتار چاہے کتنی بھی زیادہ کر لے۔۔۔کوئی ی فائی دہ نہیں۔۔۔۔۔جہاں ایک سال پہلے کھڑی تھی۔۔۔آج بھی خود کو وہیں کھڑا پا رہی تھی۔۔۔۔۔اس ستمگر کی محبت نے مانو جکڑ رکھا تھا۔۔۔۔

خلع۔۔۔۔اس لفظ سے بھی اب مجھے خوف آتا ہے۔۔۔۔ڈر لگتا" ہے۔۔۔کے کہیں ایسا نہ ہو۔۔۔کے یہاں میں خلع دائی ر کر ؤں۔۔۔اور وہاں تم مجھے آزاد کر دو۔۔۔میں وہ بد قسمت قیدی ہوں جو خود رہائی ی کا طالب نہیں۔۔۔تم تو بھول بھی چکے ہو گے۔۔۔کے نجمہ نام کی کوئی ی

عورت تمھاری زندگی میں تھی۔۔۔یقیناتم بہت خوش ہوگے۔۔۔ تمھاری من پسند عورت تمھارے پاس جو ہے۔۔۔۔"وہ گھر کا دروازہ کھول کر۔۔۔۔ سیڑھیوں پر بیٹھ گ ئی تھی۔۔۔۔چاند کی مدھم روشنی اس کے حسین چہرے کو مزید پُر نور کر رہی تھی۔۔۔۔وہ افسردگی سے چاند کو دیکھتے ہوئے۔۔۔۔خود سے ہم کلام ہوئی ی۔۔۔۔

وہ نہیں جانتی کیوں۔۔۔ مگر دل آج بھی اس ستمگر کے لیے تڑپ رہا تھا۔۔۔اس نے دھوکہ دیا۔۔۔جائی یداد کے لیے شادی کی۔۔۔ مگر پھر بھی دل اس سے خلع لینے کے لیے راضی نہ تھا۔۔۔۔

دیکھ لو محیب اجلال ملک۔۔۔۔تم نے ہارا دیا مجھے۔۔۔۔توڑ" دیا۔۔۔۔"۔۔اس وجیہہ مرد کے چہرے کا تصور کرتے ہوئے۔۔۔روتے ہوئے بولی۔۔۔

وہ یوں تنہا بیٹھ کر اکثر روتی۔۔۔۔اسے یقین تھا۔۔۔کے محیب اب پہلے کی طرح اس شادی کو برقرار رکھنے کی کوشش نہیں کرئے گا۔۔۔کیونکے اسے جو چاہیے تھا۔۔۔مل چکا ہے۔۔۔۔اب تو حال یہ ہو گا کے جھوٹے منہ بھی کہے۔۔۔تو وہ سچ میں کر گزرئے۔۔۔

وہ ہر جائی ی ڈاھ دے اس پر وہ قیامت۔۔۔جس سے وہ بھاگنے کی کوشش کر رہی ہے۔۔۔جس سے وہ خوفزدہ ہے۔۔۔۔

شاہزین رو رہا ہے۔۔۔اسے بھوک لگی ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔"شاہزین کے" رونے کی آواز کانوں کی سماعت سے ٹکراتے ہی۔۔۔۔تیزی سے اٹھ کر ۔۔۔اندر کی جانب چل دی۔۔۔۔

کرایے کا مکان کیا تھا۔۔۔ایک چھوٹا سہ گھر تھا۔۔۔۔جس میں ایک کمرا ۔۔۔اور ایک لاونج۔۔۔لاونج میں ہی اوپن کچن۔۔۔۔۔۔۔ کبھی دل گھبراتا۔۔۔تو یوں ہی آکر دروازہ کھول کر۔۔۔ سیڑھیوں پر بیٹھ جاتی۔۔۔۔۔اور تب تک بیٹھی رہتی۔۔جب تک اس کے ننھے شہزادے کے رونے کی آواز کانوں کی سماعت سے نہ ٹکراتی۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

وہ اپنے دوست کی شادی میں آیا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہاں گانے چل رہے تھے۔۔۔۔۔

دولہن دولہا کی خوبصورت انٹری کے سبب ہال کی لائی ٹس اف کر دی گ ئی تھیں۔۔۔۔۔اس پورے اندھیرے میں ایک سفید لائی ٹ اس کپل کو ہائی ی لائی ٹ کر رہی تھی۔۔۔۔۔

اچانک چلنے والے ایک گانے نے اس کی توجہ اپنی جانب خود مبذول کی۔۔۔۔

درد جدائی ی میرے دل و بیچ بھر دیا۔۔۔
تیکھی تیکھی نظروں نے جادو کیسا کر دیا۔۔۔۔

یہ جملے کانوں کی سماعت سے کیا ٹکرائے۔۔۔۔لگا اس کا حسین تیکھی نظروں سے تکتا ہوا سراپا آنکھوں کے سامنے آگیا ہو۔۔۔۔۔۔

تھوڑا تھوڑا ہنس کر قہر کیسا ڈھ دیا۔۔۔۔

محیب کو لگا وہ گانا نہیں۔۔۔۔دل کی ترجمانی ہو۔۔۔۔اس کا وہ سیکسی ڈانس آنکھوں کے آگے فلم کی طرح چل رہا تھا۔۔۔۔

اس کی ادائوں نے دیوانا مجھے کر دیا۔۔۔۔

دل گیا

دل گیا

لے گیا صنم۔۔۔۔۔

تجھے دیکھا سانسیں مجھے آتی اب کم۔۔۔

دھڑکنیں رک گ ئی یں نکلے ناں دم۔۔۔۔۔

آنکھوں سرخ ہونے لگیں۔۔۔۔

دماغ کی رگیں مانو پھٹ رہی ہوں۔۔۔۔

کتنا ڈھونڈا اسے۔۔۔۔

دکھ سب سے بڑا یہ تھا۔۔۔کے ظالمہ شرمندگی و پچھتاوے کی آگ میں جلنے کے چھوڑ گئی تھی۔۔۔۔

جھوٹ نہیں تھا۔۔۔ہر لمحہ موت محسوس ہوتی اسے۔۔۔جیسے مر رہا ہو۔۔۔مگر دم تھا کے اٹک گیا تھا اس حسین دلربا میں۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کہاں جارہے ہو؟؟۔۔۔پیچھے سے اس کے دوست نے آواز دی۔۔۔مگر وہ" اپنے غم میں سرشار۔۔۔۔جوس واپس ٹیبل پر پٹک کر۔۔۔باہر چل دیا۔۔۔۔

وہ ہسپتال سے تھکی ہاری گھر پہنچیں۔۔۔تو انھیں لیٹر موصول ہوا۔۔۔

یامیرے خدا۔۔۔ہمارا ویزہ ختم ہونے والا ہے۔۔۔میری بچی پہلے ہی کم" پریشان رہتی ہے۔۔۔اسے دیکھ کر مزید ہو جائے گی۔۔۔ایک کام کرتی ہوں ڈاکٹر صاحب سے بات کرتی ہوں۔۔۔پچھلی بار بھی انھوں نے ہی مدد کی تھی اِس معاملے میں۔۔۔ورنہ اُس ظالم عدیل نے تو ہمیں دربدر کرنے میں کوئی ی قصر نہ چھوڑئی ی تھی۔۔۔"محترمہ عروسہ نجمہ کو بتائے بغیر ہی وہ لیٹر لے کر۔۔۔۔ڈاکٹر حسن سے مدد لینے۔۔۔۔ان کے گھر چل دیں۔۔۔

ڈاکٹر حسن ایک نیک شخص تھے۔۔۔۔انھوں نے بہت مدد کی تھی محترمہ عروسہ کی۔۔۔انھیں اپنے ہسپتال میں نرس کی نوکرئی ی دی۔۔۔جبکے ان کے پاس اس کام کا کوئی ی تجربہ نہ تھا۔۔۔۔

آج جنوری کی پہلی تاریخ تھی۔۔۔۔ہر طرف سرد ہواؤں کا راج تھا۔۔۔۔۔

محکمہ موسمیات کے مطابق آج برف باری ہونے کا امکان تھا۔۔۔۔

دروازہ نوک ہونے کے دو سے تین منٹ "اَلسَلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اَللہِ وَبَرَکاتُہُ" بعد ڈاکٹر حسن نے دروازہ کھولا۔۔۔انھیں دیکھتے ہی محترمہ عروسہ نے مسکراتے ہوئے سلام کیا۔۔۔

وَعَلَیکُم السَّلَام۔۔۔آپ؟؟۔۔۔"تھوڑی حیرانی تھی ان کے لہجے" میں۔۔۔۔۔

جی۔۔۔وہ۔۔۔"انھیں مدد مانگنے میں شرم محسوس ہو رہی تھی۔۔۔اس" لیے بغیر کچھ کہے وہ لیٹر ان کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔۔۔۔

آئیں۔۔اندر آئیں۔۔۔"وہ لیٹر دیکھتے ہی۔۔۔انھوں نے راستہ" چھوڑا۔۔۔اور اندر آنے کی دعوت دی۔۔۔۔

شکریہ ڈاکٹر۔۔۔۔"وہ اپنا موٹا کوٹ رسمی انداز میں اتار کر۔۔۔۔دیوار پر" لگے ہینگر پر ٹنگاتے ہوئے۔۔۔۔اندر داخل ہوئیں۔۔۔

بیٹھیں۔۔۔میں کچھ کھانے پینے کے لیے لاتا ہوں۔۔"وہ انھیں"
ڈرائی نگ روم میں بیٹھا کر۔۔۔ مسکرا کر کہتے ہوئے کچن کی جانب۔۔۔۔
جانے کی نیت سے ابھی دو قدم بھی نہ بڑھے تھے۔۔۔کے محترمہ عروسہ کی
آواز نے ان کے قدم روکے۔۔۔

اس کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔۔آپ تکلف نہ کریں۔۔۔بس آپ کا" "
احسان ہو گا ہمارا ویزہ بڑھوا دیں۔۔۔۔۔میں آپ کے ہسپتال کی ورکر ہوں
۔۔۔کیا آپ میرا پانچ چھ سال کا ویزہ نہیں لگوا سکتے۔۔۔۔مجھے یوں بار بار
آپ سے اِس معاملے میں مدد لینے آنا۔۔۔شرمندہ کرتا ہے۔۔۔۔"ان کا
انداز منتی تھا۔۔۔۔وہ خاصہ شرمگی سے نظریں جھکائے بول رہی تھیں۔۔۔۔

تکلف کی بات نہیں ہے۔۔۔۔آپ مہمان ہیں میری۔۔۔۔اور رہی ویزہ" "
کی بات۔۔۔تو میں آپ کا تو لگوا سکتا ہوں مگر آپ کی بیٹی کا

نہیں۔۔۔۔کیونکے وہ میری ورکر نہیں۔۔۔۔لیکن ایک راستہ ہے میرے پاس۔۔۔جس سے آپ دونوں کو اس مصیبت سے ہمیشہ کے لیے چھٹکارا مل جائے گا۔۔۔۔"وہ ان کی جانب مڑ کر۔۔۔۔سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے گویا ہوئے۔۔۔۔۔

کون سہ راستہ؟؟؟"وہ تجسس کے سبب۔۔۔۔تیزی سے استفسار کرنے" لگیں۔۔۔

ان کے چہرے سے معصومیت جھلکتی تھی۔۔۔وہ کہیں سے بھی دیکھنے والوں کو ایک بیس سالہ جوان لڑکی کی ماں نہ لگتیں۔۔۔۔بلکے اسکی بہن معلوم ہوتیں۔۔۔۔

آپ مجھ سے شادی کر لیں۔۔۔"ڈاکٹر حسن چاہتے تو اور بہت سے راستے" موجود تھے ان کے پاس۔۔۔۔جس کے ذریعے وہ ان کی مدد کر دیتے اِس معاملے میں۔۔۔مگر تھوڑا لالچ آ گیا تھا انھیں۔۔۔۔اس لیے صرف وہی رستہ بتایا جس میں ان کا کام بن رہا تھا۔۔۔۔

ایک سال میں وہ سامنے بیٹھی خاتون کو اتنا تو جان ہی گ ئ ے تھے۔۔۔کے بہت بھولی بھالی عورت ہے وہ۔۔۔۔اتنا خاص دنیاداری نہیں جانتی۔۔۔۔

محترمہ عروسہ کو لگا۔۔۔جیسے ان کے سر پر ایٹم بم پھوڑا ہو ڈاکٹر نے۔۔۔وہ بے یقینی سے ان کا چہرہ تکنے لگیں۔۔۔۔

میں آتا ہوں۔۔۔جب تک آپ اچھی طرح سوچ لیں اِس بارے"
میں۔۔۔۔"وہ دانستہ طور پر انھیں پرپوز کر کے۔۔۔سوچنے کے لیے تنہاء
چھوڑ گ ئی ے تھے۔۔۔

وہ بری طرح شاکڈ میں مبتلا تھیں۔۔۔کیا واقعی ڈاکٹر حسن نے انھیں شادی
کے لیے پرپوز کیا؟؟۔۔۔یا صرف ان کا وہم تھا۔۔۔۔

عبدالرحمان کے گزر جانے کے بعد انھوں نے کبھی دوسری شادی کا نہیں
سوچا۔۔۔

کیونکے ان کے نزدیک کون کرتا ایک وحشیہ سے شادی۔۔اب ہر کوئی ی
عبدالرحمان تو ہونے سے رہا۔۔۔۔

وہ رونے لگیں۔۔۔ڈاکٹر حسن جیسا نیک و متقی و پرہیز گار شخص انھیں نکاح کا پیغام دے رہا تھا۔۔۔ مگر وہ کنفیوز تھیں۔۔۔انھیں ویزہ چاہیے تھا۔۔۔تا کے واپس پاکستان نہ جانا پڑے۔۔۔ مگر ویزہ کے لیے شادی کر لینا۔۔۔ کیا یہ ٹھیک تھا؟؟۔۔۔وہ ابھی یہی سوچ رہی تھیں۔۔۔

کے ڈاکٹر چائے بسکٹ کیک وغیرہ ٹرے میں سجا کر۔۔۔ان کے سامنے رکھتے ہوئے بولے۔۔۔ ''تو کیا سوچا آپ نے؟؟۔۔۔''

وہ بے صبرے ہوئے جا رہے تھے محترمہ عروسہ کا جواب جاننے کے لیے۔۔۔۔

اس خاتون کے پُر نور چہرے پر الجھاپن نمایا تھا۔۔۔۔

میری ایک جوان بیٹی ہے۔۔۔نواسہ ہے۔۔۔میں کیسے اس عمر میں شادی" کر سکتی ہوں۔۔۔" وہ لچک دار انداز میں اعتراضاً بولیں۔۔۔

وہ ڈائریکٹ انکار نہیں کر سکتی تھیں۔۔۔ڈاکٹر کے بہت احسانات تھے ان پر۔۔۔اس لیے اشارتاً بات کو نمٹانے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔انھیں یقین تھا ڈاکٹر حسن ایک عقلمند شخص ہیں۔۔۔ان کا اشارتا کیا ہوا انکار سمجھ جائیں گے۔۔۔۔۔

کہاں لکھا ہے کے ایک جوان بیٹی کی ماں شادی نہیں کر سکتی؟؟" وہ اس" اعتراض کو بالکل خاطر میں نہ لائے۔۔۔۔

مگر۔۔۔آپ کے اور ہمارے اسٹیٹس میں زمین آسمان کا فرق" ہے۔۔۔" وہ پھر ایک اعتراض ظاہر کرنے لگیں۔۔۔

پھر ایک بار مفاہمانہ انداز میں انکار کیا۔۔۔

مجھے پرواہ نہیں۔۔۔آپ کو لگتا ہے مجھے دیکھ کر۔۔۔کے میں اسٹیٹس" ہوں؟؟۔۔۔"وہ اِس اعتراض کو status conscious کا نشس بھی مکمل نظرانداز کر گ ئی ے تھے۔۔۔۔

لوگ کیا کہیں گے۔۔۔۔۔کے نواسہ نواسی کی عمر میں شادی کرلی۔۔۔اور" پھر میری بیٹی۔۔۔۔اسے کتنی شرمندگی ہو گی۔۔۔وہ۔۔۔"تیسری بار انکار کرنے کے لیے۔۔۔۔ابھی وہ اپنا موقوف بیان کر ہی رہی تھیں کے مقابل تیزی سے بات کاٹتے ہوئے بولا۔۔۔

لوگوں کی پرواہ نہیں ہے مجھے۔۔۔۔اور ہم کوئی گناہ نہیں کر رہے جو" آپ کی بیٹی شرمندہ ہو۔۔۔۔۔نکاح ایک مقدس سنت ہے اور انسانی ضرورت بھی۔۔۔۔"ڈاکٹر حسن تو جیسے ٹھان کر بیٹھے ہوں۔۔۔۔شادی کرؤں گا تو عروسہ سے ہی کرؤں گا۔۔۔ورنہ نہیں۔۔۔۔

میں ایک ناچنے والی تھی ماضی میں۔۔۔۔کیا اب بھی کرنا چاہیں گے مجھ" سے شادی؟؟۔۔۔"انھیں غصہ آگیا تھا۔۔۔وہ اشارتا بار بار انکار کر رہی تھیں۔۔۔۔مگر مقابل سمجھنے کے لیے تیار ہی نہ تھا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔"دوبدو جواب آیا۔۔۔وہ بھی نہایت مطمئن انداز میں۔۔۔"

وہ حیران ہو کر ان کا چہرہ دیکھنے لگیں۔۔۔۔

ہم پہلے بھی مل چکے ہیں۔۔۔مگر عجیب بات ہے۔۔۔آپ کو یاد نہیں رہا" اور میں بھول نہیں پایا۔۔۔"انھوں نے ماضی کے سنہرے لمحوں کو یاد کرتے ہوئے۔۔۔کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔۔۔۔

کب؟؟۔۔۔مجھے کیوں یاد نہیں" وہ الجھیں۔۔۔۔"

ان کے سوال پر وہ اداسی سے مسکرا دیے۔۔۔۔

میں اپنی اسٹڈی کے دوران کزن کی شادی میں پاکستان آیا" تھا۔۔۔تب۔۔۔"وہ ابھی بھی کھوئے کھوئے انداز میں بات کر رہے تھے۔۔۔۔

حسن اپنی تعلیم کے دوران پاکستان آیا تھا۔۔۔اپنے کزن کی شادی میں۔۔۔۔

اس کے سارے کزنز اسے کراچی گھوماتے پھر رہے تھے۔۔۔۔اسی دوران وہ اسے اماں بی بی کے یہاں لے گ ئی ے۔۔۔۔

وہاں کا ماحول بڑا عجیب لگا اسے۔۔۔عورتیں پان منہ میں چبائے۔۔۔انھیں گھور گھور کر دیکھ رہی تھیں۔۔۔ان کے لباس بہت شوخ رنگوں کے تھے۔۔۔۔ساتھ ساتھ جسمانی اعضا کی نمائ ش بھی الگ ہی عیاں تھی۔۔۔

وہ سیڑھیوں پر چڑھ رہا تھا اپنے کزنز کے گروپ کے ساتھ۔۔۔کے اچانک ایک چالیس سالہ عورت و مرد کی ملی جھلی شکل والے شخص نے ان کا راستہ روکا۔۔۔اور ہاتھ نچاتے ہوئے۔۔۔آنے کی وجہ پوچھی۔۔۔

اس کا میک۔اپ اتنا ڈاک اور اوور تھا کے حسن کا جی متلی ہونے کو تھا۔۔۔

ہم یہاں عروسہ کے لیے آئی یں ہیں۔۔۔"اس کے کزنز میں سے ایک" ۔۔۔شوخی سے بولا۔۔۔۔۔

عروسہ بیٹی۔۔۔اچھا۔۔۔آجاؤ۔۔۔بس محفل شروع ہونے کو" ہے۔۔۔مگر خالی جیب والوں کا کام نہیں ہے یہاں۔۔۔"وہ خاصہ اترا کر آخری جملہ ادا کرنے لگا۔۔۔۔

حسن نہایت تعجب سے۔۔۔اُس کوٹھے کا ماحول دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

کیسی بات کرتی ہو تارہ بی۔۔۔اس سے پہلے کبھی خالی جیب آیا ہوں عروسہ" کو دیکھنے۔۔۔۔۔جواب آؤں گا۔۔۔پھر اِس بار تو اپنے کزنز کو بھی لایا ہوں۔۔۔۔"حمزہ تیزی سے بڑے فخرانہ انداز میں جواب دہ ہوا۔۔۔

او۔۔۔چلو پھر اندر آجاؤ۔۔۔"انھوں نے راستہ چھوڑتے ہوئے کہا۔۔۔"

یہ عروسہ کون ہے؟؟۔۔۔اور تم مجھے یہاں کیوں لائے ہو؟؟۔۔۔کتنی" جگہ ہے یہ۔۔۔"اندر داخل ہوا۔۔۔تو بہت سے مردوں کو cheap وہاں پہلے سے بیٹھا ہوا پایا۔۔۔۔حسن نے بیٹھتے ہی حمزہ سے سرگوشی کرنے والے انداز میں۔۔۔منہ بگاڑتے ہوئے۔۔۔۔استفسار کیا۔۔۔۔

جانی ایک ہیرہ دیکھانے لایا ہوں۔۔۔ایسا ہیرہ جو میں چیلنج کے ساتھ کہ" سکتا ہوں تو نے کبھی پہلے نہیں دیکھا ہو گا۔۔۔۔میں نے بھی جب سے دیکھا

لگ رہی cheap ہے باولہ ہوئے جارہاہوں۔۔۔۔اور یہ جگہ جو تجھے ہے ناں۔۔بس کچھ دیر رک۔۔۔اسے دیکھنے کے بعد اسی جگہ سے پیار ہو جائے گا۔۔۔دل ہی نہیں چاہے گا تیرا یہاں سے جانے کا۔۔۔۔

"اتنی ہی خوبصورت ہے تو فارم ہاوس میں بلوالیا ہوتا۔۔۔"

یہی تو سارا مسئلہ ہے۔۔۔ابھی بہت چھوٹی ہے وہ۔۔اس کے چہرے" سے اسکی کم سنی جھلکتی ہے۔۔۔۔اسے اماں بی بی بیچنے کے لیے تیار نہیں ہیں ابھی۔۔۔۔یہاں تک کے تارہ بی کسی کو ہاتھ تک نہیں لگانے دیتیں اسے۔۔۔۔"

اس کا جواب سنتے ہی۔۔۔۔حسن خاموش ہو کر بیٹھ گیا۔اور باقی سب کی طرح عروسہ کا انتظار کرنے لگا۔۔۔۔

تجسس تو پہلے ہی تعریفیں سن کر پیدا ہو چکا تھا۔۔۔اُس عروسہ نامی لڑکی کو دیکھنے کا۔۔۔۔

وہ انتظار کرتے کرتے بور ہو رہا تھا۔۔۔اس لیے اپنا سیل نکال کر۔۔۔ میسجز چیک کرنے لگا۔۔۔ابھی وہ اپنے سیل میں ہی مگن تھا۔۔۔۔

کے اچانک کسی کی پایل کی چھنک نے اس کی توجہ اپنی جانب کھینچی۔۔۔۔

نظر اٹھا کر دیکھا۔۔۔

بس۔۔۔دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔۔ بھلا کوئی ی اتنا بھی حسین ہو سکتا ہے۔۔۔۔

وہ لڑکی کیا تھی۔۔۔۔قیامت تھی۔۔۔جو اُس کے دل پر بجلی کی طرح گرئی ی تھی۔۔۔۔۔

اُس نے آتے ہی ناچنا شروع کیا۔۔۔۔

وہ لال رنگ کے عروسی جوڑے میں پاکستانی دولہنوں کی طرح سجی سوری ہوئی ی تھی۔۔۔۔

کم سن عمر کی لڑکی ناچتے ہوئے بلا کی حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔

اس کے بالوں پر سجے جھومر پر مانو ستاروں جیسی چمک ہو۔۔۔۔

وہ ٹک ٹکی باندھے دیکھتا ہی چلا گیا۔۔۔۔

وہ ایسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ جیسے اِس رات کی اب کوئی ی صبح نہیں۔۔۔۔۔

وہ حالتِ بیگانگی میں اسے تکتا رہا۔۔۔ یہاں تک کے رقص کی محفل اختتام تک جا پہنچی۔۔۔۔

وہ تنہاء نہیں تھا۔۔۔ جو اِس طرح دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہاں موجود ہر شخص کا یہی حال تھا۔۔۔۔

وہ محفل ختم ہوتے ہی وہاں سے چلی گ ئی۔۔۔ مگر حسن کا دل اُس میں ہی اٹک کر رہ گیا۔۔۔۔

پھر کیا تھا۔۔۔ہر روز چلا آتا صرف اس لڑکی کا رقص دیکھنے۔۔۔۔وہ تو جیسے دل ودماغ پر چھاگ ئی تھی۔۔۔۔

جبکے وہ لڑکی اِس قدر بے نیاز سی تھی۔۔۔۔کے اس نے نہیں دیکھا ۔۔۔۔کے رقص کی محفل ختم ہونے کے بعد وہ ذرا بھی کسی سے کوئی ی بات کرتی ہو۔۔۔یا نظر بھر کر دیکھنے کا شرف بخشتی ہو۔۔۔۔

کزن کی شادی ہو جانے کے بعد اُسے واپسی جانا تھا۔۔۔۔مگر آخری بار اس عروسہ نامی لڑکی سے ملنے کی چاہ۔۔۔اسے اماں بی بی کے کوٹھے تک لے پہنچی تھی۔۔۔۔۔

مجھے صرف ایک بار اس سے ملا قات کرا دیں۔۔۔۔"وہ کب سے کھڑا تارہ" بی سے ضد کر رہا تھا۔۔جبکے وہ اپنے فیصلے سے ٹچ سے مچ ہونے کے لیے تیار نہ تھیں۔۔۔۔

ارے منع کر دیا ناں۔۔۔ عروسہ بیٹی کسی سے نہیں ملتی۔۔۔۔جتنا دیکھنا" "ہے محفل میں آکر دیکھ لینا۔۔۔۔

مگر میں آج واپس اپنے ملک جا رہا ہوں۔۔۔صرف اس سے ایک بار ملنا" چاہتا ہوں۔۔۔"حسن بھی اپنی ضد پر اڑا رہا۔۔۔۔

وہاں سے ہلنے اور تارہ بی کی جان چھوڑنے کے لیے ذرا بھی تیار نہ تھا۔۔۔۔

تارہ بی عاشق لگتا ہے عروسہ کا۔۔۔بیچارہ کب سے ضد کر رہا ہے۔۔۔کچھ" لے دے کر ملنے دے اِسے۔۔۔۔ویسے بھی شکل وصورت سے شریف گھر کا معلوم ہوتا ہے۔۔۔۔"وہاں سے گزرنے والی ایک عورت نے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے۔۔۔ مسکرا کر اس کی سفارش کی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔آپ کہیں گی تو میں پیسے دینے کے لیے تیار ہوں۔۔۔"وہ تیزی" سے بولا۔۔۔۔

۔۔۔چلو۔۔۔۔تو پھر میں ذرا اماں بی بی سے پوچھ کر آتی ہوں۔۔۔"تارہ بی" کہ کر۔۔۔اندر کی جانب چل دیں۔۔۔۔۔

وہ بے صبری سے جواب کا منتظر۔۔۔۔سیڑھیوں پر کھڑا تھا۔۔۔۔

پچاس ہزار ایک ملاقات کا۔۔۔"وہ باہر آکر اکڑ کر بتانے لگیں۔۔۔"

اتنے زیادہ۔۔۔"حسن کا تو منہ حیرت سے کھل گیا تھا۔۔۔"

ہاں تو۔۔۔ابھی بولی نہیں لگی ہے اُس کی۔۔۔ہمارے کوٹھے کی شان ہے" وہ۔۔۔کم سن کلی۔۔۔۔۔صاحب آپ کو کیا لگا۔۔۔دو تین ہزار میں ملنے دیں گے اس سے۔۔۔۔پیسے نہیں ہیں تو بھول جاؤ۔۔"وہ اپنی عادت کے مطابق ہاتھ نچاتے ہوئے بول کر۔۔۔اندر جانے لگیں۔۔۔۔

مجھے صرف تھوڑا سہ وقت دیں۔۔میں ابھی لاتا ہوں۔۔"وہ کہہ کر بغیر" اک لمحے کی دیری کے بینک کی جانب دوڑا۔۔۔۔

یہ لیں۔۔۔اب مجھے اُس سے ملنے دیں۔۔۔"حسن اس وقت طالب علمی" کے دور میں تھا۔۔پچاس ہزار کافی بڑی رقم تھی اسکے لیے۔۔۔۔ماناوہ امیر خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔۔۔۔مگر جب سے ہوش سنبھالا تھاناجانے کیوں اپنے والد سے پیسے مانگنے میں شرم محسوس کرتا۔۔۔۔

اس لیے پارٹ ٹائی م جاب اور بچوں کو ٹیوشن دیا کرتا تھا۔۔۔جس سے حاصل ہونے والی آمدنی سے اپنی فیس ادا کرتا۔۔۔۔خودداری تو جیسے نَس نَس میں بسی تھی اس کے۔۔۔۔

مگر عروسہ سے ایک ملاقات وقریب سے دیکھنے کی چاہ میں اپنی ساری saving نکال لایا تھا۔۔۔۔

آؤ۔۔۔۔"وہ لہراتی ہوئی ی کہ کر۔۔۔آگے آگے چلنے لگیں۔۔۔۔"

ویسے عشق وشق نہ کر بیٹھنا۔۔۔بولی بہت اونچی لگے گی اس کی۔۔۔برا نہ "
ماننا صاحب۔۔۔۔تمھاری استطاعت نہیں لگتی مجھے۔۔۔کے تم خرید
سکو۔۔۔"وہ مسکرا کر کہتی ہوئی ی کمرے کا دروازہ کھولنے لگیں۔۔۔۔

وہ خاموشی سے ان کی بات سن رہا تھا۔۔۔۔

دروازہ کھولنے کے بعد۔۔۔اسے اندر جانے کا اشارہ کیا۔۔۔

اور ہاں عاشق میاں۔۔۔چھونے کی غلطی نہ کرنا۔۔۔ذرا سر پھری ی ہے "
عروسہ بیٹی۔۔۔۔ہاتھ لگانے پر۔۔۔سر پھاڑ دیتی ہے جواب
میں۔۔۔۔"انھوں نے شوخی سے مسکراتے ہوئے وارننگ دی۔۔۔اور
اسے اندر چھوڑ کر۔۔۔باہر سے دروازہ بند کر لیا۔۔۔۔

دل تو جیسے قابو میں ہی نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

ایسا لگ رہا تھا زندگی میں پہلی بار کسی لڑکی کو دیکھنے جا رہا ہے آج۔۔۔۔

اتنا نروس۔۔۔۔کے بیڈ پر بیٹھ کر ناخن چبانے لگا۔۔۔۔

ناخن مت کھاؤ۔۔۔"اچانک سے سامنے سے آتی آواز پر۔۔۔۔اس نے" نگاہ اٹھائی ی۔۔۔۔وہ عروسہ نامی خوبصورت و کم سن عمر لڑکی دوسرے دروازے سے کمرے میں داخل ہوئی ی تھی۔۔۔۔اس نے حسن کو ناخن چباتے دیکھ۔۔۔فوراً ٹوکا تھا۔۔۔۔

سوری۔۔۔"وہ تیزی سے کھڑا ہوتے ہوئے۔۔معذرت طلب کرنے لگا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔تو کیوں ملنے آئے ہو مجھ سے؟؟"وہ چبھتی نظروں سے تکتے ہوئے۔۔۔۔نروٹھے پن سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔"۔اس کے حسین سراپے کو تکتے ہوئے۔۔۔۔دوبدو جواب دیا

وہ کالے رنگ کے سادہ سے قمیض شلوار و دوپٹے میں بھی قیامت لگ رہی تھی اسے۔۔۔۔

وہ اِس کوٹھے کی دوسری لڑکیوں سے قدرے مختلف تھی۔۔۔نہ ہی وہ کسی کو لبھانے کی کوشش کرتی۔۔۔نہ اپنے لباس سے جسم کی نمائش کرتی۔۔۔

اس لمحے بھی وہ نہایت تمیز سے دوپٹے سے خود کو ڈھانکے ہوئی ی تھی۔۔۔

اُس کی یہی سادگی تو دل میں گھر کرتی معلوم ہوئی ی۔۔۔۔

"کیا مطلب؟؟۔۔۔" وہ الجھی۔۔۔۔"

"یہی کے پتا نہیں۔۔۔۔" وہ پھر کھوئے کھوئے انداز میں۔۔۔اس چاند نما چہرے کو آنکھوں میں بساتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"عجیب؟؟۔۔۔" وہ منہ بسور کر کہتی ہوئی ی۔۔۔بیڈ پر آ بیٹھی۔۔۔۔

بہت خوبصورت ہیں آپ۔۔۔"وہ کھڑے کھڑے۔۔۔اسے دیکھتے" ہوئے۔۔۔۔تعریف کرنے لگا۔۔۔

پتا ہے۔۔۔۔"وہ لاپرواہی سے جواب دے کر۔۔۔اپنا چہرہ جھکا" گئی۔۔۔۔

کیا میں برابر میں بیٹھ سکتا ہوں؟؟۔۔"نہایت لچک دار انداز میں اجازت" طلب کی۔۔۔۔

صرف بیٹھنا۔۔۔"وہ وارننگ دیتے ہوئے۔۔۔"

اس کی اجازت ملتے ہی۔۔۔۔اس کے قریب بیٹھ گیا۔۔۔۔

دیوانوں کی طرح بس دیکھے چلا جا رہا تھا۔۔۔۔

کوئی ی بات تک نہ کی۔۔۔۔۔کچھ نہ پوچھا۔۔۔۔

یہاں تک کے دروازہ نوک ہوا۔۔۔اور تارہ بی۔۔۔اسے ملاقات کا وقت ختم ہونے کی دل خراش خبر دینے لگیں۔۔۔۔

وہ واپس اپنے ملک آ گیا۔۔۔۔۔

سوچا تھا وقتی لگاؤ ہے۔۔۔۔کچھ دن بعد اسے بھول جائے گا۔۔۔۔مگر ایسا نہ ہو سکا۔۔۔۔

یہاں تک کے حالت تو یہ ہو گ ئی۔۔۔۔کے ہر لڑکی میں اسے تلاش کرنے لگا۔۔۔۔

اپنی تعلیم مکمل ہو جانے کے بعد۔۔۔۔وہ پاکستان واپس پہنچا۔۔۔۔۔۔۔اس بار ارادہ خریدنے کا تھا۔۔۔۔چاہے پھر اس معاملے میں اپنے والد سے ہی مدد کیوں ناں لینی پڑے۔۔۔۔۔۔

وہ نکاح کا ارادہ دل میں لیے ہوئے تھا۔۔۔۔

کیونکے وہ جان گیا تھا۔۔۔پہلی نظر کی محبت بن گ ئی ہے وہ لڑکی اس کی۔۔۔۔۔جسے وہ لاکھ کوششوں کے بعد بھی بھول نہیں پاتا۔۔۔۔

مگر سارے آرمان تب ریزہ ریزہ ہوئے۔۔۔جب تارہ بی نے بتایا کے اس کی بولی عبدالرحمان ملک نامی کسی شخص نے سب سے اونچی لگا کر۔۔۔۔۔

اسے اپنے نام کر کے۔۔۔۔

کوٹھے سے لے جا چکا ہے۔۔۔۔

وہ دل ہارا واپس لوٹ آیا۔۔۔۔

شادی نہ کی۔۔۔۔کیونکے پھر کوئی ی دل کو اس طرح بھایا ہی نہیں۔۔۔۔

اسی طرح سالوں گزر گ ئی ے۔۔۔۔

والدین نے بہت ضد کی۔۔۔یہاں تک کے اس کی شادی کے آرمان کو دل میں بسائے دنیا سے چلے گ ئی ے۔۔۔۔

ایک دن وہ اپنے فلیٹ میں بیٹھا ہوا تھا۔۔۔کے اچانک باہر سے شور کی آواز سنائی دی۔۔۔باہر پہنچا۔۔۔تو ایک لڑکا ان کے نیچے ہوئے فلیٹ کا دروازہ توڑ رہا تھا۔۔۔۔

وجہ پوچھی تو علم ہوا کے جس شخص نے فلیٹ خریدا تھا وہ ایک عورت کو اندر کمرے میں لاک کر گیا ہے۔۔۔۔

وہ ڈاکٹر ہونے کے ناطے مدد کرنے کی غرض سے جب اس عورت کو دیکھنے پہنچے۔۔۔مارے حیرت کے۔۔۔دل و دماغ ہل کر رہ گ ئ ے۔۔۔۔

سامنے وہی عروسہ تھی۔۔۔جس کے لیے وہ پاکستان تک گیا تھا۔۔۔۔

وہ عورت جس کی خاطر اس نے کبھی شادی نہیں کی۔۔۔۔

کسی حسین و دلکش خواب سے کم نہیں تھا اس کا واپس ملنا۔۔۔۔۔

مجھے یاد نہیں۔۔۔کے ہم کبھی ملے ہوں۔۔۔۔۔۔" وہ اپنے ذہن پر بہت زور ڈال رہی تھیں۔۔۔ مگر پھر بھی انھیں یاد نہیں آرہا تھا کے وہ ڈاکٹر حسن سے پہلے کبھی ملی ہوں۔۔۔۔

آتا بھی کیسے۔۔۔۔ڈاکٹر حسن جب اس سے ملے تھے تو وہ چودہ سالہ کم عمر لڑکی تھی۔۔۔۔

اس کی خوبصورتی کے اتنے چرچے تھے۔۔۔کے وہ پوری پندرہ کی بھی نہ ہوئی ی تھی۔۔۔۔کے اس کی بولی لگادی گ ئی تھی۔۔۔۔

صرف پندرہ سال کی کم عمری میں وہ بیچاری بیوہ ہو گ ئی۔۔۔۔اور ایک بیٹی کی ماں بنی۔۔۔۔

آج وہ 35 سالہ خاتون تھی۔۔۔۔جس کی ایک شادی شدہ بیٹی اور نواسہ تھا۔۔۔۔۔

محترمہ عروسہ نے تقریبا اپنی پوری جوانی تنہاء ہی گزارئی ی تھی۔۔۔
مگر وہ نصیب وخدا کی رضا پر شاکر رہنے والی عورت تھی۔۔۔اسنے کبھی شکوہ نہ کیا۔۔۔۔

ان کے لیے تو یہی بہت تھا کے وہ اس کوٹھے سے نکل آئی یں تھیں۔۔اور ایک عزت دار زندگی بسر کر رہی تھیں۔۔۔۔

کب سوچا تھا کے زندگی میں ایک موڑ ایسا بھی آئے گا۔۔۔کے کوئی ی پھر سے سائی بان بنے گا۔۔۔

تپتی دھوپ میں چھاؤں دینے کی چاہ رکھے گا۔۔۔۔

اگر ملے بھی ہیں۔۔۔اور آپ واقف ہیں میرے ماضی سے۔۔۔تو پھر "مجھ سے شادی کیوں کرنا چاہ رہے ہیں؟؟؟۔۔۔آپ کو تو مجھ سے کہیں گنا بہتر اور کنواری لڑکی مل جائے گی۔۔۔"

مگر مجھے چاہیے ہی نہیں۔۔۔میرا دل بہت سالوں سے صرف ایک لڑکی کی "چاہ میں گھل رہا ہے۔۔۔اور آج قسمت نے مجھ پر مہربان ہو کر۔۔۔اسے میرے سامنے بیٹھا دیا ہے۔۔۔میں پھر سے اسے کھونا نہیں چاہتا۔۔۔"انھوں نے تیزی سے۔۔۔جذبات کی صداقت کے

ساتھ۔۔۔محبت سے لبریز لہجے میں۔۔۔ان کے حسین سراپے پر نگاہیں ٹکائے اظہارِ محبت کیا۔۔۔

وہ مقابل کے مثبت جواب کے منتظر ایسے بیٹھے تھے۔۔جیسے جان سولی پر لٹکی ہو۔۔۔

جیسے دم نکل رہا ہو۔۔۔

جیسے جسم سے روح بس جدا ہونے کو ہو۔۔۔۔

مجھے چلنا چاہیے۔۔۔"ڈاکٹر حسن کا یوں اچانک اظہارے محبت انھیں" کنفیوز کر گیا تھا۔۔۔

انھیں سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کریں....وہ تھوک گلے میں نگلتے ہوئے اٹھیں۔۔۔

پلیز۔۔۔ہم دونوں کوایک دوسرے کی ضرورت ہے اس وقت۔۔۔"وہ"
اپنی جگہ سے کھڑے ہو کر۔۔۔خاصہ جتاتے ہوئے بولے۔۔۔

میری عمر آپ کو کہاں سے شادی کی نظر آتی ہے؟؟۔۔۔ڈاکٹر حسن میں" آپ کی بہت عزت کرتی ہوں۔۔۔مجھے اس الجھن میں مت ڈالیں۔۔۔۔"وہ پلٹ کر احتجاجاً بولیں۔۔۔۔

سب سے زیادہ اِسی عمر میں تو شریک حیات کی ضرورت ہوتی" ہے۔۔۔۔۔میں آپ کو کسی الجھن میں ڈالنا نہیں چاہتا۔۔۔بلکے آپ کی ساری پریشانیوں و غموں کو اپنے دامن میں بھر لینا چاہتا ہوں اور بدلے میں آپ کو دنیا کی ہر خوشی دینے کی خواہش رکھتا ہوں۔۔۔کیا غلط ہے اِس میں ؟؟"

غلط ہے۔۔۔۔"جواب نہ بن پڑا تو فقط اتنا کہہ کر۔۔۔رونے لگیں۔۔۔"

مقابل غلط نہیں تھا۔۔۔۔تنہاء زندگی گزارتے گزارتے وہ بھی تھک چکی تھیں۔۔۔۔

جس طرح بھوک کا تعلق انسان کے نیک و بد ہونے سے نہیں ہوتا۔۔۔ویسے ہی جسمانی خواہشات کا تعلق بھی نیک و بد ہونے سے نہیں ہوتا۔۔۔۔

یہ فطرتی عمل ہے۔۔۔۔

اکثر خواتین بہت چھوٹی عمر میں طلاق یافتہ یا بیوہ ہو جاتی ہیں۔۔۔ان کے احساسات کا کوئی ی خیال نہیں کرتا جبکے اس کے بر عکس جب مرد پر یہ وقت آتا ہے۔۔۔تو ہر ایک کہتا سنائی ی دیتا ہے۔۔۔وہ رنڈوا ہے۔۔۔اس کے منہ کو گوشت کا مزا لگا ہوا ہے وہ برداشت نہیں کر سکے گا۔۔۔یا وہ زیادہ دیر عورت کے بغیر نہیں رہ سکے گا۔۔۔اس کی جلدی شادی کرادو۔۔۔۔

اور ہوتا بھی یہی ہے۔۔۔جلد از جلد اس کی دوسری شادی کرادی جاتی ہے۔۔۔تا کے گناہوں میں نہ پڑ جائے۔۔۔۔

تا کے حق و حلال راستے سے اپنی جسمانی طلب پوری کرے۔۔۔۔

مگر یہ بات عورت کے لیے کیوں یاد نہیں رہتی معاشرے کو؟؟۔۔۔۔

وہ بھی توانسان ہے۔۔۔۔یہ فطری عمل ہے۔۔۔اِس میں اُس بیچاری کا کوئی ی دخل نہیں۔۔۔۔چاہے وہ کتنی ہی نیک کیوں نہ ہو۔۔۔۔

گناہوں کے دروازے ہم خود کھلے چھوڑتے ہیں۔۔۔اور پھر معاشرے کو برا بھلا کہتے پھرتے ہیں۔۔۔۔

جس طرح مرد کی دوسری شادی جلد از جلد کرانے کی یہ معاشرہ کوشش کرتا ہے اسی طرح اگر عورت کی بھی کرئے تو یقینا بہت سے گناہ کے دروازے بند ہو جائیں گے۔۔۔۔۔

مگر اُفسوس صد کروڑ افسوس۔۔۔ہمارے معاشرے کی حالت تو یہ ہے کے کنواریاں جہیز کی وجہ سے گھر میں بیٹھی ہیں۔۔۔ان کے ریشمی بالوں میں سفید چاندنی آتی جارہی ہے۔۔۔۔بوڑھے ماں باپ انھیں دیکھ دیکھ کر فکر

میں گھل رہے ہیں۔۔۔اب ایسے میں بیوہ و طلاق یافتہ کا خیال کہاں سے آئے۔۔۔۔۔

میں کوئی ی گناہ کی دعوت نہیں دے رہا۔۔۔میں تو نکاح کا پیغام دے رہا" ہوں۔۔۔"ابن ابی نجیح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ: مسکین ہے، مسکین ہے وہ مرد جس کی بیوی نہ ہو۔لوگوں نے عرض کیا: اگرچہ وہ بہت مال والا ہو تب بھی وہ مسکین ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اگرچہ وہ بہت مال والا ہو، پھر فرمایا: مسکین ہے، مسکین ہے وہ عورت جس کا خاوند نہ ہو، لوگوں نے عرض کیا: اگرچہ بہت مالدار ہو تب بھی وہ مسکین ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اگرچہ مال والی ہو"۔(مجمع الزوائد، ج: ۴، ص: ۳۲۸، بحوالہ معجم طبرانی اوسط)۔۔۔۔اس لیے میں چاہتا ہوں آپ اچھی طرح سوچ لیں۔۔۔میں حالتِ مسکینی میں دنیا سے نہیں جانا چاہتا۔۔۔میں نہیں چاہتا جب میں دنیا سے جاؤں تو میرے پیچھے

میرے لیے دعائی یں کرنے والا کوئی ی نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ ایک بار پھر غور و فکر کی دعوت دے رہے تھے۔۔۔۔

نکاح کرنے سے دین اور دنیا کے بہت سے کام درست ہو جاتے ہیں اور مال کا جو مقصود اصلی ہے، یعنی راحت اور بے فکری، وہ اس مرد کو نصیب نہیں ہوتی، جس کی بیوی نہ ہو اور اس عورت کو بھی یہ راحت و آرام نصیب نہیں ہوتا، جس کا خاوند نہ ہو۔ اس لیے مال ہونے کے باوجود شادی نہ کرنے والے مرد و عورت کو اس حدیث میں مسکین کہا گیا ہے۔

نکاح بذاتِ خود اطاعت اور عبادت ہے، اور نفل عبادت سے افضل ہے، نکاح کا ایک بڑا مقصد پرہیز گاری اور تقویٰ ہے۔ فطری طور پر مرد و عورت کے اندر جنسی خواہشات رکھی گئی ہیں،

لذت ایک ایسی شئے ہے جس کا طالب نہ صرف انسان ہے، بلکہ ہر حیوان اس کا طالب ہے۔ وہ بذات خود قابل مذمت چیز نہیں ہے، قابل مذمت وہ اس وقت قرار پاتی ہے جب اس کا غلط استعمال کیا جائے اور امور خیر کو ترک کر کے ناروا مقامات کو اس کے استعمال کے لئے منتخب کیا جائے۔ اس فطری جذبے کو پورا کرنے کا حلال راستہ یہی نکاح ہے۔ نکاح چھوڑنے سے کئی فتنوں میں مبتلا ہو جانے کا خطرہ رہتا ہے۔ قدرتی طور پر انسان کے اندر جو شہوت کا مادہ ہے، یہ انسانی فطرت کا تقاضا ہے۔ اگر نکاح نہ ہو تو ناجائز طریقے سے یہ تقاضا پورا کرنے کی طرف میلان ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے حرام سے بچنے کے لئے یہ حلال راستہ رکھا ہے۔

نکاح کا ایک بڑا مقصد یہ بھی ہے کہ وہ سکون و آرام اور راحت کا ذریعہ ہے، جی بہلانے کا ذریعہ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً"۔ "

(الروم:۲۱)

ترجمہ:"اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تم میں سے جوڑے بنائے،تاکہ تم ان سے آرام پکڑواور تم میں محبت اور نرمی رکھ دی"۔۔۔۔

محترمہ عروسہ ان کی بات سننے کے بعد۔۔۔روتے ہوئے۔۔۔وہاں سے چل پڑئی یں۔۔۔۔

دو تین دنوں تک پریشان رہیں۔۔۔اوراس بارے میں نجمہ کو بتانا چاہا۔۔۔مگر ہمت نہ ہوئی ی۔۔۔۔

انھیں شرم وحیامار رہی تھی نجمہ سےاِس معاملے میں بات کرتے

ہوئے۔۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

وہ نیند میں تھیں جب انھیں شاہزین کے رونے کی آواز سنائی دی۔۔۔۔

آنکھ کھولی تو دیکھا نجمہ اسے گود سے اتار کر۔۔۔پریشان حالت میں کمرے سے باہر جارہی ہے۔۔۔جبکے شاہزین زور زور سے بھوک کے مارے رو رہا ہے۔۔۔

کیوں نہیں کرارہیں اِسے؟؟"وہ شاہزین کو گود میں feed کیاہوا؟؟۔۔" اٹھاتے ہوئے۔۔۔نجمہ کی جانب متوجہ ہو کر استفسار کرنے لگیں۔۔۔۔

ایک گھنٹے سے کرا رہی ہوں۔۔۔ مگر اِس کا پیٹ نہیں بھر رہا۔۔۔اِس لیے" باہر سے دودھ لینے جا رہی ہوں۔۔" وہ کوٹ کی آستین میں ہاتھ ڈالتے ہوئے۔۔پریشان لہجے میں بتانے لگی۔۔۔

تم بھوکی ہو کیا؟؟؟"ان کا سوال سنتے ہی وہ گڑبڑا گ ئی۔۔۔"

پیسے بچانے کے چکر میں وہ رات کا کھانا نہیں کھا رہی تھی دو دنوں سے۔۔۔صرف پانی سے پیٹ بھر کر سو جاتی۔۔۔۔

ن۔۔ نہیں تو۔۔۔میں تو ہر روز کی طرح کھانا کھا کر ہی لوٹی تھی۔۔"وہ" نظریں چراتے ہوئے جھوٹ کہنے لگی۔۔۔

مگر اتنی رات کو کیسے جاؤ گی باہر ؟؟۔۔۔ایک کام کرؤ۔۔۔زونی سے" مانگ لو۔۔۔۔بتادینا کے شاہزین کے لیے چاہیے۔۔۔مجھے یقین ہے وہ دے دے گی۔۔۔۔ایک فیڈر کا دودھ تو دے ہی سکتی ہے وہ کنجوس عورت۔۔۔"اس کا نظریں چورا کر جھوٹ کہنا۔۔۔عروسہ بیگم کا کلیجہ منہ کو لے آیا تھا۔۔۔ان کا دل چاہا وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی یں۔۔۔۔ان کی بیٹی کتنی تکلیفوں و پریشانیوں میں زندگی بسر کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ شاہزین کو مسلسل ہاتھوں کا جھولا دے کر چپ کرانے کی کوشش کرتی رہیں۔۔۔مگر وہ بچہ چپ نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

****

لائی یں مجھے دیں۔۔۔"اپنی اولاد کو بھوک سے بلکتا دیکھ۔۔۔اس کی"
آنکھیں بھی بھر آئی یں تھیں۔۔۔۔۔۔۔ تیزی سے شاہزین کو گود میں لے
کر۔۔۔ فیڈر اس کے منہ سے لگائی ی۔۔۔۔

"دودھ دے دیا زونی نے؟؟؟"

ہاں۔۔۔ مگر تھوڑا سہ دیا ہے۔۔۔ لیکن اللہ کا شکر۔۔۔۔اتنا ہے کے یہ"
آرام سے سو جائے گا ابھی۔۔۔بس صبح ہونے میں تھوڑی دیر رہ گ ئی
ہے۔۔۔ سورج نکلتے ہی میں مارکیٹ سے خود لے کر آجاؤں گی اِس کے
لیے۔۔۔۔" وہ روہانسہ لہجے میں اپنے بیٹے کی پیشانی چومتے ہوئے جواب
دینے لگی۔۔۔۔

نجمہ کو روتا دیکھ۔۔۔۔انھیں ڈاکٹر حسن کا پرپوزل یاد آیا۔۔۔

اس لمحے انھوں نے صرف اپنی بیٹی کی خاطر فیصلہ کیا۔۔۔کے وہ نکاح کرلیں گی۔۔۔۔

feed نجمہ کی کمر میں شدید درد ہو رہا تھا۔۔۔وہ ایک گھنٹے سے بیٹھ کر جو کرا رہی تھی۔۔۔۔

شاہزین کے سونے کے بعد جب وہ لیٹی۔۔۔تو تھوڑی دیر تک درد سے کراہتی رہی۔۔۔اور اِسی درد و غم کے مزے میں نیند نے اسے اپنی آغوش میں لے لیا۔۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

مام کہاں چلی گ ئی تھیں آپ؟؟۔۔۔میں کتنا پریشان تھی پتا"
ہے۔۔۔"عروسہ بیگم صبح ہوتے ہی روزانہ کی طرح گھر سے نکل گ ئی یں
تھیں۔۔۔۔مگر رات کے آٹھ بجنے کو آرہے تھے۔۔۔وہ واپس نہیں لوٹی
تھیں۔۔۔۔نجمہ پریشانی کے عالم میں بار بار دروازے پر آکر دیکھ رہی
تھی۔۔۔۔

ڈاکٹر حسن کی کار آکر دروازے پر رکی۔۔۔تو وہ تیزی سے باہر آکر۔۔۔اپنی
والدہ کے گلے لگتے ہوئے۔۔۔پریشان ہو کر پوچھنے لگی۔۔۔۔

نجمہ۔۔۔وہ۔۔۔۔"وہ نجمہ کو اپنے نکاح کی اطلاع دینے کے لیے ہمت جمع"
کر رہی تھیں۔۔۔

یہ انگوٹھی؟؟"ابھی وہ کچھ بولتیں۔۔۔اس سے قبل ہی نجمہ کی نگاہ ان کی" ہاتھ میں پہنی ہوئی کپل رنگ پر گئی۔۔

ہم نے شادی کرلی ہے بیٹا۔۔۔۔"ڈاکٹر حسن کار سے اتر کر۔۔اس کے" پاس آئے۔۔۔۔نہایت محبت و شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر۔۔اطلاع دینے لگے۔۔۔۔

اک لمحے کے لیے۔۔۔۔وہ سکتے کی حالت میں اپنی ماں کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

اسے اپنے کانوں کی سماعت پر یقین نہیں آیا تھا۔۔۔۔

ڈاکٹر حسن نے گویا ایٹم بم پھوڑا تھا اس کے سر پر۔۔۔۔وہ بھی یوں اچانک آکر۔۔۔۔

"مام؟؟" نجمہ بے یقینی بھرے لہجے میں۔۔۔اپنی ماں کا چہرہ تکنے لگی۔۔۔اس امید پر کے وہ رد کریں گی ڈاکٹر حسن کی بات کا۔۔۔ مگر وہ تو شرمندگی سے نظریں جھکا گئی ہیں تھیں۔۔۔

"آپ ایسا کیسے کر سکتی ہیں میرے ڈیڈ کے ساتھ؟؟۔۔۔میرے ڈیڈ نے آپ کی خاطر اپنا پورا خاندان چھوڑا۔۔۔سب سے لڑ گئی ے۔۔۔اور آپ۔۔۔کیوں؟؟۔۔۔۔مام کیوں؟؟۔۔۔" وہ ان کے بازوں کو جھنجھوڑتے ہوئے۔۔۔روہانسہ لہجے میں استفسار کر رہی تھی۔۔۔

"بیٹا۔۔۔تمھارے ڈیڈ کا انتقال ہو چکا ہے۔۔وہ بھی بہت سال پہلے۔۔۔اپنی ماں کے بارے میں بھی تو سوچو۔۔۔کیا ان کا خوشیوں پر

کوئی ی حق نہیں؟؟۔۔۔کی۔۔۔"وہ ابھی نجمہ کو سمجھانے کی کوشش کر ہی رہے تھے کے وہ جذباتی ہو کر۔۔۔بات کاٹتے ہوئے۔۔۔

"ڈاکٹر انکل میں اپنی مام سے بات کر رہی ہوں۔۔۔کیا میرا اتنا بھی حق "نہیں تھا ان پر۔۔۔کے وہ اتنا بڑا فیصلہ لینے سے پہلے مجھے بتاتیں۔۔۔۔

"میں نے کوشش کی تھی۔۔۔مگر ہمت نہیں ہوئی ی۔۔۔"عروسہ بیگم شرمساری سے نظریں جھکائے جواب دہ ہوئی یں۔۔۔۔

"وا۔۔واقعی؟؟۔۔۔مطلب نکاح کرنے کی ہمت تھی۔۔۔نہیں تھی تو بس مجھے بتانے کی نہ تھی۔۔۔"وہ خاصہ طنزیہ لہجے میں کہ کر۔۔منہ موڑ کر جانے لگی۔۔۔۔

اس کا ذہن اتنے بڑے شاکڈ کے سبب بالکل مفلوج ہو کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

وہ اِس وقت اپنی ماں سے یا کسی سے بھی کوئی ی بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

ایک ماں ہی تو تھی اس کی۔۔۔۔۔

آج وہ بھی پرائی ی پرائی ی معلوم ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔

وہ رونا چاہتی تھی۔۔۔ چیخنا چاہتی تھی۔۔۔۔

بہت غم و غصہ جمع ہو گیا تھا اس میں۔۔۔۔

جنھیں سہنے کی طاقت ختم ہو چکی تھی اب۔۔۔۔

نجمہ ہم تمھیں لینے آئی یں ہیں۔۔۔ہمارے ساتھ چلو۔۔۔"وہ منتی انداز" میں بولیں۔۔۔

مجھے کہیں نہیں جانا آپ کے ساتھ۔۔۔اور پلیز یہاں سے چلی جائی یں" آپ۔۔۔۔میں اِس وقت آپ سے کوئی ی بات نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔میں نہیں چاہتی ایسا کچھ کہ دوں جس کا زندگی بھر پچھتاوہ ہو۔۔۔۔۔"اس نے روتے ہوئے کہ کر دروازہ بند کر دیا۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے دراز ے سے کمر لگا کر۔۔۔بچوں کی طرح بلک بلک کر رونے لگی۔۔۔۔۔

نجمہ۔۔۔میری بچی۔۔۔میری بات تو سنو"۔۔۔۔عروسہ بیگم مسلسل" دروازہ نوک کر رہی تھیں۔۔۔۔وہ وہاں سے اسے یوں تنہاء چھوڑ کر جانے کے لیے ہر گز تیار نہ تھیں۔۔۔۔۔۔

لوگ ہمیں دیکھ رہے ہیں۔۔۔ابھی یہاں سے ہمیں چلنا" چاہیے۔۔۔۔۔۔ویسے بھی نجمہ کو ابھی وقت کی ضرورت دوا سے تھوڑا۔۔۔۔وہ بچی ہے۔۔۔شاکڈ لگا ہے space ہے۔۔۔۔ اسے۔۔۔۔ٹھنڈے دماغ سے بعد میں سوچے گی۔۔۔تو یقینا ہمارے فیصلے کی عزت کرئے گی۔۔۔۔۔۔"عروسہ بیگم کے یوں دروازہ بجا بجا کر بولنے سے۔۔۔محلے کے لوگ جمع ہو رہے تھے۔۔۔۔جس پر ڈاکٹر حسن انھیں سمجھاتے ہوئے۔۔۔وہاں سے لے جانے لگے۔۔۔۔

میں اسے یوں اکیلے چھوڑ کر نہیں جا سکتی۔۔۔"وہ قطعی انداز میں روتے ہوئے بولیں۔۔۔۔

"اکیلا کون چھوڑ رہا ہے۔۔۔ہم تو صرف اس کا غصہ ٹھنڈا ہونے کا انتظار کرنے والے ہیں۔۔۔۔ابھی اگر آپ بات کریں گی۔۔۔۔تو سوائے معاملہ مزید بگڑنے کے کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔"وہ نہایت نرمی سے سمجھانے لگے۔۔۔

نہ چاہتے ہوئے بھی انھیں نجمہ کو اکیلا چھوڑ کر جانا پڑا۔۔۔۔

💖*HuSNY Kanwal*💖

وہ گھر میں تنہاء تھی۔۔۔۔روتے روتے کب رات کے گیارہ بجے اسے خبر نہیں۔۔۔۔

کرارہی تھی۔۔۔مگر اس کا پیٹ نہیں بھر رہا feed وہ مسلسل شاہزین کو تھا۔۔۔۔

بھرتا بھی کیسے ؟؟۔۔۔۔ماں جو بھوکی پیاسی تھی۔۔۔۔

رکو۔۔۔۔۔۔میں زونی انٹی سے تھوڑا دودھ لے آتی ہوں تمھارے" لیے۔۔۔۔"وہ تیزی سے اٹھ کر دودھ لینے کے لیے۔۔۔شاہزین کو تنہاء گھر میں روتا ہوا چھوڑ کر نکلی۔۔۔۔

باہر آئی ی۔۔۔۔تو برف باری شروع ہو چکی تھی۔۔۔

کہنے کو بہت خوبصورت نظارا تھا۔۔۔۔۔۔۔مگر اس کا غموں سے سرشار دل۔۔۔جیسے ہر چیز سے عاری تھا۔۔۔۔

وہ زونی بیگم کا دروازہ نوک کر رہی تھی۔۔۔۔

"دودھ نہیں ہے۔۔۔"دروازہ کھولتے ہی ان کی سب سے پہلے نگاہ نجمہ کے ہاتھ میں پکڑی فیڈر پر گئی۔۔۔اس کے بعد تو ایک لمحے کی دیری کے بغیر ۔۔۔تیزی سے کہا۔۔۔۔

"تھوڑا سہ بھی نہیں؟؟"وہ پُرامید نظروں سے تکتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔۔

نہیں شام میں ہی ختم ہوا ہے۔۔۔میں لانے کی سوچ رہی تھی۔۔مگر برف" باری کی وجہ سے نہ لائی ی۔۔۔اب سوچ رہی ہوں کل صبح لے آؤں گی۔۔۔" وہ لاپرواہی سے جھوٹ بول کر۔۔۔اسے اعتماد میں لینے لگیں۔۔۔۔

اچھا۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔" نجمہ منہ لٹکائے واپس گھر آگ ئی تھی۔۔۔۔"

شاہزین مسلسل روئے چلے جارہا تھا۔۔۔۔

اپنی اولاد کو بھوک سے یوں تڑپتا دیکھ۔۔۔وہ بھی بیٹھ کر رونے لگی۔۔۔۔

آنکھوں سے آنسو بہے جارہے تھے۔۔۔۔اِسی عالم میں شاہزین کو گود میں لے کر۔۔۔اپنا سیل اٹھایا۔۔۔۔

بہت خوددار تھی وہ۔۔۔اس لیے ادھار مانگنا بہت مشکل تھا اس کی جان ہر۔۔۔۔مگر اپنی اولاد کی خاطر مانگنے چلی تھی۔۔۔

جواد کے پہلے ہی بہت احسانات تھے۔۔۔جنھیں وہ چاہ کر بھی اتار نہیں پائی ی تھی۔۔۔اس کے باوجود ادھار مانگنا۔۔۔اسے شرمندگی کی انتہا گہرائی یوں میں اتار رہا تھا۔۔۔۔

اس سے پہلے اُس نے کبھی کسی سے ادھار مانگنے کے لیے میسج نہیں کیا تھا۔۔۔اِس لیے سمجھ نہیں پا رہی تھی کے کیا لکھے۔۔۔

روتے ہوئے میسج لکھنا شروع کیا۔۔۔۔"اَلسَلامُ عَلَیکُم۔۔۔۔میں نجمہ۔۔۔۔شاہزین کا دودھ ختم ہو گیا ہے۔۔۔اور میرے پاس پیسے نہیں

ہیں لانے کے لیے۔۔مام بھی گھر پر نہیں ہیں۔۔۔اس لیے کیا تم پلیز مجھے دودھ کا ڈبہ بھجوا سکتے ہو گھر پر۔۔۔۔"میسج لکھنے کے بعد رونے لگی۔۔۔۔رونے کے سبب آنکھوں کے آگے دھندلا دھندلا پن آگیا تھا۔۔۔۔

سیل کی اسکرین اب بالکل دھندلی نظر آرہی تھی اسے۔۔۔۔

لکھ کر سرچ کیا۔۔۔اس وقت سیل (J)اس نے کانٹیکٹ لسٹ پر۔۔۔کی اسکرین پر دو نام ابھرے۔۔۔۔اس نے روتے ہوئے میسج سینڈ کر دیا۔۔۔۔

پھر آنکھوں سے چشمہ اتار کر۔۔۔۔آنکھوں سے آنسو صاف کرنے لگی۔۔۔

ابھی آنسو صاف کر ہی رہی تھی۔۔۔کے میسج کی رنگ ٹون بجی۔۔۔

اس نے جیسے ہی سیل کی اسکرین پر میسج بھیجنے والے کا نام پڑھا۔۔۔لگا سانس تھم گ ئی۔۔۔۔

ہاتھ خوف کے مارے لرزنے لگے۔۔۔

ڈرتے ڈرتے میسج اوپن کیا۔۔۔۔

"لوکیشن سینڈ کرو اپنی۔۔۔"میسج پڑھتے ہی اس کے ہاتھ سے سیل بیڈ پر گر گیا۔۔۔۔

تو کیا میں نے جواد کی جگہ جلاد کو میسج بھیج دیا۔۔۔یا میرے خدا۔۔۔"وہ منہ پر ہاتھ رکھ۔۔۔شاکڈ کے عالم میں بڑبڑائی ی۔۔۔۔

ابھی وہ اپنی بے وقوفی پر ماتم کرتی اس سے قبل ہی سیل رنگ ہونا شروع ہو گیا تھا۔۔۔۔

بے وقوف نجمہ۔۔کیا ضرورت تھی اس جلاد کا نمبر سیف کرنے کی اپنے" ن ئی ے موبائی ل میں۔۔۔۔"وہ خودی پر آگ بگولہ ہو رہی تھی۔۔۔۔مگر اب کیا کیا جا سکتا تھا۔۔۔۔

نمبر تو پہنچ چکا تھا۔۔۔اور میسج بھی۔۔۔۔

اسے لگا وہ مزید نہیں بھاگ سکتی۔۔۔۔اور پھر اب کیوں بھاگے

وہ؟؟۔۔۔۔ محیب اجلال ملک کو اب اس سے کوئی ی غرض نہیں۔۔۔۔۔

اب میں کیا کرؤں؟؟۔۔۔"وہ اپنا سر پکڑے ہوئے تھی۔۔۔"

سمجھ نہیں آرہا تھا اب کیا کرے۔۔۔۔

سیل مسلسل رنگ ہو رہا تھا۔۔۔۔اتنی بھی ہمت نہ تھی کے سیل اٹھا کر کال منقطع کر دے۔۔۔۔

سیل کی رنگ ٹون سے بھی وہ خوفزدہ ہو رہی تھی۔۔۔۔

ایک طرف شاہزین کا رونا۔۔۔تو دوسری طرف رنگ ٹون کی گونجتی آواز۔۔۔۔

وہ مفلوج ذہن کے ساتھ اپنی گود میں لیٹے۔۔۔اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

میں کیوں اتنا ڈر رہی ہوں۔۔۔وہ باپ ہے اِس کا۔۔۔وہ اب نہیں" مارے گا اِسے۔۔۔۔ویسے بھی اس کی غرض اب ختم ہو چکی ہے ہم سے۔۔۔۔اب تو ہم اس کے لیے بے ضرر ہیں۔۔۔۔" وہ خود ی کو حوصلہ دینے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

مگر دل تھا کے قابو میں ہی نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

اتنی زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔کے لگتا۔۔۔۔ابھی باہر نکل آئے گا۔۔۔۔

اس نے کال ریسیونہ کی۔۔۔یہاں تک کے کال آنا بند ہو گ ئی۔۔۔۔

اللہ۔۔۔ تیرا شکر ہے۔۔۔"کال آنا بند ہوئی ی تو اس نے دل کے مقام پر" ہاتھ رکھ کر۔۔۔ایک گہرا سانس لیا۔۔۔اور خدا کا شکر ادا کرنے لگی۔۔۔۔

شاہزین ماما کیا کریں۔۔۔"وہ روتے ہوئے اپنے بچے کو دیکھ۔۔۔لاچار گی" سے استفسار کرنے لگی۔۔۔

اپنے بیٹے کو بھوک سے بلکتا دیکھ۔۔۔وہ ہار گ ئی۔۔۔

وہ خود سے پوچھنے لگی۔۔۔کیوں بھاگ رہی ہو نجمہ ؟؟۔۔اپنی جان بچانے کے لیے ؟؟۔۔۔

تیزی سے سر نفی میں ہلانے لگی۔۔۔"نہیں۔۔۔میں صرف اپنے بچے کو "بچانا چاہتی ہوں اُس جلاد سے۔۔۔

تم اس جلاد سے بچاتے بچاتے کہیں بھوک کی نظر نہ کر دینا" اِسے۔۔۔دیکھو کیسے تڑپ رہا ہے تمھاری گود میں ہونے کے باوجود بھی۔۔۔"وہ اپنے بچے کو حسرت و غم بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔

کوئی بھی ماں اپنی اولاد کو بھوک سے تڑپتا نہیں دیکھ سکتی۔۔۔وہ کیسے دیکھ لیتی۔۔۔

شاہزین عام بچوں کے مقابلے بہت کمزور تھا۔۔۔یہی سبب تھا کے آئے دن اسے بخار اور پیٹ میں درد رہتا۔۔۔۔الٹیاں بھی بہت کرتا۔۔۔۔

ڈاکٹر اور دوائی یوں میں ہی نجمہ کی ساری سیلری لگ جاتی۔۔۔

بہت مشکل حالات سے دوچار تھی وہ۔۔۔

خیال آیا۔۔۔آخر کو وہ ظالم۔۔۔۔باپ ہے اِس بچہ کا۔۔۔۔اپنی اولاد کو روتے نہیں دیکھ سکے گا۔۔۔۔

اس سے مدد لے لینی چاہیے۔۔۔۔ابھی وہ خود سے الجھ ہی رہی تھی کے گھر کا دروازہ نوک ہوا۔۔۔

لگا سانس تھم گ ئی۔۔۔خوف کے مارے تھوک گلے میں نگلا۔۔۔۔

شاہزین کو روتا ہوا گود میں لے کر دروازے پر گ ئی۔۔۔

کون؟؟۔۔"لرزتی آواز کے ساتھ استفسار کیا۔۔۔"

میم۔۔۔ڈیلیوری بوائے۔۔۔"دوسری جانب سے آنے والا جواب اسے مزید الجھا گیا۔۔۔

"مگر میں نے تو کچھ آرڈر نہیں کیا ہے۔۔۔"

وہ مسلسل ہاتھ کو جھولے کی طرح ہلا کر۔۔۔شاہزین کو بہلانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

میم۔۔۔آرڈر اسی ایڈریس کا ہے۔۔چاہیں تو آپ چیک" کرلیں۔۔۔"دوسری جانب سے آتی اعتماد بھری آواز نے اسے مجبور کیا دروازہ کھول کر چیک کرنے پر۔۔۔۔

چیک کیا تو واقعی ایڈریس اسی کے گھر کا تھا۔۔۔وہ مزید الجھی۔۔۔

"کیا آپ بتا سکتے ہیں کس نے ڈیلیوری کروائی ہے یہ؟؟؟"

جی۔۔۔ محیب اجلال ملک کی جانب سے اس سارے سامان کی اونلائن" پیمنٹ کی گئی ہے۔۔۔اور اس ایڈریس پر پہنچانے کو کہا گیا ہے۔۔۔

ڈیلیوری مین بہت سارے شاپر بیگ لیے کھڑا تھا۔۔۔وہ دروازے پر رکھتے ہوئے بتانے لگا۔۔جبکے اس کا جواب سن۔۔۔وہ پتھر کی بنے۔۔۔۔اس سامان کو تکنے لگی۔۔۔

شاہزین رو رہا تھا۔۔۔اس نے سوچنے میں وقت ضائی ع نہ کیا۔۔۔

اور سارا سامان اٹھا کر اندر لے آئی ی۔۔۔۔

فورا شاہزین کو بیڈ پر لیٹا کر۔۔۔شاپر کھول کر سامان دیکھنے لگی۔۔۔

دودھ کے ساتھ ساتھ گروسری کا بہت سارا سامان تھا۔۔۔

شاہزین دودھ پیتے ہی آرام سے سو گیا۔۔۔۔

شاید اس نے لوکیشن ٹریک کروالی ہے۔۔۔فلحال اچھا لگا دیکھ کر۔۔۔کے "
تمھیں اپنی اولاد کا خیال ہے۔۔۔بھلے ہی میرا نہ صحیح۔۔۔۔"وہ اپنے بیٹے کو
کمبل اوڑھانے کے بعد اس کے برابر میں لیٹتے ہوئے۔۔۔خود کلامی کر رہی
تھی۔۔۔

دل شدید اداس تھا۔۔۔۔۔

بس یوں ہی دل کو آس لگی کے شاید وہ ہر جائی ی اپنی اولاد سے ملنے کی خاطر
ہی چلا آئے۔۔۔آخر بیٹا ہے اس کا۔۔۔بیٹوں میں تو باپ کی جان بسی ہوتی
ہے۔۔۔۔کیا اپنا خون۔۔اپنا بیٹا دیکھنے بھی نہیں آئے گا؟؟۔۔۔

دل و دماغ میں جیسے جنگ برپا تھی۔۔۔۔

دل آج بھی اس ہر جائی کا تھا اور دماغ آج بھی اس کے خلاف تھا۔۔۔۔

اچانک خیال ستایا اگر وہ شاہزین کو لینے آگیا تو۔۔۔۔

پہلے سوچا جان دے دے گی۔۔۔۔شاہزین نہیں دے گی اسے۔۔۔

مگر اگلے ہی پل۔۔۔۔اپنے بیٹے کا سرخ چہرہ دیکھا۔۔۔۔آنکھوں کے آگے اس کا بھوک سے بلکتا سراپا گھوم رہا تھا جسے یاد کر کے وہ پھر ایک بار بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپی۔۔۔۔

اگر تمھارے بابا آئے تمھیں لینے۔۔۔میں تمھیں ان کے ساتھ بھیج دوں" گی۔۔۔وہ برے ہیں مگر مجھے یقین ہے تمھارے لیے نہیں ہوں

گے۔۔۔ان کا بڑا سہ بنگلہ ہے۔۔۔بہت پیارا سہ۔۔۔جس میں سب سے پیارا آپ کے بابا کا کمرا ہے۔۔۔مجھے لگتا ہے آپ کے اچھے فیوچر کی خاطر ۔۔۔مجھے آپ کو انھیں دے دینا چاہیے۔۔۔ان کے پاس کبھی آپ بھوک سے نہیں روگے۔۔۔نہ ہی آپ کو روز روز کڑوی دوائی یاں پینی پڑیں گی۔۔۔وہ آپ کو بڑے و قابل ڈاکٹر کو دیکھا کر۔۔۔ایک ہی بار میں اچھی والی دوائی ی پلادیں گے۔۔۔پھر آپ یوں روز روز بیمار نہیں پڑؤ گے۔۔۔" وہ جذباتی ہو کر۔۔۔اپنے بیٹے کا ننھا سہ ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑے۔۔۔باتیں کر رہی تھی۔۔۔ساتھ ساتھ آنکھوں سے آنسو ناچاہتے ہوئے بھی بہے جا رہے تھے۔۔۔۔

ہار مان لی تھی آج اس نے۔۔۔۔

امید کی ایک ننھی سی کرن تھی دل میں جگی ہوئی ی۔۔۔کے شاید وہ ستمگر اپنے بیٹے سے ملنے آجائے۔۔۔شاید اسے اپنے ساتھ لے جانا چاہے۔۔۔

وہ سونے ہی لگی تھی کے دروازہ پھر نوک ہوا۔۔۔

اب کون آگیا'' وہ تجسس سے بولی۔۔۔پھر بیڈ سے اتر کر دروازے کے '' پاس گ ئی۔۔۔

کون؟؟''اس بار قدرے نارمل انداز میں پوچھا تھا۔۔۔مگر دوسری '' جانب سے جو جواب ملا وہ پورے وجود کو لرزانے کے لیے کافی تھا۔۔۔

نج۔۔۔میں محیب۔۔۔''جواب سنجیدگی سے دیا گیا تھا۔۔۔''

پورا وجود کپکپا رہا تھا اسکا۔۔۔۔

ایک لمحے کے لیے لگا۔۔۔کے کان کی سماعت دھوکہ دے رہی ہے اُسے۔۔۔۔

محیب اجلال ملک وہ بھی اس کے دروازے پر۔۔

کیسے ؟؟۔۔۔اتنی جلدی کیسے ؟؟۔۔۔

نج۔۔۔۔اوپن داڈور۔۔۔"اس بار ستمگر کے لہجے میں ذرا سختی محسوس" ہوئی اسے۔۔۔

کیا محیب شاہزین کو لینے آیا ہے ؟"وہ بری طرح گھبرا گئی۔۔۔۔"

نج۔۔۔اوپن داڈور۔۔۔"اسے محیب کے لہجے میں پہلی بار بے صبری" جھلکتی نظر آئی ی۔۔۔جسے وہ چاہ کر بھی نظر انداز نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

اتنی بے صبری۔۔۔یقینا یہ شاہزین کے لیے ہے۔۔۔میرے لیے تو" ہونے سے رہی۔۔۔مجھے تو دیکھنا بھی پسند نہیں کرئے گا۔۔۔"وہ دل ہی دل بڑبڑائی ی۔۔۔مگر دروازہ نہ کھولا۔۔۔

نج۔۔۔لاسٹ ٹائی م کہ رہا ہوں۔۔اوپن داڈور۔۔ورنہ۔۔۔۔میں توڑ" دوں گا۔۔۔۔"اس کے لہجے میں کیا نہیں تھا۔۔۔بے صبری ۔۔غصہ۔۔۔سختی۔۔۔جنون۔۔۔۔جیسے جان نکلے جا رہی ہو ہر گزرتے لمحے کے ساتھ۔۔۔۔

اس ستمگر کی دھمکی سنتے ہی اس نازک صفت لڑکی کے ہاتھ پاؤں پھول گ ئی ے۔۔۔۔

یقین تھا۔۔۔کہ رہا ہے کے توڑ دے گا۔۔۔تو پھر اب دوڑ دے گا۔۔۔

اس لیے تیزی سے دروازہ کھول دیا۔۔۔

دل کو کوئی ی امید نہیں تھی اس سے۔۔۔۔

گمان تھا نظر انداز کر کے اندر بڑھ جائے گا۔۔۔۔

دروازہ کھلا۔۔۔تو وہ ستمگر سامنے کھڑا تھا۔۔۔

شدید سردی کے سبب اس نے کالے رنگ کی موٹی جیکٹ زیبِ تن کی ہوئی ی تھی۔۔۔ہلکی ہلکی برف اس کے وجود پر گر رہی تھی۔۔۔۔

منہ سے دھواں نکل رہا تھا اس کے۔۔۔

سفید چہرے پر اس کے عنابی ہونٹ لرزتے ہوئے الگ ہی نمایا ہو رہے تھے۔۔۔۔

یقینا کوئی ی کوشش نہ کی ہو گی اس نے۔۔۔کے خوبصورت لگے۔۔۔مگر وہ پھر بھی لگ رہا تھا۔۔۔بلا کا حسین۔۔۔۔

اتنا۔۔۔۔کے مقابل ترسی نگاہوں سے اسے تکنے لگی۔۔۔۔

آنکھوں سے آنسو از خود بہنے لگے۔۔۔۔

وہ سفید رنگ کے سویٹر اور بلو جینز میں ملبوس اس ستمگر کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔بال کھلے ہوئے تھے۔۔۔۔چہرہ مرجھایا مرجھایا۔۔۔۔

آنکھیں دونوں کی سرخ تھیں۔۔۔۔

وہ بس منجمد کھڑا اس حسین گڑیا کو تک رہا تھا۔۔۔

دو تین ثانیوں بعد۔۔۔وہ ڈائی ریکٹ گلے سے آ لگا۔۔۔

وہ نازک صفت گڑیا اگلا سانس لینا تک بھول بیٹھی تھی۔۔۔۔

پورا ایک سال۔۔۔دیکھا نہیں تھا اسے۔۔۔۔

مانا ہمیشہ نفرت کرنا چاہی اس سے۔۔۔مگر اس وجیہہ مرد کے کیے حسن سلوک آڑے آجاتے۔۔۔یہی سبب تھا کے آج بھی دل کو اس کے لیے دھڑکتا پا رہی تھی۔۔۔

حواس بحال ہوئے۔۔۔تو ہٹانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔مگر وہ نہ ہٹا۔۔۔۔

وہ تو ایسے گلے لگا تھا۔۔۔جیسے اب کوئی ی کل نہیں۔۔۔جیسے اب کوئی ی طلب نہیں۔۔۔جیسے اب کوئی ی چاہ نہیں۔۔۔۔

جو چاہیے تھا۔۔۔۔وہ پا چکا ہے۔۔۔

اِس قدر گرم جوشی تھی اُس ستمگر کے ملنے میں۔۔۔کے وہ چاہ کر بھی جھنجھلا کر جدا نہ کر سکی۔۔۔

تم ٹھیک ہو ناں؟؟"اس نے کان کے پاس منہ لا کر حال دریافت کیا۔۔۔۔"

بس اُس لمحے۔۔۔۔۔

وہ بکھر گ ئی۔۔۔۔

پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔

ایسے رو رہی تھی جیسے کوئی ی بچہ اپنی بچھڑئی ی ماں سے مل کر روئے۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

کیا بتاتی؟؟۔۔کیا کیا گزرئی ی تھی۔۔۔۔عدیل کے عزت لوٹنے کی کوشش سے لے کر۔۔۔اپنے بچے کو بھوک سے بلک کر روتے دیکھنے تک۔۔۔کون سہ ایسا غم تک جو اس نے نہیں سہا تھا۔۔۔۔

غم انسان کو وقت سے پہلے بوڑھا کر دیتے ہیں۔۔۔وہ بھی تو اپنے مالی کے بغیر ایک مرجھائے پھول کی مانند بن گ ئی تھی۔۔۔

ششش۔۔۔زیادہ مت رو۔۔۔پہلے ہی آنکھیں کمزور ہیں"
تمھاری۔۔۔۔"وہ بڑی محبت سے اس کی کمر سہلاتے ہوئے۔۔۔چپ کرانے لگا۔۔۔

اس کا فکر مند لہجہ مزید رولا رہا تھا۔۔۔

حواس بحال ہوئے۔۔۔تو اپنے بکھرے جذبات کو سنبھالتی۔۔اس خوبرو نوجوان سے دور ہونے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

مگر وہ دور کہاں ہونے دے رہا تھا۔۔۔۔۔

ناجانے کتنی ہی دیر بس سینے سے لگائے کھڑا رہا۔۔۔

اسے لگا تھا وہ نظر انداز کر جائے گا۔۔۔صرف بیٹے سے ملنے آیا ہے اپنے۔۔۔مگر اس کی سوچ کے برعکس۔۔۔وہ تو اسے ہی چھوڑنے کے لیے تیار نہ تھا۔۔۔۔

مقابل کی گرم سانسیں وہ اپنے کندھے، گردن اور کان کی لو پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔

اس نے دونوں ہاتھوں سے حصار میں جکڑا ہوا تھا۔۔۔۔

اگلے پل ہی اسے محسوس ہوا۔۔۔کے اس کا وجود زمین سے اوپر اٹھ گیا ہے۔۔۔۔

محیب اسے اپنے سینے سے لگائے۔۔۔اندر گھر میں داخل ہوا۔۔۔اور دروازہ پاؤں کی ٹھوکر سے بند کر دیا۔۔۔

محیب۔۔۔"مقابل حسینہ کی جانب سے بہت کمزور سہ احتجاج کیا گیا۔۔۔"

جسے وہ خاطر میں نہ لاتے ہوئے۔۔۔اس حسین دلربا کو دیوار سے لگا چکا تھا۔۔۔۔

دونوں کے درمیان الفاظوں کا دخل نہیں تھا۔۔۔وہ گلے سے ہٹ کر ۔۔۔۔ترسی ہوئی ی نگاہوں سے اس کے وجود کو تکتے ہوئے۔۔۔اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کے حسین چہرے پر پیالہ بنا کر۔۔۔پیشانی کو چومنے لگا۔۔۔۔

اس کا نرم و گرم لمس نہایت شدت بھرا تھا۔۔۔۔

پیشانی کو چومنے کے بعد بھی دل کہاں بھرا تھا اس کا۔۔۔۔

وہ تو جیسے سمو لینا چاہتا تھا اسے خود میں۔۔۔

جیسے ہی اس کے گلابی ہونٹوں پر جھکا۔۔۔وہ تیزی سے اس خوبرو نوجوان کا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹا کر۔۔۔رخ پھیر گئی۔۔۔۔

وہ بھولی نہیں تھی۔۔۔۔کے اس سے شادی صرف دولت کے لیے کی گئی تھی۔۔۔۔

اس ظالم نے اس کی اولاد کو مارا تھا۔۔۔۔

اور اب تو وہ دوسری شادی بھی کر چکا تھا۔۔۔۔

اس کی نفرت اپنی جگہ بالکل بجا تھی۔۔۔۔

اگر وہ ستمگر اپنے بیٹے کے لیے آیا ہے تو پھر اُس پر محبت کیوں لوٹا رہا ہے؟؟۔۔۔

کیااب بھی کوئی ی مقصد لیے ہوئے یہاں پہنچا ہے؟؟۔۔۔مگراب تواس کے پاس کچھ بھی نہیں۔۔۔وہ یہی سوچتے ہوئے۔۔۔اپنے دونوں ہاتھ ۔۔۔اس کے کشادہ سینے پر رکھ کر۔۔۔اسے خود سے دور دھکیلنے لگی۔۔۔

اسکیوزمی۔۔۔کیامیں آپ کو جانتی ہوں؟؟"آنکھوں میں کدورت وغصہ" بھرے۔۔۔وہ اجنبی لہجے میں استفسار کرنے لگی۔۔۔

جس پر مقابل طنزیہ مسکراہٹ ہونٹوں کے کناروں پر سجائے۔۔۔فقط اسے بغور دیکھنے لگا۔۔۔۔

یہی تو شکوہ ہے مسز محیب اجلال ملک آپ سے۔۔۔آپ نے جاننے کی" کوشش ہی نہیں کی۔۔"وہ دونوں ہاتھ بے نیازی سے فولٹ کر۔۔۔شکوئے بھرے لہجے میں جواب دہ ہوا۔۔۔

کیونکے ضرورت ہی نہیں پڑئی ی۔۔۔ایک ڈاکومنٹ نے آپ کی شخصیت" کے ہر نشیب و فراز سے پردہ ہٹادیا۔۔۔۔"وہ برہمی سے دانت پیستے ہوئے۔۔۔خاصہ جتاتے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔۔۔

اس کا جملہ۔۔۔۔مقابل کا دل جلا گیا تھا۔۔۔

ابھی جوابی کاروائی کرتا اِس سے قبل ہی اندر کمرے سے بچے کے رونے کی آواز نے دونوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کی۔۔۔۔

شاہزین۔۔۔"وہ تیزی سے کمرے کی جانب بڑھنے لگی۔۔۔جبکے مقابل" سن سی کیفیت میں کھڑا تھا۔۔۔۔

وہ رونے کی آواز اس کے اپنے بچے کی تھی۔۔۔اس کے خون کی۔۔۔اس کے لخت جگر کی۔۔۔۔

جس کے دنیا میں آنے سے قبل ہی۔۔۔اُسے خوشحال زندگی دینے کا وعدہ تھا۔۔۔۔

بہت ہمت جمع کی۔۔۔دل بے صبرا ہوا جا رہا تھا۔۔۔ مگر ہاتھ پاؤں نا جانے کیوں ساتھ چھوڑ رہے تھے۔۔۔۔

شاید جب بندے کو اُس کی توقعات سے ہزار درجے بہتر نصیب ہو جائے ۔۔۔تو وہ ایسا ہی ہو جاتا ہے۔۔۔

بے یقینی سی کیفیت میں کمرے کی جانب قدم بڑھائے۔۔۔وہ اپنی ماں کی گود میں تھا۔۔۔وہ اسے چپ کرا رہی تھی۔۔۔

لگا رو دے گا۔۔۔۔

وہ تو صرف سکون کا متلاشی تھا۔۔۔جبکے خدا نے تو ایک ہی لمحے میں ۔۔۔پوری دنیا کی خوشیاں اسکی جھولی میں ڈال دی تھیں۔۔۔۔

شاہزین کو گود میں لوگے ؟؟" وہ دروازے پر کھڑے مسرت ورشک " بھری نگاہ سے اپنی حسین دنیا کو تک رہا تھا۔۔۔۔

بیوی اور بیٹا۔۔۔کل کائی نات تھی محیب اجلال ملک کی۔۔۔۔

نجمہ نے لچکدار انداز میں۔۔۔اسے دیکھتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔

مانانا راضگی و کدورت عروج پر تھی۔۔ مگر وہ باپ تھا اُس کی اولاد کا۔۔۔

وہ اپنی اولاد کو اسکے باپ کو سونپ دینا چاہتی تھی۔۔۔تا کے اسکا فیوچر تاریک نہ ہو۔۔۔۔

باہر کی دنیا ماں کی گود نہیں ہوتی یہ جان لیا تھا اس لڑکی نے اِس ایک سال میں۔۔۔۔

بہت کچھ سیکھ چکی تھی۔۔۔

بہت کچھ برداشت کر چکی تھی۔۔۔۔

وہ بغیر جواب دیے قریب آ کر۔۔۔اپنے دونوں ہاتھ آگے کرنے لگا۔۔۔

سنبھال کر۔۔۔ایک ہاتھ سر کے نیچے لگاؤ۔۔ہاں بالکل اس" طرح۔۔۔"وہ پہلی بار کسی بچے کو گود میں لے رہا تھا۔۔۔

اسے ٹھیک سے نہ لیتا دیکھ۔۔۔ نجمہ فوراً اس کا ہاتھ پکڑ کر شاہزین کے سر کے نیچے درست انداز میں لگاتے ہوئے۔۔۔نرمی سے بولی۔۔۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم۔۔۔میں محیب۔۔آپ کا بابا۔۔۔آپ کی ماما کی مہربانی کے سبب ہم بہت لیٹ مل رہے ہیں۔۔۔آئی ہوپ آپ ناراض نہیں ہوں گے۔۔۔"وہ شاہزین کی پیشانی کو نہایت محبت سے بوسہ دیتے ہوئے ۔۔۔۔نرمی سے اپنا تعارف دینے لگا۔۔۔اس کے لہجے میں نجمہ سے شکوئے وشکایات نمایاں تھے۔۔۔مگر پھر بھی مقابل کھڑی حسینہ نے کوئی ی خاص توجہ نہ دی۔۔۔

شاہزین بہت کمزور نظر آرہا تھا۔۔۔ مگر محیب نے کچھ کہا نہیں۔۔۔ کیونکے وہ میسج سے نجمہ کے مالی حالات کا اندازہ لگا چکا تھا۔۔۔۔

نجمہ اسے شاہزین کو گود میں پکڑا کر۔۔۔ دور ہٹنے ہی لگی تھی۔۔۔ کے اس خوبرو نوجوان نے تیزی سے ہاتھ تھام لیا۔۔۔۔

کیا تمھیں نہیں لگتا تم نے میری اور میری اولاد کی حق تلفی کی" ہے؟؟۔۔۔ کیا تمھیں ذرا بھی شرمندگی ہے اپنے اِس عمل پر؟؟۔۔۔۔" وہ خاصہ غصیلی آواز میں۔۔۔ سرخ آنکھوں کے ساتھ مقابل کو تکتے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

کون سی حق تلفی؟؟" مقابل تیزی سے احتجاجاً۔۔۔چھوٹی آنکھیں کرتے" ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

اِسے مجھ سے چھپا کر تم نے میری حق تلفی کی ہے۔۔۔میرا حق ہے میری" اولاد پر۔۔۔اور شاہزین کو اس کے باپ سے دور رکھ کر۔۔۔۔۔۔۔۔اس کی شفقت و محبت سے محروم رکھ ک۔۔۔"غصہ بپھر آیا تھا یہ دیکھ۔۔۔کے مقابل تو ذرا بھی احساس ندامت نہیں رکھتی۔۔۔۔وہ جتاتے ہوئے اسے احساس دلا ہی رہا تھا کے نجمہ بات کاٹتے ہوئے اعتراضا بولی۔۔۔۔

باپ کی شفقت و محبت؟؟۔۔۔۔۔۔۔واقعی؟؟۔۔۔"وہ دلخراش انداز" میں طنز کا تیر چلاتے ہوئے۔۔۔۔

تمھیں اگر پتا چل جاتا تو یقیناً میر اشاہزین اس وقت دنیا میں ہی نہ" ہوتا۔۔۔ بڑے آئے شفقت و محبت والے۔۔۔۔اپنا یہ مکر و فریب وہاں جا کر دیکھاؤ جو تمھیں جانتے نہ ہوں۔۔ محیب اجلال ملک۔۔۔۔میں تو تمھاری رگ رگ سے واقف ہوں۔۔

اور رہی حقوق تلفی کی بات۔۔۔۔تو تمھیں لگتا ہے کے تم مجھ سے اِس کا گلِہ کرنے کی پوزیشن میں بھی ہو۔۔۔۔۔انسان جب سامنے والے پر ایک انگلی اٹھاتا ہے ناں تو چار اس کی جانب بھی لوٹتی ہیں۔۔۔۔پہلے اپنے گریبان میں جھانکو۔۔۔ پھر مجھے شرمندگی کا لیکچر دینا۔۔۔۔۔۔"وہ کھا جانے والی نگاہ سے گھورتے ہوئے۔۔۔ تلخ لہجے میں گویا ہوئی ی۔۔۔

میں نے کبھی تمھاری حق تلفی نہیں کی ہے۔۔"وہ خاصہ جتاتے" ہوئے۔۔۔۔ بھرم سے بولا۔۔۔۔

اچھا۔۔۔لگتا ہے بہت کمزور ہو گ ئی ہے یادداشت تمھاری۔۔۔۔مجھ" سے زبرستی نکاح کیا تھا تم نے۔۔۔۔۔۔یاد ہے؟؟؟۔۔۔۔۔۔۔مجھے زبردستی اپنے ساتھ باندھا تھا۔۔۔۔میں راضی نہیں تھی۔۔۔کیا یہ حق تلفی نہیں تھی میری؟؟۔۔۔۔۔میرے والد کی جائیداد۔۔جس پر میرا حق تھا۔۔۔جو میرے نام تھی۔۔اُس پر ہمیشہ قابض رہے۔۔۔۔مجھے دوسروں کے ٹکڑوں پر پلنے کے لیے چھوڑ دیا۔۔۔۔کیا تمھارے نزدیک یہ بھی حق تلفی نہیں؟؟۔۔۔۔صرف تمھارے لالچ و حرص کی وجہ سے۔۔۔میری ماں نے پوری زندگی تکلیفوں میں گزارئی ی۔۔۔کیا یہ حق تلفی نہیں تھی؟؟۔۔۔۔۔اتنے ہی مرد بنتے ہو تو اپنے بازو کے زور پر یقین رکھتے اور خود کماتے وہ پیسہ۔۔۔۔بجائے اِس کے۔۔۔کے ایک یتیم لڑکی کی جائیداد پر نظر رکھتے۔۔۔۔ کبھی کبھار تو مجھے لگتا ہے کے تمھارا کوئی ی دین وایمان ہے ہی نہیں۔۔۔تم صرف پیسے کے پجاری ہو۔۔۔۔جس نے اپنی ہی اولاد کو اس جائیداد کی ہوس میں دنیا میں آنے نہ دیا۔۔۔" وہ جذباتی ہو کر

۔۔۔آج اس سے اپنے ہر سوال کا جواب مانگ رہی تھی۔۔۔۔اس ستمگر کو بتا رہی تھی کے حق تلفی کی اگر بات آئے۔۔۔تو پہلے اسے اپنا گریبان جھانکنے کی ضرورت ہے۔۔۔۔

یہ حق تلفیاں ہی تو ہیں جو نفرتوں کو جنم دیتی ہیں۔۔۔۔

"جسٹ شٹ۔اپ۔۔۔۔"وہ اتنی زور سے چنگھاڑا تھا کے اس کی گود میں موجود شاہزین رونا شروع ہو گیا تھا۔۔۔مقابل کھڑی وہ لڑکی بھی اُس کی دھاڑ سے سہم کر ایک قدم پیچھے ہوئی ی۔۔۔۔

"میرا بچہ دو۔۔۔۔وہ ڈر گیا ہے تم سے۔۔۔"اگلے ہی لمحے اس نے شاہزین کو دیکھا۔۔۔جو محیب کی گود میں رو رہا تھا۔۔۔۔تیزی سے اس کی گود سے اپنا بچہ لیتے ہوئے۔۔۔۔برہمی سے بول کر۔۔۔مڑ کر جانے لگی۔۔۔۔

مبارک ہو۔۔۔آج تم نے مجھے ہرا دیا۔۔۔۔"وہ شاہزین کو گود میں لے" کر۔۔۔چپ کرا ہی رہی تھی۔۔۔کے پیچھے سے آتی رنجیدہ آواز نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔۔۔۔

کیا؟؟"وہ سمجھی نہیں۔۔۔"

مقابل نے کہا کے وہ ہار گیا۔۔۔اعتراف کیا۔۔مگر کیوں؟؟۔۔۔

دنیا کی وہ کونسی نعمت تھی جو محیب اجلال ملک کے پاس نہیں تھی آج۔۔۔۔تنہاء تو وہ رہ گ ئی تھی۔۔۔مشکلات میں تو اس کی زندگی پھنسی تھی۔۔۔۔

وہ پلٹ کر اپنے سامنے کھڑے اس وجیہہ مرد کو دیکھنے لگی۔۔۔جس کا چہرہ جھکا ہوا تھا۔۔۔

نجمہ کو محسوس ہوا۔۔۔جیسے وہ رو رہا ہو۔۔۔

مگر یہ کیسے ممکن تھا؟۔۔۔محیب اجلال ملک آخر کیوں رونے لگا۔۔۔

وہ پتھر کا دل لیے ہوئے تھا اس کی نظر میں۔۔۔اور بھلا پتھر کے دل والے بھی روتے ہیں؟؟۔۔۔

"آخر۔۔۔میری اولاد کو تم نے وہ دن دیکھا ہی دیا۔۔۔جس سے بچانے کے لیے میں نے کتنی ہی قربانیاں دیں۔۔۔"اس نے ہلکا سہ چہرہ اٹھایا۔۔۔تو

اس کی آنکھیں سرخ انگارے کی مانند لال تھیں۔۔۔۔جو اس کے کرب کا پتا دے رہی تھیں۔۔۔۔

تم نے قربانیاں دیں؟؟۔۔۔تو پھر مجھے کبھی نظر کیوں نہیں آئی یں؟؟" وہ" خاصہ طنزیہ لہجے میں۔۔۔۔شاہزین کو جواب خاموش ہو چکا تھا۔۔۔بیڈ پر لیٹا کر۔۔۔اسکی جانب مڑتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔۔

کیونکے تم نے اپنی نفرت سے باہر نکل کر دیکھنے کی کوشش نہیں" کی۔۔۔" وہ دھاڑتے ہوئے جواب دہ ہوا۔۔۔۔

اوو۔۔۔الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔۔۔۔۔پراپرٹی ٹرانسفر کے پیپر دیکھنے" کے بعد۔۔۔مزید کچھ باقی تھا دیکھنے کے لیے۔۔۔" وہ بھی اسی کی طرز میں بھیگو کر جوتا مار رہی تھی۔۔۔۔

تم سے کوئی ی بھی بات کرنا بے کار ہے۔۔۔میں ہی پاگل ہوں جو تمھیں" دیوانوں کی طرح پورے استنبول میں تلاش کرتا پھر رہا تھا۔۔۔۔ تمھارے ایک میسج پر دوڑا چلا آیا۔۔۔۔ تمھاری خاطر۔۔۔"وہ بحث کرنے کا عادی نہ تھا۔۔۔۔اسے لگا مقابل سے بات کرنا بے کار ہے۔۔۔وہ سمجھنا چاہتی ہی نہیں۔۔۔۔

وہ دیکھنا ہی نہیں چاہتی اس کی اچھائی یاں۔۔۔

اس کی قربانیاں۔۔۔۔ابھی وہ خاصہ جتاتے ہوئے بول ہی رہا تھا کے مقابل بات تیزی سے کاٹتے ہوئی ے۔۔۔۔

تو نہ آتے۔۔۔۔تم سے اچھائی ی کی امید ہے کس کو یہاں۔۔۔۔ تمھاری" ہی وجہ سے آج میں اِس حال میں ہوں۔۔۔۔ تمھاری ہی وجہ سے آج میری

اولاد کچھ دیر قبل بھوک سے تڑپ رہی تھی۔۔۔۔تم ذمہ دار ہو ہماری اِس حالت کے۔۔۔۔"

کیوں؟؟۔۔۔میں نے تم سے کہا تھا کے پراپرٹی کے پیپرز سائن کرؤ؟؟۔۔۔یا میں نے تمھیں یوں بے وقوفوں کی طرح ایک انجان آدمی پر اعتبار کر کے بھاگنے کا مشورہ دیا تھا۔؟؟۔۔۔۔تم خود چھوڑ کر گئی یں تھیں سب۔۔۔۔کسی نے فورس نہیں کیا تھا۔۔۔۔میں تو پاگلوں کی طرح تمھیں اپنی محبت کا یقین دلانے کی کوشش میں لگا ہوا تھا۔۔۔۔کیا نہیں کیا اِ تمھارے لیے میں نے؟؟۔۔۔کیا نہیں سہا اُس وعدے کو نبھانے کے لیے۔۔۔۔"اس کی نگاہیں کرب سے بھری معلوم ہو رہی تھیں۔۔۔۔نجمہ نے پہلے کبھی اسے خود سے اسطرح کھل کر بات کرتے نہیں دیکھا تھا جس طرح وہ آج کر رہا تھا۔۔۔

مانا غصے میں۔۔۔مگر لبوں پر آیا تو صحیح۔۔۔کے محبت ہے اس حسین دلربا سے۔۔۔۔

عشق ہو گیا تھا اپنے پیدائی شی دشمن سے۔۔۔۔

محبت؟؟۔۔۔محبت کرنے والے تم جیسے نہیں ہوتے جو اپنی بیوی کے سر پر" دوسری شادی کی تلوار لٹکائی یں رکھیں۔۔۔۔اگر فیلنگس تھیں میرے لیے۔۔۔تو کہا کیوں نہیں؟؟۔۔۔۔"پہلے تو جیسے اپنے کانوں پر یقین ہی نہ آیا۔۔۔اس جانی دشمن نے پہلی بار اعترافِ محبت کیا تھا۔۔۔۔مگر محبت اتنی اذیت تو نہیں دیتی۔۔۔۔

پھر اس ستمگر کی محبت اتنی اذیت ناک کیوں تھی؟؟۔۔۔کیوں اس کی محبت نے کبھی غموں کے سامنے حصار نہیں باندھا؟؟۔۔۔۔

کیوں وہ اس کے ساتھ ہو کر بھی مطمئن نہیں تھی؟؟۔۔۔۔

اگر محبت تھی تو دنیا سے چھپا کر کیوں رکھ رہا تھا؟؟۔۔۔کیوں رتبہ دینے کے لیے تیار نہیں ہوا۔۔۔دنیا کے سامنے؟؟۔۔۔

آخر۔۔۔۔کیوں اتنا درد ہے اس ستمگر کی محبت میں۔۔۔

تم نے کیوں نہیں کہا؟؟۔۔۔"سوال تیزی سے مقابل نے نجمہ کی جانب" الٹا۔۔۔۔

۔

میں کیوں کہتی۔۔۔۔"وہ فوراً ہی اکڑ سے احتجاجاً بولی۔۔۔"

اسی طرح میں بھی کیوں کہتا۔۔۔۔"دونوں کی انا آج پھر بیچ میں آئی ی" تھی۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔میں نے مانا میری غلطی ہے۔۔۔مجھے نہیں چھوڑ کر آنا" چاہیے تھا اپنا گھر۔۔۔۔"زندگی کے سیکھائے تلخ سبق کتابوں کے صفحوں پر نہیں ملا کرتے۔۔۔۔

زندگی کا اپنا ہی ایک سخت انداز ہے سیکھانے کا۔۔۔اور جب وہ سیکھاتی ہے ۔۔۔تو اچھے اچھوں کو سمجھ آجاتی ہے۔۔۔اسے بھی آگ ئی تھی۔۔۔۔

عورت کے لیے سب سے محفوظ پناہ گاہ اس کے شوہر کا گھر ہے۔۔۔۔۔جو عورت اسے چھوڑتی ہے۔۔۔وہ پھر دنیا میں کہیں اپنا گھر نہیں پاتی۔۔۔۔

ماں باپ کب تک زندہ رہیں گے؟؟۔۔۔بھائی اپنی اپنی زندگیوں میں مگن ہو جاتے ہیں۔۔۔ بہنوں کی شادیاں ہو جاتیں ہیں۔۔۔۔۔بچا کون؟؟۔۔۔تنہائی ی۔۔۔۔۔اور دنیا بھر کے طعنے۔۔۔۔۔

سچ کہا ہے کہنے والے نے۔۔۔۔شوہر کا جوتا کھالو۔۔۔۔دنیا بھر کے جوتوں سے بچنے کے لیے۔۔۔۔۔

اس کی تلخی برداشت کرلو۔۔۔۔

ایک وقت کڑوا بولتا ہے تو دوسرے وقت پیار بھی نیچھاور کرتا ہے۔۔۔۔۔جبکے دنیا نہیں کرتی۔۔۔۔۔

ڈرامے فلموں میں خواب دیکھائے جاتے ہیں۔۔۔سنہرے خواب۔۔۔ایسے خواب جن کی کوئی ی حقیقت نہیں۔۔۔۔

کے اپنا گھر و شوہر چھوڑ کر نکلی عورت ایک بزنس وومین بن گ ئی۔۔اپنی اولاد تنہا پال رہی ہے۔اور کامیابیوں کی سیڑھیاں چڑھتی جا رہی ہے۔۔۔۔۔تو جان لیں اگر آپ امیر ہیں۔۔۔تو یہ ممکن ہے لیکن اگر آپ متوسط یا غریب گھرانے سے تعلق رکھتی ہیں۔۔۔تو پھر یہ چھلاوہ ہے۔۔۔۔ہر کسی کی قسمت ایک جیسی نہیں ہوتی۔۔۔

دوکان پر کھڑے ہو تو دوکاندار کی زبان بہن کہتے کہتے نہیں تھکتی۔۔۔اور بس اس کی دوکان سے اتر کر تھوڑا دور کھڑے ہونے کی دیر ہے۔۔۔وہی بہن کہنے والا دوکاندار سب سے پہلے سر سے پاؤں تک کا معائنہ ہوس بھری نگاہ سے کرنا شروع کر دیتا ہے۔۔۔۔۔

اکیلی عورت کے لیے دنیا ماں کی گود نہیں ہوتی۔۔۔۔۔

بس اسٹاپ پر کھڑے ہو۔۔۔تو پاس کھڑے باجی یا بہن کہیں۔۔۔اور اسی بس اسٹاپ سے تھوڑا ہٹ کے کھڑے ہو جاؤ۔۔۔تو آتے جاتے گاڑی یاں رکیں۔۔اور سوال صرف ایک ہو۔۔۔"کتنے میں؟؟؟"۔۔۔

یہ ہے معاشرے کی تلخ حقیقت۔۔۔۔

مانا پوری دنیا ایک جیسی نہیں۔۔۔۔کچھ ہوتے ہیں نیک۔۔۔۔۔مگر صرف کچھ ہی ہوتے ہیں۔۔۔۔جیسے آٹے میں نمک۔۔۔۔

صرف گھر؟؟۔یا شوہر بھی؟؟"۔۔وہ ایک ابرو اچکا کر۔۔۔۔۔"تفتیشی" انداز میں۔۔۔۔

شوہر؟؟۔۔۔شوہر میرا تھا ہی کب؟؟"وہ روہانسہ لہجے میں۔۔۔اداسی" سے مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔

اس کا جواب سن۔۔۔محیب کا شدت سے دل چاہا کے اپنا سر دیوار سے دے مارے۔۔۔

تم دنیا کی بے وقوف ترین عورت ہو۔۔۔"وہ جھنجھلا کر۔۔۔ایک ایک" لفظ چبا کر کہتا ہوا۔۔۔کمرے سے جانے لگا۔۔۔

ہاں۔۔۔پھر چلے جاؤ مجھے یوں تنہاء چھوڑ کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔بلکے تم آئے" ہی کیوں تھے؟؟۔۔۔"اس کا شکایتی لہجہ قدم روکنے پر مجبور کر گیا تھا مقابل کو۔۔۔

میں تمھیں چھوڑ کر کب گیا؟؟۔۔۔تم گ ئی ی تھی۔۔۔میں تو ہسپتال" میں انتظار کر رہا تھا تمھارا۔۔۔" وہ پلٹ کر تیزی سے جواب دہ ہوا۔۔۔

جی نہیں۔۔۔پہلے تم نے چھوڑا تھا۔۔۔ملک مینشن لے جانے کے" بعد۔۔۔اپنی دوسری شادی کے چکر میں تم تو مجھے بھول ہی گ ئی ے تھے۔۔۔میں اکیلے رہ رہی تھی کمرے میں۔۔۔فلحال اب ان شکوؤں سے کیا فائی دہ۔۔۔۔۔۔۔۔پراپرٹی مل گ ئی ہے ناں تمھیں۔۔۔پھر یہاں کیوں آئے ہو؟؟۔۔۔" وہ دل جلے انداز میں استفسار کرنے لگی۔۔۔

اور میں کیوں نہ آتا؟؟۔۔۔" پھر سوال الٹا۔۔۔اس کے لہجے میں" پُراعتمادی تھی۔۔۔حق تھا۔۔۔جسے وہ مقابل کو جتاتا ہوا معلوم ہو رہا تھا۔۔۔

اگر میں کہوں مجھے صرف پراپرٹی نہیں۔۔۔۔"وہ کہتے ہوئے۔۔۔اس" نازک صفت گڑیا کی جانب آنے لگا۔۔۔اچانک اپنی جانب اس وجیہہ مرد کے قدم بڑھتے دیکھ۔۔۔وہ بغیر دیکھے پیچھے قدم لینے لگی۔۔۔۔"پراپرٹی والی بھی چاہیے تو۔۔۔۔"اس نے خاصہ رومانی نظروں سے اس کے حسین چہرے کو تکتے ہوئے۔۔۔مزید نزدیک آتے ہوئے کہا۔۔

وہ لڑکی اس کی نزدیکی سے ڈر کر پیچھے کسی چیز سے ٹکرا کر گرئی ی۔۔۔۔

اگلے لمحے وہ بیڈ پر آدھی گرئی ی ہوئی ی تھی۔۔۔اس کے پاؤں بیڈ سے نیچے لٹک رہے تھے۔۔۔مقابل دونوں ہاتھ بیڈ پر جماتے ہوئے۔۔۔۔اس کے حسین چہرے پر جھکا۔۔۔۔تو اس کی آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئی یں۔۔۔۔

لگتا ہے پلوشہ خوش نہیں رکھ رہی تمھیں۔۔۔۔"اس خوبرو نوجوان کی" نیلی سمندر جیسی حسین آنکھیں طلب و محبت سے بھری معلوم ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔اس کی گرم سانسیں نجمہ اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

پورے ایک سال بعد اس حسینہ کا قرب نصیب ہوا تھا۔۔۔۔دل کو تو بہکنا تھا ہی۔۔۔۔۔

وہ مزید دوری کم کرنے لگا تو مقابل نے اس کی آنکھوں کی طلب پڑھتے ہوئے۔۔۔۔طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔۔طنز کا تیر چلایا۔۔۔۔۔۔

محیب نے کوئی ی جواب نہ دیا تو اس کے تن بدن میں خود کو اگنور ہوتا دیکھ۔۔۔۔مزید آگ لگی۔۔۔۔

اوو۔۔۔ تمھارا تو بڑی جلدی دل بھر گیا اس سے۔۔۔۔۔یا میں کچھ زیادہ" ہی پیاری لگ گ ئی؟؟۔۔۔ایسا تو نہیں کے تم اپنی دل عزیز بیوی کے قرب میں بھی مجھے یاد کرتے رہے ہو؟؟۔۔۔۔"جو آگ دل میں لگی تھی۔۔اس سے مقابل کو بھی جلانے کی چاہ تھی۔۔۔۔اپنی باہوں کا ہار اس کے گلے میں بے تکلف انداز میں ڈال۔۔۔زچ کرنے والے انداز میں۔۔طنزیہ مسکراہٹ سے اپنے گلابی لبوں کو سجائے بولی۔۔۔۔۔

وہ نہیں جانتی کتنی جلن و حسد تھی اس کے لہجے میں۔۔۔۔جسے مقابل محسوس کر چکا تھا۔۔۔۔

تمھیں یاد کرنے کی زحمت نہیں کرتا میں۔۔۔"نہایت لاپرواہی سے" جواب دیا۔۔۔۔

اس کا جواب سنتے ہی نجمہ کا خون کھول اٹھا تھا۔۔۔ایک تو توہین آمیز جواب۔۔۔اوپر سے لہجے میں بلا کی لاپرواہی۔۔۔۔

تو پھر اپنی بیوی کے پاس جاؤ۔۔۔۔میرے پاس کیا کر رہے ہو۔۔۔"وہ" دانت پیستے ہوئے۔۔۔جل کر بولی۔۔۔۔

شاید مسز محیب آپ بھول رہی ہیں۔۔۔الحمدُ للہ آپ میرے نکاح میں" ہیں۔۔۔۔"وہ کان کے پاس منہ لا کر۔۔۔۔خاصہ جتاتے ہوئے یاد دہانی کرانے لگا۔۔۔۔

چاہتا تو فقط اتنا کہ دیتا کے میرے نکاح میں ہو۔۔۔بات تب بھی اپنا اثر رکھتی۔۔۔۔۔مگر نکاح کی یاد دہانی کرانے سے پہلے خدا کا شکر ادا کیا۔۔۔۔یہ بات مقابل کے دل کو شدت سے لگی تھی۔۔۔۔۔۔

تمھیں اچھا بننے کی اداکاری کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔مجھے بتادو کیا'' چاہیے مجھ سے اب۔۔۔۔کیا کچھ رہ گیا میرے پاس؟؟۔۔۔''وہ دل برداشتہ ہو کر۔۔دوٹوک انداز میں۔۔اسکی سمندر جیسی حسین آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

وہ نہیں چاہتی تھی کے وہ ستمگر پھر دھوکہ دے۔۔۔اور وہ پھر ٹوٹے۔۔۔۔۔

اگر بتادیا۔۔۔تو بغیر کسی مزمت کے دے دو گی؟؟''نہایت معصومانہ انداز'' میں پوچھا۔۔۔۔

س کا سوال نجمہ کو دکھی کر گیا تھا۔۔۔

یعنی تم پھر کسی مقصد سے آئے ہو۔۔۔"اس کی آنکھوں میں یہ کہتے ہوئے" آنسو جھلک آئے تھے۔۔۔۔۔وہ چاہ کر بھی اپنے لہجے سے جھلکتے ہوئے شکوئے کو چھپا نہ سکی۔۔۔۔

وہ ہر جائی ی آیا بھی تو اپنے مقصد سے۔۔۔۔دل کیونکر نہ بھر آتا۔۔۔۔۔آنکھیں کیونکر نم نہ ہوتیں۔۔۔۔

بالکل۔۔۔۔۔"وہ اکڑ کر بولا۔۔۔"

کوئی ی شرم ہے بھی تم میں یا نہیں؟؟"وہ باہوں کا ہار اس کے کندھوں" سے ہٹا کر۔۔۔اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔خود سے دور دھکیلتے ہوئے۔۔۔۔بپھر کر گویا ہوا۔۔۔

اپنا جائی زحق لینے میں کیسی شرم۔۔۔۔"وہ لاپرواہی سے کہتے" ہوئے۔۔۔اس کے اوپر سے اٹھ کر۔۔۔۔سیدھے ہو کر بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔

اور میں جان سکتی ہوں کون سہ جائی زحق لینے آئے ہو اپنا۔۔۔"وہ بھی" سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے۔۔۔چشمہ اتار کر۔۔۔

آنکھوں سے بہنے والے آنسو صاف کرنے کے بعد۔۔۔۔اسکی جانب متوجہ ہو کر۔۔۔۔پوچھنے لگی۔۔۔

دل کو ڈر لاحق تھا کہیں وہ شاہزین کا نام نہ لے لے۔۔۔۔۔

مانا دل پر پتھر رکھ کر کچھ وقت پہلے اپنے جگر کے ٹکڑے کو اس کے باپ کے حوالے کرنے کا سخت فیصلہ لیا تھا۔۔۔۔ مگر وہ ایک ماں تھی۔۔۔اور ماں اپنی اولاد کے معاملے میں اکثر دل کے ہاتھوں مجبور ہو جایا کرتی ہے۔۔۔۔اور دل۔۔۔۔دل تو پھر چکا تھا۔۔۔۔۔

اپنی اولاد کو خود سے جدا کرنے کا تصور بھی جان نکال دیتا ہے۔۔۔۔اس کی بھی نکل رہی تھی۔۔۔۔۔

اسے لگا۔۔۔۔اگلا سانس نہیں لے پائے گی اس فانی دنیا میں۔۔اگر اس ظالم نے اولاد سے جدا کرنے کا ستم ڈھایا۔۔۔۔۔۔

اس کا کلیجہ پھٹنے کو تھا۔۔۔۔

میں نے کچھ پوچھا ہے؟؟" مانو سولی پر جان لٹکی تھی اس کی۔۔۔۔وہ"
بے صبری سے پھر پوچھنے لگی۔۔۔۔

مقابل بغیر جواب دیے۔۔۔۔اپنا کورٹ اتارنے لگا۔۔۔۔

کوٹ کیوں اتار رہے ہو؟؟" وہ الجھ کر پوچھ رہی تھی۔۔۔"

یہ لو۔۔۔" مقابل حسینہ کے سوالات کو مکمل اگنور کرتے ہوئے۔۔۔۔اپنا"
کوٹ اسکی جانب بڑھایا۔۔۔۔

پھر اپنے جوگرز اتارنے لگا۔۔۔۔

تم کیا کر رہے ہو؟؟"وہ اسے جو گرز اتارتا ہوا دیکھ۔۔۔پریشان ہو کر" پوچھنے لگی۔۔۔۔

تم یہاں نہیں سو سکتے۔۔۔"اس کے سوالات پر نو۔نوٹس کا بورڈ" لگائے۔۔۔۔وہ آرام سے شاہزین سے بالکل لگ کر لیٹ گیا تھا۔۔۔۔جس پر نجمہ تیزی سے اعتراضاً گویا ہوئی ی۔۔۔۔

شاہزین۔۔۔۔بابا آپ کے ساتھ سو جائی یں؟؟۔۔۔"اسنے نہایت لچکدار" انداز میں اپنے بیٹے پر جھک کر۔۔۔۔استفسار کیا۔۔۔۔

نجمہ نے زندگی میں پہلی بار محیب کی آواز میں اتنی لچک دیکھی تھی۔۔۔۔

دیکھ لو۔۔۔میرا بیٹا راضی ہے۔۔۔۔اس لیے اب چپ کر کے تم بھی آ کر" لیٹ جاؤ۔۔۔۔" محیب کے پوچھتے ہی۔۔۔نا جانے اس ننھے شہزادے کو کیا سمجھ آئی ی۔۔۔وہ تیزی سے مسکرا دیا۔۔۔۔ محیب اس کی مسکراہٹ کو اجازت نامہ مانتے ہوئے۔۔۔۔ نجمہ کو دیکھ۔۔۔۔ بھرم سے بولا۔۔۔

ویسے۔۔۔۔انٹی کہاں ہیں؟؟۔۔۔ تم اکیلی کیوں ہو؟؟۔۔۔۔کیا تمھیں" انٹی نہیں ملی تھیں۔۔۔۔" وہ اچانک ہی اپنی ساس کی یاد آنے پر فکر مند لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

کیا تم سب جانتے ہو؟؟" اس کے کیے جانے والے سوالات نے نجمہ پر" انکشاف کیا۔۔۔کے مقابل اس کے ساتھ ہوئے حادثے سے نا آشنا نہیں۔۔۔۔

"عدیل سے اپنے انداز سے اگل وانے کے بعد ہی استنبول پہنچا ہوں۔۔۔۔"

یعنی اگر میں میسج نہ بھی کرتی۔۔۔"وہ ابھی بول ہی رہی تھی کے مقابل اسکا" جملہ تیزی سے مکمل کر گیا۔۔۔"تو بھی میں تمھارے کل دروازے پر

"ہوتا۔۔۔۔۔

مانا پوری پلاننگ کے ساتھ نجمہ اور اس کی والدہ کو غائب کیا گیا تھا۔۔۔۔

کوشش کی گئی تھی کے کوئی سراغ نہ بچے۔۔۔۔

مگر پھر بھی وہ سراغ لگانے میں کامیاب ہو ہی گیا تھا۔۔۔۔

شاید کسی مظلوم کی بد دعا لگ گ ئی تھی ان باپ بیٹے کو۔۔۔۔تب ہی تو محیب اجلال ملک سے ٹکرانے کی حماقت کر بیٹھے۔۔۔۔۔

ان پر سالوں سے چل رہے سارے کیس محیب نے ری۔اوپن کروائے۔۔۔۔۔اور اپنے ہی طریقے سے انھیں ہینڈل کیا۔۔۔۔ نتیجہ جو کیس سالوں سے کوٹ میں چل رہے تھے۔۔۔۔وہ کچھ ماہ میں ہی اپنے انجام سے ہمکنار ہوئے۔۔۔اور وہ دونوں باپ بیٹے اب اپنے کیے کی سزا جیل میں کاٹ رہے ہیں۔۔۔۔۔

عدیل نے یہی بتایا تھا اسے۔۔۔کے بیگم عروسہ کو وہ کمرے میں بند کر کے چھوڑ کر آیا تھا۔۔۔۔جبکے نجمہ بھاگ گ ئی تھی۔۔۔اور اس کے گارڈز کو بہت ڈھونڈنے کے باوجود بھی نہ ملی۔۔۔۔۔۔۔

تم فکر مت کرؤ۔۔۔میں۔۔"وہ ابھی بول ہی رہا تھا کے مقابل تیزی سے" بولی۔۔۔"میں کیوں فکر کرنے لگی۔۔۔وہ کوئی ی بچی تھوڑی ہیں۔۔۔پھر ان کے شوہر ہیں تو ان کے پاس۔۔۔۔ان کا خیال رکھنے کے لیے۔۔۔۔۔"نجمہ کا رنجیدہ و دل جلے لہجے میں دیا جواب۔۔۔محیب کے کان کھڑے کر گیا تھا۔۔۔

انٹی نے دوسری شادی کر لی ہے؟؟؟"وہ دوبارا تصدیق کرنے لگا۔۔۔"

ہاں۔۔۔۔۔داماد کا اثر آ گیا ہے ان پر بھی۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے بول" کر۔۔۔منہ پھیر کر بیٹھ گ ئی۔۔۔۔

اس کے جواب دینے کے انداز سے وہ اندازہ لگا چکا تھا کے بیگم عروسہ کی دوسری شادی میں اس کی رضامندی شامل نہیں۔۔۔۔

تم واقعی یہاں سونے والے ہو آج رات؟؟؟۔۔"اسے بڑے پیار سے" شاہزین کا ننھا ہاتھ پکڑے۔۔۔آنکھیں موند کر آرام سے سوتا دیکھ۔۔۔وہ بے یقینی سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔گلی ڈنڈا کھیلنے والا ہوں۔۔۔آجاؤ تم بھی کھیل لو۔۔۔۔۔۔"وہ" خاصہ جھنجھلا کر۔۔۔آنکھ کھولنے کی زحمت کیے بغیر بولا۔۔۔

جس پر وہ لاجواب ہو کر۔۔۔اسکے حسین چہرے کو تکنے لگی۔۔۔

کہاں جا رہی ہو؟؟۔۔۔"وہ اس حسین دلربا کا انتظار کر رہا تھا کے وہ آکر" اس کے پاس لیٹے۔۔۔مگر جب وہ نہ آئی ی۔۔۔تو آنکھیں کھول کر دیکھا۔۔۔۔

وہ اسی کا کوٹ ہینگر پر ٹانگنے کے بعد۔۔۔ باہر جا رہی تھی۔۔۔ جس پر وہ تیزی سے ابرو اچکا کر۔۔ تفتیشی انداز میں استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

کھانا پکانے۔۔۔"اس کا جواب سن۔۔۔وہ تیزی سے اٹھ کر بیٹھا۔۔۔۔"

میرے لیے؟؟"خاصہ حیرت تھی اس کے لہجے میں۔۔۔۔جو چاہ کر بھی" وہ چھپا نہیں پایا تھا۔۔۔۔

بہت خوش فہمی نہیں ہے تمھیں۔۔۔ بھلا بن بلائے مہمانوں کے لیے میں" کیوں کھانا پکانے لگی۔۔۔۔میں تو اپنے لیے بنانے جا رہی ہوں۔۔۔۔ صبح سے بھوکی ہوں میں۔۔۔"آخری جملہ نظریں جھکائے۔۔۔شرمگی سے ادا کیا۔۔۔۔

سامان میں نے پہلے ہی بھجوا دیا تھا۔۔۔پھر اب تک کیوں بھوکی" ہو؟؟؟"اس کا فکر مند لہجہ و برہمی۔۔۔۔ نجمہ کو اپنے دل پر وار کرتی محسوس ہوئی ی۔۔۔۔۔

کیونکے میں شاہزین کو سنبھال رہی تھی۔۔۔اسے اکیلا چھوڑ کر کچن میں" "نہیں جاسکتی تھی۔۔۔

تو اسے ساتھ لے جاتیں۔۔۔ بھوکی رہنی کی کیا ضرورت تھی۔۔۔تم بہت" لاپرواہ ہو اور ساتھ ساتھ کھانے کی چور بھی۔۔۔۔۔تب ہی اتنی کمزور ہو گ ئی ہو۔۔۔۔یہی فکر ستاتی تھی مجھے۔۔۔کے پتا نہیں تم نے کچھ کھایا ہو گا بھی یا نہیں۔۔۔"وہ خاصہ برہمی میں اسے ڈپٹ رہا تھا۔۔۔۔

اس خوبرو نوجوان کی ڈپٹ میں جھلکتی محبت وہ کیسے نظر انداز کر دیتی۔۔۔۔

وہ ہی جانتی ہے کتنا ترسی تھی وہ۔۔۔مقابل کی اس محبت بھری ڈپٹ کے لیے۔۔۔

اس نے کہا۔۔۔اسے فکر ستاتی تھی۔۔۔

اِس سے پہلے تو کبھی اس ستمگر نے یوں کھل کر اپنی فیلنگس کا اظہار نہیں کیا تھا۔۔۔۔

وہ دو تین ثانیوں کے لیے اسے محو ہو کر دیکھنے لگی۔۔۔۔

محیب اپنے چہرے پر اس کی آنکھوں کی تپش محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔

پھر دیکھ رہی ہو"اس نے اپنی عادت کے مطابق فوراٹوکا۔۔۔جس پر وہ" ہڑ بڑا کر۔۔۔تیزی سے باہر نکل گ ئی۔۔۔

واپس کھانا ٹرے میں سجا کر کمرے میں لوٹی۔۔۔تو اس خوبرو نوجوان کو اپنے شہزادے کے ساتھ بے خبر سوتا پایا۔۔۔۔

کھانا کھاؤ گے؟؟"اِس ایک سال میں بہت دوری آگ ئی تھی۔۔۔۔وہ" ہچکچا رہی تھی اسے چھونے میں۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے اس کا دروازے پر گرم جوشی سے گلے ملنا یاد آیا۔۔۔۔

وہ لمحہ یاد آنے پر تھوڑی ہمت بڑی۔۔۔ہلکا سہ بازو ہلاتے ہوئے۔۔۔نرمی سے استفسار کیا۔۔۔

ہاں۔۔۔کیوں نہیں۔۔۔"وہ کمبل خود سے دور کرتے ہوئے۔۔۔اٹھ" کر بیٹھا۔۔۔

اپنے ہاتھوں سے کھلا دو"وہ چمچہ اس کی جانب بڑھانے لگی۔۔۔تو مقابل" زبردستی اپنی نیلی حسین آنکھیں کھولتے ہوئے۔۔۔۔بھولا سہ چہرہ بنا کر بولا۔۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔"وہ اعتراضا منہ بسورے۔۔۔ایک۔ابرو اچکا کر پوچھنے" لگی۔۔۔

میرے ہاتھ تھکن کے سبب کام نہیں کر رہے اب۔۔"وہ لچکدار انداز میں" جواب دہ ہوا۔۔۔۔

اسکی آنکھوں میں نیند کا خمار نمایا تھا۔۔۔۔

لو۔۔۔"وہ بحث کرتی.....اگر وہ خوبرو نوجوان جاگ رہا ہوتا تو۔۔۔۔"

اس کی آنکھوں کی سرخی گواہ تھی کے مقابل بڑی گہرئی ی نیند سے بیدار ہوا ہے۔۔۔خاموشی سے چمچہ بریانی سے بھر کر۔۔۔اس کے منہ کی جانب بڑھایا۔۔۔۔

ناجانے کیوں آنکھوں میں حسرت اتر آئی ی۔۔۔۔وہ بہت قریب ہو کر بھی دور لگا۔۔۔۔

اسے خاموشی سے بیٹھ کر اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلایا۔۔۔۔ساتھ ساتھ اسی چمچے سے خود بھی کھاتی رہی۔۔۔۔

چاہتی تو کچھ سادہ سہ بنالاتی۔۔۔۔۔مگر یاد تھا کے ایک بار اس ستمگر نے بریانی کھانے کی فرمائش کی تھی۔۔۔۔۔اس لیے اتنی سردی میں بھی اس کے لیے محنت کی۔۔۔۔

عورت کا اپنے مرد کے لیے محنت کرنا اس کی محبت کی علامت ہے۔۔۔ مجبوری کی نہیں۔۔۔۔۔۔

اگر مرد عزت و اہمیت دے تو عورت کا دل از خود جھکنے لگتا ہے۔۔۔۔۔اور وہ چاہ رکھتی ہے کے وہ بھی اس کا دل اپنے لیے جھکا لے۔۔۔۔اور یہی چاہت تو اس لڑکی کے دل میں کہیں ناں کہیں مچل رہی تھی۔۔۔۔۔

لوویو۔۔"کھانا کھانے کے بعد۔۔۔۔۔رسمی طور پر شکریہ ادا کرنے کے"
بجائے۔۔۔اس کے گال کو نرمی سے چومتے ہوئے۔۔۔پیاری سی مسکان
چہرے پر سجائے۔۔۔۔محبت کا پھر ایک بار اظہار کیا۔۔۔

پھر واپس لیٹ گیا۔۔۔جبکے مقابل اس کے اچانک کیے عمل پر پھٹی پھٹی
آنکھوں سے اسے تکتی رہ گ ئی تھی۔۔۔۔۔

اس کے گال شرمگی سے گلابی ہو چکے تھے۔۔۔۔

دل اتنی زور سے دھڑک رہا تھا جیسے باہر ہی نکل آئے گا۔۔۔

اس لڑکی کو حالتِ غیر میں مبتلا کر کے۔۔۔وہ خود آرام سے سو گیا تھا۔۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

وہ کچن کو صاف کر کے واپس لوٹی۔۔۔تو ان دونوں باپ بیٹے کو سوتا دیکھ ۔۔دل کو بڑی مسرت حاصل ہوئی ی۔۔۔

وہ خود آرام سے آ کر۔۔۔شاہزین سے لگ کر لیٹ گ ئی۔۔۔

کاش میں اس لمحے کو قید کر پاتی۔۔۔۔" وہ حسرت بھری نگاہ سے ابھی تک " محیب کے وجود کو تک رہی تھی۔۔۔۔

اس کی فیملی آج اس ستمگر نے مکمل کر دی تھی۔۔۔۔

آنکھوں سے آنسو جھلکنے لگے۔۔۔۔

اِس سے زیادہ خوبصورت زندگی کی خواہش نہیں تھی اسے۔۔۔۔

اولاد کو ماں باپ دونوں کا پیار نصیب ہو جائے۔۔۔اس سے زیادہ کوئی ی ماں اور کیا چاہے گی۔۔۔

اس وجیہہ مرد کو تکتے تکتے کب سو گ ئی۔۔۔خبر ہی نہ ہوئی ی۔۔۔آنکھ تو تب کھلی جب شاہزین کے رونے کی آواز کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔۔

یہ رو کیوں رہا ہے؟؟"محیب بھی شاہزین کے رونے کی آواز پر گھبرائی ی" نیند سے اٹھا۔۔۔۔۔نجمہ کو دیکھ۔۔۔۔فکر مند ہو کر پوچھنے لگا۔۔۔

کیونکے اسے بھوک لگی ہے۔۔۔"وہ نیند میں ہی اٹھ کر بیٹھی۔۔۔اور"
کرانے لگی۔۔۔۔ feed شاہزین کو گود میں لے کر

اللہ۔۔۔"اس کی کمر میں درد ہونا شروع ہو گیا تھا۔۔۔وہ اپنا سیدھا ہاتھ کمر"
پر رکھ کر۔۔۔درد سے کراہتے ہوئے بولی۔۔۔

اسے یوں کمر پکڑا دیکھ۔۔۔وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر۔۔۔اسکے پیچھے آ کر بیٹھ
گیا۔۔۔۔

اس خوبرو نوجوان کی کمر نجمہ نے اپنی کمر سے مَس ہوتی محسوس کی۔۔۔۔

ٹیک لگالو۔۔۔"اس نے آہستگی سے کہا۔۔۔وہ ابھی بھی نیند میں"
تھا۔۔۔۔

اس ہر جائی کا یوں اپنی نیند قربان کر کے۔۔۔۔اس کا خیال کرنا۔۔۔۔یہ محبت نہیں۔۔۔۔تو اور کیا تھا۔۔۔۔

محبت فقط لفظوں سے تو نہیں ہوتی۔۔۔۔محبت تو عمل سے ہوتی ہے۔۔۔۔

اور اس ستمگر کا ہر عمل محبت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔۔۔۔

وہ چاہ کر بھی اپنے دل کو اِس حسن سلوک پر دھڑکنے سے روک نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔

شاید وہ انہی چھوٹی چھوٹی قربانیوں کی بات کر رہا تھا۔۔۔جسے وہ فراموش کر گئی تھی۔۔۔۔

آسان نہیں ہوتا گہری نیند سے کسی کے لیے اٹھنا۔۔۔مگر وہ اٹھا۔۔۔۔پہلے بھی اٹھ جایا کرتا تھا۔۔۔۔اسے آج بھی یاد تھا۔۔نیند میں اٹھ کر۔۔۔اس نے پاؤں دبائے تھے۔۔۔۔۔

کوئی ی اتنی پرواہ کرئے۔۔۔تو بدل میں محبت کیونکر نہ ہو۔۔۔۔۔

اس کی کمر سے ٹیک لگا کر۔۔۔بہت حد تک سکون مل گیا تھا اسے۔۔۔۔

آنکھوں میں آنسو آنے لگے۔۔۔۔جنھیں صاف کر۔۔۔وہ مسکرانے لگی۔۔۔۔یہ آنسو خوشی کے تھے۔۔۔ان میں درد نہیں تھا۔۔۔۔خوشی۔۔۔کے وہ اب بھی فکر کرتا ہے۔۔۔۔اب بھی پرواہ کر رہا ہے۔۔۔۔جبکے اب جائی یداد کا معاملہ نہیں ہے درمیان میں۔۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

صبح آنکھ کھلی۔۔۔۔۔توسب سے پہلے اس ستمگر کے ناشتے کا خیال ستایا۔۔۔۔

تیزی سے اٹھ کر فریش ہونے گ ئی۔۔۔۔

فریش ہونے کے بعد۔۔۔بالوں کو لپیٹتی۔۔۔۔۔آئی ینے کے سامنے سے گزر ہی رہی تھی۔۔۔کے اپنا عکس دیکھ۔۔۔قدم رکے۔۔۔۔

کیا حال بنالیا تھا اس نے اپنا۔۔۔

فکریں اور غم انسان کو اُس کی عمر سے دوگنا کر دیتے ہیں۔۔۔اُس لڑکی کا حال بھی کچھ ایسا ہی تھا۔۔۔۔

وہ اپنا چہرہ بغور دیکھنے لگی۔۔۔اچانک دل پلوشہ سے موازنہ کرنے لگا۔۔۔۔

پھر پلٹ کر سوتے ہوئے اپنے شوہر کو دیکھا۔۔۔جو حسن میں یمن کے شہزادے سے کم معلوم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

کمتری کا احساس شدت سے ستانے لگا۔۔۔۔

برانڈڈ کپڑے اور میک۔اپ تو نہیں تھا اس کے پاس۔۔۔مگر عید پر بنایا ہوا اک نیا ڈریس ابھی بھی الماری میں سجا تھا۔۔۔۔

تیزی سے الماری سے اپنا نیا ڈریس نکالا۔۔۔۔۔

بلیک رنگ کی شوٹ وسادہ شرٹ پر لال رنگ کا لونگ کوٹ۔۔۔۔۔اور بلیک ٹراوزر۔۔۔۔

نیا ڈریس پہنتے ہی وہ چمکنے لگی تھی۔۔۔۔۔

باہر سردی بہت تھی۔۔۔مگر کمرے میں چلنے والے ہیٹر کے سبب۔۔۔۔۔ کمرا کافی گرم تھا۔۔۔۔مگر کام کرنے اسے باہر ہی جانا تھا۔۔۔جس کے لیے سویٹر پہننا ضروری تھا۔۔۔۔مگر سویٹر پہننے سے سوٹ کی ساری شومر جائے گی یہ سوچ کر سردی برداشت کرنا قبول کر لیا۔۔۔۔۔

بالوں میں سیدھی مانگ نکال کر۔۔۔آگے سے کاجل چوٹی بنائی ی۔۔۔۔جو اس پر کافی جچ بھی رہی تھی۔۔۔۔

بیگ سے لال رنگ کی لپ۔اسٹک نکال کر۔۔۔ہونٹوں پر لگائی ی۔۔۔اور اسی کو انگلی کے پورے سے ہلکاسہ مَس کر کے آنکھوں پر آئی شیڈ اور گالوں پر blush on کی طرح لگالیا۔۔۔

آنکھوں کو کاجل سے زینت بخشنے کے بعد۔۔۔

اب تھوڑی بہتر لگ رہی ہوں۔۔۔"اپنا بغور جائی زہ لیتے" ہوئے۔۔۔ہلکاسہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔

پھر تیزی سے باہر نکل گ ئی۔۔۔تاکے محیب کے اٹھنے سے پہلے پہلے ناشتہ تیار کرلے۔۔۔

مانے یانہ مانے مگر وہ خود بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔کے وہ ستمگر اسے چھوڑ کر جائے۔۔۔۔

وہ بال کھول کر آتو گ ئی تھی۔۔۔ مگر اب ناشتہ تیار کرنے میں کھلے بالوں کی وجہ سے پریشانی پیش آرہی تھی۔۔۔

لاؤ میں باندھ دیتا ہوں۔۔ کیچر دو۔" وہ بار بار اپنے چہرے پر آتے بال" جھنجھلاتے ہوئے کان کے پیچھے کر رہی تھی۔۔۔۔اسے یوں جھنجھلاتا دیکھ۔۔۔وہ پیچھے سے بالوں کو اپنے ہاتھوں سے نرمی سے مکمل سمیٹ کر۔۔۔قید کرتے ہوئے۔۔ کیچر مانگنے لگا۔۔۔۔۔

میرے پاس نہیں ہے۔۔۔اندر کمرے میں ہے۔۔۔"وہ خوبرو نوجوان"
اچانک کب پیچھے آکر کھڑا۔۔۔اسے علم نہیں۔۔۔جھٹکا تو تب لگا۔۔۔جب
اس کے ہاتھوں کا نرم و گرم لمس اپنے بالوں پر محسوس ہوا۔۔۔وہ دھیمے
سے جواب دہ ہوئی ی۔۔۔

مجھے بتاؤ کہاں رکھا ہے۔۔۔میں اندر سے لاتا ہوں۔۔"وہ بالوں کو اپنے"
ہاتھوں کی قید سے آزاد کرتے ہوئے۔۔۔استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

بیڈ کے سائی یڈ پر رکھا ہے۔۔۔"اس کے کہتے ہی وہ لینے چلا گیا۔۔۔۔"

ناجانے کیوں وہ نروس فیل کر رہی تھی۔۔۔۔جیسے کسی امتحان ہال میں کھڑی
ہو۔۔۔۔

اس کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ رہے تھے۔۔۔ساتھ ساتھ ڈر لاحق تھا کے پتا نہیں اس ستمگر کو۔۔۔اس کے ہاتھ کا بنا ناشتہ سمجھ آئے گا بھی یا نہیں۔۔۔

وہ واپس آکر۔۔۔بہت نرمی سے پیچھے کھڑا ہو کر۔۔۔سارے بال سمیٹ کر۔۔۔کیچر لگانے لگا۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔"بغیر پیچھے مڑے۔۔۔شکریہ ادا کیا۔۔۔۔"

یہ پہلی بار تھا جب اس ستمگر کے قریب ہونے کا احساس بھی دل کو مسرت بخش رہا تھا۔۔۔۔

وہ سمجھی کیچر لگا کر۔۔۔وہ چلا جائے گا۔۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے۔۔۔آنکھیں شاکڈ سے بڑی ہوئی یں۔۔۔جب اس نے پیچھے سے اپنے حصار میں جکڑا۔۔۔

اس خوبرو نوجوان کی ٹھوڑی وہ اپنے کندھے پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔

اس کی گرم سانسیں کان کی لو کو جھلساتی معلوم ہو رہی تھیں۔۔۔

گڈ مارننگ"اس نے نہایت محبت سے چور لہجے میں کہا۔۔۔"

شدید سردی کے باوجود اسے گرمی کا احساس ہونے لگا۔۔۔کانوں سے مانو دھواں نکل رہا ہو۔۔۔

گال گلابی گلابی سے ہو گ ئی ے تھے۔۔۔۔

تم شاہزین کو اکیلا چھوڑ آئے کمرے میں؟؟۔۔۔"اگلے ہی لمحے اسے اپنے" بیٹے کا خیال ستایا۔۔ جس پر وہ فکر مند لہجے میں۔۔۔اس کے ہاتھوں کا حصار اپنے ہاتھوں سے کھولتے ہوئے۔۔۔پوچھنے لگی۔۔۔

"ہاں۔۔۔وہ سو رہا ہے۔۔۔"

میں اسے کبھی اکیلا نہیں چھوڑتی۔۔۔پلیز اس کے پاس جاؤ۔۔۔"وہ" تھوڑی خفگی سے بولی۔۔۔تو محیب بغیر کچھ کہے تیزی سے شاہزین کے پاس چلا گیا۔۔۔

صوفے پر مت بیٹھنا۔۔۔۔"محیب کمرے میں داخل ہوا۔۔۔تو شاہزین کو"
پہلے سے جاگتا ہوا پایا۔۔۔وہ کھیل رہا تھا۔۔۔اس کے ننھے سے چہرے کی
مسکراہٹ۔۔۔۔دل کو قرار و سکون بخشتی محسوس ہوئی ی۔۔۔وہ اسے گود
میں بھر کر۔۔۔باہر لے آیا تھا۔۔۔ابھی وہ لاونج میں رکھے صوفے پر بیٹھنے
ہی والا تھا کے نجمہ کے چیخنے کی آواز نے۔۔۔اسے اپنی جانب متوجہ
کیا۔۔۔۔

کیوں؟؟؟"وہ ایک ابرو اچکا کر۔۔۔"

ٹوٹا ہوا ہے۔۔۔۔"اس کے جواب دیتے ہی محیب اسے الجھی نگاہ سے دیکھنے"
لگا۔۔۔

تو پھر یہاں کیوں رکھا ہے؟؟۔۔۔"وہ اعتراضاً بولا۔۔۔۔"

کیونکے میرا دل چاہ رہا تھا۔۔۔"کیا بتاتی۔۔۔۔کے پیسے کی کمی کے سبب" کھانے کے لالے پڑئی یں ہیں۔۔۔فرنیچر کہاں سے لائے۔۔۔۔۔۔۔اپنی شرم کو اکڑ میں کور کرتے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔۔۔۔۔پھر واپس اپنے کام کرنے لگی۔۔۔۔

مقابل نے جوابا کچھ نہ کہا۔۔

شاہزین کو گود میں لے کر باتیں کرتے ہوئے۔۔۔وہیں چکر لگاتا رہا۔۔۔

اس خوبرو نوجوان کے چہرے پر ایک دلفریب مسکان رقصاں تھی۔۔۔جب وہ اپنے بیٹے سے باتیں کر رہا تھا۔۔۔۔

نجمہ کی آنکھوں کے کنارے اسی پر لگے ہوئے تھے۔۔۔۔

آج پہلی بار اسے اپنا یہ چھوٹا گھر بہت مکمل و خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔۔

ناشتہ اندر کمرے میں کرؤ گے ؟؟"ناشتہ تیار ہوتے ہی۔۔۔وہ محیب کو" دیکھ۔۔۔۔استفسار کرنے لگی۔۔۔

جہاں چاہے لگا دو۔۔۔"لاپرواہی سے اپنے بیٹے کی انگلیوں سے کھیلتے ہوئے" جواب دیا۔۔۔

میں اور مام یہاں نیچے بیٹھ کر کرتے ہیں۔۔۔"وہ ناشتے کے سامان کو لے" کر۔۔۔۔صوفے کے پاس نیچے قالین پر سجاتے ہوئے بولی۔۔۔۔اسے لگا کے مقابل اعتراض کرئے گا۔۔۔اس لیے آواز میں جھجھاپن تھا۔۔۔۔

کہاں وہ شہزادہ۔۔۔اور کہاں اس کے گھر کا پھٹا قالین۔۔۔جس پر چادر بچھا کر۔۔بیٹھنے کے قابل بنایا گیا تھا۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے حیرت سے آنکھیں پھیلیں۔۔۔جب اسے بغیر منہ بسورے۔۔۔اپنے سامنے شاہزین کو لے کر بیٹھتا ہوا دیکھا۔۔۔۔

مقابل کی سادگی واقعی بے مثال تھی۔۔۔۔

شاید یہ اس کی سادگی کا ہی جادو تھا کے آج تک وہ اس کے سحر سے نکل ہی نہ سکی۔۔۔

بلکے یوں کہنا زیادہ بہتر ہو گا کے نکلنا چاہتی ہی نہیں۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔" نجمہ اس کی پلیٹ خالی ہونے سے پہلے ہی بار بار بھر رہی" تھی۔۔۔جس پر مقابل حیران وپریشان تھا۔۔مگر چہرے پر ظاہر نہیں ہونے دیا۔۔۔

وہ ظالم حسینہ کب سے اس کے ناز اٹھانے لگی؟؟۔۔۔اسے اہمیت دینے لگی؟؟۔۔۔اسے خود سے پہلے رکھنے لگی؟؟۔۔۔

اسے تھوڑا انڈے کی زردی کھلادوں؟؟" محیب نے انڈے کی زردی" تھوڑی سی ہاتھ میں لے کر۔۔۔استفسار کیا۔۔۔

نہیں۔۔۔یہ صرف چھ ماہ کا ہے۔۔۔میں اسے ابھی کچھ نہیں" کھلاتی۔۔۔گلے میں پھنس گیا تو۔۔۔پھر یہ تو دودھ پی کر بھی الٹیاں کر دیتا

over ہے۔۔۔"اس کی باتوں سے محیب نے اندازہ لگالیا تھا۔۔۔کے وہ protective ہے شاہزین کو لے کر۔۔۔۔

ہمم۔"اس نے جواب سن کر فقط اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔"

واپس چلنے کا کیا ارادہ ہے؟؟"اِس اچانک سوال پر۔۔۔ نجمہ نے حیرت" سے اُسے دیکھا۔۔۔ جیسے اس نے کوئی ی اَن ہونی بات کر دی ہو۔۔۔۔

کہاں واپس؟؟"وہ الجھ کر پوچھنے لگی۔۔۔۔"

کیا مطلب کہاں۔۔۔اپنے گھر ہی جائیں گے ناں۔۔۔"وہ خاصہ جتاتے" ہوئے بولا۔۔۔۔لہجے میں ذرا برہمی بھی جھلکی۔۔۔۔

وہ ستمگر اسے واپس لے جانا چاہتا تھا۔۔۔

اسے یقین نہیں آیا۔۔۔

کیوں؟؟۔۔اب کیوں؟؟۔۔۔جو اسے چاہیے تھا وہ تو دے چکی تھی

اسے۔۔۔

۔پھر کیوں اسے اپنے ساتھ لے جانا چاہتا تھا؟؟۔۔۔

سب سے بڑھ کر۔۔۔کس رشتے سے؟؟۔۔۔

کیا دنیا کے سامنے اپنی بیوی ہونے کا حق دے گا اب۔۔؟؟؟۔۔

اِس بچے کو اپنا نام دے گا؟؟۔۔۔۔

پلوشہ کے سامنے اقرار کر سکے گا۔۔۔کے یہ اس کے بیوی بچے ہیں۔۔۔۔

کتنے ہی سوالات ایک ساتھ ذہن میں سر اٹھا رہے تھے۔۔۔

کیوں؟؟۔۔کسی پیپر پر میرا سائن کرانا رہ گیا ہے کیا؟؟"نہایت طنزیہ لہجے میں۔۔۔اس کے چہرے کو تکتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔۔

نج۔۔۔تم بیوی ہو میری۔۔۔۔میری ذمہ داری۔۔۔میں تمھیں یہاں چھوڑ کر تو نہیں جا سکتا تھا ناں۔۔۔اور نہ خود یہاں رہ سکتا ہوں۔۔۔"

او۔۔۔محیب اجلال ملک کو فکر لاحق ہو رہی ہے" میری۔۔۔زبردست۔۔۔مگر آپ کا بہت شکریہ۔۔۔۔میں اپنا اور اپنے بچے کا خیال خود رکھ سکتی ہوں۔۔۔۔اس لیے آپ کو جانا ہے تو چلیں جائیں۔۔۔ویسے بھی۔۔۔۔یہاں کس کو پرواہ ہے تمھارے ہونے یا نہ ہونے سے۔۔۔" وہ خاصہ چوٹ کرنے والے انداز میں بولی۔۔۔ساتھ ساتھ مقابل کو اپنی زندگی میں اس کا مقام بھی دیکھانے لگی۔۔۔کے اب وہ کوئی ی اہمیت نہیں رکھتا۔۔۔۔چاہے یہاں رہے یا نہ رہے۔۔۔۔۔

مانا تمھیں پرواہ نہیں۔۔۔۔ مگر مجھے ہے۔۔۔۔"اس کی کالی سیاہ آنکھوں" میں جھانکتے ہوئے۔۔۔۔نہایت جتاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اپنی پرواہ اپنے پاس رکھو۔۔۔ناشتہ کرؤ۔۔۔اور دفع ہو جاؤ یہاں" سے۔۔۔۔دروازہ سامنے ہے۔۔۔"اس کے الفاظ نہایت تذلیل آمیز معلوم ہوئے مقابل کو۔۔۔۔چہرے پر غصہ امٹ آیا۔۔۔۔

"تم مجھے یہاں سے اکیلے بھیجنا چاہتی ہو؟؟؟"

تم اور اکیلے؟؟۔۔شاید تم بھول گ ئی ے ہو دوسری شادی کر چکے ہو" تم۔۔۔۔گھر میں ایک عدد بیوی بھی ہے تمھارے۔۔۔اسے کیا بتاؤ گے۔۔۔کون ہوں میں۔۔۔۔کون ہے یہ بچہ۔۔۔ہم سے کیا تعلق ہے

تمھارا۔۔۔۔"اس کی آواز بھر آئی ی تھی۔۔۔وہ بھولی نہیں تھی اس کے ستم۔۔۔۔اس کا دنیا کے سامنے اپنی بیوی ہونے کا حق نہ دینا۔۔۔۔۔

کیا یہ حق تلفی نہیں تھی اس کی؟؟۔۔۔۔

نج۔۔۔۔فالتو بحث نہیں چاہیے مجھے۔۔۔چپ چاپ واپس" چلو۔۔۔۔ورنہ میں اٹھا کر لے جاؤں گا۔۔۔۔۔"اس کے دھمکی آمیز لہجے میں کہتی ہی۔۔۔ نجمہ بپھر اٹھی۔۔۔

اور کر بھی کیا سکتے ہو تم۔۔۔ہر بار کی طرح زبردستی ہی کرؤ گے۔۔۔"وہ" دانت پیس کر کہتی ہوئی ی۔۔۔ناشتے کا سامان سمیٹنے لگی۔۔۔

"میں زبردستی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔تم مجھے مجبور کر رہی ہو۔۔۔"

وہ دونوں ابھی لڑ ہی رہے تھے کے دروازہ نوک ہوا۔۔۔

"کون؟؟" نجمہ نے سامان وہیں قالین پر چھوڑ کر۔۔۔دروازے کی جانب بڑھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"میں۔۔۔جواد۔۔۔" دوسری جانب سے آئی ی مردانہ آواز نے مجیب کی توجہ از خود ہی اپنی جانب مبذول کی۔۔۔۔وہ اپنے بیٹے کو گود میں لے کر۔۔۔ کھڑا ہوا۔۔۔اور پلٹ کر دروازے کی سمت دیکھنے لگا۔۔۔

"اِس وقت؟؟" دروازہ کھولتے ہی وہ جواد کو دیکھ۔۔۔الجھ کر۔۔۔ایک ابرو اچکا کر پوچھنے لگی۔۔۔

یہ پہلی بار نہ تھا کے وہ اسے راستہ نہیں دے رہی تھی گھر میں اندر آنے کا۔۔۔

وہ ڈھٹائی سے خود ہی اندر آجانے کا عادی تھا۔۔۔

ہاں میں۔۔۔ سردی بہت ہے باہر۔۔۔ راستے سے ہٹو۔۔۔ پہلے مجھے اندر آنے دو۔۔۔" وہ اس کا ہاتھ بے تکلف انداز میں پکڑ کر۔۔۔ اپنا راستہ خود بناتے ہوئے۔۔۔ اندر داخل ہوا۔۔۔

اس کا بے تکلف انداز میں ہاتھ پکڑنا۔۔۔ محیب کی آنکھوں کو بری طرح کھٹکا۔۔۔۔

میری بیوی کا ہاتھ چھوڑو۔۔۔اگر جینا چاہتے ہو تو۔۔۔"جواد اسے دیکھ" کر۔۔۔ابھی نجمہ سے پوچھتا کے وہ کون ہے۔۔۔اس سے قبل ہی محیب غصے سے گھورتے ہوئے۔۔۔۔وارننگ دینے والے انداز میں حکم صادر کرنے لگا۔۔۔۔

اس کی شارپ نگاہیں۔۔۔رعب دار پرسنیلٹی۔۔۔۔جواد کو ہوشیار کر گ ئی تھی کے مقابل کوئی ی معمولی بندہ نہیں۔۔۔۔اوپر سے۔۔۔اس کا ادا کیا ہوا دھمکی آمیز جملہ۔۔۔

اسکیوزمی؟؟۔۔۔کیا کہا آپ نے ابھی۔۔۔بیوی؟؟۔۔فوریور کائی نڈ" انفارمیشن۔۔۔نجمہ کا شوہر ایک سال پہلے ہی مر چکا ہے۔۔۔"اس کے استہزائی یہ انداز میں کہتے ہی۔۔۔محیب نے نجمہ کو گھور کر کھا جانے والی نگاہوں سے دیکھا۔۔۔

وہ لڑکی اسے جیتے جی مار چکی تھی۔۔۔۔اِس سے زیادہ اُس کی جان پر اور کیا ظلم ڈھائے گی وہ۔۔۔۔

نجمہ نہایت شرمندہ کھڑی تھی۔۔۔شرمندگی محیب سے نہیں تھی۔۔۔۔شرمندگی تو اپنے دوست سے تھی۔۔۔کیونکے جھوٹ کہا تھا اُس سے۔۔۔۔

سچ بتاؤ۔۔کون ہو تم؟؟؟۔۔۔۔اور یہاں کیا کر رہے ہو؟؟۔۔۔۔"جواد" نجمہ کا ہاتھ چھوڑ۔۔۔تفتیشی افسران کی طرح۔۔۔اب محیب کے روبرو کھڑے ہو کر۔۔۔ابرو اچکاتے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔۔

یہ محیب اجلال ملک ہے۔۔۔۔میرا کزن۔۔اور بد قسمتی سے میرا" شوہر۔۔۔۔"ان دونوں کو آمنے سامنے آتا دیکھ۔۔۔دست و گریبان ہونے کے خوف سے۔۔۔ نجمہ نے تیزی سے بیچ میں آکر۔۔۔ محیب کا تعارف کروایا۔۔۔۔

اس دشمنِ جاں کے جملے تھے یا ایٹم بم۔۔۔۔جواد کچھ لمحوں کے لیے ساکت سہ رہ گیا۔۔۔اس کی آنکھوں میں بہت کچھ تھا۔۔۔ جنھیں وہ چاہ کر بھی نظر انداز نہیں کر سکتی تھی۔۔وہ شرمندہ تھی۔۔۔اسے سچائی ی سے لاعلم رکھنے کے لیے۔۔۔۔

وہ خود بھی کہاں جانتی تھی کے محیب ایک دن اس کی زندگی میں تباہیاں مچانے دوبارا لوٹے گا۔۔۔۔

مگر تم نے تو کہا تھا کے ت۔۔۔۔۔۔۔"اس کے ہونٹوں کو لرزتے" ہوئے۔۔۔ محیب بھی دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ اپنا جملہ مکمل کرتا اِس سے قبل ہی۔۔۔

سوری۔۔۔" نجمہ نہایت شرمندگی سے نظریں جھکائے معذرت طلب" کرنے لگی۔۔۔

جواد ایک دو ثانیوں کے لیے اسے شکوئے بھری نظروں سے تکتا رہا۔۔۔آخر بھروسہ توڑا تھا اس لڑکی نے اس کا۔۔۔۔

نجمہ کے بولے جھوٹ نے اس کے دل کو امید دی تھی۔۔۔جو آج ٹوٹتے وقت اسے بھی ساتھ ساتھ توڑ گئی تھی۔۔۔۔

"وہ جن نگاہوں سے نجمہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔یقیناً وہ محیب کے تن بدن میں آگ لگانے کے لیے کافی تھیں۔۔۔۔

جواد کا ذہن اِس شاکڈ کو قبول نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔وہ بغیر کچھ کہے واپس جانے لگا۔۔۔تو نجمہ تیزی سے معذرت کرنے کی نیت سے پیچھے جانے لگی۔۔۔

مگر اگلے ہی پل۔۔۔اسنے اپنا ہاتھ محیب کی گرفت میں محسوس کیا۔۔۔۔۔

بہت دکھ ہو رہا ہے کے اسے پتا چل گیا کے تم شادی شدہ ہو۔۔۔اور تمھارا" شوہر ابھی زندہ ہے؟؟۔۔۔"وہ خاصہ جز بز ہو کر۔۔۔دانت پیستے ہوئے ۔۔طنزیہ لہجے میں استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

ہاتھ چھوڑو میرا۔۔۔"اس لمحے نجمہ کو صرف جواد کی فکر تھی۔۔۔۔وہ"
اسے سمجھانا چاہتی تھی کے اس نے جھوٹ کیوں کہا۔۔۔۔

جواد جیسا مخلص دوست قسمت والوں کو ملتا ہے۔۔۔جسے وہ کھونا نہیں چاہتی
تھی۔۔۔

تم میں ذرا بھی شرم ہے یا نہیں؟؟۔۔۔۔"محیب غصے سے دھاڑتے ہوئے"
۔۔۔۔۔۔"مجھے جیتے جی مار دیا تم نے۔۔۔۔اور اب میرے ہی
"سامنے۔۔۔۔تم ایک غیر مرد کے پیچھے بھاگ رہی ہو

شوہر؟؟۔۔صرف نام کے شوہر ہو تم۔۔۔کوئی ی فرض بھی ادا کیا ہے"
شوہر ہونے کا تم نے کبھی؟؟؟۔۔۔فرض ادا کرنا تو دور کی
بات۔۔۔۔۔سوائے زبردستی کے تم نے آج تک کیا ہی کیا

ہے؟؟۔۔۔جب مجھے تمھاری سب سے زیادہ ضرورت تھی تب کہاں تھے تم؟؟۔۔۔فرقان انکل اور جواد نے اگر میری مدد نہ کی ہوتی تو شاید آج میں تمھارے سامنے یوں صحیح سلامت کھڑی نہ ہوتی۔۔۔ان کے بہت احسانات ہیں مجھ پر۔۔۔۔"وہ خاصہ جذباتی ہو کر۔۔۔۔روہانسہ لہجے میں جواب دہ ہوئی ی۔۔۔۔

تو کس نے کہا تھا اپنا گھر چھوڑ کر بھاگو؟؟؟"وہ ہاتھ چھوڑ کر۔۔۔۔برہمی" سے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

محیب کسی صورت ماننے کے لیے تیار نہیں تھا کے نجمہ کے ساتھ جو کچھ ہوا اُس کا ذمہ دار وہ ہے۔۔۔۔۔۔۔اس کے نزدیک غلطی اس بے وقوف لڑکی کی تھی۔۔۔جو اپنا گھر و شوہر چھوڑ کر انجان لوگوں پر اعتبار کر کے بھاگی۔۔۔

گھر؟؟۔۔۔۔اُس جہنم کے لیے تم گھر جیسے لفظ کا استعمال بھی کیسے"
کر سکتے ہو؟؟۔۔۔اور پھر میں کس کے سہارے رہتی
وہاں۔؟؟۔۔۔۔میں پریگننٹ تھی۔۔۔۔مجھے حفاظت کی ضرورت تھی
تمھارے گھر والوں سے۔۔۔۔اور سب سے بڑھ کر تم سے۔۔۔۔"وہ اپنی
شہادت کی انگلی مقابل کے سینے کے مقام پر رکھتے ہوئے۔۔۔روہانسہ مگر
سخت لہجے میں بولی۔۔۔

مجھ سے؟؟"وہ بے یقینی کے عالم میں۔۔۔"

وہ اپنے کردار کی صفائی دینے کا عادی نہ تھا۔۔۔مگر سامنے کھڑی اس لڑکی
کو اَن گنت بار دے چکا تھا۔۔۔پھر بھی وہ لڑکی اسے۔۔۔اپنے بچے کا قاتل
مانتی آئی تھی۔۔۔

ہاں تم سے۔۔۔تم جیسے دولت کے حریص سے۔۔۔جسے اپنی اولاد سے" کہیں زیادہ دولت پیاری تھی۔۔۔"اس لڑکی کی سیاہ آنکھوں میں غم و غصہ امٹ آیا تھا۔۔۔۔

محیب کواِس لڑائی ی کا کوئی ی حل نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔۔۔۔

بنتی بھی ہو۔۔۔تو بگڑ جاتی ہے غصے میں۔۔اِس لیے۔۔۔اُس ذہین شخص نے خاموشی کو ترجیح دی۔۔۔۔

وہ لاکھ صفائی ی دے مگر مقابل اس پر اعتبار نہیں کرئے گی۔۔۔یہ جانتا تھا وہ۔۔۔۔

جواد جا چکا تھا۔۔۔جب تک وہ دروازے پر پہنچی۔۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

محیب شاہزین کو لے کر کمرے میں چلا گیا۔۔۔

وہ شاہزین کو بیڈ پر لیٹا کر۔۔۔اس کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔وہیں دوسری جانب نجمہ غصے سے برتن دھونے لگی۔۔۔

وہ اپنا سارا غصہ برتنوں پر نکال رہی تھی۔۔۔

کانچ کا گلاس غصے سے کیبنٹ میں رکھنے لگی۔۔۔مگر دیھان سے نہ رکھنے کے سبب وہ نیچے گر گیا۔۔۔

گلاس ٹوٹنے کی آواز پر۔۔۔ محیب دوڑے چلا آیا تھا۔۔۔

اس نے سامنے سے بجلی کی پھرتی سے آکر۔۔۔ نجمہ کو پیٹ کے مقام سے پکڑ کر۔۔۔ سلپ پر بیٹھا دیا۔۔۔۔

وہ ہکا بکا ہو کر محیب کو تکنے لگی۔۔۔۔ جو کچھ دیر قبل ہوئی زبردست لڑائی کے باوجود بھی دوڑے چلا آیا تھا اس کے لیے۔۔۔

زندگی میں گلاس پہلی بار نہیں ٹوٹا تھا اس سے۔۔۔۔ ہاں دیوانہ وار خیال کرنے والا پہلی بار دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

وہ بیڈ سے اتر کر۔۔۔ بھاگتے ہوئے آیا تھا۔۔۔ اس لیے ننگے پاؤں تھا۔۔۔ جبکے نجمہ کے پاؤں میں پھر سلپر موجود تھیں۔۔۔

لگی تو نہیں تمھارے؟؟"فکر مند لہجے میں پوچھا۔۔۔"

نہیں۔۔۔"وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے۔۔۔"

تم یہاں بیٹھو۔۔۔میں صفائی کرتا ہوں۔۔۔"یہ کہتے ہوئے۔۔۔وہ" جھاڑو لینے کی نیت سے ابھی مڑنے ہی لگا تھا۔۔کے نجمہ نے تیزی سے اپنی سلیپر زاتارئی یں۔۔۔

یہ پہنو پہلے۔۔۔ورنہ کانچ چب جائے گا تمھارے۔۔۔"وہ فکر مند ہو کر" ۔۔گویا ہوئی۔۔

تمھارے دیے زخموں سے زیادہ اذیت نہیں دے سکے گا مجھے۔۔۔اس" لیے بے فکر رہو۔۔۔" وہ دل جلے انداز میں کہ کر۔۔۔ننگے پاؤں ہی جھاڑو اٹھا کر لایا۔۔۔اور سارا کانچ سمیٹا۔۔۔۔۔

وہ خاموشی سے اسے تکتی رہی۔۔۔۔

اس لمحے محسوس ہوا جیسے جان وار رہا ہو اس پر اپنی۔۔۔۔

محیب سچ بتادو۔۔۔آنے کا مقصد کیا ہے؟؟۔۔۔کیا باقی رہ گیا ہے میرے" پاس اب۔۔۔جس کی طلب تمھیں مجھ تک کھینچ لائی ی ہے۔۔۔میں جانتی ہوں بلاوجہ مجھے ڈھونڈتے ہوئے نہیں آئے تم۔۔۔۔" وہ ہر جائی ی ہاتھ دھو کر آیا۔۔۔تو نجمہ۔۔اس کی نیلی سمندر جیسی گہرائی ی و پُراسرار آنکھوں میں جھانکتے ہوئے استفسار کرنے لگی۔۔۔

اس کے سوالات سنتے ہی۔۔۔اس کے عنابی ہونٹوں کے کناروں پر اداسی سے۔۔۔ہلکی سی مسکان نمودار ہوئی ی۔۔۔

"ٹھیک پہچانا تم نے۔۔۔میں واقعی بلاوجہ نہیں آیا۔۔۔"اپنی شارپ نگاہیں اس کے حسین چہرے پر ٹکائے۔۔۔اس کے قریب آتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

"مجھے سکون کی تلاش کھینچ لائی ی ہے تمھارے پاس۔۔۔۔مجھے صرف تمھاری طلب ہے نج۔۔۔میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں۔۔۔"وہ سلپ پر بیٹھی ہوئی ی تھی۔۔۔مقابل کو اپنے قریب آتا دیکھ۔۔۔اس کی آنکھوں میں خوف ابھرا۔۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے۔۔۔اس خوبرو نوجوان کے محبت سے لبریز لہجے میں ادا کیے ہوئے جملوں نے اس کے خوف کے حصار کو

توڑا۔۔۔وہ ستمگر اس کے خوبصورت چہرے پر اپنے ہاتھوں کا پیالہ بنا کر۔۔ ۔اپنی نیلی سمندر جیسی حسین و سحر انگیز آنکھوں میں دیکھنے پر مجبور کرتے ہوئے۔۔۔۔اسے اپنی محبت کا پھر ایک بار اظہار کرنے لگا۔۔۔۔

۔۔۔یوں محبت کا بار بار اظہار کرنا۔۔۔ بار بار مقابل کو اپنی محبت پر یقین دلانے کی کوشش کرنا۔۔۔۔یہ مخالفِ عادت تھا۔۔وہ کب کسی سے کچھ مانگنے کا عادی تھا۔۔۔جو پسند آتا وہ اس کا ہو جاتا۔۔۔۔۔ مگر اپنی بیوی کے لیے وہ بدلا۔۔۔کافی بدلا۔۔۔۔۔

وہ لڑکی نہیں جانتی اس کی طلب دل کو ایسے لگی ہے۔۔۔ جیسے جسم کو روح۔۔۔۔

کیایوں تمھارے محبت کے اظہار سے میری ساری تکلیفیں ختم ہو جائی یں" گی؟؟"اس کی گرم سانسیں۔۔۔۔چہرے کو جھلسارہی تھیں۔۔۔شدید سردی میں بھی اسے گرمی کااحساس ستانے لگا تھا۔۔۔۔پورا جسم کپکپاہٹ کا شکار تھا۔۔۔۔اس وجیہہ مرد کی نزدیکی دل پر جادوسہ چلاتی معلوم ہورہی تھی۔۔۔دل چاہا۔۔۔بس تھام لے اسے۔۔۔۔مگر وہ پراپرٹی پیپرز اور اپنے ساتھ ہوئی ی ہر زیادتی و ظلم یاد آگیا۔۔۔۔

وہ مقابل کے دونوں ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں سے ہٹا کر۔۔۔روہانسہ و گمبھیر لہجے میں استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔بالکل نہیں۔۔۔مگر ایک ساتھ ضرور مل جائے گا۔۔۔ایک" مضبوط ساتھ۔۔۔جو مدد کرئے گا تمھاری ساری تکلیفوں کو ختم کرنے میں۔۔۔۔بس۔۔۔۔میرے ساتھ واپس چلو۔۔۔"مقابل حسینہ کے

دونوں ہاتھوں کو نرمی سے اپنے دونوں ہاتھوں میں قید کر۔۔۔اس کی سیاہ نشیلی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔۔جذبات کی صداقت کے ساتھ گویا ہوا۔۔۔

"اگر مجھ سے محبت تھی تو دوسری شادی کیوں کی؟؟۔۔کیوں لائے پلوشہ کو ہمارے بیچ؟؟۔۔۔کیوں مجھ سے پراپرٹی دھوکے سے چھین لینے کی پلاننگ کر رہے تھے؟؟۔۔۔کیوں مروایا ہمارے بچے کو؟؟کیوں۔۔۔۔۔۔" یہ سوالات اس کے ذہن کو الجھائے ہوئے تھے۔۔۔۔وہ ابھی بول ہی رہی تھی۔۔۔کے شاہزین کے رونے کی آواز پر اس کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔

"تم پھر شاہزین کو اکیلے چھوڑ آئے۔۔۔اور یہاں آکر مجھے بھی باتوں میں لگا لیا۔۔۔ہٹو۔۔۔" وہ خفگی سے کہتی ہوئی ی۔۔۔اس کا ہاتھ چھوڑ کر۔۔۔تیزی سے سلپ سے اتر کر۔۔۔کمرے کی جانب بڑھ گ ئی۔۔۔۔

وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

عنابیہ بیٹا کیسی ہو؟؟۔۔کتنے دن ہو گئے ہے تم نے چکر نہیں" لگایا۔۔۔"وہ آفس جانے کے لیے تیار ہو کر جیسے ہی کمرے سے نکلا۔۔۔عنابیہ کا نام سن۔۔۔اس کے قدم از خود رکے۔۔۔۔

آج آجاؤ۔۔۔ساتھ ڈنر کرتے ہیں۔۔۔"عنائی زہ بیگم اسے دعوت دے" رہی تھیں۔۔۔

اچھا چلو ٹھیک۔۔۔نہیں نہیں معذرت کی کوئی ضرورت"

کا پلان بنالوں گی۔بلکے اچھا ہے تم weekend نہیں۔۔۔۔میں اگلے

اپنے بوائے فرینڈ کو ساتھ ہی لے آنا۔۔۔ہم بھی مل لیں گے اس

سے۔۔۔۔چلو۔۔۔۔اپنا خیال رکھنا۔۔۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔"بوائے فرینڈ کا

لفظ سن۔۔۔مانو اس کے پاؤں جم گ ئی ے تھے۔۔۔۔

ناجانے کیوں جسم میں خون کی گردش تیز ہو گ ئی۔۔۔۔

زارون.... تم کب آئے؟"عنائی زہ بیگم کال منقطع کر کے جیسے ہی "

پلٹیں۔۔۔زارون کو اپنے پیچھے کھڑا۔۔۔کسی سوچ میں ڈوبا پایا۔۔۔۔

بس ابھی۔۔۔۔میں آفس کے لیے نکل رہا تھا تو سوچا آپ کو الوداع کرتا" جاؤں۔۔۔"وہ یہ کہ کر۔۔۔مصنوعی مسکان چہرے پر سجائے۔۔۔ان کے گلے لگا۔۔۔۔

اچھا کیا۔۔"وہ ہر بار کی طرح اپنے بیٹے سے بڑی محبت سے گلے" ملیں۔۔۔۔

ویسے کس سے بات کر رہی تھیں آپ؟؟"دانستہ طور پر۔۔۔انجان بنتے" ہوئے استفسار کیا۔۔۔۔

میں۔۔۔عنابیہ سے۔۔۔"تیزی سے جواب ملا۔۔۔"

اوو۔۔۔کوئی ی خاص بات؟؟؟۔۔"خاصہ تجسس سے پوچھا۔۔۔مگر" چہرے پر لاپرواہی ظاہر کی۔۔۔

نہیں۔۔۔میں اسے آج ڈنر پر بلا رہی تھی۔۔۔مجھے یاد آ رہی تھی اس" کی۔۔۔مگر وہ آج ڈیٹ پر جا رہی ہے۔۔۔اس لیے معذرت کرنے "لگی۔۔۔

ڈیٹ پر۔۔۔کہاں؟؟؟"وہ ایک ایک کر کے ساری معلومات لے رہا" تھا۔۔۔۔

مجھے کیا پتا۔۔۔میں نے نہیں پوچھا یہ۔۔۔"ان کے ذرا جھنجھلا کر جواب" دیتے ہی۔۔۔وہ مسکرانے لگا۔۔۔

چلیں۔۔۔مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔میں چلتا ہوں۔۔"وہ کہہ کر مسکراتے" ہوئے پلٹا۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے منہ بسورتے ہوئے گھر سے نکلا۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

یہ مووی بہت رومانٹک ہے۔۔۔مجھے یقین ہے تمھیں پسند آئے" گی۔۔۔"وہ لڑکا مسکراتے ہوئے عنابیہ کو دیکھ بولا۔۔۔

ہمم۔۔۔"ویسے تو وہ رومانٹک فلموں کی شوقین نہیں تھی۔۔۔مگر رافع" کے اصرار پر وہ ڈیٹ پر مووی دیکھنے چلی آئی ی تھی۔۔۔۔

جیسے ہی رافع چی ئی ر پر بیٹھا۔۔کسی نے اسکی سیٹ پر پیچھے سے زور سے لات مارئی ی۔۔۔۔

جس پر عنابیہ اور وہ دونوں ہی چونک کر پیچھے مڑے۔۔۔

"اوہ۔۔۔سوری۔۔۔" پیچھے مڑتے ہی۔۔۔عنابیہ کی آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئی یں۔۔۔۔

"زارون۔۔۔تم یہاں؟؟" زارون معذرت طلب کر رہا تھا۔۔۔جبکے عنابیہ اسے الجھی نگاہ سے تکتے ہوئے بولی۔۔۔

"اوہ۔۔۔واو۔۔۔کیا اتفاق ہے۔۔۔۔" زارون خاصہ مسکراتے ہوئے کہ کر۔۔۔تیزی سے بندر کی طرح پیچھے کی سیٹ سے اچھل کر۔۔۔اسکے برابر والی سیٹ پر آ بیٹھا۔۔۔

عنابیہ تم جانتی ہواِسے ؟"رافع کے پوچھتے ہی۔۔۔وہ بیچاری کنفیوز سی حالت میں سر اثبات میں ہلانے لگی۔۔۔۔

اچھا تمھیں کون سہ کلر پسند ہے ؟؟۔۔"رافع اس کے بارے میں جاننے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔نہایت نرمی سے استفسار کیا۔۔

گولڈن۔۔"عنابیہ جواب دیتی اِس سے قبل ہی اس کے برابر بیٹھے لڑکے نے جھٹ سے جواب دیا۔۔۔

مگر پہنتی زیادہ لال رنگ ہے۔۔۔"زارون مسکراتے ہوئے بتانے لگا۔۔

اوو۔۔اچھا۔۔۔"رافع کو بڑا عجیب لگا اس کا یوں جواب دینا۔۔۔مگر سر کھجاتے ہوئے۔۔۔زبردستی مسکرانے لگا۔۔۔

اچھا۔۔۔ تمھارا پسندیدہ کھلاڑی کون سہ ہے کرکٹ میں؟؟"اس نے"
عنابیہ کی سیٹ پر اپنی بائیں پھیلاتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔

عنابیہ کو گیمز میں کوئی ی دلچسپی نہیں۔۔"اب بھی جواب اس کے دینے"
سے پہلے ہی زارون نے دے دیا تھا۔۔۔ جس پر اب وہ اَن کمفرٹیبل ہونے
کے ساتھ ساتھ اسے گھوری سے بھی نواز رہی تھی۔۔۔

اچھا۔۔۔ لگتا ہے تم عنابیہ کو بہت اچھی طرح جانتے ہو۔۔"زارون اسے"
کباب میں ہڈی معلوم ہو رہا تھا۔۔۔ وہ دانت پیستے ہوئے بولا۔۔۔۔

بالکل۔۔۔ دوست ہے میری۔۔۔"زارون اس سنہری گڑیا کی نگاہوں کی"
تپش کو مکمل اگنور کرتے ہوئے۔۔۔ مسکرا کر جواب دہ ہوا۔۔۔۔

پاپکارن؟؟۔۔"اس نے عنابیہ کے آگے پاپکارن بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔ "

شکریہ۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے۔۔۔ابھی اپنا سیدھا ہاتھ بڑھا ہی رہی تھی"

۔۔۔کے برابر میں بیٹھا زارون زور سے اس کا وہی ہاتھ مضبوطی سے تھام کر

"چیخا۔۔۔۔"آہہہہہ

اچانک اس کے چیخنے کے سبب وہ سنہری گڑیا بھی گھبرا کر اس کی طرف

مڑی۔۔۔

رافع اور ارد گرد کے باقی لوگ بھی اسے الجھی نگاہ سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

بہت خوفناک سین تھا۔۔۔میری تو جان نکل گ ئی۔۔۔"وہ اس لڑکی کا"
ہاتھ اپنے دل کے مقام پر لگائے۔۔۔۔خاصہ ڈرئے ہوئے لہجے میں
بولا۔۔۔۔

زارون۔۔۔رومانٹک مووی چل رہی ہے۔۔۔"زارون کی بات سنتے"
ہی۔۔۔عنابیہ نے ہار ماننے والے انداز میں سر نفی میں جھٹکا۔۔۔۔پھر اسے
شارپ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے۔۔۔خاصہ جتاتے ہوئے بتانے لگی۔۔۔۔

اوو۔۔۔اچھا؟؟۔۔۔"اس کا جھوٹ فوراہی پکڑا گیا تھا۔۔۔جس پر وہ"
زبان دانتوں میں دبائے۔۔۔تیزی سے سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔پھر اپنی دونوں
ابرو کے درمیانی حصے کو کھجاتے ہوئے۔۔۔شرمگی سے گویا ہوا۔۔۔۔

جی۔۔۔"وہ ابھی بھی کھا جانے والی نگاہ سے تک رہی تھی۔۔۔"

ٹھرکی سالہ۔۔۔لڑکی کو رومانٹک مووی دیکھانے لایا ہے۔۔۔۔"وہ"
دانت پیستے ہوئے بڑبڑایا۔۔۔۔

"تمھیں پتا ہے مجھے سب سے زیادہ تم میں کیا لگتا attractive ہے؟؟"رافع اب عنابیہ سے نزدیکی بڑھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

زارون کے کان بھی اسی کی باتوں پر لگے تھے۔۔۔۔

"اب سالہ ٹھرکی کہے گا تمھارے ہونٹ۔۔۔۔"وہ رافع کا سوال سنتے ہی
۔۔۔۔دل جلے انداز میں بڑبڑایا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔کیا؟؟"وہ لڑکی تجسس سے اس کا چہرہ تکتے ہوئے۔۔پوچھنے لگی۔۔۔

"تمھارے ہونٹ۔۔۔۔"وہ شوخی سے اس کے گلابی ہونٹوں پر نگاہ ٹکائے جواب دہ ہوا۔۔۔

"بس اب حد ہو رہی ہے۔۔۔"رافع کے جواب دیتے ہی۔۔۔۔زارون کے جسم کا وہ کون سہ حصہ تھا جس میں آگ نہ بھڑکی ہو

۔۔۔۔

اسے وہ لمحہ شدت سے یاد آیا۔۔۔جب وہ سنہری گڑیا نشے کی حالت میں اس کے قریب آگ ئی تھی۔۔۔اس کی سانسوں کی مہک وہ چاہ کر بھی آج تک بھول نہیں پایا تھا۔۔

اس کا وہ ہاتھ چومنا۔۔۔اس کا وہ نرم و گرم لمس۔۔۔۔

اُپسسس۔۔۔۔۔۔سوری۔۔۔"عنابیہ کی سیٹ پر رافع کا رکھا ہوا ہاتھ" ۔۔۔اس کی نگاہوں کو اب اور زیادہ کھٹک رہا تھا۔۔۔دانستہ طور پر۔۔۔کھڑا ہو کر۔۔۔اپنے پیچھے کی سیٹ سے۔۔کولڈ رنک کا گلاس اٹھا کر۔۔۔عنابیہ کے سیدھے کندھے پر ڈال دیا۔۔۔جس سے وہ ہڑبڑا کر اٹھی۔۔۔

پھر اس کے سامنے معصومانہ چہرہ بنائے۔۔۔معذرت طلب کرنے لگا۔۔۔

زارون یہ میری نئی ڈریس تھی۔۔۔"وہ کھڑے ہو کر اپنے کپڑے" جھاڑتے ہوئے صدمے سے بولی۔۔۔

کولڈ رنگ رافع کے ہاتھ پر بھی آئی ی تھی۔۔۔وہ بمشکل اپنا غصہ ضبط کر۔۔۔۔زارون کو غراتے ہوئے دیکھنے لگا۔۔۔۔

سوری یار۔۔۔ہاتھ سے پتا نہیں کیسے پھسل گیا گلاس۔۔۔۔سو" سوری۔۔۔جاؤ۔۔۔تم واش کر کے آجاؤ۔۔۔"اس کی ڈیٹ خراب کرنے میں کوئی ی کمی نہیں چھوڑ رہا تھا وہ۔۔۔۔

بلکے ایک کام کرؤ۔۔میرے ساتھ گھر چلو۔۔۔میرا گھر یہاں سے قریب" پڑے گا۔۔۔۔اس طرح گیلے کپڑوں میں تو تم اپنی ڈیٹ کا مٹینیو نہیں رکھ سکتی ناں۔۔۔چلو۔۔۔"بغیر اسے کچھ بولنے کا موقع دیے۔۔۔وہ اس کا ہاتھ تھام کر باہر چل پڑا تھا۔۔۔جبکے بیچارہ رافع اسے تکتا سہ رہ گیا۔۔۔۔

کیاہوا؟؟۔۔۔۔۔بیٹھو۔۔۔"وہ کار کا گیٹ کھول کر۔۔اسے دیکھتے ہوئے" لاپرواہی سے بولا۔۔جو ابھی تک اسے کھا جانے والی نگاہ سے گھور رہی تھی۔۔۔۔

یہ سب کیا تھا زارون؟؟۔۔"وہ سنجیدگی سے استفسار کرنے لگی۔۔۔"

کیا؟؟"وہ ناسمجھ بننے کی اداکاری کرتے ہوئے۔۔۔۔"

زیادہ ہوشیار مت بنو تم۔۔۔"وہ شہادت کی انگلی۔۔۔اس کی جانب" اٹھا کر۔۔۔اس کے قریب آتے ہوئے۔۔۔۔۔۔گھٹی مگر سرد آواز میں بولی۔۔۔۔

میں نے کیا کیا ہے؟؟"وہ ابھی بھی معصومانہ چہرہ بنائے پوچھ رہا تھا۔۔۔"

تم اچھی طرح جانتے ہو۔۔۔تم نے کیا کیا ہے۔۔۔۔۔اگر تمھارے دل" میں میرے لیے فیلنگس ہیں تو صاف کہو۔۔۔۔اِس طرح بچوں والی حرکتیں کرنے کا کیا مطلب؟؟۔۔۔۔۔اور اگر ہمت نہیں ہے اپنی فیلنگس قبول کرنے کی۔۔۔تو پیچھے ہٹ جاؤ۔۔۔۔یہی سب کے لیے بہتر ہے۔۔۔۔" وہ قریب آنے لگی۔۔تو زارون ہلکے ہلکے پیچھے جانے لگا۔۔۔کار کا گیٹ اس کی کمر کے مَس ہونے سے بند ہو گیا تھا۔۔۔۔

وہ غصے میں دانت پیستے ہوئے مزید قریب آئی ی۔۔۔تو وہ کار سے جالگا۔۔۔۔دونوں کی آنکھیں ملیں۔۔۔۔اس سنہری گڑیا کی آنکھوں میں غصہ عیاں تھا۔۔۔

وہ کہنے کے بعد ایک لمحہ بھی وہاں نہ رکی۔۔۔اسی کے سامنے اپنے ہاتھ میں پکڑے کلچ سے کار کی چابی نکال کر۔۔۔اپنی کار کی جانب بڑھ گ ئی۔۔۔۔

دوست ہونے کے ناطے وہ اپنی حدود پار کر رہا تھا۔۔۔ جس کا اسے حق حاصل نہیں تھا۔۔۔۔

وہ لڑکی قبول کر چکی تھی۔۔۔اپنی محبت میں ملی ناکامی کو۔۔۔اب وہ آگے بڑھنا چاہتی تھی۔۔زندگی کی خوشیوں پر اسکا بھی حق تھا۔۔۔وہ اپنے لیے ایک اچھا لائی ف پار ٹنر تلاش کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔ مگر زارون ناجانے کیوں اس کی خوشیوں کی راہ میں حائی ل ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

اپنے کمرے میں پہنچ کر۔۔۔

وہ اپنے کانوں میں پہنی اسٹار بالیاں اتار کر زمین پر پھینکتے ہوئے رونے لگی۔۔۔۔

وہی جانتی ہے کتنی مشکل سے وہ آگے بڑھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔اپنی پہلی محبت کو بھلانے کی سعی کر رہی تھی۔۔۔

کیا میں واقعی عنابیہ کے لیے فیلنگس رکھنے لگا ہوں؟؟" وہ پورے راستے بار بار خود سے یہ سوال کرتا رہا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔میں صرف نجمہ سے پیار کرتا ہوں۔۔۔عنابیہ دوست ہے" میری۔۔۔بس۔۔۔" جذبات میں تغیرات کا آجانا۔۔ایک نارمل بات ہے۔۔۔۔

اُس کے بھی آگیا تھا۔۔۔۔

محبت وقت کے ساتھ اپنے رنگ بدلتی ہے۔۔۔۔تب ہی تو نکاح رکھا گیا۔۔۔۔تا کے محبت کتنے ہی رنگ کیوں نہ بدلے۔۔۔۔جذبات کتنے ہی تغیرات کا شکار کیوں نہ ہوں۔۔۔۔۔دونوں کے درمیان ایک ڈور بندھی رہے۔۔۔۔نکاح کی ڈور۔۔۔۔پاکیزہ و مضبوط ڈور۔۔۔۔

یہ ڈور کوئی ی کچا دھاگہ نہیں۔۔جو فاصلوں سے ٹوٹ جائے۔۔۔یہ تو وقت اور آزمائشوں کے ساتھ اور مضبوط ہوتی ہے۔۔۔۔اور پختہ ہوتی ہے۔۔۔

ہم جب کسی کے ساتھ رہتے ہیں۔۔۔تو ہمارے درمیان انس کا رشتہ پیدا ہو جاتا ہے۔۔۔۔یہ رشتہ فاصلوں کی کشتی میں۔۔۔یا تو موجوں سے ٹکرا

جائے اتنا مضبوط ہو جاتا ہے۔۔۔۔یا ایک ہوا کے جھونکے سے بھی بکھر جائے۔۔۔اتنا کمزور پڑ جاتا ہے۔۔۔۔

غلطی اس کی نہیں۔۔۔ہر انسان محبت و توجہ کا بھوکا ہوتا ہے۔۔۔خاص طور پر مشکل کے وقت۔۔۔۔۔

جب اس کا مشکل وقت آیا تھا تب وہ توجہ و محبت نجمہ نے نہیں۔۔۔عنابیہ نے دی تھی اسے۔۔۔۔

وہ چاہ کر بھی اپنے جذبات میں آئے تغیرات کو نہیں روک پا رہا تھا۔۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

واو۔۔۔پھر سے ایک حسین اتفاق۔۔۔"عنابیہ نے رافع سے معذرت"
کرنے کے لیے کال کی۔۔۔تو اس نے معافی کا بدل۔۔۔اپنے ساتھ ڈنر
کرنے کو کہا۔۔۔جس پر وہ باخوشی راضی ہو گئی تھی۔۔۔وہ دونوں آرڈر
دینے کے بعد۔۔۔ابھی باتیں کر ہی رہے تھے۔۔۔کے زارون وہاں سے
گزرتے ہوئے رکا۔۔۔اور دونوں کو دیکھ۔۔مصنوعی مسکان چہرے پر
سجائے گویا ہوا۔۔۔۔۔

اسے دیکھتے ہی عنابیہ کا خون کھول اٹھا تھا۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے زارون یہ بچگانہ حرکتیں کیوں کر رہا ہے۔۔۔۔

او۔۔تم یہاں؟؟"رافع اسے دیکھ۔۔۔منہ بسور کر پوچھتے ہوئے۔۔۔۔"

میں ایک میٹنگ کے لیے آیا تھا۔۔۔"وہ یہ کہتا ہوا ابھی عنابیہ کے پاس" رکھی چی ئی رکھسکا ہی رہا تھا۔۔کے وہ سنہری گڑیا تیزی سے اپنی چی ئی رسے کھڑی ہوئی ی۔۔۔

اسکیوزمی۔۔۔"اس نے زبردستی ہونٹوں پر مسکان سجائے رافع سے اسکیوز" کیا۔۔۔اور اسی کے سامنے زارون کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے سائی یڈ میں لے جانے لگی۔۔۔

آخر تمھارا مس ئی لہ کیا ہے؟؟۔۔۔"وہ اسے ایک سائی یڈ میں" لا کر۔۔۔۔غصے سے بپھر کر وچھ رہی تھی۔۔۔۔

میں جھوٹ نہیں کہ رہا۔۔۔میں واقعی میٹنگ میں آیا تھا۔۔۔۔"وہ خاصہ" جتاتے ہوئے سخت لہجے میں جواب دہ ہوا۔۔۔مگر وہ لڑکی یقین کرنے کے لیے تیار نہ تھی۔۔۔۔

زارون۔۔۔میں آگے بڑھنا چاہتی ہوں زندگی میں۔۔۔پلیز۔۔۔مجھے" بڑھنے دو۔۔۔"وہ ہار ماننے والے لہجے میں۔۔۔۔۔منت کرنے لگی۔۔۔

یار۔۔۔تم اب خواہ مخواہ سین کریٹ کر رہی ہو۔۔۔میں نے کہا ناں" ۔۔۔۔میں میٹنگ کے لیے آیا تھا۔۔۔۔"وہ دوبارا اپنی بات دوہرانے لگا۔۔۔۔

اوواقعی؟؟۔۔۔تو میٹنگ اٹینڈ کرؤ اپنی۔۔۔ہمارے ساتھ کیوں بیٹھ رہے" "تھے۔۔۔۔

کیونکے میری میٹنگ ختم ہوگ ئی تھی۔۔اور تم میری دوست ہو۔۔۔میں" نے سوچا تھوڑی دیر تمھیں کمپنی دے دوں۔۔پھر چلا جاؤں گا۔۔۔۔مجھے نہیں پتا تھا کے تمھیں میرا وہاں آنا بھی برا لگ جائے گا۔۔۔ورنہ میں نہ آتا۔۔۔۔"وہ خاصہ خفگی سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔برہمی سے گویا ہوا۔۔۔۔

اس کا جواب سن۔۔۔وہ جھم گ ئی تھی۔۔۔۔

زارون۔۔میں رافع کو لے کر سیرس ہوں۔۔۔۔اسے اپنے پیرنٹس سے" ملانے کا بھی سوچ لیا ہے۔۔۔۔"وہ خاصہ جتاتے ہوئے۔۔۔اطلاع دینے لگی۔۔۔۔

بیسٹ اف لک۔۔۔"ناجانے کیوں اس لڑکی کا کہا جملہ۔۔۔۔نشتر سے" زیادہ دلخراش معلوم ہوا۔۔۔۔

کیا وہ واقعی اپنے دل میں کسی اور کو اس کی جگہ دینے کے لیے تیار تھی۔۔۔وہ یہ سوچ کر رنجیدہ ہوتے ہوئے۔۔۔چپ چاپ وہاں سے جانے لگا۔۔۔۔جبکے عنابیہ مصنوعی مسکان چہرے پر سجائے۔۔۔۔۔رافع کے پاس واپس چلی گ ئی تھی۔۔۔۔۔

زارون نے ریسٹورنٹ کے دروازے پر پہنچ کر۔۔۔۔ایک بار پلٹ کر دیکھا۔۔۔۔

رافع اس سنہری گڑیا کا ہاتھ تھامے نظر آیا۔۔۔اس منظر کو دیکھ۔۔۔۔اسکا دل جل کر کوئی لہ ہوا تھا۔۔۔۔

گاڑی میں آکر بیٹھتے ہی۔۔۔۔ناجانے کیوں آنکھیں اور دل بھر آیا۔۔۔۔

وہ اپنا سر جھنجھلاہٹ کے ساتھ زور زور سے پیچھے سیٹ پر مارنے لگا۔۔۔۔جیسے خود کو سزا دے رہا ہو۔۔۔۔۔

یہ کیا ہوتا جا رہا ہے مجھے؟؟۔۔۔"وہ آہستگی سے خود کلامی کرنے لگا۔۔۔۔۔"

Zubi Novels Zone

تمھیں اپنی مام کو معاف کر دینا چاہیے۔۔۔دوسری شادی کرنا کوئی ی گناہ" نہیں ہے۔۔۔" وہ لیٹ کر شاہزین کو تھپک کر سولا رہی تھی۔۔۔جب وہ پیچھے سے آکر۔۔۔اس سے لگ کر لیٹتے ہوئے بولا۔۔۔

اوو۔۔۔اگر گناہ نہیں.... تو اپنی ماں کی بھی کرادو ناں۔۔۔" وہ پلٹ" کر۔۔۔آگ بگولہ ہو کر۔۔۔تڑاک سہ جواب دیتے ہوئے بولی۔۔۔۔

اگر تمھاری جگہ ہوتا۔۔۔تو کرا بھی دیتا۔۔۔مگر میرا باپ زندہ " ہے۔۔۔۔" اس کا جواب مانا شدید ناگوار گزرا تھا۔۔۔مگر وہ ضبط کا دامن تھامے۔۔۔نہایت تحمل سے گویا ہوا۔۔۔۔

اووووو۔۔۔کوئی ی نہیں۔۔۔طلاق کا بھی آپشن ہوتا ہے۔۔" مقابل" حسینہ جیسے مرچیں لگانے بیٹھی ہوئی ی تھی۔۔۔

نہایت طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ۔۔۔آنکھیں ٹم ٹماتے۔۔۔جواب دیتی ہوئی۔۔۔اٹھ کر بیٹھی۔۔۔۔

"تمھارا کھانا ہضم نہیں ہوتا کیا مجھ سے لڑے بغیر؟؟۔۔۔"وہ اپنے غصے کو خاصہ کنٹرول کرتے ہوئے۔۔۔ایک ابرو اچکا کر۔۔۔استفسار کرنے لگا۔۔۔

"ہاں۔۔۔عادت ہے ناں۔۔۔۔۔۔"وہ منہ چڑھاتے ہوئے بول کر۔۔۔شاہزین کے دوسرے سائیڈ جانے کی نیت سے اٹھنے لگی۔۔۔۔

"یہیں میرے پاس بیٹھی رہو۔۔۔"وہ بازو پکڑ کر۔۔۔دوبارا اپنے پاس بیٹھاتے ہوئے۔۔۔۔نرمی سے گویا ہوا۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔پلوشہ کی کمی مجھ سے پوری کرنا چاہ رہے ہو؟؟۔۔"خاصہ" طنزیہ لہجے میں وہ اس کا ہاتھ اپنے بازو سے جھٹکتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

کیا پلوشہ کا نام لینا ہر وقت ضروری ہے؟؟۔۔۔"وہ خفگی سے بولا۔۔۔۔"

او۔۔۔کیوں؟؟۔۔۔۔۔نام سنتے ہی۔۔۔۔یاد آجاتی ہے اپنی بیوی کی" ؟؟۔۔"وہ چھیڑنے والے انداز میں۔۔۔اس کے گال کو بچوں کی طرح نوچتے ہوئے۔۔۔استفسار کرنے لگی۔۔۔

تمھیں نہیں لگتا تم کچھ زیادہ فری ہو رہی ہو؟؟"وہ اپنی نیلی آنکھوں سے" گھورتے ہوئے۔۔۔۔وارننگ دینے والے انداز میں بولا۔۔۔

۔تم مجھے جب چاہے جہاں چاہے ٹچ attitude.... اووووو۔۔۔" کر سکتے ہو۔۔اور میں نہیں کر سکتی۔۔۔" وہ ایک ہاتھ کمر پر ٹکا کر۔۔۔گلی محلوں میں لڑنے والی خالوں کی طرح تیوری چڑھائے۔۔۔منہ بگاڑ کر بولی۔۔۔۔

"ا چھھھھھھا!!!!!۔۔۔" وہ خاصہ لہراتے ہوئے بولی۔۔۔جس پر محیب کو شدید احساس ہوا کے اس نے اپنی کمزوری بتا کر غلطی کر دی ہے۔۔۔

پھر کیا تھا۔۔اگلے ہی لمحے۔۔۔وہ تیزی سے اس کے گال نوچنے کے چکر میں جنگلی بلی کی طرح۔۔۔اس پر کود پڑئی ی تھی۔۔۔۔

مگر مقابل بھی کافی پھرتیلا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں جھلکتی شرارت پڑھتے ہی۔۔۔فوراہی اس کے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر پہنچنے سے پہلے ہی قابو میں کیے۔۔۔۔

نج۔۔۔میں وارن کر رہا ہوں تمھیں۔۔۔تم خود دعوت دے رہی ہو" مجھے۔۔۔۔پھر بعد میں رونا مت۔۔۔" وہ اسے پہلی بار اپنی روتی دھوتی بیوی نہیں۔۔۔بلکے شرارتی سی کوئی ی کم سن لڑکی معلوم ہوئی ی۔۔۔جس کا بس ایک ہی مقصد تھا مقابل کو جتنا ہو سکے تنگ کرنا۔۔۔۔ہاتھ بڑی مشکل سے قابو کیے ہوئے تھے اس نے۔۔۔مگر پھر بھی وہ کمزور سی دکھنے والی لڑکی طاقت آزمائی ی بند نہیں کر رہی تھی۔۔۔۔حالت یہ تھی وہ ایک لمحے کا بھی

مقابل کو بریک دینے کے لیے تیار نہیں تھی۔۔۔اپنے اِس جتن میں وہ بہت نزدیک آگ ئی تھی۔۔۔۔اتنا نزدیک کے محیب کا دل ڈولنے لگا تھا۔۔۔۔وہ اس کی زور آزمائی ی کو ناکام بناتے ہوئے۔۔۔وارننگ جاری کرنے لگا۔۔۔

مگر وہ لڑکی اس ستمگر کی وارننگ کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے۔۔۔ہاتھ اس کی کرنے میں مصروف achive قید سے آزاد کرا کے اپنے ٹارگٹ کو تھی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔جیسی تمھاری مرضی۔۔۔"یہ اس کی شرافت کی انتہاء" تھی کے اسے خود وارن کر رہا تھا کے پیچھے ہٹ جاؤ۔۔۔۔سوئے ہوئے شیر کو جگانے کی کوشش نہ کرؤ۔۔۔۔۔وہ آخری جملہ ادا کرتے ہی۔۔۔مقابل کو سنبھلنے کا موقع دیے بغیر۔۔۔۔۔۔تیزی سے کروٹ لینے لگا۔۔۔۔۔۔

اس نازک صفت نے کوشش کی روکنے کی۔۔۔مگر ناکام رہی۔۔۔

اگلے پل۔۔۔اپنے وجود کو اس کے بھاری بھر کم وجود کے نیچے پایا۔۔۔

کتنی کمزور ہو گئی ہو تم۔۔۔چہرہ بھی سفید پڑ رہا ہے تمھارا۔۔۔"نیت" تو اس دشمن جاں کو تنگ کرنے کی تھی۔۔۔مگر جیسے ہی اس کے ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ سے قید کر۔۔۔سر سے اوپر لگایا۔۔۔نظر چہرے پر گئی۔۔۔۔۔

چہرے کو بغور دیکھا۔۔۔تو بجائے اپنی فتح پر خوش ہونے کے افسردہ ہو گیا۔۔۔

اور کیو نکر نہ ہوتا۔۔۔اس کی بیوی پہلے سے بہت کمزور ہو گ ئی تھی۔۔۔۔اس کی آنکھوں کے نیچے کالے حلقے نمایا تھے۔۔۔چہرہ بھی خون کی کمی کے سبب بالکل سفید پڑ چکا تھا۔۔۔۔

مقابل کے حسین چہرے پر جھلکتی افسر دگی۔۔۔وہ نظر انداز نہ کر سکی۔۔۔

تم کیوں افسوس کر رہے ہو؟؟۔۔۔ تمھیں تو خوش ہونا چاہیے۔۔۔کیا یہ" وہ حال نہیں جس میں تم اور تمھارے گھر والے مجھے دیکھنا چاہتے تھے؟؟۔۔۔پتا ہے میں ہمیشہ سوچا کرتی تھی۔۔۔کیوں کرتے ہو تم مجھ سے اتنی نفرت۔۔۔۔مجھے تو یاد نہیں پڑھتا میں نے کوئی ی تکلیف پہنچائی ی ہو تمھیں۔۔۔سوائے اس نشان کے۔۔۔۔"اس کا اشارہ ابرو پر لگے کٹ پر تھا۔۔۔۔"۔بہت وقت لگا اس موٹی عقل میں یہ بات آنے میں۔۔۔کے تمھاری نفرت کی وجہ میری جائی یداد میں بڑا حصہ ہونا تھا۔۔۔۔مگر ایسے ہی

بس خیال آتا ہے دل میں۔۔کے پوچھوں تم سے۔۔۔کیا کبھی ایک لمحے کے لیے ہی صحیح تم نے اس دولت پر مجھے فوقیت دی؟؟۔۔۔یا ہمارے درمیان گزرا ہر لمحہ صرف اُس جائی یداد کے لیے تھا؟؟۔۔۔وہ ساری باتیں۔۔۔وہ محبت۔۔۔۔سب۔۔۔کیا وہ سب صرف جائی یداد کے لیے تھا؟؟۔۔۔"اس کے لہجے سے رنج جھلکتا صاف ظاہر تھا۔۔۔۔

مقابل کو اس کی سیاہ نشیلی آنکھیں ان سوالوں کے جواب کی متلاشی معلوم ہوئی یں۔۔۔۔

کیا ہم کچھ اور بات کر سکتے ہیں۔۔۔میرا موڈ بہت اچھا ہے۔۔۔میں ابھی" لڑنا نہیں چاہتا۔۔۔۔"وہ بات ٹال رہا تھا۔۔۔۔

میں لڑ تو نہیں رہی۔۔۔۔میں صرف پوچھ رہی ہوں۔۔۔یہ حق ہے"
میرا۔۔۔کے مجھے پتا ہو کے مجھ پر لوٹائی ی تمھاری محبت میں سے کتنا حصہ
میرا تھا اور کتنا حصہ جائی یداد کا۔۔۔۔تا کے اپنی او قات جان
سکوں۔۔۔۔"وہ مقابل کی نیلی سمندر جیسی حسین آنکھوں میں جھانکتے
ہوئے۔۔۔۔نہایت نرمی سے جواب دہ ہوئی ی۔۔۔۔

اس کے لہجے میں افسر دگی عیاں تھی۔۔۔۔مقابل کو اس کا کہا جملہ اپنے دل پر
زخم لگاتا معلوم ہوا۔۔۔۔۔

وہ اپنی او قات جاننا چاہتی تھی۔۔۔۔

وہ کیا بتاتا؟؟۔۔۔۔

مقابل کی اوقات یہ ہے کے محیب اجلال ملک کو بھیک میں اربوں کھربوں کی جائیداد بغیر کسی سوال۔۔بغیر کسی اعتراض۔۔۔بغیر کسی احتجاج کے منہ پر مار کر آگئی تھی۔۔۔۔جس کے بعد سے وہ پاگلوں کی طرح اسے ڈھونڈتا اور لوگوں سے لڑتا پھر رہا تھا۔۔۔۔حالت تو یہ تھی کے اپنے بھائی ی تک کا گریبان پکڑ لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

میرے ساتھ واپس چلو۔۔۔۔تمھارا قرض ہے مجھ پر۔۔۔وہ لوٹادوں" پہلے۔۔۔پھر اس سوال کا جواب دوں گا۔۔۔"وہ پھر واپس چلنے کے لیے اصرار کرنے لگا۔۔۔۔

کون سہ قرض؟؟؟"وہ الجھی۔۔۔"

پہلے واپس چلنے پر راضی ہو۔۔۔پھر آگے کوئی ی بات ہو گی۔۔۔"اس نے"
نرمی سے کہتے ہوئے۔۔۔اس کے ہاتھوں کو آزاد کیا۔۔۔
اور اس پر سے ہٹ کر سیدھا ہو کر لیٹ گیا۔۔۔۔۔

وہ چاہتا تو زبردستی لے جا چکا ہوتا اب تک۔۔۔مگر زبردستی اِس بار منظور نہ
تھی۔۔۔کیونکے خوفزدہ ہو گیا تھا۔۔۔کے زبردستی کی۔۔۔تو وہ پھر خود کو
قیدی تصور کرئے گی۔۔۔

اور قیدی کا تو مقصد العین ہی فرار ہونا ہوتا ہے۔۔۔۔

وہ خوبرو نوجوان اِس بار اسے اعتماد میں رکھنا چاہتا تھا اپنے۔۔۔تاکے وہ جان
لے۔۔۔وہ کوئی ی قیدی نہیں۔۔۔اس کی شریک حیات ہے۔۔۔اسکی

بیوی۔۔۔اس کے بچے کی ماں۔۔۔سب سے بڑھ کر۔۔۔اس کا دلی و جسمانی سکون۔۔۔۔

نجمہ کو محیب کا خود سے دور ہونا شدت سے محسوس ہوا۔۔۔وہ تیزی سے منہ بسورتی ہوئی اٹھ کر بیٹھی۔۔۔۔

لگتا ہے پیٹ کافی بھرا ہوا ہے۔۔" وہ منہ میں بڑبڑاتی۔۔۔اٹھ کر باہر چلی گ ئی تھی۔۔۔"

وہ خوبرو نوجوان سن نہیں سکا تھا کے وہ کیا بڑبڑاتی باہر گ ئی۔۔۔اس لیے الجھی نگاہ سے اسے جاتا ہوا دیکھنے لگا۔۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

وہ نہا کر نکلا ہی تھا۔۔۔کے سیل رنگ ہوا۔۔۔

اس نے شو کیس سے سیل اٹھا کر اسکرین کو دیکھا۔۔۔تو عنابیہ کا نام چمک رہا تھا۔۔۔۔

ہیلو۔۔"بغیر اک لمحے کی دیری کے کال ریسیو کی۔۔۔۔"

ہیلو زارون۔۔۔میری کار خراب ہو گئی ہے۔۔۔اور مجھے ارجنٹ کہیں" پہنچنا ہے۔۔۔۔۔۔پلیز کیا تم اپنا ڈرائی یور بھیج سکتے ہو۔۔۔میں اپنے آفس کے باہر کھڑی ہوں۔۔۔"اس نے دانستہ طور پر اپنے رافع کے ساتھ پلان کو میشن نہیں کیا تھا۔۔۔۔

ڈرائی یور۔۔۔اوکے۔۔۔میں بھیج دوں گا۔۔۔"اس نے کچھ سوچتے" ہوئے کہا۔۔۔۔

اوکے مگر ذرا جلدی۔۔۔میں پہلے ہی لیٹ ہو چکی ہوں۔۔"اس نے" جلد بازی کے ساتھ کہتے ہوئے۔۔۔۔کال منقطع کر دی۔۔۔۔تا کے زارون مزید کوئی ی سوال نہ کر سکے۔۔۔

ڈرائی یور کو بھیجنا ٹھیک نہیں رہے گا۔۔۔میں خود چلا جاتا ہوں۔۔۔"یہی" سوچ کر تیزی سے اپنی سفید ٹی۔شرٹ اور بلو جنیز زیب تن کی۔۔۔بال ہاتھوں سے سیٹ کرتا ہوا۔۔تیزی سے چابی لے کر چل پڑا۔۔۔۔

عنابیہ لیٹ ہو جانے کے سبب کافی پریشان تھی۔۔۔جیسے ہی زارون کی کار اس کے پاس آکر رکی۔۔۔وہ بغیر ڈرائی یور کا انتظار کیے۔۔۔خود پیچھے کا ڈور کھول کر۔۔۔پیسنجر سیٹ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

ابھی زارون سلام کرنے کی نیت سے پیچھے مڑنے ہی لگا تھا۔۔۔کے عنابیہ نے تیزی سے اپنا زیب تن کوٹ اتارا۔۔۔وہ اتنی جلد بازی میں تھی۔۔کے اس نے ڈرائی یور کو دیکھنے تک کی زحمت نہ کی تھی۔۔۔۔

اسے یوں کوٹ اتارتا دیکھ۔۔۔زارون سلام کرنے کا ارادہ ترک کر۔۔۔واپس سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

بیک ویو مرر میں دیکھا تو وہ اب اپنی سفید شرٹ کے اوپر کے دو بٹن کھول چکی تھی۔۔۔۔

صرف کوٹ اتارنے اور شرٹ کے بٹن کھول لینے سے ہی اس کا لک کافی چینج ہو گیا تھا۔۔۔۔

پھر اس نے اپنے بالوں کو پونی کی قید سے آزاد کیا۔۔۔۔اور سارے بال گردن جھکا کر آگے گرائے۔۔۔پھر ایک ادا سے اپنے بال سیٹ کرتے ہوئے گردن اٹھائی ی۔۔۔۔

زارون سانس روکے سارے حسن کے نظارے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

کار اسٹارٹ تک نہ کی تھی اس نے۔۔۔

وہ تو بس ٹک ٹکی باندھے اس گورجس لڑکی کو تیار ہوتے دیکھتا رہا۔۔۔یہاں تک کے وہ میک۔اپ کرنا شروع کر چکی تھی۔۔۔۔

کہاں پہنچے ہم؟؟"زارون کو کار میں فل اے۔سی چلنے کے باوجود گرمی" لگنے لگی تھی۔۔۔عنابیہ نے فیس پاؤڈر پف سے لگاتے ہوئے۔۔۔بغیر نظر اٹھائے استفسار کیا۔۔۔۔

اس کے سوال پر زارون حواسوں میں لوٹا تھا۔۔۔"اف۔۔۔"اس نے ایک گہرا سانس ہوا میں خارج کیا۔۔۔

میں نے پوچھا کہاں پہنچے؟؟"وہ ڈاک لال رنگ کی لپ اسٹک لگاتے" ہوئے دوبارا پوچھنے لگی۔۔۔۔

ابھی تو کار اسٹارٹ بھی نہیں کی ہے میں نے۔۔۔" جیسے ہی زارون کی آواز"
اس سنہری گڑیا کے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔اس کی آنکھیں حیرت
سے پھیلیں۔۔۔اس کے ہاتھ لپ۔اسٹک لگاتے لگاتے از خود رکے۔۔۔۔

زارون اس کی جانب مڑ کر۔۔۔ محظوظ نظروں سے اس کاری۔ایکشن دیکھ
رہا تھا۔۔۔۔

تمھارے ڈرائی یور کی سیلری کتنی ہے؟؟"اچانک بے موقع محل کیے"
جانے والے سوال نے مقابل کو الجھایا۔۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔تم کیوں پوچھ رہے ہو؟؟۔۔۔"وہ شرمساری سے اپنی"
لپ۔اسٹک والا ہاتھ نیچے کرتے ہوئے۔۔۔ معصومیت سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

زارون کی نظریں اور مسکراہٹ اسے کنفیوز کر رہے تھے۔۔۔۔

سوچ رہا ہوں۔۔پارٹ ٹائم جاب بری نہیں ہے یہ۔۔۔۔"وہ خاصہ" چھیڑنے والے انداز میں۔۔۔ایک آنکھ دبا کر بولا۔۔۔۔

زارون مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔"وہ پریشان ہو کر گویا ہوئی ی۔۔۔اسے" فکر لاحق تھی کے رافع اس کا انتظار کر رہا ہو گا۔۔۔۔

تمھاری تیاری دیکھ کر لگ رہا ہے تم رافع سے ملنے جا رہی" ہو۔۔۔رائٹ؟؟"اس نے انداز الگاتے ہوئے۔۔۔ایک ابرو اچکا کر۔۔۔۔تفتیشی انداز میں استفسار کیا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔اَب پلیز چلیں۔۔۔مجھے دیر ہو رہی ہے بہت۔۔۔"وہ منہ بگاڑتے ہوئے۔۔۔۔جلد بازی کا مظاہرہ کرنے لگی۔۔۔"

ہمم۔۔۔۔چلتے ہیں۔۔۔"مقابل کا رافع سے ملنے کے لیے جلد بازی کرنا دل کو شدید ناگوار گزرا۔۔۔"

حد ہو گئی۔۔۔میڈم کا پرسنل ڈرائی یور بن کر آیا ہوں۔۔۔اپنے سارے کام چھوڑ کر۔۔۔مگر انھیں حال چال پوچھنا تو دور سلام کرنے تک کی توفیق نہیں ہوئی ی۔۔۔۔"وہ منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کار اسٹارٹ کرنے لگا۔۔۔۔۔"

لو پہنچ گ ئی ے۔۔"ابھی اس کے منہ سے یہ جملہ ادا ہوا ہی تھا۔۔کے "
عنابیہ تیزی سے کار سے اتر کر چلی گ ئی۔۔۔۔جس پر وہ مزید کڑ نے
لگا۔۔۔۔۔

کم از کم بندہ شکر یہ ہی ادا کر دیتا ہے اپنے محسن کا۔۔۔۔"وہ جز بز"
ہو کر۔۔۔دو بارا کار اسٹارٹ کرنے لگا۔۔۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

کیا تم شاہزین کا خیال رکھ لوگے ؟؟۔۔۔میں تین چار دنوں سے جاب پر"
نہیں گ ئی ہوں۔۔۔۔مجھے کالز آ رہی ہیں مینجر کی۔۔۔۔میری جاب چلی
جائے گی اگر میں آج نہیں گ ئی تو۔۔۔"وہ پریشان و فکر مند لہجے میں
مقابل کو دیکھ لچک دار انداز میں استفسار کرنے لگی۔۔۔

اوکے۔۔۔"بغیر سیل پر سے نظریں ہٹائے۔۔۔لاپرواہی سے جواب" دیا۔۔۔۔

نجمہ کو بہت مایوسی ہوئی اس کا جواب سن۔۔۔وہ کچھ اور سننے کی امید رکھتی تھی اس سے۔۔۔۔

ہمم۔۔۔"وہ شاہزین کو خوب پیار کرنے کے بعد۔۔۔ محیب کے سامنے" اس کی فیڈر رکھ کر جانے لگی۔۔۔۔

اچانک خیال آیا۔۔۔کہیں محیب پیچھے سے شاہزین کو لے کر چلا گیا تو۔۔۔

بس اس خیال کا آنا تھا۔۔۔وہ خوفزدہ ہو کر واپس پلٹی۔۔۔۔

تم اتنی آسانی سے کیسے مان گ ئی ے میرے جاب کرنے پر؟؟۔۔۔"وہ" ایک ابرو اچکا کر۔۔۔ تفتیشی و شکیائی ی مزاج میں استفسار کرنے لگی۔۔۔

اب اِس میں بھی پر بلم۔۔۔۔"وہ بغیر نظریں اٹھائے۔۔۔ہار ماننے والے" انداز میں۔۔۔۔اپنا سر جھٹکتے ہوئے بولا۔۔۔۔

کیونکے میں تمھیں خوش کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ مگر میں نے جان" لیا۔۔۔یہ نا ممکن عمل ہے۔۔۔ تم ایک بے چین روح ہو۔۔۔جو نہ خود سکون سے جیے گی اور نہ مجھے جینے دے گی۔۔۔"اگلے ہی پل۔۔۔وہ دنیا جہاں کی بے زاری اپنی نیلی سمندر جیسی گہر ئی ی و حسین آنکھوں میں سمیٹے۔۔۔منہ بسورتے ہوئے بولا۔۔۔۔

مجھے خوش کرنے کی کوشش؟؟۔۔اور وہ بھی محیب اجلال ملک کر رہا"
ہے۔۔افف۔۔۔۔۔افف۔۔۔۔۔۔۔میں یہ بات مر کر بھی نہ
مانوں۔۔۔۔۔۔" وہ قطعی انداز میں دونوں ہاتھ فولٹ کر۔۔۔ بھرم سے
بولی۔۔۔

تم ناں زیادہ اسمارٹ مت بنو۔۔۔" مقابل نے تھکا ہارا چہرہ"
بنائے۔۔۔بے زار نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔۔اس کا بے زار
نگاہوں سے اپنے وجود کو تکنا۔۔۔ نجمہ کو ذلالت کا احساس دلا رہا تھا۔۔۔ جس
پر وہ جز بز ہو کر بولی۔۔۔

جو میں ہوں۔۔۔وہ مجھے بننے کی کیا ضرورت۔۔" وہ فخرانہ انداز میں سر"
اٹھا کر۔۔۔اپنی ٹھوڑی کو مسلتے ہوئے۔۔۔۔۔مقابل حسینہ کو دیکھ۔۔۔۔اکڑ
کر گویا ہوا۔۔۔۔

مجھے اچھی طرح پتا ہے تم کیا سوچ رہے ہو۔۔"اس حسین دلربا کے چھوٹی" آنکھیں کر کے کہتے ہی۔۔۔۔مقابل تھک ہار کے سیل سائیڈ میں رکھ۔۔۔اس کے روبرو کھڑا ہوا۔۔۔۔

کا کنکشن لیا ہے تم Wifi کیسے؟؟۔۔میرے دماغ سے" نے؟؟۔۔۔حالانکہ ضرورت دل کے کنکشن لینے کی تھی۔۔۔"وہ دنیا جہاں کی معصومیت چہرے پر سجائے۔۔۔۔سوال کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

زیادہ معصوم مت بنو۔۔۔میں جانتی ہوں۔۔۔تم میرا بیٹا لے کر بھاگنے کی" پلاننگ کر رہے ہو۔۔۔"اس کے روتوسہ چہرہ بنا کر کہتے ہی۔۔۔مقابل اپنا سر پکڑنے لگا۔۔۔۔

ایک ایک کر کے اپنے سارے رشتوں کو کھویا تھا اس نے۔۔۔۔وہ پھر باپ ہو ماں ہو۔۔یا۔شوہر۔۔۔یہی سبب تھا کے بہت حساس ہو گ ئی تھی وہ۔۔۔

ڈر گ ئی تھی۔۔۔

ہر وقت خوف لاحق رہتا اسے۔۔کے اگر اس نے محیب کی بات نہ مانی۔۔۔اور واپس چلنے کے لیے راضی نہ ہوئی ی تو وہ اس کا بیٹا لے کر چلا جائے گا۔۔۔۔

لگتا ہے دوری کے سبب کنکشن ٹھیک نہیں پہنچ رہے۔۔۔"وہ مضحکہ خیز" انداز میں کہتا ہوا۔۔۔اس کے قریب آیا۔۔۔۔

میں نے مانا تمھاری نظر میں دنیا کا سب سے بڑا جلاد میں ہی ہوں۔۔۔مگر" یقین جانو۔۔۔اتنا ذلیل نہیں ہے یہ محیب اجلال ملک۔۔۔۔کے ایک دودھ پیتے بچے کو اس کی ماں سے جدا کرئے۔۔۔۔۔۔اس لیے یہ خوف دل سے نکال دو۔۔۔ویسے بھی میں تمھیں لیے بغیر کہیں نہیں جانے والا۔۔۔چاہے مجھے کتنے ہی سال یہاں کیوں نہ گزارنے پڑئیں۔۔۔"اس کے گلابی گال پر نرمی سے اپنے ہاتھ رکھ کر۔۔۔یقین دہانی کرانے لگا۔۔۔کے کچھ بھی ہو جائے۔۔اسے لیے بغیر نہیں جائے گا۔۔۔۔

اور اگر یہ بھی کوئی ی دھوکہ نکلا تو؟؟۔۔"دودھ کا جلا تو چھاچھ بھی پھونک" پھونک کر پیتا ہے۔۔۔۔وہ مقابل کی حسین آنکھوں پر دوبارا اعتبار کرنے کی بھول نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"محیب اجلال ملک تمھیں زبان دیتا ہے۔۔۔اپنی بیوی لیے بغیر یہاں سے کہیں نہیں جانے والا۔۔۔۔"اس کی آنکھوں سے جھلکتی محبت و صداقت مجبور کر رہی تھی اس ستمگر پر یقین کر لینے پر۔۔۔۔۔

وہ کیا کہتی اب۔۔۔کہنے کو کچھ چھوڑا ہی نہیں تھا اس نے۔۔۔۔بیوی کا لفظ ادا کر کے۔۔۔اسے لاجواب کر دیا تھا۔۔۔۔۔

"ہیلو۔۔۔۔پیپرز کا کیا ہوا؟؟۔۔۔"نجمہ کے جاتے ہی۔۔۔اس نے اپنی سیکرٹری کو کال کی۔۔۔۔

"سر۔۔۔آپ کو کیلیفورنیا پہنچتے ہی مل جائیں گے۔۔۔۔"دوبدو مطمئن انداز میں جواب دیا گیا۔۔۔۔

گڈ۔۔۔"وہ کہہ کر کال منقطع کرنے ہی لگا تھا۔۔۔کے مقابل نے تیزی" سے لچک دار انداز میں کہا۔۔۔۔

سر۔۔۔پلیز ایک بار پھر سوچ لیں۔۔۔ چھوٹا منہ بڑی بات۔۔۔ مگر مجھے" نہیں لگتا یہ صحیح فیصلہ ہے۔۔۔۔"وہ سالوں سے محیب کے لیے کام کر رہی تھی۔۔۔۔اسے یہ اچانک کیے جانے والا فیصلہ بالکل بھی مناسب معلوم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

تمھاری سیلری تمھارے گھر ہر مہینے پہنچ جائے گی۔۔۔پریشان نہ" ہو۔۔۔"وہ نرمی سے جواب دہ ہوا۔۔۔وہ واقف تھا یہ بہت بڑا قدم ہے جو وہ اٹھانے جا رہا ہے۔۔۔۔ہو سکتا ہے کل کو اسے اپنے اِس فیصلے پر پچھتانا بھی پڑے۔۔۔۔ مگر اسے۔۔اس کے علاوہ کوئی ی اور رستہ نظر بھی تو نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

وہ بہت رنجیدہ تھا۔۔۔مگر کسی پر ظاہر نہیں ہونے دے رہا تھا۔۔۔۔

سر آپ جانتے ہیں۔۔۔میں سیلری کی وجہ سے پریشان نہیں'' ہوں۔۔۔مجھے صرف آپ کی فکر ہے۔۔۔'' مقابل تیزی سے احتجاجا بولی۔۔۔اس کے لہجے میں فکر کا عنصر نمایا تھا۔۔۔۔

شادی شدہ ہوں میں۔۔۔پہلے لائن مارتیں تو شاید بات بن بھی'' جاتی۔۔۔'' وہ دانستہ طور پر اس کی بات کو غلط رنگ دے کر۔۔۔استہزائی یہ انداز میں گویا ہوا۔۔۔۔

اس کے جملے سنتے ہی۔۔۔صائمہ کا رونے کا دل چاہا۔۔۔۔۔

وہ واقعی محیب کی پرسنیلٹی کو شروع سے بہت پسند کرتی تھی۔۔۔کیونکے وہ ہمیشہ اپنے ورکرز کا خیال رکھتا تھا۔۔۔

"موضوع نہ بدلیں۔۔۔پلیز ایک بار پھر سوچیں۔۔۔اگر آپ کے اس عمل کے بعد بھی جازع سر اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے۔۔۔تو پھر آپ کیا کریں گے؟؟۔۔۔۔۔۔"وہ منتی لہجے میں۔۔۔فیصلے پر نظر ثانی کرنے کی دعوت دے رہی تھی۔۔۔۔۔

"یہی تو وہ ڈر تھا جو محیب کی نیندیں اڑائے ہوئے ہے دیکھتے ہیں۔۔۔"تھا۔۔۔کے اگر اس کے اتنے بڑے و سخت فیصلے کے بعد بھی جازع باز نہ آیا تو پھر وہ کیا کرے گا۔۔۔۔۔

وہ دنیا سے لڑ سکتا تھا مگر اپنے چھوٹے بھائی ی سے نہیں۔۔۔۔۔بھائی ی بھی وہ جسے جان سے بڑھ کر مانا ہو ہمیشہ۔۔۔۔۔

اس نے اپنی اولاد کی جانب دیکھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں شدید رنج ابھرا۔۔۔۔۔

کال ڈسکنیکٹ کرنے کے بعد وہ شاہزین کے پاس آکر بیڈ گیا۔۔۔

اسے بڑی محبت سے اپنی گود میں اٹھایا۔۔۔

سوری۔۔۔۔بابا جانتے ہیں یہ شاہزین کی حق تلفی ہے۔۔۔مگر بابا کو اس" کے سوا کوئی ی دوسرا راستہ نظر نہیں آرہا۔۔۔۔یقین جانو۔۔۔آپ کے بابا نے کبھی نہیں چاہا کے آپ وہ سب سہو جو آپ کے بابا نے سہا

ہے۔۔۔۔مگر وقت وحالات پر بابا کا زور نہیں۔۔۔۔۔"وہ اس کی پیشانی چومنے کے بعد۔۔۔سینے سے لگاتے ہوئے رنجیدہ لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔

"شاہزین اچانک رونا شروع ہو گیا تھا۔۔۔۔محیب نے اس کے منہ سے فیڈر لگائی ی۔۔۔۔مگر دودھ پینے کے بعد بھی وہ پھر رونے لگا۔۔۔۔

لگتا ہے آپ کو ماما کی یاد آرہی ہے۔۔۔ایک راز کی بات بتاؤں۔۔۔بابا کو" بھی آرہی ہے۔۔"۔۔۔وہ آخری جملہ آہستگی سے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

وہ اپنے بیٹے سے نہایت دوستانہ انداز میں بات کر رہا تھا۔۔۔۔

اچھا آپ پہلے خاموش ہو۔۔۔پھر بابا آپ کو ماما کے پاس لے کر چلیں" گے۔۔۔۔لیکن پہلے آپ کو تیار کرنا پڑئے گا۔۔۔بابا پہلی بار آپ کو تیار کرنے والے ہیں۔۔۔اس لیے تھوڑا کمپرومائز کر لینا۔۔۔۔۔اوکے۔۔۔"وہ اسے بیڈ پر لیٹا کر۔۔۔۔لچکدار انداز میں ۔۔۔گویا ہوا۔۔۔۔

شاہزین کو شاید اس کی بات سمجھ آگ ئی تھی۔۔۔۔وہ روتے روتے چپ ہو کر اسکا چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔

چلو شکر۔۔۔اِس معاملے میں تم اپنی ماما پر نہیں گ ئی ے۔۔۔جسے میری" کوئی ی بات سمجھ ہی نہیں آتی۔۔۔"اس کے دل جلے انداز سے کہتے ہی شاہزین پھر رونا شروع ہو گیا تھا۔۔۔۔

۔۔۔ماما کی برائی ی کی اِس لیے رو رہے ہو؟؟"وہ اندازہ لگاتے"
ہوئے۔۔۔۔"ارے میں تو مزاق کر رہا تھا۔۔۔آپ کی ماما بہت عقل والی
خاتون ہیں۔۔۔بس اس عقل کو یوس کیسے کرنا ہے۔۔۔انھیں سمجھ
نہیں۔۔۔آپ پلیز رونا بند کرؤ۔۔۔"وہ اسے گود میں لے کر۔۔۔ہاتھوں
کا جھولا دیتے ہوئے چپ کرانے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔اچانک ناک کو
شدید بدبو محسوس ہوئی ی۔۔۔تو اس کے رونے کی وجہ سمجھ آئی ی۔۔۔۔

۔۔۔تو پیمپر گندا کر دیا ہے آپ نے۔۔۔اس لیے رو رہے"
ہو۔۔۔۔ارے۔۔۔اس میں رونے کی کیا بات ہے۔۔۔بابا ہیں
ناں۔۔۔ابھی آپ کو چینج کراتے ہیں۔۔۔"وہ اسے بیڈ پر لیٹا
۔۔۔ایک شاپر۔۔۔اور پیمپر لے wipes کر۔۔۔۔الماری میں رکھے
کر آیا۔۔۔۔

اس نے نجمہ کو پیمپر چینج کراتے دیکھا تھا دو تین مرتبہ۔۔

ہمم۔۔۔شاہزین بابا پہلی بار کر رہے ہیں۔۔۔پلیز کاپریٹ کرؤ۔۔۔۔" وہ" منتی انداز میں کہتے ہوئے۔۔۔پیمپر چینج کرانے لگا۔۔۔۔

یہ ایک قدرتی عمل ہے کے والدین کو اپنی اولاد کی گندگی صاف کرنے سے گھن نہیں آتی۔۔۔۔۔۔اسے بھی بالکل نہیں آئی تھی۔۔۔۔

مشن کمپلیٹ۔۔۔" وہ شاپر میں گندا پیمپر ڈالتے ہوئے۔۔۔ مسکرا کر " بولا۔۔۔۔جس پر شاہزین بھی مسکرانے لگا۔۔۔۔

تواب بابا سے دوستی پکی؟؟" وہ اسے پورا تیار کرنے کے بعد۔۔۔اس کے "
ننھے ہاتھ کے آگے اپنی شہادت کی انگلی کر۔۔۔۔۔دوستی کا ہاتھ بڑھانے
لگا۔۔۔

شاہزین نے بھی فوراہی انگلی کو اپنے ننھے ہاتھوں میں تھام لیا تھا۔۔۔جس پر
اس کے حسین چہرے پر ایک دلفریب مسکان رقصا ہوئی ی۔۔۔۔

یقیناً اس لمحے اگر کوئی ی دیکھ لیتا اسے۔۔۔تو شاید یقین نہ کر پاتا کے وہ محیب
اجلال ملک ہے۔۔۔۔وہ شخص جس کی شارپ نگاہیں و مغرور پر سنیلٹی
مشہور ہے زمانے میں۔۔۔۔

سنا تم نے۔۔۔ایک نیلی آنکھوں والا لڑکا ریسٹورنٹ کے باہر کھڑا"
ہے۔۔۔۔اتنا چارمنگ ہے کے ہائے۔۔۔۔ نظر نہ ہٹے اسکے چہرے

سے۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ برتن واش کر رہی تھی جب اپنے ساتھ کام کرنے والی لڑکیوں کو چہ میگوئی یاں کرتے سنا۔۔۔۔۔

واقعی میں بھی دیکھ کر آئی ہوں۔۔۔بہت ہینڈسم ہے۔۔۔"دوسری" بھی ایکسائٹڈ ہو کر بولی۔۔۔۔

وہ ان تعریفی کلمات سے اندازہ لگا چکی تھی۔۔۔کے باہر محیب اجلال ملک کھڑا ہے۔۔۔۔اس کا ہسبینڈ۔۔۔۔

وہ کام ختم کر کے۔۔۔ تیزی سے اپنا کوٹ پہن۔۔اپنا پرس اٹھا کر۔۔۔ باہر چل دی۔۔۔۔

تم یہاں؟؟؟"وہ تعجب سے استفسار کرنے لگی۔۔۔"

شاہزین مِس کر رہا تھا تمھیں۔۔۔"اس نے کار کا ڈور کھول" کر۔۔۔شاہزین کو جھولے سے نکال کر۔۔۔اپنی گود میں بھر۔۔اس کی ماں کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔جس پر وہ جوابا مسکرادی۔۔۔

یہ جھولا؟؟"نجمہ نے کار میں رکھا جھولا دیکھ لیا تھا۔۔۔" شاہزین کا ہے۔۔۔"وہ لاپرواہی سے گویا ہوا۔۔" ہمم۔۔۔"وہ اداسی سے مسکرادی۔۔۔باپ واقعی اپنے بچے کے لیے دنیا کی" خوشیاں خرید لیتا ہے۔۔۔۔یہ وہی جھولا تھا جو اس نے مال میں دیکھا تھا۔۔۔مگر پیسے نہ ہونے کے سبب خرید نہیں سکی تھی۔۔۔۔

کیاہوا؟؟"وہ اس کے حسین چہرے پر آئی ی اداس مسکراہٹ" دیکھ۔۔۔فکر مند لہجے میں استفسار کرنے لگا۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔"وہ سر نفی میں جھٹکتے ہوئے بولی۔۔۔"

چلورات کا کھانا آج باہر کھاتے ہیں۔۔۔"وہ واقف تھا بہت مشکلیں سہہ" چکی ہے وہ۔۔۔مگر اس سے شئ ر کبھی نہیں کرئے گی۔۔۔اس لیے موضوع بدل کر۔۔۔مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

کیوں؟؟۔۔میرے ہاتھ کا کھانا اچھا نہیں لگتا تمھیں؟؟"وہ فوراہی" بگڑی۔۔۔

ہمم۔۔۔جھوٹ کہوں یا سچ؟؟"وہ ہونٹوں کو گول کر۔۔۔سوچتے" ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

کچھ مت بولو۔۔۔"وہ بری طرح جلی تھی اس خوبرو نوجوان کا جواب" سن۔۔۔اتنی محنت سے اس کے لیے اچھے اچھے کھانے بنا رہی تھی۔۔۔اور مقابل بجائے احسان مند ہونے کے۔۔۔اسے اہمیت ہی نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

💖*Husny Kanwal*💖

تھکن سے چور چور تو وہ پہلے ہی تھی۔۔۔شاہزین کو سلاتے سلاتے کب خود سو گئی۔۔۔۔اسے علم نہیں۔۔۔

محیب جب کمرے میں داخل ہوا تو ماں بیٹے دونوں کو سوتا ہوا پایا۔۔۔۔

شاہزین کمبل میں لپٹا ہوا۔۔جبکے نجمہ بغیر کمبل کے خود میں ہی سمٹی ہوئی ی نظر آئی ی۔۔۔

وہ لائی ٹس اف کر کے سونے کا عادی تھا مگر جب سے یہاں آیا تھا شاہزین کی وجہ لائی ٹس اون کر کے ہی سو رہا تھا۔۔۔۔

تم کب مجھے اپنا مانو گی؟؟؟"اس حسین دلربا کے برابر میں لیٹ کر۔۔۔اس" کے سر کے نیچے سے تکیہ ہٹا کر۔۔اپنا بازو بچھایا۔۔۔جب اپنے حصار میں اسے مکمل جکڑ لیا۔۔۔تو اس کی ٹھوڑی کو نرمی سے چومتے ہوئے۔۔۔۔رنجیدہ لہجے میں استفسار کرنے لگا۔۔۔

مجھے بہت دکھ ہوتا ہے تمھیں اس حال میں دیکھ کر۔۔۔۔۔میرا سب کچھ" تمھارا ہی ہے۔۔۔۔۔یہ کب تسلیم کرؤ گی؟؟۔۔۔"اس کے سوتے ہوئے چہرے کو اداس و حسرت بھری نظروں سے تکتے ہوئے پھر پوچھنے لگا۔۔۔۔

اس کی عادت تھی خاموش رہنا۔۔۔اور عادتیں ایک دن میں نہیں بدلتیں۔۔وہ وقت لیتی ہیں۔۔۔

وہ چاہ کر بھی نہیں بتا پایا۔۔۔کے اس کے بنائے کھانے کتنے اچھے لگتے ہیں اسے۔۔۔۔وہ ایسے ہی تو بار بار اپنی پلیٹ نہیں بھرتا ناں۔۔۔

ریسٹورنٹ تو صرف اس لیے لے کر گیا تھا تا کے تھکی ہاری گھر آ کر پھر دوبارا کام میں نہ لگے۔۔۔۔

ناجانے کتنی ہی دیر اسکے حسین چہرے کو تکتا رہا۔۔۔۔

کیا ہوا؟؟۔۔۔سوئے نہیں ابھی تک؟؟" کچی نیند میں آنکھ کھلی تو اس"
خوبرو نوجوان کو خود کو تکتا ہوا پایا۔۔۔

نیند کے خمار سے بھری سیاہ نشیلی آنکھیں۔۔۔
مقابل کو بہکنے پر مجبور کرتی محسوس ہوئی یں۔۔۔۔

ہاں۔۔۔مجھے نیند نہیں آرہی۔۔۔کیا مجھے سولا دو گی؟؟"اس دشمنِ جاں"
کے چہرے پر آتی آوارالٹ کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے۔۔۔محبت سے چور
لہجے میں استفسار کیا۔۔۔۔

اس ستمگر کا جملہ سنتے ہی وہ نیند میں ہی مسکرادی۔۔۔۔

کیوں پلوشہ کی یاد آرہی ہے کیا؟؟"وہ مضحکہ خیز انداز میں۔۔۔چھیڑتے" ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

ہاں۔۔۔بہت۔۔۔مگر پلوشہ کی نہیں۔۔۔اپنی جنگلی شیرنی کی۔۔"وہ" چھیڑتے وقت شاید بھول بیٹھی تھی کے مقابلہ محیب اجلال ملک سے ہے اس کا۔۔۔اس نے جوابی کاروائی ی کرنے میں دیر نہ لگائی ی۔۔۔

اگلے ہی لمحے۔۔۔اس کے ہونٹوں کے قریب اپنے عنابی ہونٹ لاکر۔۔۔پیاسی نظروں سے اس کے گلابی ہونٹوں کو تکتے ہوئے کہا۔۔۔

اس ستمگر کی نزدیکی کیا کم ظلم ڈھ رہی تھی۔۔۔کے اب سانسیں روکنے پر بھی تل گیا تھا۔۔۔

اس نے ہڑ بڑا کر اٹھنا چاہا۔۔۔تو محسوس ہوا کے مکمل وجود اسے کے حصار میں جکڑا ہوا ہے۔۔۔۔

میں صرف مزاق کر رہی تھی" وہ فوراہی خوفزدہ ہو کر۔۔۔اپنے ہتھیار" اس کے سامنے ڈالتے ہوئے بولی۔۔۔

مگر میں سیرس ہوں۔۔۔۔"اس نے بھاری آواز میں جواب دے" کر۔۔۔اپنی طرف کا لیمپ بند کر دیا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

شاہزین کے رونے کی آواز اس کے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔۔

اس کا پورا وجود دکھ رہا تھا۔۔۔ مگر اپنے بیٹے کی خاطر اس درد سے کراہتی ہوئی ی اٹھنے لگی۔۔۔

لیٹی رہو۔۔۔ میں فیڈر بنا کر لے آتا ہوں۔۔۔ بس بتا دو دودھ و چینی کہاں" رکھا ہے۔۔۔" وہ ابھی اٹھ کر بیٹھی بھی نہ تھی کے محیب بیڈ سے تیزی سے اترتے ہوئے بولا۔۔۔۔

اس ستمگر کی آنکھیں نیند کے سبب جھکی جھکی سی تھیں۔۔۔

تم کیسے ؟؟" نجمہ الجھ کر۔۔۔"

الجھن سے زیادہ بے یقینی و حیرت تھی اس کے لہجے میں۔۔۔۔

میں بنا کر لے آؤں گا۔۔۔تم بتاؤ۔۔۔"وہ اس کی حیرت کو مکمل اگنور" کر۔۔۔پُر اعتمادی سے گویا ہوا۔۔۔

نجمہ کا پورا وجود اس قدر درد کر رہا تھا۔۔۔کے وہ چاہ کر بھی بیٹھی نہ رہ سکی۔۔۔

اس کی کمر درد سے پھٹتی ہوئی ی معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔

وہ شاہزین کے برابر میں لیٹ کر۔۔اپنا ہاتھ اس کے سر کے نیچے لگائے۔۔۔ہلکے ہلکے جھولا دے کر بہلانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

بابا لے آئے۔۔۔یہ لو۔۔۔ گرم ہونے میں وقت لگتا ہے۔۔۔آپ نے تو" رو رو کر پورا گھر سر پر اٹھا لیا۔۔۔" وہ جلدی سے دودھ کی فیڈر شاہزین کے منہ سے لگاتے ہوئے۔۔۔ محبت سے چور لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

وہ درد میں تڑپ رہی تھی۔۔۔اس لمحے اگر مقابل چاہتا تو یوں ہی سوتا رہتا۔۔۔پرواہ نہ کرتا اس کی تکلیف کی۔۔۔ مرد اپنے ذمے کب سمجھتا ہے اولاد کے کام کرنا۔۔۔۔۔۔پھر وہ تو مجیب اجلال ملک تھا۔۔۔اس کے تو اپنے کام کرنے کے لیے ہزاروں نوکر چاکر تھے۔۔۔۔۔۔۔وہ کب کسی کے کام کرتا۔۔۔۔۔۔ مگر وہ نیند سے اٹھا۔۔۔ سخت سردی میں اس کی جگہ کام کرنے کے لیے بھی تیار ہوا۔۔۔۔۔

عورت بہت احساس ہوتی ہے۔۔۔اور جب معاملہ اولاد کا ہو تو وہ احساسیت مزید بڑھ جاتی ہے۔

جب اپنی اولاد کا کوئی ذرا سہ بھی کام کر دے۔۔۔تو ماں اس شخص کی مشکور ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

وہ یہ دیکھ ایک بار پھر دل ہاری اس ستمگر پر۔۔۔۔کے وہ احسان نہیں جتا رہا تھا شاہزین کا کام کرنے کے بعد۔۔وہ تو محبت کر رہا تھا۔۔۔۔اس کی آنکھوں اور باتوں میں شدید محبت جھلکتی نظر آ رہی تھی۔۔۔۔وہ کیسے نظر انداز کر جاتی۔۔۔۔

بڑا عجیب بندہ تھا وہ۔۔۔چاہتا تو اپنی امیری جتاتا۔۔۔ہر چیز میں عیب نکالتا۔۔۔منہ بسورتا۔۔۔ایک چھوٹا سہ معمولی گھر کہاں اس شہزادے کے رہنے کے قابل تھا۔۔۔وہ منلر واٹر پینے والا۔۔برانڈڈ چیزیں استعمال

کرنے والا۔۔۔کتنی خاموشی سے اس کے ساتھ رہ رہا تھا۔۔۔۔حتی کے ۔۔۔ایک بار بھی لب پر کوئی ی شکوہ نہ آیا۔۔۔۔

جیسے وہ اسی ماحول کا عادی ہو۔۔۔جبکے وہ نہیں تھا۔۔۔۔اور یہ بات نجمہ سے بہتر کون جانتا ہے۔۔۔۔

وہ اس کی سادگی پر کیونکر نہ واری جاتی۔۔۔کیونکر دیوانہ وار اسے نہ چاہتی۔۔۔۔کون اٹھاتا ہے اپنی بیوی کے اتنے لاڈ۔۔۔۔جیسے وہ اٹھاتا تھا۔۔۔۔

شدت سے پیار آیا اس لمحے مقابل پر۔۔۔وہ محبت سے لبریز نگاہوں سے اسکے حسین چہرے کو تکنے لگی۔۔۔

نجمہ کی نگاہوں کی تپش نے محیب کو آگاہ کیا۔۔۔کے کوئی ی اسے بڑی الفت سے تک رہا ہے۔۔۔۔۔

"وہ فوراہی چھیڑنے کی نیت سے بولا۔۔۔"پھر دیکھ رہی ہو۔۔۔

تم واپس کب جا رہے ہو؟؟"اچانک ہی یاد آیا۔۔۔وہ تو ہر جائی ی" ہے۔۔۔اس پر سوتن لایا ہے۔۔۔۔۔ساری محبت اگلے ہی لمحے شدید غصے میں بدلی۔۔۔۔۔

پھر دل لگانے کی اس ہر جائی ی سے غلطی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔وہ ظالم ہے۔۔۔پھر دل کو تڑپا کر۔۔۔۔اپنا عادی بنا کر۔۔۔۔اکیلے چھوڑ جائے گا۔۔۔۔

اس سوال کا میں کیا مطلب سمجھوں؟"ایسا نہیں۔۔۔کے سمجھ نہیں آیا تھا"
مقابل حسینہ کا سوال۔۔۔۔بس سمجھنا چاہتا نہیں تھا۔۔۔۔۔

وہی۔۔جو سمجھ کر انجان بن رہے ہو۔۔۔"دوبدو جواب دیا۔۔۔۔"

میں برا لگ رہا ہوں تمھیں یہاں رہتے ہوئے۔؟؟۔۔۔"پہلے تو وہ اداسی"
سے مسکرا دیا۔۔۔۔۔۔پھر دانت پیس کر مقابل حسینہ کو
دیکھ۔۔۔۔۔استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

اچھے ہی کب لگے تھے؟؟۔۔۔"وہ طنزیہ تیر چلاتے ہوئے۔۔۔۔"

تمھیں اچھا لگنے کی پرواہ ہے بھی کسے؟؟"وہ بھی اسی کی طرز میں"
۔۔۔لاپرواہی سے اکڑ کر بولا۔۔۔۔

ابھی لفظ منہ سے ادا ہی ہوئے تھے۔۔۔کے نظر اپنے بیٹے پر گ ئی۔۔۔۔جو دودھ پیتے ہی آرام سے دوبارا سو گیا تھا۔۔۔

اپنے بیٹے کو دیکھ۔۔دل شدید رنجیدہ ہو گیا۔۔۔۔یہ زندگی تو نہیں چاہتا تھا اس کے لیے۔۔۔۔ایسی ہی درد بھری زندگی تو وہ خود گزار چکا تھا۔۔۔۔

toxic fam- کیا دے رہا تھا وہ اپنے بچے کو۔۔۔۔وہی ۔۔۔۔۔۔جیسی اس نے زندگی بھر دیکھی۔۔۔۔ily

نج۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔میری اولاد کو وہ سب نہ دیکھاؤ جو میں دیکھتا آیا" ہوں۔۔۔۔ مبشرہ مت بنو۔۔۔۔کیونکے میں کبھی اجلال نہیں بنا۔۔۔۔" بیٹے میں باپ کی اور بیٹی میں ماں کی پرچھائی ضرور آتی ہے۔۔۔

لیکن اس نے کبھی اجلال ملک کی پرچھائی ی خود پر نہ پڑنے دی۔۔۔

وجہ۔۔۔۔وہ وعدہ۔۔۔۔وہ بھولا نہیں تھا۔۔۔۔وہ کبھی بھول ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔۔۔

اس نے خاصہ غصیلے لہجے میں کہا۔۔۔اور پھر اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔

"کاش تم بڑے ابو ہی بن جاتے۔۔۔۔کم از کم وہ اپنی بیوی پر سوتن تو کبھی نہ لائے۔۔۔۔پوری دنیا کے سامنے بیوی ہونے کا حق انھوں نے صرف مبشرہ کو ہی دیا۔۔۔۔"۔وہ دل جلے انداز میں بڑبڑائی ی۔۔۔

وہ کیوں واپس جائے اس ہرجائی ی کے ساتھ؟؟۔۔

اور کس رشتے سے؟؟۔۔۔

پلوشہ اور دنیا کی نظر میں کیا پھر ایک بار صرف کزن بن کر رہے اس کی؟؟۔۔۔

وہ انسان ہے۔۔۔ایک جیتی جاگتی۔۔ارمان سجاتی۔۔۔خواب دیکھتی لڑکی۔۔۔

کوئی ی شو پیس تو نہیں۔۔۔جسے اپنے گھر میں سجا کر رکھنے کے لیے بضد بیٹھا ہے۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

وہ کیسے آگ بگولہ نہ ہوتا۔۔۔وہ ہمیشہ اس لڑکی کی توجہ کا مرکز رہا تھا۔۔۔۔

اچانک اپنی ذات کا یوں اگنور ہونا۔۔۔اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

بار بار سیل چیک کر رہا تھا۔۔۔مگر کوئی ی میسج موصول نہیں ہوا تھا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔" وہ ابھی تھکی ہاری لوٹی تھی۔۔۔چہرے پر مسکان رقصاء" تھی۔۔۔۔رافع اور اسکی پسند بہت حد تک ایک جیسی تھی۔۔۔جس کی وجہ سے وہ رافع کے ساتھ گھل مل پا رہی تھی۔۔۔۔

رافع کی سب سے اچھی بات اسے یہی لگی۔۔۔کے وہ کسی معاملے میں فورس نہیں کرتا اسے۔۔۔وہ اپنی ہی سوچوں میں مگن ابھی بیڈ پر گرنے والے انداز میں لیٹی ہی تھی۔۔۔کے اس کے پرس میں رکھا سیل رنگ ہوا۔۔۔۔وہ اچھے موڈ میں تھی۔۔۔ تیزی سے پاس رکھے پرس سے سیل نکال کر اسکرین دیکھی۔۔۔۔

اس پر زارون کا نام چمک رہا تھا۔۔۔نام دیکھتے ہی اس کے چہرے کی ساری مسکراہٹ اگلے ہی لمحے غائب ہو چکی تھی۔۔۔۔۔بے دلی سے کال ریسیو کر کے سیل کان پر لگایا۔۔۔۔

باہر آؤ۔۔۔۔"دوسری جانب سے آنے والی آواز کافی رعب دار" تھی۔۔۔۔

باہر؟؟"وہ الجھی۔۔۔۔"

ابھی وہ کچھ اور بولتی اس سے قبل ہی دوسری جانب سے کال منقطع ہو گئی تھی۔۔۔۔

ہیلو۔۔"وہ فوراہی اپنا حلیہ ٹھیک کرتے ہوئے۔۔۔۔باہر چلی آئی ی" تھی۔۔۔ہر بار کی طرح چہرے پر بڑی پیاری سی مسکان سجی تھی۔۔۔اس نے آتے ہی دوستانہ انداز میں کار سے ٹیک لگائے زارون کو دیکھ کہا۔۔۔

وہ غصے سے بھرا بیٹھا تھا۔۔۔مقابل کے چہرے کی پیاری سی مسکان بھی اسے تپا رہی تھی۔۔۔

"کیوں کر رہی ہو میرے ساتھ ایسا؟؟۔۔۔کیوں؟؟۔۔۔۔"اگلے ہی لمحے اس کے دونوں بازو پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے دھاڑا۔۔۔

"کیا کیا ہے میں نے؟"وہ نا سمجھی سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

"مجھے اسطرح اگنور کر کے اس رافع کے ساتھ دن رات گھوم کر تم ثابت کیا کرنا چاہتی ہو؟؟۔۔۔"غضب ناک نگاہوں سے اس سنہری گڑیا کے سراپے کو تکتے ہوئے۔۔۔۔۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر۔۔۔استفسار کرنے لگا۔۔۔

"میں نے تمھیں اگنور نہیں کیا۔۔۔بس تمھیں اپنے دل کے اہم ترین خانے سے نکال کر۔۔۔دوستوں کے خانوں میں ڈالا ہے۔۔۔۔تم ہی تو کہتے ہوناں۔۔۔۔تم میرے دوست ہو۔۔۔"

نہیں ہوں میں تمھارا دوست۔۔۔اور نہ بننا چاہتا ہوں۔۔۔۔"وہ فوراہی" اعتراضاً بولا۔۔۔۔

تم صرف میری ہو عنابیہ۔۔۔ صرف اور صرف میری۔۔۔۔اور یہ بات" تم بھی جان لو۔۔۔۔۔"اس کی گھنی زلفوں میں اپنی لمبی انگلیاں الجھا کر۔۔انگوٹھا اس کے گلابی گالوں پر نرمی سے پھیرتے ہوئے۔۔۔اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔۔اعلانیہ کہا۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔اِس وقت تم مجھے کوئی ی چھوٹے Grow up پلیز زارون" سے بچے لگ رہے ہو۔۔۔۔جو کلاس میں اپنی چی ئی ر چھن جانے پر لڑتا ہے۔۔۔۔۔یہ محبت نہیں ہے۔۔۔۔ تمھارا سو کولڈ ایگو ہے۔۔۔۔جو ہرٹ ہو رہا ہے مجھے کسی اور کے پاس جاتا دیکھ۔۔۔"مقابل کی سرخ جنونی آنکھوں

سے پہلی بار اسے وحشت ہو رہی تھی۔۔۔۔اس کا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹا کر۔۔۔نیچے کی جانب جھٹکتے ہوئے۔۔۔۔اسے حقیقت کا آئینہ دیکھانے لگی۔۔۔۔

میں کوئی کھلونا نہیں ہوں زارون۔۔۔جسے جب تمھارا دل چاہے گا کھیلو" گے۔۔اور جب دل چاہے گا اٹھا کر پھینک دو گے۔۔۔۔میں محبت کے نام پر جوتی والا اسٹیٹس برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔اور نہ ہی دو کشتیوں کے سوار کے ساتھ اپنی منزل طے کرنے کا سوچ سکتی ہوں۔۔۔۔تم نے کہا تمھارے دل میں صرف نجمہ ہے۔۔۔میں نے مان لیا۔۔۔پیچھے ہٹ گ ئی۔۔۔اپنی زندگی میں آگے بڑھنے کی کوشش کر رہی ہوں۔۔۔اور شاید بڑھ بھی جاؤں۔۔۔اگر بار بار بیچ میں تم نہ آؤ۔۔۔۔"وہ خاصہ برہمی سے مقابل کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے دوٹوک انداز میں بولی۔۔۔۔

وہ بھاگ رہی تھی اپنی فیلنگس سے۔۔۔جو زارون کے لیے رکھتی تھی۔۔۔وہ آگے بڑھنا چاہتی تھی اب۔۔۔۔ مگر زارون اسے کب بڑھنے دے رہا تھا۔۔۔۔

میں کوئی ی دو کشتیوں کا سوار نہیں ہوں۔۔۔۔میں۔۔۔" وہ ابھی جوابی کاروائی ی کر ہی رہا تھا کے مقابل حسینہ طنزیہ لہجے میں بات کاٹتے ہوئے بولی۔۔۔

واقعی؟؟؟۔۔۔۔فرض کرؤ۔۔۔کل کو اگر نجمہ تمھیں مل جاتی" ہے۔۔۔تو روک پاؤ گے اپنے قدم اُس کی جانب بڑھنے سے۔؟؟۔۔۔"اس کے سوال پر۔۔۔وہ خاموش ہو گیا۔۔۔۔

کوئی ی جواب نہیں تھا اس کے پاس۔۔۔۔

اسے یوں خاموش ہوتا دیکھ۔۔۔وہ شدید رنجیدہ ہوئی ی۔۔۔

اُس ظالم نے سارے زخم پھر ایک بار ہرے کر دیے تھے۔۔۔۔

سوری۔۔۔۔ تمھیں تنگ کیا۔۔۔۔" وہ خاصہ شرمندہ شرمندہ سر"
جھکائے۔۔۔۔۔فقط اتنا کہ کر۔۔کار میں بیٹھ کر چلا گیا۔۔۔جبکے وہ بیچاری
حسرت بھری نظروں سے اس کی جاتی کار کو تکتی رہ گ ئی تھی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

کیلیفورنیا چلو گی میرے ساتھ؟؟" وہ نماز پڑھ کر۔۔۔ابھی اپنا دوپٹہ اتار" ہی رہی تھی کے سامنے بیڈ پر بیٹھے اس خوبرو نوجوان نے نرمی سے استفسار کیا۔۔۔۔

کیلیفورنیا۔۔۔یہ نام سنتے ہی جو سب سے پہلے یاد آیا وہ تھا زارون۔۔۔۔پھر عنائی زہ بیگم۔۔۔۔پھر اپنا اپارٹمنٹ۔۔۔۔اپنا اسکول۔۔۔کالج۔۔۔۔کافی شاپ۔۔۔۔دوست۔۔۔۔۔

ایک کے بعد ایک یاد.....دل کو گھرنے لگی۔۔۔۔

وہ وہاں پیدا نہیں ہوئی ی تھی۔۔۔مگر پلی بڑی وہیں تھی۔۔۔ساری خوبصورت یادیں اس شہر سے وابستہ تھیں۔۔۔

ک۔۔کیوں؟؟"محیب اسے اچانک کیلیفورنیا کیوں لے جارہا"
ہے۔۔۔۔یہ سوچ۔۔۔وہ الجھی۔۔۔

امان ٹیکنکل کمپنی کا نام سنا ہے؟؟۔"اس کے پوچھتے ہی نجمہ نفی میں سر"
ہلانے لگی۔۔۔

سمجھ لو بزنس مین ہیں اور میرے پروجیکٹ کے پارٹنر بھی۔۔۔ان کی بیٹی"
کی شادی ہے۔۔۔۔بہت اصرار کیا ہے اپنی فیملی کے ساتھ شرکت کرنے
پر۔۔۔"اس کا آخری جملہ سنتے ہی۔۔۔چہرہ غصے سے لال ہوا۔۔۔

تو لے جاؤ اپنی پیاری پلوشہ کو۔۔۔۔کس نے روکا ہے تمھیں۔۔۔مجھ سے"
کیوں پوچھ رہے ہو"وہ خاصہ جل ککڑے انداز میں کہ کر۔۔۔کمرے سے
جانے لگی۔۔۔۔

عنائی زہ انٹی سے ملنا واقعی نہیں چاہتی تم؟؟" وہ برابر سے گزر کر جاہی" رہی تھی کے مقابل نے کھڑے ہو کر۔۔۔اس کی نازک دودھیائی ی کلائی ی تھام کر۔۔۔ سنجیدگی سے استفسار کیا۔۔۔۔

میں تیار ہوں۔۔کب چلنا ہے؟؟۔۔"عنائی زہ بیگم ماں جیسی تھی اس کے" لیے۔۔۔انکا نام سن۔۔۔۔دل بے قرار ہو گیا۔۔۔۔بہت محبت وانس تھی ان سے۔۔۔۔ فورا تیار ہو گ ئی۔۔۔۔کے نا جانے زندگی پھر یہ موقع دے یا نہ دے۔۔۔۔

اس کے راضی ہوتے ہی محیب نے اپنی سیکرٹری کو ٹکٹ بک کرنے کا آرڈر دیا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

اسے یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔وہ کیلیفورنیا پہنچ گ ئی تھی۔۔۔۔

وٹینگ روم کے سامنے سے گزرتے وقت۔۔۔زارون کا محبت سے الوداع کرنا یاد آیا۔۔۔پھر محیب کا گندی کہ کر چڑنا۔۔۔۔

وہ سب ایسے دیکھ رہی تھی جیسے آنکھوں کے آگے فلم چل رہی ہو۔۔۔۔

دل چاہا پھوٹ پھوٹ کر روئے۔۔۔آخر گ ئی ہی کیوں ان ظالموں کی دعوت پر۔۔۔کاش زارون کی بات مان لی ہوتی۔۔۔تو شاید آج ان حالات میں نہ ہوتی۔۔۔۔

کیاہوا؟؟۔۔چلو"اسے ویٹنگ روم کے آگے منجمد کھڑا دیکھ۔۔۔وہ ہاتھ "
تھام کر بولا۔۔۔۔

اس لمحے محیب کا ہاتھ تھامنا۔۔۔ناجانے کیوں بہت اچھا لگا اسے۔۔۔

لگا کے تنہاء نہیں۔۔۔۔
لگا کے ساتھ ہے کوئی ی ابھی بھی۔۔۔
ہے کوئی ی جو پرواہ کرتا ہے۔۔۔۔

میں اپنے گھر جانا چاہتی ہوں۔۔"وہ کار میں بیٹھتے ہی محیب کو "
دیکھ۔۔۔سنجیدگی سے بولی۔۔۔۔

پہلے ہوٹل چل کر آرام کر لیتے ہیں۔۔۔پھر میں خود تمھیں لے چلوں" گا۔۔۔۔"مقابل نے نہایت نرمی سے جواب دیا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔"بغیر کوئی ی جواب دیے۔۔۔وہ اداسی سے شیشے سے باہر اپنا شہر" دیکھنے لگی۔۔۔۔

ہوٹل کا لگژری اپارٹمنٹ نہایت ہی خوبصورت و وسیع تھا۔۔۔۔

آؤ بابا آپ کو ایکوریم دیکھائی یں۔۔۔"وہ شاہزین کو ایکوریم کے پاس لے" جا کر۔۔۔رنگ برنگی مچھلیاں دیکھانے لگا۔۔۔

وہ بہت چھوٹا ہے۔۔۔اسے کیا پتا مچھلیاں کیا ہوتی ہیں۔۔"نجمہ ٹوکنے" والے انداز میں۔۔۔بیڈ پر بیٹھ کر۔۔اسکی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

مگر وہ دیکھ رہا ہے۔۔۔دیکھو آ کر۔۔۔"محیب نے اسے بھی دعوت" دی۔۔۔۔

کبھی کبھار مجھے تمھارا بیٹا پورا پینڈو لگتا ہے۔۔۔جیسے پہلے کبھی لائی ٹس نہ" دیکھی ہوں۔۔۔میں نے نوٹ کیا ہے جب بھی یہ لائی ٹس دیکھتا ہے تو ایسے ہی بنٹی جیسی آنکھیں کر کے۔۔بس دیکھتا ہی چلا جاتا ہے۔۔"وہ مضحکہ خیز انداز میں شاہزین کی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے۔۔۔ہنستے ہوئے بولی۔۔۔

اس کا یوں بے تکلفانہ انداز میں ہنسنا۔۔۔مقابل کے دل پر وار کر رہا تھا۔۔۔۔

ایسے مت ہنسو۔۔۔بہت کمزور ہو تم۔۔۔"اس کی مفاہمانہ انداز میں دی" گئی وارننگ وہ سمجھ نہ سکی۔۔۔

ہنسنے سے کمزوری کا کیا تعلق؟؟؟" وہ معصوم لڑکی۔۔۔الجھ کر پوچھنے لگی۔۔۔

جس پر وہ بے اختیار مسکرا دیا۔۔۔

قریب آؤ۔۔۔اچھے سے سمجھاتا ہوں۔۔۔" وہ شاہزین کو گود میں لیے کھڑا تھا۔۔ورنہ اسے قریب آنے کی دعوت دینے کے بجائے۔۔۔خود ہی سمجھانا شروع کر چکا ہوتا۔۔۔۔۔

اس کی شریر مسکراہٹ۔۔اور شوخی بھری نگاہیں۔۔۔۔نجمہ کو الرٹ کرنے کے لیے کافی تھیں۔۔۔وہ تیزی سے دو قدم دور ہٹ کر کھڑی ہوئی۔۔۔۔

شاہزین کے سامنے تھوڑی حیا کرؤ۔۔۔"وہ تیزی سے خود کو بچانے کے" لیے۔۔۔اسے حیا کا پارٹ پڑھانے لگی۔۔۔

ابھی تو تم نے کہا کے اسے کیا پتا۔۔۔یہ تو بچہ ہے۔۔۔"مقابل نے اسی کا کہا" جملہ۔۔۔اسی کے خلاف استعمال کیا تھا۔۔۔

نجمہ کو اپنی شامت آتی نظر آئی ی۔۔اس لیے رفو چکر ہونے میں ہی اسنے اپنی امان جانی۔۔۔

میں واش روم سے آتی ہوں۔۔تم شاہزین کا خیال رکھنا۔۔۔"وہ ایسے" بھاگی تھی۔۔جیسے اس کے پیچھے کسی نے کتے چھوڑ دیے ہوں۔۔۔۔

محیب اسے یوں بھاگتا دیکھ۔۔۔ محظوظ ہونے لگا۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

وہ گھر پہنچا۔۔۔ تو اپنی والدہ کو روتے ہوئے لاونج میں بیٹھا پایا۔۔۔۔

"مام آپ رو کیوں رہی ہیں؟؟" وہ پریشان ہو کر۔۔۔ان کے قدموں کے پاس بیٹھتے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔۔

"تم۔۔۔ تم کب آئے؟؟" وہ چونک کر زارون کو دیکھتے ہوئے۔۔اپنے آنسو صاف کرنے لگیں۔۔

بس ابھی۔۔مگر پہلے آپ بتائی یں آپ رو کیوں رہیں تھیں؟؟۔۔۔اور"
"کوئی ی آیا تھا کیا؟؟۔۔۔۔دروازہ کھلا تھا جب میں آیا۔۔۔

عنائی زہ بیگم خاموش ہو گ ئی یں۔۔۔ان میں ہمت نہیں تھی اپنے بیٹے کو بتانے کی۔۔۔کے جس امید پر وہ زندگی کی طرف لوٹا تھا۔۔۔وہ امید جھوٹی تھی۔۔۔۔

نجمہ ان سے ملنے آئی ی تھی۔۔اپنے شوہر اور بیٹے کے ساتھ۔۔۔

اس کی گود میں بچہ دیکھ۔۔۔ان کا تو دل ہی بیٹھ گیا تھا۔۔۔

ان کا بیٹا آج بھی اس لڑکی کو تلاش کر رہا تھا۔۔۔وہ اپنے جینے کا مقصد بنائے ہوئے تھا اسے۔۔۔مگر وہ تو کسی اور کی ہو چکی تھی۔۔۔۔

مام۔۔۔میں کچھ پوچھ رہا ہوں؟؟؟"وہ فکر مند لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔۔"

میری پرانی سہیلی آئی ی تھی۔۔اچانک میری ماں کا ذکر نکلا۔۔تو میں" رونے لگی۔۔ تمھیں تو پتا ہے تمھاری نانی کی یاد مجھے آج بھی تڑپاتی ہے۔۔۔"انھیں جھوٹ کہنا۔۔سچ بتانے سے آسان اور بہتر لگا۔۔۔۔

وہ نہیں چاہتی تھیں کے زارون واپس ٹوٹے۔۔۔۔
واپس بکھرے۔۔۔۔

محیب نجمہ کو ان کے پاس چھوڑ کر باہر چلا گیا تھا۔۔۔نجمہ بہت روئی ی۔۔۔

وہ زارون کو دیکھنا تک نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں ابھری نفرت و کدورت۔۔۔عنائی زہ بیگم کو شدید دکھی کر گ ئی تھی۔۔۔۔اس لیے انھوں نے نجمہ کو زارون کے ساتھ ہوئے حادثے کے متعلق بتادیا۔۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

نجمہ واپسی پر پورے راستے روتی رہی۔۔۔۔

وہ آج تک زارون کو کتنا غلط سمجھتی آئی ی تھی۔۔۔۔

وہ بہت رنجیدہ تھی۔۔۔کے زارون کو جب اس کی سب سے زیادہ ضرورت تھی تب وہ اس کے پاس نہیں تھی۔۔۔۔

اسے یوں کسی غیر مرد کے لیے روتا دیکھ۔۔۔ محیب کا دل جل کر خاک ہوئے جا رہا تھا۔۔۔۔

نج۔۔۔چپ ہو جاؤ۔۔۔۔" وہ ٹیشو کا پورا باکس اس کے آگے کرتے" ہوئے۔۔۔غصے سے حاکمانہ انداز میں بولا۔۔۔

مگر مقابل پر اس کے غصے کا کوئی ی اثر نہ تھا۔۔۔وہ بس روئے چلی جا رہی تھی۔۔۔

اس کے آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔۔

تمھیں پتا تھا کے زارون پر کسی نے حملہ کروایا تھا؟؟۔۔۔کہیں تم نے" تو۔۔۔"وہ مشکوک لہجے میں بول ہی رہی تھی کے مقابل تیزی سے دھاڑا۔۔۔

۔۔۔یو کروس یور لمٹس۔۔۔۔تم اب ایک غیر مرد کے لیے مجھ سے لڑو" "گی۔۔۔۔

وہ غیر آج بنا ہے۔۔۔۔ورنہ تم بھی جانتے ہو۔۔ہمارا ماضی کیا" تھا۔۔۔۔عنائی زہ انٹی اور زارون کے کتنے احسانات ہیں مجھ پر۔۔۔ورنہ تم لوگوں نے تو مجھے بچپن میں ہی جیل میں ڈلوا دیا تھا۔۔۔۔۔"وہ تلخ لہجے میں بولی۔۔۔۔

احسانات کا بدلا اتارا جا سکتا ہے۔۔۔بولو۔۔۔کتنے کا چیک بناؤں تمھاری" انٹی اور زارون کے لیے۔۔۔" وہ چیک۔بک اپنی کوٹ کی جیب سے نکالتے ہوئے۔۔۔جز بز ہو کر بولا۔۔۔۔

تم سمجھ ہی نہیں سکتے مجھ پر اس وقت کیا گزر رہی ہے۔۔۔۔تمھاری محبت" تو تمھارے گھر پر بیٹھی ہے ناں۔۔۔تم نے تو محبت میں غم اٹھایا ہی نہیں۔۔۔اس لیے تم کیا جانو۔۔۔۔۔" وہ سخت دلخراش لہجے میں گویا ہوئی ی۔۔۔۔

تھوڑی تو شرم کرؤ نج۔۔۔میں شوہر ہوں تمھارا۔۔۔۔۔میرے سامنے" کسی اور مرد کے لیے روتے ہوئے تمھیں ذرا حیا نہیں آ رہی۔۔۔۔۔۔" وہ ہر چیز برداشت کر سکتا تھا۔۔۔مگر اس کا کسی غیر مرد کے لیے رونا نہیں۔۔۔

یہ اس کے لیے اپنی مردانگی پر لعنت کے مترادف تھا۔۔۔۔

وہ جز بز ہو کر۔۔۔۔اسے حیاد لانے لگا۔۔۔احساس دلانے لگا۔۔۔کے وہ کیا کر رہی ہے۔۔۔اور کس کے سامنے کر رہی ہے۔۔۔ذرا یہ تو غور کرئے۔۔۔۔

مگر یہ دیکھ مزید تلملا اٹھا۔۔کے اس کی بات کا مقابل بیٹھی اس لڑکی پر کوئی ی اثر نہیں۔۔۔۔

سچائی ی کیا معلوم ہوئی ی اس کی تو دل کی دنیا ہی پلٹ گ ئی تھی۔۔۔۔عنائی زہ بیگم کا آخری ادا کیا جملہ۔۔۔ابھی تک اس کے کانوں میں گونج رہا تھا۔۔۔"وہ تو تمھارا انتظار کر رہا ہے آج تک۔۔۔۔"۔۔۔۔۔

پہلے دل کو ڈھارس بندھی تھی کے اس ظالم نے دھوکہ دیا۔۔۔دولت کی ہوس اس کی محبت پر حاوی ہو گئی تھی۔۔۔ مگر حقیقت تو آج آشنا ہوئی ی تھی اس پر۔۔۔۔کوئی ی دولت کی ہوس نہیں تھی اسے۔۔۔وہ تو بیچارہ نہایت اذیت میں زندگی گزار رہا تھا۔۔۔اور صرف اس کے بھلے کے لیے اتنا بڑا جھوٹ کہا۔۔۔۔

وہ اپارٹمنٹ پہنچے۔۔۔تو نجمہ نے خود کو اندر کمرے میں بند کر لیا۔۔۔۔۔

وہ صرف کچھ وقت اکیلے رہنا چاہتی تھی۔۔۔

محیب کو اب احساس ہو رہا تھا کے اسے عنائی زہ بیگم کی فیملی سے ملوا کر اس نے غلطی کی۔۔۔۔

نج۔۔۔۔دروازہ کھولو۔۔۔نج۔۔"وہ دروازے پر ہلکے ہاتھ سے نوک" کرتے ہوئے۔۔۔۔

میں نے کہا۔۔۔نج اوپن داڈور۔۔۔"اندر سے کوئی آواز نہ آنا۔۔۔اسے" پریشان کر رہا تھا۔۔۔۔

نج۔۔۔۔کم از کم جواب تو دو۔۔۔"اس بار فکر مند لہجے میں گویا" ہوا۔۔۔مگر ابھی بھی اندر سے کوئی ی جواب موصول نہ ہوا۔۔۔۔

نج۔۔۔۔"اندر سے جواب نہ ملنا۔۔۔اسے فکر مند کر گیا تھا۔۔۔"

کہیں اس بے وقوف وجذباتی لڑکی نے خود کو کوئی ی نقصان تو نہیں پہنچا لیا۔۔۔اس خیال کے آتے ہی۔۔ تیزی سے ملازم سے دوسری چابی منگا کر۔۔۔دروازہ کھولا۔۔۔۔

کمرے میں داخل ہوا تو وہ کہیں نظر نہ آئی ی۔۔۔۔

تیزی سے باتھ روم کا رخ کیا۔۔۔۔۔

دروازہ کھلا ہوا تھا۔۔۔۔

اس کی متلاشی نگاہوں کو وہ نازک صفت لڑکی باتھ ٹب میں کپڑوں سمیت لیٹی نظر آئی ی۔۔۔۔

نج۔۔۔۔" باتھ ٹب میں وہ لڑکی بے جان گڑیا کی مانند لیٹی ہوئی ی"
تھی۔۔۔۔ محیب نے اس کے چہرے پر ہلکے سے تھپتھپاتے ہوئے۔۔۔نرمی
سے مخاطب کیا۔۔۔۔

شدید سردی میں۔۔۔وہ ٹھنڈے پانی میں لیٹی ہوئی ی تھی۔۔۔

پاگل ہو گ ئی ہو کیا؟؟؟۔۔یا مرنے کا کچھ زیادہ ہی شوق آرہا"
ہے؟؟۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بول کر۔۔۔اسے باہوں میں بھر۔۔۔۔
باتھ ٹب سے نکال کر۔۔۔بیڈ پر لایا۔۔۔۔

اسکا پورا وجود لرز رہا تھا۔۔۔۔کپڑے پانی سے تر بہ تر۔۔۔۔

کپڑے چینج کرؤ فورا۔۔۔۔"اس کی جانب ٹاول پھینکتے ہوئے۔۔۔وہ غصے" سے چنگھاڑا۔۔۔۔

وہ لڑکی مردہ سی حالت میں پڑی ی رہی۔۔۔۔۔

وہ نہیں جانتی۔۔۔۔اس کی یہ حالت دیکھ۔۔۔مقابل دل کی گہرائی یوں تک تڑپ اٹھا تھا۔۔۔۔

تو تم نے مرنے کی ٹھان لی ہے؟؟۔۔۔مگر بتاؤ گی میرے بچے کا ان سب" میں کیا قصور ہے؟؟۔۔۔۔کیوں اسے بن ماں کا کرنے پر تلی ہو؟؟"وہ غصیلی آواز میں استفسار کر رہا تھا۔۔۔۔

نج۔۔۔"اس کی سیاہ آنکھوں سے اپنے بیٹے کا سن۔۔۔آنسو بہنے" لگے۔۔۔۔

اسے یہ سچ مار رہا تھا کے زارون آج بھی اس کا منتظر بیٹھا ہے۔۔۔

محیب اس بے جان پڑئی ی مورت کو۔۔اپنے بازو کی طاقت سے اٹھا کر ۔۔۔۔بیٹھاتے ہوئے۔۔۔۔اس کے دونوں بازوؤں کو جنھجھوڑتے ہوئے "بولا۔۔۔"نج۔۔۔ہوش میں آؤ۔۔۔۔

مقابل کی حالت بتا رہی تھی کے وہ اب جینا نہیں چاہتی۔۔۔۔

محیب۔۔۔پلیز مجھے مار دو۔۔۔مار دو مجھے۔۔۔۔میں تھک گ ئی" ہوں۔۔۔۔میں اور جینا نہیں چاہتی۔۔۔۔" وہ ہار ماننے والے لہجے میں ۔۔۔روتے ہوئے بولی۔۔۔اس کی نظریں جھکی ہوئی ی تھیں۔۔۔۔

اگر وہ مقابل کی نگاہوں میں دیکھ رہی ہوتی۔۔۔تو یقیناً یہ بولنے کی ہمت نہ کر پاتی۔۔۔۔

مگر وہ نہیں جانتی۔۔۔۔وہ خود بعد میں مرتی۔۔۔۔روبرو بیٹھے اُس وجیہہ مرد کو وہ ہزار موتیں مار چکی تھی۔۔۔صرف اپنے اِن چند جملوں سے۔۔۔۔

کہتے ہیں ناں کسی کو مارنے کے لیے ضروری نہیں کے تلوار استعمال کی جائے۔۔۔۔بعض اوقات زبان تلوار سے زیادہ گہرے زخم دے جاتی ہے۔۔۔ایسے زخم جو پھر مرہموں سے بھی نہیں بھرتے۔۔۔۔

تمھیں ماردوں؟؟۔۔" کہتے ہوئے اداسی سے مسکرادیا۔۔۔پھر بے یقینی"
سی کیفیت میں اس ظالم حسینہ کے بازو چھوڑ دیے۔۔۔۔اس کی آنکھیں
سرخ انگاروں کی مانند لال تھیں۔۔۔چہرہ مکمل سرخ پڑھ چکا تھا۔۔۔

اِدھر دیکھو۔۔۔۔" وہ اس کی ٹھوڑی کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر۔۔۔اس کا"
جھکا سر اٹھاتے ہوئے۔۔۔اپنی انگاروں بھری آنکھوں میں دیکھنے پر مجبور
کرتے ہوئے۔۔۔۔۔

اِدھر دیکھو نج۔۔۔۔میری آنکھوں میں دیکھ کر کہو۔۔۔۔کہو کے تمھیں"
نہیں جینا میرے ساتھ۔۔کہو کے۔۔۔۔ہمارا رشتہ تمھارے نزدیک
کوئی ی اہمیت کا حامل نہیں۔۔۔" وہ اپنے دونوں ہاتھوں کا پیالہ اس کے

حسین چہرے پر بنا کر۔۔۔زبردستی اپنی محبت سے لبریز آنکھوں میں جھانکنے پر مجبور کر کے۔۔۔۔اس سے جواب مانگ رہا تھا۔۔۔۔

سوال ایسے ہی نہیں کیے تھے۔۔۔سوال کیے ہی اس لیے تھے کیونکے جواب پڑھ رکھا تھا کہیں بار مقابل حسینہ کی آنکھوں میں۔۔۔۔۔

وہ لڑکی نظر ملانے کی تاب نہیں رکھتی تھی۔۔۔۔کیسے کہ دے۔۔۔ساتھ نہیں چاہیے۔۔۔۔اب تو حالت یہ تھی کے اس کے سوا کچھ نہیں چاہیے۔۔۔۔شاید اسی لیے تو خود سے بھی نفرت ہو رہی تھی۔۔۔۔

کیسے اُس ظالم سے دل لگا بیٹھی۔۔۔جس نے زارون کو جان سے مارنے کی کوشش کی تھی۔۔۔جس کی وجہ سے وہ اپاہج ہو گیا تھا۔۔۔۔

نجمہ نے اپنے اندازے کے مطابق یہ خودی اخذ کر لیا تھا کے زارون پر حملہ محیب نے کروایا ہے۔۔۔کیونکے اس ظالم کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے جس کا زارون کی موت میں فائدہ تھا۔۔۔۔

تم ایک جلاد ہو محیب اجلال ملک۔۔۔ تمھارے ساتھ جینے کی خواہش سے" بہتر ہے کے میں مر جاؤں۔۔۔۔" وہ کدورت بھرے لہجے میں۔۔مقابل کی سمندر جیسی گہرائی نیلی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولی۔۔۔

اس کا جواب دل کو نشتر کی طرح چبھا۔۔۔

" toxic ٹھیک ہے۔۔۔تو آج فیصلہ کر ہی لو۔۔۔۔میں اپنی اولاد کو ایک family نہیں دینا چاہتا۔۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔۔روز روز کے لڑائی جھگڑے سے کہیں بہتر علیدگی ہے۔۔۔۔۔۔" وہ اتنے سخت جملے ادا کر دے

گا۔۔یہ کہاں سوچا تھا اس لڑکی نے۔۔۔مقابل اسے چھوڑ کر۔۔بیڈ سے اتر کر کھڑا ہوتے ہوئے۔۔۔۔نہایت گمبھیر لہجے میں کہ کر۔۔۔پاس رکھی ٹاول اس کے گیلے وجود پر باندھ کر۔۔۔اسے سوچنے کے لیے تنہا چھوڑ گیا تھا۔۔۔۔

وہ پتھر کی بت بنے اسے جاتا دیکھنے لگی۔۔۔۔

آنکھوں سے آنسو جھر جھر موتیوں کی طرح بہنے لگے۔۔۔۔

یہ پہلی بار تھا جو اس ستمگر نے علیدگی کی بات کی۔۔

وہ کیسے پارہ پارہ نہ ہوتی۔۔۔کیسے نہ بکھرتی۔۔۔۔

کرا feed میم۔۔۔شاہزین بہت رو رہا ہے۔۔سر نے کہا ہے کے اسے" دیں۔۔۔مگر پہلے یہ گرم کافی اور انڈے کھالیں۔۔تا کے آپ کو گرمائی ی پہنچے۔۔۔ورنہ چھوٹے بے۔بی کو بھی ٹھنڈ لگ سکتی ہے۔۔۔"وہ بیٹھ کر رو ہی رہی تھی۔۔۔کے ایک ملازمہ آکر۔۔۔اس کے آگے ٹرے سجاتے ہوئے ۔۔۔نہایت شائستہ و مہذب انداز میں بولی۔۔۔۔

دنیا کا ہر رشتہ ایک طرف۔۔۔اور شاہزین ایک طرف۔۔۔

تم شاہزین کو لا کر دو جلدی۔۔۔"اپنے بیٹے کی بھوک کا سن کر۔۔۔وہ" سب کچھ بھول۔۔۔۔تیزی سے بولی۔۔۔

نہیں۔۔۔۔ماسٹر نے کہا ہے کے پہلے آپ یہ گرم چیزیں" کھائی یں۔۔۔"ملازمہ اپنی بات پر قائی م رہی۔۔۔۔

میں نے کہا۔۔میرا بیٹا لا کر دو۔۔۔"اس بار وہ بلند آواز سے غصے سے حکم" صادر کرنے لگی۔۔۔

میم۔۔۔میرا کام ہے۔۔۔۔ماسٹر کا آرڈر ماننا۔۔۔آپ پلیز پہلے یہ گرم" ۔۔۔"ابھی وہ بول ہی رہی تھی سمجھانے والے انداز میں۔۔۔کے نجمہ تیزی سے اٹھ کر۔۔۔کمرے سے نکل گ ئی۔۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے؟؟۔۔ہٹو میرے راستے سے۔۔۔"وہ دوسرے کمرے" کا دروازہ کھولنے ہی لگی تھی۔۔۔کے اچانک نا جانے کہاں سے وہ ستمگر دروازے اور اس کے درمیان میں آ کر۔۔۔

اس کا راستہ روک کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔وہ غصے سے۔۔مقابل کی نیلی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"پہلے کپڑے چینج کرؤ۔۔۔کچھ گرم چیزیں کھاؤ۔۔۔پھر شاہزین کے پاس جانا۔۔۔میں نہیں چاہتا تمھاری بے وقوفیوں کا خمیازہ میرا بیٹا ادا کرئے۔۔۔" وہ سخت لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔

"اور کتنے ظلم ڈھاؤ گے مجھ پر؟؟۔۔تھک گ ئی ہوں میں۔۔نظر نہیں آتا تمھیں۔۔۔میرا بچہ اندر بھوکا ہے۔۔۔مجھے اندر جانے دو۔۔۔۔" وہ پاگلوں کی طرح چیختے ہوئے۔۔۔۔

"تمھیں کیا فرق پڑتا ہے اسکے بھوکے ہونے سے۔۔۔ابھی کچھ وقت قبل کیا وہ تم نہیں تھیں۔۔جو کسی غیر کے لیے موت کی طالب بنی ہوئی ی

تھیں؟؟۔۔۔۔"وہ چوٹ کرنے والے انداز میں ایک ابرو اچکا کر۔۔۔استفسار کرنے لگا۔۔۔

"ہاں مانگ رہی تھی موت۔۔۔مگر صرف تمھاری وجہ سے۔۔۔تم نے مجھے شرمندگی کی انتہا گہرائی یوں میں اتار دیا ہے۔۔۔عنائی زہ انٹی کے کتنے احسانات تھے مجھ پر۔۔۔اور تم نے ان کے بیٹے کو جان سے مروانے کی کوشش کی۔۔۔۔تم۔۔۔۔"وہ ابھی اپنی شہادت کی انگلی اٹھا کر۔۔۔اس کی جانب کرتے ہوئے بپھر کر بول ہی رہ تھی۔۔۔کے مقابل تیزی سے بات کاٹتے ہوئے۔۔۔

"اسکیوزمی۔۔۔۔تم بغیر کسی ثبوت کے مجھ پر الزام نہیں لگا سکتیں۔۔۔کوئی ثبوت ہے تمھارے پاس کے میں نے زارون پر وہ حملہ

کروایا؟؟؟" وہ اپنی شارپ نگاہیں اس کے چہرے پر ٹکائے۔۔۔آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔ بھرم سے پوچھنے لگا۔۔۔

"تمھارے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے اتنی گرئی ی ہوئی ی حرکت کرنے والا۔۔۔" وہ دوٹوک انداز میں بپھر کر۔۔۔۔پُراعتمادی سے گویا ہوئی ی۔۔۔

"ہاں۔۔۔میرے پاس اور تو کوئی ی کام ہے نہیں دنیا میں۔۔ سوائے اِس کے۔۔۔کے میڈم نجمہ کے عاشقوں کو مارتا پھرُوں۔۔۔وہ بھی اپنی بیوی بنانے کے بعد۔۔۔ عقل کی اندھی عورت۔۔۔اگر میں نے زارون کو مر واناہوتا۔۔۔تو آج تمھیں اسکے اپاہج ہونے کی نہیں۔۔۔دنیا فانی سے کوچ کر جانے کی اطلاع ملتی"۔۔۔وہ خاصہ بے نیازی سے۔۔۔طنزیہ لہجے میں

جواب دہ ہوا۔۔۔۔۔آخری جملہ اس نے نہایت اکڑو بھرم سے ادا کیا۔۔۔۔

"اور پلیز تھوڑی یہ عقل یوس کرلو۔۔۔پڑے پڑے دماغ میں سڑ جائے گی ورنہ۔۔۔۔" وہ اس کے سر پر ہلکے سے دھپ مارتے ہوئے۔۔۔۔منہ بسور کر کہتا ہوا جانے لگا۔۔۔۔

"میں کیسے مان لوں تم نے نہیں کیا۔۔" اسے جاتا دیکھ۔۔۔وہ پیچھے سے روہانسہ لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔۔

اس کا سوال علامت تھا اِس بات کی۔۔۔کے دل اس ستمگر کی بات پر راضی ہے۔۔۔۔۔یہ ماننے کے لیے تیار ہے کے اس نے زارون پر حملہ نہیں کروایا۔۔۔۔مگر دماغ۔۔۔وہ دلیل مانگ رہا ہے۔۔۔۔

میں نے تمھیں قید نہیں کیا۔۔۔جو تمھارے فرار ہونے سے"
ڈرتا۔۔۔میں نے تمھیں اپنی بیوی بنایا ہے۔۔۔۔اپنی عزت۔۔۔۔مجھے بھلا
کیا ضرورت زارون پر حملہ کرانے کی؟؟۔۔۔مجھے اپنی بیوی پر پہلے دن سے
اعتبار تھا۔۔۔۔"اس نے پلٹ کر۔۔۔ گمبھیر لہجے میں خاصہ مختصر جواب
ادا کیا۔۔۔مگر وہ مختصر سہ جواب بھی مقابل کو لاجواب کر دینے کے لیے کافی
تھا۔۔۔۔

نجمہ کو فوراہی یاد آیا۔۔۔کے ہاں مقابل نے کبھی اس کا سیل نہیں
چھینا۔۔۔اس کے ڈاکومنٹس نہیں چھپائے۔۔۔اسے کبھی کسی سے بات
کرنے سے نہیں روکا۔۔۔

عنائی زہ بیگم سے اس نے خود دوری بڑائی ی تھی۔۔ورنہ شاید اسے زارون کے ساتھ ہوئے حادثے کی پہلے ہی خبر ہو جاتی۔۔۔۔

اس ستمگر کا کہا آخری جملہ تو دل کے در و دیوار ہلا گیا تھا۔۔۔۔

جیسے ٹھاکر کے لگا تھا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں آنسو جھلک آئے۔۔۔۔

محیب اجلال ملک جائی یداد کے لیے کبھی ایسی لڑکی سے شادی نہیں کر سکتا" تھا جس کا کریکٹر لوس ہو۔۔۔جسے گھر پر چھوڑ کر جاتے وقت میں ڈرؤں کے کہیں وہ پیچھے سے میری عزت کو تار تار نہ کر دے۔۔۔۔میری امانت میں خیانت نہ کر دے۔۔۔۔۔مانا شدید نفرت تھی تم سے اُس

وقت۔۔۔۔مگر تمھاری پاکیزگی پر تب بھی ذرہ برابر شک نہ تھا۔۔۔۔مجھے یقین تھا چاہے زبردستی ہی کیوں ناں باندھوں تمھیں اپنے نکاح میں۔۔۔مگر میری امانت میں کبھی خیانت نہیں کرؤ گی تم۔۔۔اتنے بھروسے کے بعد۔۔تم خود بتاؤ۔۔۔۔میں زارون پر حملہ کیوں کرواتا؟؟۔۔۔حملہ تو وہ کروائے جسے ڈر لاحق ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ سنجیدگی سے کہنے کے بعد مقابل حسینہ کو شرمندہ چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔

بات تو درست تھی مقابل کی۔۔۔۔

اگر زارون نکاح سے پہلے پہنچ بھی جاتا۔۔تو بھی محیب اتنی طاقت واثرو رسوخ والا تھا کے اس کے سامنے نکاح کر لیتا۔۔۔اور وہ کچھ نہ کر پاتا۔۔۔۔۔

Husny Kanwal

آپ کون؟؟۔۔۔"دروازہ کھولا تو سامنے ایک وکیل کے لبادے میں" ملبوس شخص کھڑا نظر آیا۔۔۔۔

اندر آجائیں۔۔۔"ابھی وہ جواب دیتے۔۔۔اس سے قبل ہی پیچھے سے" محیب کی آواز آئی ی۔۔۔۔

محیب انھیں اپنے ساتھ کمرے میں لے گیا تھا۔۔۔۔

وکیل کو دیکھ۔۔۔نجمہ کی روح فنا ہونے لگی۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

رات کو ہوئی ی لڑائی ی کے بعد صبح ہی وکیل کا دروازے پر
آجانا۔۔۔اسے خوفزدہ کر رہا تھا۔۔۔

کیا۔۔۔م۔۔۔ محیب م۔۔۔ مجھ۔۔۔۔۔مجھے طلاق دینے وا۔۔۔والا"
ہے"

وہی جانتی ہے کس قدر شرمندہ تھی وہ۔۔۔۔

وہ دروازے پر کھڑی ناجانے کتنی ہی دیر روتی رہی۔۔۔۔

میم۔۔۔۔پلیز۔۔کپڑے چینج کر لیں۔۔۔۔اور یہ کافی و گرم چیزیں کھا"
لیں۔۔۔اس سے آپ کو گرمی پہنچے گی۔۔۔۔۔ورنہ آپ بیمار پڑ جائی یں

گی۔۔۔۔۔"ملازمہ پھر ایک بار آکر۔۔۔اسے سمجھانے والے انداز میں بولی۔۔۔۔

میرا بیٹا اندر بھوکا رو رہا ہے۔۔ تمھیں لگتا ہے میرے گلے سے کچھ اترے" گا؟؟" وہ روہانسہ واحتجاجی لہجے میں بولی۔۔۔

سوری۔۔۔میں نے جھوٹ کہا تھا۔۔۔بے بی تو سو چکا ہے۔۔۔۔" وہ" نظریں جھکائے۔۔۔ندامت سے گویا ہوئی ی۔۔۔اور ساتھ ساتھ اسی کے سامنے کمرے کا دروازہ کھول دیا۔۔۔۔

وہ تیزی سے اندر گ ئی۔۔۔۔

یہ دیکھ۔۔۔۔آنکھوں کو سکون میسر آیا۔۔۔کے وہ شہزادہ واقعی آرام سے سو رہا ہے۔۔۔۔

اُسے اپنے سینے سے لگا کر۔۔۔پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔

پھر بغیر کسی مزمت کے کافی منہ سے لگالی۔۔۔۔۔

پوری رات محیب کمرے میں نہ آیا۔۔۔جس کے سبب احساس شرمندگی و ندامت مزید بڑھی۔۔۔۔

✿*Husny Kanwal*✿

اپنے کمرے کادروازہ کھول کر۔۔۔وہ محیب کوڈھونڈنے نکلی ہی تھی ۔۔۔۔کے اچانک دروازہ کھولتے ہی۔۔۔۔ایک وکیل کے لبادے میں ملبوس شخص کھڑا نظر آیا۔۔۔۔۔

"آپ کون؟؟۔۔۔"

اندر آجائیں۔۔۔"ابھی وہ جواب دیتے۔۔۔اس سے قبل ہی پیچھے سے" محیب کی آواز آئی ی۔۔۔۔

محیب انھیں اپنے ساتھ کمرے میں لے گیا تھا۔۔۔۔

وکیل کودیکھ۔۔۔نجمہ کی روح فناہونے لگی۔۔۔۔

رات کو ہوئی ی لڑائی ی کے بعد صبح ہی وکیل کا دروازے پر

آجانا۔۔۔اسے خوفزدہ کر رہا تھا۔۔۔

کیا۔۔۔م۔۔۔ محیب م۔۔۔ مجھ۔۔۔۔۔مجھے طلاق دینے وا۔۔۔۔والا"

ہے۔۔۔کیا وہ واقعی مجھ سے علید گی کا فیصلہ کر چکا ہے۔۔۔۔" جان کیو نکر نہ نکلتی۔۔۔آخر وہ ستمگر۔۔۔۔۔جان سے زیادہ عزیز تھا۔۔۔

اپنے ہاتھ پاؤں سے جان نکلتی محسوس ہوئی ی۔۔۔

اگر پاس رکھی چی ئی رکو نہ تھامتی۔۔۔تو یقیناز مین پر گر جاتی۔۔۔۔۔

ہمیشہ سے وہ اِس رشتے کو توڑنے کا کہتی۔۔۔اور مقابل اس ٹوٹے پھوٹے رشتے کو نبھاتا۔۔۔۔ کبھی اس ستمگر نے نہ کہا۔۔۔کے وہ چھوڑ دے

گا۔۔۔مگر کل کہا۔۔۔۔۔۔یہی وجہ تھی کے ہر گزرتے لمحے کے ساتھ جان ہوا ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

"ایک بار پھر سوچ لیں۔۔۔کہیں بعد میں شدید پچھتاوہ نہ ہو آپ کو اپنے اِس فیصلے پر۔۔۔" تھوڑی دیر تک تو سن سی کیفیت میں کھڑی سوچتی رہی۔۔۔

کیا کرنا ہے۔۔۔

کیسے روکے اُسے ؟؟۔۔۔

کیا کہ کر ؟؟۔۔۔۔۔

مگر پھر خیال آیا کہیں ایسا نہ ہو کے کھڑی سوچتی رہ جائے۔۔۔اور وقت ہاتھ سے نکل جائے۔۔۔۔بس اِس خیال کا آنا تھا۔۔۔دیوانوں کی طرح بھاگتی ۔۔۔اُس کے کمرے کا دروازہ کھول کر۔۔۔بے دھڑک داخل

ہوئی ی۔۔۔تب وکیل اور محیب کو آمنے سامنے صوفے پر بیٹھا دیکھا۔۔۔وکیل کا ادا کیا جملہ۔۔۔اس کے کان کھڑے کر گیا تھا۔۔۔

"مجھے دو۔۔۔سوچا بھی کیسے تم نے؟؟۔۔کون سے ہسبینڈ وائی ف میں لڑائی ی نہیں ہوتی؟؟۔۔۔" وہ یہ کہتی ہوئی ی۔۔۔محیب کے سامنے ٹیبل پر رکھے پیپر زپر جھپٹی۔۔۔۔اِس سے پہلے وہ کچھ کہ پاتا۔۔۔وہ پیپر ز کے ٹکڑے ٹکڑے بکھیر چکی تھی۔۔۔ساتھ ساتھ جو جملے اُس نادان لڑکی نے ادا کیے۔۔۔وہ اس خوبرو نوجوان کو سامنے بیٹھے وکیل سے شرمندہ کر گ ئی ے تھے۔۔۔

"نج۔۔۔" وہ اُسے غراتے ہوئے خاموش رہنے کا اشارہ کرنے لگا۔۔۔"

مجھے لگا تھا کے تم غصہ ہو۔۔ صرف اِس لیے علید گی کی بات کی۔۔۔" وہ" روہانسہ لہجے میں۔۔۔۔اس سے بالکل لگ کر بیٹھ۔۔۔۔اس کے مضبوط ہاتھ کو اپنے نرم ہاتھ میں تھام کر۔۔۔ مقابل کی نیلی سمندر جیسی حسین آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولی۔۔۔۔

نج۔۔۔۔ تم ابھی باہر جاؤ۔۔۔۔ ہم بعد میں بات کرتے ہیں۔۔۔" وہ" اسے گھوری سے نوازتے ہوئے۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ پھر تو بہت دیر ہو جائے گی۔۔۔۔۔ محیب آئی لو و" یو۔۔۔۔ میں بہت پیار کرتی ہوں تم سے۔۔۔۔۔ میں مانتی ہوں میں نے بہت بے وقوفیاں کی ہیں۔۔۔ مگر میں۔۔۔" وہ ابھی بول ہی رہی تھی۔۔۔۔کے مقابل تیزی سے بات کاٹتے ہوئے۔۔۔۔

جیسا تم سمجھ رہی ہو۔۔۔ویسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔ابھی باہر جاؤ۔۔۔"پہلے" تو چار سو چالیس ووٹ کا زبردست جھٹکا لگا۔۔۔اس حسین دلربا کے منہ سے اچانک اظہارِ محبت سن۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے وہ اپنی حیرت و مسرت کو کنٹرول کر۔۔۔۔اپنی ابرو پر ہلکا سہ کھجاتے ہوئے۔۔۔۔سامنے بیٹھے وکیل کی جانب دیکھنے لگا۔۔۔۔وہ بیچارہ وکیل بھی اسے کنفیوز نظروں سے تک رہا تھا۔۔۔۔جس پر وہ خوبرو نوجوان خاصہ عجیب سی کیفیت میں گرفتار ہوا۔۔۔۔۔

مجھے پتا ہے تم مجھ سے محبت نہیں کرتے۔۔۔ تمھاری محبت شروع سے" پلوشہ ہے۔۔۔۔۔مگر میں یہ حقیقت جاننے کے باوجود بھی خود کو روک نہیں پاتی تم سے پیار کرنے سے۔۔۔"اب تو سیاہ نشیلی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو بھی جھلکنے لگے تھے۔۔۔

نج۔۔۔۔۔یہ پراپرٹی کے پیپرز تھے۔۔۔۔"اس لڑکی کی حالت پر جہاں" دل کو ترس آرہا تھا۔۔۔وہیں لب ناچاہتے ہوئے بھی ایک دلفریب مسکان سجا بیٹھے تھے۔۔۔۔وہ خاصہ جتاتے ہوئے اطلاع دینے لگا۔۔۔۔

اوکے سر۔۔۔میں چلتا ہوں۔۔۔"محیب نے آنکھوں کے اشارے سے" وکیل کو جانے کا کہا۔۔۔جس پر وہ تیزی سے اپنی فائی لز سمیٹتا ہوا۔۔۔بمشکل اپنی ہنسی ہونٹوں میں دبائے کھڑا ہوا۔۔۔اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

پراپرٹی کے پیپرز؟؟۔۔۔۔۔"وہ الجھ کر محیب کی جانب دیکھ۔۔۔"

اس نے تو طلاق نامہ سمجھ کر ان پیپرز کے ٹکڑے ٹکڑے کیے تھے۔۔۔۔

جی۔۔۔"وہ سر کو ہار ماننے والے انداز میں جھٹکتے ہوئے۔۔۔"

اس کی بات سنتے ہی وہ شرم سے خود کو پانی پانی ہوتا محسوس کر رہی تھی۔۔۔

"وہ۔۔۔میں سمجھی۔۔۔"وہ نظریں جھکائے۔۔۔شرمگی سے لچکدار انداز میں آدھا جملہ بول کر خاموش ہوئی ی۔۔۔۔ساتھ ساتھ تھاما ہوا مقابل کا مضبوط ہاتھ بھی چھوڑ دیا۔۔۔۔

"وہ اس کے شرمگی سے ہوتے جسم سے روح کو جدا نہیں کیا جاتا۔۔۔گلابی گالوں کو دیکھ۔۔۔عنابی ہونٹوں کے کناروں پر ہلکی سی تبسم سجائے۔۔گہرئی ی بولتی نظروں سے۔۔۔اُس کے وجود کو تکتے ہوئے۔۔۔۔ گمبھیر لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔

اگر جدا نہیں کیا جاتا۔۔تو اُس کے حصے بھی نہیں کیے جاتے۔۔۔۔"خاصہ" رنجیدہ لہجے میں کہہ کر کھڑی ہوئی ی۔۔۔۔۔۔

وہ پلٹ کر جانے ہی لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔

تم سے کس نے کہا کے حصے ہوئے ہیں؟؟؟" مقابل کا نازک ہاتھ اپنی" گرفت میں لے کر۔۔۔۔اپنی جانب مڑ کر دیکھنے پر مجبور کرتے ہوئے۔۔۔۔وہ سوالیہ نظروں سے تکتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔

"تمھارا کیا گیا میڈیا پر اعلان۔۔۔اپنے کانوں سے سنا ہے میں نے۔۔۔۔"وہ روہانسہ لہجے میں۔۔۔اس کی نیلی سمندر جیسی گہرائی ی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔۔جواب دہ ہوئی ی۔۔۔

اس کی سرخ سیاہ آنکھیں۔۔۔اس کے غم کا پتا دے رہی تھیں۔۔۔۔

اور میں کہوں۔۔۔۔وہ اعلان خاص تمھیں سنانے کے لیے کیا تھا میں" نے۔۔۔تو۔۔۔۔"وہ اسمارٹ سی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے۔۔۔

ایسا کیسے ممکن ہے؟؟۔۔۔میں کب سے محیب اجلال ملک کے لیے اتنی" خاص ہوئی ی۔۔۔؟؟"اس کے لیے تو یہ تصور بھی محال کے مترادف تھا ۔۔۔کے محیب نے صرف

اسے ڈرانے کے لے وہ اعلان کروایا۔۔۔تا کے وہ شادی روکنے ہی صحیح۔۔۔خود چل کر اُس کے پاس آئے۔۔۔۔

جب سے اُس کے نکاح میں آئی یں۔۔۔"وہ اس کے روبرو کھڑا" ہو کر۔۔۔اسکی سیاہ نشیلی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔۔سادہ مگر صاف الفاظ میں گویا ہوا۔۔۔۔

تم نے پلوشہ سے شادی نہیں کی؟؟"اس کی آنکھوں اور لہجے سے جھلکتی" حیرت مقابل محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ دوبارا تصدیق کرنے کے لیے پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔"اس کا جواب کانوں کو سکون دیتا معلوم ہوا۔۔۔۔"

مگر وہ؟؟۔۔۔۔۔وہ تو"۔۔۔وہ کچھ بولتے بولتے رکی۔۔۔۔مگر روبرو" کھڑا وہ خوبرو نوجوان اسکی اَن کہی بات سمجھ گیا تھا۔۔۔

بہت سارے سوالات ابھرے تھے یک دم ذہن میں۔۔۔۔ مگر وہ ہمت نہ کر سکی مقابل سے استفسار کرنے کی۔۔۔

ویسے۔۔۔۔ابھی تھوڑی دیر پہلے تم کچھ بول رہی تھیں۔۔۔ ''اپنی دونوں'' ہاہیں اس حسین دلربا کے کندھے پر ڈالتے ہوئے۔۔۔۔ بڑی فرصت سے موضوع تبدیل کیا۔۔۔۔

مقابل کی آنکھوں میں مچلتی شوخی وہ کیسے نظر انداز کرتی۔۔۔۔

میں؟؟۔۔۔کیا؟؟۔۔کچھ بھی تو نہیں۔۔۔''اس ستمگر کی نزدیکی جان کو'' ہوا کرتی معلوم ہوئی ی۔۔۔۔ فوراہی سٹپٹا کر۔۔۔ نظریں چراتے ہوئے۔۔۔انجان بننے کی اداکاری کرتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔

اس قاتل حسینہ کی یہ شرملی ادا بھی مقابل کے دل کو بڑی بھا رہی
تھی۔۔۔کب سوچا تھا۔۔اپنی جنگلی شیرنی کو بھی شرماتے دیکھے گا۔۔۔۔۔

میں کیا کہہ رہی تھی وہ چھوڑو۔۔۔۔پہلے یہ بتاؤ۔۔۔اتنے وقت سے" خاموش کیوں تھے؟۔۔۔بتایا کیوں نہیں۔۔کے نہیں کی دوسری شادی۔۔۔۔ نہیں دی میری جگہ کسی کو۔۔۔۔پتا ہے مجھے یہ سوچ کر بھی رونا آجاتا تھا کے وہ ہمارے کمرے میں تمھارے ساتھ رہتی ہو گی۔۔۔ہمارا بیڈ۔۔۔ہمارا صوفہ۔۔۔ہماری الماری۔۔۔ہر چیز وہ یوس کرتی ہو گی۔۔۔۔میں اکثر جب سونے لیٹنے لگتی۔۔۔تو از خود ہی خیال آجاتا۔۔۔کیا تم اس کے سر کے نیچے بھی اپنا بازو تکیے کی طرح لگاتے ہو گے؟؟۔۔۔۔۔۔۔کیا تم اسے بھی اپنے حصار میں جکڑ کر سوتے ہو گے؟؟۔۔۔۔کیا وہ بھی تمھارے ساتھ رومانٹک فلم دیکھنے میں ڈرتی

ہو گی؟؟"بولتے بولتے وہ رونے لگی تھی۔۔۔مگر آخری جملہ اس نے مضحکہ خیز انداز میں روتے ہوئے ادا کیا۔۔۔

اس نازک صفت لڑکی کی باتیں بتا رہی تھیں۔۔۔کے ہر لمحہ اسنے بڑی شدت سے یاد کیا ہے اسے۔۔۔

اس کے بے ترتیب جملے بتا رہے تھے۔۔۔بہت تڑپی ہے وہ۔۔

اس کی آنکھوں سے جھلکتے آنسو گواہ تھے۔۔۔کے بڑا دل جلایا ہے اپنا۔۔۔اُس ستمگر کے لے۔۔۔

محیب اس کی حسرت بھری باتیں دل کے کانوں سے کھڑا سن رہا تھا۔۔۔

کیاوہ بھی تمھارے کپڑے پہن لیتی ہو گی؟؟۔۔۔کیاتم اس کی پلیٹ بھی" اپنی پلیٹ سے پہلے بھرتے ہو گے؟؟۔۔۔کیاتم اس کے لیے بھی کار کا ڈور اوپن کرنے کے بعد اپنے ہاتھ کا کور کرتے ہو گے تا کے اس کے لگے ناں۔۔۔۔۔کیاتم اس سے بھی کہتے ہو گے۔۔۔کے پھر دیکھ رہی ہو۔۔۔"آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو مسلسل بہے جا رہے تھے۔۔۔آخری جملہ ادا کرتے ہی وہ اپنے چاند سے چہرے کو دونوں ہاتھوں سے چھپاتے ہوئے مزید پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔

ایک دو بار سوچا تھا تمھیں بتا دوں۔۔۔مگر۔۔۔پھر تمھارا جلنا یاد" آجاتا۔۔۔جو دل پر مرہم کا کام کرتا۔۔۔اور دل بے مان ہو جاتا۔۔۔سوچتا۔۔۔کچھ دیر اور یہ تڑپ و جلن دیکھنے میں کوئی ی برائی ی تو نہیں۔۔۔۔بس۔۔۔اِس لیے نہیں بتایا۔۔۔"نہایت محبت سے اس کے

ہاتھوں کو چہرے سے ہٹا کر۔۔۔اپنی انگلی کے پوروں سے اُس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اُس کے لہجے سے مسرت کے جام بٹ رہے تھے۔۔۔

وہ کیونکر خوش نہ ہوتا آج۔۔۔۔پہلی بار اس لڑکی نے گھر یا کمرے کو اپنا نہیں کہا تھا۔۔۔بلکے اُس کی ذات کو کہا تھا۔۔۔ہر چیز جو اُس سے متصل تھی اس کے لیے اپنی تڑپ و محبت کا اظہار کیا تھا۔۔۔۔

مجھے عادت ہے ستائی شی نگاہوں کی۔۔۔۔۔مجھے کسی کے دیکھنے یا گھورنے" سے فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔ مگر۔۔۔۔۔۔ تمھیں شاید علم نہیں میری جاں۔۔۔۔ تمھاری آنکھیں کتنی خوبصورت و سحر انگیز ہیں۔۔۔۔جب تم ان سے مجھے دیکھتی ہو ناں۔۔۔۔تو میں اپنے دل کو اس سحر میں جکڑتا ہوا

محسوس کرتا ہوں۔۔۔تب ہی تمھیں ٹوک دیتا ہوں۔۔۔۔کہ ان سیاہ نشیلی آنکھوں کے پھندے نہ ڈالو۔۔۔۔یہ سحر انگیزی۔۔۔یہ جان لیوا ادا۔۔۔۔تمھاری نظروں کے سوا کہیں نہیں۔۔۔۔۔"اس کے جملے تھے یا کوئی ی جادو۔۔۔۔۔۔۔اس کی نیلی سمندر جیسی حسین و گہرئی ی آنکھوں میں محو ہو کر رہ گ ئی تھی وہ۔۔۔۔

اس ستمگر کا محبت سے چور لہجہ۔۔۔۔اسے اپنی جانب کھینچ رہا تھا۔۔۔۔وہ اپنے ارد گرد سے بے خبر۔۔۔اس کی آنکھوں سے جھلکتے محبت کے جام سے سرشار ہو رہی تھی۔۔۔۔

آئ ی لو ویو نج۔۔۔۔۔۔"اس کے لبوں کو نرمی سے چومتے" ہوئے۔۔۔نہایت محبت سے کہا۔۔۔۔۔

کیا؟؟" مقابل حسینہ کے گال بالکل سرخ پڑ چکے تھے مارے حیا"
کے۔۔۔وہ جواب کا منتظر کھڑا تھا۔۔یہ جاننے کے باوجود بھی انجان بنتے
ہوئے استفسار کیا۔۔۔۔

آئی لو ویو" اِس بار پیشانی کو چومتے ہوئے۔۔۔ مسکرا کر کہا۔۔۔"

۔۔۔ تھینکس۔۔۔" وہ شرمگی سے نظریں جھکائے۔۔۔اثبات میں سر"
ہلاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

یہ تو جوابِ محبت نہ تھا۔۔۔ مگر مقابل نجمہ تھی۔۔۔۔۔۔اسکی دشمنِ
جاں۔۔۔۔اس کا تو شکریہ ادا کرنا بھی کسی نعمت سے کم نہ لگا۔۔۔۔

وہ یہی سوچ کر مسکرا دیا۔۔۔کے چلو۔۔۔۔مانا تو صحیح کے محبت ہے۔۔۔۔

مسرت سے کہتے ہوئے۔۔۔اسے اپنے "My Pleasure...."۔۔" حصار میں جکڑ لیا۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

وہ شادی کی تقریب میں محیب کے ساتھ پہنچی۔۔۔۔۔

نہ صرف بزنس مین بلکے سیاستدان۔۔۔۔ مشہور ایکٹر وایکٹرس۔۔۔۔اور دیگر شعبوں سے تعلق رکھنے والی بڑی شخصیات بھی اس تقریب میں شریک تھیں۔۔۔۔

تم؟؟۔۔۔"وہ ڈرنک کا گلاس اٹھا ہی رہی تھی۔۔۔کے اچانک اس کے"
ہاتھ سے کسی نے ڈرنک کا گلاس چھینے والے انداز میں پیچھے سے
لیا۔۔۔جس پر وہ جز بز ہو کر مڑی۔۔۔مگر غصہ۔۔۔اگلے ہی لمحے حیرت
میں بدلا۔۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔میں نہیں آسکتا؟؟"وہ مسکراتے ہوئے۔۔۔ایک ابرو"
اچکا کر۔۔۔استفسار کرنے لگا۔۔۔

میں رافع کے ساتھ آئی ہوں۔۔اسکیوزمی۔۔۔"زارون کا دوستانہ"
لہجہ۔۔۔اسے چبھتا ہوا معلوم ہوا۔۔۔وہ کیسے اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد
بھی نارمل بیہیف کر سکتا تھا۔۔۔وہ خاصہ نروٹھے پن سے اطلاع دے
کر۔۔۔ابھی ایک قدم ہی چلی تھی۔۔۔کے اسکی نگاہ سامنے ایک حسین و
وجیہہ مرد کے ساتھ کھڑی لڑکی پر پڑی ی۔۔۔۔

وہ نجمہ تھی۔۔۔۔پہلی ہی نگاہ میں پہچان لیا تھا اس نے۔۔۔۔

وہ بھول ہی نہیں سکتی تھی اس چہرے کو۔۔۔جس نے ہمیشہ کے لیے اس کے محبوب کے دل و دماغ پر قبضہ کر رکھا تھا۔۔۔۔۔

نجمہ۔۔۔۔" بے ساختہ ہی منہ سے نکلا۔۔۔۔"

یہ نام کانوں کی سماعت سے ٹکراتے ہی۔۔۔۔مانو وہ پتھر کا بن گیا۔۔۔۔

لگا کے اگر دیکھ لیا اُسے۔۔۔۔تو جسم سے جان نکل جائے گی۔۔۔۔

وہ وہی تھی جسے دیکھے بغیر چین نہیں آیا کرتا تھا۔۔۔۔

کیسے قسمت نے اسے اتنا دور کر دیا تھا۔۔۔کے اس دلبرا کو دیکھے آج سالوں گزر چکے تھے۔۔۔۔

وہ ڈر رہا تھا مڑنے میں۔۔۔کہ کہیں مڑے۔۔۔اور اسے نہ پائے۔۔۔تو۔۔۔۔۔

مگر اپنے وجود میں ہمت جمع کر۔۔۔وہ مڑا۔۔۔۔۔

وہ بالکل سامنے کھڑی تھی۔۔۔۔

سفید ساڑھی میں ملبوس۔۔۔۔۔سامنے کھڑی وہ حسین لڑکی۔۔۔۔اس کے دل و دماغ کو چند لمحوں کے لیے مفلوج کر گ ئی تھی۔۔۔۔

آنکھوں سے آنسو جھلکنے کے لیے جیسے بے تاب ہوں۔۔۔

محیب اپنے بزنس پارٹنر کے ساتھ بات کرنے میں مشغول تھا۔۔۔وہ تھک چکی تھی اپنے حسین لبوں پر مصنوعی مسکان سجائے۔۔۔ابھی بور ہو کر۔۔۔سامنے کی جانب نظر اٹھائی ہی تھی۔۔۔کے لگا سانس رکی۔۔۔۔

وہ زارون کو خود سے کچھ فاصلے پر کھڑا دیکھ۔۔۔۔سانس لینا تک بھول گئی۔۔۔۔

آنکھوں سے آنسو از خود بہنے لگے۔۔۔۔

آنسوؤں میں بھی فرق ہوا کرتا ہے۔۔۔ مگر ان دونوں کی آنکھوں سے بہنے والے آنسوؤں میں کوئی ی فرق نہ تھا۔۔۔ان میں بلا کی حسرت و شرمندگی و غم تھا۔۔۔۔

وہ دونوں ہی شرمندہ تھے۔۔۔ایک دوسرے سے۔۔۔۔۔

وہ لمحہ دونوں کو شدت سے یاد آیا۔۔۔جب ائی یر پورٹ پر الوداع کیا تھا۔۔۔۔

وہ ہاتھوں کا جدا ہونا۔۔۔

وہ آنکھوں کا محبت سے سرشار ہونا۔۔۔۔

وہ پھر ملنے کی تڑپ۔۔۔

ان دونوں کو ایک دوسرے کو تکتا ہوا دیکھ۔۔۔۔وہ سنہری گڑیا نہ چاہتے ہوئے بھی رو دی۔۔۔۔

زارون کو آخر کار نجمہ مل گ ئی تھی۔۔۔۔اب کون سی امید باقی بچی تھی؟؟۔۔۔جس کے سہارے وہ وہاں کھڑی ہو۔۔۔۔

وہ روتے ہوئے۔۔۔حسرت بھری نگاہ سے زارون کو دیکھ کر۔۔۔وہاں سے چل دی۔۔۔۔

ایک بات شاید اس سنہری گڑیا نے محسوس نہیں کی۔۔۔۔زارون کی آنکھیں غم و دکھ سے ضرور نم تھیں مگر ان میں اب محبت کہیں نہ تھی۔۔۔۔

اس نے ایک قدم تک نہیں بڑھایا۔۔۔۔ نجمہ کی جانب۔۔۔۔۔

مل کر آجاؤ۔۔۔۔۔"ایسا نہیں تھا کے وہ انجان ہو۔۔۔کے اس کی بیوی" کی نگاہیں اُس لمحے کہاں ٹکی ہیں۔۔۔کان کے پاس منہ لا کر۔۔۔۔ سرگوشی والے انداز میں سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔۔

نجمہ خاصہ حیرت سے اس کا حسین چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔۔

یقین نہیں آرہا تھا کے وہ زارون سے ملنے کی اجازت دے رہا ہے۔۔۔۔

آنسو صاف کرئو۔۔۔۔کیوں میرے شاہزین کو نابیناماں دینے پر تلی" ہو۔۔۔"وہ آہستگی سے مضحکہ خیز انداز میں گویا ہوا۔۔۔۔

نجمہ کو لگا وہ ستمگر اِس معاملے میں اب لاپرواہ ہو گیا ہے کیونکے محبت کا اظہار جو کر چکی ہے وہ۔۔۔۔۔

مگر وہ نادان لڑکی نہیں جانتی۔۔۔۔دل پر منو پتھر رکھ کر۔۔۔اسے زارون سے ملنے کی اجازت دی تھی۔۔۔وجہ صرف ایک تھی۔۔۔کے پھر نہ روئے کبھی اُس کے لیے۔۔۔۔۔

سوری۔۔۔"محیب کا گمان تھا کے وہ اجازت دے گا۔۔۔تو وہ تیزی سے" اسے چھوڑ کر زارون کے پاس چلی جائے گی۔۔۔۔مگر حیرت کی انتہا نہ رہی یہ دیکھ۔۔۔کے بجائے جانے کے۔۔۔وہ ہاتھ مضبوطی سے تھام کر۔۔۔مزید اس سے لگ کر کھڑی ہو گ ئی۔۔۔۔اس کا یہ عمل۔۔۔کافی تھا زارون کو بتانے کے لیے۔۔کے اب وہ آگے بڑھ چکی ہے۔۔۔۔اس کا جیون ساتھی

۔۔۔شریک حیات۔۔۔اس کی سانسوں میں بسنے والا۔۔۔۔اب صرف محیب اجلال ملک ہے۔۔۔۔۔ محیب اسے حیرت سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

جبکے وہ بغیر آواز کے لبوں کو جمبش دے کر۔۔۔۔زارون سے معافی طلب کر رہی تھی۔۔۔۔۔پھر آنکھوں سے آنسو صاف کر۔۔۔ مسکراتے ہوئے محیب کی جانب ایسے مڑی۔۔۔۔ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔۔۔۔۔

اس لمحے زارون کو احساس ہوا۔۔۔۔۔اس کے جذبات مکمل طور پر بدل چکے ہیں۔۔۔اس نے اپنے دل میں کوئی ی دکھ نہ پایا۔۔۔۔۔نہ ہی اسے حیرت ہوئی ی نجمہ کو محیب کے ساتھ دیکھ۔۔۔۔

کیونکے اسے یاد تھا کے اسنے بتایا تھا عنائی زہ بیگم کو۔۔۔۔کے محیب سے شادی کر چکی ہے۔۔۔۔اُس وقت دل یہ صدمہ سہنے کے لیے تیار نہ تھا۔۔۔۔

مگر اب حالات مختلف تھے۔۔۔اب تو دل پہلے ہی بھاگ رہا تھا۔۔۔۔راہ فرار چاہتا تھا اِس درِ عشق سے۔۔۔۔کیونکے دل میں وہ سنہری گڑیا جو جگہ بنا چکی تھی۔۔۔۔

وہ خاصہ شرمندگی سے نفی میں سر کو جھٹک کر۔۔۔۔بغیر کچھ کہے۔۔۔۔پلٹ کر چل دیا۔۔۔۔۔

اُس پل۔۔۔یہی بہتر لگا اسے۔۔۔۔

عنابیہ۔۔۔۔۔۔۔"وہ تیزی سے باہر آیا تھا اسے ڈھونڈنے۔۔۔۔۔وہ"
رافع کے ساتھ کار کے پاس کھڑی تھی۔۔۔اسے اپنی جانب آتا دیکھ۔۔۔مڑ
کر۔۔۔۔ابھی دو قدم بھی نہ چلی تھی۔۔۔۔کے پیچھے سے اس نے
دو دھیائی ی و نازک ہاتھ اپنی مضبوط گرفت میں لیا۔۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔"وہ خاصہ جھنجھلاتے ہوئے پلٹ کر۔۔۔اسکی جانب"
دیکھ۔۔۔استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

رافع ان دونوں کو الجھ کر دیکھنے لگا۔۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہو؟؟۔۔۔چھوڑو مجھے۔۔۔"وہ بغیر کچھ کہے۔۔۔گلے سے آ"
لگا تھا۔۔۔اس کے اِس اچانک عمل پر۔۔۔۔وہ پہلے تو ہکا بکا
ہوئی ی۔۔۔۔پھر اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔

زارون۔۔۔۔سب دیکھ رہے ہیں۔۔۔کیوں اپنا اور میرا تماشہ بنا رہے ہے"
ہو؟؟؟" وہ جتنا خود کو آزاد کرانے کی جھنجھلا کر سعی کرتی۔۔۔۔اتنا ہی اس کے
حصار میں خود کو جکڑتا پاتی۔۔۔۔۔

زارون۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔" وہ طاقت آزمائی کرتے کرتے تھک چکی"
تھی۔۔۔مگر مقابل اسے چھوڑنے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔۔۔وہ ہار ماننے
والے انداز میں ہاتھوں کو ڈھیلا چھوڑتے ہوئے۔۔۔۔

اس سنہری گڑیا کی آنکھوں سے آنسو موتی بن بن کر۔۔۔اس کے کندھے و
کوٹ پر گر رہے تھے۔۔۔۔

میں نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔۔"وہ قطعی انداز میں" بھرے بھرے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔

میں دوست بن کر نہیں رہ سکتی تمھاری۔۔۔"وہ اعلانیہ جتاتے ہوئے" بولی۔۔۔۔

تو وائی ف بن کر رہ لو۔۔۔۔ مگر رہو صرف میرے ساتھ۔۔۔۔"اس کا" سادگی سے شادی کا دیا پرپوزل..... مقابل کے کان کھڑے کر گیا تھا۔۔۔۔

ایسا مزاق نہیں کرؤ میری فیلنگس کے ساتھ۔۔۔۔ورنہ یقین" جانو۔۔۔۔ تم بولو گے ناں۔۔۔تو بھی نہیں چھوڑوں گی۔۔۔ڈھیٹ بن جاؤں گی میں۔۔۔۔"وہ روہانسہ مگر دھمکی آمیز لہجے میں بولی۔۔۔۔

کس کمبخت کو چاہ ہے۔۔۔۔تم سے خود کو چھڑوانے کی۔۔۔اب تو چاہ ہی" یہی ہے کے بس تمھارے ساتھ رہوں۔۔۔"اس خوبرو نوجوان کے محبت سے لبریز جملے سنتے ہی۔۔۔۔ہاتھ از خود ہی اس کی کمر پر اپنا حصار باندھنے لگے۔۔۔۔

تو میں اسے تمھاری جانب سے پرپوزل سمجھوں؟؟"وہ لچکدار انداز میں" اس کے سینے سے لگے۔۔۔استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

بالکل۔۔۔۔"وہ مزید اس کے نازک سراپے کو اپنے حصار میں جکڑتے" ہوئے۔۔۔ مسکرا کر گویا ہوا۔۔۔۔

اس کا جواب دل کو باغ باغ کر گیا تھا۔۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے اسے رافع کا خیال ستایا۔۔۔۔

"رافع۔۔۔"

اس کے منہ سے رافع کا نام سنتے ہی۔۔۔زارون بھی مانو حواسوں میں لوٹا تھا۔۔۔۔

سوری رافع۔۔۔ مگر ہم اچھے دوست بن کر رہ سکتے ہیں ابھی بھی"زارون" کے اسے اپنے حصار سے آزاد کرتے ہی۔۔۔وہ پلٹ کر رافع کو دیکھ۔۔خاصہ شرمساری سے معذرت طلب کرنے لگی۔۔۔ساتھ ساتھ دوستی کا ہاتھ بھی بڑھایا۔۔۔۔

سوری یار۔۔۔"زارون بھی لچکدار انداز میں۔۔۔نیچے والے ہونٹ کو" دانتوں سے چباتے ہوئے۔۔۔۔

"اٹس اوکے۔۔۔مجھے پہلے ہی محسوس ہو گیا تھا۔۔۔۔کے تم دونوں کے درمیان کچھ ہے۔۔۔۔اور رہی دوستی کی بات۔۔۔۔تو میری خوش قسمتی۔۔۔بس زارون کو کوئی ی اعتراض نہ ہو۔۔۔" وہ خاصہ شکایتی لہجے میں مسکراتے ہوئے جواب دہ ہوا۔۔۔۔

اس کا جواب زارون کو شرمندہ کر گیا تھا۔۔۔جس پر وہ جھجک مٹانے کے لیے ہلکاسہ مسکراتے ہوئے۔۔۔اپنا سر کھجانے لگا۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

تم نے کراچی کی ٹکٹ کی ہے؟؟" وہ کمرے میں داخل ہوئی ی۔۔۔تو" محیب اپنی سیکرٹری سے ٹکٹ بک کروانے کی کہ رہا تھا۔۔۔جسے سنتے ہی۔۔۔وہ خاموش نہ رہ سکی۔۔۔۔

تو زندگی بھر کیلیفورنیا میں رہنے کا ارادہ ہے؟؟" وہ کال ڈسکنیکٹ کرنے" کے بعد۔۔۔اس کی جانب متوجہ ہو کر۔۔ایک ابرو اچکا کر۔۔۔نرمی سے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

میں واپس استنبول جانا چاہتی ہوں۔۔۔۔" وہ سنجیدگی سے گویا" ہوئی ی۔۔۔

مگر میں وہاں اور نہیں رہ سکتا۔۔۔۔مجھے بہت ضروری کام نمٹانے" ہیں۔۔۔۔" وہ سمجھانے والے انداز میں۔۔۔جواز پیش کرنے لگا۔۔۔۔

مجھے بھی بہت ضروری کام ہے استنبول میں۔۔۔"وہ دونوں ہاتھ فولٹ" کر۔۔۔جتاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"اپنی والدہ سے ملنے کا سوچ رہی ہو؟؟"

نہیں۔۔۔۔۔ان سے تو میں مر کر بھی ملنا نہ چاہوں۔۔۔"جل ککڑے" انداز میں جواب دے کر۔۔۔بیڈ کی جانب بڑھی۔۔۔۔

وہ اسے سمجھانا چاہتا تھا۔۔۔ مگر یہ وقت اسے بہتر نہ لگا۔۔۔۔

یہ لو۔۔۔بعض اوقات کچھ تحفے بگڑی بات بنانے میں آسانی کر دیتے ہیں۔۔۔۔"وہ اپنے والٹ سے کریڈٹ کارڈ نکال کر۔۔۔ٹیبل پر رکھتے ہوئے۔۔۔گمبھیر لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔

کیا سورج آج مشرق کی جگہ مغرب سے نکلا ہے؟؟۔۔وہ یہی سوچ رہی تھی۔۔۔۔اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا تھا۔۔۔۔کے وہ ستمگر نہ صرف اسے جواد سے ملنے کی اجازت دے رہا ہے۔۔۔بلکے معافی مانگنے کا تجویز بھی بیان کر رہا ہے۔۔۔۔

"تمھیں کیسے پتا چلا کے میں جواد سے معافی مانگنے استنبول جانا چاہتی ہوں؟؟"وہ بے ساختہ ہی حیرت سے پوچھ بیٹھی تھی۔۔۔۔

جواب دینے کے بجائے وہ ایسے مسکرا کر چل دیا۔۔۔جیسے مقابل نے کوئی ی بچگانہ سوال کیا ہو۔۔۔۔

"کیا تم میرے ساتھ واپس استنبول نہیں جانے والے؟؟" وہ ملازمہ کو دو الگ سوٹ کیس بناتا دیکھ۔۔۔تیزی سے گارڈن میں اس کے پاس آئی ی تھی۔۔۔۔

"ایک نہیں۔۔۔۔میں نے بتایا ناں۔۔مجھے بہت ضروری کام ہے۔۔۔۔" پاؤں پر دوسرا پاؤں شاہانہ انداز میں رکھے۔۔۔وہ چیئر پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔مقابل کی جانب دیکھ۔۔۔۔نہایت سنجیدگی سے جواب دیا۔۔۔۔

ایسا کیا کام ہے تمھیں؟؟۔۔۔جو مجھے چھوڑ کر جانے کے لیے تیار ہو" وہ" خاصہ تعجب سے استفسار کر رہی تھی۔۔۔۔

محیب اس کے لہجے میں چھپی خفگی کو اگنور نہیں کر سکا تھا۔۔۔۔

چھوڑ کر کون جا رہا ہے؟؟۔۔۔میں تو تمھیں ساتھ لے جانا چاہتا" تھا۔۔۔ مگر تم تیار نہیں ہوئی یں۔۔۔اب میں خاموشی سے تمھیں من مانی کرنے دے رہا ہوں۔۔۔تو بھی تمھیں اعتراض ہے۔۔۔۔ عجیب؟؟؟۔۔۔۔" وہ خوبرو نوجوان منہ بسور کر کہتے ہوئے۔۔۔۔ ٹیبل پر رکھا کافی کا مگ اٹھانے لگا۔۔۔۔۔

نجمہ نے نوٹ نہیں کیا۔۔۔کے مقابل کتنی صفائی ی سے اس کے کیے اہم سوال کو گل کر گیا تھا۔۔۔

کے آخر ایسا کون سہ کام ہے اسے۔۔۔جو وہ چھوڑ کر جانے تک کے لیے تیار ہے۔۔۔۔۔

وہ بغیر کچھ کہے۔۔۔۔واپس پلٹ آئی تھی۔۔۔۔

کراتے وقت۔۔۔۔ناجانے کیوں دل بہت اداس ہو رہا feed شاہزین کو تھا۔۔۔۔ عجیب سہ بھاری بھاری پن محسوس کر رہی تھی وہ اپنے دل پر۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

سر کام ہو گیا۔۔۔۔"کالے کپڑوں میں ملبوس اس شخص نے سیل کان سے" لگا کر۔۔۔بڑی مسرت و فخر بھرے لہجے میں اطلاع دی۔۔۔۔

تم نے خود چیک کیا ہے؟؟۔۔۔"دوسری جانب سے تیزی سے سوال کیا" گیا۔۔۔۔

بالکل سر۔۔۔۔میرے سامنے محیب اجلال ملک کی بے جان لاش پڑی ی" "ہے۔۔۔۔اگر یقین نہ آئے۔۔۔تو آپ خود آکر چیک کر لیں۔۔۔

وہ استنبول پہنچی۔۔۔۔تو اپنے گھر کے دروازے کی سیڑھیوں پر ڈاکٹر حسن کو اپنا منتظر پایا۔۔۔۔جنھیں دیکھتے ہی اس کے غصے کا پارا ہائی ی ہوا۔۔۔

بیٹا۔۔۔۔"وہ انھیں اگنور کر کے گزرنا چاہتی تھی۔۔۔مگر سیڑھیاں اتنی" بڑی نہیں تھیں۔۔کے ایک بندے کے بیٹھے ہوئے ہونے کے باوجود دوسرا بندہ گزر سکے۔۔۔اس لیے مجبورا منہ بسور کر۔۔۔ان کے سامنے کھڑی ہوئی ی۔۔۔۔

پیچھے اس کی ملازمہ شاہزین کو گود میں لیے ہوئے کھڑی تھی۔۔۔۔

ڈاکٹر انکل مجھے آپ سے کوئی ی بات نہیں کرنی۔۔۔۔پلیز۔۔۔آپ" جائیں یہاں سے۔۔۔"بمشکل اپنے غصے کو قابو رکھتے ہوئے۔۔۔منہ بگاڑ کر کہا۔۔۔۔

بیٹا۔۔۔تم اچانک کہاں چلی گ ئی ی تھیں؟؟۔۔۔میں دو دن سے" تمھارے گھر کے چکر لگا رہا ہوں۔۔۔" وہ سیڑھیوں سے کھڑے ہوتے ہوئے۔۔۔لچکدار انداز میں گویا ہوئے۔۔۔ان کے لہجے میں فکر کا عنصر نمایا تھا۔۔۔جسے وہ چاہ کر بھی اگنور نہ کر سکی۔۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔کوئی ی کام تھا آپ کو مجھ سے؟؟" وہ نروٹھے پن سے" استفسار کرنے لگی۔۔۔

ہاں۔۔۔عروسہ کی طبیعت بہت خراب ہے۔۔۔اس کا بخار نہیں اتر" رہا۔۔۔غنودگی میں بھی تمھارا نام لیتی ہے۔۔۔۔پلیز ایک بار چل کر اُس سے مل لو۔۔۔اتنی بڑی سزا نہ دو اپنی ماں کو اپنی زندگی میں خوشیوں کا انتخاب کرنے کی۔۔۔وہ بھی وہ انتخاب جو تمھاری خاطر کیا تھا انھوں نے۔۔۔۔" کبھی کبھار کچھ جملے اپنا لمس ذہن میں نقش کر دیتے

ہیں۔۔۔ایسا نقش۔۔۔جو دل کی گہرائی یوں تک اترئے۔۔۔۔ماناوہ سادے ہوتے ہیں۔۔۔۔ مگران کا مفہوم دل ودماغ کو ہلا کر رکھ دیتا ہے۔۔۔کچھ ایسی ہی تاثیر ڈاکٹر حسن کے آخری جملوں میں تھی۔۔۔

وہ اِس قدر شرمندہ ہوئی ی کے انتہاء نہ رہی۔۔۔۔

زندگی بھر اپنی ماں کو خوشیاں دینے کی آرزو لیے پھرتی رہی۔۔۔اور آج جب ان کے حصے کی خوشیاں از خود ان کے دامن میں بھر آئی یں۔۔۔تو وہ دشمن بن بیٹھی۔۔۔انھیں برا بھلا کہنے لگی۔۔۔۔

کیا خوشیاں صرف ایک اچھا خوبصورت گھر ہو سکتا ہے؟؟۔۔۔ایک آرام بھری زندگی ہو سکتی ہے؟؟۔۔۔وہ سوچنے لگی۔۔۔۔ تفکر کرنے لگی۔۔۔۔ نہیں۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔۔اگر اسے پوری دنیا کی آسائی شیں

دے دی جائی یں۔۔اور صرف محیب کو جدا کر دیا جائے۔۔۔تو کیا وہ ان خوشیوں کو مکمل تصور کرئے گی؟؟۔۔۔ نہیں۔۔۔یہ آسائشیں و چیزیں ضرورتیں ہیں۔۔۔ محبت نہیں۔۔۔۔ہر انسان کو محبت کی چاہ ہے۔۔۔اور یہ چاہ کسی عمر کی مقید نہیں۔۔۔

پھر اس نے اپنی ماں کے لیے کیسے مقید کر دی؟؟۔۔۔۔

آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔۔کتنی غلط سوچ رکھتی ہے وہ۔۔۔جب خود پر رکھ کر سوچا۔۔۔۔تو معلوم ہوا۔۔۔۔

خود کے لیے ایک انسان کی چاہ ہے۔۔۔جو سکھ دکھ کا ساتھی رہے تا عمر۔۔۔۔مگر اپنی ماں کے لیے صرف آسائشوں کو خوشیوں کا نام دے دیا۔۔۔۔۔یہ خود غرضی نہیں تو اور کیا ہے؟؟۔۔۔۔

مجھے مام کے پاس لے چلیں ڈاکٹر انکل۔۔۔"وہ روتے ہوئے۔۔۔تڑپ کر" گویا ہوئی ی۔۔۔

اس کا جواب سنتے ہی۔۔۔انھوں نے اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا۔۔۔اور اپنے ساتھ گاڑی میں بیٹھا کر۔۔۔اپنے اپارٹمنٹ لے آئے۔۔۔۔۔

مام۔۔۔۔مام۔۔۔دیکھیں۔۔۔۔میں آئی ی ہوں۔۔۔"وہ کمرے میں" داخل ہوئی ی۔۔۔تو اپنی والدہ کو بیڈ پر بے ست پڑا پایا۔۔۔ان کا چہرہ بالکل سفید پڑ چکا تھا۔۔۔قریب آکر بیٹھی اور ہاتھ تھاما تو لگا جیسے بَھٹی پر ہاتھ رکھ دیا ہو۔۔۔وہ دیکھنے سے ہی شدید بیمار معلوم ہو رہی تھیں۔۔۔۔نجمہ ان کی

حالت دیکھ۔۔۔مزید شرمسار ہوئی ی۔۔۔۔ان کے گال پر نرمی سے ہاتھ پھیرتے ہوئے۔۔۔ محبت سے لبریز لہجے میں بولی۔۔۔۔

نجمہ۔۔۔میری بچی۔۔۔"اس کی آواز سنتے ہی انھوں نے آنکھیں کھول لی" تھیں۔۔۔۔یقیناوہ منتظر بیٹھی تھیں۔۔۔۔ان کے جسم کی طرح آواز بھی بہت کمزور لگ رہی تھی۔۔۔

سوری۔۔۔مجھے معاف کردیں مام۔۔۔۔مجھے معاف کردیں۔۔۔۔"وہ" بچوں کی طرح بلک بلک کر۔۔۔اپنی ماں کے سینے سے سر لگا کر رونے لگی۔۔۔۔وہ بار بار معذرت کر رہی تھی۔۔۔اور اس کی والدہ اتنی ہی بار اسے "کہہ رہی تھیں "کوئی ی بات نہیں۔۔۔۔

میرا شاہزین کہاں ہے؟؟۔۔۔اور تم کہاں چلی گ ئی تھیں"

اچانک؟؟۔۔۔"اتنی بیماری میں بھی وہ اپنی بیٹی ونواسے کے لیے فکر مند تھیں۔۔۔۔

مام۔۔۔میں محیب کے ساتھ کیلیفورنیا چلی گ ئی تھی عنائی زہ انٹی سے" ملنے۔۔۔اور یہ رہا آپ کا شاہزین۔۔۔"نجمہ نے مسکرا کر کہتے ہوئے۔۔۔ملازمہ سے شاہزین کو لے کر۔۔۔اپنی والدہ کے ہاتھ پر لیٹایا۔۔۔۔۔۔

محیب؟؟۔۔"وہ بری طرح شاکڈ ہوئی ی تھیں محیب کا نام سن۔۔۔۔"

ہاں محیب۔۔۔اس نے دوسری شادی نہیں کی مام۔۔۔اس نے میری" جگہ کسی کو نہیں دی۔۔۔وہ تو میری جائیداد بھی واپس کر رہا تھا۔۔۔مگر

میں نے طلاق نامہ سمجھ کر پیپرز پھاڑ دیے۔۔۔۔۔۔وہ مجھ سے بہت محبت کرتا ہے۔۔۔۔پتا ہے وہ مجھے۔۔۔۔۔اپنے بزنس پارٹنر کی بیٹی کی شادی میں اپنی وائف کی حیثیت سے لے کر گیا۔۔۔وہاں پوری میڈیا کے سامنے اس نے مجھے اپنی وائف کہ کر تعارف کروایا۔۔۔۔اتنا ہی نہیں۔۔۔۔وہ مجھے بار بار سمجھاتا رہا کے میں آپ کو معاف کر دوں۔۔۔اور آپ کی جانب سے اپنا دل صاف کرؤں۔۔۔ورنہ بعد میں پچھتاؤں گی۔۔۔۔" کبھی یہی محیب اجلال ملک تھا۔۔۔جس کا نام تک سنتے ہی وہ منہ بسور لیتی تھی۔۔۔آخر پیدائی شی دشمن تھا اس کا۔۔۔اور آج لب تھک نہیں رہے تھے اس کی تعریف کرتے کرتے۔۔۔۔۔

اپنی بیٹی کو خوش دیکھ۔۔۔وہ تو جیسے پھر سے ایک بار جی اٹھی تھیں۔۔۔۔

ان کا دل مسرت و خوشی سے اِس قدر سرشار تھا کے آنکھیں نم ہوئے بغیر نہ رہ سکیں۔۔۔

"نجمہ بیٹا۔۔۔اپنے ہاتھوں سے سوپ پلاؤ اپنی ماں کو۔۔۔۔میں پلاتا ہوں تو پیتی ہی نہیں۔۔۔۔"ڈاکٹر حسن سوپ کا پیالہ نجمہ کی جانب بڑھاتے ہوئے۔۔۔شکایتی انداز میں بولے۔۔۔جسے سنتے ہی۔۔۔وہ لڑکی مسکرا دی۔۔۔۔

"مام غلط بات۔۔۔مجھے تو ہمیشہ کہتی تھیں ۹ ہ آپ۔۔۔کے شوہر کا دل جیتنے کی کوشش کرؤ۔۔۔۔۔اس کا کہنا مانو۔۔۔۔اور خود کیا کر رہی ہیں آپ؟؟؟"وہ خاصہ ڈپٹ والے انداز میں۔۔۔ایک ہاتھ کمر پر ٹکا کر۔۔۔اپنی ماں کی محبت بھری کلاس لگانے لگی۔۔۔۔

شکر ہے خدا کا۔۔۔کوئی ی میری سائی یڈ والا بھی آیا۔۔۔"ڈاکٹر حسن" بلندی کی جانب دیکھ۔۔۔۔شکر ادا کرتے ہوئے بولے۔۔۔جس پر عروسہ بیگم انھیں گھوری سے نوازنے لگیں۔۔۔

جی بالکل ڈاکٹر انکل۔۔۔اگر اب یہ آپ کی بات نہ مانیں۔۔۔تو آپ مجھے" کال کیجیے گا۔۔۔۔دیکھیے گا میں پہلی فلائی ٹ سے کراچی سے استنبول پہنچ کر ۔۔۔ان کو خود ٹھیک کرؤں گی۔۔۔۔۔۔"وہ بڑی بی کی طرح پُر اعتمادی و بھرم سے۔۔۔اپنی ماں کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔۔۔

کراچی؟؟۔۔۔تم واپس جا رہی ہو؟؟"وہ پریشان ہو کر۔۔۔تیزی سے" استفسار کرنے لگیں۔۔۔۔

جی۔۔۔کل صبح کی فلائی ٹ ہے۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے جواب دہ"
ہوئی ی۔۔۔۔

اگران لوگوں نے تمھیں پھر تنگ کیاتو؟؟۔۔۔خاص طور پر مبشرہ بھابھی"
نے"وہ واقف تھی ان کی فکر اپنی جگہ بجا ہے۔۔۔مگر عورت کا اصل گھر
وہی ہوتا ہے جو اس کے شوہر کا ہو۔۔۔اور محیب کا گھر ملک مینشن
تھا۔۔۔پھر وہ کیسے وہاں نہ جائے۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔محیب ہے ناں میرے ساتھ۔۔۔۔آپ فکر نہ"
کریں۔۔۔"ماناڈرئی ی ہوئی ی تو۔۔۔۔وہ بھی تھی۔۔۔دل میں برے
خیالات ووسوسے اس کے بھی آرہے تھے۔۔۔۔مگر اپنی والدہ کو فکر مند
نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔اس لیے مطم ئی ن انداز میں گویا ہوئی ی۔۔۔

صرف محیب ہی کیوں بیٹا۔۔۔اب تمھارا باپ بھی ہے۔۔۔اور جن" بیٹیوں کے سر پر باپ کا سایہ ہوتا ہے۔۔۔کسے جرأت ہے کے ان کی جانب نظر بھی اٹھائے۔۔۔"ڈاکٹر حسن نہایت شفقت و محبت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔رعب دار انداز میں بولے۔۔۔

ان کا یوں محبت سے لبریز لہجہ۔۔۔ان کا شفقت بھرا انداز۔۔۔اس کی آنکھوں کو بھر لایا تھا۔۔۔

باپ کی شفقت و محبت کب دیکھی تھی اس نے۔۔۔وہ بیچاری تو محروم رہی تھی پوری زندگی دنیا کے اس حسین رشتے سے۔۔۔

بالکل۔۔۔اب تو میرے ڈیڈ بھی ہیں۔۔۔اب کون مجھے کچھ کہنے کی جرأت کر سکتا ہے۔۔۔" وہ بھری بھری آنکھیں ولہجے میں۔۔۔اپنے والد کو دیکھ۔۔۔ مسکرا کر بولی۔۔۔۔

نجمہ کا ڈاکٹر حسن کو ڈیڈ کہنا۔۔۔ عروسہ بیگم کو دلی مسرت پہنچا گیا تھا۔۔۔انھیں یقین آگیا تھا کے نجمہ نے انھیں پورے دل سے اپنے والد کے روپ میں قبول کر لیا ہے۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

💞*Husny Kanwal*💞

مام آپ شاہزین کو مجھے دیں۔۔۔اور خود لیٹ جائی یں۔۔۔آپ کو آرام کی ضرورت ہے۔۔۔جب سے میں آئی ی ہوں آپ بیٹھی ہوئی ی ہیں۔۔۔" وہ اپنی والدہ سے فکر مند لہجے میں گویا ہوئی ی۔۔۔

نہیں۔۔۔۔اسے میرے پاس رہنے دو۔۔۔۔۔ تمھیں نہیں"

پتا۔۔۔ تمھیں اور اپنے ننھے شہزادے کو دیکھتے ہی میری ساری بیماری چھو منتر ہو گ ئی ہے۔۔۔مجھے ایسا لگ رہا ہے میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔" وہ شاہزین کی پیشانی کو چومتے ہوئے۔۔۔ مسکراتے ہوئے کہنے لگیں۔۔۔۔

یہ دو تین دن مزید آپ کے پاس ہی رہنے والا ہے۔۔۔ جتنا چاہے اتنا پیار" کرتی رہیے گا۔۔۔ مگر ابھی اِسے مجھے دیں۔۔۔اور لیٹ کر آرام کریں۔۔۔آپ کو صرف ٹھیک نہیں۔۔۔میرے جانے سے پہلے مکمل "تندرست ہونا ہے۔۔ورنہ مجھے آپ کی فکر لاحق رہے گی۔۔۔

مگر تمھاری فلائ ٹ تو کل صبح کی تھی ناں؟؟" وہ تعجب سے۔۔۔۔"

میں آپ کواِس حالت میں چھوڑ کر جاؤ گی یہ سوچا بھی کیسے آپ"
نے؟؟۔۔۔"وہ خفگی سے بولی۔۔۔

مگر بیٹا۔۔۔ محیب کو برا لگ گیا تو؟؟"۔۔۔"

میں نے بتا دیا ہے اسے۔۔۔اس نے اجازت دے دی ہے پورے ایک ہفتے"
کی۔۔۔۔۔"نجمہ نے مسکراتے ہوئے اطلاع دی۔۔۔اور شاہزین کو گود
میں لے کر۔۔۔اپنی والدہ کو آرام کرنے کے لیے کمرے میں اکیلا چھوڑ کر
۔۔۔۔باہر نکلی۔۔۔۔

یہ محیب آج کل کچھ زیادہ ہی سیدھا نہیں بن رہا۔۔۔۔۔جو کہوں وہ فوراً مان"
جاتا ہے۔۔۔کوئی ی اعتراض کرنا تو دور کی بات۔۔۔۔سوال تک نہیں

کرتا۔۔۔ایسا کیوں لگ رہا ہے جیسے محیب ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔" کہیں ناں کہیں محیب کا بدلا بدلا رویہ نجمہ کو پریشان کر رہا تھا اب۔۔۔۔۔۔ الجھا رہا تھا۔۔۔

سوچ میں ڈال رہا تھا۔۔۔کے آخر چل کیا رہا ہے؟؟۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

یہ بابا آدم کے زمانے کی بائی یک۔۔جب دیکھو خراب ہو جاتی" ہے۔۔۔اب آدھا گھنٹہ یونی کو لیٹ کر کے اس کو ٹھیک کرؤ۔۔۔ کتنی بار کہا ہے کھڑوس سے۔۔۔کے ن ئی ی دلا دو۔۔۔پر نہیں۔۔۔۔پتا نہیں اتنا پیسہ لے کر کہاں جانا ہے۔۔۔۔" وہ مسلسل کڑتے و بڑبڑاتے۔۔۔۔اپنی بائی یک ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔کے اچانک پیچھے سے کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

ہیلو۔۔۔"۔۔وہ مڑا۔۔۔۔تو وہ لڑکی اپنے لبوں پر مصنوعی مسکان"
سجائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔نرمی سے بولی۔۔۔

اسے گمان ہوا۔۔کے وہ خواب دیکھ رہا ہے۔۔۔

تم بار بار کیوں آ رہی ہو میرے سامنے؟؟۔۔۔کہ دیاناں۔۔۔ نہیں ہے تم"
سے کوئی ی واسطہ۔۔۔ جھوٹی کہیں کی۔۔۔۔چہرہ جتنا بھولا بھلا۔۔۔اندر
سے اتنی ہی کٹنی۔۔۔۔" وہ بیچارا۔۔دل کا مارا۔۔۔۔کہاں لے کے جائے
اپنا وہ زخمی دل۔۔۔جو اس لڑکی کے جھوٹ کے سبب شدید زخموں سے چور
چور ہوا۔۔۔۔

حالت تو یہ تھی کے بار بار نظر آتی۔۔۔اور وہ بار بار ایسے ہی برا بھلا کہہ کر خود کو سکون و تسکین دینے کی کوشش کرتا۔۔۔ مگر اِس بار۔۔۔۔وہ حقیقت میں سامنے کھڑی تھی یہ کہاں جانتا تھا وہ۔۔۔۔

سوری یار۔۔۔۔میں واقعی بہت شرمندہ ہوں اپنے بولے جھوٹ کی وجہ" سے۔۔۔۔ مگر اس وقت حالات ایسے تھے کے مجھے بولنا پڑا۔۔۔۔" نجمہ سر جھکا کر۔۔۔۔شرمندگی سے معذرت طلب کرنے لگی۔۔۔۔

یہ پہلی بار تھا جب اس خوبرو لڑکے نے برا بھلا کہا ہو۔۔۔اور مقابل غائب ہو جانے کے بجائے۔۔۔ معافی مانگ رہی ہو۔۔۔۔

تم واقعی آئی ی ہو؟؟۔۔۔مجھ سے معافی مانگنے؟؟"اس کا گمان تھا نجمہ"
اب اس سے کبھی نہیں ملے گی۔۔۔۔اس کے لہجے سے جھلکتی حیرت و تعجب
مقابل کھڑی اس لڑکی نے محسوس کرلی تھی۔۔۔۔

یار جواد۔۔۔کیوں مجھے مزید شرمندہ کر رہے ہو؟۔۔۔معاف کر بھی دو"
ناں یار۔۔۔ہو گئی غلطی۔۔۔۔"وہ اپنے ہاتھ میں پکڑا لال رنگ کا باکس
اس کے آگے بڑھاتے ہوئے۔۔۔دوستانہ انداز میں گویا ہوئی ی۔۔۔۔

رشوت؟؟۔۔"وہ ایک ابرو اچکا کر۔۔۔ہلکا سہ منہ ٹیڑھا کرتے"
ہوئی ے۔۔۔

رشوت نہیں ہے۔۔۔چھوٹا سہ تحفہ ہے میری جانب سے۔۔۔۔کل خود"
جا کر مارکیٹ سے لائی ی ہوں خاص تمھارے لیے۔۔پورے تین گھنٹے

پاؤں دکھائے ہیں تمھاری خاطر۔۔۔۔"بڑی پیاری سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے اس کے ہاتھ میں زبردستی باکس تھاما کر۔۔۔خاصہ جتاتے ہوئے بے تکلف انداز میں بولی۔۔۔

"اوہ۔۔۔احسان آپ کا۔۔۔"وہ منہ بسور کر۔۔۔۔طنزیہ لہجہ میں۔۔۔

"ارے یار۔۔۔کھول کر تو دیکھو۔۔۔۔"اسے باکس بے دلی سے پینٹ کی جیب میں ڈالتا دیکھ۔۔۔مقابل تیزی سے گویا ہوئی ی۔۔۔

"پتا ہے مجھے۔۔۔رنگ ہے اِس میں۔۔۔۔اتنے سے باکس میں رنگ ہی ہو سکتی ہے۔۔۔"وہ اندازہ لگاتے ہوئے۔۔۔۔چڑ کر جواب دہ ہوا۔۔۔۔

حد ہوتی ہے بے مروتی کی بھی۔۔۔بندہ اب اتنا بھی نخرے نہ" دیکھائے۔۔۔خاص طور پر ایک لڑکی کو۔۔۔"وہ خاصہ خفگی سے کہ کر۔۔۔منہ موڑ کر کھڑی ہو گ ئی۔۔۔۔

لڑکی نہیں۔۔۔۔عورت۔۔۔۔شادی شدہ کو عورت کہتے ہیں" میڈم۔۔۔۔"مقابل کے منہ سے لڑکی کا لفظ سن۔۔۔اس کے تو جیسے سارے زخم پھر تازہ ہو گ ئے تھے۔۔۔وہ فورا ہی اس کے کہے لفظ کی خاصہ جتاتے ہوئے تصحیح کرنے لگا۔۔۔۔

افففف۔۔۔تمھیں کیوں اتنی مرچیں لگ رہی ہیں میرے لڑکی کہنے" پر؟؟۔۔۔۔کہاں سے عورت لگتی ہوں میں تمھیں؟؟؟۔۔۔اتنی خوبصورت و اسمارٹ ہوں۔۔۔۔کوئی ی کہ نہیں سکتا مجھے دیکھ کر۔۔۔کے شادی شدہ اور ایک بچے کی ماں ہوں۔۔۔"خوبصورتی کا ذکر ہو

اور نجمہ اترائے نہ۔۔۔یہ تو ناممکن ہے۔۔۔۔وہ خاصہ اکڑ کر۔۔۔۔۔۔شہادت کی انگلی سے بالوں کی لٹ کو الجھا کر۔۔۔۔۔آنکھیں مٹکا کر۔۔۔اتراتے ہوئے جواب دینے لگی۔۔۔۔

"میڈم۔۔۔چشمے کا نمبر بڑھ واؤ اپنا۔۔۔۔خوبصورت؟؟۔۔۔خوبصورتی کا خ بھی نہیں ہے تم میں۔۔۔۔انسان اتنی بھی خوش فہمی نہ پالے۔۔۔"وہ منہ بگاڑ کر۔۔۔زبان سے چڑھاتے ہوئے۔۔۔استہزائی یہ انداز میں گویا ہوا۔۔۔

"خاصہ جلنے کی بو آرہی ہے مجھے تو۔۔۔"وہ اپنی ناک پکڑ کر۔۔۔چھوٹی آنکھوں سے اسے گھورتے ہوئے۔۔۔۔۔اترا کر بولی۔۔۔۔۔

اب تم جیسوں سے بھی جلوں۔۔۔اتنا برا وقت نہیں آیا میرا۔۔۔"وہ ترکی" به ترکی جواب دیتے ہوئے۔۔۔۔

اس کا جواب سن۔۔۔پہلے تو منہ بسورا۔۔۔۔ مگر پھر رو توسہ منہ بنا کر۔۔۔ منتی انداز میں کہنے لگی۔۔۔"جواد۔۔۔۔ کر دو ناں معاف "یار۔۔۔۔ سوری بول تو رہی ہوں۔۔۔اب اور کتنا بھاؤ کھاؤ گے؟؟؟۔۔

اچھا اچھا۔۔۔اب میری کمزوری کا فائدہ نہ اٹھاؤ۔۔۔۔۔۔ میں بہت نرم" دل کا مالک ہوں اس معاملے میں۔۔ تمھیں اچھی طرح علم ہے روتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تمھیں۔۔"نجمہ کو لگا وہ واقعی اسے معاف کرنے کے لیے تیار نہیں۔۔۔ جس کی وجہ سے۔۔۔۔اسے اب رونا آنے لگا تھا۔۔۔۔اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے کے لیے مچلتے نظر آ رہے تھے۔۔۔۔ مقابل فوراً ہی اپنی ناراضگی و غم بھول۔۔۔ معاف کرنے کے لیے تیار ہوا۔۔۔۔

تو۔۔۔تم نے مجھے دل سے معاف کر دیا ناں؟؟"وہ پھر ایک بار لچکدار انداز" میں تصدیق کرنے اور اپنے دل کو سکون دینے کے لیے پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

ہاں کر دیا۔۔۔۔"وہ کیا کہتا۔۔۔۔کے دل اس قدر زخموں سے چور ہے" کے معاف کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔۔۔پہلی محبت ہے آخر وہ اس کی۔۔۔۔مگر مقابل کا دل رکھنے کے لیے۔۔۔چہرے پر مصنوعی مسکان سجائے جواب دیا۔۔۔۔

گڈ۔۔۔اب چلو۔۔۔جلدی سے میرا گفٹ کھولو۔۔۔اور بتاؤ۔۔۔تمھیں" کیسا لگا۔۔۔"وہ ایکسائٹڈ ہو کر۔۔۔۔چمکتی آنکھوں کے ساتھ گویا ہوئی ی۔۔۔۔۔

بعد میں کھول لوں گا۔۔۔ابھی میں یونی جارہا ہوں۔۔پہلے ہی کافی لیٹ ہو چکا ہوں۔" وہ اپنی اداسی زیادہ دیر نہیں چھپا سکتا تھا۔۔۔اس لیے۔۔۔نرمی سے کہہ کر۔۔۔۔۔گفٹ جیب میں ڈالتے ہوئے۔۔۔۔۔واپس بائی یک اسٹارٹ کرنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔

مگر۔۔۔اچھا چلو۔۔۔جیسا تمھیں بہتر لگے۔۔۔۔لیکن کھول کر ضرور دیکھنا۔۔اور میسج پر بتانا کیسا لگا۔۔۔" وہ مسکرا کر کہنے لگی۔۔۔جس پر اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

تمھیں دیر ہو رہی ہے ناں۔۔۔تو میرے ساتھ چلو۔۔۔میرا ڈرائی یور تمھیں یونی چھوڑ دے گا۔۔۔۔" ،،

نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔اس کی ضرورت نہیں۔۔۔اِس بائی یک کے تو یہ" روز کے نخرے ہیں۔۔۔میں خود مینج کر لوں گا۔۔۔۔تم فکر مت کرؤ۔۔۔"اس نے نجمہ کے پیچھے کھڑی پیجارو دیکھی۔۔۔۔اسے فوراہی محیب یاد آگیا تھا۔۔۔اس کی یاد بھی جیسے دل کو جلاتی معلوم ہوئی ی۔۔۔۔ساتھ ساتھ اپنی پرانی بائی یک کو دیکھ۔۔۔۔کمتری کا احساس بھی شدت سے دل میں ابھرا۔۔۔۔وہ تیزی سے انکار کرتے ہوئے۔۔۔واپس اپنی بائی یک اسٹارٹ کرنے کی سعی کرنے لگا۔۔۔۔

اچھا۔۔۔میں پاکستان جارہی ہوں کل۔۔۔۔اس لیے آج رات چھوٹی سی" دعوت رکھی ہے۔۔۔۔مجھے اچھا لگے گا۔۔۔۔کے اگر تم اور انکل فرقان آج رات میرے گھر آئی یں۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے دعوت دی۔۔۔۔جس پر وہ پلٹ کر اسے حیرت سے دیکھنے لگا۔۔۔۔

"پاکستان؟۔۔یوں اچانک؟؟"

"میری سسرال ہے پاکستان میں۔۔۔۔"

"تم محیب جیسے امیر آدمی کو چھوڑ کر کیوں آئی ی تھیں؟؟۔۔۔میں جانتا ہوں یہ کافی پرسنل سوال ہے۔۔۔مگر تم میری دوست ہو۔۔۔۔مجھے تمھاری فکر رہتی ہے۔۔۔یہ سوال میرے ذہن میں اکثر گردش کرتا ہے۔۔۔میں جاننا چاہتا ہوں۔۔۔تم میاں بیوی کے درمیان سب ٹھیک تو ہے؟؟۔۔کہیں وہ کوئی ی زبردستی تو نہیں کر رہا تمھارے ساتھ؟؟۔۔۔۔"جواد کو نجمہ نے پہلی بار کسی معاملے میں اِس قدر سنجیدہ دیکھا تھا۔۔اس کی فکر اپنی جگہ بجا تھی۔۔۔یہ جانتی تھی وہ۔۔۔۔

محیب میرا ہسبینڈ ہونے سے قبل میرا کزن ہے۔۔۔یہ بات میں نے" تمھیں پہلے بھی بتائی ی تھی۔۔۔ہمارے درمیان کچھ غلط فہمیاں ہوگ ئی یں تھیں۔۔۔جن کی وجہ سے میں اسے چھوڑ آئی ی تھی۔۔مگر اب اللہ کے کرم سے سب ٹھیک ہے۔۔۔اس لیے تم فکر مت کرؤ۔۔۔۔میں بہت خوش و مطم ئی ن ہوں محیب کے ساتھ۔۔۔۔"اس کا مطم ئی ن انداز میں دیا جواب۔۔۔جواد کے دل کو سکون و تسکین بخشا معلوم ہوا۔۔۔۔

وہ نجمہ کی خوشی میں خوش تھا۔۔۔۔

چلو تو پھر رات میں ملتے ہیں۔۔۔لیٹ مت ہونا۔۔۔"وہ مسکرا کر کہتی" ہوئی ی۔۔۔اپنی گاڑی میں بیٹھ کر چلی گ ئی۔۔۔۔جواد اسے حسرت بھری نظروں سے جاتا ہوا دیکھنے لگا۔۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

وہ اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔۔۔اس کی نگاہیں شدید رنجیدہ تھیں۔۔۔۔ہاتھوں میں پکڑا پین۔۔۔ناجانے کیوں آج چلنے سے انکار کرتا معلوم ہو رہا تھا۔۔۔۔

کتنی بڑی بڑی ڈیل وہ بغیر ہچکچاہٹ کے یوں ہی سائن کر دینے کا عادی تھا۔۔۔ مگر آج اس کے ہاتھ ذرا کپکپا رہے تھے۔۔۔۔

آسان نہیں ہوتا۔۔۔کسی کو اپنی جوانی کی محنت واپنا جائز حق بغیر کسی مزمت واحتجاج کے دے دینا۔۔۔۔ مگر وہ دے رہا تھا۔۔۔۔

اگر اسے شاہزین کی موجودگی کا علم نہ ہوا ہوتا۔۔۔تو شاید اسے یہ سائی ن کرنے میں کوئی ی مشکل نہ ہوتی۔۔۔آخر دل و جان وارتا تھا وہ اپنے چھوٹے بھائی ی پر۔۔۔۔

لیکن کیا خبر تھی۔۔۔کے ایک وقت ایسا بھی دیکھے گا اپنی زندگی میں۔۔۔۔کے وہی جان سے پیارا بھائی ی جان لینے پر تل جائے گا۔۔۔۔۔

وہ ہمیشہ سے جازع کو کم عمر و جذباتی سمجھتا آیا تھا۔۔۔اس لیے اس کا زارون اور پلوشہ کے کزن پر کروایا حملہ نظر انداز کر گیا۔۔نہ صرف نظر انداز۔۔۔بلکے اس کی حفاظت بھی کرتا رہا۔۔۔اس کی بے وقوفیوں و گناہوں پر پردہ بھی ڈالتا رہا۔۔۔۔۔لیکن اُس لمحے ہزاروں موتیں مرا تھا وہ۔۔۔جب علم ہوا کے کار کے بریک فیل کروانے والا کوئی ی اور نہیں۔۔۔جازع ہے۔۔۔۔

سائی ن کرتے وقت اُس کی آنکھوں کے آگے اپنے بیٹے کا چہرہ گھومنے لگا۔۔۔۔کیونکے وہ خوب جانتا تھا یہ حق تلفی ہے اُس شہزادے کی۔۔۔۔مگر زندگی بھر اُس کے اور اسکی ماں کے ساتھ خوش و آباد رہنے کی خواہش میں۔۔۔یہ قدم تو اٹھانا ہی تھا۔۔۔۔

سر۔۔۔آپ کے ساتھ کام کرتے سالوں ہوئے مجھے۔۔۔مگر یہ پہلی دفعہ ہے جب مجھے آپ کے فیصلے سے اختلاف ہے۔۔۔۔"سامنے چی ئی ر پر بیٹھے وکیل نے گمبھیر لہجے میں اپنی رائے کا اظہار کیا۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے آپ کو جازع سر کے خلاف قانونی ایکشن لینا" چاہیے۔۔۔۔۔۔کیا نہیں کیا انھوں نے آپ کو نقصان پہنچانے کے لیے۔۔۔آپ کو جھوٹے مقدموں میں پھنسانے کی کوشش کی۔۔۔آپ

کے دشمنوں کے ساتھ ہاتھ ملا کر کمپنی کو شدید نقصان پہنچایا۔۔۔پھر آپ پر دو بار قاتلانہ حملہ بھی کروایا۔۔۔ہر بار قسمت ساتھ نہیں دیتی۔۔۔یہ جانتے ہیں آپ بھی اچھی طرح۔۔۔۔۔۔"وکیل نہایت جذباتی ہو کر ۔۔۔اسے ایک بار پھر اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرنے کی دعوت دے رہا تھا۔۔۔کیونکے اس کے نزدیک یہ بالکل غلط فیصلہ تھا جو محیب اپنے بھائی ی کی محبت میں آکر لے رہا تھا۔۔۔

وہ یہ سارے کارنامے اس جائیداد کی خاطر کر رہا ہے۔۔۔غلطی اس کی" نہیں۔۔۔غلطی ہمارے پیرنٹس کی ہے۔۔۔جنھوں نے شروع سے ہمیں دولت کا حریص بنایا۔۔۔اسے شروع سے پورے 50% جائیداد کا مالک ہونے کا خواب دیکھایا گیا تھا۔۔۔مگر میرے نجمہ سے شادی کر لینے کے بعد۔۔۔میں اپنے پلان سے پھر گیا۔۔۔میرا تو کوئی ی نقصان نہ ہوا۔۔۔میں 25% اور میری بیوی 50% کی مالکن۔۔۔کل

ملا کر۔۔۔ہمارے پاس 75% حصہ ہو گیا۔۔۔اور بیچارے جازع کا حصہ وہی 25% رہ گیا۔۔۔اِس کمتری کو قبول نہیں کر پا رہا وہ۔۔۔۔وہ نجمہ کو کبھی نقصان نہیں پہنچا سکتا یہ اچھی طرح علم ہے مجھے۔۔۔ مگر میرے ماضی میں کیے غلط فیصلوں کی وجہ سے جو نفرت و کدورت اس کے دل میں میرے لیے ابھری ہے۔۔۔اس کے سبب وہ مجھے نقصان پہنچانے پر اتر آیا ہے۔۔۔۔میرا حصہ ملتے ہی وہ بھی 50% کا مالک ہو جائے گا پوری جائیداد میں۔۔۔ جس کی اسے شروع سے چاہ رہی ہے۔۔۔۔اس کے بعد۔۔۔مجھے نہیں لگتا وہ پھر مجھے نقصان پہنچانے کی سوچے گا بھی۔۔۔۔" وہ پُر اعتمادی سے گویا ہوا۔۔۔

کبھی کبھار بے لوث محبت ہمیں اندھا کر دیتی ہے۔۔۔

اتنا اندھا کے ہم اپنے سامنے سب کچھ روشن ہونے کے باوجود بھی آنکھیں موند کر چلتے چلے جاتے ہیں۔۔۔۔

ہم دیکھنا ہی نہیں چاہتے اس برائی کو جو ہماری جانب اپنے پنجے پھیلا چکی ہے۔۔۔۔یہی حال اُس لمحے محیب کا تھا۔۔۔

لیکن وہ کہاں جانتا تھا۔۔۔کے جازع۔۔۔۔اس کا سگا بھائی ہی۔۔۔اس کی موت سے کم کسی چیز پر راضی نہیں۔۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

سر۔۔۔۔ماسٹر کے وکیل آئے ہیں۔۔۔آپ سے ملنے۔۔۔وہ نیچے لاونج" میں بیٹھے ہوئے ہیں۔۔۔" وہ کمرے میں اپنی شہزادی نازنین کو گود میں لیے۔۔۔سیل چلا رہا تھا کے دروازے پر دستک ہوئی ہی۔۔

اندر آنے کی اجازت دی۔۔۔تو ملازم نے اسے محیب کے وکیل کی آنے کی اطلاع دی۔۔۔۔

بھائی کا وکیل؟؟"وہ الجھا۔۔۔۔"

سب خیریت تو ہے ناں؟؟"ثوبیہ جو ابھی ابھی واش روم سے نہا کر نکلی" تھی۔۔۔فکر مند لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔۔

جازع اور ثوبیہ کے درمیان تلخی روز بہ روز بڑھ رہی تھی۔۔وجہ۔۔۔ثوبیہ کا نجمہ کی بھاگنے میں مدد کرنا۔۔۔اور جازع کے بار بار استفسار پر بھی انجان بننے کی اداکاری کرنا۔۔۔۔۔

اسکا بس نہیں چلتا تھا کے اسے طلاق دے دے۔۔۔مگر صرف اپنی بیٹی کا منہ دیکھ کر۔۔اسے خاموشی سے اپنے ساتھ ایک چھت کے نیچے رہنے دے رہا تھا۔۔۔۔

اس لڑکی کے سوال کو مکمل اگنور کر۔۔۔نازنین کو بیڈ پر لیٹا کر۔۔۔تیزی سے باہر چلا گیا۔۔۔۔

وہ نیچے پہنچا۔۔۔تو وکیل کو اپنا منتظر۔۔۔صوفے پر بیٹھا پایا۔۔۔

اس نے پراپرٹی ٹرانسفر کے پیپرز جازع کے ہاتھ میں دیے۔۔جنھیں دیکھ۔۔بجائے خوش ہونے کے۔۔۔اس کی آنکھوں میں عجیب سی کشش ابھری۔۔۔۔۔

پھر نا جانے دل میں کیا سمائی ی۔۔۔زور زور سے ہنسنے لگا۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

دل آج بہت اداس تھا۔۔۔

وہ رنجیدہ رنجیدہ اپنا کوٹ ہاتھ میں لیے۔۔۔اپنے اپارٹمنٹ میں داخل ہوا۔۔۔یہ وہی اپارٹمنٹ تھا جو اس نے نجمہ کے لیے خاص خریدا تھا۔۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔تو سامنے اُس حُسن جان کو اچانک اپنے سامنے کھڑا دیکھ۔۔۔آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئی یں۔۔۔۔

مقابل حسینہ۔۔۔کالے رنگ کی لونگ میکسی زیبِ تن کی ہوئی ی تھی۔۔۔اس کے گلے میں وہی نیکلس چمک رہا تھا۔۔۔جو اس نے اپنی والدہ سے ڈبل قیمت پر خریدا تھا۔۔۔۔

میکسی کا گلا آگے اور پیچھے دونوں جانب سے کافی گہرا تھا۔۔۔جس سے اس لڑکی کی دودھیائی رنگت جھلک رہی تھی۔۔۔۔۔وہ لائی ٹ میک۔اپ اور ہونٹوں پر ڈاک مہرون رنگ کی لپ۔اسٹک لگائے۔۔۔بلا کی حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔

اس نے اپنی گھنی آبشار کو سیدھے کندھے پر آگے کی جانب ڈال رکھا تھا۔۔۔جو اس کے حسن کو مزید چار چاند لگا رہا تھا۔۔۔۔

وہ ایک ادا سے لہرا کر چلتی ہوئی ی اس کی جانب آئی ی۔۔۔

تم نے تو کہا تھا کے دو دن اور اپنی والدہ کے پاس رکو گی۔۔۔"کہاں کی" اداسی۔۔۔کہاں کا غم۔۔۔اس حُسن دِلربا کو دیکھتے ہی۔۔۔جیسے وہ کھل اٹھا تھا۔۔۔چہرے پر پیاری سی تبسم سجائے۔۔۔کوٹ سائیڈ میں رکھی چی ئی ر پر ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میں سرپرائی زدینا چاہتی تھی تمھیں۔۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے" بولی۔۔۔۔

شاہزین کہاں ہے؟؟"اس وجیہہ مرد نے بے صبری سے پوچھا۔۔۔۔"

وہ۔۔۔تمھارا انتظار کرتے کرتے سو گیا۔۔۔۔"نجمہ نے ذرا جتاتے" ہوئے۔۔۔۔شکایتی انداز میں کہا۔۔۔۔

وہ آفس میں کافی کام تھا آج۔۔"تیزی سے وجہ بیان کرنے لگا۔۔۔۔"

اوو۔۔۔تو پھر تو آپ خاصہ تھک بھی گ ئی ے ہوں گے ؟؟"اس نے" اپنے نیچے کے ہونٹ کو دانتوں میں دبا کر۔۔۔لہک کر۔۔۔۔ مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اس کی قاتلانہ ادا اس وجیہہ مرد کو اپنے دل پر وار کرتی محسوس ہوئی ی۔۔۔۔

تو۔۔۔میں تھوڑی تھکن اتارنے میں مدد کر دوں ؟؟۔۔۔"وہ ظالم حسینہ" نہایت قریب آ کر۔۔۔اس کی ٹائی ی اپنے ہاتھوں سے اتارتے

ہوئے۔۔۔ذو معنی انداز میں۔۔۔مقابل کی سمندر جیسی حسین نیلی آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔گویا ہوئی ی۔۔۔۔۔

۔۔وہ خوبرو نوجوان اس کی نشیلی آنکھوں میں۔۔۔گہری بولتی نظروں سے جھانکتے ہوئے۔۔"میری خوش قسمتی۔۔۔"۔۔۔کہ کر۔۔۔مسکرانے لگا۔۔۔۔

وہ لڑکی تو بغیر پیے ہی نشہ چڑھا گ ئی تھی اسے۔۔۔۔

نزدیک کھڑی وہ حسین دشمنِ جاں نعمت تھی اس کے لیے۔۔۔ایک عزیم نعمت۔۔۔۔جس کا وہ دنیا میں سب سے بڑھ کر قدر دان تھا۔۔۔۔۔

جس کے جسم پر تو وہ سالوں سے قابض تھا۔۔۔مگر چاہ روح پر قابض ہونے کی تھی۔۔۔۔

ایک سزا تھی۔۔۔جو بظاہر نظر نہیں آتی تھی۔۔۔مگر وہ کاٹ رہا تھا۔۔۔۔

اسے گمان ہوا۔۔۔جیسے آج اس کی سزا ختم ہوئی ی۔۔۔۔

وہ خوبرو نوجوان کیونکر خوش نہ ہوتا۔۔۔وہ سامنے سے دعوت دے رہی تھی اسے۔۔۔۔۔

بغیر اک لمحے کی دیری کے۔۔۔وہ اسے برائیڈل سٹائل میں اپنی باہوں میں بھر کر۔۔۔بیڈ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

صبح آنکھ کھلی۔۔۔تو اپنی جگہ شاہزین کو محیب کے بازو پر سوتا ہوا پایا۔۔۔۔

دونوں باپ بیٹے چپک کر سو رہے تھے۔۔۔انھیں ایک ساتھ دیکھ۔۔۔اس کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔۔۔۔

وہ کبھی محبت سے چور نظریں اپنے شوہر پر ڈالتی تو کبھی اپنے بیٹے پر۔۔۔۔۔

اِس سے زیادہ کی کوئی ی عورت کیا خواہش کرے۔۔۔۔

یہ وہ حسین لمحہ تھا۔۔جسے وہ آنکھوں میں بھر کر۔۔۔مسلسل مسکرائے جا رہی تھی۔۔۔۔

نہایت محبت سے پہلے اپنے شہزادے کی پیشانی چومی۔۔۔پھر اپنے خوبرو شوہر کی۔۔۔۔جو سوتے ہوئے بھی کسی پرنس چارمنگ سے کم معلوم نہیں ہو رہا تھا اسے۔۔۔۔

پھر اٹھ کر۔۔۔اپنے بالوں کا جوڑا بناتے ہوئے۔۔۔فریش ہونے چلی گئی۔۔۔۔

تم کچن میں کیا کر رہی ہو؟؟۔۔۔سارے ملازمین کہاں ہیں؟؟"وہ" شاہزین کو گود میں لے کر۔۔۔کچن کی جانب آیا۔۔۔۔نجمہ کو کام کرتا دیکھ۔۔۔وہ برہمی سے ایک ابرو اچکا کر پوچھنے لگا۔۔۔۔

ناشتہ تیار کر رہی ہوں تمھارے لیے۔۔۔۔اور ملازمین کو میں نے ہی کچن سے باہر کیا ہے۔۔۔۔" وہ فرائی پین چھولے پر رکھتے ہوئے ۔۔۔۔مطمئن انداز میں جواب دہ ہوئی۔۔۔۔

"مگر۔۔۔۔ تمھیں یہ سب کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔۔"

کیوں نہیں؟؟۔۔۔" وہ فوراً ہی اس کی جانب متوجہ ہو کر۔۔۔احتجاجاً" بولی۔۔۔

"کیونکے میں نہیں چاہتا تم یہ سب کرو۔۔۔۔ کبھی کبھار دل چاہے تو کچن آجایا کرو۔۔۔۔اپنی نگرانی میں سارا کام کروایا کرو۔۔۔ مگر روز کی اپنی ڈیوٹی مت لگاؤ۔۔۔۔یہ تمھارا مقام نہیں۔۔۔۔تم بس اپنا اور شاہزین کا

اچھے سے خیال رکھو۔۔۔۔"وہ گمبھیر لہجے میں۔۔۔ سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

پر۔۔۔مجھے اچھا لگتا ہے تمھارے لیے کوکنگ کرنا۔۔۔۔۔میں نے تو نیٹ" بھی سیکھی ہیں۔۔۔۔ جیسے تم چاہتے ہو dishes سے بہت ساری ن ئی ی ناں میرا خیال رکھنا۔۔۔ویسے میں بھی چاہتی ہوں کے تمھارا خیال خود رکھوں۔۔۔۔ تمھارے سارے کام جتنا ممکن ہو سکے خود کرؤں۔۔۔یہ ڈیوٹی ویوٹی نہیں ہے۔۔۔۔یہ محبت کا اظہار ہے میری۔۔۔میں روز صبح اٹھ کر آئی ی لو ویو آئی ی لو ویو نہیں کر سکتی۔۔۔یہ نہیں ہو گا مجھ سے۔۔۔۔ مگر اپنی ہر ادا سے تمھیں یہ احساس ضرور دلانا چاہتی ہوں کے کتنے خاص ہو تم میرے لیے۔۔۔۔۔۔"اس نے کب سوچا تھا کے مقابل کھڑی حسینہ یوں اپنی محبت کا اظہار کرے گی۔۔۔۔یوں اس کے ناز اٹھانے کی چاہ رکھے گی۔۔۔

لاجواب کر دیا تھا اس نے محیب اجلال ملک کو۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔جیسا تمھیں بہتر لگے۔۔۔"ہار ماننے والے انداز میں کہ" کر۔۔۔وہ پاس رکھی چیئر کو کھسکا کر۔۔۔شاہزین کو گود میں لیے اس پر بیٹھ کر۔۔۔اسے ناشتہ تیار کرتا ہوا دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔

ویسے ناشتے میں کیا بن رہا ہے؟؟"اس نے تجسس سے استفسار کیا۔۔۔"

"تمھارے لیے۔۔۔ایک ابلا ہوا انڈا۔۔۔اور چائے۔۔۔۔"

بس؟؟۔۔۔"وہ حیرت سے۔۔۔منہ بگاڑتے ہوئے۔۔۔"

ہاں۔۔۔"نہایت پیارا سہ چہرہ بنا کر۔۔مقابل حسینہ نے جواب"
دیا۔۔۔"کیونکے بھئی ی۔۔مجھے بڑئے پیٹ والے مرد بالکل اچھے نہیں
لگتے۔۔۔اور پاکستانی مرد اپنا خیال رکھنا بالکل ترک کر دیتے ہیں شادی کے
بعد۔۔پھر کچھ ہی عرصے میں ان سے پہلے ان کا بڑا سہ پیٹ داخل ہو رہا ہوتا
ہے ہر جگہ۔۔۔۔۔۔۔اس لیے میں خاص تمھاری ڈائٹ کا خیال رکھنے والی
ہوں اب سے۔۔۔"اس کے چھوٹی آنکھیں کر کے۔۔۔منہ بسور کر کہتے
ہی۔۔۔مقابل بیٹھے اس شخص کا دل چاہا۔۔۔کے اپنا سر دیوار سے پھوڑ
لے۔۔۔۔

گڈ۔۔۔"خاصہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔۔جبرا کہا۔۔۔۔۔"

شکریہ۔۔"وہ مسکراتے ہوئے۔۔۔"

سیکھی ہیں dishes اور جو تم نے میرے لیے نیٹ سے ن ئ ی ی ن ئ ی ی"

"وہ؟؟؟۔۔۔

وہ سب بھی ڈائ ٹ اسپیشل ہیں۔۔۔۔آج میں تمھارے لیے خاص قیمہ" کریلے بناؤں گی۔۔۔۔دیکھنا انگلیاں چاٹتے رہ جاؤ گے۔۔۔۔" وہ خاصہ پُراعتمادی سے گویا ہوئ ی۔۔۔۔جس کے جواب میں وہ مصنوعی مسکان چہرے پر سجائے اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔۔۔

قیمہ کریلے" وہ منہ بسور کر دوبارا آہستگی سے دوہراتے ہوئے۔۔۔۔ "

لگتا ہے شاہزین بابا کو اب سے آفس میں ہی کھانا کھانا پڑے گا۔۔۔۔" وہ" سرگوشی والے انداز میں اپنے بیٹے کے کان کے پاس منہ لا کر۔۔۔۔منہ بگاڑتے ہوئے بولا۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

"تم یہاں کب سے رہ رہے ہو؟"ناشتہ کرتے ہوئے۔۔۔۔نجمہ نے اچانک ہی سوال کیا۔۔۔۔

"جب سے پلوشہ سے شادی سے انکار کیا۔۔۔"دوبدو جواب دیا۔۔۔۔

نجمہ اس کے چہرے کو بغور دیکھ رہی تھی۔۔۔مگر اس کا چہرہ بالکل نارمل تھا۔۔۔

دکھ کا کوئی ی دور دور تک اثار تک نہ تھا۔۔۔۔

تمھیں دکھ تو ہوا ہو گا پلوشہ کو انکار کرتے وقت ؟"نہایت تجسس سے" استفسار کیا۔۔۔۔

تم کیا سننا چاہتی ہو؟؟" مقابل نے ایک ابرو اچکا کر۔۔۔۔نروٹھے پن سے" پوچھا۔۔۔۔

اس کا اچانک سے بدلا رویہ نجمہ کو احساس دلانے کے لیے کافی تھا کے سوال غلط کیا ہے اس نے۔۔۔۔۔

میں تو بس ایسے ہی پوچھ رہی تھی۔۔۔"اس کا منہ اتر گیا تھا۔۔۔۔وہ" نظریں جھکا کر۔۔۔۔چائے کا کپ منہ سے لگاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

سچ بتانا۔۔۔پلوشہ محبت ہے ناں تمھاری؟؟۔۔۔۔"وہ نہیں جانتی" کیوں۔۔۔ مگر اس سوال کا جواب جاننا چاہتی تھی وہ۔۔۔چاہے مقابل کا جواب سننے کے بعد شدید پچھتاوا ہی کیوں نہ ہو اپنے پوچھے جانے والے سوال پر۔۔۔۔۔

اس سوال کے کانوں کی سماعت سے ٹکراتے ہی۔۔۔۔ محیب کو وہ لمحہ شدت سے یاد آیا۔۔۔جب وہ اپنی ن ئ ی دولہن کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے کمرے میں لے جانے کے لیے اپنی فیملی سے لڑ رہا تھا۔۔۔۔۔اس وقت جب مبشرہ بیگم نے اچانک اسے پلوشہ کی یاد دلا کر کہا۔۔۔کے اس کے کمرے پر پلوشہ کا حق ہے۔۔۔تو اس کی پکڑ نجمہ کے ہاتھ پر چند ثانیوں کے لیے ڈھیلی پڑ ئ ی تھی۔۔۔۔

وہ ایسے ہی تو نہیں کہتا ناں۔۔۔کے اُس نے اِس رشتے کو نبھانے کے لیے قربانیاں دیں۔۔۔۔۔

یہی وہ وقت تھا جب اُس نے اِس رشتے کے لیے اپنی جانب سے پہلی قربانی دی تھی۔۔۔

اپنی محبت کا حق اپنی بیوی کو دیا تھا۔۔۔۔۔

مقابل کو گہری سوچ میں ڈوبا دیکھ۔۔۔اس کا دل تڑپ اٹھا تھا۔۔۔

"کیا جواب دینا بہت مشکل ہے؟؟؟" وہ اداسی سے مسکراتے ہوئے۔۔۔سامنے بیٹھے اس خوبرو نوجوان کو دیکھ بولی۔۔۔۔

اگر برابری کی شرط نہ ہوتی۔۔۔تو یقیناً آج اِس وقت دو نہیں تین لوگ" ناشتہ کر رہے ہوتے۔۔۔"نہایت سنجیدگی سے۔۔۔سخت لہجے میں جواب دے کر۔۔۔وہ اٹھ کر چلا گیا تھا۔۔۔۔

اس کا جواب وہ سمجھ نہیں سکی۔۔۔

کیا مطلب تھا اِس بات کا؟؟۔۔۔۔

برابری کی شرط سے کیا مراد تھی اُس کی؟؟۔۔۔

ناجانے کیوں دل اداس ہو گیا۔۔۔اور پچھتاوا ہونے لگا اپنے کیے سوال پر۔۔۔۔۔

میم۔۔۔ماسٹر کہ رہے ہیں۔۔۔ناشتہ کرتے ہی تیار ہو جائی یے" گا۔۔۔" ملازمہ کے آکر۔۔۔آہستگی سے نظریں جھکائے کہتے ہی۔۔۔وہ اپنی سوچ کے دریا سے باہر نکلی۔۔۔۔

کیوں؟؟۔۔" وہ ابرو اچکا کر۔۔۔تجسس سے۔۔۔"

میم۔۔۔اِس بات کا علم نہیں مجھے۔۔۔" وہ شائستگی سے جواب دے" کر۔۔۔پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

ہم کہاں جا رہے ہیں؟؟۔۔" وہ دو تین بار استفسار کر چکی تھی۔۔۔مگر" محیب بجائے جواب دینے کے۔۔۔خاموشی سے ڈرائی یو کر رہا تھا۔۔۔۔

ملک مینشن؟؟" وہ از خود ہی اندازہ لگاتے ہوئے۔۔۔۔"

ہمم۔۔۔"فقط اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔۔وہ کوٹ کی جیب سے کالا چشمہ" نکال کر آنکھوں پر لگانے لگا۔۔۔۔

چشمہ اس کی گوری رنگت پر قیامت برپا کرتا محسوس ہوا مقابل بیٹھی لڑکی کو۔۔۔۔

ناراض ہو مجھ سے؟؟" وہ محیب کے بدلے رویے کو شدت سے محسوس" کر رہی تھی۔۔۔

نہ وہ اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

نہ کسی بات کا جواب دینے کی زحمت کر رہا تھا۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔"آگے کی جانب دیکھتے ہوئے ہی۔۔۔۔اس نے سنجیدگی سے"
جواب دیا۔۔۔۔

نجمہ کو خاموش ہو جانا۔۔۔۔۔بولنے سے بہتر معلوم ہوا۔۔۔۔

پورے راستے کار میں خاموشی کا راج رہا۔۔۔۔۔

صرف محیب ہی جانتا تھا کے ملک مینشن میں اپنی فیملی لے جاتے وقت
۔۔۔۔وہ کتنا خوفزدہ ہے۔۔۔۔۔وہ بھولا نہیں تھا مبشرہ بیگم کی نجمہ سے
بے انتہاء نفرت کو۔۔۔۔۔نہ ہی اجلال ملک کی دولت کی خاطر اس لڑکی سے

دل میں رکھی جانے والی کدورت کو۔۔۔اوپر سے ثوبیہ اور جازع۔۔۔کون سہ دودھ کے دھلے تھے۔۔۔۔۔۔

مگر وہ اپنی اولاد کو دادا دادی کی محبت سے محروم نہیں رکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔

وہ رشتوں کو اہمیت دینے والوں میں سے تھا۔۔۔۔

وہ خود بھی کافی وقت سے ملک مینشن نہیں گیا تھا۔۔۔نہ ہی اپنے والدین سے ملا تھا۔۔۔۔

پلوشہ سے رشتہ توڑنے پر اسے اجلال ملک اور مبشرہ بیگم کی جانب سے سخت مخالفت و ناراضگی کا سامنا کرنا پڑا تھا۔۔۔۔

جس کی وجہ سے وہ ملک مینشن کو چھوڑ کر۔۔۔اپنے اپارٹمنٹ میں شفٹ ہو گیا تھا۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

محیب۔۔۔" وہ گھر میں داخل ہوا۔۔۔تو سامنے ہی اپنی ماں کو ہاتھ میں " پرس لیے کہیں جانے کے لیے تیار کھڑا پایا۔۔۔

اپنے بیٹے کو پورے ایک سال بعد یوں اچانک گھر میں داخل ہوتا دیکھ۔۔۔ مبشرہ بیگم حیرت و خوشی سے جھومتے ہوئے۔۔۔دیوانا وار تیز قدم لیتیں اس کی جانب آئی یں۔۔۔اور تیزی سے اس کے گلے لگ کر رونا شروع ہو گ ئی یں۔۔۔۔

او۔۔۔ بڑے بڑے لوگ آج ہمارے گھر تشریف لائی یں"

ہیں۔۔۔"اجلال ملک اپنی گھڑی ہاتھ کی کلائی ی میں سیٹ کرتے ہوئے جیسے ہی کمرے سے نکلے۔۔۔ان کی نظر دروازے کے پاس کھڑے اپنے بیٹے پر پڑئی ی۔۔۔ جس پر وہ طنز کا تیر چلاتے ہوئے۔۔۔۔دانت پیس کر بولے۔۔۔۔

وہ محیب سے شدید ناراض تھے۔۔۔کیونکے اس نے اپنے حصے کی پراپرٹی بغیر ان کی اجازت کے جازع کے نام کردی تھی۔۔۔۔

انھیں خاصہ رنج پہنچا تھا کے محیب نے اتنا بڑا فیصلہ لینے سے پہلے ایک بار مشورہ تک نہ کیا ان سے۔۔۔۔

چپ ہو جاؤ۔۔۔میرا بیٹا اتنے وقت بعد گھر آیا ہے۔۔۔۔اسے سکون سے" بیٹھ تو لینے دو۔۔۔" مبشرہ بیگم اس کے گلے سے ہٹ کر۔۔۔پیچھے کی جانب مڑ۔۔۔۔اجلال ملک کو دیکھ۔۔۔احتجاجاً بولیں۔۔۔۔

وہ نہیں چاہتی تھیں کے محیب پھر اجلال ملک سے لڑ کر گھر سے نکل جائے۔۔۔

کیا یہ کم تھا کے ان کا ناک والا بیٹا۔۔۔۔خود چل کر گھر آ گیا تھا صلح کرنے۔۔

اجلال ملک اور محیب کی لڑائی میں پیسی وہ ماں تھی۔۔۔مگر وہ مزید اپنے بیٹے کی جدائی نہیں سہنا چاہتی تھیں۔۔۔

یہ لڑکی؟؟"ابھی مبشرہ بیگم محیب کی خاطر اجلال ملک کو منانے کا سوچ ہی" رہی تھیں۔۔۔کے نجمہ گود میں شاہزین کو لیے گھر میں داخل ہوئی ی۔۔۔اسے دیکھتے ہی۔۔۔دونوں میاں بیوی کا خون کھول اٹھا تھا۔۔۔

کیونکے وہ لڑکی ہی وجہ بنی تھی ان کے بیٹے کے باغی ہونے کی۔۔۔

آپ کا پوتا۔۔۔شاہزین۔۔۔"محیب نجمہ سے شاہزین کو لینے لگا۔۔۔جس" پر وہ گھبرا کر نفی میں گردن ہلانے لگی۔۔۔مگر روبرو کھڑے اس لڑکے نے آنکھوں کے اشارے سے اسے اعتماد میں لیا۔۔۔کے کچھ نہیں ہوگا۔۔۔ڈرئے نہیں۔۔۔وہ ساتھ کھڑا ہے اسکے۔۔۔

نجمہ نے ڈرتے ڈرتے شاہزین کو محیب کی گود میں دیا۔۔۔

محیب نے ساری لڑائی یوں اور اختلافات کو سائی یڈ میں رکھ۔۔اپنی والدہ کی جانب۔۔۔ان کا پوتا بڑھاتے ہوئے۔۔۔ مسکرا کر کہا۔۔۔

نجمہ بہت ڈر رہی تھی کے مبشرہ بیگم کہیں شاہزین کو اپنی اندھی نفرت میں کوئی ی تکلیف و نقصان نہ پہنچادیں۔۔۔۔

ڈر کے مارے وہ اپنے نیچے کے ہونٹ مسلسل چبا رہی تھی۔۔۔۔

پوتا؟؟؟" وہ ہکا بکا ہو کر۔۔۔اس حسین بچے کو دیکھنے لگیں۔۔۔۔جس کی "
آنکھیں اور چہرے کا نقش بالکل اپنی ماں میں مل رہا تھا۔۔۔۔۔

امی حضور۔۔۔"محیب کو یقین تھا کے چاہے وہ نجمہ سے ماضی کے سبب"
کتنی ہی نفرت کیوں نہ کریں۔۔۔۔مگر اپنے پوتے سے ضرور محبت کریں
گی۔۔۔

مگر اُس لمحے اسکا یقین بری طرح ٹوٹا۔۔۔جب مبشرہ بیگم کو شاہزین کو گود
میں لینے کے بجائے۔۔۔قدم پیچھے لیتے دیکھا۔۔۔۔

اسے کافی گہرا صدمہ پہنچا تھا اُس پل۔۔۔۔۔آنکھوں میں سرخی اتر
آئی۔۔۔۔۔

ڈیڈ۔۔"اپنی ماں کا ری۔ایکشن دیکھنے کے بعد۔۔۔اس نے اجلال ملک کی"
جانب دیکھا۔۔۔۔

اک امید تھی۔۔۔کے وہ آگے بڑھ کر خود اسے گود میں لیں۔۔۔آخر پوتا ہے انکا۔۔۔۔

مگر یہ دیکھ۔۔۔دل ایک اور زخم کھایا۔۔۔کے بجائے شاہزین کو لینے کے۔۔۔وہ اسے کھا جانے والی نگاہ سے گھورنے لگے۔۔۔

وہ وجیہہ مرد اپنے دل کو نشتروں سے پیوست ہوا محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔

دل کو سمجھایا۔۔۔ضروری تو نہیں ہر بچے کو اس کے دادا دادی کی محبت ملے۔۔۔۔۔

اپنے بکھرتے جذبات کو کنٹرول میں کر۔۔۔رنجیدہ مسکان چہرے پر سجائے۔۔۔مڑ کر۔۔۔نجمہ کا ہاتھ تھاما۔۔۔اور کوئی ی شکایت۔۔۔کوئی ی

شکوہ۔۔کوئی ی رنج ظاہر کیے بغیر۔۔۔اپنی فیملی کو لے کر باہر جانے لگا۔۔۔۔

محیب۔۔۔۔آخر ایسا کیا کالا جادو کر دیا ہے اس وحشیہ کی بیٹی نے تم پر؟؟؟"
کے تم اس لڑکی کی خاطر اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر جا رہے ہو؟؟۔۔۔۔۔۔۔۔"مبشرہ بیگم اسے یوں خاموشی سے واپس جاتا دیکھ۔۔۔تیزی سے پیچھے سے اسکا ہاتھ پکڑ کر۔۔اپنی جانب مڑ کر دیکھنے پر مجبور کرتے ہوئے۔۔۔۔روہانسہ و شکوئے بھرے لہجے میں گویا ہوئی یں۔۔۔۔۔۔

وحشیہ کی بیٹی نہیں ہے یہ۔۔۔میری بیوی ہے۔۔۔مائے"
وائی ف۔۔۔۔میرے بچے کی ماں۔۔۔۔"وہ خاصہ جتاتے ہوئے پہلی بار اونچی طرز میں بولا۔۔۔۔

عورت کا کام ہی بچے جنا ہوتا ہے۔۔۔کوئی ی کمال نہیں کیا اس نے تمھاری" اولاد جن کر۔۔۔مگر تم نے ضرور بے وقوفی کی ہے ایک ایسی زمین پر بیج بو کر۔۔۔جو قابل نہیں تھی ہماری نسل کو بڑھانے کے۔۔۔۔اور ویسے بھی کون جانے یہ تمھاری اولاد ہے بھی یا نہیں۔۔۔۔ایک سال نا جانے کہاں گزارا ہے اس لڑکی نے۔۔۔کہاں کہاں منہ کالا کیا ہے اپنی ماں کی طرح۔۔۔۔۔۔"اجلال ملک نے آخری جملہ نجمہ کو حقارت بھری نظر سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ان کے توہین آمیز جملے جیسے ہی محیب کے کانوں کی سماعت سے ٹکرائے۔۔۔وہ بپھر اٹھا ....

جسم میں خون کی گردش تیز ہو گ ئی۔۔۔

آنکھوں میں جیسے انگارے ابھرے ہوں۔۔۔۔

وہیں دوسری جانب۔۔۔ نجمہ اپنے کردار پر انگلی اٹھتی دیکھ۔۔۔۔دل و جان سے تڑپی تھی۔۔۔۔اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔۔۔۔وہ اپنے کردار کی صفائی دینے کے لیے ابھی غصے سے بولنے ہی لگی تھی۔۔کے اس کی جگہ۔۔۔ محیب اجلال ملک کی آواز پورے لاونج میں گونجی۔۔۔۔

"ڈیڈ۔۔۔۔ایک لفظ اور نہیں۔۔۔"

اس کی رعب دار گرجتی آواز سے پورے ماحول پر خاموشی طاری ہو گئی تھی۔۔۔۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کیا۔۔۔۔

میری بیوی ایک پاکیزہ عورت ہے۔۔۔جس کی پاکیزگی پر مجھے خود سے" زیادہ یقین ہے۔۔۔۔۔میں خوش نصیب مانتا ہوں خود کو۔۔۔کے خدا نے مجھے عزت کا پردہ و حفاظت و مان رکھنے والی عورت سے نوازا۔۔۔۔۔اور شاید آپ بھول بیٹھے ہیں۔۔۔یہ اسی ملک خاندان کا فرد ہے۔۔۔اسکی رگوں میں دوڑنے والا خون اور آپ کی رگوں میں دوڑنے والا خون الگ نہیں ہیں۔۔۔۔تو اِسے گالی دینے سے پہلے سوچ لیں۔۔۔کیونکے وہ گالی آپ پر بھی لوٹے گی۔۔۔۔"بیوی کو گالی دو۔۔۔تو وہ ڈائی ریکٹ شوہر کو پہنچتی ہے۔۔۔ایسا ہے میاں بیوی کا رشتہ۔۔۔لباس ہیں دونوں ایک دوسرے کا۔۔۔۔۔

اجلال ملک نے سوچ بھی کیسے لیا کے وہ نجمہ کے کردار پر انگلی اٹھائی یں گے ۔۔۔اور وہ خاموش کھڑا رہے گا۔۔۔۔۔۔

اس نے دوٹوک انداز میں جواب دے کر۔۔۔انھیں آسمان سے زمین پر لا کر پٹکا تھا۔۔۔۔

وہ خود گواہ بن گیا تھا اپنی بیوی کی پاکیزگی کا۔۔۔۔۔

نجمہ نے اس کے کہے ایک ایک لفظ کو۔۔۔۔اپنے دل پر وار کرتا و چھوتا محسوس کیا تھا۔۔۔۔

وہ بس ٹک ٹکی باندھے اس حسین و جمیل ور عب دار شخصیت کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔جس نے مختصر جملوں میں پوری لڑائی ی ختم کر دی تھی۔۔۔۔

اچانک اس کا صبح بولا ہوا جملہ یاد آیا۔۔۔اور سمجھ آگیا کے دل و جان سے پیاری ہے اسے۔۔۔اب اتنی ہی محبت کسی اور کو دے سکے۔۔۔یہ کہاں ممکن۔۔۔۔۔

وہ اپنے دل کو محیب کے آگے جھکتا ہوا محسوس کرنے لگی۔۔۔۔۔

ایک سال کافی لمبا وقت ہوتا ہے۔۔۔وہ ایک سال اس کی زندگی سے غائب رہی تھی۔۔۔وہ نہیں واقف۔۔۔وہ کہاں تھی۔۔۔کس حال میں تھی۔۔۔کیا کر رہی تھی۔۔۔

اس لمحے قربان جانے کا دل چاہا بڑی شدت سے اس ستمگر پر۔۔۔جو پھر بھی ڈٹ کر اپنے والدین کے سامنے کھڑا اس کی پاکیزگی کی گواہی خود دے رہا تھا۔۔۔۔

کیاہو گیاہے تمھیں؟؟۔۔۔میرا محیب توایسانہ تھا۔۔۔وہ تو بڑوں کی عزت" ورشتوں کا پاس رکھنے والا تھا۔۔۔آج عبدالرحمان کی بیٹی کی خاطر تم اپنے باپ کے منہ کو آرہے ہو۔۔۔۔۔کیا بھول گ ئی ے اس کے باپ نے تمھاری مہک آنی کے ساتھ کیا کیا تھا۔۔۔۔تم اِسے کیسے اپنا سکتے ہو؟؟۔۔کیسے؟؟۔۔۔کیا بھول گ ئی ے مہک کی چیخیں؟؟۔۔مہک کا غم؟؟۔۔۔مہک کی خون میں لت پت لاش؟؟۔۔۔۔کیسے اپنی آنی کی عزت تار تار کرنے والے کی بیٹی کو اپنی عزت بنا رہے ہو؟؟۔۔۔۔۔"مبشرہ بیگم محیب کی ڈائی ریکٹ دکھتی رگ پر وار کر رہی تھیں۔۔۔۔

وہ واقف تھیں ان کا بیٹا اپنی خالہ کی موت کا غم آج بھی سینے میں لیے پھرتا ہے۔۔۔۔

محیب کی آنکھوں کے آگے پورا درد بھرا ماضی فلم کی طرح چلنے لگا۔۔۔۔

وہ کیسے بھول سکتا تھا اپنی آنی کی وہ تڑپ بھری چیخیں۔۔۔

مبشرہ بیگم کے جملے تھے یا ایٹم بم۔۔۔ نجمہ کو اپنا دماغ مفلوج ہوتا محسوس ہوا۔۔۔۔

اس کے والد نے محیب کی خالہ کی عزت لوٹی تھی۔۔۔ اتنی تلخ و درد بھری حیقیت۔۔۔۔

اپنے والد کو وہ شروع سے ایک آئی یڈیل کی طرح تصور کرتی۔۔ ایک ہیرو۔۔۔ جس نے اس کی والدہ کی عزت بچائی ی۔۔۔ انھیں جسم فروشی کے دھندے سے نکال کر۔۔۔ عزت کی زندگی دی۔۔۔۔

اس نے کبھی خوابوں میں بھی نہیں سوچا تھا۔۔۔کے اس کے والد کا اصل روپ اتنا خطرناک وجانور سے بھی بدترین تھا۔۔۔۔

کے اسے شرم محسوس ہو عبدالرحمان کی بیٹی ہونے پر۔۔۔۔

بے وجہ تو نہیں تھی محیب و مبشرہ بیگم کی نفرت اس کے لیے۔۔۔۔

میں کچھ نہیں بھولا ہوں۔۔۔نہ اپنی آنی کو۔۔۔نہ ان کی چیخوں کو۔۔۔نہ ''
ان کی لاش کو۔۔۔نہ ان کے چھت سے کودنے کو۔۔۔نہ ان کے لال
شرارے کو۔۔۔نہ ان کی ہاتھوں میں سجی مہندی کو۔۔۔کچھ بھی نہیں
بھولا ہوں میں۔۔۔لیکن عبدالرحمان کے کیے گناہ کی سزا میں اپنی

بے قصور بیوی کو نہیں دے سکتا۔۔۔۔۔" وہ اعلانیہ۔۔۔۔اپنی والدہ کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔۔ قطعی وجذباتی انداز میں گویا ہوا۔۔۔۔

نجمہ نے پہلی بار محیب کی آواز میں بھرابھراپن محسوس کیا۔۔۔ جیسے وہ رو دے گا۔۔۔۔۔

بے قصور؟؟۔۔۔۔ہاں۔۔ ٹھیک کہا تم نے۔۔۔یہ اور اسکی ماں بالکل" بے قصور ہیں۔۔۔ بالکل معصوم۔۔۔۔۔گناہگار تو صرف میری بہن تھی جو اُسے اِس کی اور اسکی ماں کی طرح مردوں کو اپنی ادائوں میں پھنسانا نہیں آتا تھا۔۔۔ورنہ۔۔۔آج وہ اور اس کی اولاد راج کر رہی ہوتی اِس ملک مینشن میں۔۔۔اور۔۔۔۔" مبشرہ بیگم خاصہ طنزیہ لہجے میں ابھی بول ہی رہی تھیں۔۔۔کے روبرو کھڑا وہ وجیہہ مردان کی بات کاٹتے ہوئے۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔گناہگار آنی نہیں تھیں۔۔۔گناہگار آپ اور دادی" ہیں۔۔۔۔"محیب کے کہتے ہی مبشرہ بیگم تلملا اٹھی تھیں۔۔۔

کیا؟؟"فورا احتجاجاً واجھ کر کہا۔۔۔۔"

کیوں۔۔۔آنی نے آپ سے اور دادی سے نہیں کہا تھا کے عبدالرحمان کی" نظریں اچھی نہیں ہیں ان پر۔۔۔۔کیا وہ بار بار نہیں کہتی تھیں کے مجھے ان کے کام کے لیے ان کے کمرے میں مت بھیجو۔۔۔۔۔مگر آپ اور دادی نے ان کی ایک نہ سنی۔۔۔۔اور آخر میں وہی ہوا جس کا انھیں شروع سے ڈر لاحق تھا۔۔۔۔جتنا ذمے دار عبدالرحمان ہے آنی کی زندگی تباہ کرنے کا ۔۔اتنی آپ اور دادی بھی ہیں۔۔۔۔"محیب مبشرہ بیگم کو مزید تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔اس لیے ہمیشہ خاموش رہا۔۔۔۔اور انھیں اپنی کی گئی غلطی دوسروں کے سر ڈالنے کا موقع ملتا رہا۔۔۔۔

مگر حقیقت یہی تھی۔۔۔۔کے غلطی ان کی اپنی تھی۔۔۔۔

جو آئی ینہ محیب نے انھیں دیکھا یا وہ اتنا تکلیف دہ تھا۔۔۔کے ان کے الفاظ منہ میں ہی دم توڑ گ ئی ے۔۔۔۔ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔۔

آپی میں اس گھٹیا انسان کے کمرے میں نہیں جاؤں گی۔۔۔۔وہ بد تمیزی" کرتا ہے مجھ سے۔۔۔۔مجھے غلط طریقے سے چھونے کی کوشش کرتا ہے۔۔۔"مہک کے بولے ہوئے جملے ان کے کانوں میں گونجنے لگے۔۔۔۔

اس لمحے اگر انھوں نے صحیح فیصلہ لیا ہوتا تو آج شاید ان کی بہن زندہ ہوتی۔۔۔مانا ملک مینشن میں نہ ہوتی۔۔۔کسی اور جگہ بسی ہوتی۔۔۔اپنا

خاندان ہوتا اس کا۔۔۔خوش و آباد ہوتی۔۔۔کم از کم قبر کی مٹی تلے تو نہ دبی ہوتی۔۔۔۔۔

نجمہ بھابھی۔۔۔"اچانک ثوبیہ کی آواز آئی ی۔۔۔جس پر نجمہ سیڑھیوں" کی جانب متوجہ ہوئی ی۔۔۔

ثوبیہ اسے دیکھ۔۔۔آندھی طوفان کی طرح سیڑھیاں اتر کر۔۔۔اس تک پہنچی۔۔۔۔

نجمہ بھابھی۔۔۔" بچھڑے ہوئے کسی پرانے یار کی طرح وہ ڈائی ریکٹ" گلے سے آلگی۔۔۔۔اتنی محبت۔۔۔اتنی گرم جوشی۔۔۔کے نجمہ کو احساس ہوا۔۔۔ایک دوست چھوڑ گ ئی تھی وہ یہاں۔۔۔۔

مجھے معاف کر دیں۔۔۔یقین جانیں میں نہیں جانتی تھی میرے بھائی ی" اور بابا جانی نے آپ کے اور انٹی کے ساتھ برا سلوک کیا ہے۔۔۔چاہے تو آپ قسم لے لیں میری بیٹی کی۔۔۔۔مجھے کچھ نہیں پتا تھا۔۔۔میں تو صرف آپ کو یہاں سے دور بھیجنا چاہتی تھی۔۔۔تاکے۔۔۔"ابھی وہ روتے ہوئے۔۔۔اس لڑکی کے گلے لگے معافی مانگ ہی رہی تھی کے محیب تیزی سے۔۔۔اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی بیچ میں رعب دار انداز میں بولا۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔بس۔۔۔"اس کے اچانک کہتے ہی۔۔۔ثوبیہ گلے سے" ہٹ کر محیب کو دیکھنے لگی۔۔۔جو اسے گھوری سے نوازتے ہوئے چپ رہنے کا اشارہ کر رہا تھا۔۔۔۔

تب ثوبیہ کو علم ہوا کے نجمہ ابھی تک جازع کی سچائی سے بے خبر ہے۔۔۔۔

اٹس اوکے۔۔۔" نجمہ اس لمحے مفلوج ذہن کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔۔"
اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ ثوبیہ کو کیا جواب دے۔۔۔ محیب اس کی حالت سمجھتے ہوئے۔۔۔۔اس کی جگہ ثوبیہ کو جواب دے کر۔۔۔اسے باہر لے جانے لگا۔۔۔۔

آپ لوگ دادو سے نہیں ملیں گے؟؟۔۔۔وہ کب سے آپ لوگوں کی راہ" تک رہی ہیں۔۔۔خاص طور پر نجمہ بھابھی کی۔۔۔"ثوبیہ کے کہتے ہی محیب کے قدم رک گ ئ ے تھے۔۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

وہ نجمہ کا ہاتھ تھامے اور شاہزین کو گود میں لیے۔۔۔ محترمہ رقیہ کے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔

رقیہ بیگم کافی وقت سے بیمار رہ رہی تھیں۔۔۔اور یہ ایک حقیقت ہے۔۔۔ بیماری میں انسان کو اپنے کیے گناہوں کا احساس بہت زیادہ ہوتا ہے۔۔۔انھیں بھی ہو رہا تھا۔۔۔۔

دادو دیکھیں۔۔۔ محیب بھائی اور نجمہ بھابھی آئی یں ہیں۔۔۔"ثوبیہ" کے مسرت بھرے لہجے میں اعلان کرتے ہی۔۔۔۔ان کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی۔۔۔۔۔

نجمہ۔۔۔ محیب۔۔۔" وہ بیڈ پر بے جان سی لیٹی ہوئی تھیں۔۔۔۔ مگر" نجمہ اور محیب کو دیکھ۔۔۔۔ خوشی سے تیزی سے اٹھ کر بیٹھنے لگیں۔۔۔۔۔

نجمہ نے ان کی آنکھوں میں پہلی بار اپنے لیے محبت جھلکتی دیکھی۔۔۔ جس پر اُس کے لیے یقین کرنا کافی مشکل عمل تھا۔۔۔۔

دادو۔۔۔" محیب نجمہ کی گود میں شاہزین کو دینے لگا۔۔۔ مگر نجمہ لیتی" ۔۔۔اِس سے قبل ثوبیہ نے اپنا ہاتھ مسکراتے ہوئے بڑھایا۔۔۔۔

نجمہ کو ثوبیہ نے اپنے والد اور بھائی کے ساتھ مل کر بھاگنے میں مدد کی تھی۔۔۔۔ یہ بات جاننے کے بعد۔۔۔ محیب اسے بھی سزا دینا چاہتا تھا۔۔۔۔ مگر ثوبیہ نے بہت رو رو کر۔۔۔ اسے اپنے عمل کی وجہ بیان کی۔۔۔۔

ہر عورت اپنا گھر بسائے رکھنا چاہتی ہے۔۔۔میں بھی چاہتی تھی۔۔۔۔بس" اِسی چاہ میں نجمہ بھابھی کی بھاگنے میں مدد کی۔۔۔تاکے اپنے شوہر کی نظروں سے دور رکھ سکوں انھیں۔۔۔۔۔میں نجمہ بھابھی کی دشمن نہیں۔۔۔میں تو دوست ہوں ان کی۔۔۔یقین مانیں میں نے کبھی ان کا برا نہیں "چاہا۔۔۔۔ہمیشہ ان کی ہر معاملے میں مدد کی۔۔۔۔۔

محیب نے اسے معاف کر دیا۔۔لیکن یقین نہ کیا۔۔۔۔۔۔کے جازع نجمہ کی خاطر یہ سب کر رہا ہے۔۔۔اسے لگا ثوبیہ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔۔۔

رشتوں کا تقدس پامال کرنے والے انسان نہیں۔۔۔جانور ہوا کرتے ہیں۔۔۔پھر انھیں گھروں میں ماں بہن بیٹی کے ساتھ نہیں رکھا جاتا۔۔۔۔۔۔وہ کیسے مان لیتا کے اس کا بھائی ی رشتوں کے تقدس کو پامال

کرنے والا بن چکا ہے۔۔۔۔اور اپنے ہی بھائی کی بیوی پر نظر رکھے بیٹھا ہے۔۔۔۔

یہ؟؟"محیب نے جیسے ہی شاہزین کو ثوبیہ کو دیا۔۔۔ محترمہ رقیہ اپنا پاس" رکھا چشمہ آنکھوں پر لگا کر۔۔اس شہزادے کو بغور دیکھتے ہوئے ۔۔۔۔سوالیہ نظروں سے تکنے لگیں۔۔۔

شاہزین۔۔۔۔آپ کا پَرپوتا۔۔۔۔"محیب نے ان کے برابر میں بیٹھتے" ہوئے کہا۔۔۔۔

ارے ماشاءاللہ ماشاءاللہ،،،،کتنا خوبصورت ہے یہ تو۔۔۔بالکل اپنی ماں" جیسا دکھتا ہے۔۔۔۔"ثوبیہ نے محترمہ رقیہ کی گود میں شاہزین کو دیا۔۔۔تو وہ تعریف و محبت کرے بغیر نہ رہ سکیں۔۔۔۔

ارے لڑکی۔۔۔وہاں کیوں کھڑی ہو۔۔آؤ میرے پاس آکر" بیٹھو۔۔۔۔" نجمہ کچھ فاصلے پر کھڑے۔۔۔انھیں اپنے بیٹے کو پیار کرتا بے یقینی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

یقین کرنا بہت مشکل تھا اُس کے لیے۔۔۔کے اس کی پتھر دل دادی اس کے بیٹے کو پیار کر رہی ہیں۔۔۔۔

ان کے کہتے ہی۔۔۔۔ نجمہ نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔اور ان کی جانب آئی ی۔۔۔

جی؟؟"نرمی سے استفسار کیا۔۔۔۔"

محیب تھوڑا ہٹو۔۔۔اسے جگہ دو بیٹھنے کی۔۔۔۔"ان کے کہتے "
ہی۔۔۔ محیب نے تیزی سے کھسک کر۔۔۔اس کے لیے دادی کے برابر میں
جگہ بنائی ی۔۔۔۔

نجمہ بڑی حیرت سے ان کا چہرہ تکتے ہوئے۔۔۔ان کے برابر میں بیٹھی۔۔۔۔

ٹھیک ہو؟؟۔۔۔میرا پوتا ٹھیک تو رکھ رہا ہے ناں تمھیں؟؟" وہ بالکل "
دادی ساس کی طرح سوال کرتی معلوم ہوئی یں اس نازک صفت لڑکی
کو۔۔۔۔

وہ اثبات میں پھر سر ہلانے لگی۔۔۔۔

شکر۔۔۔پتا ہے۔۔۔میں نے کہ دیا تھا اِسے۔۔۔اگر میری پوتی کو کچھ" ہوا۔۔۔تو معاف نہیں کرؤں گی اسے۔۔۔۔۔چاہے آسمان زمین ایک کرئے۔۔۔مگر میری پوتی کو ڈھونڈ کر لائے میرے پاس۔۔۔۔مجھے معافی مانگنی ہے اس سے۔۔۔۔۔۔۔یقین نہ آئے۔۔۔تو برابر میں بیٹھا ہے ۔۔۔چاہے تو پوچھ لو۔۔۔۔۔" وہ نہایت اپنائیت و محبت سے بات کر رہی تھیں۔۔۔۔آنکھوں میں آنسو کیونکر نہ آتے۔۔۔۔کتنا ترسی تھی وہ ان محبتوں کے لیے یہ تو بس وہی جانتی ہے۔۔۔۔۔

نجمہ نے اس خوبرو نوجوان کی جانب دیکھا۔۔۔تو وہ اثبات میں سر ہلا کر ان کی بات کی درستگی کی گواہی دینے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

معافی؟؟؟" وہ روہانسہ لہجے میں۔۔۔۔"

ہاں معافی۔۔۔۔عروسہ سے بھی مانگنی تھی۔۔۔وہ نہیں آئی ی تمھارے"
"ساتھ؟؟؟

یہ اچھا ہے۔۔۔۔زندگی بھر ظلم کرؤ۔۔۔اور مرنے سے پہلے معافی مانگ"
لو۔۔۔۔۔"اچانک ہی اس کے ذہن میں آیا۔۔۔۔۔جس پر وہ نظریں جھکا گ ئی۔۔۔۔۔اتنا آسان تو نہیں ہوتا معاف کرنا۔۔۔۔

وہ بھی تب جب کانٹوں بھری زندگی گزاری ہو۔۔۔

مجھے پتا ہے بہت ظلم کیے ہیں تم پر اور تمھاری ماں پر۔۔۔مگر۔۔۔۔اس"
بوڑھاپے میں سوائے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگنے کے۔۔۔۔کچھ اور نہیں کر سکتی میں۔۔۔۔۔میں ایک لالچی عورت ہوں۔۔دیکھا جائے۔۔۔۔تو ابھی بھی اپنا فائی دہ دیکھ رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔میں واقف ہوں معاف کرنا آسان

نہیں۔۔۔۔مگر پھر بھی معافی کی طالب ہوں۔۔۔۔۔خدا پسند کرتا ہے
اُس کی رضا کے لیے معاف کر دو۔۔۔۔۔اُس کی اِس گناہگار بندی رقیہ
کو۔۔۔۔آخرت میں پکڑ ہوئی ی۔۔۔تو معاملات بہت سخت ہو جائی یں
گے۔۔۔۔اگر تمھاری اور عروسہ کی حق تلفی کے سبب پکڑئی ی گ ئی تو
ڈرتی ہوں جہنم میں نہ ڈال دی جاؤں۔۔۔۔مجھے بہت ڈر لگتا
ہے۔۔۔۔دوزخ بہت خطرناک جگہ ہے۔۔۔خدا کی قسم ایک لمحے کے کڑور
وے حصے کے لیے بھی کوئی ی اس کا عذاب برداشت نہیں
کر سکتا۔۔۔۔۔میں بوڑھی۔۔۔اِس خوف سے سو نہیں پاتی کے آخرت میں
ہر گناہ کی پکڑ ہونی ہے۔۔۔۔اگر تم معاف کر دو اپنی اِس بوڑھی دادی کو
۔۔۔تو یہ احسانِ عظیم ہو گا تمھارا مجھ پر۔۔۔۔۔۔۔"جب ہاتھ جھوڑ کر
انھوں نے نجمہ کے سامنے شرمندگی سے آنسو بہاتے ہوئے کہا۔۔۔۔تو
بجائے سرخرو ہونے کے وہ شرمندگی کی اتھا گہرائی یوں میں اتر
گ ئی۔۔۔۔

محترمہ رقیہ۔۔۔۔وہ پتھر دل عورت۔۔۔جس نے ہمیشہ خود کو بہتر اور نجمہ اور اسکی ماں کو کمتر گمان کیا۔۔۔۔

وہ آج نظریں جھکائے۔۔ہاتھ جوڑے۔۔روتے ہوئے معافی مانگ رہی تھیں۔۔۔۔

یوں ہاتھ نہ جوڑئی یں۔۔۔۔میں شرمندگی محسوس کر رہی ہوں۔۔۔آپ بڑی ہیں۔۔۔۔۔۔"وہ بھی بھری بھری آواز میں ان کا اپنے سامنے جوڑا ہوا ہاتھ تھام کر۔۔۔روکتے ہوئے بولی۔۔۔

مگر بڑوں والا کوئی ی کام نہیں کیا میں نے۔۔۔"وہ خاصہ افسردگی سے گویا" ہوئی یں۔۔۔۔

چلیں داد و بس کریں۔۔۔اتنا روئیں گی تو طبیعت پھر خراب ہو جائے گی" آپ کی۔۔۔۔"ثوبیہ فوراً ہی ان کے پاس آ کر۔۔۔پیچھے سے کمر سہلاتے ہوئے بولی۔۔۔

بس دادو۔۔۔۔"محیب بھی فوراً اٹھ کر۔۔۔ان کے پاس آ کر خاموش" کرانے لگا۔۔۔۔

کافی دیر بعد جا کر کمرے کا ماحول نارمل ہوا۔۔۔۔

عروسہ کیوں نہیں آئی تمھارے ساتھ؟؟"ان کے سوال پر۔۔۔محیب" تیزی سے جواب دیتے ہوئے۔۔۔

انھوں نے استنبول میں ایک ڈاکٹر سے شادی کرلی ہے۔۔۔"نجمہ اس کا" چہرہ حیرت سے دیکھنے لگی۔۔۔وہ کتنے آرام سے اپنی ساس کی دوسری شادی کے متعلق بتارہا تھا۔۔۔کوئی شرم کوئی جھجک نہیں۔۔۔

جبکے نجمہ ابھی بھی اِس معاملے کو بیان کرنے میں کافی ہچکچاہٹ کا شکار تھی۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔دوسری شادی؟؟"محترمہ رقیہ اور ثوبیہ دونوں حیران ہو کر" ۔۔۔ہم آواز بولے۔۔۔۔

جی۔۔۔"نجمہ نے نظریں جھکائے تصدیق کی۔۔۔۔"

چلو اچھا ہے۔۔۔بیچاری انٹی کب تک اکیلے رہتیں۔۔۔"ثوبیہ نے محسوس" کر لیا تھا نجمہ کی شرمساری کو۔۔۔اس لیے تیزی سے دل جوئی کی نیت سے کہا۔۔۔۔

مگر اُس سے کہنا کے مجھ سے آکر ملے۔۔۔"محترمہ رقیہ کے کہتے ہی" ۔۔۔نجمہ اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔

کھانا لگ گیا ہے۔۔۔آپ لوگوں کو باہر بلا رہے ہیں۔۔۔"ملازمہ نے آکر" اطلاع دی۔۔۔تو محیب فورا کھڑا ہوا۔۔۔۔

اچھا دادو چلتے ہیں۔۔۔"اس کے کہتے ہی۔۔۔نجمہ بھی کھڑی" ہوئی۔۔۔۔

کھانا تو کھالیں۔۔۔"ثوبیہ تیزی سے بولی۔۔۔۔"

اِس گھر کا پانی بھی حرام ہے مجھ پر۔۔۔۔"وہ صرف اپنی دادی کی خاطر اندر" تک آیا تھا۔۔۔۔ورنہ دروازے سے ہی لوٹ جاتا۔۔۔

ایسا نہیں کہتے بیٹا۔۔۔۔"اس کے سخت الفاظوں پر۔۔۔۔ محترمہ رقیہ فورا" ہی اسے ٹوکنے لگیں۔۔۔۔۔۔۔

محیب مزید کوئی ی جواب دیے بغیر کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔۔ نجمہ پھرتی سے شاہزین کو اپنی دادی سے لے کر۔۔۔اس کے پیچھے پیچھے ملک مینشن سے نکلی۔۔۔۔

مانا ثوبیہ کی بیٹی نازنین کو نہیں دیکھ سکی تھی وہ۔۔۔مگر گمان یہی تھا کے اپنی ماں کی طرح یقیناخوبصورت ہی ہو گی۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں سو رہی تھی۔۔۔ورنہ ثوبیہ ضرور اسے نجمہ سے ملانے لاتی۔۔۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

سوری۔۔۔" وہ اسٹڈی روم میں صوفے پر بیٹھا اپنے لیپ ٹائی پ پر کام" کرنے میں مگن تھا۔۔۔جب نجمہ پیچھے سے آکر۔۔۔اس کے کندھے پر اپنی ٹھوڑی ٹکا کر۔۔۔۔اپنی باہیں اس کی گردن کے گرد حائی ل کرتے ہوئے۔۔۔۔بڑی نرمی و شرمندگی سے گویا ہوئی ی۔۔۔۔

اس کی گرم سانسیں محیب کے کانوں کی لو کو جھلسا رہی تھیں۔۔۔۔

کس لیے؟؟۔۔۔"بغیر نظریں لیپ۔ٹائی پ کی اسکرین سے"
ہٹائے۔۔۔۔استفسار کیا۔۔۔۔

مجھے نہیں پتا تھا تمھاری آنی کے بارے میں۔۔۔۔میں۔۔۔"وہ سمجھ نہیں"
پا رہی تھی کس طرح معافی مانگے۔۔۔۔

آگے آؤ"۔۔۔اس کی روہانسہ آواز سن۔۔۔اپنا ضروری کام چھوڑ۔۔اس"
کی نرم کلائی ی تھام کر۔۔آگے آنے کو کہا۔۔۔۔

۔میں واقف ہوں اِس بات سے۔۔۔کے تم کچھ نہیں جانتی تھیں اِس"
بارے میں۔۔۔۔اور پھر میری بیوی عبدالرحمان کے کیے گناہ کی معافی

کیوں مانگے۔۔۔۔"اس دشمنِ جاں کو اپنے قریب بیٹھا کر۔۔۔اس کی گھنی زلفوں میں اپنی انگلیاں الجھاتے ہوئے۔۔۔اسے اپنی نیلی سمندر جیسی حسین آنکھوں میں دیکھنے پر مجبور کر۔۔۔۔بڑی محبت سے کہا۔۔۔۔۔

تواِس لیے اتنی نفرت کرتے تھے مجھ سے اور مام سے؟؟"اس کی سیاہ نشیلی" آنکھیں جواب کی متلاشی تھیں۔۔۔۔

اور بھی وجوہات تھیں۔۔" گمبھیر لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔"

پھر اچانک اتنے اچھے کیسے ہو گئے ہے؟؟"وہ آنکھوں میں آنکھیں" ڈال۔۔۔۔بڑے تجسس سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

وہ جانی دشمن بیوی جو بن گ ئی۔۔۔"نہایت سادگی سے جواب"
دیا۔۔۔جو مقابل حسینہ کو ہضم بھی نہ ہوا۔۔۔

بس؟؟۔۔۔اگر میری جگہ کوئی ی اور تمھاری بیوی بن جاتی۔۔۔تو کیا اس"
سے بھی اتنی محبت کرتے؟؟۔۔۔اس کے بھی ایسے ناز اٹھاتے؟؟۔۔اس کا
"بھی ایسے ہی خیال رکھتے؟؟۔۔

بالکل۔۔۔کیونکے وعدہ کسی مخصوص شخصیت سے متعلق نہیں تھا"
میرا۔۔۔"وہ لاپرواہی سے۔۔۔

اس کا مطلب۔۔۔تمھارے نزدیک صرف تمھاری بیوی کی اہمیت"
ہے۔۔۔پھر وہ میری جگہ چاہے کوئی ی بھی ہوتی۔۔۔"محیب نے اس

نازک صفت لڑکی کی آواز میں گھٹی گھٹی برہمی و خفگی کو محسوس کر لیا تھا۔۔۔۔

"کوئی ی اور کیسے ہوتی؟؟۔۔۔جوڑے آسمانوں پر بنتے ہیں۔۔۔ہمارا نکاح طے تھا۔۔۔کیا پتا۔۔۔وہ وعدہ لیا ہی اِس لیے گیا ہو۔۔۔کیونکے تمھیں میری زندگی میں آنا تھا۔۔۔"اس نے خاصہ سمجھانے والے انداز میں نرمی سے جواب دیا۔۔۔۔پھر اس کی ٹھوڑی کو نرمی سے چوم کر مسکرانے لگا۔۔۔۔

"اب اجازت ہو تو کام کر لوں۔۔۔"اس نے نرمی سے استفسار کیا۔۔۔جس پر وہ اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔اس کے کندھے پر سر ٹکا کر۔۔بالکل لگ کر بیٹھ گ ئی۔۔۔

نج۔۔۔۔"اچانک اس کے کانوں پر نظر پڑئی ی۔۔۔وہ بور ہو چکی تھی" بیٹھے بیٹھے۔۔۔ محیب کا کام ختم ہونے کو ہی نہیں آرہا تھا۔۔۔۔شوخی سے مسکراتے ہوئے۔۔۔اس کے کان کے پاس منہ لے جا کر۔۔۔پھونک مارنے لگی۔۔۔۔جس پر اس نے نظریں اٹھائے بغیر۔۔۔ذرا سختی سے نام لے کر۔۔۔اسے تنگ کرنے سے روکا۔۔۔۔

مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔۔"اس کے کان میں سرگوشی کرنے والے انداز" میں کہا۔۔۔۔پھر شہادت کی انگلی سے۔۔۔اسکے دل کے مقام پر ہارٹ شیپ بنانے لگی۔۔۔

۔۔تم آرام سے کمرے میں جا کر سو جاؤ۔۔۔مجھے تھوڑا اور وقت لگے" گا۔۔۔۔"اس نے مقابل حسینہ کی پیشانی کو چومتے ہوئے۔۔۔۔نرمی سے کہا۔۔۔

"بس بہت ہو گیا۔۔۔اور کل کر لینا۔۔۔اب چلو میرے ساتھ۔۔۔۔" وہ کھڑی ہو کر۔۔۔اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھا کر۔۔۔۔خاصہ جھنجھلاتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

"چلوناں۔۔۔۔" وہ ضدی مزاجی سے ایک ہاتھ خود ہی پکڑ کر کھینچتے ہوئے۔۔۔۔۔

"پلیز۔۔۔پلیز۔۔۔" وہ لچکدار انداز میں۔۔۔۔ابھی چہرہ اٹھا کر اس لڑکی سے بول ہی رہا تھا۔۔۔

سوچ لو۔۔۔کہیں بعد میں پچھتاوا نہ ہو۔۔۔"وہ اچانک ہی اسکے حسین" چہرے پر بالکل جھک کر۔۔۔ذو معنی انداز میں۔۔۔مسکراتے ہوئے وارننگ دینے لگی۔۔۔

اس حسین دلربا کا اچانک یوں قریب آنا دل کے سارے تار چھیڑ گیا تھا۔۔۔

اس کی سانسوں کی مہک اسے اپنی جانب کھینچ رہی تھی۔۔۔۔

۔اب چاہے تو بھی کام پر فوکس کرنا ناممکن تھا اس خوبرو نوجوان کے لیے۔۔۔اس لیے ہتھیار ڈالتے ہوئے۔۔۔لیپ ٹائی پ بند کر دیا۔۔۔۔

چلو۔۔۔"اسے لیپ ٹائی پ بند کرتا دیکھ۔۔۔وہ خوشی سے کھل اٹھی" تھی۔۔۔فوراً ہی ہاتھ تھام کر۔۔۔کمرے کی جانب لے جانے لگی۔۔۔

آنکھ کھلتے ہی اس حسین دلربا کا چہرہ نظر آیا۔۔۔۔

جسے دیکھتے ہی وہ اپنا ہر غم و پریشانی بھول۔۔۔اس کے حسین و پُر ونق چہرے کو محبت سے لبریز نگاہوں سے تکنے لگا۔۔۔۔

اپنی باہوں کے حصار میں اس چاند کو آرام سے سوتا دیکھ۔۔۔ناجانے کیوں دل مسرت سے بھر آیا۔۔۔۔

اِس سے زیادہ حسین صبح کی چاہ نہیں اب۔۔۔۔

بال اسکے چاند سے چہرے کو چھپانے لگے تو ہلکا سہ اٹھ کر بیٹھ۔۔۔۔۔اپنے ہاتھوں سے اس کے بالوں کو کان کے پیچھے کیا۔۔۔۔۔۔پھر مسکراتے ہوئے پیشانی کا بوسہ لیا۔۔۔۔

گڈ مارننگ"اس کے شدت بھرے لمس سے نجمہ کی آنکھ" کھلی۔۔۔۔۔اس نے پیاری سی مسکان چہرے پر سجائے کہا۔۔۔

"گڈ مارننگ۔۔۔۔"

ایسے کیوں دیکھ رہے ہو؟؟"اس خوبرو نوجوان کی محبت سے لبریز نگاہیں" ۔۔۔اس لڑکی کو نروس کر رہی تھیں۔۔۔

بہت تھکن ہو رہی ہے۔۔۔"آنکھوں میں شوخی مچل رہی تھی۔۔۔وہ اپنا" چہرہ اس کے چاند سے چہرے کے بالکل قریب لا کر۔۔۔اشارتاً گویا ہوا۔۔۔

اس کا جملہ سنتے ہی۔۔مقابل حسینہ کے گال مارے شرم کے بلکل سرخ پڑ گ ئی ے تھے۔۔یہاں تک کے محیب نے اس کے کانوں کو بھی شدید لال ہوتا پایا۔۔۔

اُس دن تو کوئی ی بڑا بولڈ بن رہا تھا۔۔آج کیا ہو گیا" وہ خاصہ محظوظ ہوا" تھا اس حسینہ کے ری۔ایکشن سے۔۔۔۔۔چھیڑنے والے انداز میں ایک ابرو اچکا کر استفسار کیا۔۔۔۔

اس دن تو سرپرائز گفٹ پلان کیا تھا۔۔۔"نظریں جھکائے بلش کرتے" ہوئے دھیمے سے جواب دیا۔۔۔

وہ لڑکی نہیں جانتی۔۔۔اس کا بلش کرتا سفید و سرخ چہرہ۔۔۔ محیب اجلال ملک کو گھائل کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

تو۔۔وہ میرا گفٹ تھا؟؟"وہ نہایت تعجب سے۔۔۔ چھیڑتے والے انداز" میں۔۔۔ مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔۔

تمھارے ہی پیسوں سے خرید کر تمھیں گفٹ دیتی۔۔۔اچھا تھوڑی" لگتا۔۔۔اِس لیے۔۔۔"شرمساری کے سبب اپنا جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔۔۔۔

جس پر مقابل مسکرا کر۔۔مزید نزدیکی بڑھاتے ہوئے۔۔۔۔

اِس لیے؟؟کیا؟؟"جملہ مکمل کرنے کے لیے دباؤ ڈالنے لگا۔۔۔۔"

وہ اترائے یا شرمائے۔۔۔ محیب کو اس کی دونوں ہی ادائیں اپنے دل پر وار کرتی معلوم ہوتیں۔۔۔۔

وہ اسے تنگ کر کے خوب محظوظ ہو رہا تھا۔۔ جبکے اس بیچاری کی جان نکلے جا رہی تھی۔۔۔۔۔

اِس لیے خود کو تحفے کے طور پر پیش کر دیا۔۔۔ تمھیں اچھا نہیں لگا"
کیا؟؟۔۔۔" وہ ہونٹوں کو چباتے ہوئے۔۔۔ لچکدار انداز میں استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

اچھا نہیں لگا؟؟۔۔۔۔ مجھے اس سے اچھا گفٹ آج تک کچھ نہیں"
لگا۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے۔۔ صداقت سے گویا ہوا۔۔۔

ویسے میں نے سنا ہے کے تحفے دینے سے محبت بڑھتی ہے۔۔۔۔اس لیے"
"ایک بار دینے کے بعد ہاتھ نہیں روکنا چاہیے
اس وجیہہ مرد کی نزدیکی کیا کم ظلم ڈھ رہی تھی جو وہ وہ شرارتی نگاہیں اس کے حسین شراپے پر ٹکا کر۔۔۔۔شوخی سے مفاہمانہ انداز میں تجویز دینے لگا۔۔۔۔

اس کا چاند سہ چہرہ بالکل ٹماٹر کی طرح لال پڑ چکا تھا۔۔۔۔مگر مجال ہے ۔۔۔جو مقابل کو ذرا ترس آجائے۔۔۔۔۔۔

تمھیں آفس نہیں جانا آج؟؟؟"اچانک ہی موضوع بدلنے کی کوشش" کی۔۔۔۔

بتایاتو ہے تھکن بہت ہو رہی ہے۔۔۔دل نہیں چاہ رہا۔۔۔"اس نے کان" کے پاس منہ لا کر سرگوشی کرنے والے انداز میں کہا۔۔۔

مجھے شاہزین کے رونے کی آواز آ رہی ہے۔۔۔"اس نے کہتے ہی تیزی" سے اٹھنا چاہا۔۔۔وہ بھاگنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔۔

مگر مجھے تو نہیں آ رہی۔۔۔وہ سو رہا ہے۔۔۔"اس خوبرو نوجوان نے تیزی" سے سامنے جھولے پر نظر ڈالی۔۔۔پھر اپنے پاس سے بجلی کی پھرتی سے اٹھتی ہوئی لڑکی کو دیکھا۔۔

لیٹی رہو میرے پاس"۔۔ابھی وہ بھاگ پاتی۔۔۔اِس سے قبل ہی محیب" نے پیچھے سے اُس کے بازو کو گرفت میں لے کر۔۔۔تیزی سے اس کے نازک وجود کو فورس کے ساتھ بیڈ پر گرایا۔۔۔

تم واقعی آج آفس نہیں جانے والے؟؟" وہ اپنی بھاگنے کی کوشش مکمل" ناکام ہو جانے پر جھیپ کر مسکراتے ہوئے۔۔۔پھر ایک بار۔۔تصدیق کرنے کے لیے پوچھنے لگی۔۔۔

پاس لیٹا اچھا نہیں لگ رہا تو بتا دو۔۔چلا جاتا ہوں۔۔۔۔" وہ اچانک ہی" سنجیدگی سے منہ بسور کر استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

میں ایسا نہیں بول رہی۔۔۔۔میں تو صرف پوچھ رہی تھی۔۔۔" وہ فوراً ہی" اپنی بات کی وضاحت دینے لگی۔۔۔۔

چھوڑو۔۔۔۔" وہ ناراض ہو کر۔۔اٹھ کر واش روم کی جانب بڑھ" گیا۔۔۔۔۔

نجمہ کو سمجھ نہیں آیا اچانک اس کا اتنا اچھا موڈ اف کیوں ہو گیا۔۔۔

"محیب ناشتہ تو کر لو۔۔۔" ابھی وہ لیٹے ہوئے سوچ ہی رہی تھی کے محیب اس کے سامنے کار کی چابی اٹھا کر۔۔ کمرے سے باہر جانے لگا۔۔۔ نجمہ تیزی سے اٹھ کر اس کے پیچھے آئی ی۔۔۔

اس کا ہاتھ پیچھے سے تیزی سے تھام کر روکتے ہوئے ناشتے کا کہا۔۔۔

"مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔ تم کر لو۔۔" اتنا کہتے ہی۔۔ اس نے دوسرے ہاتھ سے۔۔۔ اس کا نازک ہاتھ اپنے ہاتھ سے ہٹا دیا۔۔۔

پورا دن اس کا کسی کام میں دل نہ لگا۔۔۔۔وہ بہت گِلٹی محسوس کرتی رہی۔۔۔۔

ضرورت ہی کیا تھی مجھے دوبارا پوچھنے کی" وہ خود ی پر جیسے غصہ ہو رہی تھی۔۔۔

اس نے محیب کو دو تین بار کال بھی کی۔۔۔مگر اس نے ریسیو نہ کی۔۔۔

دل پر شدید مایوسی کا راج تھا۔۔۔۔اس کی ناراضگی ایسا لگ رہا تھا کانٹوں کی طرح چبھ رہی ہے۔۔۔

رات کے گیارہ بجنے کو آرہے تھے مگر محیب گھر نہیں لوٹا تھا۔۔۔۔یہ پہلی بار تھا جب اس نے ایک بار بھی کال نہ کی ہو پورے دن میں۔۔۔۔۔

شاہزین کو سلانے کے بعد۔۔۔وہ گھڑی دیکھنے لگی۔۔۔۔گیارہ بج چکے تھے۔۔۔مگر اس ستمگر کی کوئی ی خبر نہ تھی۔۔۔

سوری۔۔۔پلیز کال تو ریسیو کرؤ۔۔۔"اس نے میسج کیا۔۔۔مگر اس کا بھی" کوئی ی ریپلائے نہیں آیا۔۔۔۔

اب اسے ٹینشن ہونے لگی تھی۔۔۔۔

شاہزین اچانک دوبارا اٹھ کر رونے لگا۔۔۔تو نجمہ اسے اپنے ساتھ بیڈ پر لے کر لیٹ گ ئی۔۔۔"رومت۔۔۔مجھے پتا ہے آپ کو بابا کی یاد آرہی ہے میری طرح۔۔بابا بہت برے ہیں۔۔۔اب جب وہ آئی یں گے ناں تو ہم دونوں ناراض ہو جائی یں گے ان سے۔۔ایسا کوئی ی کرتا ہے بھلا۔۔۔پورا

دن ہو گیا نہ میسج نہ کال۔۔۔۔۔۔" وہ اپنے بیٹے سے باتیں کرتے کرتے کب سو گئی اسے خبر نہیں۔۔۔۔

اچانک خاموش کمرے میں سیل کی آواز رنگ ہوئی ی۔۔۔

شاہزین نہ اٹھ جائے۔۔اِس ڈر سے تیزی سے اٹھ کر۔۔ سیل ڈھونڈنے لگی۔۔۔۔

سیل کے رنگ ہونے کی آواز تکیے کے نیچے سے آرہی تھی۔۔۔۔

جلدی سے تکیے کے نیچے سے سیل نکال کر۔۔۔اسکرین دیکھی۔۔۔

اسکرین پر جلاد نام چمک رہا تھا۔۔۔۔

اک لمحہ ضائع کیے بغیر کال ریسیو کی۔۔۔۔

چھت پر آؤ۔۔۔"اتنا کہ کر اس نے کال منقطع کر دی تھی۔۔۔"

"چھت پر؟؟۔۔۔" وہ الجھی۔۔مزید سوچنے میں وقت ضائع کیے بغیر تیزی سے اٹھی۔۔۔۔ملازمہ کو شاہزین کے پاس خیال رکھنے کے لیے چھوڑ کر۔۔۔ تیزی سے چھت کی جانب بڑھ گ ئی۔۔۔۔

چھت پر مکمل اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔۔۔روز معمول میں جو لائی ٹس جلا کرتی تھیں آج نا جانے کیوں وہ بھی بند تھیں۔۔۔

محیب۔۔۔"وہ اندھیرے کو دیکھ۔۔۔خوفزدہ ہو کر۔۔۔اس کا نام پکارنے" لگی۔۔۔

بس نام کا پکارنا تھا۔۔۔کے ساری لائی ٹس اچانک اون ہوئی یں۔۔۔

اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔۔۔یہ دیکھ۔۔کی پوری چھت لائی ٹس اور گلاب کے پھولوں سے نہایت خوبصورت سجی ہوئی ی ہے۔۔۔۔

بالکل سامنے ایک ٹیبل نظر آرہی تھی۔۔۔جس پر ایک بڑا سہ کیک رکھا تھا۔۔۔ساتھ ہی اپنے سامنے کی دوچی ئی رز لگی ہوئی ی تھیں۔۔۔۔

وہ چلتی ہوئی ی کیک کے پاس آئی ی۔۔۔کیک پر،پیپی برتھ ڈے ٹومائے ڈئی یر وائی ف لکھا دیکھ۔۔۔اسے یاد آیا۔۔۔کے آج 23 اگست ہے۔۔۔اسکی اور محیب کی سالگرہ کا دن۔۔۔۔

اتنے برے حالات میں زندگی گزارئی ی تھی کے اب یاد ہی نہیں رہا تھا کے ۲۳ اگست ایک خاص دن ہے۔۔۔

محیب۔۔۔کہاں ہو تم؟؟۔۔پلیز اب تو سامنے آؤ۔۔۔"اس نے سامنے" کی جانب نظر دوڑاتے ہوئے التجائی یہ انداز میں کہا۔۔۔۔

میں نے کہاں جانا ہے تمھیں چھوڑ کر۔۔۔یہیں ہوں تمھارے" پاس۔۔۔۔وہ تم ہو ظالمہ۔۔۔۔جو مجھے چھوڑ کر بھاگنے میں لگی رہتی ہو۔۔۔"اچانک ہی پیچھے سے اس خوبرو نوجوان نے نے اسے اپنے حصار میں

مضبوطی سے باندھ کر۔۔۔کانوں میں محبت سے چور لہجے میں سرگوشی کی۔۔۔پھر اس کے نازک کندھے پر ٹھوڑی جما کر۔۔۔اس کے گال کو چوما۔۔۔۔۔

ہیپی برتھ ڈے میری جان۔۔۔"نہایت محبت سے کہا۔۔۔۔۔"

نجمہ کو وہ بچپن میں محیب کی ہونے والی سالگرہ کے بڑے بڑے فنکشن یاد آنے لگے۔۔۔

جن میں وہ اکثر کیک اور فنکشن کی سجاوٹ کو بڑی حسرت سے دیکھا کرتی تھی۔۔۔اس وقت محیب اسے کوئی ی شہزادہ معلوم ہوتا تھا۔۔۔۔۔

اسی خاندان میں اسی دن پیدا ہونے کے باوجود اسے یہ سب کہاں نصیب ہوتا تھا۔۔۔۔

کب سوچا تھا وہی شہزادہ ایک دن اسکے لیے اپنے ہاتھوں سے سجاوٹ کرے گا۔۔۔۔

"اس وجیہہ مرد کا حصار اپنے ہاتھوں سے کھول "ہیپی برتھ ڈے یوٹو۔۔۔ کر۔۔۔اس کی جانب مڑ۔۔۔اس کی نیلی سمندر جیسی حسین آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔اتنی ہی محبت سے جواب دیا۔۔۔۔

"میں پورے دن بہت پریشان رہی۔۔۔مجھے لگا تم واقعی ناراض ہو کر گئی ہے ہو"۔۔۔وہ تیزی سے روتو سہ منہ بنا کر شکوتا گویا۔۔۔۔

میں تو بس سرپرائی زدینے کی کوشش کررہا تھا۔۔۔۔جب میں نے دیکھا" تمھیں آج کادن بالکل یاد نہیں۔۔۔تو سوچا تھوڑا تنگ ہی کرلوں۔۔۔ویسے اچھاہی ہے پریشان رہیں۔۔۔اب کم از کم مجھ سے بھاگنے کی کوشش نہیں کرؤ گی۔۔"آخری جملہ وہ شرارت سے مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔۔

زیادہ اترائو مت تم۔۔"وہ ہلکی سی خفگی کے ساتھ۔۔ہاتھ سے مکا" بناکر۔۔مقابل کے سینے پر مارتے ہوئے۔۔۔۔

چلو کیک کاٹتے ہیں۔۔۔بارہ بجنے والے ہیں۔۔"اس نے ہاتھ تھام کر" کیک کی جانب لے جاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہیپی برتھ ڈے ٹویو۔۔۔۔میری جان۔۔۔۔" نجمہ اور اس نے ایک "
16th ساتھ ہاتھ پکڑ کر کیک کٹ کیا۔۔۔۔اس لمحے محیب کو اپنی
... سالگرہ سیلیبریٹ کرنے والا دن یاد آیا

جب وہ اپنا کیک دیکھنے کی نیت سے کچن میں داخل ہوا تھا۔۔۔اور عروسہ بیگم کو بالکل اس کے کیک جیسا ایک چھوٹا کیک بناتے دیکھ۔۔۔۔اس کے تن بدن میں آگ لگ گ ئی تھی۔۔۔۔

وہ لڑکی جائی یداد میں شریک بنی۔۔۔۔کیا کم تھا جو سالگرہ اور کیک میں بھی بن گ ئی تھی۔۔۔۔محیب غصے سے پاگل ہو گیا تھا۔۔۔کے بالکل اس کے کیک جیسا چھوٹا کیک اسی کے سامان سے کیوں تیار کیا عروسہ بیگم نے نجمہ کے لیے۔۔۔۔۔

یہی وجہ تھی کے باہر جا کر اس نے خوب عروسہ بیگم کو برا بھلا کہا۔۔۔۔

اس وقت ہنگامہ کرتے ہوئے کیا سوچا تھا اُس نے۔۔۔کے ایک دن خود اس پیدائی شی دشمن کے لیے کیک تیار کرے گا۔۔۔اور وہ بھی نہایت خوشی سے۔۔۔۔

"کیوٹ۔۔۔۔"پہلے محیب نے اسے اپنے ہاتھ سے کیک کھلایا۔۔پھر نجمہ نے اسے۔۔۔۔پھر وہ لڑکی تیزی سے انگلی پر کیک سے کریم لے کر۔۔۔محیب کی ناک پر لگا کر۔۔۔مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"میرا گفٹ؟؟؟"محیب مسکرا کر ابھی جیب سے رومال نکالتے ہوئے ناک پر لگی کریم صاف کر ہی رہا تھا۔۔۔کے نجمہ اس کی جانب اپنا ہاتھ بڑھا کر تحفے کی ڈیمانڈ کرنے لگی۔۔۔۔

یہ لو۔۔"اس نے کوٹ کی جیب سے لفافہ نکال کر۔۔۔اس کی جانب" بڑھایا۔۔۔

پراپرٹی ٹرانسفر کے پیپرز" نجمہ کو پہلے سے ہی اندازہ تھا کے لفافے میں کیا" ہے۔۔۔اس نے لفافہ کھولا۔۔۔تو اس میں پراپرٹی کے پیپرز نکلے۔۔۔۔جن میں محیب کے سائن تھے۔۔۔۔

تمھاری امانت۔۔۔۔"اس نے کہ کر۔۔۔مقابل حسینہ کی نرمی سے پیشانی" چومی۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے اپنی امانت قبول کرلی۔۔۔۔"

وہ لفافہ ٹیبل پر رکھ کر پلٹی ہی تھی کے محیب نے تیزی سے اس کا نازک ہاتھ پکڑ کر۔۔۔اس میں کپل رنگ پہنائی ی۔۔۔۔

جسے دیکھتے ہی اس کے چہرے پر بڑی پیاری سی مسکان رقصا ہوئی ی۔۔۔۔

یہ وہ ہی کپل رنگ تھی جو نجمہ نے استنبول میں جیولری شاپ پر دیکھی تھی۔۔۔اسے یہ بہت پسند آئی ی تھی۔۔۔پوری شاپ کی سب سے مہنگی خریدنا چاہتی pairs کپل رنگ تھی یہ۔۔۔وہ اس کے دو تھی۔۔۔۔ایک اپنے اور محیب کے لیے۔۔اور دوسرا جواد اور اس کی فیوچر گل فرینڈ کے لیے۔۔۔ مگر دوکاندار نے بتایا کے اس کپل رنگ کے صرف دو ہیں۔۔۔جن میں سے ایک کافی عرصہ پہلے ایک لڑکا خرید کر لے pairs جا چکا ہے۔۔۔۔

یہ بات سنتے ہی وہ دکھی ہوئی ی تھی۔۔۔کیونکے اسے یہ کپل رنگ پہلی ہی نگاہ میں بہت پسند آئی ی تھی۔۔مانو دل اٹک گیا ہو۔۔۔مگر کیونکے صرف میسر تھا۔۔۔اس لیے فیصلہ کیا کے وہ جواد کو تحفے میں دے pair ایک ہی گی۔۔۔۔۔

محیب نے وہ کپل رنگ پہلے سے اپنے بائ یں ہاتھ میں پہنی ہوئ ی تھی۔۔۔۔۔اپنی رنگ والے ہاتھ کی انگلیاں اس کی نازک و لمبی انگلیوں میں الجھا کر۔۔۔ مسکرا کر اس دلربا کا حسین چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔۔جس سے خوشی کے جام بٹ رہے تھے۔۔۔

اور میرا گفٹ؟؟؟"محیب نے ایک ابرو اچکا کر۔۔۔۔"

ہمممم۔۔۔۔"وہ سوچتے ہوئے۔۔۔اسے تو یاد ہی نہیں تھا۔۔۔۔تحفہ کہاں" سے لاتی۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے محیب نے اس کی سیاہ نشیلی آنکھوں میں شرارت ابھرتی دیکھی۔۔۔وہ دونوں باہیں اس کے گردن کے گرد حائی ل کر۔۔۔اس خوبرو نوجوان کے وجود پر اس یقین کے ساتھ گرئی ی کے وہ تھام لے گا۔۔۔پھر پیاری و معصوم سی مسکان چہرے پر سجائے۔۔۔اس کی نیلی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے محبت سے چور لہجے میں
کہا۔۔۔"ہمممم۔۔۔۔میں۔۔۔محیب اجلال ملک یہ پوری کی پوری نجمہ تمھاری"۔۔۔۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی مقابل کے رعب دار چہرے پر بڑی سی مسکراہٹ بکھرئی ی۔۔۔

اس نے اپنی دونوں باہیں اس کے نازک سراپے کے گرد حائل کرا سے خود میں مضبوطی سے بھینچا۔۔۔اتنا مضبوطی سے کے اس نازک صفت کو محسوس ہوا۔۔۔کے اس کی ہڈیاں آپس میں مل جائیں گی۔۔۔۔

لگ رہا تھا جیسے سمو لینا چاہتا ہو خود میں۔۔۔

محیب'' وہ فوراہی آہستگی سے احتجاج بلند کرنے لگی۔۔۔جس پر اس نے ہلکا'' سہ اپنا حصار اس کے گرد ڈھیلا کیا۔۔۔۔

اور اگر میں کہوں۔۔۔میں انٹرسٹڈ نہیں ہوں اِس تحفے میں تو۔۔۔'' وہ'' اپنے عنابی ہونٹوں کو گول کر۔۔۔۔اسے تنگ کرنے کی نیت

سے۔۔۔چھوٹی آنکھیں کر کے مقابل کے حسین سراپے کو تکتے ہوئے

۔۔۔گویا ہوا۔۔۔۔۔۔۔

تو اپنا انٹرسٹ بڑھانے کی کوشش کرؤ پھر۔۔۔۔۔محیب اجلال ملک کان" کھول کر سن لو۔۔میں جان لے لوں گی تمھاری اگر یہ انٹرسٹ کہیں اور شو ہوا۔۔۔۔۔تم صرف اب میرے ہو اور میرے ہی رہو گے۔۔"اتنی جلدی تو گرگٹ بھی رنگ نہیں بدلتا جتنی جلدی اُس جنگلی شیرنی نے آنکھیں بدلی تھیں۔۔۔اس کے چہرے پر بکھری ی کچھ لمحے پہلے والی معصوم مسکراہٹ مکمل غائب ہو چکی تھی۔۔۔۔وہ نہایت سنجیدگی سے مقابل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔نڈر لہجے میں وارن کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

چلو۔۔۔ محیب اجلال ملک تمھارا ہوا۔۔۔ مگر میرا ابھی بدل بنتا ہے"
پھر۔۔۔" وہ مسکرا کر۔۔۔ اسکی سیاہ نشیلی آنکھوں میں جھانکتے
ہوئے۔۔۔۔ گمبھیر لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔

بدل۔۔۔ ہمم۔۔۔۔۔" وہ سوچتے ہوئے۔۔۔ "بدل میں۔۔۔ پیا میں "
تیری💞۔۔۔" وہ یہ کہتے ہوئے اس کے کشادہ سینے سے لگی۔۔۔ اس کا چہرہ
بلش کر رہا تھا۔۔۔۔

جواب وہی ملا تھا جو سننے کی آرزو و تمنا تھی دل کو۔۔۔۔

اس کی ٹھوڑی پکڑ کر ہلکا سہ چہرہ اونچا کر۔۔۔ نہایت شدتِ محبت سے اس کی
"پیشانی چومی۔۔۔ "لوویو

لوویوٹو۔۔۔"اس کے گال مکمل گلابی پڑھ چکے تھے۔۔۔وہ نظریں جھکائے" جوابِ محبت دینے لگی۔۔۔۔

پہلی بار شکریہ کی جگہ جوابِ محبت ملا تھا۔۔۔پھر تو مقابل خوشی سے پھولے نہ سمایا۔۔۔۔

فوراہی اس کے لبوں کو نرمی سے چوما۔۔۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

سیل کب سے رنگ ہو رہا تھا۔۔۔۔

وہ شاہزین کو جھولے میں لیٹا کر۔۔۔شوکیس کی جانب آئی ی۔۔۔

سیل کی اسکرین پر (ڈیڈ) چمک رہا تھا۔۔۔

نجمہ نے بغیر کچھ سوچے کال ریسیو کر لی۔۔۔

"محیب۔۔۔۔ کیا خود کو اور ہمیں اُس وحشیہ کی بیٹی کی خاطر مکمل تباہ کرنے کی قسم کھالی ہے تم نے؟؟۔۔۔ایسی بھی کیا دیوانگی؟؟۔۔۔۔ حد ہوتی ہے ہر چیز کی۔۔۔۔ کیا ہو جاتا اگر تم نجمہ کے حصے کی جائیداد اپنے نام رکھ لیتے؟؟۔۔۔ ویسے بھی بیوی ہونے کا حق تو دے ہی چکے ہو پوری دنیا کے سامنے تم اُسے۔۔۔ جب سے جازع کو پتا چلا ہے کے تم نے نجمہ کے حصے کی جائیداد اسے واپس دے دی ہے۔۔۔ وہ تب سے اپنا حصہ الگ کرنے کی ڈیمانڈ کر رہا ہے۔۔۔ یہ جائیداد تمھارے اکیلے کی نہیں تھی محیب۔۔۔ یہ میرے باپ دادا کے خون پسینے کی کمائی سے بنی تھی۔۔۔۔ تم اِسے کیسے

لاوارث چھوڑ سکتے ہو؟؟۔۔۔جازع یا نجمہ دونوں میں سے کوئی ی بھی قابل نہیں اتنی بڑی جائیداد کو سنبھالنے کے۔۔۔۔یہ اچھی طرح جانتے ہو تم۔۔۔۔اگر جازع نے اپنا حصہ الگ کیا۔۔۔۔تو تم بھی جانتے ہو ہماری کمپنی والے کو کتنا نقصان پہنچے گا۔۔۔۔نہ صرف کمپنی کو بلکہ ہمارے آنے سارے نئے پروجیکٹس کو بھی۔۔۔۔کیوں سب تباہ کرنے پر تلے ہو تم؟؟۔۔۔۔"سیل کان سے لگاتے ہی دوسری جانب سے اجلال ملک کی غصیلی و برہم آواز اس کے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔۔وہ مسلسل اسے سنائے چلے جا رہے تھے۔۔۔۔

صرف تمھاری وجہ سے آج پہلی بار جازع میرے منہ کو آیا۔۔۔مجھے" دھمکی دے کر گیا ہے کے اگر میں اس کے راستے میں آیا تو عبدالرحمان کے قتل کیس میں مجھے جیل میں ڈلوا دے گا۔۔۔۔"بس اتنا سننا تھا کے نجمہ کو اپنے پاؤں سے زمین نکلتی محسوس ہوئی ی۔۔۔۔

کیااس کا باپ اپنی موت نہیں مرا تھا؟" یہ سوچتے ہوئے اس نے"
بے ساختہ ہی اپنے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔

بس یہی دن دیکھنا رہ گیا تھا زندگی میں۔۔۔کے جوان بیٹے میرے منہ کو"
آئی یں۔۔۔یہ سب اُس حرام زادی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔۔اُس کی
وجہ سے میرے دونوں بیٹے باغی ہو گ ئی ے ہیں۔۔۔۔ غلطی کی ان ماں
بیٹی کو زندہ چھوڑ کر۔۔۔۔نہ چھوڑتا نہ آج یہ دن دیکھتا۔۔۔ مگر۔۔۔۔اب
میں اسے چھوڑنے والا نہیں۔۔۔۔جانور سے بدتر موت نہ دی میں نے اُس
حرام زادی کو۔۔۔تو میرا نام بھی اجلال ملک نہیں۔۔۔۔۔۔۔"ان کی
دھمکی سنتے ہی۔۔مارے خوف و وحشت کے نجمہ کے ہاتھ سے سیل چھوٹ
کر فرش پر گر گیا۔۔۔۔

اس کا دماغ مکمل مفلوج ہو کر رہ گیا تھا۔۔۔

اسے سانس لینے میں پر بلم ہونے لگی۔۔۔

اگلے ہی لمحے اسے اپنے پاؤں سے جان نکلتی محسوس ہوئی ی۔۔۔وہ زمین پر گر گ ئی تھی۔۔۔

اسکا باپ قدرتی موت نہیں مرا تھا۔۔۔انھیں قتل کیا گیا تھا۔۔۔۔اور یہ بات محیب جانتا ہے۔۔۔یہ تلخ حقیقت اسے شدید رنجیدہ کر گ ئی تھی۔۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو موتی بن بن کر زمین پر گر رہے تھے۔۔۔۔

نج۔۔۔"وہ اسٹڈی روم سے واپس لوٹا تو نجمہ کو شوکیس کے پاس"
۔۔۔۔فرش پر بیٹھ کر روتا ہوا پایا۔۔۔۔۔پاس ہی اس کا سیل گرا ہوا
تھا۔۔۔۔

یقیناً اس نے کچھ ایسا سن لیا تھا جو اسے نہیں سننا چاہیے تھا۔۔۔۔

ہاتھ مت لگانا مجھے۔۔۔"محیب نے فوراً ہی بیٹھ کر۔۔۔اس کے آنسو اپنی"
انگلی کے پوروں سے صاف کرنا چاہے۔۔۔جیسے ہی صاف کرنے کے لیے
ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔وہ بپھر کر۔۔۔ہاتھ جھٹکتے ہوئے۔۔سخت لہجے میں
بولی۔۔۔۔

کیا ہوا ہے؟؟؟"نجمہ کا جملہ سنتے ہی۔۔۔وہ نرمی سے استفسار کرنے"
لگا۔۔۔۔

کیاہواہے ؟۔۔۔کیانہیں ہوایہ پوچھو۔۔۔۔تمھارے باپ کافون آیاتھا"
۔۔میں نے کال ریسیو کرلی یہ بتانے کے لیے۔۔۔کے تم اسٹڈی میں
ہو۔۔۔مگر مجھے بتانے کاموقع دیے بغیرانھوں جوسچ مجھ پر آشکار کیے وہ میری
"روح تک کوزخمی کرگ ئی ے ہیں۔۔۔

اس نے پہلی بار اجلال ملک کے لیے بڑے ابو کی جگہ تمھارے باپ کالفظ
استعمال کیاتھا۔۔۔جومقابل کوحیرت میں ڈالنے کے لیے کافی تھا۔۔۔۔

کیاکہاانھوں نے ؟؟"بغیر چہرے پر کوئی ی تاثر لائے۔۔۔وہ سنجید گی سے"
پوچھنے لگا۔۔۔۔

یہی کے جازع بھائی ی اپنے حصے کی جائیداد الگ کرنا چاہ رہے ہے"
ہیں۔۔۔انھوں نے روکنا چاہا۔۔۔تو جازع بھائی ی نے انھیں دھمکی دی کے
میرے ڈیڈ کے قتل کیس میں انھیں جیل میں ڈلوادیں گے۔۔۔۔ تمھارے
باپ کو لگتا ہے یہ سب میری وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔۔اِس لیے اب وہ مجھے
مارنے کی دھمکی دے رہے تھے۔۔۔۔"آخری جملہ سنتے ہی محیب کی
آنکھوں میں شعلے بھڑک اٹھے تھے۔۔۔۔

کیا تم جانتے تھے کے میرے ڈیڈ کا قتل ہوا ہے؟؟؟۔۔۔اور قاتل تمھارا"
باپ ہے؟"محیب کو لگا اسے نجمہ کو تھوڑا وقت دینا چاہیے۔۔۔کیونکے جو
حقیقت اس پر آشکار ہوئی ی تھی یقینا اسے قبول کر پانا اس کے لیے آسان
نہیں تھا۔۔۔۔

وہ خاموشی سے اٹھ کر جانے لگا تھا۔۔۔کے پیچھے سے نجمہ کھڑے ہوتے ہوئے۔۔۔۔ گمبھیر لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔۔

"نج۔۔۔ابھی بات کرنا ٹھیک نہیں۔۔۔ہم بعد میں بات کریں گے۔۔۔" وہ اس کی جانب مڑ کر۔۔۔۔نہایت نرمی سے جواب دینے لگا۔۔۔۔

"محیب۔۔۔۔تم جانتے تھے یا نہیں؟؟؟" اس بار نجمہ کی آنکھیں اسے انگارے برساتی معلوم ہوئی یں۔۔۔۔۔

"بعد میں بات کریں گے۔۔۔۔" وہ اپنی بات پر قائم تھا۔۔۔"

یعنی تم جانتے تھے۔۔۔۔"محیب ابھی مڑ کر دو قدم بھی نہ چلا تھا کے وہ"
پُر اعتماد انداز میں۔۔۔دانت پیستے ہوئے بولی۔۔۔۔

اس کا چہرہ غم و غصے سے بالکل سرخ پڑ رہا تھا۔۔۔۔

محیب اس کی بات سنتے ہی مجبور ہوا تھا۔۔۔مڑ کر اسے دیکھنے پر۔۔۔۔

تو۔۔دیکھا جائے۔۔۔۔میرا نکاح میرے باپ کے قاتل کے بیٹے سے ہوا"
ہے۔۔۔۔اور میں اپنے ہی باپ کے قاتل کے بیٹے کے ساتھ ایک خوشحال
زندگی گزارنے کا خواب دیکھ رہی ہوں۔۔۔۔"اسکے جملے سنتے ہی محیب سر
سے پاؤں تک تلملا اٹھا تھا۔۔۔۔

نج۔۔۔۔بکواس بند کرؤ۔۔۔"وہ فوراہی دھاڑتے ہوئے۔۔۔۔"

بکواس نہیں ہے یہ۔۔۔۔سچائی ی ہے۔۔۔میری زندگی کی سچائی۔۔ایسی" سچائی ی جس نے مجھے مکمل توڑ کر رکھ دیا ہے۔۔۔۔" وہ فوراہی بلند آواز سے اعتراضاً گویا ہوئی ی۔۔۔۔

محیب کو اندازہ نہیں تھا کے ایک دن نجمہ کو اپنے باپ کی موت کی سچائی ی اسطرح پتا چلے گی۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ ایسا کیا بولے یا کرئے جو مقابل کا غصہ کم ہو۔۔۔۔

یقیناً اسے بہت بڑا دھچکہ لگا تھا۔۔۔۔جسے قبول کرنے میں وقت تو لگنا ہی تھا۔۔۔۔

دیکھو نج۔۔۔۔میں نے تمھیں کبھی بھی شادی کے بعد عبدالرحمان کی بیٹی" کی نگاہ سے نہیں دیکھا صرف اپنی شریک حیات مانا۔۔۔اِس لیے میں تم سے بھی یہی چاہتا ہوں کے تم مجھے اپنے شوہر کے روپ میں دیکھو بجائے اجلال ملک کے بیٹے کے۔۔۔اجلال ملک اور عبدالرحمان کی ذمہ داری نہیں شاہزین کو ایک اچھی زندگی دینا۔۔۔وہ تمھاری اور میری ہے۔۔۔اِس لیے پلیز ہماری اولاد کے لیے۔۔۔اسطرح مت سوچو۔۔۔۔بھول جاؤ جو سنا۔۔۔۔"اس نازک صفت لڑکی کے قریب آکر۔۔۔اس کے رخسار پر اپنا ہاتھ رکھ کر نہایت محبت و تحمل سے سمجھانے لگا۔۔۔۔

تو اِس کا مطلب تم چاہتے ہو تمھارے باپ کا کیا گناہ ہمیشہ چھپا رہے" ۔۔۔۔اور اُسے کبھی سزا نہ ملے۔۔۔"وہ فوراً ہی احتجاجاً گویا ہوئی ی۔۔۔

سزا؟؟۔۔۔کوئی ی دودھ کا دھلا نہیں تھا تمھارا باپ۔۔۔۔اس نے ریپ" کیا تھا میری آنی کا۔۔۔اس کی وجہ سے میری آنی نے میری آنکھوں کے سامنے خودکشی کی۔۔۔۔۔۔میں اپنے ڈیڈ کو اُس عبدالرحمان کی خاطر کیوں سزا دلوانے لگا۔۔۔۔جو اُسے ملا میرے نزدیک وہ بہت کم ہے۔۔۔وہ کمینا و خبیث شخص اِس سے بھی بدتر موت کا حقدار تھا۔۔۔۔"وہ تیزی سے بھڑک کر بولا۔۔۔۔

نجمہ نے اس کی آنکھوں میں خون اترتے دیکھا۔۔۔۔

اس کے آخری جملے عبدالرحمان کی بیٹی ہونے کے ناطے وہ سن نہ سکی۔۔۔۔اس کا خون کھولنے لگا۔۔۔۔۔

مقابل اپنے باپ کے گناہ کو کیسے نظر انداز کر رہا تھا؟؟۔۔

"میں تمھارے باپ کو بہت اچھی طرح جانتی ہوں انھوں نے تمھاری خالہ کی عزت کا بدلا لینے کے لیے تو نہیں مارا ہو گا میرے باپ کو۔۔۔یقیناً وجہ جائی یداد کی ہوس ولالچ رہا ہو گا۔۔۔۔پھر تم کیسے اپنے باپ کا ساتھ دے سکتے ہو؟؟۔۔۔۔"

"وجہ جو بھی تھی۔۔۔۔عبدالرحمان کو وہی ملا جس کے وہ قابل تھا۔۔۔"

"جیسے تمھاری آنی کے ساتھ جو ہوا وہ گناہ تھا جس کی تمھارے نزدیک میرے باپ کی سزا بنتی تھی۔۔۔ویسے ہی تمھارے باپ نے جو کیا وہ گناہ ہے میرے نزدیک۔۔۔اور تمھارے باپ کی بھی سزا بنتی ہے۔۔۔۔انھوں نے جائی یداد کی ہوس میں اپنے سگے بھائی کو مار دیا۔۔۔شرم آنی چاہیے انھیں۔۔۔اور ان سے زیادہ تمھیں۔۔۔جو ان کے گناہ کو چھپا کر رکھنے میں

ان کا ساتھ دے رہا ہو۔۔۔۔۔"اپنی جگہ وہ لڑکی بالکل درست تھی۔۔۔۔اجلال ملک کی اپنے بھائی کے ناحق قتل پر سزا بنتی تھی۔۔۔۔جسے محیب کسی صورت قبول کرنے کے لیے تیار نہ تھا۔۔۔۔

"کیا کر رہی ہو؟؟؟" وہ اچانک ہی بپھر کر بیڈ کے نیچے کی دراز سے سوٹ کیس نکالنے لگی۔۔۔جسے دیکھتے ہی محیب کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔۔

"نج۔۔۔۔کہاں جا رہی ہو۔۔۔" وہ لڑکی تیزی سے الماری سے اپنے کپڑے نکال کر سوٹ کیس میں ڈالنے لگی۔۔۔مقابل تیزی سے اس کا ہاتھ روکتے ہوئے۔۔۔غصے سے دھاڑا۔۔۔۔

"میں نے پوچھا کہاں جا رہی ہو؟؟؟" مقابل کا ہاتھ جھٹک کر۔۔۔اس کے سوال کو مکمل اگنور کر۔۔۔وہ اپنے کپڑے سوٹ کیس میں کپڑے ڈال

کر۔۔۔سوٹ کیس بند کرنے لگی۔۔۔۔۔جس پر محیب اس کا بازو مضبوطی سے اپنی گرفت میں لے کر۔۔۔غصیلی آواز میں اپنا سوال دوہرانے لگا۔۔۔۔

کہیں بھی جاؤں تم سے مطلب۔۔۔"وہ خاصہ برہمی سے۔۔۔دوٹوک" انداز میں بولی۔۔۔۔

نج۔۔بچوں والی حرکتیں بند کرؤ۔۔۔چھوٹی چھوٹی باتوں پر اپنا گھر چھوڑ کر" جانا کہاں کی عقل مندی ہے۔۔۔میں کہ رہا ہوں ناں۔۔۔تمھارا غصہ ٹھنڈا ہو جائے پھر ہم بات کریں گے بیٹھ کر۔۔۔"وہ اسے ابھی بھی سمجھانے کی سعی میں لگا ہوا تھا۔۔۔۔

آواز میں دباد باغصہ جھلک رہا تھا۔۔۔جیسے بہت مشکل سے اپنے غصے کو ضبط کر رہا ہو۔۔۔۔

چھوٹی بات؟؟۔۔۔۔میرے باپ کا قتل تمھیں ایک چھوٹی بات لگتا" ہے۔۔۔۔" مقابل اس کی بات پر مزید بھڑک اٹھے گی یہ کہاں جانتا تھا وہ۔۔۔۔

مزید آگ بگولہ ہو کر اس کا ہاتھ اپنے بازو سے جھٹکا۔۔۔۔

اتنی رات کو کہاں جاؤ گی؟؟" وہ سوٹ کیس لے کر جانے لگی۔۔۔تو محیب" تیزی سے سوٹ کیس اس کے ہاتھ سے چھینتے ہوئے۔۔۔۔

کہیں بھی جاؤں۔۔۔مگر اپنے باپ کے قاتل کے بیٹے کے ساتھ نہیں" رہوں گی۔۔۔۔"وہ تڑاک سہ جواب دیتے ہوئے۔۔۔

وہ اِس قدر غم وغصے سے پاگل ہو رہی تھی کے اسے شاید خود بھی خبر نہیں تھی کے وہ جذبات میں کیا بول رہی ہے۔۔۔۔۔

تواب میں محیب سے قاتل کا بیٹا ہو گیا"شدید رنج پہنچایا تھا مقابل کھڑی" اس لڑکی کے جملے نے۔۔۔۔جیسے زوردار طمانچہ رسید کر دیا ہو چہرے پر۔۔۔جس کی گونج وہ اپنے کانوں میں سن رہا تھا۔۔۔۔۔

جب اس نے کبھی شادی کے بعد اسے عبدالرحمان کی بیٹی کے روپ میں نہیں دیکھا۔۔۔تو پھر وہ اسے اجلال ملک کے بیٹے کے روپ میں کیوں دیکھ رہی تھی؟؟۔۔۔کیوں اتنی سی بات اُسے سمجھ نہیں آرہی تھی کے وہ ماضی کو

بدل نہیں سکتا۔۔۔۔اور نہ ہی اپنے باپ کو سزا دلوا کر پوری دنیا کے سامنے اپنے خاندان کا نام و عزت خراب کر سکتا ہے۔۔۔۔اور پھر کیوں دلوائے وہ سزا؟؟۔۔۔اگر اس کا باپ نہ مارتا۔۔۔تو یقیناً ایک دن وہ خود اسے اپنے ہاتھ سے مار دیتا۔۔۔اس کی خالہ کی عزت لوٹی تھی آخر اُس کمینے نے۔۔۔۔

محیب کے نزدیک اس جیسے جانور کو جینے کا کوئی ی حق تھا ہی نہیں۔۔۔

وہ اس کے سامنے شاہزین کو جھولے سے اٹھا کر۔۔۔ایک ہاتھ سے سوٹ کیس کا ہینڈل کھینچتی ہوئی ی۔۔۔کمرے سے باہر چلی گ ئی تھی۔۔۔۔۔

نجمہ کے نزدیک محیب اپنے باپ کو بچا رہا تھا جو قطعی طور پر غلط تھا۔۔۔جائی یداد کے لیے بھائی ی کے قتل کو کیسے جائی زمان کر بیٹھ گیا تھا وہ؟؟۔۔۔۔

نج۔۔۔رات ہوگ ئی ہے۔۔۔کہاں جاؤ گی اِس وقت۔۔۔۔"اس"
لڑکی پر اتنا شدید غصہ تھا کے پہلے تو خیال آیا۔۔۔۔کے بھاڑ میں
جائے۔۔۔۔۔مگر دو تین ثانیوں بعد۔۔۔دل پلٹی کھا گیا۔۔۔۔کے
نہیں۔۔۔وہ اتنی رات میں چھوٹے بچے کے ساتھ کہاں جائے گی۔۔۔۔۔یہ
خیال آتے ہی وہ فکر مند ہو کر تیزی سے سیڑھیاں اترا۔۔۔۔اس کا نازک
ہاتھ پکڑ کر۔۔۔پھر ایک بار روکا۔۔۔۔۔

میرا ہاتھ چھوڑو۔۔۔مجھے نہیں رہنا تمھارے ساتھ۔۔۔"وہ اعلانیہ سخت"
لہجے میں گویا ہوئی ی۔۔۔۔

وہ یہاں سے ڈائی ریکٹ ائیر پورٹ جانے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔۔

جلد سے جلد بس اپنی ماں کے پاس پہنچ کر۔۔۔۔انکے سینے سے لگ کر رونا چاہتی تھی۔۔۔۔

فوراً کمرے میں لے کر جاؤ شاہزین کو۔۔۔۔"وہ بھول گ ئی تھی" شاید۔۔۔مقابل محیب اجلال ملک ہے اُس کے۔۔۔۔۔وہ کیسے اسے اتنی رات میں شاہزین کے ساتھ باہر جانے سے دے سکتا تھا۔۔۔۔

اس خوبرو نوجوان نے تیزی سے۔۔۔شاہزین کو اس کی گود سے چھیننے والے انداز میں لے کر۔۔۔پاس کھڑی ملازمہ کو دے کر رعب دار انداز میں حکم صادر کیا۔۔۔۔

میرا بچہ۔۔۔۔تم مجھ سے شاہزین کو چھین رہے ہو؟؟"وہ فوراً ہی ملازمہ" سے شاہزین کو چھین لینا چاہتی تھی۔۔۔۔مگر محیب نے اس کے دونوں ہاتھ

اپنی گرفت میں لے لیے تھے۔۔۔۔جس پر وہ بے یقینی سے غصیلی و بھری آواز میں استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

"بالکل نہیں۔۔۔۔چھین کون رہا ہے۔۔۔میں نے تو صرف اسے دوسرے کمرے میں آرام کے لیے بھیجا ہے۔۔۔۔تا کے ہم بات کر سکیں۔۔۔" وہ خاصہ نرمی سے جواب دہ ہوا۔۔۔۔۔

"مجھے کوئی ی بات نہیں کرنی تم سے۔۔۔۔مجھے میرا بیٹا دو۔۔۔مجھے جانا ہے۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔۔کھا جانے والی نگاہ سے اسے گھورتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"تمھارا بیٹا؟؟۔۔۔آسمان سے ڈاؤن لوڈ کیا تھا کیا؟؟" وہ اپنی شارپ نگاہیں اس کے وجود پر گڑھائے۔۔۔۔طنزیہ گویا ہوا۔۔۔

میری بھی اولاد ہے وہ۔۔۔۔"پھر خاصہ جتاتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

ٹھیک ہے۔۔۔۔رکھو اپنے بیٹے کو اپنے پاس۔۔۔۔میں کورٹ سے لے" لوں گی۔۔۔"وہ اتنا سخت جواب دے گی اس کی توقع نہیں تھی مقابل کو۔۔۔۔

کورٹ کا نام سنتے ہی۔۔۔۔بہت ساری پرانی تلخ یادوں نے اسے گھر لیا تھا۔۔۔۔۔

اجلال ملک شروع سے ہی مبشرہ بیگم سے جائیداد کی خاطر لڑا کرتے۔۔۔۔۔

مبشرہ بیگم بتابتا کر بھی تھک گ ئی یں تھیں کے ان کے بھائی نے ان کے حصے کی جائی یداد دھوکے سے لی ہے۔۔۔ مگر پھر بھی وہ یقین نہ کرتے۔۔۔۔

وہ سمجھدار ہو گیا تھا۔۔۔اپنے والدین کو ہر وقت لڑتا دیکھ۔۔۔وہ کافی اداس و خاموش رہتا۔۔۔۔

بہت برا اثر قبول کر رہی تھی طبیعت والدین کی لڑائی ی کا۔۔۔۔

آج گھر میں دعوت تھی۔۔۔۔ مگر کینسل کرنی پڑی۔۔۔ کیونکے اجلال ملک اور مبشرہ بیگم کتے بلی کی طرح صبح سے لڑ رہے تھے۔۔۔۔

سارے ملازمین ان کا تماشہ دیکھنے میں مشغول نظر آ رہے تھے۔۔۔۔۔۔جبکے وہ اپنے چھوٹے بھائی ی کو جو چیخنے کی آوازوں کے سبب

رو رہا تھا۔۔۔اٹھا کر اپنے کمرے میں لے آیا تھا۔۔۔۔وہی جانتا ہے اُس کے ننھے دل نے وہ تین گھنٹے بند کمرے میں کیسے گزارے۔۔۔۔کیسے اپنے چھوٹے بھائی ی کو سنبھالا۔۔۔۔

**

وہ روتا۔۔۔ کبھی چیختا۔۔۔۔ کبھی اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔کمرے کے ایک کونے میں بیٹھ جاتا۔۔۔اور تب تک بیٹھا رہتا جب تک اس کے والدین کی لڑائی کی آواز آنا بند نہ ہو جائے۔۔۔۔یہ درد و کرب بھرے لمحات ایسا لگتا تھا کبھی گزرے گے ہی نہیں۔۔۔۔

**

امی حضور آج فائنل میچ ہے میرا اسکول میں۔۔۔آپ دونوں آئی یں گے" ناں۔۔"وہ بھی دوسرے بچوں کو دیکھ کر چاہت رکھتا تھا کے اسکے والدین

بھی اسے سپورٹ کرنے اس کا حوصلہ بڑھانے آئی یں۔۔۔۔مگر یہ چاہت۔۔۔۔چاہت ہی رہ گ ئی۔۔۔۔وہ دونوں کبھی ساتھ آئے ہی نہیں۔۔۔۔۔

**

اتوار کا دن تھا۔۔۔۔وہ دونوں بھائ ی ویڈیو گیم کھیل رہے تھے۔۔۔کے اچانک لڑائ ی کی آواز آنا شروع ہو گ ئ ی۔۔۔۔جازع چھوٹا ہونے کے سبب فورا سہم گیا۔۔۔وہ گیم کو چھوڑ۔۔۔اس کے کانوں پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

وہ پت جھڑ کا موسم تھا۔۔۔۔سامنے کھڑکی سے درخت سے پتے جھڑتے ہوئے نظر آرہے تھے۔۔۔۔تب نجمہ اچانک ہی وہاں لاونج میں آئ ی

تھی۔۔۔جب اس کی نظران گرتے پتوں پر گ ئی۔۔۔۔تو وہ تیزی سے بولی ''دیکھو جازع بھائ ی۔۔۔۔پتے مر جھا کر گر رہے ہیں۔۔''تب وہ خاصہ رنجیدہ ہو کر بولا۔۔۔''تمھیں چھوٹی بچی ہونے کے باوجود باہر پتے مر جھاتے نظر آرہے ہیں۔۔۔۔مگر ہمارے والدین کو بڑے ہونے کے باوجود بھی اپنے بچے مر جھاتے نظر نہیں آرہے۔۔۔۔

وہ گرتے پتے۔۔۔

وہ چیخیں۔۔۔۔

وہ اپنے بھائ ی کا سہما سہما وجود۔۔۔۔

زندگی بھر کے لیے اس کی آنکھوں میں بس گیا۔۔۔۔۔

**

وہ جوانی کی دہلیز پر قدم رکھ چکا تھا۔۔۔۔ مگر وہ اپنے ساتھ بڑے ہوئے دیگر لڑکوں سے قدرے مختلف تھا۔۔۔۔۔وہ بالکل بھی شوخ و چنچل و شرارتی نہیں تھا۔۔۔نہ ہی اس نے کوئی ی برا شوق پالا تھا۔۔۔۔۔

لڑکیوں سے بھی جتنا ممکن ہوتا دور رہتا۔۔۔۔

اس کی صرف ایک ہی فی۔ میل فرینڈ تھی۔۔۔وہ تھی پلوشہ۔۔۔۔۔

وہ کالج سے گھر لوٹا۔۔۔۔تو اپنے والدین کو بری طرح ایک دوسرے پر چیختا ہوا پایا۔۔۔۔

اس نے معمول کی لڑائی گمان کر کے زیادہ توجہ نہ دی اور اپنے کمرے کی جانب جانے لگا۔۔۔۔

جھٹکا تو تب لگا جب اجلال ملک کے منہ سے طلاق کا لفظ سنا۔۔۔۔"میں اجلال ملک۔۔۔اپنے پورے ہوش و حواس میں تمھیں طلاق دیتا ہوں۔۔۔" یہ تو اچھا ہے کے طلاق صرف ایک ہی بار دی تھی۔۔۔جب دوسری بار دینے کے لیے منہ کھولا تو محترمہ رقیہ جو پاس ہی کھڑی تھیں انھوں نے ایک زوردار تھپڑ اجلال ملک کے منہ پر رسید کر دیا۔۔۔۔

لیکن تیر تو کمان سے اب نکل چکا تھا۔۔۔ایک طلاق واقع ہو گئی تھی۔۔۔۔

مبشرہ بیگم روتی ہوئی ی۔۔۔اپنا سوٹ کیس لے کر۔۔۔ محیب اور جازع کو اپنے ساتھ لے جانے لگیں۔۔۔۔

اجلال ملک نے محیب کو روک لیا۔۔۔اور جازع کو چھوٹا ہونے کے سبب۔۔۔ماں کے ساتھ جانے دیا۔۔۔۔

اپنی ماں اور چھوٹے بھائی ی کے جانے کے بعد اسے ملک مینشن کاٹنے کو دوڑتا تھا۔۔۔۔۔

رہا سہا اپنے باپ کو ہر وقت نشے میں دھت دیکھتا۔۔۔نہ آفس کی پرواہ۔۔۔نہ بیٹے اور ماں کی۔۔۔۔

**

کالج سے واپسی پر۔۔۔اس نے اپنے باپ کو ایک ہوٹل سے ایک خوبصورت لڑکی کے ساتھ نکلتے دیکھا۔۔۔۔

اس کا باپ تو شراب وشباب میں مگن ہو گیا تھا۔۔۔کاروباری معاملات بالکل خراب ہو رہے تھے۔۔۔۔

**

ایک دن جب وہ گھر میں داخل ہوا۔۔۔تو اجلال ملک کے سیکرٹری کو محترمہ رقیہ کو آفس کی خراب صورتحال بتاتا ہوا پایا۔۔۔۔جسے سن۔۔۔وہ کافی پریشان ہوا۔۔۔

اس نے فیصلہ کیا کے کل سے کالج کے بعد سیدھا آفس جائے گا۔۔۔۔اس طرح بہت چھوٹی عمر میں اس نے اپنے نازک کندھوں پر پورے ملک خاندان وکاروبار کی ذمہ داری لی۔۔۔۔

کچھ ماہ گزرتے ہی اسے مبشرہ بیگم کی کال آنے لگی۔۔۔۔وہ بہت روتیں۔۔۔۔ان کی بھابھی و بھائی ان کے اور جازع کے ساتھ بہت برا سلوک کر رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ واپسی کی راہ تلاش کر رہی تھیں۔۔۔۔

محیب ان کی باتوں سے اندازہ لگا چکا تھا کے وہ اجلال ملک کے پاس دوبارا آنے کے لیے بالکل تیار ہیں۔۔۔۔

وہ دوسرے دن کالج جانے کے بجائے پاس والی مسجد میں گیا۔۔۔۔۔۔

وہاں اس نے اپنا مسئلہ مسجد کے امام سے دریافت کیا۔۔۔

بیٹا میں مسجد کا امام ہوں۔۔۔عالم و مفتی نہیں۔۔۔بہتر ہے آپ اِس سلسلے" میں کسی عالم یا مفتی صاحب سے رابطہ کریں۔۔۔۔"ان کے جواب پر محیب تیزی سے استفسار کرنے لگا۔۔۔

کیا آپ کسی عالم کو جانتے ہیں؟؟۔۔۔جو میری اِس معاملے میں مدد" "کر سکیں۔۔۔

جی۔۔۔۔یہ مفتی اویس صاحب کا فون نمبر ہے۔۔۔آپ چاہیں تو ان سے" اپنے مسائی ل کا حل گھر بیٹھے معلوم کر سکتے ہیں۔۔۔۔یہ واٹس ایپ اور میسنجر پر بھی ریپلائے کر دیتے ہیں۔۔۔اس لیے آپ کو پریشان ہونے کی "کوئی ضرورت نہیں۔۔۔

محیب ان کا شکریہ ادا کر کے۔۔۔ مفتی اویس صاحب کا نمبر اپنے سیل میں محفوظ کرنے کے بعد گھر واپس آ گیا تھا۔۔۔۔

اس نے اپنے کمرے میں آ کر۔۔۔انھیں کال کی۔۔۔۔دو تین بار سیل رنگ ہونے کے بعد کال ریسیو ہوئی ی۔۔۔

رسمی سلام دعا کے بعد۔۔۔۔ محیب نے اپنا مسئلہ دریافت کیا۔۔۔۔

اگر شوہر نے بیوی کو ایک طلاق دے دی ہے۔۔۔تو دو بار ارجوع کیسے "
"کر سکتے ہیں؟؟

(جواب)

سب سے پہلے یہ جان لیجئے کہ طلاق کے لیے دو طرح کے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں ایک لفظ صریح اور دوسرا لفظ کنایہ۔۔

طلاق کے لیے لفظ صریح کی تعریف

لفظ جو لفظ عرف وعادت میں طلاق کے معنی یعنی نکاح کی قید کو ختم کرنے کے لیے اس قدر کثیر الاستعمال ہو جائے کہ جب بھی شوہر اپنی بیوی کے لیے وہ لفظ استعمال کرے تو بغیر کسی قرینہ خارجیہ (غضب یا مذاکرہ طلاق) کے ذہن طلاق کے معنی کی طرف سبقت کرے تو ایسا لفظ طلاق کے لیے صریح ہے۔ جیسا کہ * تجھ کو میں نے طلاق دی، تجھ پر طلاق ہے، میں تجھے طلاق دیتا ہوں* وغیرہ

صریح طلاق میں اصل رجعی ہونا ہے▪

طلاق کے لیے لفظ کنایہ کی تعریف

جو لفظ عرف عام میں طلاق اور غیر طلاق دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہو، ایسا لفظ طلاق کے لیے کنایہ ہے اور ان الفاظ سے شوہر نے طلاق دینے کی نیت کی *ہو۔ جیسا کہ *دفع ہو، میں نے تجھے بے قید کیا، چلتی بن وغیرہ

کنایہ الفاظ سے واقع ہونے والی طلاق بائنہ ہوتی ہے۔

اس تفصیل کے بعد سوال مذکور کا جواب یہ ہے کہ اگر صریح الفاظ کے ساتھ طلاق دی تھی تو طلاق رجعی ہو گی طلاق رجعی میں شوہر کو رجوع کا حق ہوتا ہے اگر دوران عدت قولا و فعلا یعنی زبان سے کہہ دیا کہ میں نے رجوع کر لیا یا ازدواجی تعلق قائم کر لیا تو رجوع درست ہو جائے گا اور بعد عدت اگر عورت چاہے تو گواہان شرعی کی موجودگی میں نئے مہر کے ساتھ اس سے جدید نکاح کر سکتا ہے اور اب شوہر کا دو طلاقوں کا اختیار ہو گا۔

جیسا کہ فتاوی رضویہ میں ہے کہ

طلاق رجعی واقع ہوئی تو اس کا حکم یہ ہے کہ مابین عدت کے رجعت کا اختیار ہے اور بعدِ انقضائے عدت اگر عورت چاہے تو اس سے نکاح جدید کر سکتا ہے اوایام عدت حرہ موطوہ میں تین حیض کامل ہیں۔

(جلد:13،ص:368)

طلاق بائن کے ذریعے طلاق دی تو رجوع کا حق نہیں ہو گا البتہ باہمی رضامندی سے جدید نکاح کر کے ساتھ رہا جا سکتا ہے اور دوبارہ نکاح کی صورت میں آئندہ شوہر کو صرف دو طلاقوں کا حق حاصل ہو گا۔

جیسا کہ فتاوی رضویہ میں ہے

اگر رجعی تھی تو عدت کے اندر رجعت کر سکتا ہے اور بائن تھی تو برضائے زوجہ اس سے نکاح کر سکتا ہے۔

(جلد:13،ص:367)

واللہ تعالی اعلم۔۔۔۔۔

اجلال ملک نے طلاق رجعی دی تھی۔۔۔۔جس سے عدت میں بھی رجوع کیا جا سکتا تھا۔۔۔۔

جتنا ممکن ہوتا محیب اور محترمہ رقیہ اجلان ملک پر دباؤ ڈالتے رجوع کے لئے۔۔۔۔

محیب اچھی طرح واقف تھا کے سیدھی انگلی سے گھی نہیں نکلے گا۔۔۔۔۔۔

اس لیے ایک رات موقع پا کر۔۔۔۔پراپرٹی کے پیپرز لے کر۔۔۔ان کے کمرے میں جا پہنچا۔۔۔۔۔۔

وہ نشے میں بد مست بیڈ پر پڑے تھے۔۔۔

"محیب نے ڈیڈ۔۔۔یہ کچھ پیپرز ہیں ان پر آپ کے سائن چاہیے" سنجیدگی سے پیپرز ان کے سامنے ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔وہ اتنے نشے میں تھے کے پڑھنے تک کی زحمت نہ کی۔۔۔اور سائن کر دیا۔۔۔

معاملات بالکل اس کے پلان کے مطابق چل رہے تھے۔۔۔۔۔کے دوسری جانب سے اس کے ماموں نے اجلال ملک پر حق مہر نہ دینے اور مار پیٹ و طلاق دے کر مبشرہ بیگم کو گھر سے نکال دینا کا کیس کر دیا۔۔۔

مانا وہ اس کیس کے سلسلے میں ایک دو بار ہی کورٹ گیا تھا۔۔۔مگر وہ تلخ یادیں۔۔۔ہمیشہ کے لیے اس کے ذہن میں نقش ہو گئی تھیں۔۔۔خاص

طور پر اس لمحے کی جب جازع اجلال ملک کا ہاتھ چھوڑ کر جانے کے لیے تیار نہ تھا۔۔۔اور مبشرہ بیگم اور اس کے ماموں اپنی پوری طاقت سے اسے کھینچتے ہوئے گاڑی میں بیٹھا کر لے گ ئی ے تھے۔۔۔۔وہ لمحہ۔۔۔شدید کرب بھرا تھا اس کے لیے۔۔۔جب اپنے چھوٹے بھائی ی کو اس طرح تڑپ کر جدا ہوتے دیکھا۔۔۔۔

**

اجلال ملک تو اپنی دنیا میں بد مست۔۔۔۔۔انھیں کیا خبر دنیا و دنیاداری کی۔۔۔۔نیوز والے ہوں یا قریبی رشتے دار یا پڑوسی۔۔۔سب کو وہ کم عمر لڑکا ہی اکیلے سنبھال رہا تھا۔۔۔۔

ڈیڈ مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔"کافی وقت لگا اسے"
۔۔۔اس اسٹیج پر پہنچنے کے لئے۔۔۔۔کے اجلال ملک کے سامنے رعب دار
انداز میں کھڑا ہو سکے۔۔۔۔

مگر وہ اپنی دن رات کی محنت سے پہنچا۔۔۔اور کھڑا ہوا۔۔۔۔

کل کر لینا۔۔۔ابھی تھکا ہوا ہوں۔۔۔"وہ کہ کر۔۔اپنے کمرے کی جانب"
قدم بڑھانے لگے۔۔۔۔۔

مجھے ابھی کرنی ہے۔۔۔اور آپ کو کرنی پڑے گی۔۔۔"اس نے خاصہ"
رعب دار انداز میں کہا۔۔۔۔۔

تم مجھے فورس نہیں کر سکتے" وہ پلٹ کر اسے دیکھ۔۔۔لاپرواہی سے" بولے۔۔۔۔

سوچ ہے آپ کی۔۔۔۔ایسا کوئی ی کام نہیں جو محیب اجلال ملک نہیں" کر سکتا۔۔۔۔۔"اس نے اپنی شارپ نگاہیں ان کے وجود پر ٹکائے۔۔۔۔ ہونٹوں کے کناروں پر اسمارٹ مسکراہٹ سجائے کہا۔۔۔۔۔

مجھے پتا ہے تم اپنی ماں کے متعلق بات کرنے والے ہو۔۔۔۔ مگر وہ زبان" دراز عورت اسی قابل ہے۔۔۔پڑی ی رہے اپنے بھائی ی کے گھر۔۔۔۔مجھے رجوع کی کوئی ی حاجت۔۔۔۔"ابھی وہ بول ہی رہے تھے۔۔۔کے مقابل کھڑا لڑکا ان کی بات کاٹتے ہوئے۔۔۔۔

کوئی ی حاجت نہیں۔۔۔یہی کہنا چاہتے ہیں ناں۔۔۔۔اور حاجت ہو گی" بھی کیسے ؟؟۔۔۔۔آپ کے تو دن رات شراب وشباب میں گزر رہے ہیں۔۔۔۔۔مگر مجھے میری ماں چاہیے۔۔۔۔وہ بھی جلد سے جلد۔۔۔۔"اس نے آخری جملہ خاصہ بھرم انداز میں جتاتے ہوئے ادا کیا۔۔۔۔۔

محیب۔۔۔۔بھولو مت باپ ہوں تمھارا۔۔۔۔" وہ فوراہی گھوری سے" نوازتے ہوئے۔۔۔۔

میں بحث کرنے کا عادی نہیں۔۔۔۔مجھے میری ماں چاہیے۔۔۔۔سارا" بزنس اب میرے کنڑول میں ہے۔۔۔۔اگر آپ میری ماں اور چھوٹے بھائی ی کو واپس نہ لائے تو میں آپ کے سارے خرچے بند کر دوں

گا۔۔۔۔۔"اس کے جملے ایٹم بم کی طرح گرے تھے اجلال ملک پر۔۔۔۔۔۔۔

وہ حیرت سے اس کی شارپ نگاہیں اور رعب دار وجود دیکھنے لگے۔۔۔۔

تم میرے پیسے روکو گے ؟؟۔۔اچھا مزاق ہے۔۔۔۔دو دن آفس کیا" سنبھال لیا تمھارا تو دماغ ہی آسمانوں سے باتیں کر رہا ہے۔۔۔۔" وہ فورا ہی جوابی کاروائی دانت پیستے ہوئے کرنے لگے۔۔۔۔

یہ دیکھنے کے بعد خود فیصلہ کریں۔۔۔آپ نے کیا کرنا ہے۔۔۔۔" وہ اپنے" سفید کوٹ کی اندورنی جیب سے پیپرز نکال کر ان کے آگے بڑھاتے ہوئے ۔۔۔۔نہایت بھرم انداز میں بولا۔۔۔۔۔

میں نے اپنی ساری پراپرٹی تمھارے اور جازع کے نام کر دی۔۔۔"پیپرز" پڑھتے ہی انھیں 440 ووٹ کا جھٹکا لگا تھا۔۔۔ان کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں تھیں۔۔۔۔

بالکل۔۔۔وہ بھی صرف قولاً نہیں فعلاً بھی۔۔۔۔سائن موجود ہیں آپ" کے۔۔۔۔چاہے تو چیک کر لیں۔۔۔۔"وہ نرمی سے اسمارٹ مسکراہٹ ہونٹوں کے کناروں پر سجائے گویا ہوا۔۔۔۔

باہر جو مرضی آئے کریں۔۔۔۔مگر گھر میں میری ماں اور بھائی ی" لادیں۔۔۔۔یاد رکھیے گا جو آپ کی حالت ہے اس میں آپ چاہ کر بھی میری پوزیشن نہیں چھین سکتے۔۔۔۔اس لیے اگر آپ کو اپنی عیاشی و بے فکری کی زندگی پیاری ہے تو خاموشی سے رجوع کے لیے راضی ہو جائیں۔۔۔۔اور نہ صرف راضی۔۔۔۔بلکے اس رجوع کے بعد آپ

میری ماں کو جائی یداد کے طعنے نہیں دیں گے۔۔۔انھیں فضول میں پریشان نہیں کریں گے۔۔۔۔۔ساتھ ساتھ آپ کے باہر کے کارناموں کی خوشبو بھی میری ماں کی ناک تک نہ پہنچے۔۔۔۔۔جس سے انھیں تکلیف واذیت ہو۔۔۔۔۔اور بدل میں چاہے پانی کی طرح پیسہ بہائی یں مجھے پرواہ نہیں۔۔۔۔"اجلال ملک تو دیکھتے کے دیکھتے رہ گ ئی ے تھے اس کی رعب دار شخصیت کو۔۔۔اس کے ڈیل کرنے کے انداز کو۔۔۔۔اس کم عمر لڑکے کے چہرے کی فتح یابی سے بھرپور مسکراہٹ کو۔۔۔۔۔۔

ہوا وہی جو اس کی چاہت تھی۔۔۔۔۔۔رجوع ہوا۔۔۔۔اور اس کی ماں اور چھوٹا بھائی ی واپس گھر آئے۔۔۔۔۔

ماں کے بغیر گھر۔۔۔گھر نہیں ہوتا۔۔۔۔وہ تو قبرستان لگتا ہے۔۔۔۔ویران۔۔۔۔جنگل سہ۔۔۔۔وہ ہی جانتا ہے وہ کیسے اتنے وقت تک اس ویرانے میں خاموشی سے رہا۔۔۔۔۔۔

**

محیب چھوڑو مجھے۔۔۔۔میں نے کہا چھوڑو۔۔۔۔"اس کا جملہ جہاں پرانی" تلخ یادوں کے سمندر کو امٹ لایا تھا۔۔۔وہیں بے پناہ جلال و غصہ بھی بپھر آیا تھا۔۔۔ایک لمحہ دیری کیے بغیر۔۔۔اس نے سوٹ کیس کو لات پر مار کر دور پھینکا۔۔۔۔۔اور اس نازک صفت جان کو بوری کی طرح کندھے پر ڈال کر۔۔۔۔واپس اپنے کمرے میں لا کر۔۔۔۔زور سے بیڈ پر پٹکا۔۔۔۔۔

اپنی حدود کو پار کرنے کی غلطی مت کرنا۔۔۔۔۔اگر میری اولاد نے وہ غم" دیکھے جن سے بچانے کے لیے میں اپنی پیدائی شی دشمن کو اپنی بیوی قبول

کرنے کے لیے تیار ہو گیا تھا۔۔۔۔۔تو یقین جانو۔۔۔۔۔یہ محیب اجلال ملک جان لے لے گا تمھاری۔۔۔۔۔"اس سے پہلے کے وہ سنبھل کر اٹھتی۔۔۔مقابل فوراہی اس پر جھکا۔۔۔اس کے دونوں ہاتھ اپنے ایک ہاتھ سے مضبوط گرفت میں لے کر۔۔۔سر سے اوپر لگا کر۔۔اس کی سیاہ نشیلی آنکھوں میں اپنی شعلہ بار نگاہوں سے جھانکتے ہوئے۔۔۔۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر۔۔۔۔وارننگ دیتے ہوئے ادا کیا۔۔۔۔

محیب کا پرانا روپ دیکھ۔۔۔۔وہ خوفزدہ ہو کر۔۔۔۔۔رونے لگی۔۔۔۔

مگر اس کے آنسوؤں کا اس ستمگر پر کوئی ی اثر نہ تھا۔۔۔۔۔

میری طرف سے فل اجازت ہے تمھیں۔۔۔جاؤ۔۔۔۔جا کر کر دو کیس" میرے باپ پر۔۔۔۔مگر آئی ندہ مجھ سے علید گی یا شاہزین کو کورٹ میں

لے جانے کی بات مت کرنا۔۔۔ تمھارا باپ ہو یا میرا باپ۔۔۔۔اگر میری اولاد پر بات آئے تو میرے لیے سب غیر ہیں۔۔'' تین چار منٹ تک خاموشی سے اسے روتا دیکھتا رہا۔۔۔۔ مگر ایک انچ نہ ہلا۔۔۔۔نہ اس کے ہاتھ آزاد کیے۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد اس کے ہاتھ نرمی سے چھوڑے۔۔۔اور اسکی آنسوؤں سے بھیگی پلکوں کو اداسی سے دیکھنے لگا۔۔۔۔ جیسے خود کو بھی تکلیف ہو رہی ہو اسے روتا دیکھ۔۔۔۔ پھر تھوڑا نرمی سے اسے سمجھانے والے انداز میں کہ کر۔۔۔۔اس پر سے اٹھ کر۔۔۔سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔۔

وہ اٹھ کر بیٹھی۔۔۔۔اور بغیر کچھ کہے واش روم کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔

محیب واقف تھا وہ واش روم میں جا کر روئے گی اب۔۔۔۔۔

مح۔۔۔" وہ شاہزین کو گود میں لے کر کھیل رہی تھی کے اچانک وہ خوبرو" نوجوان آکر.... شاہزین کو اس کے ہاتھ سے لے کر۔۔۔ خود اپنا سر اس کی گود میں رکھ کر لیٹ گیا۔۔۔ نجمہ احتجاج کرتی اِس سے قبل ہی اس نے محیب اور شاہزین کے چہرے پر سجی خوبصورت و تازہ دم کر دینے والی پیاری سی ہنسنی کو دیکھا۔۔۔۔

شاہزین اپنے باپ کی پیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

محیب کی انگلی منہ میں ڈالنے کی کوشش کرتے ہوئے۔۔۔۔وہ ننھا شہزادہ خوب ہنس رہا تھا۔۔۔۔

وہ وجیہہ مرد اسے اپنی انگلی منہ میں ڈالنے نہیں دے رہا تھا۔۔۔اور بلاوجہ اس کے ساتھ ہنسے چلے جا رہا تھا۔۔۔۔

اپنے بیٹے کو یوں ہنستا دیکھ۔۔۔پہلی بار اسے محیب کی بات سمجھ آئی ی۔۔۔

اسے احساس ہوا کے اس کی اولاد کو ماں باپ دونوں چاہیے۔۔۔۔

اگر وہ اِسی طرح محیب سے لڑتی رہی تو یقیناً شاہزین کی زندگی پر اِس کا بہت برا اثر پڑے گا۔۔۔۔

ایک ہفتے سے دونوں میاں بیوی کے درمیان بات چیت بند تھی۔۔۔اگر وہ خفگی کا اظہار کر رہی تھی تو اس بار محیب بھی اپنی ناراضگی کو ظاہر کرنے سے پیچھے نہیں ہٹ رہا تھا۔۔۔۔

لاؤ بابا آپ کے ناخن کاٹیں۔۔۔" یہ کہتے ہوئے وہ نجمہ کی گود سے اٹھ کر" بیٹھا۔۔۔۔

دیکھا جائے تو بغیر کچھ کہے۔۔۔اس لڑکی کی گود میں سر رکھ کر۔۔۔اس نے اشارتاً صلح کے لیے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔۔۔۔ مگر اسے محسوس ہوا کے مقابل حسینہ ابھی بھی اس سے صلح کر لینے پر راضی نہیں۔۔۔۔اِس لیے فورا اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

کمرے کی ساری لائی ٹس اون کرؤ۔۔۔"اس نے آہستگی سے شاہزین کو" گود میں بیٹھا کر۔۔۔بغیر اس کی جانب دیکھے۔۔۔سنجیدگی سے کہا۔۔۔

محیب جب بھی شاہزین کے ناخن تراشتا سارے کمرے کی لائی ٹس اون کرواتا۔۔۔بہت محتاط ہو کر وہ اپنے ننھے شہزادے کے کام کیا کرتا تھا۔۔۔

ہمم۔۔۔"وہ تیزی سے اٹھ کر ساری لائی ٹس اون کر کے۔۔۔واپس اس" کے پاس آکر بیٹھی۔۔۔۔

نجمہ نے شاہزین کو اپنی گود میں لے لیا۔۔۔اور محیب اس کے ننھے ہاتھ پکڑ کر۔۔۔خاصہ جھک کر ناخن بغور دیکھتے ہوئے بڑی احتیاط کے ساتھ کاٹنے لگا۔۔۔

سنبھل کر۔۔۔"شاہزین کے ناخن کیا کٹ رہے تھے نجمہ کو لگ رہا تھا"
جیسے اس کی جان سولی پر لٹکی ہو۔۔۔۔

یہ ڈر کے کہیں زیادہ نہ کٹ جائیں۔۔۔۔کہیں خون نہ نکل آئے۔۔۔۔

رو نہیں۔۔۔بابا صرف ناخن کانٹ رہے ہیں۔۔۔۔۔"شاہزین پہلا ناخن"
کٹواتے ہی زور زور سے رونا شروع ہو گیا تھا۔۔۔۔نجمہ کے نرمی سے
شاہزین سے کہتے ہی محیب نے اسے شکوئے بھری نگاہ سے دیکھا۔۔۔۔

دونوں کی نظریں ملیں۔۔۔۔اور پھر دونوں نے ہی نظریں تیزی سے پھیر
لیں۔۔۔۔

دنیا کے سارے مشکل کام ایک طرف۔۔۔اور روتے ہوئے اپنے ننھے سے بچے کے ناخن تراشنا ایک طرف۔۔۔۔

نجمہ مسلسل چٹکی بجا کر۔۔۔اس ننھے سے شہزادے کو بہلانے کی کوشش کر رہی تھی جبکے محیب بڑی احتیاط سے اس کے ناخن کاٹ رہا تھا۔۔۔۔

مشن شاہزین ناخن تراشنا کمپلیٹ۔۔۔"اس کے ہاتھ اور پاؤں کے ناخن" کاٹنے کے بعد۔۔۔وہ سیدھا ہو کر بیٹھ۔۔۔ایک سکھ کا گہرا سانس لیتے ہوئے۔۔۔ مسکرا کر بولا۔۔۔۔

میاں بیوی اور ماں باپ ہونے میں زمین آسمان کا فرق ہے۔۔۔

میاں بیوی کے رشتے میں فریقین اپنے اپنے حقوق کو ترجیح دیتے ہیں۔۔۔جبکے ماں باپ بننے کے بعد دونوں کی پہلی ترجیح بچے کے حقوق وفرائض کو پورا کرنا ہوتا ہے۔۔۔۔

میاں بیوی ایک دوسرے سے ناراض رہ سکتے ہیں۔۔ مگر والدین نہیں۔۔۔انھیں بچوں کے کام کے لیے ایک دوسرے سے بات کرنی ہی پڑتی ہے۔۔ایک ٹیم بننا ہی پڑتا ہے۔۔۔

بچے کے لیے ماں باپ دونوں ضروری ہوتے ہیں۔۔۔۔ مگر یہ بات اکثر شادی شدہ جوڑوں کے سمجھ آتے آتے دیر ہو جاتی ہے۔۔۔لڑکی اپنے گھر والوں کی طرف سے اور اپنے حقوق تلفی پر لڑتی ہے اور لڑکا اپنے۔۔۔۔ نتیجہ علیدگی۔۔۔۔۔۔

اس نیتجے میں نہ نقصان لڑکی کے ماں باپ اٹھاتے ہیں نہ لڑکے کے۔۔۔۔جسے سب سے زیادہ نقصان کا سامنا ہوتا ہے۔۔۔۔وہ ہوتی ہے ان دونوں کی اولاد۔۔۔۔اور یہی بات تو محیب اس نادان لڑکی کو سمجھانے کی کوشش میں لگا تھا۔۔۔۔۔

سنو۔۔۔گھر آج بھی لیٹ آؤ گے؟؟۔۔۔"وہ خاصہ گلٹی محسوس کر رہی" تھی۔۔۔اسے اب اپنے سخت جملوں کا شدید پچھتاوا ہو رہا تھا۔۔۔مگر ہمت نہیں کر پا رہی تھی معافی مانگنے کی۔۔۔۔وہ خوبرو نوجوان اپنے شہزادے کے گال کو نرمی سے چومتے ہوئے۔۔۔ہلکا سہ اٹھا۔۔۔تو اپنی دشمنِ جاں پر نظر پڑئی ی۔۔۔۔عادت کے مطابق بغیر اک لمحے کی دیری کے اس کے گلابی گال کو بھی چوم لیا۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے اس کی سیاہ نشیلی آنکھوں کو حیرت سے بڑا ہوتا دیکھ۔۔۔۔احساس ہوا۔۔۔کے ابھی ناراضگی ختم نہیں ہوئی ی ہے۔۔۔

وہ کیسے بھول گیا کے وہ شدید ناراض ہے مقابل سے۔۔۔۔۔بغیر کچھ کہے۔۔۔اٹھ کر جانے لگا۔۔۔۔تو وہ پیچھے سے شاہزین کو بیڈ پر لیٹا کر۔۔۔۔کھڑی ہوتے ہوئے۔۔۔آہستگی سے استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

میں انتظار کرؤں گی۔۔۔"وہ وجیہہ مرد بغیر کوئی ی جواب دیے جانے لگا" ۔۔تو وہ تیزی سے پُرامید لہجے میں گویا ہوئی ی۔۔۔۔۔۔

مقابل حسینہ کی جانب سے یہ صلح کی پہلی کوشش تھی۔۔۔وہ کیونکر راضی نہ ہوتا۔۔۔اگلے ہی لمحے قدم رکے۔۔۔چہرے پر ایک دلفریب مسکان رقصا ہوئی ی۔۔۔

کیوں؟؟"اگلے ہی لمحے چہرے سے مسکان مکمل غائب کر۔۔۔اس کی" جانب مڑ کر دیکھ۔۔۔ سنجیدگی سے استفسار کیا۔۔۔۔

نجمہ کو اندازہ نہیں تھا کے وہ اچانک پلٹ کر۔۔۔یوں سپاٹ سے لہجے میں سوال کرے گا۔۔۔

وہ نظریں جھکا کر۔۔۔اپنے نیچے کے ہونٹ کو بری طرح چبانے لگی۔۔۔۔

ہمت نہیں کر پا رہی تھی وہ معافی مانگنے کی۔۔۔۔

محیب سے معافی مانگنا اسے دنیا کا سب سے مشکل کام لگ رہا تھا۔۔۔۔

ناجانے کیوں اس لڑکی کا اپنے گلابی ہونٹوں کو چبانا بھی دل کے آرمان جگاتا معلوم ہوا اسے۔۔

لگا ایک لمحہ مزید اس قاتل حسینہ کو دیکھا تو کنڑول نہیں کر سکے گا خود پر۔۔۔

کر رہی ہو مجھے ؟؟" محیب تیز قدم لیتا اسکے پاس Seduce تم"
آکر۔۔۔اس کی سیاہ نشیلی آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔۔۔۔بے یقینی سے پوچھنے لگا۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔۔نہ۔۔۔ نہیں تو۔۔۔"اس کی نیلی سمندر جیسی حسین آنکھوں" میں اچانک حیرت و شوخی مچلتی دیکھ۔۔وہ ہڑ بڑا کر۔۔ایک قدم پیچھے لیتے ہوئے۔۔۔ تیزی سے نفی میں گردن ہلاتے ہوئے بولی۔۔۔

کرنا کب سے ہونے لگا؟۔۔۔وہ یہی سوچ کر seduce کسی کا انتظار کرنا الجھی۔۔۔۔

دل میں کچھ اور لبوں پر کچھ۔۔۔تم چاہتی کیا ہو آخر؟؟"محیب کو لگا وہ" دانستہ طور پر اسے تنگ کر رہی ہے۔۔۔اس لیے خود سے دور ہوتا دیکھ۔۔۔اپنا ہاتھ اسکی کمر کے گرد حائل کر۔۔۔اسکے نازک سراپے کو خود سے قریب کرتے ہوئے۔۔۔سیاہ نشیلی آنکھوں میں جھانک کر۔۔۔ذرا برہمی سے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

پھر ہونٹ چبا رہی ہو۔۔۔"وہ جواب دینے کے بجائے نظریں" جھکا کر۔۔۔شرمندگی سے پھر اپنے ہونٹ چبانے لگی۔۔۔۔وہ اِس قدر بے دردی سے اپنے ہونٹ چبا رہی تھی۔۔۔۔کے لگ رہا تھا کے خون نکل

آئے گا۔۔۔۔جس پر مقابل کی انتہا ہوئی ی تھی۔۔وہ تیزی سے ٹوکتے ہوئے۔۔۔۔

اُس لڑکی کو سمجھ نہیں آیا۔۔۔آخر مقابل کا مسئلہ کیا ہے۔۔۔۔

کیا؟؟؟"اگلے ہی لمحے وہ پُرامید نظروں سے تکنے لگی۔۔۔جس پر وہ خوبرو" نوجوان ایک ابرو اچکا کر۔۔۔انجان بننے کی اداکاری کرتے ہوئے۔۔۔۔

وہ خوب جانتا تھا کے مقابل کھڑی حسینہ معافی مانگنی کی سعی میں لگی ہے۔۔۔

تم جانتے ہو۔۔۔۔بس انجان بن رہے ہو۔۔۔"وہ آہستگی سے روتو سہ منہ" بنا کر بولی۔۔۔

رومانٹک پارٹی؟؟" وہ دانستہ طور پر بات کو غلط رنگ دیتے ہوئے۔۔۔۔"

محیب۔۔" مقابل فوراہی چڑتے ہوئے۔۔۔"کیوں تنگ کر رہے ہو" مجھے؟؟۔۔۔تم اچھی طرح واقف ہو میں کیا کہنا چاہتی ہوں" پھر لچکدار انداز میں۔۔۔اس کی نیلی سمندر جیسی حسین آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھ شریف کو اداؤں میں پھنسا کر آفس کی دیر کرانے کے سوا۔۔۔تم کیا" کر رہی ہو۔۔۔مجھے واقعی نہیں پتا۔۔۔" دنیا جہاں کی معصومیت چہرے پر سجائے۔۔۔وہ مسکرا کر گویا ہوا۔۔۔۔

شریف؟؟۔۔۔اور تم؟؟۔۔۔" مقابل کی بات سنتے ہی وہ چاہ کر بھی خود" کو اعتراضاً بولنے سے نہ روک سکی۔۔۔۔

الحمدُ للہ۔۔۔اپنی بیوی کے سوا کسی عورت پر نیت خراب نہیں" میری۔۔۔تو شریف ہی ہوا ناں۔۔" وہ فخرانہ انداز میں۔۔۔مزید اس کے گرد اپنا حصار مضبوط و تنگ کرتے ہوئے۔۔۔ تیزی سے گویا ہوا۔۔۔

تو تم مانتے ہو۔۔۔ تمھاری مجھ پر نیت خراب ہے؟؟" اس کا جواب سنتے" ہی۔۔۔وہ معافی مانگنا بھول کر۔۔۔شرمانے لگی تھی۔۔۔اس کے گال گلابی پڑنا شروع ہو گئے تھے۔۔وہ مقابل کی حسین نیلی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔ مسکرا کر پوچھنے لگی۔۔۔

پہلے دن سے۔۔۔" وہ خاصہ فخرانہ انداز میں جواب دہ ہوا۔۔۔ جس پر وہ" حصار میں جکڑی لڑکی بلش کرنے لگی۔۔۔۔

چلواب مزید مجھے تنگ نہ کرؤ۔۔۔آج بہت بیزی ڈے ہے"

میرا۔۔۔۔۔رات کو لیٹ آؤں گا انتظار مت کرنا۔۔کھانا کھا کر سو جانا۔۔۔ہمم۔"بلش کرتے ہوئے وہ لڑکی کتنی حسین لگ رہی تھی ۔۔۔۔شاید وہ خود بھی نہیں جانتی۔۔۔بمشکل اپنے بکھرتے جذبات پر قابو رکھ۔۔۔وہ اسکی پیشانی کو نرمی سے چومتے ہوئے بولا۔۔۔

نجمہ کو پہلی بار مقابل کی اچھائی کا شدت سے احساس ہوا۔۔۔۔کے بغیر اسے جھکائے۔۔۔۔۔بغیر معافی کے۔۔۔وہ صلح کر چکا تھا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔جازع بھائی کو اچانک کیا ہو گیا ہے؟؟۔۔۔۔وہ تو ایسے بالکل" نہیں تھے؟؟۔۔۔۔"اچانک ہی نجمہ کو اجلال ملک کی باتیں یاد آئی یں تھیں۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔۔وہ تھوڑا غصہ ہے مجھ پر۔۔۔۔۔بس۔۔۔۔۔مگر تم ان" سب کی فکر مت کرؤ۔۔۔۔میں سنبھال لوں گا۔۔۔۔۔" وہ لاپرواہی سے جواب دیتے ہوئے۔۔۔

ویسے۔۔۔میں واقعی اجلال ملک کے خلاف کیس کرنا چاہتی" ہوں۔۔۔" نجمہ ایک گہرا سانس لینے کے بعد۔۔۔بڑی ہمت جمع کر۔۔۔۔۔۔سنجیدگی سے گویا ہوئی۔۔۔۔

اس بار اس لڑکی نے اجلال ملک کہا۔۔۔اس کی ذات سے منسوب نہیں کیا۔۔۔

اس لڑکی کا بدلا رویہ کافی اہمیت کا حامل تھا اس خوبرو نوجوان کے لیے۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔کر دو۔۔۔۔مگر یاد رکھنا۔۔۔۔اِس معاملے میں، میں" تمھاری پیسے کے علاوہ اور کسی طرح کی مدد نہیں کرؤں گا۔۔۔"وہ سنجیدگی سے کہ کر۔۔۔اسے اپنے حصار سے آزاد کر۔۔۔آفس کے لیے چل دیا۔۔۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

سفید نیٹ کی فراک میں وہ سنہری گڑیا قیامت برپا کرتی معلوم ہوئی ی زارون کو۔۔۔۔

وہ سفید رنگ کی شیر وانی پہنے۔۔۔۔صوفے پر بیٹھا۔۔۔روبرو صوفے پر بیٹھی حسینہ کو تک رہا تھا۔۔۔جو کچھ ہی لمحوں بعد اس کی شریک حیات وہم سفر بننے جا رہی تھی۔۔۔۔

دونوں کے درمیان سفید پھولوں کی لڑئی یوں سے پردہ سجایا گیا تھا۔۔۔

قبول ہے۔۔۔ قبول ہے۔۔۔ قبول ہے۔۔۔"ایجاب و قبول کے ہوتے" ہی۔۔۔اس سنہری گڑیا کی آنکھیں خوشی و مسرت سے بھر آئی یں تھیں۔۔۔

وہ نہیں بتا سکتی لفظوں میں۔۔۔کس قدر شدت سے انتظار کیا تھا اِس حسین لمحے کا۔۔۔جب وہ خوبرو نوجوان اسے اپنے نکاح میں قبول کرئے۔۔۔۔

مبارک ہو مسز زارون" نکاح منقعد ہونے کے بعد۔۔۔وہ پھولوں کا پردہ" اپنے ہاتھوں سے ہٹا کر۔۔۔اپنی دولہن کے پاس آیا۔۔۔اس کے چہرے پر ڈھکا ہوا لال رنگ کا نیٹ کا دوپٹہ۔۔۔اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر۔۔۔اسکا چاند

سہ چہرہ دیکھتے ہی۔۔۔اپنا ہاتھ دل کے مقام پر رکھا۔۔۔۔جیسے تھاما ہو اسے۔۔۔

خوبصورت تو وہ پہلے بھی لگتی تھی۔۔۔مگر آج نا جانے کیوں ایسا لگا جیسے وہ دنیا کی سب سے حسین لڑکی ہے۔۔۔

اس کی پیشانی کو بڑی شدتِ محبت سے بوسہ دیا۔۔۔پھر آہستگی سے کان کے پاس منہ لے جا کر۔۔۔۔مبارکباد دی۔۔۔

خیر مبارک۔۔۔"مقابل حسینہ نے سرگوشی کرنے والے انداز میں" ۔۔۔مسرت و بھرے بھرے لہجے میں جواب دیا۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

وہ دولہن بنے بیٹھی۔۔۔اپنے دولہے کے کمرے میں آنے کا شدت سے انتظار کر رہی تھی۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم"اس نے کمرے میں آتے ہی دروازہ لاک کیا۔۔۔پھر اسے" دیکھ۔۔۔ مسکراتے ہوئے سلام کیا۔۔۔۔

وَعَلَیکُم السَّلَام"وہ خاصہ شرمیلے انداز میں نظریں جھکائے۔۔۔۔جواب دہ" ہوئی ی۔۔۔

اووو۔۔۔تو مسز زارون شرمانا بھی جانتی ہیں۔۔۔مجھے تو لگا تھا کے" ۔۔۔"اسے شرماتا دیکھ۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے اسے تنگ کرنے کی نیت سے گویا ہوا۔۔۔۔۔۔

دانستہ طور پر جملہ ادھورا چھوڑ دیا تھا۔۔۔

کے ؟" وہ فوراً ہی نظریں اٹھا کر۔۔۔روبرو بیٹھے اپنے حسین دولہے کو"
دیکھ۔۔۔ تجسس سے استفسار کرنے لگی۔۔۔

کے صرف دل ہلانا آتا ہے۔۔" وہ خاصہ شوخی سے۔۔۔مقابل بیٹھی"
سنہری گڑیا کا نازک ہاتھ تھام کر۔۔۔ایک جھٹکے سے اپنی جانب
کھینچ۔۔۔اسے اپنے قریب کر۔۔۔آنکھوں میں آنکھیں ڈال گویا ہوا۔۔۔

وہ آج بدلے کا ارادہ رکھتا تھا اس سنہری گڑیا سے۔۔۔۔

وہ بھولا نہیں تھا آج بھی۔۔۔کیسے نشے میں اِس لڑکی نے اُس کا نازک دل ہلا کر رکھ دیا تھا۔۔۔۔۔

وہ الجھ کر زارون کو تکنے لگی۔۔۔۔

"یاد آیا؟" زارون اس کے ہونٹوں کے قریب اپنے ہونٹ لا کر۔۔۔آہستگی سے گمبھیر لہجے میں استفسار کرنے لگا۔۔۔

وہ اتنا قریب آ گیا تھا کے اس کے سانسوں کی مہک سے مقابل کا تن و من جھلسنا شروع ہو گیا تھا۔۔۔۔

اسے اپنے کانوں سے دھواں نکلتا محسوس ہوا۔۔۔۔

اس کے گال سرخ پڑ چکے تھے۔۔۔

اسے اچانک ہی شدید گرمی کا احساس ہونے لگا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں ابھی بھی الجھاپن نمایا تھا۔۔۔جو بتانے کے لیے کافی تھا کے اسے کچھ یاد نہیں۔۔۔

مگر وہ بھی ضد پر اڑا تھا کے آج تو اسے یاد دلا کر ہی دم لے گا۔۔۔۔

میرے دل کی دنیا زبر سے زیر ہو گ ئی۔۔اور تمھیں یاد بھی" نہیں۔۔۔"وہ ہلکی خفگی سے چھوٹی آنکھیں کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔اور کب؟؟۔۔۔میں نے کچھ کیا تھا؟"عنابیہ کو بالکل بھی یاد"
نہیں تھا۔۔۔اتنی پرانی بات اسے کیسے یاد ہو سکتی تھی۔۔۔پھر وہ ہوش میں
کہاں تھی۔۔۔اگر ہوش میں ہوتی تو کیا وہ سب کرتی جو اس نے کیا۔۔۔۔

چلو ایک کوشش اور کرتا ہوں۔۔شاید تمھیں یاد آجائے۔۔۔"وہ کہہ"
کر۔۔۔مزید قریب آیا۔۔۔۔

اس کا مزید قریب آنا سانس روک گیا تھا۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ اس سنہری گڑیا کے ہونٹوں پر جھکا۔۔۔۔

اسے فلیش بیک کی طرح سب یاد آنے لگا۔۔۔اپنا نشے میں
ہونا۔۔زارون کے سینے پر سر رکھ کر لیٹنا۔۔۔اس کے ہونٹوں پر

جھکنا۔۔۔زارون کا اپنے اور اسکے لبوں کے درمیان ہاتھ حائل کرنا۔۔۔۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ جھٹکے سے پیچھے ہٹی۔۔۔۔

وہ شاکڈ میں تھی۔۔۔اس نے نشے میں بیچارے زارون کے ساتھ کیا کیا تھا ۔۔۔اسے سب یاد آگیا تھا۔۔۔جس پر وہ خاصہ شرمندہ ہو کر۔۔۔سامنے بیٹھے لڑکے کو دیکھنے لگی۔۔۔

اس سنہری گڑیا کی آنکھوں کا بدلنا۔۔۔وہ محسوس کرتے ہوئے۔۔۔۔۔مسکرانے لگا۔۔۔۔

سوری۔۔۔"وہ خاصہ شرمندہ تھی اپنی پچھلی حرکات پر۔۔۔"

مجھے خوشی ہے تمھیں یاد تو آیا۔۔۔کتنی ظالم ہو تم۔۔۔میرا نازک دل" ہلا کر۔۔۔سکون سے سوتی ہو ہر رات۔۔۔جبکے اس رات کے بعد مجھے یاد نہیں پڑتا میں کبھی سکون سے سو سکا ہوں۔۔۔"اس نے خاصہ شکوئے بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔

زارون کی بات سنتے ہی اس کے گال مزید سرخ ہوئے۔۔۔وہ نظریں جھکا کر مسکرانے لگی۔۔۔۔

سوری۔۔۔میں نشے میں تھی۔۔۔"وہ نظریں جھکائے شرمندگی سے" معافی کی طالب ہوئی ی۔۔۔

کوئی ی معافی نہیں دینے والا میں۔۔۔۔بہت ستایا ہے تم نے"
مجھے۔۔۔"وہ فوراہی چھوٹی آنکھیں کر کے بغور اس حسین سراپے کو دیکھتے
ہوئے۔۔۔۔گویا ہوا۔۔۔۔

سوری ناں یار۔۔۔۔"وہ بھولا سہ چہرہ بنا کر۔۔۔"

بھول جائی یں مسز زارون کے آپ کو معافی ملے گی۔۔۔آج سے آپ کو"
اپنے ساتھ نہ جگایا تو میرا نام بھی زارون نہیں۔۔۔۔میرے دل کو ہلا کر اپنے
لیے پاگل بنانے کی سزا آپ کو ہر روز ملے گی میری جان۔۔۔۔"۔۔مقابل
کی نازک کلائی ی تھام کر اپنی جانب کھینچ کر ذو معنی انداز میں کہا۔۔۔

وہ بری طرح جھیپ کر۔۔۔اپنا چاند سہ چہرہ جھکا کر شرمانے لگی۔۔۔۔۔۔

وہ شرماتے ہوئے اتنی حسین لگ رہی تھی کے مقابل اسے ٹک ٹکی باندھے دیکھتا ہی چلا گیا۔۔۔۔

"پتا ہے مجھے اس رات ہی تم سے محبت ہو گ ئی تھی۔۔۔بس احساس بہت بعد میں ہوا۔۔۔۔شکریہ" وہ خوبرو نوجوان خاصہ گمبھیر لہجے میں گویا ہوا ۔۔۔

"شکریہ کس لیے؟" وہ الجھ کر۔۔۔

"میری زندگی میں زبردستی گھنس آنے کے لیے۔۔۔اس میں ن ئی ے رنگ بھرنے کے لیے۔۔۔۔میں تو بہت پہلے ہی ہمت ہار چکا تھا۔۔۔وہ تم تھی جس نے مجھ پر بھروسہ کیا۔۔۔۔جسے یقین تھا کے میں واپس اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکوں گا۔۔۔۔"

شکریہ کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔میں نے پہلے بھی کہا تھا اب بھی یہی" کہوں گی....اس میں میری اپنی خوشی تھی۔۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے جواب دہ ہوئی ی۔۔۔

شدت سے پیار آیا اس کے جملے سن۔۔۔۔سفید فراک میں ملبوس اپنی پیاری سی دولہن کو اپنے حصار میں جکڑتے ہوئے۔۔۔اس نے لائی ٹس اف کر دیں۔۔۔

Husny Kanwal

وہ واپس اپنے گھر آرہا تھا۔۔۔کے اچانک اس کی گاڑی رکی۔۔۔

کیاہوا؟؟"وہ سیل پر نظریں جمائے۔۔۔ڈرائی یور سے استفسار کرنے" لگا۔۔۔۔

سر روڈ پر کوئی ی آدمی بے ہوش پڑا نظر آرہا ہے۔۔۔"ڈرائی یور مڑ" کر۔۔اس کی جانب دیکھ۔۔ تیزی سے پریشان لہجے میں بولا۔۔۔

کیا؟؟۔۔جاؤ۔۔۔جا کر دیکھو اسے۔۔"ڈرائی یور کی بات سنتے ہی اس" وجیہہ مرد کی نظریں اٹھیں۔۔۔وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔۔

ابھی اس کا ڈرائی یور کار سے اتر کر۔۔۔روڈ پر لیٹے شخص کے پاس پہنچا ہی تھا۔۔۔کے محیب کی سائیڈ والے شیشے پر باہر سے کسی نے ہلکا سہ نوک کیا۔۔۔

جیسے ہی اس نے نگاہ اس سائیڈ کی۔۔۔۔اسی لمحے کھڑکی کا شیشہ۔۔باہر سے کیے جانے والے زوردار وار پر ٹھس کر کے ٹوٹا۔۔۔۔

حملہ بہت اچانک ہوا تھا۔۔۔لیکن اس کے باوجود محیب نے حاضر دماغی سے کام لیتے ہوئے۔۔۔اپنا سر مکمل جھکا لیا۔۔۔۔اور اپنے ہاتھوں سے چہرہ اور سر کور کیا۔۔۔

جس کے نتیجے میں کانچ کے ٹکڑے اس کے ہاتھوں پر لگے۔۔۔۔اور ان سے خون نکلنے لگا۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے۔۔اس نے تیزی سے اپنے پینٹ پر لگی گن نکالی۔۔۔

گن لے کر ابھی اس نے سر اٹھایا ہی تھا۔۔۔کے اسے اپنے سر سے کسی اور کی گن لگی محسوس ہوئی ی۔۔۔

باہر نکل۔۔۔"وہ باہر کھڑا شخص رعب دار انداز میں بولا۔۔۔۔"

ابھی محیب اسے دیکھ ہی رہا تھا کے اس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔۔

اچانک ہوئے حملے کے سبب اس کا سیل نیچے کی جانب گر گیا تھا۔۔۔

وہ بغیر دیکھے بھی واقف تھا کے کال اسکی بیوی کی ہے۔۔۔جو کھانے کے لیے اسکی منتظر بیٹھی ہوئی ی ہے گھر میں۔۔۔۔

یہ خیال آتے ہی دل کو جیسے ایک گہرا صدمہ سہ لگا۔۔۔۔

نہیں خبر اسے اب کبھی دیکھ پائے گا بھی یا نہیں۔۔۔۔

اپنی بیوی اور بیٹے کا چہرہ اسے اپنی آنکھوں کے آگے گھومتا ہوا نظر آیا۔۔۔۔

ارے صاحب۔۔۔ یہیں مار کر ختم کرؤ قصہ۔۔۔" جیسے ہی باہر سے آنے" والی آواز کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔۔وہ تیزی سے اس کھڑی کے پاس کھڑے کالے کپڑے میں ملبوس شخص کو بلا خوف دیکھنے لگا۔۔۔۔جو گاڑی کا دروازہ کھول چکا تھا۔۔۔

اگلے ہی لمحے خاموش فضا میں دو تین فائر کی آوازیں گونجیں۔۔۔۔

سر کام ہو گیا۔۔۔۔"کالے کپڑوں میں ملبوس اس شخص نے سیل کان سے" لگا کر۔۔۔بڑی مسرت و فخر بھرے لہجے میں اطلاع دی۔۔۔۔

تم نے خود چیک کیا ہے؟؟۔۔۔"دوسری جانب سے تیزی سے سوال کیا" گیا۔۔۔۔

بالکل سر۔۔۔۔۔دو گولیاں ماری ہیں سینے میں۔۔۔۔بچنے کا چانس ہی" نہیں۔۔میرے سامنے محیب اجلال ملک کی بے جان لاش پڑی ی ہے۔۔۔۔اگر یقین نہ آئے۔۔۔تو آپ خود آ کر چیک کر لیں۔۔۔"اس نے خاصہ مطمئن انداز میں جواب دیا۔۔۔

ٹھیک ہے وہیں رکو۔۔۔میں ابھی آتا ہوں۔۔۔"وہ جیسے خوشی سے" پھولے نہ سمایا ہو۔۔۔فوراً ہی اپنی کار کی چابی لے کر۔۔۔ملک مینشن سے نکلا۔۔۔۔

"کہاں ہیں بھائی ی کی لاش؟؟"

اس سنسان روڈ پر پہنچتے ہی وہ کار سے نکل کر۔۔۔پھرتی سے ان غنڈوں کے پاس آیا۔۔۔۔

وہ غنڈوں کا سربراہ جو کالے کپڑوں میں ملبوس تھا اسے گاڑی کی پیسنجر سیٹ پر پڑئی ی محیب کی لاش کے پاس لے گیا۔۔۔۔

گاڑی کے دونوں شیشے ٹوٹے ہوئے تھے۔۔۔

بھائی ی۔۔۔"گاڑی کے ڈور سے باہر ہی اس کا ہاتھ لٹک رہا تھا۔۔۔۔"

محیب کا جسم اوندھے منہ سیٹ پر گرا ہوا دیکھ۔۔۔ایک دو ثانیوں کے لیے وہ مہبوت ہو گیا۔۔۔۔ جیسے سکتہ لگا ہو۔۔۔۔

آنکھوں میں آنسو ابھرے۔۔۔۔

محیب کے ہاتھ پر کانچ کے ٹکڑے پیوست دیکھ۔۔۔اسے شدید رونا آیا۔۔۔۔

ہاتھوں سے ابھی بھی خون رس رہا تھا۔۔۔۔

اس کی ہمت نہیں ہو رہی تھی اپنے بھائی کا چہرہ اٹھا کر دیکھنے کی۔۔۔۔

سوری بھائی۔۔۔مجھے معاف کر دیں۔۔۔مجھے معاف کر دیں" بھائی۔۔۔" وہ ہاتھ تھام کر روتے ہوئے معافیاں مانگنے لگا۔۔۔۔

اسے معافیاں مانگتا دیکھ۔۔پاس کھڑے وہ پانچوں غنڈے ایک دوسرے کا چہرہ الجھ کر دیکھنے لگے۔۔۔۔

کچھ دیر تک جازع ایسے ہی کھڑا اس کا بے جان ہاتھ تھام کر روتا رہا۔۔۔۔

اس نے محیب کے سر کے پیچھے کے حصے سے خون ٹپکتے دیکھا۔۔۔۔جس پر وہ خاصہ مطمئن ہوا۔۔۔کے محیب مر چکا ہے۔۔مگر پھر بھی مکمل طور پر

مطمئن ہونے کے لیے۔۔۔اس خوبرو نوجوان کے بے جان سراپے کو اٹھا کر۔۔سیٹ سے لگا کر بیٹھا دیا۔۔۔۔

پہلے اس کے کوٹ کو ہٹا کر دیکھا۔۔۔پوری سفید شرٹ خون آلود تھی۔۔۔جو اس سے دیکھا نہ گیا۔۔۔۔۔۔ تیزی سے کوٹ واپس ڈھک کر۔۔۔ناک کے نیچے ہاتھ رکھ کر چیک کرنے لگا۔۔۔۔

اسے سانس نہ لیتا دیکھ۔۔۔چہرے پر اگلے ہی لمحے ایک مطمئن و خبیث مسکراہٹ بکھر ئی ی۔۔۔۔

وہ جان وارتا تھا اس پر۔۔۔آخر میں ظالم نے جان ہی لے لی۔۔۔

اسی وقت محیب کا نیچے گرا سیل رنگ ہونے لگا۔۔۔

اس نے اپنی آنکھوں سے بہتے آنسو صاف کرتے ہوئے سیل اٹھایا۔۔۔۔

اسکرین کے اوپر ہی نوٹیفیکشن میں چالیس سے زائی دمس کالز تھیں ۔۔۔۔وہ بھی ساری ایک ہی نمبر سے۔۔۔۔

چمک رہا تھا۔۔۔۔ My wild lioness سیل پر

یقینا یہ نجمہ کا نمبر ہے"اس نے نام سے اندازہ لگایا۔۔۔۔پھر شدید اداسی" سے مسکرا دیا۔۔۔۔

یہ آدمی کبھی تمھارے قابل تھا ہی نہیں نجمہ۔۔۔۔میں نے آج تمھیں" اس سے ہمیشہ کے لیے آزادی دلادی۔۔۔اب تمھیں اس سے ڈر کر کہیں

بھاگنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔"وہ سیل کی اسکرین کو دیکھتے ہوئے ۔۔۔ مسکرا کر کہنے لگا۔۔۔۔

پھر اس نے سیل واپس نیچے پھینک دیا۔۔۔۔

"کاش آپ میرے اور نجمہ کے بیچ نہ آئے ہوتے۔۔۔تو آج مجھے آپ کو یوں مروانا نہیں پڑتا۔۔۔۔دیکھیں کیسے کتے کی موت مرے آپ۔۔۔جس جائیداد کے لالچ میں آپ نے میری محبت چھینی وہ بھی آپ کو نصیب نہیں ہوئی ی۔۔۔۔آپ کو کیا لگا تھا۔۔۔آپ مجھے اپنے حصے کی جائیداد دیں گے اور میں آپ کو معاف کر دوں گا۔۔۔بے وقوف سمجھا ہے کیا؟؟۔۔۔آپ کو مار کر مجھے یہ ساری جائیداد ویسے بھی مل جائے گی۔۔۔جس کا مجھے کوئی ی خاص لالچ نہیں۔۔۔۔اصل میری منزل تو میری محبت ہے۔۔میری نجمہ۔۔۔۔جو مجھے آپ کے زندہ رہتے ہوئے کبھی

نہیں مل سکتی تھی۔۔۔اس لیے آپ کو تو مرنا ہی تھا۔۔۔آج نہیں تو کل۔۔۔۔۔۔بے فکر ہو جائی یں بھائی ی۔۔۔نہ میں آپ کی اولاد کو باپ کی کمی ہونے دوں گا۔۔۔نہ نجمہ کو شوہر کی۔۔۔"اس نے محیب کے کندھے پر ہاتھ کر۔۔۔شیطانی مسکراہٹ لبوں پر سجائے کہا۔۔۔

نجمہ میری تھی میری ہے اور صرف میری رہے گی۔۔"وہ خاصہ پُراعتمادی" سے اس بے جان شخص کے سامنے اکڑ کر اعلانیہ بولا۔۔۔

چلو۔۔۔اب منہ کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔اس سے پہلے کوئی ی" آئے۔۔۔گاڑی بھائی ی اور ڈرائی یور کی لاش سمیت کھائی ی میں پھینک دو۔۔۔۔"وہ فرعونیت کی انتہاء پر تھا۔۔۔۔اسے دیکھ کون کہ سکتا تھا کے وہ سگا بھائی ی ہے اس بے جان پڑی ی لاش کا۔۔۔۔

جازع گاڑی کا دروازہ زور سے بند کر۔۔۔اپنے آدمیوں کو آرڈر دیتے ہوئے۔۔۔ابھی دو تین قدم ہی اپنی کار کی جانب چلا تھا۔۔۔کے اچانک اس کی نظر روڈ کے سائیڈ میں پڑے دو خون آلود لڑکوں پر گئی۔۔۔

انھیں دیکھ۔۔۔جازع بری طرح چونکا۔۔۔پھر تیزی سے استفسار کیا۔۔۔"انھیں کس نے مارا؟؟"

میں نے۔۔۔۔"اچانک سے پیچھے سے آتی رعب دار آواز نے مانو اس کی سانسیں روکیں۔۔۔۔"

اس آواز کو بخوبی پہچانتا تھا وہ۔۔۔۔

خاصہ حیرانی کے عالم میں پیچھے پلٹا۔۔۔۔

آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گ ئی یں۔۔۔

خوف کے مارے اس کی پیشانی پر پسینہ نمودار ہوا۔۔۔

محیب اپنے رعب دار انداز میں گاڑی سے اتر۔۔۔ڈور کو زور سے بند کر۔۔۔ بھرم سے پینٹ کی جیب میں اپنی گن لگاتے ہوئے۔۔۔اسی کی جانب آرہا تھا۔۔۔۔

گھٹیا انسان۔۔۔۔"جازع نے اس شیر کے خوف سے تیزی سے پیچھے" قدم لیے۔۔۔۔

اس رعب دار شخص کی آنکھیں سرخ انگاروں کی طرح لال ہو رہی تھیں۔۔۔۔وہ شیر کی طرح اس پر سامنے سے جھپٹا۔۔۔۔اور آتے ہی اس کا گریبان پکڑ کر۔۔۔مکے ہی مکے مقابل کے منہ پر برسائے۔۔۔۔

جازع کو سنبھلنے تک کا موقع نہ دیا تھا۔۔۔۔

کیا تمھیں نہیں علم میں دس منٹ تک سانس روک سکتا ہوں۔۔۔تم نے" تو دو منٹ بھی انگلی نہ رکھی۔۔۔۔"اس نے طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔مقابل کو مکا مار کر زمین پر گراتے ہوئے کہا۔۔۔

تمھیں کیا لگا تھا اتنا آسان ہے محیب اجلال ملک کو مارنا؟؟۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔

(ماضی)

محیب نے جیسے ہی سر اٹھایا۔۔۔اسے اپنے سر سے کسی کی گن لگی محسوس ہوئی ی۔۔۔۔

اپنے پینٹ کی جیب سے نکالی گن اسنے بغیر ایک لمحے کی دیری کے۔۔۔ کھڑکی کے پاس آنے والے اس غنڈے پر چلادی۔۔۔جو سر براہ کو اسے مارنے کا مشورہ دے رہا تھا۔۔۔۔

وہ غنڈوں کا سر براہ دیکھتا کا دیکھتا رہ گیا۔۔

اس نے اپنے ساتھی کو اگلے ہی لمحے زمین پر تڑپتا ہوا پایا۔۔۔

اسے اندازہ نہیں تھا کے سامنے بیٹھا شخص اِس قدر نڈر نکلے گا۔۔۔کے گن سر پر تنی ہونے کے باوجود اس کے ساتھی کو اُسی کے سامنے صرف چند لمحوں میں ہی مار گرائے گا۔۔۔۔

"اس سربراہ کی توجہ ہلکی سی کیا بھٹکی۔۔۔سامنے بیٹھے اُس نڈر تیری۔۔ نوجوان نے اس کی گن جھپٹ کر۔۔۔دونوں گنوں کو ایک ساتھ۔۔۔اس پر ہی الٹ کر تان دیا۔۔۔

ابھی محیب کا ذہن اسی جانب تھا۔۔۔کے گاڑی کے دوسرے ڈور سے ایک اور غنڈا داخل ہو کر۔۔۔۔پیچھے سے اس کی گردن کے گرد رسی حائل کر۔۔اسے کھینچنے لگا۔۔۔

کیونکہ حملہ اچانک ہوا تھا۔۔اِس لیے اُس نوجوان کے ایک ہاتھ سے گن گر گ ئی۔۔۔ مگر دوسرے ہاتھ میں اس کی اپنی گن ابھی بھی موجود تھی۔۔۔۔

اس کا سانس گھٹ رہا تھا۔۔۔۔

اس نے حاضری دماغی سے کام لیتے ہوئے۔۔۔ گن کا رخ پیچھے کی جانب موڑ کر فائر چلادی۔۔۔

گولی اس غنڈے کے دماغ کو چیرتی ہوئی نکلی۔۔۔

Zubi Novels Zone

اس کی پکڑ گولی لگتے ہی رسی پر ڈھیلی پڑئی ی۔۔۔ محیب نے برق کی پھرتی سے اپنی کونی اس کے پیٹ پر زور سے مارئی ی۔۔۔ نتیجہ۔۔۔اس کا وجود شیشے کو توڑتا ہوا۔۔۔ باہر آدھا لٹک گیا۔۔۔۔

ان کے دو بندوں کو اس نڈر نوجوان نے چند منٹوں میں ہی مار گرایا تھا۔۔۔۔

باقی سب خوف سے خود ہی پیچھے ہٹ گ ئی ے سوائے اس کالے لباس والے سربراہ کے۔۔۔

چلا گولی۔۔۔"۔۔۔ محیب کے ہاتھ سے گن گرتے ہی اس کالے لباس" والے نے تیزی سے اٹھالی تھی۔۔۔ لیکن اس بار جب اس کے سر پر تانی۔۔۔ تو وہ بلا خوف چیر دینے والی نظروں سے گھورتا ہوا۔۔۔ شیر کی طرح دھاڑا۔۔

اس شخص کی رعب دار پر سنیلٹی۔۔۔اس کی چیر دینے والی نگاہ۔۔۔اسکی گرج دار دھاڑ۔۔۔۔مقابل کھڑے غنڈوں کے سربراہ کے ہاتھ کپکپانے پر مجبور کر گ ئی تھی۔۔۔۔

جتنے پیسے تم لوگوں کو مجھے مارنے کے ملے ہیں اس سے تین گنا زیادہ دوں" گا۔۔۔۔۔۔فون کرؤ ابھی۔۔۔اور بتاؤ اسے کے میں مر گیا۔۔۔آکر خود چیک کرئے۔۔۔"اس کی آفر ہر طرح سے ان لوگوں کے لیے فائی دہ مند تھی۔۔۔

اس کی آفر کو قبول کرتے ہی۔۔۔انھوں نے وہی جازع سے کہا۔۔۔جو مجیب نے ان سے کہلاوایا۔۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا جائیداد میں من چاہا حصہ ملنے کے باوجود بھی جازع نے اس پر قاتلانہ حملہ کیوں کروایا۔۔۔۔

پھر اچانک اسے ثوبیہ کی باتیں یاد آئی یں۔۔۔۔۔

مجھے لگا۔۔۔۔ تیری نظر میرے حصے کی جائیداد پر ہے۔۔۔۔۔ میں نے" بغیر کسی مزمت کے تجھے دے دی۔۔۔ تو جان مانگتا۔۔۔۔ یقین مان۔۔۔ جان دے دیتا۔۔۔۔۔ مگر تو نے میری عزت پر نظر رکھی۔۔۔۔ میری بیوی پر۔۔۔۔۔۔۔ جو مجھے میری جان سے زیادہ پیاری ہے۔۔۔۔ اگر آئیندہ اس پر غلط نظر ڈالنے کی جرأت بھی کی تو چیر کر رکھ دوں گا تجھے۔۔۔۔" اپنی پوری جان سے اس کا گریبان پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے۔۔۔ آنکھوں میں آنکھیں ڈال چنگھاڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

آپ کی بیوی؟؟۔۔۔وہ آپ کی بیوی ہونے سے قبل میری محبت تھی۔۔۔چھینا ہے آپ نے اسے مجھ سے۔۔۔" جازع کے منہ اور ناک سے خون مسلسل رس رہا تھا۔۔۔۔ محیب نے اسے مار مار کر لہولہان کر ڈالا تھا۔۔اس کے باوجود وہ ڈھٹائی سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے محیب پر اپنی محبت چھین لینے کا الزام لگانے لگا۔۔۔

ہے۔۔۔۔۔اگر obsession محبت؟؟۔۔۔یہ محبت نہیں۔۔۔یہ" تم اس سے واقعی محبت کرتے تو اسکی خوشی میں اپنی خوشی دیکھتے۔۔۔۔تم نے رشتوں کا تقدس پامال کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔اور میرے نزدیک رشتوں کا تقدس پامال کرنے والے جانوروں کو جینے کا کوئی حق نہیں۔۔۔" یہ کہتے ہی اس نے اپنی پینٹ میں لگی گن نکال کر اس کی پیشانی سے لگادی تھی۔۔۔۔

وہ مار دینے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔کیونکے جازع کی نظر جائی یداد پر نہیں اس کی عزت پر تھی۔۔۔۔

جس کے سبب وہ غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔۔۔۔

وہ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے گن چلانے ہی والا تھا کے اس کے کانوں کی سماعت سے گاڑی کے ہارن کی آواز ٹکرائی ی۔۔۔

ہوا میں پٹرول کی بدبو پھیل گ ئی تھی۔۔۔۔۔۔

اس نے نظر اٹھائی ی۔۔۔تو پولیس کی گاڑی اور ساتھ ہی ایک ایمبولینس اس کے سامنے آکر رکی۔۔

سر قانون کو ہاتھ میں نہ لیں۔۔۔اسے ہمارے حوالے کر دیں۔۔۔"وہ"
ایک لمحے کے لیے حیران ہوا۔۔۔پولیس کو کس نے انفارم کیا؟؟۔۔۔۔مگر
اگلے ہی پل اس کی نظر پولیس کی گاڑی سے اتر کر بھاگتے ہوئے اپنی جانب
آتی ہوئی ی اپنی دشمن جاں پر پڑی ی۔۔۔۔

جازع نے جب سیل پھینکا تھا۔۔تو کال ریسیو ہو گ ئی تھی۔۔۔۔دوسری
جانب نجمہ نے جازع کی ساری باتیں سن لیں۔۔۔

پہلے تو اسے لگا اس کے سر پر ایٹم بم پھوٹا ہو۔۔۔وہ جازع سے اتنے گھٹیا
ہونے کی امید نہیں رکھتی تھی۔۔۔۔۔

اسے آج ثوبیہ کے بھائی ی کی باتیں یاد آ رہی تھیں۔۔۔

اس کے ہاتھ پاؤں خوف وپریشانی سے لرزنے لگے۔۔۔۔مگر اپنے ہوش و حواس کو بحال رکھتے ہوئے۔۔۔اس نے پولیس کو کال کی۔۔

پولیس کو ذرا دیر نہ لگی تھی محیب کے سیل کی لوکیشن کو ٹریس کرنے میں۔۔۔۔

وہ پولیس اور ایمبولینس کے ساتھ اپنے شوہر کو بچانے پہنچ گ ئی تھی۔۔۔۔

پورے راستے بس یہی دعا کرتی آئی ی تھی۔۔۔۔کے کوئی ی معجزہ ہو اور اس کا شوہر صحیح سلامت ملے۔۔۔۔

محیب۔۔۔"اس حسین دلربا کو دیکھتے ہی اس نے اپنی گن واپس پینٹ میں" لگائی ی۔۔۔اور جازع کو چھوڑ کر۔۔۔۔اس کی جانب بڑھا۔۔۔۔

وہ روتے ہوئے۔۔۔بڑی شدتِ الفت و محبت سے آکر اس کے سینے سے لگی۔۔۔۔

شکر ہے تم ٹھیک ہو۔۔۔" وہ پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے بولی۔۔۔"

اس کی بے پناہ محبت اس کی سیاہ آنکھوں سے عیاں تھی۔۔۔جو کسی بھی اندھے کو نظر آجاتی۔۔۔جازع تو پھر آنکھوں والا تھا۔۔۔۔

اتنی تکلیف تو محیب کی مار نے نہیں پہنچائی ی تھی جتنی نجمہ کی بے رخی نے پہنچائی ی۔۔۔۔

وہ لہولہان مٹیالے روڈ پر پڑا تھا۔۔۔اس کے باوجود اس لڑکی نے اس کی جانب ایک نگاہ اٹھا کر دیکھنا تک گوارا نہ کیا۔۔۔

"رونا بند کرؤ۔۔۔کچھ نہیں ہوا ہے مجھے۔۔۔۔"اس کی کمر سہلاتے ہوئے۔۔۔۔بار بار سمجھا رہا تھا کے وہ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔مگر اس کے آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔۔

"شرم آنی چاہیے آپ کو۔۔۔۔میں نے ہمیشہ آپ کو اپنے بھائی ی کی نگاہ سے دیکھا۔۔۔۔اور آپ نے۔۔۔ چھی۔۔۔ گھن آرہی ہے مجھے آپ سے۔۔۔۔۔۔"جازع کو پولیس اپنے ساتھ لے کر جا رہی تھی۔۔۔جب نجمہ کے پاس سے وہ گزرا۔۔۔وہ لڑکی اسے دیکھتے ہی بپھر اٹھی۔۔۔

اس کی سیاہ آنکھوں سے جھلکتی کدورت جیسے اسے اک پل میں ہزار موتوں سے ہمکنار کر گ ئی تھی۔۔۔۔

"تم بھائی ی کی خاطر مجھ سے نفرت کر رہی ہو؟؟۔۔۔کیا بھول گ ئی ی ان کے سارے مظالم کو؟؟۔۔۔ بھول گ ئی ی اپنی اولاد کی موت کو؟؟۔۔۔ بھول۔۔۔" ابھی وہ بول ہی رہا تھا۔۔۔کے نجمہ اس کی بات کاٹتے ہوئے تیزی سے

"محیب نے مجھ سے معافی مانگ لی تھی اور میں نے اسے پورے دل سے معاف کر دیا۔۔۔۔اور سب سے بڑھ کر یہ ہم میاں بیوی کا معاملہ ہے۔۔۔۔رہی آپ سے نفرت کی بات۔۔۔۔تو آپ سے نفرت محیب کی وجہ سے نہیں آپ کی گندی سوچ و نظر کی وجہ سے ہوئ ی ہے۔۔۔ محیب جان وارتا ہے آپ پر۔۔۔اور آپ اُسی کی جان لینے پر تل

گ ئی ے۔۔۔۔مجھے یاد نہیں پڑتا محیب نے کبھی آپ کی کوئی برائی ی کی ہو مجھ سے۔۔۔۔۔یہ اس کی اچھائی ی کی انتہاء ہے کے آپ نے اس پر قاتلانہ حملے کروائے مگر اس نے ہر بار آپ کو معاف کر دیا۔۔۔نہ صرف معاف ...بلکے آپ کے ہر گناہ پر پردہ بھی ڈالتا رہا۔۔۔۔۔وہ آپ کا برے افعال ہیں جو نفرت پر ابھار رے ہیں مجھے آپ سے۔۔۔" وہ کدورت بھری نظروں سے اس کے لہولہان وجود کو تکتے ہوئے۔۔۔اپنے آنسو صاف کر۔۔۔ غصیلی آواز میں گویا ہوئی ی۔۔۔

نجمہ کا نفرت کا اظہار اسے مکمل توڑ گیا تھا۔۔

جس سے دنیا میں سب سے زیادہ محبت کی۔۔۔وہی آج شدید نفرت کی نگاہ سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

کیا جینا کیا مرنا۔۔۔اس کے لیے تو جیسے سب بے معنی ہوا۔۔

پوری دنیا جیسے اک لمحے میں اجڑی معلوم ہوئی ی اسے۔۔۔۔

نجمہ کی نفرت ہی اس کے لیے دنیا کی سب سے بڑی سزا تھی۔۔۔

پولیس آفیسر اس کے ہاتھ میں ہتھ کڑی ڈال کر۔۔۔اپنے ساتھ گاڑی میں بیٹھانے لگے۔۔۔۔۔

اس کی نگاہیں اب بھی بس نجمہ کے وجود پر ٹکی تھیں۔۔۔جو محیب کے سینے سے لگے روئے چلی جا رہی تھی۔۔۔

سارے غنڈوں کو ان کے سربراہ سمیت پولیس اپنے ساتھ لے گ ئی۔۔۔

باقی مرے ہوئے دو کو ایمبولینس۔۔۔۔

زندگی میں پہلی بار کوئی ی عقل مندی کا کام کیا ہے تم نے۔۔۔" وہ اپنے" دونوں ہاتھ اس کی نازک کمر کے گرد حائی ل کر۔۔۔۔ مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

میں بہت ڈر گ ئی تھی۔۔۔۔مجھے لگا جازع بھائی ی نے تمھیں" واقعی۔۔۔۔۔"اس خوبرو نوجوان کے سینے سے اپنا چہرہ اٹھا کر۔۔۔اس کی نیلی سمندر جیسی گہری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔۔ غمگیں لہجے میں بولی۔۔۔

آخری جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔۔۔کیونکے مکمل کرنے کی ہمت نہ تھی۔۔۔۔

مار دیا؟؟۔۔۔پھر تو خوش ہونا چاہیے تھا تمھیں۔۔۔مجھ سے جان جو" چھوٹ جاتی تمھاری۔۔۔وہ بھی ہمیشہ کے لیے۔۔۔"اس کا ادھورا جملہ مکمل کرتے ہوئے۔۔۔وہ گمبھیر لہجے میں کہنے لگا۔۔۔۔

بس کر دو۔۔۔اور تنگ مت کرؤ مجھے۔۔۔تم اچھی طرح جانتے ہو" ۔۔۔۔"وہ روتو سہ منہ بنا کر۔۔۔

کیا جانتا ہوں؟؟"مقابل خاصہ انجان بنتے ہوئے۔۔۔۔"

یہی کے جان ہے تم میں میری۔۔۔میں مر جاتی اگر تمھیں کچھ ہو جاتا" آج۔۔۔۔"اس کی سیاہ نشیلی آنکھوں سے پھر سے موٹے موٹے آنسو بہنے لگے تھے۔۔۔وہ نہایت صداقت سے اپنے جذبات کا اظہار کرنے لگی۔۔۔۔

جسے سنتے ہی اُس خوبرو نوجوان کو نجمہ پر شدت سے پیار آیا۔۔۔۔

اس کی پیشانی شدتِ الفت سے چومی۔۔۔۔

تم ہسپتال چلو میرے ساتھ۔۔۔دیکھو کتنا خون نکل رہا ہے۔۔۔ تمھاری" شرٹ پوری لال ہو رہی ہے "جب اعتبار آگیا کے وہ ٹھیک ہے۔۔۔تو ذہن کو سب سے پہلی فکر اس کی خون آلود شرٹ کو دیکھ کر لاحق ہوئی ی۔۔۔

ارے یہ تو رنگ ہے۔۔۔" وہ خاصہ لاپرواہی سے جواب دہ ہوا۔۔۔"

کہ دو۔۔۔یہ بھی رنگ ہے؟؟"وہ اس کا ہاتھ۔۔۔اپنے دونوں نازک" ہاتھوں سے پکڑ کر۔۔خاصہ جتاتے ہوئے۔۔۔برہمی سے طنزیہ استفسار کرنے لگی۔۔۔

اس کے ہاتھ اور سر پر چوٹ آئی ی تھی۔۔۔جس سے خون ابھی بھی نکل رہا تھا۔۔جنھیں دیکھ وہ لڑکی فکر میں گھلی جا رہی تھی۔۔۔

اس لڑکی کو اپنی یوں فکر کرتا دیکھ۔۔۔دل کو جیسے اطمینان و خوشی حاصل ہو رہی تھی۔۔۔۔

دیکھو سر سے بھی خون نکل رہا ہے۔۔۔چلو ناں ہسپتال۔۔"وہ فکر مند" لہجے میں اس کا ہاتھ کھینچتے ہوئے بولی۔۔۔

کیاہوا؟؟چلو۔۔۔"محیب جیسے ہی نجمہ کے ساتھ اپنی گاڑی کی جانب"
جانے لگا۔۔۔اس نے ایک اور ایمبولینس کو آتا دیکھا۔۔۔انھوں نے فوراہی
اسٹکچر پر محیب کے ڈرائی یور کی لاش کو ڈالا۔۔۔جسے دیکھ۔۔۔وہ دل ہی دل
خون کے آنسو رویا۔۔۔۔

آج اسے شدت سے احساس ہو رہا تھا کے اس نے غلطی کی جازع کے گناہوں
کو نظر انداز کر کے۔۔اگر وہ اسے زارون پر حملہ کرانے کی سزا ملنے دیتا تو آج
ایک بے قصور شخص نہ مارا جاتا۔۔۔۔

ڈرائی یور۔۔۔"نجمہ نے جب ڈرائی یور کی لاش کو اسٹکچر پر جاتا"
دیکھا۔۔۔تو اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔۔۔

چلو۔۔۔"اس خوبرو نوجوان نے اسے سینے سے لگالیا تھا۔۔۔تاکے وہ مزید" ڈرائی یور کی لاش کو نہ دیکھے۔۔۔۔

تم اِس حال میں ڈرائی یو نہیں کر سکتے۔۔۔میں کرتی ہوں۔۔۔"وہ یہ کہ" کر آنسو صاف کرتی۔۔۔اس کے سینے سے ہٹی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔میں کرلوں گا۔۔۔۔یہ تو چھوٹی موٹی چوٹیں ہیں" بس۔۔۔۔"وہ نہایت لاپرواہی سے کہتے ہوئے۔۔۔پیسنجر سیٹ کا ڈور کھول کر۔۔۔۔اسے بیٹھانے لگا۔۔۔۔

تم بیٹھو۔۔۔میں ڈرائی یو کرؤں گی۔۔"وہ لڑکی اِس بار ذرا برہمی سے" بولی۔۔۔

وہ دیکھ رہی تھی محیب اپنی چوٹوں کو ذرا بھی توجہ نہیں دے رہا۔۔۔

اس خوبرو نوجوان کی لاپرواہی نجمہ کو غصہ دلا رہی تھی۔۔۔۔

اصل میں۔۔۔میں صحیح سلامت گھر پہنچنا چاہتا ہوں۔۔اس لیے میں ہی" ڈرائی یو کر لوں۔۔۔یہی بہتر ہے۔۔۔" مقابل کو برہم ہوتا دیکھ۔۔۔وہ مجبور ہوا تھا اصل وجہ بیان کرنے پر۔۔۔اس نے دونوں ابرو کے درمیانی حصے کو شہادت کی انگلی سے مسلتے ہوئے۔۔۔آہستگی سے گھٹی آواز میں جواب دیا۔۔۔۔

کیا؟"اس کا احتجاج جا بڑا سہ منہ کھلا تھا۔۔۔"تمھیں لگتا ہے مجھے ڈرائی یو" کرنا نہیں آتا۔۔۔۔"وہ چھوٹی آنکھیں کرتے ہوئے۔۔۔خفگی سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

اس کے سوال و ناراضگی کو مکمل اگنور کرتے ہوئے۔۔اسے پیسنجر سیٹ پر بیٹھا کر۔۔ڈور بند کر کے۔۔۔دوسری جانب سے آکر۔۔۔ڈرائی یور کی سیٹ پر بیٹھا۔۔۔۔

وہ ایک ہاتھ سے ڈرائی یو کر رہا تھا۔۔جبکے اس کا دوسرا ہاتھ ساتھ بیٹھی حسین دلربا کی انگلیوں میں الجھا ہوا تھا۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

جازع واقف تھا محیب اجلال ملک اب اسے چھوڑنے والا نہیں۔۔۔

شروع سے وہی اس کی شیلڈ بن کر حفاظت کرتا رہا۔۔۔ مگر جب آج وہی دشمن ہوا تو یقیناً اب اسے سزا ملنے سے کوئی ی نہیں بچا سکتا تھا۔۔۔۔

Husny Kanwal

ہیلو۔۔۔" وہ گہری نیند میں تھا جب سیل رنگ ہوا۔۔۔۔ نیند میں ہی" سائیڈ ٹیبل سے اٹھا کر۔۔۔ سیل کان سے لگایا۔۔۔۔

کیا مسٹر زارون سے بات ہو سکتی ہے؟؟" دوسری جانب سے استفسار کیا" گیا۔۔۔

"جی بولیں۔۔۔ "

میں عاطف۔۔۔میں جازع اجلال ملک کے خلاف عدالت میں گواہی" دینے کے لیے تیار ہوں۔۔۔"بس اس کا جملہ مکمل کرنا تھا۔۔۔کے زارون کی نیند اڑی۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔۔وہ تیزی سے مارے حیرت کے۔۔۔اٹھ کر بیٹھا۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔واقعی؟؟۔۔۔کہیں پچھلی بار کی طرح پلٹ تو نہیں جاؤ گے" "تم؟؟

نہیں۔۔۔بالکل نہیں۔۔میں گواہی دوں گا اس کے خلاف۔۔۔"اس نے" زارون کو مکمل اعتماد میں لیا۔۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

محیب محیب۔۔۔"وہ گھر میں اس کا نام بلند و برہم آواز سے پکارتے ہوئے" داخل ہوئے۔۔۔

وہ اسٹڈی سے تیزی سے نکل کر نیچے لاونج میں آیا۔۔۔۔

کیا ہوا ہے؟؟۔۔اتنی زور سے میرا نام لے کر کیوں چیخ رہے ہیں آپ" ؟؟"اس نے نہایت سنجیدگی سے اپنے والد کی جانب دیکھ استفسار کیا۔۔۔۔۔

ابھی اس نے سوال کیا ہی تھا کے نجمہ بھی تیزی سے کچن سے نکل کر۔۔۔۔ان کی جانب آئی ی۔۔۔

اجلال ملک کو دیکھتے ہی اس کی سیاہ آنکھوں میں کدورت ابھر آئی ی تھی۔۔۔

زیادہ انجان بننے کا ناٹک مت کرؤ۔۔۔۔کیا تم نہیں جانتے تمھاری بیوی'' نے میرے خلاف کیس دائی ر کیا ہے عدالت میں؟؟؟'' وہ محیب کو دیکھ۔۔۔خاصہ بھڑک کر جواب دہ ہوئے۔۔۔

اِس حرام زادی کو زندہ چھوڑ کر غلطی کی تھی میں نے'' اگلے ہی پل ان کی'' نظر نجمہ پر پڑئی ی۔۔ جس پر وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔پچھتاوے بھرے لہجے میں گویا ہوئے۔۔

ڈیڈ۔۔۔'' وہ وجیہہ مرد اپنے رعب دار انداز میں ان کو آنکھوں ہی'' آنکھوں میں وارننگ دینے لگا۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔یہ لڑکی ہی وجہ ہے ہماری بربادی کی۔۔۔۔نہ یہ ہوتی نہ جازع" اِس کے عشق میں پاگل ہو کر تمھیں نقصان پہنچاتا۔۔۔اور نہ تم دونوں بھائیوں کے بیچ لڑائی ہوتی۔۔۔۔نہ آج پوری دنیا کے سامنے ہمارا تماشہ بنتا۔۔۔۔ہماری رسوائی کی وجہ یہی حرام زادی ہے۔۔۔۔" یہ کہتے ہوئے ان کی آنکھوں میں خون اترا۔۔۔۔غصے سے پاگل ہو کر۔۔۔وہ نجمہ کی جانب تیز قدم لینے لگے۔۔۔۔

یقیناوہ اسے نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھتے تھے۔۔۔۔

نجمہ انھیں اچانک اپنی جانب بڑھتا دیکھ۔۔۔خوف میں مبتلا ہوئی ی۔۔۔۔اِس قدر خوف۔۔۔۔کے اس کا ذہن مفلوج

ہو گیا۔۔۔بجائے بھاگنے یا خود کو بچانے کی کوشش کرنے کے۔۔وہ سکتے میں کھڑی انکے قدم تیزی سے اپنی جانب بڑھتے دیکھنے لگی۔۔

دور رہیں۔۔۔۔میری بیوی کو نقصان پہنچانے کی سوچیے گا بھی" نہیں۔۔۔۔ابھی تو صرف کیس دائر ہوا ہے۔۔۔اگر آپ نے اپنی حدود ذرا بھی پار کرنے کی کوشش کی تو یقین جانیں پھر کورٹ میں نجمہ کے نہیں میرے وکیل اترئیں گے آپ کے خلاف۔۔۔اور آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔۔۔ایسا کوئی کیس نہیں جو محیب اجلال ملک ہارا ہو۔۔۔"اجلال ملک نے ابھی اپنا ہاتھ بلند کیا ہی تھا اس نازک صفت لڑکی کو مارنے کے لیے۔۔۔کے وہ خوبرو نوجوان ان دونوں کے درمیان اچانک سے دیوار کی مانند حائل ہوا۔۔۔اجلال ملک کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔وہ شیر کی طرح چنگھاڑتے ہوئے۔۔۔۔دھمکی آمیز لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔

اجلال ملک علم رکھتے تھے کے روبرو کھڑا وہ رعب دار شخص اپنی زبان کا کتنا پکا ہے۔۔۔۔

اس کے ہوتے ہوئے وہ نجمہ کو کسی قسم کا نقصان پہنچانے کی سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔۔۔۔

اس لیے دانت پیستے ہوئے۔۔۔اپنا بلند ہاتھ نیچے کر لیا۔۔۔۔

جبکے وہ لڑکی اس کے بازو کو مضبوطی سے پکڑ کر۔۔۔ سہم کر اس کے پیچھے چھپ گ ئی تھی۔۔۔۔

تم نے آج اِس دو کوڑی کی لڑکی کی خاطر اپنے باپ کو ذلیل کیا ہے۔۔۔یاد" رکھنا آج سے ہمارا جینا مرنا ختم۔۔۔ضرورت نہیں تمھیں میرے جنازے

کو کندھا دینے کی بھی۔۔۔۔"وہ بپھر کر کہتے ہوئے۔۔۔سارے رشتے اپنے بیٹے سے ختم کر کے چلے گ ئ ے۔۔۔۔

وہ صرف انھیں جاتا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ شدید افسر دہ ہوا۔۔۔اپنے والد کے ادا کیے ہوئے جملوں کو سن۔۔۔

اس نے ہمیشہ اپنی فیملی کو جوڑ کر رکھنے کی کوشش کی۔۔۔مگر آخر میں۔۔۔وہ خود ٹوٹ کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

اس کا جان سے پیارا بھائ ی، ماں، باپ۔۔۔سب ہی تو جدا ہو گ ئ ے تھے اس سے۔۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

وہ اندھیرے کمرے میں آنکھیں موندے صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

دل پر شدید اداسی کا راج تھا۔۔۔۔

ناجانے کیوں دل کو عجیب سی بے چینی لاحق ہوئی ی۔۔۔۔

جازع کو سزا ملے پورا ایک مہینہ گزر چکا تھا۔۔۔۔۔۔اس پورے مہینے میں اس نے ایک بار بھی جازع کو نہیں دیکھا۔۔۔۔

اچانک اُس خاموش کمرے میں سیل کے رنگ ہونے کی آواز شور برپا کرنے لگی۔۔۔

جیب سے سیل نکالا۔۔۔تو اسکرین پر سیکرٹری کا نام چمک رہا تھا۔۔۔

"ہمم۔۔۔"

"سر۔۔۔۔"دوسری جانب سے صائمہ بتاتے ہوئے خاصہ ڈر رہی تھی۔۔۔

اس کی آواز میں ہچکچاہٹ محیب نے محسوس کر لی تھی۔۔۔

"کیا ہوا ہے؟؟"اس نے خاصہ سنجیدگی سے استفسار کیا۔۔۔۔"

سر۔۔۔جازع سر نے خود کشی کر لی ہے جیل میں۔۔۔بلیڈ سے اپنی نس کو" کاٹ کر۔۔۔"بس اتنا سننا تھا کے محیب کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔

اپنے بھائی ی کے ساتھ گزارا ہر ایک لمحہ آنکھوں کے آگے فلم کی طرح چلنے لگا۔۔۔۔

آنکھوں سے شدتِ کرب کے سبب آنسو بہنے لگے۔۔۔۔

لگا جیسے دل پھٹ جائے گا آج۔۔۔

Husny Kanwal

وہ دونوں میاں بیوی کار میں بیٹھے۔۔۔تو نجمہ نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا۔۔۔

وہ واقف تھی... یہ وقت بہت مشکل و درد بھرا ہے اُس برابر میں بیٹھے شخص کے لیے۔۔۔۔

مانا اس نے منہ سے ایک لفظ ادا نہ کیا تھا۔۔۔ خاموش بت بنے بیٹھا تھا۔۔۔

لیکن وہ انجان نہیں تھی کے ایک طوفان برپا ہے اس کے دل و دماغ میں۔۔۔۔

وہ پل پل مر رہا ہے اپنے بھائی کی موت کے غم سے۔۔۔

صرف اس لڑکی کا ہاتھ تھامنا ہی اسے خاصہ سکون دینے لگا۔۔۔ڈھارس بنانے لگا۔۔۔کے تنہا نہیں۔۔۔۔وہ ہر سکھ دکھ میں ساتھ کھڑی ہے اُس کے۔۔۔۔

وہ ڈائی ریکٹ سرد خانے پہنچے۔۔۔۔جہاں جازع کی لاش کو رکھا گیا تھا۔۔۔

وہاں پہلے سے ہی اجلال ملک، مبشرہ بیگم محترمہ رقیہ اور ثوبیہ موجود تھے۔۔۔۔

ثوبیہ اور مبشرہ بیگم کا رو رو کر برا حال تھا۔۔۔۔

اجلال ملک محیب اور نجمہ کو دیکھتے ہی بپھر اٹھے۔۔۔کہا۔۔۔آخری دیدار نہیں کرنے دیں گے جازع کا۔۔۔۔

نجمہ۔۔۔۔توڈائی ِن ہے۔۔۔تو کھاگ ئی میرے ہنستے بستے گھر" کو۔۔۔میرے بچوں کوایک دوسرے کا جانی دشمن بنادیا۔۔۔۔میں تجھے کبھی معاف نہیں کرؤں گی۔۔۔۔"مبشرہ بیگم نجمہ پر چڑھائی ی کرنے لگیں۔۔۔لیکن محیب اِس حال میں بھی اس کی حفاظت کرنا نہ بھولا۔۔۔۔۔تیزی سے اس نازک لڑکی کواپنے پیچھے چھپا کر۔۔۔خودان کے سامنے نظریں جھکائے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

جیسے خود کو پیش کر دیا ہو اس کے بدل میں۔۔۔۔

جیسے کہ رہا ہو جو برا بھلا کہنا ہے مجھے کہ لو۔۔۔مگر میری بیوی کی جانب کوئی ی نگاہ بھی نہ اٹھائے۔۔۔۔

تمھیں اب بھی اِسی کی پرواہ ہے۔۔۔۔۔۔تمھیں نظر نہیں آتا یہ کھا'' گ ئی ہماری خوشیاں۔۔۔۔ہمارا ہنستا بستا گھر۔۔۔سب تباہ کر دیا اِس لڑکی نے'' مبشرہ بیگم محیب کی شرٹ اپنی مٹھی میں بھینچ کر۔۔۔دوسرے ہاتھ سے اس کے سینے پر مارتے ہوئے۔۔۔غم سے نڈھال حالت میں۔۔حلق کے بل چیختے ہوئے بولیں۔۔۔۔

وہ جانتا تھا کس قدر اذیت میں ہے اس کی ماں۔۔۔

کچھ نہ کہا۔۔۔نہ انھیں روکا۔۔

وہ خود ہی کچھ لمحوں بعد۔۔۔اس کے سینے میں منہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔۔۔۔

انھیں روتا دیکھ۔۔۔ نجمہ کو اپنا ہسپتال میں محیب کے سینے سے لگ کر رونا یاد آیا۔۔۔۔

وہ بھی اِسی طرح تڑپی تھی اپنی اولاد کے غم میں۔۔۔۔

محیب خود کو اُس لمحے شدید بے بس محسوس کر رہا تھا۔۔۔

اُس نے آج جان لیا تھا۔۔۔۔چاہے آپ کتنی ہی کوشش کر لیں۔۔۔ہر کسی کے لیے آپ اچھے نہیں بن سکتے۔۔۔۔کسی ناں کسی کی کہانی میں آپ کا کردار منفی ہو ہی جاتا ہے۔۔۔۔۔

چلے جاؤ یہاں سے اپنی بیوی کو لے کر۔۔۔"اجلال ملک پیچھے سے زور" سے غصیلی آواز میں دھاڑے۔۔۔

وہ تب بھی بس خاموش کھڑا رہا۔۔۔

ایک وقت آیا تھا جب وہ خود اسے مارنے چلا تھا۔۔۔ لیکن تب شدید غصہ تھا۔۔۔

وقت کے ساتھ غصے میں خاصہ کمی آگ ئی تھی۔۔۔۔بلکے یوں کہا جائے تو زیادہ بہتر ہو گا۔۔۔کے غصے کی جگہ اب پچھتاوے نے لے لی تھی۔۔۔۔

چپ ہو جاؤ۔۔۔یہ کوئی ی وقت ہے لڑنے اور غصہ دیکھانے"

کا۔۔۔ہٹو۔۔۔آنے دوان دونوں کو۔۔۔"محترمہ رقیہ خاصہ برہمی سے

گویا ہوئی یں۔۔۔جس پر اجلال ملک ناچاہتے ہوئے بھی مجبور ہوئے

۔۔۔راستہ چھوڑنے پر۔۔۔۔

جازع کے لاشے سے کپڑا ہٹتے ہی۔۔۔اس کی جان نکلی۔۔۔۔

ایسا لگا پورے جسم نے ساتھ چھوڑ دیا ہو۔۔۔۔

اس کے چہرے کو دیکھ۔۔۔صدمے سے دوچار حالت میں کھڑا رہا۔۔۔

وہ گود میں کھلاتا تھا اسے اپنی۔۔۔۔

ماں باپ کی لڑائی ی کے وقت اس کے سہمے وجود کو خود سے لگا کر نا جانے کتنی ہی دیر بیٹھا رہا کرتا تھا۔۔۔

محیب نے بڑی محبت سے اس کی پیشانی کا بوسہ لیا۔۔۔۔

مجھے معاف کر دینا جازع۔۔۔"وہ شدید رنجیدہ ہو کر آہستگی سے جازع" سے لپٹ کر معافی مانگنے لگا۔۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

محیب سر۔۔۔آپ کے بھائی ی یہ چھوڑ کر گ ئی ے ہیں آپ کے" لیے۔۔۔"ایک پولیس آفیسر اس کے پاس آکر۔۔۔ایک فولڈ کاغذ اس کی جانب بڑھاتے ہوئے۔۔۔۔ گویا ہوا۔۔۔

محیب نے اس کاغذ کو بغیر پڑھے۔۔۔اپنی جیب میں ڈال لیا۔۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

تم ٹھیک تو ہو ناں؟؟"ناجانے کتنی ہی بار وہ یہ سوال پوچھ چکی تھی۔۔۔"

ہمم۔۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔تم میری فکر مت کرؤ۔۔۔۔جاؤ"

....جا کر سو جاؤ۔"وہ سگریٹ کا دھواں منہ سے چھوڑتے ہوئے۔۔۔بغیر مڑے۔۔ سنجیدگی سے جواب دہ ہوا۔۔۔۔

"مگر۔۔۔۔"

جاؤ نج۔۔۔"اس نے ذرا سخت لہجے میں حکم صادر کیا۔۔تو مجبورا اسے"
اسٹڈی میں اکیلا چھوڑ کر۔۔۔دروازہ آہستگی سے بند کر کے۔۔۔وہ اپنے
کمرے میں آگ ئی۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی۔۔۔ محیب نے اپنے بھائی کا لکھا آخری خط جو اس کے نام
تھا۔۔۔۔کھول کر پڑھنا شروع کیا۔۔۔۔۔

خط۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم۔۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آرہا۔۔۔میں کیسے آپ سے معافی"
مانگوں۔۔۔۔میرا گناہ بہت بڑا ہے شاید معافی کے قابل بھی نہیں۔۔۔آپ
کو پتا ہے بھائی میں ہمیشہ ہر چیز کے لیے ترسا۔۔۔امی حضور اور ڈیڈ کو
لڑنے سے فرصت ہوتی تو مجھ پر دیھان دیتے۔۔۔مجھے پیار دیتے۔۔۔میرا

خیال رکھتے۔۔۔ مگر نہیں۔۔۔ان کے پاس میرے لیے کبھی وقت ہی نہیں تھا۔۔۔آپ کو تو پتا ہے ناں۔۔۔۔میں ڈر جاتا تھا ان کے چیخنے کی آوازوں سے بھی۔۔۔۔میں سہم کر آپ کے ہی تو گلے لگا کرتا تھا۔۔۔آپ میرے لیے ماں باپ دونوں بن گ ئی ے تھے۔۔۔۔ عجیب بات ہے ناں ۔۔۔ماں باپ کے ہوتے ہوئے بھی میں ان کی محبت و توجہ کے لیے ترسا۔۔۔۔پھر ماموں کے گھر رہا۔۔۔تو وہاں پیسوں کے لیے ترسا۔۔۔۔عزت نفس کے لیے ترسا۔۔۔۔مامی جب مجھے نوکروں کی طرح کام کروانے کے باوجود گالیاں دیتیں۔۔۔یہاں تک کے ایک بار جلتا میں اپنے سائی بان یعنی آپ کے ہوا چمٹا اٹھا کر میری کمر پر لگایا۔۔۔تب لیے ترسا۔۔۔۔میں پوری رات درد سے روتا رہا۔۔۔اور یہی سوچتا رہا اگر آپ ہوتے تو مجھے اِس تکلیف سے یقیناً بچا لیتے۔۔۔۔جیسے تیسے سب ٹھیک ہوا میری زندگی میں۔۔۔۔کے اچانک مجھے مال میں نجمہ نظر آئی ی۔۔۔۔ایسا تو نہیں کے آپ واقف نہیں۔۔۔آپ جانتے تھے ناں

بھائی ی۔۔۔میں شروع سے محبت کرتا تھا اس سے۔۔کتنا کہا آپ
سے۔۔۔مگر آپ نے مجھے میری محبت کے لیے ترستا سہ چھوڑ دیا۔۔۔وہ بھی
تا عمر۔۔۔۔۔۔رہا سہا اسے اپنے نکاح میں لے کر۔۔۔مجھے بن پانی کی مچھلی کی
طرح تڑپایا۔۔۔مجھے سب سے زیادہ دکھ تب ہوتا جب میں آپ کو اس کی
ناقدری کرتے پاتا۔۔۔آپ اسے بیوی کا حق نہیں دے رہے تھے دنیا کے
سامنے۔۔۔اوپر سے اس بیچاری کو اولاد کا غم دکھایا۔۔۔وہ میری انتہا تھی
بھائی ی جب میں نے اس کے خون آلود جسم کو اپنی باہوں میں بھرا
تھا۔۔۔مجھے اپنی محرومیاں منظور تھیں۔۔۔مگر نجمہ کو خوشیوں کے لیے
ترستا ہوا نہیں دیکھ پایا۔۔۔۔مجھے شدید نفرت ہو گئی تھی آپ
سے۔۔۔میں ایک ناقدرے شخص سے اپنی محبت چھین لینا چاہتا
تھا۔۔۔اِس لیے آپ کو مارنے کا پلان بنایا۔۔۔مگر قسمت اچھی ہے شروع
سے آپ کی۔۔۔۔میرا ہر منصوبہ ناکام ہوا۔۔۔میں اپنی محبت میں اتنا اندھا
ہو گیا کے ثوبیہ کی حقوق تلفی کرنے لگا۔۔۔۔میں نے کبھی اسے وہ محبت نہ

دی جس کی وہ حقدار تھی۔۔۔۔جس کا آج مجھے شدید غم و پچھتاوا
ہے۔۔۔۔ہو سکے تو اس سے کہیے گا کے مجھے معاف کر دے۔۔۔اور میری
نازنین کا بہت خیال رکھے۔۔۔۔اسے ماں باپ دونوں کا پیار
دے۔۔۔۔۔۔اسے میرے متعلق صرف اچھی باتیں بتائے۔۔۔۔میں اپنی
بیٹی کی نظر میں گرنا نہیں چاہتا۔۔۔میں نے اپنی ساری جائیداد اس کے نام
کر دی ہے۔۔۔مجھے یقین ہے بھائی ی۔۔۔۔آپ اجلال ملک نہیں بنیں
گے۔۔۔نہ ہی نجمہ جیسی ناانصافی نازنین کے ساتھ ہونے دیں
رشتوں کو گے۔۔۔۔میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے آپ کو پیسے اور
الگ الگ مقام دیتے۔۔۔۔اس لیے آپ کو امین بنا رہا ہوں۔۔۔۔۔میری
بیٹی کے سترہ سالہ عمر ہونے تک اس کے حصے کی جائیداد کو سنبھال
لیں۔۔۔۔میں جانتا ہوں اِس معاملے میں، میں آپ پر بھروسہ کر سکتا
ہوں۔۔۔۔بھائی میری بیٹی کی شادی اسی لڑکے سے کروایے گا جسے وہ خود
پسند کرے۔۔۔۔زبردستی نہ ہونے دیجیے گا اس کے ساتھ۔۔۔۔۔۔پتا ہے

بھائی ی میرے پاس بہت وقت ہوتا ہے جیل میں۔۔۔اب سوچتا ہوں بیٹھ کر۔۔۔میری اس حالت کا ذمہ دار کیا صرف میں ہوں؟؟۔۔تو دل و دماغ ہم آواز ہو کر کہتے ہیں۔۔۔۔ نہیں۔۔۔ تمھارے والدین بھی ہیں۔۔۔۔۔۔ڈیڈ اپنے بھائی ی کا میرے سامنے بے دردی سے شہاب کے ساتھ مل کر قتل نہ کرتے۔۔۔۔امی حضور عروسہ چاچی کے ساتھ جانوروں جیسی بد سلوکی نہ کرتیں۔۔۔۔تو یقیناً میرے لیے بھی کسی کے ساتھ برا سلوک کرنا یا قتل کرنے کا سوچنا ناممکن ہوتا۔۔۔۔ان کے برے افعال میرے ذہن میں بچپن سے نقش ہو گ ئی ے۔۔۔ نتیجہ۔۔۔۔۔مجھے بھی اپنے بھائی ی کا قتل کرنا یا لوگوں کے ساتھ بد سلوکی کرنا۔۔۔۔یا انھیں قتل کروانے کی کوشش کرنا کوئی ی برا فعل معلوم نہیں ہوا۔۔۔۔۔۔۔اگر وہ اپنی لڑائی یوں سے ہٹ کر مجھ پر توجہ دے دیتے۔۔۔تو یقیناً میرا آج۔۔۔یہ جیل کی چار دیواریں نہ ہوتیں۔۔۔میرا دم گھٹنے لگا ہے اب ان میں۔۔۔۔ نجمہ کی کدورت بھری نظریں مجھے سو سو بار موت دیتی

ہیں۔۔۔اب مجھ سے مزید برداشت نہیں ہو رہا۔۔۔اس لیے دنیا چھوڑ کر جا رہا ہوں۔۔۔ہو سکے تو معاف کر دیجیے گا اپنے اِس نالائی ق و بے وقوف بھائی ی کو۔۔۔

"آپ کا جازع۔۔۔

خط پڑھنے کے بعد۔۔۔

وہ خط کو سینے سے لگائے۔۔۔رونے لگا۔۔۔

اپنے چھوٹے بھائی ی کی محبت اس کی آنکھوں سے اشک بن بن کر بہہ رہی تھی۔۔۔

وقت کو موڑا نہیں جا سکتا۔۔۔ورنہ وہ اپنی ساری غلطیوں کی تصحیح کر آتا۔۔۔۔۔

"کاش۔۔۔میں تمھاری بات مان لیتا۔۔۔" وہ لرزتے ہوئے وجود۔۔۔اور کانپتے ہوئے ہونٹوں کے ساتھ گویا ہوا۔۔۔

سوائے پچھتاوے کے اب کیا کیا جا سکتا تھا؟؟۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

"محیب۔۔جس قدر سختی سے اسے جانے کا حکم صادر کیا تھا۔۔۔امید نہیں تھی کے وہ واپس آئے گی۔۔۔مگر وہ آئی ی۔۔۔

آہستگی سے دروازہ کھول کر۔۔اندر جھانکتے ہوئے۔۔اس کا نام پکارا۔۔۔۔

جب جواب نہ ملا۔۔۔تو خود ہی اندر آگ ئی۔۔۔

جب صوفے کے سامنے آئی ی۔۔۔تو محیب کو اپنی آنکھیں مسلتا ہوا پایا۔۔۔

اسکی آنکھیں سرخ لال تھیں۔۔۔جو گواہ بن گ ئی یں تھیں کے رویا ہے ابھی۔۔۔۔

یہ وقت بھی گزر جائے گا۔۔۔صبر کرؤ۔۔۔بے شک وہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔۔"وہ برابر میں بیٹھ کر اپنے دونوں ہاتھ اس کی کمر کے گرد حائی ل کرتے ہوئے۔۔۔اپنی ٹھوڑی اس کے کندھے پر ٹکا کر۔۔۔نرمی سے حوصلہ دیتے ہوئے بولی۔۔۔۔

مانا ہاتھ اتنے لمبے نہیں تھے کے پوری کمر کا حصار باندھ پاتی۔۔۔مگر پھر بھی جتنا ممکن تھا اتنا جکڑ رکھا تھا اس خوبرو نوجوان کو اپنے حصار میں۔۔۔۔

سب میری غلطی ہے۔۔۔۔کاش میں نے اس کی محبت نہ چھینی" ہوتی۔۔۔تو آج وہ زندہ ہوتا۔۔۔۔" یہ پہلی بار تھا جب اس نے محیب اجلال ملک کو روتے ہوئے دیکھا۔۔۔

وہ رو رہا تھا۔۔۔۔

اس کا پورا وجود نجمہ نے لرزتا ہوا پایا۔۔۔۔

اس کے آنسو وہ اپنی کمر پر گرتے ہوئے محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

تمھاری غلطی نہیں۔۔۔جوڑے آسمانوں پر بنتے ہیں۔۔۔۔ تمھارا اور میرا" جوڑا طے تھا۔۔۔۔پھر میں کسی اور کی کیسے ہو سکتی تھی۔۔۔۔بلفرض تم ہاں کر بھی دیتے تب بھی میں ان سے شادی نہ کرتی۔۔۔کیونکے میں نے انھیں ہمیشہ اپنے بھائی ی کی نگاہ سے دیکھا ہے۔۔۔۔۔بڑا بھائی ی۔۔۔۔میں بہت پیار کرتی ہوں تم سے محیب۔۔۔۔سب سے سچی محبت نکاح ہے۔۔۔اس سے مقدس و پاک لڑکا لڑکی کے درمیان کوئی ی محبت نہیں۔۔۔۔اور وہ مقدس رشتہ خدا نے ہمارے درمیان قائم کیا۔۔۔محبت اپنا رنگ وقت کے ساتھ بدل لیا کرتی ہے۔۔۔وہ نکاح ہے جو اٹل ہے۔۔۔جو موجوں سے ٹکرا کر بھی قائم رہتا ہے۔۔۔۔غلطی جازع بھائی ی کی اپنی ہے۔۔۔نکاح کے بعد محبت خدا ڈالتا ہے دلوں میں۔۔۔اسے ابھارنا ہمارا کام ہے۔۔۔۔انھوں نے کبھی کوشش ہی نہیں کی ثوبیہ بھابھی کی جانب اپنے قدم بڑھانے کی۔۔۔۔۔وہ محبت کے نام کو اپنے ذہن پر مسلط کیے بیٹھے

بھابھی کے حقوق وفرائض رہے۔۔۔بجائے اِس کے۔۔۔کے ثوبیہ ادا کرنے میں مگن ہوتے۔۔۔تمھاری غلطی نہیں۔۔۔اس لیے بند کرؤ خود کو قصوروار ٹھہرانا۔۔۔"مقابل کو روتا دیکھ وہ بھی تڑپ اٹھی تھی۔۔۔اس کے سینے سے ہٹ کر۔۔۔اپنے دونوں ہاتھوں کا پیالہ اس کے حسین چہرے پر بنائے۔۔۔بڑی محبت ونرمی سے سمجھانے لگی۔۔۔۔

مقابل نے جواب میں کچھ نہ کہا۔۔۔بس اس کے نازک وجود کو اپنے سینے سے لگا کر۔۔۔آنکھیں کرب کی شدت سے بند کر لیں۔۔۔۔

وقت لگتے ہیں زخم بھرتے بھرتے۔۔۔پل بھر میں تو کچھ نہیں ہوتا۔۔۔

ہاں۔۔۔اس لمحے اس حسین دلربا کا ساتھ کسی عظیم نعمت سے کم نہ تھا۔۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

ماسٹر۔۔۔ایک بوڑھی خاتون آئی یں ہیں۔۔۔آپ سے باہر ملنا چاہتی ہیں۔۔۔۔"ایک ملازمہ نے آکر اسے اطلاع دی۔۔۔"

ہمم۔۔"کوٹ پہنتے ہوئے۔۔۔اسنے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔"

جی؟؟؟"وہ نیچے آیا۔۔۔تو ایک بوڑھی خاتون ایک چھوٹی سی بچی کو گود میں لیے کھڑی تھیں۔۔۔"

وہ محیب کو دیکھتے ہی فوراً اس کے قریب آئی یں۔۔۔اور بچی اس کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

یہ سہیل کی بیٹی ہے۔۔۔اس کی ماں اس کی پیدائی ش کے وقت ہی دنیا" چھوڑ کر چلی گ ئی تھی۔۔۔اس کا باپ اسے روزانہ مجھ بوڑھی کے پاس چھوڑ جاتا۔۔۔۔پھر اچانک ایک دن سہیل کی موت کی خبر آئی ی۔۔۔میں بوڑھی۔۔۔اسے مزید نہیں سنبھال سکتی۔۔ سہیل آپ کا ڈرائی یور تھا۔۔۔اس کی جان میں نے سنا ہے آپ کے دشمنوں نے لی۔۔۔۔اس بچی کا دنیا میں کوئ ی نہیں۔۔۔۔اس لیے میں اِسے آپ کے حوالے کرنے آئ ی ہوں۔۔۔۔"اس بوڑھی خاتون کی بات سنتے ہی۔۔۔ محیب نے اس ننھی سی شہزادی کو اپنی گود میں لے لیا۔۔۔۔

اِس کا نام کیا ہے؟؟" وہ بچی چاند سہ چہرہ لیے ہوئے تھی۔۔۔اس کی " دودھیائ ی وسرخ رنگت پر لال رنگ کی سادہ سی فراک خاصہ جچ رہی تھی۔۔۔۔

ناجانے کیا کشش تھی اُس بچی میں۔۔۔ محیب کو وہ پہلی ہی نگاہ میں بہت پیاری سی لگی۔۔۔۔

"اس کا نام فاطمہ ہے۔۔۔"

فاطمہ۔۔" محیب نے دوبارا آہستگی سے نام زیرِلب دوہرایا۔۔۔"

نج۔۔۔۔یہ لو۔۔۔۔" وہ کمرے میں اسے گود میں لے کر داخل" ہوا۔۔۔ نجمہ شاہزین کو جھولے میں لیٹا کر پلٹی ہی تھی کے محیب نے فاطمہ کو اس کی جانب بڑھاتے ہوئے۔۔۔ مسکرا کر کہا۔۔۔

کس کی اتنی پیاری بچی اٹھا کر لے آئے ہو؟؟" نجمہ اسے گود میں لیتے ہوئے" ۔۔۔ایک ابرو اچکا کر تجسس سے استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

"یہ فاطمہ ہے۔۔۔۔ سہیل کی بیٹی۔۔۔"

"ڈرائی یور کی بیٹی۔۔۔" نجمہ نے حیرت سے دوہرایا۔۔۔ جس پر مقابل تصدیق میں اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔۔

"اس کا دنیا میں اب کوئی ی نہیں۔۔۔۔اس لیے یہ ہمارے ساتھ رہے گی آج سے۔۔۔۔" محیب کی بات سنتے ہی نجمہ تھوڑا پریشان ہو کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

"لے پالک کے بہت مسائی ل ہوتے ہیں۔۔۔۔ ہم اِسے ایسے ہی نہیں پال سکتے۔۔۔ جیسے ہی یہ بالغ ہو گی اس کا اور تمھارا پردہ اسٹارٹ ہو جائے گا۔۔۔۔" نجمہ نے اسلامک اسٹڈی کی تعلیم کے دوران لے پالک کے

مسائل پڑھ رکھے تھے۔۔۔اس لیے وہ اپنی پریشانی کی وجہ بیان کرنے لگی۔۔۔۔

"ٹینشن نہ لو۔۔۔میں اپنے شاہزین کا نکاح کرادوں گا اس سے۔۔۔۔۔۔پھر تو پردے کا کوئی ی مس ئی لہ نہیں ہو گا ناں۔۔۔" وہ خاصہ لاپرواہی سے گویا ہوا۔۔۔۔

"تم کیا بول رہے ہو؟؟۔۔۔جانتے بھی ہو؟؟۔۔۔میں مزاق نہیں کر رہی۔۔۔کسی کی بیٹی کی ذمہ داری لینا کوئی ی کھیل نہیں۔۔۔۔کل کو میرا بیٹا بھی جوان ہو گا۔۔۔میں ایک لڑکی کو اپنے بیٹے کے ساتھ کیسے رکھ سکتی ہوں"۔۔۔۔

بتایاتو ہے۔۔۔۔نکاح سے۔۔۔ہم نکاح کرادیں گے دونوں کا۔۔۔اب" پلیز۔۔۔امی حضور کی طرح ساؤنڈ کرنا بند کرؤ۔۔۔۔۔۔"وہ جھنجھلا کر کہتے ہوئے۔۔۔۔

تم شاہزین کی پسند کو اہمیت نہیں دو گے؟؟۔۔۔"وہ خاصہ سنجیدگی سے" پوچھنے لگی۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے۔۔۔؟؟۔۔۔۔تم ابھی سے ٹینشن کیوں لے رہی" ہو؟؟۔۔۔جب وقت آئے گا تب کی تب دیکھیں گے۔۔۔۔فلحال میں اتنا جانتا ہوں اِس بچی کے باپ کی جان میری وجہ سے گئی ہے۔۔۔۔میں سہیل کا خود کو قرض دار محسوس کرتا ہوں۔۔۔۔اس کی اچھی تربیت و پرورش کر کے۔۔۔۔خود سے سہیل کا قرض اتارنا چاہتا ہوں۔۔۔۔پلیز میرا

اِس میں ساتھ دو۔۔۔۔"اس نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔تو مقابل کھڑی حسینہ خاموش ہو گئی۔۔۔۔

وہ خوبرو نوجوان فیصلہ کر چکا تھا اس بچی کو پالنے کا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔" نجمہ نے فقط اثبات میں سر ہلایا۔۔۔پھر اپنی گود میں اس چاند" سی گڑیا کو دیکھنے لگی۔۔۔جو سو رہی تھی۔۔۔۔

اسی دن سے کمرے میں ایک کی جگہ دو جھولے لگ گ ئی ے۔۔۔

صرف کچھ ہی دنوں میں فاطمہ ان دونوں کو اپنی ہی بیٹی لگنے لگی۔۔۔۔

نجمہ کو گمان ہوتا کے اس کے یہاں جڑواں بچوں کی ولادت ہوئی ی

ہے۔۔۔۔

باپ کو بیٹی سے بیٹے کے مقابلے زیادہ انس ہوتا ہے۔۔۔ویسے ہی محیب کو شاہزین کے مقابلے فاطمہ سے زیادہ الفت ہونے لگی تھی۔۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

نجمہ ثبوت کی متلاشی تھی۔۔۔

محیب اپنی زبان کا پکا آدمی تھا۔۔اس نے سوائے پیسوں کے اس کی اجلال ملک کے کیس میں کوئی ی مدد نہ کی۔۔۔

نجمہ کا کیس دن بہ دن ثبوت نہ ہونے کے سبب کمزور پڑ رہا تھا۔۔۔

وہ بہت پریشان تھی اس معاملے کو لے کر۔۔۔

ایک دن وہ محیب کے کپڑے الماری میں سیٹ کر کے رکھ رہی تھی۔۔۔کے ایک شرٹ نیچے گر ئی ی۔۔۔ نجمہ اٹھانے کے لیے جھکی۔۔۔تو اس شرٹ سے ایک سفید رنگ کا کاغذ ہلکا سہ باہر کی جانب جھلکتا نظر آیا۔۔۔

تجسس کے سبب۔۔۔اسنے کاغذ اٹھا کر دیکھا۔۔۔

وہ جازع کا آخری خط تھا محیب کے نام۔۔۔جس میں اجلال ملک کا شہاب کے ساتھ مل کر اپنے بھائی ی کے قتل کا ذکر تھا۔۔۔

نجمہ کواُس خط سے معلوم ہوا کے شہاب اس کے باپ کے قتل میں شریک تھا۔۔۔۔

اگر شہاب گواہی دے اور اپنا جرم قبول کر لے تو اجلال ملک کو اس کے کیے گناہ کی سزا ملنے سے کوئی ی نہیں بچا سکتا تھا۔۔۔۔

مگر شہاب اجلال ملک کا خاص آدمی تھا۔۔وہ بھلا کیوں اپنے مالک سے غداری کرنے لگا۔۔۔۔۔

تم؟؟۔۔۔اچانک۔۔۔۔" وہ اپنی میٹنگ ختم کر کے کیبن میں داخل ہوا تو" نجمہ کو اپنے سامنے صوفے پر بیٹھا۔۔۔اپنا منتظر پایا۔۔۔۔

وہ حسین دلربا پہلی بار آفس آئی ی تھی۔۔۔

اسے دیکھتے ہی مقابل اندازہ لگا چکا تھا کے ضرور اسے کوئی مدد درکار ہے۔۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔میں نہیں آسکتی؟"وہ مسکراتے ہوئے استفسار کرنے" لگی۔۔۔

بالکل آسکتی ہو۔۔۔ تمھارا ہی ہے سب کچھ۔۔۔"وہ تیزی سے جواب دہ" ہوا۔۔۔

تمھارا؟؟۔۔۔یا ہمارا؟؟۔۔۔میں اور تم الگ تو نہیں"وہ فوراہی خفگی کے" ساتھ۔۔۔اس کے کہے جملے کی تصحیح کرنے لگی۔۔۔۔

ہمارا۔۔۔"اس کی خفگی بھری نظریں دیکھ۔۔۔وہ اپنے کہے غلط لفظ کی" تیزی سے درستی کرتے ہوئے۔۔۔اس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھا۔۔۔۔۔

"دونوں چھوٹے؟؟"

دونوں کو بمشکل سولا کر گھر سے نکلی ہوں۔۔۔"مقابل حسینہ خاصہ تھکے" لہجے میں بولی۔۔۔۔

اس کا جواب سنتے ہی اس کے چہرے پر ایک دلفریب مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔۔۔

مجھے ایک بہت ضروری کام تھا۔۔۔"اس نے باتوں ہی باتوں میں موقع" پاتے ہی۔۔۔۔لچکدار انداز میں کہا۔۔۔۔

ہمم۔۔"وہ اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔"

مجھے تمھاری مدد چاہیے شہاب کو پکڑنے میں۔۔۔"نجمہ کا جملہ سنتے ہی اس" کی آنکھیں حیرت سے ایک لمحے کے لیے بڑی ہوئی یں۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔وہ نارمل انداز میں۔۔۔اس کی جانب مکمل طور پر متوجہ ہو کر۔۔۔اس کے حسین سراپے کو بغور دیکھتے ہوئے۔۔۔استفسار کرنے "لگا۔۔۔۔"کیا تم نے جازع کا خط پڑھا ہے؟؟

ہاں۔۔۔اوراب وہ خط میرے وکیل کے پاس ہے۔۔۔۔مجھے تمھاری مدد" کی سخت ضرورت ہےاِس وقت۔۔۔۔"اس کے کہتے ہی۔۔کمرے میں مکمل خاموشی طاری ہوگ ئی۔۔۔۔

بہت دیر تک اس نے کوئی ی جواب نہ دیا۔۔۔۔

نجمہ اس کے خوبصورت چہرے کو سرد ہوتا دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

۔"سوری۔۔۔۔"سنجیدگی سے کہتے ہوئے۔۔۔وہ اٹھ کر۔۔۔کوٹ کا بٹن ایک ہاتھ سے لگاتے ہوئے۔۔۔باہر جانے لگا۔۔۔

پلیز محیب۔۔۔ تمھارے علاوہ اِس معاملے میں۔۔۔میری کوئی ی اور مدد" نہیں کر سکتا۔۔۔۔پلیز۔۔۔" یہ پہلی بار تھا جب اس نے مقابل کھڑی اس مغرور لڑکی کو خود سے اتنی التجا کرتے پایا۔۔۔۔

نج۔۔۔گھر جاؤ۔۔۔" وہ بغیر اسکی جانب مڑے۔۔۔ سنجیدگی سے کہ کر" چلا گیا۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

ثوبیہ کی عدت ختم ہوتے ہی۔۔۔اس کی والدہ ملک مینشن سے اسے اور نازنین کو لے کر چلی گ ئی ی تھیں۔۔۔۔

اس کے بھائی ی اور والد ابھی بھی جیل میں سزا کاٹ رہے تھے۔۔۔۔

ان کی کافی بدنامی ہو چکی تھی۔۔۔اس لیے ثوبیہ کے لیے رشتے ملنے میں بہت مشکل پیش آنے لگی۔۔۔۔

ثوبیہ کی والدہ جلد سے جلد اس کی دوسری شادی کر دینا چاہتی تھیں۔۔۔

مبشرہ بیگم کو اکیلا گھر اب کاٹنے کو دوڑتا۔۔۔۔انھیں اپنی پوتی اور بیٹوں کی شدت سے یاد ستاتی۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

محیب۔۔۔۔میری بات تو سنو۔۔۔۔"وہ فاطمہ کو گود میں لیے بیٹھا ہوا تھا" کے نجمہ گارڈن میں آئی ی۔۔۔۔اسے دیکھتے ہی وہ اٹھ کر خفگی سے جانے لگا۔۔۔۔

وہ خوبرو نوجوان ابھی تک سخت ناراض تھا اس سے۔۔۔کیونکے اس نے نہ صرف اس کے بھائی ی کا خط بغیر اجازت پڑھا بلکے اسے اپنے کیس میں ثبوت کے طور پر اجلال ملک کے خلاف استعمال بھی کر رہی تھی۔۔۔۔

جس کی وجہ سے شہاب سے کورٹ میں پوچھ تاچھ ہوئی ی۔۔۔۔

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

رائٹر # :حُسنِ_کنول#

ناول # :پیا_میں_تیری#

#episode : 52(Last🖤)

Part:2

محیب...پلیز ..."وہ راستہ"
روکتے ہوئے...

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

دیکھو نج...میں نے پہلے"
ہی کہا تھا میں تمھاری اس
کیس میں کوئی مدد نہیں
کرؤں گا..."وہ خاصہ خفگی
سے کہتے ہوئے...دوسری
جانب قدم بڑھانے لگا...

تمھیں اتنی سی بات کیوں"
سمجھ نہیں آتی کے تمھارے
ڈیڈ نے ایک انسان کا قتل کیا

Zubinovels.com

ہے۔۔۔اور وہ سزا کے حقدار
ہیں۔۔یاد رکھو ظلم کا ساتھ
دینا بھی ظلم ہے۔۔۔۔اعمال کا
دارومدار نیتوں پر ہوا کرتا
ہے۔۔۔ایسا تو نہیں کے تم
واقف نہیں کے اجلال ملک کی
نیت میرے والد کو مارتے
وقت کیا تھی۔۔۔۔انھوں نے
تمھاری خالہ کی عزت لوٹنے
کے سبب نہیں مارا میرے والد

Zubinovels.com

کو...انھوں نے جائیداد کے
لیے مارا ہے....اِس کے
باوجود تم ان کا ساتھ دے
رہے ہو...جو غلط ہے....
"

میں صحیح غلط نہیں"
جانتا...میں صرف اتنا جانتا
ہوں کے اگر ڈیڈ نہ مارتے تو
میں مار دیتا...وہ گھٹیا انسان

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

اِسی قابل تھا..."وہ خاصہ آگ
بگولہ ہوکر جواب دہ ہوا...

چلو مان لیا.... میرے والد"
قابل تھے کے انھیں سزا ملے
..مگر وہ سزا انھیں قانون
"دیتا....

اس لڑکی کی بات سنتے ہی
ہلکی سی طنزیہ مسکراہٹ

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

اس کے ہونٹوں کے کناروں
پر نمودار ہوئی۔۔۔"تم پاکستان
کے عدالتی نظام کو جانتی ہی
کتنا ہو۔۔۔تم انصاف کے لیے
چیخ چیخ کر مر بھی جاؤ ناں
تو بھی تمھیں نہ ملے۔۔یہاں
دولت مند کبھی اپنے حصے
کی سزا نہیں پاتا۔۔۔۔اِس لیے
ملک خاندان کا سر عام تماشہ

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

بنانا بند کرؤ۔۔یہی سب کے
لیے بہتر ہے۔۔۔"

کیا جازع بھائی کی طرح تم"
نے بھی میرے والد کا قتل
اپنی آنکھوں سے ہوتے
دیکھا تھا؟؟۔۔"وہ سخت لہجے
میں کہ کر۔۔۔ اس لڑکی کے
پاس سے گزر کر جانے ہی
لگا تھا۔۔۔کے اچانک اس لڑکی

Zubinovels.com

کے کیے سوال نے ...اس کے
قدموں کو رکنے پر مجبور
کیا...

کیا اتنی نفرت تھی ان"
سے...کے ایک بار بچانے کی
کوشش بھی نہیں کی؟؟....."وہ
چلتی ہوئی آگے آئی...اس کی
نیلی سمندر جیسی گہری
آنکھوں میں جھانکتے

Zubinovels.com

ہوئے...کرب بھرے لہجے میں
استفسار کرنے لگی....

ایسا نہیں ہے.....جب میں"
کمرے میں داخل ہوا تو ڈیڈ
اور شہاب تمھارے باپ کا آل
ریڈی قتل کرچکے تھے...میں
نے تو صرف انھیں جازع کو
دھمکاتے دیکھا تھا..."وہ

Zubinovels.com

فورا ہی صاف گوئی سے
جواب دہ ہوا....

اگر تم دیکھتے تو کیا اپنی"
طاقت کے مطابق بچانے کی
کوشش کرتے؟؟..."-- اِس
جذباتی سوال پر--وہ سوچ
میں پڑھ گیا....

Zubinovels.com

میں بھی انسان ہوں"
نج...مجھ سے وہ سوال نہ
کرؤ..جن کے جواب جان کر
تمھیں مزید تکلیف ہو..."وہ
نہایت گمبھیر لہجے میں کہ
کر...جانے ہی لگا تھا .....

چلو...مزید کوئی سوال نہیں"
کرتی تم سے..مگر ایک وعدہ
لینا چاہتی ہوں...تم اِس کیس

Zubinovels.com

میں اگر میری مدد نہیں
کررہے تو خلاف بھی نہیں
جاؤ گے۔۔۔"اس نے اپنا ہاتھ
اسکی جانب معائدہ کے لیے
بڑھاکر ۔۔۔پُرامید نگاہوں
سے تکتے ہوئے کہا۔۔۔

اوکے۔۔"۔مقابل کی پُرامید"
نگاہیں ناجانے کیوں اسے
شرمندہ سہ کررہی تھیں۔۔۔۔اس

Novel's by Husny Kanwal

نے نظریں چورا کر۔۔۔لاپرواہی
سے جواب دیا۔۔۔

آخر میں چاہے کچھ بھی "
ہو۔۔۔اپنا وعدہ یاد رکھنا محیب
۔۔۔تم اپنی طاقت کا میرے
خلاف استعمال نہیں کرؤ
گے۔۔۔"وہ خاصہ جتاتے ہوئے
بولی۔۔۔اس کا ہاتھ ابھی بھی
مقابل کی جانب بڑھا ہوا تھا۔۔۔

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

ہمم..."اس نے ہاتھ تو نہ"
تھاما...مگر اثبات میں سر
ہلاکر ...فاطمہ کو لے کر چلا
گیا...

سوری...."اس کے جاتے"
ہی...وہ اپنے ہاتھ میں پکڑا
سیل دیکھتے ہوئے...اس
خوبرو نوجوان سے دل ہی دل

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

نہایت ندامت کے ساتھ معافی مانگنے لگی....

❤*Husny Kanwal*❤

کمرا عدالت میں پہلی بار محیب کو گواہی دینے کے لیے بل وایا گیا...

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

جج صاحب محیب اجلال"
ملک کو کٹھیرے میں بلانے
سے پہلے ..میں ایک
ریکارڈنگ سنانا چاہوں
گا...جس کے بعد یہ کیس
شیشے کی طرح صاف ہو
"جائے گا....

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

ریکارڈنگ کا لفظ سنتے
ہی...محیب نے حیران ہوکر
نجمہ کی جانب دیکھا...

اسے دو دن پہلے کیے ہوئے
نجمہ کے سوالات یاد آئے...

وہ اندازہ لگا چکا تھا کے
آگے کیا ہونے والا ہے...

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

جج کے اجازت دیتے ہی---
ریکارڈنگ اسٹارٹ کی گئی---

جب میں کمرے میں داخل"
ہوا تو ڈیڈ اور شہاب تمھارے
باپ کا آلریڈی قتل کرچکے
تھے---میں نے تو صرف
انھیں جازع کو دھمکاتے
"دیکھا تھا---

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

ریکارڈنگ سننے کے
بعد...اس نے کھاجانے والی
نگاہ سے گھور کر نجمہ کو
دیکھا...جو اُس سے کچھ
فاصلے پر بیٹھی ہوئی تھی...

محیب کی نگاہوں کی تپش وہ
اپنے چہرے پر محسوس
کررہی تھی...

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

ہمت ہی نہ ہوئی نظریں اس
رعب دار شخصیت سے
ملانے کی...

اس لیے چہرہ ندامت سے
جھکائے رکھا...

دوسری جانب اجلال ملک اور
مبشرہ بیگم محیب کو غم و

Zubinovels.com

غصے کی ملی جھلی کیفیت
سے تک رہے تھے...

نجمہ کے وکیل کے بلاتے ہی
...وہ اپنے کوٹ کا بٹن الٹے
ہاتھ سے لگاتے ہوئے کھڑا
ہوا...اس کا حسین چہرہ بالکل
سنجیدہ تھا....

Zubinovels.com

تاثرات سے جیسے بالکل
عاری ہو ....

قرآن پاک پر ہاتھ رکھنے کے
بعد وہ کوئی جھوٹی گواہی
نہیں دے سکتا تھا۔۔اس لیے
بہت محتاط ہوکر جواب دے
رہا تھا

ZubiNovels.com

تو مسٹر محیب ...ریکارڈنگ"
میں آپ نے کہا...کے آپ نے
جازع کو دھمکاتے دیکھا...کیا
آپ بتا سکتے ہیں...کیوں
دھمکا رہے تھے آپ کے والد
آپ کے چھوٹے بھائی
کو؟؟"وکیل نے نہایت تجسس
والے انداز میں استفسار
کیا...جبکے ریکارڈنگ میں
وجہ موجود تھی...

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

یہ ریکارڈنگ میری ہے اِس"
کا کیا ثبوت ہے آپ کے
پاس؟؟...کیا آپ نہیں جانتے
یہ کتنا ایڈوانس دور
ہے؟؟"وہ اپنی بھرم دار اواز
میں...چھوٹی آنکھوں کر
کے....وکیل کو گھورتے ہوئے
پوچھنے لگا...

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

اس کا کانفیڈنس لیول
دیکھ۔ایک لمحے کے لیے
وکیل بھی سٹپٹایا....

یہ آپ ہی کی آواز ہے-----دو"
دن پہلے آپ نے خود میری
کلائنٹ کے سامنے قبول کیا
تھا...کے آپ نے قتل ہوتے
نہیں دیکھا...مگر اجلال ملک
یعنی اپنے والد کو اپنے

Zubinovels.com

چھوٹے بھائی کو ڈراتے
ضرور دیکھا ہے...اور پھر آپ
کے چھوٹی بھائی جازع کے
خط میں بھی اِس قتل کا ذکر
تھا...ایک مرتا ہوا شخص
اپنے بھائی کو معافی نامے
میں جھوٹ تو نہیں لکھے گا
ناں....."وکیل کا جواب سنتے
ہی اس خوبرو نوجوان نے
ہونٹ بھینچے---

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

چلیں... ایک وقت کو میں"
مان لیتا ہوں کے وہ
ریکارڈنگ آپ کی نہیں....مگر
پھر آپ میرے ایک سادہ و
آسان سے سوال کا جواب
دیں...کیا آپ نے اپنے والد کو
جازع کو دھمکاتے دیکھا تھا
"؟؟..ہاں یا نہ..

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

نجمہ کا وکیل باتوں کو گھوما
پھرا کر باربار ایک ہی پوائنٹ
پر لاکر روک رہا تھا....

میں بہت چھوٹا تھا اُس"
وقت"اس نے لاپرواہی سے
جواب دیا...

یہ میرے سوال کا جواب"
نہیں...سوال کا جواب صرف

Zubinovels.com

آپ کو ہاں یا نہ میں دینا
ہے...آپ نے دیکھا تھا مسٹر
محیب یا نہیں"وہ خاصہ زور
ڈالنے لگا....

نجمہ کی ریکارڈنگ کے سبب
وہ خاصہ پھنس چکا تھا....

میں بہت چھوٹا تھا اُس"
وقت...."وہ اپنی رعب دار

Zubinovels.com

آواز میں اپنا کہا جملہ
دوہرانے لگا....

اگر جازع کو یاد ہے وہ"
قتل...تو آپ تو اُس سے عمر
میں بڑے ہیں..آپ کو تو یقینا
زیادہ بہتر یاد ہوگا....اِس لیے
...عدالت کا قیمتی وقت ضائع
کیے بغیر جواب دیں...ہاں یا
نہ؟؟..."اس بار وکیل نے اس

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال ...
پریشرائز کرنے والے انداز
میں کہا...

میں نے آپ سے کہا..."وہ"
بول ہی رہا تھا..کے وکیل بات
کاٹتے ہوئے...

"مسٹر محیب ہاں یا نہ؟؟"

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

عدالت کا وقت ضائع نہ"
کریں بس ہاں یا نہ میں جواب
دے کر ختم کریں۔۔۔"وکیل
مسلسل اس پر دباؤ ڈال رہا
تھا۔۔۔

میں آپ سے کہ رہا ہوں"
۔۔"ابھی وہ جھنجھلاکر بولنے
ہی لگا تھا کے وکیل پھر بات

Novel's by Husny Kanwal
ZubiNovels.com

کاٹتے ہوئے..."ہاں یا نہ مسٹر محیب..."

اس نے قسم کھائی تھی کے سچی گواہی دے گا...وہ جھوٹ کیسے بول دیتا پھر...وکیل کے حد سے زیادہ پریشرائز کرنے کے باوجود بھی وہ خاموش رہا...

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

آپ کی خاموشی گواہ ہے"
مسٹر محیب...کے آپ نے
"دیکھا تھا...

ویسے....آپ نے اپنے والد"
کو کن الفاظوں میں دھمکاتے
سنا تھا..کیا آپ عدالت کو بتانا
چاہیں گے..."اس نے دانستہ
طور پر مسکراتے
ہوئے..استفسار کیا...

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

محیب واقف تھا ...وکیل صرف اسے غصہ دلانے کی کوشش کررہا ہے...

اس لیے حتی المکان خود کو نارمل رکھنے کی سعی کرنے لگا....

Zubinovels.com

میں نے کہا ناں میں چھوٹا"
تھا..."وہ دانت پیستے
ہوئے...بمشکل غصہ کو ضبط
کرتے ہوئے بولا....

وہ نہیں کہ سکتا تھا کے اسے
یاد نہیں...کیونکے اجلال ملک
کا کہا ایک ایک لفظ اسے آج
بھی اچھی طرح یاد تھا....

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

اچھا چلیں مان لیا کے آپ"
کو وہ دھمکی آمیز جملے یاد
نہیں....مگر یہ تو یاد ہوگا
ناں...کے ان جملوں کا مفہوم
کیا تھا.....آپ عدالت کو وہ ہی
"بیان کردیں۔۔

آپ باربار ایک ہی سوال"
کیوں کررہے ہیں..."وہ خاصہ
جھنجھلاکر...

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

کیونکے آپ ٹھیک جواب"
نہیں دے رہے....."وکیل
نرمی سے مسکرا کر ...

آپ کی ریکارڈنگ کے"
مطابق ...آپ نے شہاب کو
اجلال ملک کے ساتھ پایا تھا
کمرے میں؟؟...رائٹ؟؟...کم از
کم اس سوال کا جواب تو دے

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

ہی سکتے ہیں آپ"وہ خاصہ
طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ
گویا ہوا....

آپ یوں خاموش رہ کر"
عدالت کا وقت ضائع کررہے
ہیں مسٹر محیب.."اس نے
کوئی جواب نہ دیا...تو وکیل
ہلکی سے برہمی کے ساتھ
بولا...

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

"ہاں یا نہ؟؟"

مسٹر محیب ہاں یا"
نہ؟؟..."وہ باربار استفسار
کیے چلے جارہا تھا...

یاد رکھیں آپ کی خاموشی"
ہاں کے طور پر لی جائے

Zubinovels.com

گی۔۔۔"وکیل نے خاصہ جتاتے
ہوئے کہا۔۔۔

اس کے باوجود بھی وہ کوئی
جواب دینے کے لیے تیار نہ
تھا۔۔۔

جیسا کے آپ دیکھ سکتے"
ہیں۔۔مسٹر محیب بالکل
خاموش ہیں۔۔۔ان کی خاموشی

Zubinovels.com

چیخ چیخ کر گواہی دے رہی
ہے کے ریکارڈنگ میں ان ہی
کی آواز ہے۔۔انھوں نے خود
دیکھا ہے اپنے والد کو اپنے
چھوٹے بھائی کو
دھمکاتے.....جس سے یہ
ثابت ہورہا ہے کے اجلال
ملک نے اپنے خاص ملازم
کے ساتھ مل کر اپنے چھوٹے

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

بھائی کا جائیداد حاصل کرنے
"کی غرض سے قتل کیا ہے...

نجمہ کے وکیل نے شہاب کو
ایک ہفتے کے جسمانی
ریمانڈ کے لیے مجسٹریٹ کو
درخواست دی...جو منظور
ہوئی... ...

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

شہاب کوئی پیشہ ور مجرم
نہیں تھا...یہی سبب تھا کے
نجمہ کا وکیل پُرا عتماد تھاکے
جسمانی ریمانڈ میں شہاب اپنا
گناہ ضرور قبول کر لے گا....

اور ہوا بھی ایسا ہی....

شہاب نے نہ صرف اپنا گناہ
قبول کیا...بلکے اجلال ملک

Zubinovels.com

کے خلاف بھی گواہی دینے
کے لیے تیار ہوا...

❤*Husny Kanwal*❤

دونوں کے درمیان بات چیت۔
مکمل بند تھی....

Novel's by Husny Kanwal

Zubinovels.com

نجمہ کو گمان ہوا شاید وہ
بستر بھی الگ کر لے
گا...مگر یہ دیکھ کافی حیران
و خوش ہوئی...کے وہ ستمگر
اس کی جانب اپنی پشت کر
کے ہی صحیح...مگر سویا
ساتھ ہی ...

سر...شہاب کل عدالت میں"
بڑے سر کے خلاف بیان دینے

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

کے لیے تیار ہوگیا
ہے۔۔۔"ریکارڈنگ کے بعد
سے۔۔وہ برابر میں سوتی
حسینہ سے سخت ناراض و
خفا تھا.....

اس لڑکی نے اپنے والد کی
خاطر نہ صرف اس کی اجازت
کے بغیر اس کے مرحوم
بھائی کا خط استعمال کیا

Zuhinovels.com

بلکے اس کی پرسنل باتوں کو
جو صرف ان دونوں میاں
بیوی کے درمیان گھر میں
ہوئی تھیں...انھیں کورٹ تک
بھی پہنچایا....

وہ کیونکر غصہ نہ ہوتا...وہ
دشمنِ جاں اتنے دنوں سے
اُس کی خفگی کو ذرا بھی
خاطر میں نہیں لارہی تھی...

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

جیسے وہ کوئی اہمیت ہی نہ
رکھتا ہو اس کی زندگی میں۔۔۔

ابھی بھی بجائے منانے کے
۔۔کتنے آرام سے سو رہی
ہے۔۔یہ دیکھ۔۔ مزید دل جلا۔۔۔

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

ہممم..."اس نے سن کر"
...اپنی پُرونق پیشانی پریشانی
کے عالم میں مسلی...

سر آپ کہیں تو آج رات ہی"
کام تمام کردوں اِس کا...نہ
ہوگا نہ کل بڑے سر کے
خلاف بیان دے گا..."محیب کا
بندہ ...جو تھانے میں موجود
تھا...

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

جو صرف اس کے ایک حکم
کے تابعے بیٹھا ہوا تھا...کے
یہاں وہ ہاں کرئے اور وہاں
شہاب کا کام تمام ہو...

اس نے گمبھیر لہجے میں
اجازت طلب کی۔۔

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

وہ خوبرو نوجوان ہاں کرنے
ہی لگا تھا کے مقابل سوتی
حسینہ اچانک ہی اس کی
جانب مڑی...اور اپنا ہاتھ نیند
میں اس کے پیٹ کے گرد
حائل کیا...پھر اس کے سینے
سے سر لگاکر...بالکل اس
سے چپک گئی...

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

وہ مقابل حسینہ کی گرم
سانسوں کو اپنے سینے پر
محسوس کرنے لگا...

اچانک ہی اس سے کیا وعدہ
یاد آیا...

آخر میں چاہے کچھ بھی "
ہو...اپنا وعدہ یاد رکھنا محیب
...تم اپنی طاقت کا میرے

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

خلاف استعمال نہیں کرؤ
گے..."اس کے بولے جملے
کانوں میں گونجنے لگے...

پھر اداسی و بےبسی سے
مسکرا دیا...

وہ حسینہ دو قدم آگے نکلی
تھی اِس بار....

Novel's by Husny Kanwal
ZubiNovels.com

اُس سے کیا وعدہ کیسے توڑ دیتا؟؟...

سر؟"بہت دیر تک ماحول پر" خاموشی طاری رہی...دوسری جانب... اس کے مثبت جواب کے منتظر بیٹھا شخص ...بے صبرا ہوکر بولا...

Zubinovels.com

محیب جانتا تھا اُس کا یہ
فیصلہ کتنا اہم ہے...

یہ فیصلہ اجلال ملک کو جیتوا
سکتا تھا کیونکے شہاب کی
موت کے بعد کوئی گواہ باقی
نہ رہتا....

وہیں اسے ہرا بھی سکتا
تھا..کیونکے شہاب کی گوائی

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

اجلال ملک کو تاعمر قید کی سزا دلوانے کے لیے کافی تھی....

کچھ کرنے کی ضرورت" نہیں"ایک گہرا سانس ہوا میں خارج کر...سخت فیصلہ لیا....

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

وہ زبان کا پکا تھا...چاہے
کچھ بھی ہو...وہ اپنی زبان
سے نہیں پھر سکتا...یہ اس
کے اپنے اصولوں کے خلاف
ہے...

کیا؟؟..مگر سر؟"دوسری "
جانب بیٹھے شخص کو
خاصہ جھٹکا لگا..وہ فورا ہی
احتجاجاً بولا...

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

اس سے پہلے وہ مزید کچھ
کہتا ..اس خوبرو نوجوان نے
کال منقطع کردی...

دیکھا جائے تو مسز محیب"
آپ یہ پورا کیس میرے
کندھے پر بندوق رکھ کر جیت
رہی ہیں...اب لگتا ہے...میں
نے بڑی غلطی کی آپ کی

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

قابلیت و ذہانت کو ہلکا لے
کر.....آپ تو مجھے پہلے ہی
وعدوں میں باندھ کر سائیڈ
میں بیٹھا چکی تھیں..."آخری
جملہ وہ خاصہ طنزیہ
مسکراہٹ کے ساتھ اس کے
وجود کو دیکھتے ہوئے بولا...

Zubijnovels.com

اس کی بات سنتے ہی ...مقابل
حسینہ کے ہونٹوں پر پیاری
سی مسکان بکھرئی...

کیونکے چہرہ اسکے سینے
میں چھپا ہوا تھا...اس لیے وہ
اس لڑکی کو مسکراتے
...دیکھ نہ سکا...

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

وہ نہیں جانتا ..اسکا یہ فیصلہ
سن ...نجمہ کے دل میں اس
کے لیے محبت و عزت کس
قدر بڑھ گئی تھی....

وہ بڑی محبت سے اسکے
گرد اپنے حصار کو مزید تنگ
کرنے لگی...جیسے خود میں
سمو لینا چاہتی ہو...جبکے وہ

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

خوبرو نوجوان خود کو بہت
بےبس محسوس کررہا تھا....

اس کی حالت اُس لمحے بن
پانی کی مچھلی کی طرح
تھی...

اسے گمان ہوا...کے اس
دشمنِ جاں نے ایسی جگہ

Zubinovels.com

لاکر مارا ہے..جہاں اسے پانی
بھی نصیب نہیں ہورہا ....

وہ جانتا تھا کل کے بعد اس کا
باپ زندگی میں کبھی بھی اس
کی شکل تک دیکھنا پسند
نہیں کرئے گا...نہ اس کی
ماں....

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

اس لڑکی کا حصار اپنے
ہاتھوں سے کھول کر...دراز
سے سگریٹ کا پورا ڈبہ
اٹھاکر.....باہر جانے لگا.....

دروازے پر پہنچ کر...واپس
پلٹ کر اس سوتی ہوئی لڑکی
کو نہایت شکوئے بھری نگاہ
سے دیکھنے لگا....

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

نہ جانے کتنی ہی دیر اسے
ایسے ہی تکتا رہا...

نجمہ اس کی آنکھوں کی تپش
اپنے وجود پر محسوس
کررہی تھی...

اچانک اسے کمرے کا دروازہ
بند ہونے کی آواز آئی...جس
پر آہستگی سے آنکھیں کھول

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

کر ...اس نے دروازے کی
سمت دیکھا...

اگلے ہی لمحے آنکھیں حیرت
سے پھیلیں...کیونکے وہ
خوبرو نوجوان دونوں ہاتھ
فولٹ کرئے...اسے ہی بغور
دیکھ رہا تھا...

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

نجمہ کو لگا جیسے اس کی
کوئی چوری پکڑئی گئی
ہو...وہ خاصہ شرمندہ
ہوکر..اٹھ کر بیٹھی...ویسے
بھی مقابل علم رکھتا تھا کے
وہ جاگ رہی ہے...اس لیے
سونے کا ناٹک برقرار رکھنا
بے کار تھا...

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

وہ۔۔"اس لمحے سمجھ ہی"
نہ آیا کے کیا بولے۔۔۔مقابل نے
اسے گھور کر دیکھا۔۔۔پھر
بغیر کچھ کہے۔۔۔باہر چلا گیا۔۔۔

اسے محسوس ہوا کے وہ
خوبرو نوجوان صرف اسے
بتانے کے لیے رکا تھا کے وہ
یہ سمجھنے کی بھول نہ

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

کرئے ....کے وہ نہیں جانتا
کے وہ جاگ رہی ہے----...

❤*Husny Kanwal*❤

آخر کار وہ دن آن پہنچا تھا
جب اجلال ملک کو
عبدالرحمان کے قتل کیس میں
سزا ہوئی----

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

مام....میں نے آج اپنے ڈیڈ"
کے قاتلوں کو ان کے کیفر
کردار تک پہنچا دیا...آخر کار
سچ کی جیت ہوئی...."کورٹ
سے باہر آتے ہی...اس نے
سب سے پہلے اپنی ماں کو
کال کی....

Novel's by Husny Kanwal
Zubijnovels.com

جو بیماری کے سبب استنبول
سے آ نہیں سکی تھیں....

اس کی آنکھوں سے اشک
رواں تھے ....

وہ خوشی کے آنسو
تھے....شکر کے سجدے
تھے....

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

بے شک اللہ صبر کرنے "
والوں کے ساتھ ہے..."نجمہ
کی بات سنتے ہی...عروسہ
بیگم کی آنکھیں کرب و
مسرت کی ملی جھلی کیفیت
سے بند ہوئیں...اور لبوں پر
از خود یہ جملہ ابھر آیا....

Novel's by Husny Kanwal

Zubinovels.com

وہ کون سہ ظلم تھا جو ان ظلموں نے ان پر نہیں ڈھایا تھا...

شوہر کا قتل...

جانوروں جیسا سلوک ...

حرامن وحشیہ جیسے گندے و توہین آمیز لفظوں کا استعمال

...

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

جان سے پیاری بیٹی کو
چھوٹی سی عمر میں جیل
بھجوانے کی کوشش ...
اس کی زبردستی شادی ...
اس کی جائیداد چھیننے کی
سعی ....

خود پر بیتی ہر اذیت و تکلیف
...

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

آنکھوں سے گرتا ہر وہ آنسو
جو رب کے سامنے بہا....
ہر خاموش آنسو...جو کرب
سے بھرا تھا...

وہی جانتی ہیں کتنا کچھ سہا
تھا انھوں نے....

اللہ تیرا شکر"آنکھوں سے"
بہتے موتیوں کے ساتھ

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

...مسرت بھرے لہجے میں
خدا کا شکر ادا کیا....

❤*Husny Kanwal*❤

مبشرہ بیگم کا سارا غرور
مانو خاک ہوا...

Zubinovels.com

ان کی پوری فیملی بکھر کر
رہ گئی تھی۔۔۔جہاں ایک طرف
جوان بیٹے کی موت کا صدمہ
لاحق تھا وہیں دوسری جانب
اپنے شوہر کی تاعمر قید کی
سزا انھیں پل پل مار رہی
تھی۔۔۔۔

Husny Kanwal

Zubinovels.com

ثوبیہ کی دوسری شادی اس
کے دس سالہ بڑی عمر کے
کزن عمیر سے ہوئی۔۔۔۔

عمیر نے شادی سے پہلے ہی
نازنین کی ذمہ داری اٹھانے
سے صاف انکار کردیا
تھا۔۔جس کے سبب ثوبیہ اس
شادی کے لیے بالکل تیار نہ
تھی۔۔۔مگر اس کی والدہ نے

Zubinovels.com

اسے بہت سمجھایا اور یقین
دہانی کرائی کے وہ نازنین کو
سنبھال لیں گی۔۔۔

وہ بچی کی خاطر اپنی پوری
زندگی خراب نہ کرۓ۔۔۔۔

ثوبیہ کی شادی کے
بعد۔۔۔۔نازنین اپنی نانی کے
ساتھ رہنے لگی۔۔۔

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

جب نازنین کی اپنی نانی کے
گھر رہنے کی خبر مبشرہ
بیگم کو ملی۔۔تو وہ فورا ہی
اپنی پوتی کو ملک مینشن لے
آئیں۔۔۔اور اسکی پرورش خود
کرنے لگیں۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

وہ گھر میں داخل ہوا....تو
خاموشی و اندھیرے کا راج
پایا...

فکرمند ہوکر تیزی سے اپنے
کمرے کا رخ کیا...

کمرے میں انٹر ہوتے ہی ..وہ
دشمنِ جاں پورا کمبل منہ پر

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

ڈھاکے۔۔۔بیڈ پر سوتی ہوئی
نظر آئی۔۔۔

ابھی وہ اس کی جانب
بڑھتا۔۔۔اِس سے قبل ہی۔۔۔

ماسٹر؟؟"باہر سے دروازہ"
نوک ہوا۔۔۔

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

"آ جاؤ"

آپ کے لیے کھانا لگا "
دوں؟"ملازمہ نے تیزی سے
آکر ...نظریں جھکائے..نہایت
شائستہ انداز میں..... استفسار
کیا...

دل چاہا کے نجمہ کے بےوقت
سونے کے متعلق

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

پوچھے...مگر پھر لب بھینچ
لیے...کیونکے واقف تھا کے
گھر کے سارے ملازمین اس
لڑکی کے بڑے فرمانبردار
ہیں۔۔

پیٹ ہلکے اس لڑکی کو بتا
دیں گے ...کے وہ پوچھ رہا
تھا اس کے متعلق...

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

اور وہ نہیں چاہتا تھا کے
مقابل خوش گمان ہو کے وہ
اس کی فکر کررہا ہے....

شاہزین اور فاطمہ کہاں "
ہیں؟؟..اس نے ابرو
اچکاکر...سنجیدگی سے
پوچھا...

Zubinovels.com

وہ دونوں برابر والے"
کمرے میں ہیں۔۔۔دراصل میم
کی طبیعت خراب ہے صبح
سے۔۔۔انھیں تیز بخار اور
نزلہ کھانسی ہورہا ہے۔۔۔بچوں
کو جراثیم نہ لگ جائیں اس
لیے انہیں دوسرے کمرے
میں بھیج دیا ہے۔۔۔"ملازمہ
کی بات سنتے ہی۔۔۔اس کے
کان کھڑے ہوئے۔۔۔۔

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

مانا بات چیت بند تھی...مگر
اس کا مطلب یہ تو نہیں ..کے
اپنے بیمار ہونے کی اطلاع
بھی نہ دے...

وہ فورا ہی مڑ کر... نجمہ کی
جانب بڑھا....

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

اس کے چہرے سے کمبل
آہستگی سے ہٹایا...

مقابل حسینہ کا چاند سہ چہرہ
بالکل سرخ پڑ چکا تھا بخار
کی شدت سے....

اس نے پیشانی پر ہاتھ
رکھا...تو گمان ہوا جیسے

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

جلتے تندور پر ہاتھ رکھ دیا
ہو۔۔۔

اِسے اتنا تیز بخار ہورہا"
ہے۔۔۔ڈاکٹر کو بلایا تم
نے؟؟"وہ خوبرو نوجوان اس
ملازمہ کی جانب متوجہ
ہوکر۔۔۔غصیلی آواز میں
استفسار کرنے لگا۔۔۔

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

نہیں...“وہ نظریں ”
جھکائے...ڈرتے ہوئے جواب
دہ ہوئی...

کیوں؟؟..“وہ مزید بگڑتے ”
ہوئے....

میں نے میم سے کہا”
تھا..مگر انھوں نے بات نہیں
مانی...کہنے لگیں پیناڈول

Zubinovels.com

سے ٹھیک ہوجائے گا...انھیں
آرام کی ضرورت ہے اس لیے
انھیں سونے دوں...اور انھیں
کوئی بھی ڈسٹرب نہ
کرئے..."ملازمہ کی بات
سنتے ہی ...اسکا حسین چہرہ
سرد پڑا...

حد ہوتی ہے لاپرواہی"
کی...کیا میرا نمبر نہیں ہے تم

Zubinovels.com

لوگوں کے پاس؟؟..."وہ
خاصہ غصیلی و برہم آواز
میں دھاڑا....

میم نے منع کیا تھا آپ کو"
بتانے کے لیے..."وہ نظریں
جھکائے...دھیمے سے جواب
دہ ہوئی...

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

اس کا جواب محیب کو مزید
بھڑکا گیا تھا....

ابھی ڈاکٹر کو کال کر کے"
بلاؤ...فورا.."وہ خاصہ برہمی
سے حکم صادر کرنے لگا...

جی ماسٹر.."ملازمہ اس کا"
حکم ملتے ہی تیزی سے
کمرے سے نکلی...

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

وہ نجمہ کا نرم و گرم ہاتھ
مضبوطی سے تھام کر
پریشان ہوکر اسے دیکھنے
لگا....

ڈاکٹر کے چیک۔اپ کر کے
جانے کے بعد ...وہ دوائیاں
اسے اپنے ہاتھ سے کھلانے
لگا....

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

پوری رات اس کے سر پر
پانی کی پٹیاں کئیں۔۔۔

ڈیڈ ۔۔۔مجھے چھوڑ کر مت"
جائیں۔۔۔ڈیڈ۔۔۔"وہ نیند میں
روتے ہوئے بولی۔۔۔۔

Zubinovels.com

اُسی حالت میں اپنا ہاتھ ہوا
میں بلند کیا...

بہت غصہ تھا اس لڑکی
پر...پر اس کی طبیعت دل کو
اجازت نہیں دے رہی تھی اب
ناراضگی برقرار رکھنے کی..

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

بغیر کچھ کہے ..اس کا وہ ہوا
میں بلند ہاتھ مضبوطی سے
تھام لیا....

تمھارے ڈیڈ جا چکے"
ہیں..مگر بے فکر رہو...میں
کبھی چھوڑ کر نہیں جاؤں
گا..."بڑی محبت سے کہ
کر...اسکی پیشانی کا بوسہ

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

لیا...بالکل اسی طرح جیسے
ہسپتال میں لیا تھا....

سوری..."اس کے شدت "
بھرے لمس سے..نجمہ اپنے
خوابوں کی دنیا سے حقیقی
دنیا کی جانب لوٹی...آنکھیں
کھولتے ہی..اس ستمگر کا
خوبصورت چہرہ..اپنے چہرے
کے نہایت قریب نظر آیا...

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

اپنے لیے اس ستمگر کے
چہرے پر پریشانی کے اثار
صاف دیکھ پارہی تھی وہ.....

ایک دو ثانیوں تک خاموشی
سے اسے دیکھتی رہی...اس
کی نیلی سمندر جیسی گہرئی
و خوبصورت آنکھیں اپنے

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

اندر ڈوبانے کا ہنر رکھتی
تھیں---وہ بھی ڈوب گئی تھی---

محیب اس کے اچانک آنکھ
کھول لینے پر---آہستگی سے
پیچھے ہونے لگے---مگر
اُسی لمحے ---اس لڑکی نے
اسکے کالر کو مضبوطی سے
اپنے ہاتھ میں بھینچ

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

کر...اسے خود سے دور
جانے سے روکا...

پھر اسکا دل دکھانے کے
لیے معافی مانگنے لگی...

اس کی سیاہ آنکھوں میں پانی
تیر رہا تھا...جو باہر جھلکنے
کے لیے خاصہ بےتاب نظر
آرہا تھا مقابل کو..

Zubinovels.com

سوری۔۔۔میں واقعی بہت"
شرمندہ ہوں۔۔پلیز اپنی
ناراضگی ختم کرؤ۔۔۔ورنہ میں
مر جاؤں گی۔۔۔ایک کمرے
حتی کے ایک بستر پر ہوتے
ہوئے بھی تم مجھے خود سے
بہت دور معلوم ہوتے
ہو۔۔۔میں نہیں رہ سکتی اِس
طرح۔۔۔"وہ اسکی آنکھوں

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

میں جھانکتے ہوئے...نہایت
محبت و شرمساری کے ساتھ
معافی مانگ رہی تھی....

ابھی آرام کرؤ...بعد میں بات"
کریں گے..."اس نے
سنجیدگی سے جواب دے
کر...بڑی نرمی سے اس کے
ہاتھوں میں بھینچا اپنا کالر
آزاد کرایا....

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

مگ۔۔"وہ کچھ بولنا چاہتی"
تھی۔۔۔جیسے ہی بولنے کے
لیے منہ کھولا۔۔۔مقابل نے
تیزی سے اپنی انگلی اس کے
لبوں پر رکھ دی۔۔۔

آرام کرؤ ابھی۔۔۔"اس نے"
تاکیدی انداز میں کہا۔۔۔تو اس

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

نے ناچاہتے ہوئے بھی آنکھیں
موند لیں...

وہ دوائیوں کے زیرِ اثر
تھی..کچھ ہی لمحوں میں پھر
سو گئی...

جب اس لڑکی کا بخار مکمل
اتر گیا ..تو وہ بھی تھکن سے
چور... اس سے لگ کر لیٹ

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

گیا....جلد ہی نیند نے اس
خوبرو نوجوان کو بھی اپنی
آغوش میں لے لیا....

❤*Husny Kanwal*❤

تم اٹھ گئیں؟؟"جیسے ہی"
آنکھ کھلی...سامنے صوفے
پر شاہانہ انداز میں ایک پاؤں
پر دوسرا پاؤں رکھے ..وہ

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

خوبرو نوجوان کالی ٹی۔شرٹ
اور پینٹ میں ملبوس نظر
آیا....

اس کی آواز سے ہی فکر
جھلک رہی تھی---

وہ نازک صفت گڑیا آہستگی
سے اٹھ کر بیٹھی----

Novel's by Husny Kanwal

ہاں....شکریہ"اس لڑکی نے "
اپنے کھلے بال پونی میں قید
کرتے ہوئے...مقابل بیٹھے
شخص کا شکریہ ادا کیا...

وہ نہیں جانتی اس کی سیاہ
آنکھیں کس قدر نشیلی معلوم
ہورہی تھیں اس لمحے...پھر
اس پر اس کا اپنی گھنی
زلفوں کو سمیٹ کر ...پونی

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

باندھتا ہوا خوبصورت و
دلکش سراپا....

بالوں کا پونی میں قید ہونے
کی دیر تھی...اس کی دودھیائی
و صراحی دار گردن الگ ہی
چمکنے لگی....

Novel's by Husny Kanwal
Zuhinovels.com

جسے دیکھتے ہی ...مقابل کو
اپنا دل بے قابو ہوتا محسوس
ہوا....

وہ سادہ سی پیلے رنگ کی
کرتی اور سفید پاجامے میں
ملبوس تھی....

پیلے کپڑوں میں اس کا رنگ
کھلتے گلاب کی مانند تھا....

Zubinovels.com

شکریہ کس بات"
کا؟؟"بمشکل اپنی نظریں
اسکے سراپے سے
ہٹاکر...اپنا سیل تیزی سے
ٹیبل سے اٹھاکر...سیل کی اف
اسکرین دیکھتے
ہوئے....استفسار کیا....

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

رات کو میرا خیال رکھنے"
کے لیے"اس ستمگر کو
اپنے سیل میں مگن
دیکھ...وہ بری طرح جلی ....

آخر کب تک ناراض رہنے والا
تو وہ؟؟...کب تک اسے یوں
ہی اگنور کرنے والا تھا؟؟؟....

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

اس لڑکی کا دیا جواب محیب کے ڈائریکٹ دل پر جاکر لگا تھا....

کیا وہ اتنے پرائے ہوگئے تھے اب ...کے ایک دوسرے کا خیال رکھنے پر شکریہ ادا کریں....

ZubiNovels.com

شکریہ اداکرنا ہے تو ٹھیک"
طرح کرؤ۔۔"وہ اٹھ کر اس کی
جانب تیز قدم لے کر آیا۔۔۔وہ
بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔اچانک آکر
اس پر جھکا۔۔۔تو وہ ڈر
کر۔۔۔پیچھے کی جانب سر
گرانے لگی۔۔۔۔

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

وہ جتنا دوری بڑھا رہی تھی
محیب اتنا ہی نزدیکی قائم کرتا
جارہا تھا.....

یہاں تک کے اس لڑکی کا
سر بیڈ سے جالگا...محیب
اپنے دونوں ہاتھ اس کے
دونوں اطراف میں حائل
کر...بیڈ پر جماتے ہوئے....

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

اس کی سیاہ نشیلی آنکھوں
میں جھانک کر....سنجیدگی
سے گویا ہوا....

کی...کیا مطلب؟؟"اس وجیہہ"
مرد کی شارپ نگاہیں اسے
نروس کررہی تھیں....وہ
لڑکھڑائی زبان کے ساتھ
استفسار کرنے لگی...

Novel's by Husny Kanwal

اتنی معصوم نہ بنو۔۔۔"وہ اپنا"
انگوٹھا۔۔۔اس کے گلابی
ہونٹوں پر پھیرتے
ہوئے۔۔۔۔ذومعنی انداز میں گویا
ہوا۔۔۔۔

تو تم میری رات بھر"
تیمارداری کرنے کی قیمت لینا
چاہتے ہو؟؟"وہ خاصہ حیران

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

و برہم انداز میں پوچھنے
لگی----

میں نے تو نہیں کہا شکریہ"
ادا کرنے کا...وہ تم ہو جسے
میرا شکریہ ادا کرنے کا
خاصہ شوق چڑھا ہے...میں
تو صرف مدد کررہا ہوں
تمھاری.....ٹھیک طرح
شکریہ ادا کرنے میں"وہ

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

طنزیہ مسکراہٹ ہونٹوں کے
کناروں پر سجائے...نہایت
جتاتے ہوئے بولا...

اس خوبرو نوجوان کی نیلی
آنکھوں میں بھڑکتا ہوا غصہ
وہ چاہ کر بھی نظرانداز نہیں
کرسکی....

Zubinovels.com

ہٹو ....مجھے فریش ہونے"
جانا ہے..."وہ ڈر گئی
تھی..اپنے ڈر کو اکڑ میں کور
کر..اسکے سینے پر اپنے
دونوں ہاتھ رکھ کر دور
دھکیلتے ہوئے.....خاصہ
بے رخی سے گویا ہوئی...

کیوں؟؟...اچانک شوق ختم"
ہوگیا میرا شکریہ ادا کرنے

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

کا؟؟"اسکے نازک و دودھیائی
ہاتھوں کو اپنے دونوں
ہاتھوں میں قید کر...بیڈ سے
لگائے...وہ خاصہ سرد مہری
سے استفسار کرنے لگا....

محیب میں بیمار ہوں ...کیا"
بھول گئے ہو پوری رات بخار
میں گزارئی ہے میں
نے....معافی مانگ چکی ہوں

Zubinovels.com

تم سے کل رات ...پھر کیوں
اتنا غصہ و بےرخی دیکھا
رہے ہو ؟؟....."وہ روتو سہ
منہ بناکر...دنیا جہاں کی
بےچارگی اپنے چہرے پر
سجائے...روہانسہ لہجے میں
بولی...

الٹا چور کوتوال کو"
ڈانٹے..."وہ دانت پیستے ہوئے

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

کہ کر...اس کے نازک ہاتھوں
کو نرمی سے آزاد کر...سیدھا
کھڑا ہوا...

پورے چھ ماہ بعد مسز"
محیب اجلال ملک نے مجھ
سے معافی مانگنے کی زحمت
کی ہے...مجھے واقعی شکر
گزار ہونا چاہیے تھا...آخر آپ
کو یاد تو آیا...کے..."ابھی وہ

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

غصے سے آگ بگولہ
ہوکر...طنزیہ لہجے میں بول
ہی رہا تھا..کے اچانک وہ
دشمنِ جاں اٹھ کر...سینے
سے آ لگی...

آگے کے الفاظ منہ میں ہی
کہیں دم توڑ گئے تھے....

ZubiNovels.com

سوری۔۔۔۔میں تو بس تمہارا"
غصہ ٹھنڈا ہونے کا انتظار
کررہی تھی۔۔۔۔۔مجھے کیا خبر
تھی میرا صحیح وقت کا
انتظار کرنا بھی تمہارے
غصے کو مزید ہوا دے
گا۔۔۔۔۔"وہ سینے سے لگ
کر۔۔۔بچوں کی طرح پہلے تو
بلک بلک کر رونے لگی۔۔۔پھر
اپنا چہرہ اٹھاکر۔۔۔۔ نشیلی

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

سیاہ آنسوؤں سے بھری
آنکھوں کے ساتھ مقابل کی
آنکھوں میں جھانکتے
ہوئے...شرمندگی سے کہا....

اب اس ستمگر کی خفگی و
بےرخی برداشت نہیں ہورہی
تھی اس لڑکی سے.....

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

یہ پہلی بار تھا شادی کے بعد
جب محیب اتنا لمبا وقت اس
سے ناراض رہا ہو...

حتی کے کوئی کوشش تک نہ
کی صلح کرنے کی....

سوری...میں تو مدد مانگنے "
خود چل کر تمہارے آفس آئی
تھی...تم راضی نہ ہوئے...تو

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

مجبورا مجھے تمھاری وائس
ریکارڈ کرنی پڑئی۔۔۔"وہ
نظریں جھکائے۔۔۔بھیگی
پلکوں اور سرخ ہوتی ناک
کے ساتھ ۔۔۔ندامت سے بولی۔۔۔

"اچھا رونا تو بند کرؤ۔۔۔میری
اولاد نے کیا بگاڑا ہے
تمھارا؟؟۔۔کیوں انھیں نابینا
ماں دینے ہر تلی رہتی

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

ہو....."اس کے آنسو اپنے ہاتھوں سے صاف کر...ہلکا سہ جھنجھلاتے ہوئے گویا ہوا...

مانا وہ منہ سے اعتراف نہیں کررہا تھا...لیکن دل کے کسی کونے میں وہ جانتا تھا کے نجمہ اپنی جگہ بالکل درست تھی....

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

وہ کیسے اپنے باپ کا خون
معاف کردیتی...اتنا آسان نہیں
ہوتا خونی رشتوں سے منہ
پھیر لینا....

خاص طور پر ایک بیٹی کے
لیے اپنے باپ سے....

Zubinovels.com

ایسا تو نہیں کے وہ واقف نہ
تھا کے اس کے والد نے
عبدالرحمان کو اس کی خالہ
کی عزت لوٹنے کے سبب
نہیں بلکے جائیداد کے حصول
کے لیے قتل کیا تھا....

سب کچھ جانتے بوجھتے
...اجلال ملک کے ہر سیاہ و
سفید کا علم رکھنے کے

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

باوجود وہ انھیں سزا دلانے
کے لیے ہر گز تیار نہ
تھا.....اگر نجمہ سے وعدہ نہ
کیا ہوتا تو یقینا اسے بھی نہ
دلانے دیتا....

مگر اب جو ہوگیا سو ہوگیا....

اب اسے فیوچر پلان کرنا
تھا....شاہزین اور فاطمہ کو

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

ایک اچھا مستقبل دینا تھا...جو
ذمہ داری تھی اس کی....

سوری ...“وہ باربار معافی”
مانگ رہی تھی...

اٹس اوکے....“اس نے”
آہستگی سے کہتے
ہوئے...اسکے حسین سراپے
کو اپنے حصار میں جکڑا....

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

وہ نہیں بتا سکتا تھا مقابل
حسینہ کو...ان چھ ماہ میں
اس سے زیادہ خود کو سزا
دی ہے...

تم نے مجھے معاف کردیا"
ناں؟"وہ سینے سے
لگے...اپنے دل کو سکون و

Novel's by Husny Kanwal

قرار دینے کی نیت سے دوبارا
تصدیق کرنے لگی...

ہممم...نہیں..."وہ تھوڑی "
دیر سوچنے کے بعد...

کیوں؟؟؟..."وہ فورا ہی اپنا"
چہرہ اٹھاکر..پریشان لہجے
میں ...وجہ استفسار کرنے
لگی...

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

کیونکے..... میری "
مرضی.."خاصہ سنجیدگی سے
جواب دیا...

مگر میں نے باربار معافی"
مانگی ہے..."وہ نہایت جتاتے
ہوئے...روتو سہ منہ بناکر ....

Novel's by Husny Kanwal
ZubiNovels.com

صرف سوری کہ لینے سے "
کیا ہوتا ہے..."مقابل نروٹھے
پن سے...

تو پھر؟؟...اور کیسے "
مانگوں؟؟"وہ الجھ کر
...پریشانی کے عالم میں
پوچھنے لگی...

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

ہممم....خود سوچو اور"
کیسے مانگ سکتی ہو"اس
کی آنکھوں میں شرارت و
شوخی ابھری تھی یہ جملہ
ادا کرتے وقت....مقابل کھڑی
وہ لڑکی کیسے نہ سمجھتی....

میں بیمار ہوں.."وہ فورا ہی"
احتجاجاً بیچارگی والا چہرہ
بنائے بولی...

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

کوئی بات نہیں...میں انتظار"
کرسکتا ہوں..."...اس کی
سیاہ نشیلی آنکھوں میں اپنا
عکس دیکھتے ہوئے
...شوخی سے گویا ہوا...ساتھ
ساتھ اپنا حصار اس کے
نازک وجود کے گرد مزید
تنگ کیا....

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

جس پر وہ جھیپ کر نظریں
جھکا کر مسکرانے لگی....

اس کے گال مکمل سرخ پڑ
گئے تھے مارے حیا کے....

جنھیں دیکھ... مقابل خاصہ
محظوظ ہوکر...مسکرانے
لگا....

Novel's by Husny Kanwal

Zubi Novels.com

❤️*Husny Kanwal*❤️

اس کی پریگننٹسی کا ساتواں ماہ تھا.....وہ صبح سے واش روم کے چکر کاٹ رہی تھی---

ناجانے کیوں صبح سے پیٹ میں شدید درد تھا...

Zuhinovels.com

عنائزہ بیگم وقفے وقفے سے اس کی طبیعت پوچھنے آ رہی تھیں....

عنابیہ ڈاکٹر کے چلو" ابھی...."جب اس کا درد مزید بڑھا تو عنائزہ بیگم اسے ڈرائیور کے ساتھ ہسپتال لے گئیں...

Zubinovels.com

وہیں سے انھوں نے زارون
کو کال کر کے عنابیہ کی
بگڑتی طبیعت کے متعلق
انفارم کیا....

بس پھر کیا تھا وہ سارے کام
چھوڑ چھاڑ....تیزی سے
ہسپتال کے لیے نکلا.....

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

پندرہ منٹ کی ڈرائیو کے بعد
وہ ہسپتال پہنچا...وہاں ڈاکٹر
نے اس سے پیپرز سائن
کروائے.....

تقریبا آدھے گھنٹے
بعد....عنائزہ بیگم کے کانوں
کی سماعت سے بچے کے
رونے کی آواز ٹکرائی....

Zubinovels.com

مبارک ہو.....آپ کے گھر"
پوتے کی ولادت ہوئی
ہے..."نرس کے باہر آکر
مسرت بھرے لہجے میں
عنائزہ بیگم کو اطلاع دیتے
ہی ....ان کا اور زارون کا
چہرہ خوشی سے کھل اٹھا ....

وہ دونوں ماں بیٹے خوشی
سے گلے لگے...اتنے میں

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

زارون کے والد بھی ہسپتال پہنچے۔۔۔

اپنے ننھے منھے شہزادے کو گود میں لیتے ہی۔۔۔مسرت و خوشی سے اس کی آنکھیں بھر آئیں۔۔۔

Zubinovels.com

شکریہ"اس نے عنابیہ کی"
پیشانی چومتے ہوئے شکریہ
ادا کیا...

وہ"My pleasure--"
مسکراتے ہوئے گویا ہوئی....

انھوں نے اپنے ننھے
شہزادے کا نام "امان "رکھا....

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

❤*Husny Kanwal*❤

اپنی فیملی کے ساتھ وہ سیر و
تفریح کے لیے منوڑا بیچ آیا
ہوا تھا۔۔۔

وہ خوبرو نوجوان لائٹ نیلے
رنگ کی شرٹ اور سفید پینٹ

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

زیب تن کیے ہوئے...ناجانے
کتنی ہی وہاں وجود لڑکیوں کا
دل دھڑکا رہا تھا....

وہ اتنا ہینڈسم و ڈیشنگ لگ
رہا تھا کے اس کی جانب ہر
اٹھنے والی نگاہ ستائشی
تھی...

Zubinovels.com

سویٹ ہارٹ ...چلو اُدھر کی"
سائیڈ چلتے ہیں..."ایک لڑکی
دانستہ طور پر سامنے سے
آکر محیب سے ٹکرائی...پھر
مسکراتے ہوئے سوری
کرنے لگی..وہ لڑکی لال رنگ
کی ٹی.شرٹ اور بلیک جینز
پہنے ہوئی تھی...

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

وہ دیکھنے میں کافی
خوبصورت تھی....

محیب نے لاپرواہی سے اٹس
اوکے کہا...مگر وہ پھر بھی
جان کی ہٹلر بنی وہیں کھڑے
ہوکر ..اس سے باتیں کرنے
لگی...

Novel's by Husny Kanwal

حالانکہ وہ جواب نہیں دے رہا
تھا اس کے باوجود وہ لڑکی
ہٹنے کو تیار نہ تھی---

یہ منظر دیکھ...نجمہ جو
شاہزین کو گود میں لیے دور
سیڑھیوں پر کھڑی
تھی...غصے سے لال پیلی
ہوکر...شاہزین کو ملازمہ کی
گود میں دے کر...تیزی سے

Zubinovels.com

اس کی جانب آئی---پھر اس
لڑکی کے سامنے ہی محیب کا
ہازو پکڑ کر---محبت سے چور
لہجے میں بولی---

نجمہ کے منہ سے اپنے لیے
سویٹ ہارٹ کا لفظ سنتے ہی
اس خوبرو نوجوان کی
آنکھیں حیرت سے بڑی
ہوئیں----

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

میں ان کی وائف...کوئی کام"
تھا آپ کو؟"پھر اگلے ہی
لمحے اس نے سامنے کھڑی
اس لڑکی کو کھاجانے والی
نظروں سے دیکھتے
ہوئے...اپنا تعرف دیا...

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

نہیں۔۔۔۔"وہ لڑکی فورا ہی"
منہ بسورتی ہوئی ۔۔۔وہاں سے
چلی گئی۔۔۔۔

سویٹ ہارٹ"محیب زیرِ لب"
دوہراتے ہوئے۔۔۔مسکرانے
لگا۔۔۔وہ خاصہ محظوظ ہوا تھا
اس پیدائشی دشمن کو اپنے
لیے جلتا دیکھ۔۔۔

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

کچھ کہا تم نے؟"نجمہ کو" محسوس ہوا جیسے اس نے کچھ کہا ہو...

نہیں...بس سویٹ ہارٹ ابھی" تک ہضم نہیں ہو پارہا..."وہ چھیڑتے ہوئے مضحکہ خیز انداز میں بولا....

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

سب دیکھ رہی تھی"
میں...کیسے باتیں کررہے
تھے تم اس سے..."وہ خفگی
سے ..چھوٹی آنکھیں
کرکے..اسے گھورتے ہوئے
گویا ہوئی....ساتھ ساتھ اس کا
پکڑا ہوا بازو بھی چھوڑ دیا....

اٹس اوکے کے سوا میں"
نے اُس سے ایک لفظ بھی

Novel's by Husny Kanwal

Zubinovels.com

نہیں کہا ہے۔۔۔وہ ہی انٹرس
شو کررہی تھی مجھ
میں۔۔۔۔"اس کی خفگی
دیکھ۔۔۔وہ فورا ہی صفائی
دینے لگا۔۔۔

پھر اچانک یہ سوچ کر مسکرا
دیا۔۔۔۔ کے کتنا بدل گیا ہے
وہ۔۔۔۔

Zuhinovels.com

محیب اجلال ملک کب کسی کو
اپنی باتوں کی وضاحت دیا
کرتا تھا...مگر مقابل کھڑی
حسینہ کو فورا دی...

کیونکے اس کی ہلکی سی
خفگی بھی وہ اپنے دل پر
بھاری محسوس کرتا تھا.....

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

کیوں مسکرا رہے ہو"
اچانک؟؟.."وہ شکی انداز
میں...

اب کیا بندہ مسکرا بھی نہیں"
سکتا..."وہ خاصہ احتجاجاً
گویا ہوا...جس پر وہ مزید
بحث نہ کرتے ہوئے خاموش
ہوگئی...

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

چلو سویٹ ہارٹ۔۔"اس بار"
محیب نے نہایت محبت سے
کہ کر اس کا نازک و
خوبصورت ہاتھ تھاما۔۔۔

"کہاں؟"

تھوڑا آگے چل کر دیکھتے"
ہیں۔۔۔جب بندہ پانی پر آیا ہے
تو تھوڑے پاؤں تو گیلے

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

کرئے ناں۔۔۔"یہ کہتے
ہوئے۔۔۔اس نے نجمہ کا ہاتھ
چھوڑا۔۔۔اور نیچے جھک کر
اپنی پینٹ کو فولٹ کرنے
لگا۔۔۔پھر اٹھ کر۔۔دوبارا ہاتھ
تھام لیا .....

وہ وجیہہ مرد مسکراتے
ہوئے اپنی بیوی کا ہاتھ تھامے

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

پانی کے کنارے پر چلنے لگا.....

وہ بالکل قدم سے قدم ملا کر چل رہی تھی...

محیب اجلال ملک کا ساتھ اُس کے لیے کسی سنہرے خواب سے کم نہ تھا....

Novel's by Husny Kanwal

Zubinovels.com

کب سوچا تھا اس نے.... کے
ایک دن اپنے جانی دشمن کا
ہاتھ تھامے مسکراتے ہوئے
قدم سے قدم ملاکر چلے گی....

وہ لڑکا جو اسے چھوتے
ہوئے بھی گھن کھاتا تھا جو
اسے گندگی کہا کرتا تھا...وہ
ایک دن اسے سویٹ ہارٹ
جیسے پیارے و میٹھے

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

لفظوں سے پکارے گا....اس
کا ہاتھ خود سے دنیا کے
سامنے تھامے گا...

محیب تم ہمیشہ سے میری "
ماں کو گالیاں دیا کرتے
تھے...جس کی وجہ سے میں
تم سے سخت نفرت کرتی
تھی...پھر شادی کے بعد تم
نے اچانک انھیں گالیاں دینا یا

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

برا بھلا کہنا بند کردیا...ایسا
کیوں؟؟"پرانی یادیں یاد
کرتے وقت اچانک ہی ذہن میں
سوال ابھرا...جو وہ پوچھے
بغیر رہ نہ سکی....

کیونکے میرے فرائض میں"
شامل ہے اپنی بیوی کی ماں
کی عزت کرنا...اس لیے
ناچاہتے ہوئے بھی میں مجبور

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

ہوا کرنے پر..."کچھ دیر کی
خاموشی کے بعد...وہ خاصہ
گمبھیر لہجے میں گویا ہوا....

مجبور؟؟....کیا میں جان"
سکتی ہوں وہ کون سی چیز
ہے جو محیب اجلال ملک کو
مجبور کرنے کی طاقت رکھتی
ہے..."وہ اس کی جانب متوجہ
ہوکر...ہلکا سہ مسکراتے

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

ہوئے...تجسس سے پوچھنے
لگی...

میرا وعدہ..."وہ گیلی ریت"
پر آہستہ آہستہ قدم جماکر
چلتے ہوئے...اس حسین دلربا
کی جانب دیکھ ..گمبھیر لہجے
میں جواب دہ ہوا.....

ZubiNovels.com

تم نے کبھی بتایا نہیں ...کس"
سے کیا تھا تم نے یہ
وعدہ؟؟...جس کے اِس قدر
پابند ہو...یقیناً وہ شخص
تمھاری زندگی میں بہت اہمیت
کا حامل رہا ہوگا..."تیز ہواؤں
کے سبب... اس کی ریشمی و
گھنی زلفیں اڑ کر چہرے پر
آنے لگی تھیں...انھیں اپنے
الٹے ہاتھ سے سمیٹ کر کان

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

کے پیچھے کرتے
ہوئے...مقابل کی طرف نظر
کر....بڑے اشیتاق سے
استفسار کرنے لگی....

خود سے "فقط دو لفظی"
جواب دیا تھا مقابل نے...

کیا؟؟ ...خود سے ؟؟.."وہ"
الجھ کر....

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

ہاں ..خود سے..."وہ خوبرو"
نوجوان ایک گہرا سانس لے
کر ...اثبات میں سر ہلاتے
ہوئے...دوبارا تصدیق کرنے
لگا...

نجمہ ابھی بھی اسے الجھی
نگاہ سے تک رہی تھی...

Zubinovels.com

میں نے کبھی اپنے والدین"
کو ایک دوسرے سے ہنستے
مسکراتے باتیں کرتے نہیں
دیکھا....انھیں کبھی شادی کی
سالگرہ مناتے نہیں
دیکھا...ڈیڈ کو کبھی امی
حضور کو تحفے دیتے نہیں
دیکھا...امی حضور کو کبھی
ڈیڈ کی خاطر سجتے سورتے
نہیں دیکھا...ہم کبھی فیملی

Zubinovels.com

پکنک پر نہیں گئے۔۔۔نہ کبھی
کسی ریسٹورینٹ میں ایس آ
فیملی ڈنر کیا۔۔۔نہ ان دونوں
نے کبھی میرے اسکول میں
پیرنٹس میٹنگ اٹینڈ کی۔۔نہ ہی
اسپورٹس ڈے۔۔۔حال تو یہ تھا
کے انھیں ایک ساتھ کہیں لے
جانا بھی حماقت تھا۔۔۔وہ ہر
جگہ ۔۔۔ہر وقت لڑنے کے لیے
تیار رہتے تھے۔۔۔جس کے

Zubinovels.com

سبب میں نے اور میرے
چھوٹے بھائی نے بہت
ساری محرومیوں کو فیس
کیا...ایک اچھی ہنستی
مسکراتی سکھ دکھ میں ساتھ
نبھاتی فیملی کی حسرت ہی رہ
گئی فقط دل میں....جب میرے
پیرنٹس کا طلاق ہوا...تو امی
حضور جازع کو لے کر ماموں
کے یہاں چلی گئیں...کچھ ماہ

ZubiNovels.com

بعد ماموں نے ڈیڈ پر کیس کیا
..حق مہر میں موٹی رقم کے
حصول کے لالچ میں...تب
کورٹ کے باہر جازع ڈیڈ کا
ہاتھ چھوڑ کر جانے کے لیے
تیار نہیں تھا ....وہ بہت تڑپ
تڑپ کر رو رہا تھا...بری
طرح چیخ رہا تھا...اس کی
چیخیں میرا دل ہلا رہی
تھیں.....امی حضور اور

Zubinovels.com

ماموں دونوں اسے میرے
سامنے پکڑ کر کھینچتے
ہوئے گاڑی میں بیٹھا کر اپنے
ساتھ لے گئے...وہ تو چلا
گیا...مگر اس کی چیخیں ...اس
کی تڑپ ..میری آنکھوں میں
بس گئے....اس دن میں نے
خود سے وعدہ کیا...میں اپنی
بیوی کے ساتھ وہ کبھی نہیں
کرؤں گا جو میرے ڈیڈ نے

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

امی حضور کے ساتھ
کیا....میں نے وعدہ لیا خود
سے...چاہے میری شادی کسی
بھی لڑکی سے ہو...چاہے وہ
میری پسند ہو یا نہ ہو....چاہے
وہ خوبصورت ہو یا نہ
ہو....میں اس کے تمام حقوق
و فرائض ادا کرنے کی
کوشش کرؤں گا....تاکے
میرے بچے وہ سب فیس نہ

Zubinovels.com

کریں جو میں نے اور میرے
چھوٹے بھائی نے کیا...انھیں
ایک ہیپی فیملی دیکھنے کو
ملے....انھیں میری طرح
کمرے کے ایک کونے میں
بیٹھ کر رونا نہ پڑے...چیخوں
کی آوازوں سے خوفزدہ ہوکر
کانوں پر ہاتھ نہ رکنے
پڑئیں....جن گھروں میں ماں
باپ کی لڑائی ہوتی ہے

Novel's by Husny Kanwal

Zubinovels.com

ناں۔وہ گھر۔۔۔گھر کم ، عذاب
زیادہ معلوم ہوتے ہیں۔۔۔۔میں
اپنے اولاد کو اس عذاب سے
بچانے کے لیے خود سے
وعدہ کرچکا تھا کے اپنی
بیوی کے حقوق و فرائض کا
....جو خدا نے مقرر کیے
پابند رہوں گا۔۔۔تاکے وہ خوش
رہے۔۔۔مجھے یقین تھا جب
میں اس کے حقوق پورے

Novel's by Husny Kanwal

Zubinovels.com

کرؤں گا تو بدل میں وہ اپنی
خوشی سے میرے حقوق کا
خیال بھی رکھے گی---پھر
ممکن ہی نہیں کے ہماری
"لڑائی ہو---

نجمہ نے ہمیشہ اس خوبرو
نوجوان کو بڑی حسرت سے
دیکھا---

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

اس کی زندگی شروع سے
اسے مکمل و آسائشوں سے
بھرپور نظر آتی تھی....

وہ کوئی شہزادے سے کم
معلوم نہیں ہوتا تھا اسے....

اسے لگتا تھا ایسا کچھ نہیں
جس کی محیب اجلال ملک کو
کمی ہو....

Zubinovels.com

مگر آج پہلی بار اسے
محسوس ہوا...اس کی زندگی
میں بھی بہت ساری
محرومیاں تھیں....

اس نے بھی بہت تکلیفوں میں
زندگی گزارئی تھی....

اگر اس کی جگہ کوئی اور
ہوتا تو یقینا اپنے والدین کی

Zubiqoversion

لڑائی کا منفی تاثر قبول کرتا...
جیسے جازع نے کیا....مگر
محیب اجلال ملک تو بندہ ہی
الگ تھا...ایک منفرد و اعلی
سوچ کا مالک....

وہ لڑکی از خود گواہ تھی کے
مقابل نے اپنا وعدہ ہمیشہ
نبھایا ہے....چاہے وہ شادی
کی پہلی رات ہو یا آج کا دن....

Zubinovels.com

تمھارا شروع سے ارادہ"
نہیں تھا مجھ سے شادی
کرنے کا؟؟"ذہن میں ابھرنے
والے سوال کو تیزی سے
پوچھا...

نہیں...بالکل بھی"
نہیں...سالگرہ والے دن جو
تم مجھے یہ حسین تحفہ دے

Zubinovels.com

کر گئی تھی۔۔۔اس کے بعد
مجھے تمھارے نام سے بھی
نفرت تھی۔۔۔"وہ فورا ہی اپنی
کٹی ہوئی ابرو کو ہلکا سہ
کھجاتے ہوئے۔۔۔مسکرا کر
بولا۔۔۔۔

مگر ؟؟ ۔۔"وہ الجھی۔۔۔"

ZubiNovels.com

مقابل سمجھ گیا تھا کہ وہ کیا
کہنا چاہ رہی ہے....

صرف شادی ہی حل نہیں"
تھی تم سے جائیداد حاصل
کرنے کا...تمھاری موت بھی
تھی..."وہ نہایت سفاکیت سے
چہرے پر بغیر کوئی تاثر لائے
...جواب دہ ہوا...

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

یعنی تمہارا پلان مجھے"
مارنے کا تھا؟"وہ اپنی سیاہ
نشیلی آنکھیں شاکڈ کے سبب
--- بڑی بڑی کرتے ہوئے---

ہاں---انیس سال کی ہوتے ہی"
تم عبدالرحمان کی وصیت کے
مطابق جائیداد کی مالکن بن
گئی تھی-----تمہارے باپ نے
جو شرائط وصیت کے ساتھ

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

عائد کی تھیں ان کے سبب
انیس سالہ عمر سے پہلے
تمھیں مارا نہیں جاسکتا
تھا....ورنہ ساری جائیداد
ویلفیئر ٹرسٹ کو چلی
جاتی...."وہ صاف گوئی
سے...

پھر پلان کیوں چینج"
کیا؟؟"وہ نہایت تجسس سے...

Zubinovels.com

کیونکے جازع کو تم سے"
محبت ہوگئی تھی...وہ اڑ گیا
سب کے سامنے.... اگر تمھیں
کچھ بھی ہوا تو وہ بھی خود
کو ختم کرلے گا....تب ڈیڈ نے
تمھاری زندگی کے عوض
ثوبیہ سے شادی کی شرط اس
کے سامنے رکھی....."اور
بھی بہت ساری باتیں تھیں...

Novel's by Husny Kanwal

جو سینے میں دفن تھیں اس
کے...

وہ نہیں بتا سکتا تھا اس لڑکی
کو...کے اس کا چھوٹا بھائی
کتنا لڑا سب سے ...اس سے
شادی کرنے کی خاطر...

اپنے دونوں ہاتھ پینٹ کی
جیب میں ڈال کر...ایک گہرا

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

سانس ہوا میں خارج کرتے ہوئے مقابل کا چہرہ دیکھنے لگا...

جو نہایت افسردہ نظر آئی....

اس لڑکی کو تو آج علم ہوا تھا ....کتنی بڑی قربانی دی تھی جازع نے اس کی خاطر.....

Zubinovels.com

اس کی ہر سانس جازع کی
محبت کا دیا تحفہ تھی۔۔۔جس
سے وہ آج تک انجان رہی۔۔۔

اس کا مطلب ہماری شادی"
تمھاری پلاننگ کا حصہ نہیں
"تھا۔۔۔

بالکل بھی نہیں۔۔۔جتنا تم اِس"
شادی کے خلاف تھیں اتنا میں

Zubinovels.com

بھی تھا...بس فرق اتنا تھا
کے تم شور مچا رہی تھیں اور
میں خاموش تھا..."نجمہ کو
زندہ رکھنے کے بعد دونوں
بھائیوں میں سے ایک کو تو
اس سے شادی کرنی ہی
تھی...جازع کبھی اس کے
حصے کی جائیداد نہیں
چھینے گا یہ سوچ کر...سب
گھر والوں نے محیب کی

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

شادی اس لڑکی سے
کرائی۔۔۔یہ علم رکھنے کے
باوجود کے کتنی نفرت کرتا
ہے وہ اس لڑکی سے۔۔۔

کیا ہوا؟"مقابل حسینہ کو"
افسردہ ہوتے دیکھ۔۔اس کی
ٹھوڑی کے نیچے انگلی
لگاکر ۔۔۔اٹھاتے ہوئے۔۔۔اپنی
نیلی سمندر جیسی آنکھوں

Zubinovels.com

میں دیکھنے پر مجبور
کر...نہایت نرمی سے استفسار
کیا...

اگر جازع بھائی شرط نہ"
مانتے....تو کیا تم مجھے
واقعی مار دیتے؟"وہ خاصہ
رنجیدہ ہوکر....

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

میں نہیں۔۔۔ڈیڈ۔۔۔"اس نے"
تیزی سے وضاحت دی۔۔۔

ذہن میں بہت سارے خیالات
چل رہے تھے۔۔۔ایک طرف
"کے کاش اسے پہلے پتا چل
جاتا کے جازع اسے پسند
کرتا تھا۔۔۔"پھر سوچنے لگی
کیا بدل جاتا اِس سے۔۔۔جوڑے
تو آسمانوں پر بنتے ہیں۔۔۔اور

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

اس کا جوڑا محیب کے ساتھ
طے تھا....

ہم ماضی نہیں بدل"
سکتے...اِس لیے جو ہوگیا
اسے بھول جاؤ..."وہ اس کے
بالوں کو نرمی سے سہلاتے
ہوئے...سمجھانے والے انداز
میں گویا ہوا...

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

ہممم۔۔۔"وہ اثبات میں سر"
ہلانے لگی۔۔۔

چلو تھوڑا اور آگے چلتے"
ہیں۔۔۔"وہ نرمی سے ہاتھ
کھینچتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

ZubiPoversion

نہیں بس...میرے پاؤں تھک"
گئے..."وہ فورا ہی تھکے
تھکے لہجے میں بولی...

ہمم...پھر یہیں بیٹھ جاتے"
ہیں..."اس نے مسکرا
کر..سمندر کے کنارے بیٹھتے
ہوئے کہا...

Zubinovels.com

نجمہ بھی اس کے ساتھ ہی
لگ کر بیٹھ گئی....

دونوں ہی خاموش بیٹھ
کر...سمندر کی لہروں کو دیکھ
رہے تھے....ٹھنڈی و تازہ ہوا
ان کے جسموں سے ٹکرا کر
انھیں بھی ترو تازہ کررہی
تھی..

Zubinovels.com

پانی کی بڑی لہر آتی تو
دونوں کے پاؤں بھیگ
جاتے۔۔۔

تمھارے لیے بہت مشکل رہا"
ہوگا ناں۔۔۔ پلوشہ کو انکار
کرنا؟؟"جب اس کی شادی
پلان نہیں تھی۔۔تو یقینا محیب
کی سچی محبت تھی
پلوشہ۔۔۔ان کی منگنی اس کی

Zubinovels.com

شادی سے پہلے ہوچکی
تھی....

اس کے سوال پر...محیب
اداسی سے مسکرا دیا...

آنکھوں کے آگے پلوشہ کا
خوبصورت سراپا گھومنے
لگا...

Zubinovels.com

تمھارے جانے کے"
بعد...میں نے جازع کو سب
کے سامنے مار کر اعلانیہ
ہماری شادی کا اقرار کیا تھا
....وہاں پلوشہ بھی موجود
تھی..."محیب نے فقط اسے
اتنا ہی بتایا...

وہ خوبرو نوجوان پلوشہ
کے گھر گیا تھا...اس سے

Zubinovels.com

پرسنلی معافی مانگ
کر...منگنی توڑنے....

اسے آج بھی یاد ہے وہ لڑکی
اس کے بازو سے سر
لگاکر...پھوٹ پھوٹ کر روتے
ہوئے ...اسے برا بھلا کہ رہی
تھی....

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

مگر اب وہ معافی مانگنے
کے سوا کچھ نہیں کرسکتا
تھا....

تم نے سب کے سامنے"
اعلان کردیا تھا کے میں
تمھاری"وہ خاصہ حیران
ہوکر پوچھنے لگی...

ZubiPoversion

کے تم میری بیوی ہو۔۔۔"وہ"
اس کا جملہ تیزی سے مکمل
کرتے ہوئے۔۔۔

ناجانے کیوں اس لمحے ۔۔۔اس
ستمگر پر شدت سے پیار
آیا۔۔۔ابھی وہ کچھ کہتی۔۔اِس
سے قبل ہی۔۔۔

Zubinovels.com

میم...فاطمہ بہت رو رہی"
ہے.."اچانک ہی ملازمہ
آکر...فاطمہ کو اسکی جانب
بڑھاتے ہوئے ...پریشان ہوکر
کہنے لگی...

اوو...میری بے بی....آؤ"
...میری گود میں آؤ... "وہ
فاطمہ کو بڑی محبت سے

Zubinovels.com

گود میں لے کر چپ کرانے
لگی...

فاطمہ بھی اس کی ممتا بھری
گود میں آتے ہی خاموش
ہوگئی تھی...جیسے رونا اسی
کی گود میں آنے کی خاطر
مچایا ہو...

Zubinovels.com

محیب پینٹ جھاڑتے ہوئے کھڑا ہوا...پھر نجمہ کی جانب ہاتھ بڑھایا.....اس نے مسکراتے ہوئے...فورا تھام لیا...

فاطمہ اپنے ننھے ہاتھ محیب کی جانب بڑھانے لگی...جس پر نجمہ مسکراتے ہوئے

Zubinovels.com

بولی۔۔"پہلے۔۔۔ اپنی بیٹی کو
"لو۔۔۔

محیب نے فورا ہی فاطمہ کو
اپنے سیدھے ہاتھ سے گود
میں لیا۔۔۔پھر نجمہ اس کا الٹا
ہاتھ مضبوطی سے تھام کر
کھڑی ہوئی۔۔۔

Zubinovels.com

وہ دونوں میاں بیوی وہاں
لگے اسٹول سے چیزیں
دیکھنے لگے....

ایک پک بنوا لیں سر۔۔"وہ"
ایسے ہی گھوم رہے تھے
...کے ایک فوٹو گرافر
آکر...محیب سے التجائی انداز
میں بولا...

Zubiqoversion

نجمہ آؤ۔۔۔"اس نے فورا ہی"
نجمہ کے گرد بازو حائل
کر۔۔خود سے قریب کیا۔۔۔نجمہ
کی گود میں شاہزین تھا۔۔اور
وہ خود فاطمہ کو گود میں
لیے ہوئے تھا۔۔۔

ان کی چھوٹی و ہیپی فیملی
کی ایک خوشگوار یاد تصویر
کی صورت میں قید ہوئی۔۔۔

Zubinovels.com

اس تصویر کو دیکھ..محیب
کے چہرے پر بڑی سی
مسکان رقصا ہوئی...
لگا جیسے آج اُس کا خواب
پورا ہوا ہو...

مسکراتے ہوئے اس کا چہرہ
مزید حسین ہوگیا تھا...نجمہ

Novel's by Husny Kanwal
Zubinovels.com

اسے محبت بھری نگاہ سے
دیکھنے لگی....

اس کی نگاہوں کی تپش مقابل
نے فورا محسوس کرلی
تھی...

پھر دیکھ رہی ہو"وہ تیزی"
سے ٹوکتے ہوئے...

Zubinovels.com

اس بار وہ ٹوکنے پر سٹپٹاکر
بھاگی نہیں تھی۔۔بلکے جھیپ
کر۔۔۔۔اس کے بازو سے اپنا
سر لگاکر۔۔مسکرانے لگی۔۔۔

اس کا یوں جھیپ کر بازو
سے لگنا ۔۔۔محیب کے چہرے
پر مزید مسکراہٹ بکھیر لایا
تھا۔۔۔

Novel's by Husny Kanwal

Zubinovels.com

بڑی محبت سے اس حسین
دلربا کے سر کو چوما....

اگر ہر مرد شادی کرتے وقت
یہ ٹھان لے.. کے چاہے کچھ
بھی ہو...مجھے اپنے بیوی
کے حقوق و فرائض کی
ادائیگی کرنی ہے...تو یقینا
بہت سے بچے اپنے والدین
کی علیدگی دیکھنے سے بچ

Zubinovels.com

جائیں۔۔۔معاشرے میں طلاقیں
کم ہوں۔۔۔۔۔کیونکے
شادی کے بعد میاں بیوی میں
سربراہ شوہر ہوتا
ہے۔۔۔ہمارے یہاں مرد کو یہ
ضرور پتا ہوتا ہے کے وہ
سربراہ ہے۔۔مگر یہ علم نہیں
ہوتا کے سربراہ بننے کے
بعد اس کے ذمے کون سی
ذمہ داریاں عائد ہوئی

Zuhinovels.com

ہیں۔۔۔نہ وہ کبھی اس کی تعلیم
لینے کی کوشش کرتا ہے۔۔۔

جبکے اپنی ضرورت کا علم
سیکھنا فرض العین ہے۔۔۔۔اور
یقینا یہ ضرورت ہے کے
دونوں فریقین کو اپنے اپنے
حقوق و فرائض کا علم
ہو۔۔۔تبھی وہ ایک خوشگوار
زندگی بسر کر سکیں گے۔۔۔